मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा म

ہم سب آپس میں مترپہاو سے برتیں " "ایشوریہ نیم کا پالن "

اودیش

(۱) ویدک ست کا پرچار اور
... ست کا بے تعصب نرنے کرنا۔
... شاستریک آتمک سماجک نتی
... مضامین خاص شایع کرنا۔
(۲) اچھی کہانیاں و سچے جیون چرتر
... پرگٹ کرنا۔ (۴) دھرم سمبندھی اور دیگر
مختلف خبروں کا انتخاب پیش کرنا

اخبار

ست دھرم پرچارک

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے
حالت میں بذریعہ منی آرڈر پیشگی وصول ہوگی
... محصول ... سالانہ
محصول ہے ... دھرم ... کا پرچار
کی صورت (۲) اجرت اشتہارات فی
سطر ... ایک بار زیادہ کے لئے
خاص انتظام ہو سکتا ہے

آنی چاہیئے۔ المشتہر شیام لال ... بٹالہ ضلع گورداسپور

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے ارزاں مل سکتی ہیں

رہن سہن ... قیمت ... راستری شدہ ... قیمت ... پرچار ...
قیمت ... شاستراردھ جنگ گھیا ... جیون چرتر ...
قیمت ... جیون چرتر ... حقیقت رائے قیمت ... پرچار ...
ناگری ... ایک ... ڈاک ... قیمت ... پرچار کی ...
جاتا ہے قیمت ... رسالہ ... بجواب ... رسالہ پرچار ...
ایضاً ... قیمت ... رسالہ نیوگ بجواب اعتراضات ... قیمت ...
آریہ سماج ... چیلا ... اصلی ادیار قیمت ... ستیارتھ پرکاش ...
ویراگ ... قیمت ... ایضاً حصہ دوم ... آنند قیمت ...
راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ قیمت ... رسالہ ... کو ... ایک
کلیتہ کے اعتراضوں کا جواب ... قیمت ... مجلد ... جواب ...
آریہ سماج قیمت ... تکذیب ... احمدیہ ... کرشن ... درپن
قیمت ... دھرم ... قیمت ... ایضاً ناگری ...
... کا جیون چرتر ... ست ... پرکاش بجواب اعتراضات
ستیارتھ ... قیمت ...

المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

والی سستی ... کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے بیرج کو
اپنے ہاتھوں سے ضایع کر چکے ہیں قیمت فی پیکٹ ...

ضعف جگر یہ شرطیہ دوائی ضعف جگر کو جس سے دل کا
دھڑکنا۔ سانس کا چڑھنا۔ ٹانگوں کا پھولنا وغیرہ وغیرہ
علامتیں ہوتی ہیں ... روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت
فی پیکٹ ... **سوزاک کی دوا** سوزاک خواہ کتنی
ہی پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیتہ آرام ہو جاتا ہے قیمت
فی ڈبی ... **نامرد کی دوا** ... روز میں کلیتہ آرام ہو جاتا
ہے۔ نامرد خواہ کسی قدر بڑھ گیا ہو۔ قیمت فی بکس ...
سوزاک آتشک کی دوا ... ہو اس کے
لیے فایدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے فی ڈبی
آتشک کی گولیاں ... اسکے ... نہیں
... آتشک بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبی
بھسما سر رس ... ضعف ... دماغی ... اختلاج
معدہ ... نفخ شکم۔ خوراک تھوڑی گھٹنی
کے لیے ... فی ڈبی ... **لعف کی گولیاں** ...
میں کامل آرام ... فی بکس ... **قوباکی دوا** ...
میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس ... پتہ ذیل پر

آریہ اوشدالہ بٹالہ

... نیم کو مدنظر رکھ کر جسمانی صحت کے لیے آریہ
... اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں دگیا ہے
جو صاحب اپنا علاج معالجہ از روئے بیدک
... جات سے کرانا چاہیں۔ بڑی خوشی سے
... اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہمارے
... جی کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی
... میں لکھی جاتی ہے۔ نیاز مند کے خیال میں اپنی
... کرنا دانائی نہیں ... گوید کہ ...
... دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہار میں
... ڈاکٹر منہ نہ پھیریئے۔

... انجن۔ یہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا
... ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔
پانی بہنا۔ ... جلن۔ خارش۔ پڑبال۔ زخم
... فی تولہ سرمہ سفید ... سیاہ ...
... رس۔ یہ معجون قوت باہ و امراض ذیل کے
... جریان منی۔ احتلام۔ نامردی ...



جوہر عشرت ۔ جو لوگ اپنی نا تجربہ کاری یا یوں کہو کہ اپنی نادانی کے باعث ایک گناہ خرید لیتے ہیں ... جو ہر عیش نے مفید ثابت کیا ... خارش ... رنگت کی سیاہی ... کمزوری ... آتشک کے ... ذائقہ خوش ... قیمت فی شیشی ... خورد ... کلاں ...

عرق سوزاک کیسا ہی پرانا سوزاک ہو ... دن میں کلی صحت ... قیمت فی بوتل ...

حبوب حیات یعنی ... ضعف ... جوانی کی ... خرابیوں کے لئے اکسیر ... قیمت فی ڈبیہ ... گولی ...

عرق ... اکسیر ہے ... زردی کو ... دور کر کے ... فائدہ ... صحت دیتا ہے ۔ قیمت فی بوتل صرف ...

بچوں کا مرہم ... زکام کھانسی ... کالی کھانسی کو بالکل فائدہ ... شیشی خورد ... کلاں ...

سپرماٹوریا پوڈر یعنی ... مرض جریان ... قیمت ... روپیہ ...

تندرستی شربت ... قیمت فی بوتل ...

حبوب بواسیر ... اکسیر ... خونی و بادی ... قیمت ...

لکو ڈوائن شراب کی بری عادت ... فی بوتل ...

... افیونیوں کو افیون کی ... دوائی ... فی شیشی ...

المشتہر
نند لعل اگنی ہوتری میڈیکل ہال ... امرتسر

حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب عنانی کی مجرب ادویات

نام	کیفیت
[illegible]	یہ سریع التاثیر جلدی طاقت کے لئے ... خفقان ... سکرات ... کی بیماریوں ... کو دور کرتا ہے ... فی شیشی
[illegible]	اسکے استعمال سے بلاناغہ ... فائدہ ہوتا ہے ... دو ہفتہ میں آرام ہوتا ہے ۔ قیمت چار روپیہ
[illegible]	ہر ... میں ... درد ... بار بار حاجت ... کو دور کرتا ہے ۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	علاوہ ... نزلہ زکام ۔ درد سر ... بال ... سفید ہونے سے روکتا ہے ۔ فی شیشی
[illegible]	دانتوں کو ہلنے ۔ کیڑا لگنے ۔ بدبو ... مسوڑھوں کی خرابیاں ... دانت ... ہوتے ہیں قیمت فی تولہ
[illegible]	مقوی بصر ۔ حافظ بینائی ۔ غبار ۔ خارش ۔ سرخی ۔ جالا ۔ روشنی کی ... کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا ۔ تشنگی ۔ لاغری ۔ بے چینی ۔ درد کمر ۔ خرابی جگر ... کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	نفخ شکم ۔ قراقر ۔ ورم جگر ۔ یرقان ۔ دکھا ... خرابی گردہ ... کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	مسوڑھوں ... خون ... دو ہفتہ ... قیمت دو روپیہ
[illegible]	چاہ ... کو ... چھوڑنا ... قیمت فی ...
[illegible]	زخم کہنہ ۔ ناسور ۔ خنازیر ۔ بھگندر ۔ زخم ... کیڑا ... ایام حمل ... کو ...
[illegible]	چار پانچ منٹ میں ... لطف ... قیمت ...
[illegible]	دائمی بخار ۔ درد سر ۔ قبض ۔ بے چینی ۔ اعضا شکنی ... ہو جاتے ہیں ۔ قیمت فی تولہ
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی ... بیچ ... لطف ...
[illegible]	امراض کی ماہیت ... اسباب ...

دیکھنا چاہو ۔ تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو ۔ ایک ... کتاب مفت ملتی ہے ۔ ... بواسیر ... رسالہ ... چہارم ... اور رسالہ ... ۔

المشتہر
حکیم و ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت ۔ لاہور ...

ڈاکٹر ... کی ... اکسیر دوا

بہت ... سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا ۔ اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے ... وہ بگڑنے سے اس میں کوئی خرابی آ گئی ہے ... نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے ۔ اس گولی سے عورتوں کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے ۔ طلاء فی شیشی ... گولی فی شیشی ...

عرق کافور ... کی ... دوا تجربہ ...

ہے ... کا ... بہت ... سو مریضوں ... کو ... آرام ہو جاتا ہے ۔ اسکا ... شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے ... ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے ... ہیضہ ... کو بھی آرام ... ہے قیمت فی شیشی ... المشتہر ڈاکٹر گوپال لال ... ستیہ دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر ... کا ... تجربہ ... کی حالتوں میں استعمال ...

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات ... ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی ۔ قیمت صرف ... محصول ڈاک ... دس یا دس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا ۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے ۔

المشتہر
کندن لعل خزانچی ... کمپنی دہلی ۔

نمبر ۲۵ | مطبوعہ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۷ء مطابق ۱۴ اسوج ۱۹۵۴ جالندھر | جلد ۶

ایڈیٹوریل نوٹس

لالہ کشمیرا مل صاحب بنیا نگر نواسی کی چٹھی پچھلے اخبار میں ہمارے پاٹھکوں نے پڑھی ہوگی - اسوقت جہاں جہاں اانس پرچارکوں کی اصلیت بہ بہدر پرشوں کو معلوم ہوئی ہے ان کو انسے نفرت ہوگئی ہے - آخر ست کی جے ہوتی ہے - بہت سے مقامات میں لوگوں کو بالکل اندھیرے میں رکھا گیا ہو اشا ہے کہ لوگ جلد انکی اندرونی آریہ سماج کو برباد کرنیوالی پالیسیوں سے واقف ہونگے -

---

اانس پرچارکوں کی جب جگہ جگہ چال میں بہدر پُرش نہیں آتے - تو وہ جھٹ گالی گلوچ پہ آمادہ ہو جاتے ہیں - کوئٹہ کا حال معلوم ہو چکا ہے - شملہ کی کاروائی ظاہر ہے - اب وزیر آباد سے لالہ کرشنچند جی جو گویا ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ اانس پرچارکوں سے گہرا تعلق رکھتے ہیں - گالی گلوچ کی برشا وہاں کے ممبروں پر کرتے ہیں - افسوس مرتا کیا نہ کرتا

لدھیانہ میں حد درجہ کا اتیا چار کرنے کے بعد جب ناکامیاب ہوئے - تو وہی مہاتما پارٹی کو دوشن دینا شروع کر دیا - اانس پرچارکوں کی عجیب حالت ہے - اینپر وہی مثال صادق آتی ہے - کہ مارتے بھی جانا اور روتے بھی جانا - ہمکو اچھی طرح سے معلوم ہے - کہ جو جو ناجایز کوششیں مکاریاں انکے چیلے مفصلات میں کرتے ہیں - اگر وہ ظاہر کیجائیں - تو لوگ حیران ہوں مگر جب ناکامیاب ہوتے ہیں تو پھر مہاتما پارٹی کا نام لیکر چلانے لگتے ہیں -

---

اانس پرچارکوں کے چیلے - ہم نے حیرانگی سے معلوم کیا - کہ بعض وقت یہہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اانس خود کو پاپی سمجھتے ہیں - مگر خیر فلاں شخص کو سماج میں رہنے دیا جاوے - کیونکہ وہ پراپکار کر رہے ہیں - ایسی لوگوں میں بعض ایسے اشخاص ہیں - جو بعض مقامات میں کٹے چیلے مشہور ہیں - پھر کچھ دیر تک باتیں کرنے کے بعد یہہ لوگ ضد میں آکر اانس کو جایز بھی بتا دیتے ہیں - ہم ایسے لوگوں کی حالت پر حیران ہوتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں -

---

ہم اانس کا پرچار کہاں کرتے ہیں - یہہ فقرہ بہت دفعہ اانس پرچارکوں کے ہتکاری مہاراج دوست و اخبار لکھا کرتے ہیں - ناظرین سبھا پرشن جو مطبع بہارت شدہار نامی سے چھپا ہے - ملاحظہ فرماویں اور معلوم کریں - اانس کے کھنڈن کی لاونیوں کو کس طرح وہاں بدلا ہوا ہے - مشاہدہ میں حکمت سنگھ کی کتاب پہلے نیوگ سے ظاہر ہوتا تھا

بعض ایسے بھائی بھی ہیں جو یہہ کہتے ہیں کہ اگر لالہ ہنسراج جی ہیں منہ سے یہہ کہدیں کہ اانس کھاؤ تو ہم کھالیں گے - ایسے لوگ سچے دیکھے ہیں شے - واہ کوثر پہ تو ہم گیا کیا نہ کر گئے -

---

پنڈت رلہاں برتی مہی سبھا کی کوئٹہ پاٹشالہ کو پرچار اانس پرچارک آرگن چلاتا ہے - کہ یہہ دیکھ کر مورد پرستی یہہ دیکھو انکی ہوتری کی چالیں - پیارے بھائیو تم بتاؤ ہی کیا لکھو - بتلاؤ تو سہی شملہ آتے ہوئے راستہ میں آپکے گورو جی غیرہ کو کوئی انبالہ لودھیانہ سے کیا جواب ملا - تم لکھو تو خاک لکھو لکھنے کو تو تمہارا جی چاہتا ہے - مگر کیا لکھو - افسوس -

---

لاہور سے چلکر لالہ لاجپت رائے جی سیدھے ایبٹ آباد ہی پہونچے - کیا راستہ میں کوئی سماج کا حامی نہ تھا یا یہہ کہ روز بروز گئے

Unpopularity سے ڈر کر اب جمع کیا کرایا کے سمیٹنے کی فکر ہے - بے شک کالج سے سب کو ہمدردی ہے - ایسے حساب سے گزشتہ سوسائٹی کے جلسہ پر کثرت تائے کالج کے موجودہ انتظام کے حق میں ہوگی -

---

جالندھر کی ہر ایک بات سے اانس پرچارکوں کو خوف آتا ہے - کیا لالہ لاجپت رائے کو جونہ ان کی پالیسی سے خوف چھا یا وہ سب نے بانٹ لیا ہے - اانس پرچارک آرگن لکھتا ہے - کہ جالندھر کی برادریوں نے مشنری گرل سکولوں سے اور مہاودیالہ سے لڑکیوں کو روک لیا - اور اس طرح مہاودیالہ کو بدنام کرنا چاہتا ہے - بات صرف اتنی ہوئی ہے - کہ دو لڑکیاں بیوہ عیسائی ہونے لگی تھیں - ایک ہو بھی گئی - اسلئے برادری کے لوگوں نے جنکی کثرت انہیں آدمیوں کی ہے

پاس کیا کہ لڑکیوں کو مشن سکول میں نہ پڑھاؤ
بعض نے Female Education
کی مخالفت کی ہیچ ہے - دشمن کو دیدہ ہی نظر
آتے ہیں -

دیانند کالج کے ادہکاریوں نے بہت
ویدک دہارمک سکشا دینے سے ٹالم ٹولا کرنے کے
بعد اپنی وکالت وعہدوں کی وحض جندریں
آریوں کو ڈنڈوں سے سوسائٹی کے جلسہ سے
نکلدیا - جسکی کہ اب سوائے سخت و خوفناک
کارروائی کے اور کوئی طریقہ نہ رہا - کہ وہ
دہارمک تعلیم ہووے - اب جو سماجوں نے علیحدہ
وید پرچار فنڈ کھولکر مت شاستروں و ویدوں
کی سکشا پھیلانے کا انتظام کیا - اور جو وحض کالج
کو دیا کرتے تھے - وہ اُدہر دینا شروع کیا تو
بجائے اسکے کہ آریوں کی شانتی و شرافت
کی تعریف کرتے - ڈانکی صلح جوئی
Peaceful کارروائی کی
پیشنا کرتے - جسپر آریہ سماج کو جھگڑے سے
نکالا گیا - اُلٹا ! لسن پرچارک آرگن سماجوں
کو ستاتا ہے - جب آریوں کو ڈنڈوں سے
نکالا گیا - تو ہمکو کیا پریم تمہارے کالج سے ہے
اور کیوں آٹا فنڈ کا روپیہ آپ کو دیں اور
کیوں اور روپیہ دیں - فوجداری دفعات
ہمیں بھی بہت معلوم ہیں - مگر کیا کریں ہمنے
دھرم کا پالن کرنا ہے -

بھارت سُدھار نامی اخبار اسکے موئید
دانش پرچارکوں کی عجیب حالت ہے کبھی تو
مایوسی میں صلح کے زنجیر ہلانے لگ جاتے ہیں کبھی
سختی سے سخت شرمناک حملے کرنے لگ جاتے
ہیں - پچھلے اخبار میں ایک مضمون تو کسی صلح جو
کا مایوسی کی حالت میں لکھا ہوا ہے - اور اگلے
کالموں میں کہیں "گیٹ شٹ" - اور کہیں کچھ پکارا
ہوا ہے - چراغ سحری کی حالت انکی معلوم ہوتی
ہے - بھائیو اگر صلح کرنا چاہتے ہو - اور ہمارا
اتیاچاروں سے نادم ہو - تو صاف کیوں
نہیں سامنے آتے - ان لوگوں نے کئی دفعہ
صلح کی کارروائی کی مگر خود ہی پھر گئے
لالہ گنگا رام جی مظفر گڈھ نواسی ویدوان کو یہ
سماج کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ کس قدر
دل سے صلح کے خواہاں یہہ لوگ ہیں -

دانش پرچارکوں کو حکومت کی ہوس
اب تک بے چین کر رہی ہے - جیسے کسی شخص
کا مال و اسباب لٹ جائے - یا اسکا مرتبہ چھن
جائے اور وہ پاگل ہوا پھرتا ہے - ایسے
اپنے اتیاچاروں کی عوض میں آریہ سماج کے
عہدوں سے معزول ہونیکے بعد انکو حکومت
کی خواہش پاگل بنا رہی ہے - اور خود بخود
بڑبڑا رہے ہیں - سچ مچ ان کا حال شاجہان جیسا
ہے - ان کا آرگن لکھتا ہے - کہ مشن کا کام
بہت سست ہے - چاروں طرف سے اوپدیشکوں کی
مانگ آرہی ہے - وغیرہ - ہم پوچھتے ہیں - کہ
مانگ کہاں سے آرہی ہے - تمہاری طرف سماج ہی
کون ہے - اور جو ہے انکو اوپدیش کی ضرورت
ہی کیا - وہ تو خود اوپدیشک ہیں - کسی سے
اوپدیش سننا ہوتا تو ایسی حالت ہی آپکی کیوں
ہوتی - آپ تو خود ویدوں کے علاوہ الہام
حاصل کرتے ہیں - صرف ایک اوپدیشک آپکے
پاس ہے - اس بھائی کو بھی کبھی کالج سے تنخواہ
دیتے ہو - اور کبھی ادہر ادہر سے ٹکڑے ڈالی باد
کچہری اور چوبارے رسوئی" - پنڈت راجارام
تو کالج کے نوکر ہیں - اسکی ٹیہائی ہیں کر ج
ڈالکر ہمیں بہچاکرو - جگت سنگھ جیسا اوپدیشک
ہے - وہ سب کو معلوم ہے - اس بہتی پر
آپ سے مانگ آرہی ہے - اسپر حضرت سماجوں
کو کوستے ہیں کہ ہفتہ وار چندہ کے علاوہ کچھ اور
بھی تمہارا فرض ہے - اور وہ پورا کر رہے
ہیں - اپنی پرتی ندہی سبھا اسوقت بذریعہ
دس نوین اوپدیشکوں کے ویدمت کا پرچار
کر رہی ہے - اور سماجیں پرسن ہیں - اوپدیشک
الگ کام کر رہے ہیں - عہدہ دار الگ پرچار
میں لگے ہوئے ہیں - کوشش ہو رہی ہے کہ آریہ
سماج کے ناؤ کو اس بہاؤ سے بہوڑ سے نکالا
جاوے - جسمیں آپ لوگوں نے اپنی ایسی
ومکاری سے اسکو ڈالدیا تھا - مگر ایشور نہ
کرے یا تو ہیں کہ سماجیں آپکی چالیں و خفیہ
چھیڑیوں سے واقف ہوگئیں - اب کتنا ہی
صبر کیا کرو - اور حکومت کی خواب لیا کرو -
اب آپکے پہندے میں مشکل سے پہنسینگی - تکلے
ہنگبود کچھ تو ایشور خوف کرو -

رائے ٹھاکر دت اور انکے بھائی بھی
آخر دانش پرچارکوں کی گالیوں سے نہ
بچ سکے - جنکو خود وہ چاشیل و بہدر پرش
کہا جاتا تھا - آج وہی بُرے ہو رہے ہیں
شور بیر انکی پرواہ نہیں کرتے - ایسے ہی
لوگ تو دھوکے کی ٹٹی کو کاٹینگے - آریہ پرش
ہمت سے کام کیئے جاؤ -

گذارش

دیلیو پی ایبل پارسل رسال ہیں - غلطی کو پارسل امانت
میں رکھکر درست کرا سکتے ہیں - منیجر -

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار کی ناگفتہ بہ حالت

پریہ ور مہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک نمستے - ذیل کی چٹھی برائے اندراج اخبار بھارت سدھار بخدمت اڈیٹر صاحب ارسال کی گئی ہے - جسکی نقل حرف بحرف آپکی سیوا میں ارسال ہے - کرپا کر کے اسکو اپنے اخبار میں جگہہ دیکر مشکور فرماویں - تاکہ پبلک کو معلوم ہو جائے کہ گورو جی کے چیلے اپنی ناجائز حرکتوں سے کیسی کیسی بیہودہ کارروائی کر رہے ہیں -

(۱) پریہ مہاشہ اڈیٹر بھارت سدھار - نمستے - ہمارا ارادہ ہرگز یہہ نہیں تھا کہ کوئی نہ آریہ سماج کے متعلق کبھی آریہ اخبارات میں لکھہ کر اخباروں کے کالم ضایع کریں - اور اسی سبب سے باوجود میاں بھی اور آریہ چوں کی طرح سے معاملات پیدا ہونے کے ہم نے آج تک کبھی لودھانہ کے تعلق کچھہ لکھنے کے واسطے قلم نہیں اوٹھایا - معمولی طور پر یہہ تھا ادہر سے جالندھر استری مہاودیالہ کا ڈیپوٹیشن لوگوں کی خدمت میں گیا - اور جن صاحبوں نے ان کو چندہ دینا چاہا - ادہر کالج کے بہی خواہان کا ڈیپوٹیشن گیا - جسنے چاہا انہیں چندہ دیا بس معاملہ یہاں ختم ہو جانا چاہیئے تھا - مگر ایسا نہیں ہوا - معاملہ اتنا بڑا ضروری سمجھا گیا کہ اخبارات میں اسکے متعلق چٹھیات بھیجی گئیں - اور آپنے بھی آجکل کی ہوا کی تاثیر سے ایک چٹھی پر یہہ حاشیہ چڑھا دیا - کہ یہ چٹھی خود اپنے منہ سے بول رہی ہے " جن وجوہات نے اس معاملہ کے متعلق لالہ غیب چند - و لالہ بدھاوا رام طالب علم کو اخبار میں چٹھی لکھنے پر مجبور کیا - انہی وجوہات ہمکو بھی مجبور کرتے ہیں کہ ان ہر دو خطوط میں جو غلط واقعات لکھے گئے ہیں انکی تردید کیجائے - اور آپ کا بھی بحیثیت اڈیٹری فرض ہے کہ آپ بھی واقعات کی تردید کو جسقدر جلد ممکن ہو اپنے اخبار میں شایع کر کے پکشپات رہت ہونیکے نیم کو پالن کریں - تاکہ آریہ پبلک میں جو اثر ان غلط واقعات سے پیدا ہوا ہو دور ہو جائے -

(تردید چٹھی لالہ بدھاوا رام طالب علم مندرجہ بھارت سدھار مطبوعہ ۲۵ - اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۶ کالم ۲)

(۱) جالندھر کے اگنی ہوتری مہاتما ہشیار سے جالندھری مہاتما یا ہڈیوں کا پنجر - گورو چیلا کی لیلا وغیرہ وغیرہ الفاظ جو آجکل آریہ سماج کی ڈکشنری کے لیئے چندروز کے واسطے مستقل الفاظ مقرر ہوئے معلوم ہوتے ہیں - اور انکی تردید یا تائید میں اور اور الفاظ استعمال کرنا اور انکی نسبت کچھہ لکھنا فضول ہے - کیونکہ ایسے ہی بیہودہ لفظوں کے استعمال نے آریہ سماج میں ودیش اگنی کو زیادہ بھڑکا دیا ہے -

(۲) جالندھر کے اگنی ہوتری کو بیماری موجودگی کی اطلاع ... یہہ صاحب نامہ نگار کا خیال اور رائے ہے - ہمارا یہہ لکھنا کہ یہہ خیال اور رائے ہی - یا جالندھر کے اگنی ہوتری کی اسامر میں تحریر پیش کرنا شاید قابل اعتبار خیال نہ کیجائے - کیونکہ آجکل حالات ہی ایسے ہیں - کہ خواہ مخواہ ارے سماج کے قایم کرنے پر آمادہ کر دیتے ہیں - خیر ہم لکھا ہی دیتے ہیں - چاہے کوئی یقین کرے یا نہ کرے - کہ یہ خیال انکا غلط ہے - ایسا نہیں ہوا - اور علاوہ انکے کالج کے چند طالب علموں کا کیا ایسا رعب داب تھا - یا وہ ایسے ضروری تھے کہ جنکے واسطے انکو اتنے بڑے ڈیپوٹیشن بھیجنے کی ضرورت پڑی اس امر کی نسبت کہ چندہ مانگتے وقت مکاری اور دنیاوی رعب و جھوٹی باتوں سے کام لیا گیا - ہم دیکہیں وہ دو چٹھیاں درج کرتے ہیں جنسے صاف طور پر معلوم ہو جائے گا کہ آیا مکاری دنیاوی رعب " جھوٹی باتیں" سے لوگوں کو دہوکہ دیکر چندہ لیا گیا ہے یا لوگوں نے خوشی سے چندہ دیا ہے - چٹھی نمبر ۱ ان اصحاب کی طرف سے ہے - جو سماج کے ممبر نہیں - جنہوں نے ڈیپوٹیشن استری مہاودیالہ کو خوشی سے چندہ دیا -

(نقل چٹھی نمبر اول)

مہاشہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک - نمستے سنا گیا ہے کہ بھارت سدھار مطبوعہ ۱۵ - اگست ۱۹۰۶ء میں کسی صاحب نے چھپوایا ہے - کہ جو چندہ ہم مندرجہ ذیل اشخاص سے لیا گیا ہے - وہ دباؤ اور مکاری سے لیا گیا ہے - یہہ بالکل غلط ہے - ہمنے ڈیپوٹیشن استری مہاودیالہ کو جو چندہ دیا ہے - اپنی خوشی اور شوق سے دیا ہے کرپا کر کے آپ اخبار میں چھاپ کر ممنون فرماویں -

(نوٹ) ہم آریہ سماج کے ممبر نہیں ہیں - ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء

رزدوہانہ

العبد بابو کاشی ناتھ صاحب ہیڈ کلرک خزانہ بحروف انگریزی (۲) لالہ سالون مل تہاپر ساہوکار بحروف ہندی - (۳) پنڈت ٹھاکر داس بحروف انگریزی (۴) لالہ لعل چند آڑتیہ بازار تالاب بحروف ہندی (۵) پنڈت گوری دت شرما جوتشی بحروف سنسکرت مہاشیہ ممبر آریہ سماج میرٹھ - (۶) لالہ کرپا رام صاحب سوداگر رنگ بازار تالاب بحروف اردو - (۷) لالہ گوری مل صاحب

سوداگر قیصر گنج بحروف اردو (۸) بابو شنکر داس بحروف انگریزی-

چیٹھی نمبر ۲ اُن اصحاب کی طرف سے ہے جو آریہ سماج کے سبھاسد اور ممبر ہیں-

نقل چیٹھی نمبر (۲)

پریہ مہاشہ اڈیٹر صاحب دھرم پرچارک جالندھر نمستے- سنا گیا ہے کہ اخبار بھارت سدھار ۲۵- اگست ۱۸۹۵ء میں چھپوایا گیا ہے کہ جو ڈپوٹیشن استری مہا ودیالہ کے لیئے جالندھر سے آیا تھا- اُسنے ہم لوگوں سے جو چندہ وصول کیا ہے- دباؤ اور مکاری سے وصول کیا ہے- یہہ سب غلط ہے ہم مندرجہ ذیل ممبران سبھاسدان آریہ سماج نے جو چندہ ڈپوٹیشن استری مہا ودیالہ کو دیا ہے- اپنی خوشی سے دیا ہے- نہ کہ کسی کے دباؤ سے- کرپا کرکے اسکو اپنے اخبار میں چھاپ کر ممنون فرماویں-

۱۲ ستمبر ۱۸۹۵ء از لودہانہ-

(۱) العبد نہال چند بحروف انگریزی (۲) خوشی رام بحروف اردو- (۳) لچھمن داس بہاری لال بحروف اردو- (۴) رام ناتھ بحروف اردو- (۵) برج لال بحروف ہندی (۶) شادی رام تھاپر بحروف اردو- (۷) بہاری لال بحروف ناگری- (۸) لبھو رام نیر بحروف اردو (۹) لاجپت رائے ساہنی بحروف ہندی (۱۰) سلیکھو رام بحروف ہندی- (۱۱) گوکل چند بحروف ہندی- (۱۲) رام داس بحروف اردو (۱۳) امر سنگھ بحروف اردو- (۱۴) بہانا رام بحروف انگریزی- (۱۵) گوپی لال بحروف ہندی (۱۶) گنیشی لال بحروف اردو- (۱۷) لچھمن داس بحروف اردو (۱۸) شبدیال بحروف ہندی (۱۹) مہر چند بحروف انگریزی (۲۰) جینت رام بحروف انگریزی- (۲۱) ملکھی رام بحروف اردو- (۲۲) ہیرا لال ورما بحروف انگریزی-

ان مندرجہ بالا ہر دو چیٹھیوں سے آپ اور آریہ پبلک کو صاف معلوم ہو جائیگا- کہ یہہ کہنا مکاری یا جھوٹھی باتوں سے چندہ جمع نہیں کیا گیا- کیونکہ تقریباً یہی اشخاص ہیں- کہ جنسے چندہ لیا گیا اور وہ اقرار کرتے ہیں کہ ہمنے چندہ خوشی سے دیا- پس یہہ الزام محض غلط ہے- کہ مکاری اور جھوٹھی باتوں سے چندہ لیا گیا- یہاں یہہ امر بھی قابل غور ہے کہ لالہ منشی چند جی اپنی چیٹھی میں یہہ لکھتے ہیں- کہ ڈپوٹیشن مہا ودیالہ کے ساتھ صرف چند لڑکے گئے تھے- اور یہاں بدہا رام لکھتے ہیں- چندہ زیادہ رعب سے وصول کیا گیا- آپ خیال کر سکتے ہیں کہ لڑکوں کا دبنا دہی رعب کیا پڑسکتا ہے- اور کوئی اُن کو رعب سے یا دباؤ سے چندہ دیگا ہر اگر یہہ کہا جائے کہ لالہ رام کرشن جی وغیرہ کے دباؤ سے لوگوں نے چندہ دیا ہے- تو جواب یہہ ہے کہ وہ جالندھر کے باشندہ نہیں- اسلیے دباؤ یہاں کیا پڑسکتا ہے- اسکے برخلاف ایک چیٹھی ذیل میں درج کیجاتی ہے- جس سے معلوم ہوگا- کہ کالج کے ڈیپوٹیشن نے چندہ کس طرح ناجائز طریقہ سے وصول کیا ہے-

(نقل چیٹھی نمبر (۳))

کریم بندہ اڈیٹر صاحب دھرم پرچارک جالندھر نمستے- جو کہ بھارت سدھار ۲۵- اگست ۱۸۹۵ء میں کسی نے چھپوایا ہے- کہ استری مہا ودیالہ کے ڈیپوٹیشن نے مکاری اور دباؤ سے کام لیا ہے- یہہ بالکل غلط ہے- مجھے افسوس ہے کہ ایسے جھوٹے الزام بیہودہ پرشوں پر لگائے جاتے ہیں جبکہ استری مہا ودیالہ کے چندہ لینے والے میری دوکان پر آئے- تو مینے ایک روپیہ مہا ودیالہ کو بڑی خوشی سے دینا سویکار کیا- چونکہ چابی صندوق کی موجود نہ تھی اسلیے کہا گیا- کہ واپس آتے ہوئے لیجاویں- چند ہی منٹ گذرے تھے کہ چند آدمی میری دوکان پر آکر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ لاؤ روپیہ بیدو- مینے خیال کیا کہ یہی استری مہا ودیالہ کے چندہ لینے والے ہیں مینے اُن کو ایک روپیہ (جو استری مہا ودیالہ کے لیئے وعدہ کیا تھا-) دیدیا- جب وہ لوگ میرا روپیہ لیکر چند قدم پر گئے- تو انمیں سے ایک کھلا کھلا کر ہنستے ہوئے کہنے لگے- دیکھا کیسا دہوکھا دیا چالاکی اسی کا نام ہے- یہہ کلمہ سنکر مجھے شک ہو گیا- کہ وہ نہیں ہیں کہ جنکو مینے دینے کا وعدہ کیا تھا- دریافت کرنے پر معلوم ہوا- کہ یہہ عام لوگوں سے دہوکہ دیکر لیجاتے ہیں یا اُن لوگوں کو (جو کہ اپنا منشی صداقت سے پورا کر رہے ہیں) رکاوٹ ڈالتے ہیں- اتنے میں پھر استری مہا ودیالہ کے چندہ لینے والے آئے تو معلوم ہوا کہ وہ درحقیقت دہوکہ دیکر لے گئے- پھر مینے اُنکے پاس اپنا آدمی بھیجا- تو بجائے اس کے کہ شانتی سے ایک روپیہ دیدیتے اسکو سخت سست کہا پھر شام کو مینے ان کو تلاش کر کے مینے ایک روپیہ طلب کیا- مگر انہوں نے دینے سے انکار کیا- بلکہ .. .. جنہوں نے ایک ایسا سخت کلمہ کہا- کہ جس سے ان کو خود شرم آئی پھر دوبارہ مینے کہا- کہ اگر ایک روپیہ نہ دوگے تو بذریعہ نالش حاصل کرونگا- کیونکہ آپکی پارٹی کو دینا نہیں چاہتا- اسپر شرمندہ ہو کر میرا روپیہ مجھے واپس دے دیا- اسی وقت وہ ایک روپیہ لبھو رام نیر کو دیا گیا- کہ وہ روپیہ جالندھر استری مہا ودیالہ کو پہونچا دیں- مکاری اس کارروائی کو کہتے ہیں یا جو نیک نیتی سے کام کیا جائے میں سماج کا ممبر نہیں ہوں- مینے

استری مہاد دیالہ کو بڑی خوشی سے چندہ دیا جبکہ میرے سے موکھ سے روپیہ لیکر تشکیل واپس دیا تو نا معلوم اور لوگوں سے کس طرح سے دھوکھہ دیکر لیا ہوگا۔ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹ء بقلم خود

کرپارام والد لالہ بہادر چند نمک میانی
حال دارد لودھانہ بازار آلا سوداگر نمک

(۴) لالہ پورن چند وکیل سے اُس وقت ہنسی ہو رہی تھی اور اس سے ہنسی میں چندہ مانگا گیا تھا۔ اگر ہنسی نہ بھی سمجھی جائے اور کہا جائے۔ کہ سنجیدگی سے مانگا گیا تھا تو بھی کسی قسم کا جرم نہیں کیا تھا۔ اور ان کا جواب انکی اپنی رائے ہے۔

(۵) یہہ امر بھی یہہ جواب سُنکر یہہ صاحبان اپنے قیام گاہ کو چلے گئے۔ اور ہم لوگوں نے کالج کے واسطے چندہ مانگنا شروع کیا۔ مہاتما لوگ ہمارے چندہ اکٹھا کرنے کی خبر پاکر فی الفور منڈی وغیرہ کی طرف چندہ اکٹر کرنے کو چلے گئے۔ محض خیالی رائے ہے" جالندھر کا ڈیپوٹیشن صرف لالہ پورن چند سے چندہ مانگنے نہیں آیا تھا۔ جو لالہ پورن چند سے چندہ مانگ کر آرام کیواسطے چلا گیا۔ مہادو دیالہ کے ڈیپوٹیشن کو بہت عرصہ کے بعد (جبکہ وہ اپنے قیام گاہ سے دور نہ ہو پڑا تب خبر ملی کہ کالج کا ڈیپوٹیشن بھی انکے پیچھے پیچھے آتا ہے۔) اگر نہیں کیا جانے تو اصل واقعہ یہہ تھا۔ کہ انکے قیام گاہ کی طرف اور انکے نزدیک سردار گجن سنگھ صاحب وکیل کا مکان تھا۔ ارادہ یہہ تہا کہ انکے پاس چندہ لینے کو جائیں۔ اسواسطے قیام گاہ کی طرف جانا پڑا تاکہ سردار صاحب سے چندہ مانگا جائے۔ مگر پھر وہاں جاکر یہہ صلاح ہوئی۔ کہ صاحبان وکلاء سے کسی اور دن چندہ مانگا جائے۔ یہہ امر یوں بھی قرین قیاس نہیں ہے۔ کہ صرف لالہ پورن چند سے چندہ مانگ کر ایسے صبح کے وقت آرام کرتا جبکہ یہی چندہ جمع کرنے کا وقت تہا۔

(۶) سنڈی میں چندہ کسی سے نہیں لیا گیا ثبوت بذریعہ لالہ بدہاوا رام طالب علم۔

(۷) یہہ جو لکھا گیا ہے کہ لالہ اچھرو رام کلرک کو تنخواہ سے یہہ کہکر تمہارے پتا اور پورن چند نے تین تین روپیہ دان دیئے ہیں۔ ایک روپیہ دان لیا بالکل غلط ہے۔ جسکے ثبوت میں لالہ اچھرو رام جی کی چٹھی ذیلمیں درج ہے:-

نقل چٹھی نمبر ۴ لالہ اچھرو رام صاحب کلرک ڈاک خانہ۔

پریہ ور مہاشہ لالہ بہدرام صاحب جی نمستے۔ نویدن ہے کہ جو کچھ یہاں تہ تذر نے حسب تحریرات کے میری نسبت لکھا ہے۔ بالکل درست نہیں ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آپکا داس نیاز مند اچھرو مل از لودہانہ

(۸) لالہ سیتارام سوداگر کے پاس ڈیپوٹیشن استری مہادو دیالہ بالکل نہیں گیا۔ اور نہ ہی کسی نے یہہ کہا ہے۔ آچھا خبردار دوسری پارٹی کو بھی جو کالج کے واسطے چندہ جمع کرتی ہے۔ دان نہ دینا۔ معلوم نہیں کہ لالہ بدہاوا رام اپنے اس سلوک کی بابت زجوار لالہ سیتارام جی سوداگر نے اس غلط خبر کے چھپوانے پر کیا ہے۔) اخبار بہارت سدھار میں ایکسچ اور اخبار میں پرکاشت کریں گے۔؟

(۹) نقل چٹھی لالہ گوپال صاحب چودہری ذیلمیں درج ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چودہری گوپال سے لالہ ہنسراج درائے ملراج کی بابت کچھہ نہیں کہا۔

(نقل چٹھی نمبر ۵)

مجھے لالہ دیوراج یا لالہ شمبھو داس نے یہہ بات بالکل نہیں کہی۔ کہ لالہ ہنسراج ولد ملراج کی جودہ پور سے ۱۰۳ چٹھیاں بگڑی گئی ہیں [illegible] انہوں نے لکھا ہے۔ کہ مہاتمہ کا نالش سب لوگوں کو کہنا ایک ڈہنگ ہے۔

دستخط لالہ گوپال تہاپر بحروف ہندی

(۱۰) لالہ شمبھو داس جی کی گفتگو) لالہ صاحب کا فرض ہے کہ وہ خود جواب دیں۔

(۱۱) بابو سب سرنداس صاحب کو لالہ دیوراج جی نے ہرگز یہہ نہیں کہا۔ کہ "اچھا دوسری پارٹی چندہ لینے کے لیئے آویگی اسے بھی نہ دیں۔ جسکے ثبوت میں نقل چٹھی بابو سب سرنداس صاحب پریزیڈنٹ آریہ سماج لودہانہ ذیلمیں درج ہے۔

نقل چٹھی نمبر (۶)

اڈیٹر اخبار ستیہ دہرم پرچارک جالندھر نمستے۔ جب استری مہادو دیالہ کا ڈیپوٹیشن واسطے چندہ کے میرے پاس آیا تو لالہ دیوراج جی کے دریافت کرنے پر میں نے جواب دیا کہ میں کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتا ہوں۔ جواب میں لالہ صاحب موصوف نے کچھہ نہیں کہا ڈیپوٹیشن چلا گیا۔

سب سرنداس پریزیڈنٹ آریہ سماج لودہانہ

(ب) تردید چٹھی لالہ شب چند سند جو اخبار آریہ مسافر مطبوعہ ۱۵ اگست ۱۹۰۹ء

(۱۲) جہاں تک رائزادہ بھگت رام جی کا تعلق ہے اسکو انہیں ہی کے جواب پر چھوڑ دیتے ہیں۔

(۱۳) لالہ شب چند جی کا یہہ لکھنا کہ ڈیپوٹیشن کیساتھ سب لڑکے تھے۔ یہہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جو صاحب ڈیپوٹیشن کے ساتھ تھے انمیں کوئی بھی ایسا نہیں تھا کہ جسکی عمر ۲۰ سال سے کم ہو اور جنکو دو تین لڑکے کہیں۔ بلکہ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ لڑکے لکھنا انکا کہاں تک درست ہے ہاں اتنا ضرور رہتا ان بستیوں میں سے کوئی بی آے نہیں جنکو وہ لڑکے کہہ گئے۔

(۱۴) اور اُنکا یہہ لکھنا کہ ڈیپوٹیشن کو کامیابی نہیں ہوئی - بھی غلط ہے -

لالہ صاحب صرف اپنی چٹھی میں خود لکھتے ہیں کہ کالج کے لیئے ۵۵ روپیہ چندہ ہوا - (جسمیں مبلغ ۲۰ روپیہ لالہ دونی چند سود - مبلغ ۵ روپیہ منشی گنگا بشن صاحب سود کے شامل ہیں) اور مہادیالہ کے لیئے باوجود خاص کوشش نکرنے کے صرف چند دوکانداران کے پاس جانے سے ایک سو روپیہ سے زیادہ چندہ جمع ہوا اس سے اُنکی صداقت کا پبلک اندازہ لگا سکتی ہے - دروغ گو را حافظہ نباشد -

لالہ صاحب اپنی چٹھی میں کالج کے لیئے پچاس روپیہ اکٹھے ہوئے لکھتے ہیں) اور بدھا رام اپنی چٹھی میں لکھتے ہیں کہ سترہ روپیہ اکٹھے ہوئے - لالہ شب چند صاحب اپنی چٹھی میں لکھتے ہیں کہ استری مہا ودیالہ کے ڈیپوٹیشن کے ساتھ لڑکے تھے اور لالہ بدھا وارام جی لکھتے ہیں کہ دُنیا دہی عب دباؤ سے چندہ وصول کیا گیا ہے - پبلک خود اندازہ لگائے کہ کسقدر بناوٹی باتوں سے کام لیا جاتا ہے -

(۱۵) لالہ صاحب کا یہہ لکھنا کہ لوکل سماج کے سکرٹری نے جالندھریوں نے لیکچر کے لیئے درخواست کی - محض غلط ہے - جسکو چٹھی سکرٹری آریہ سماج لودھیانہ جو ذیل میں درج ہے - غلط ثابت کرتی ہے -

نقل چٹھی نمبر ۱

مجھے جالندھر کے آئے لوگوں لالہ دیوراج وغیرہ نے تو لیکچر کی اجازت کے لیئے کچھ نہیں کہا مگر ایک ممبر آریہ سماج لودھیانہ نے کہا تھا کہ ایسا لیے جاتا لوگ آئے ہوئے ہیں - آپ لیکچر کیوں نہیں کراتے ہیں یہہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا اس نے اپنی طرف سے کہا تھا یا کسی اور کے کہنے سے - میں نے کہا آپ لوگوں نے ہی لیکچر بند کرائے ہوئے ہیں - ہمنے تو بند نہیں کیئے -

پورن چند وکیل سکرٹری آریہ سماج لودھانہ

نقل چٹھی لالہ پورن سنگھ ممبر آریہ سماج لودھانہ جن کا ذکر چٹھی نمبر ۱ میں درج ہے -

جسروز لالہ دیوراج جی وغیرہ جالندھر سے تشریف لائے تھے - میں نے اپنے طور پر لالہ پورن چند وکیل کو کہا تھا کہ اب تو ایک* ماہ گذر گیا - لیکچر کیوں نہیں کرائے جاتے - جواب میں کہا گیا کہ لیکچر بند ہیں - انتر نگ سبھا نے بند کیئے ہوئے ہیں -

پورن سنگھ ممبر آریہ سماج لودھانہ

(نوٹ) جن چٹھیات کی نقل ہمنے اِن چٹھی میں درج کی ہے - وہ اصل چٹھیات ہمارے پاس موجود ہیں - نقل حرف بحرف کیگئی ہے - بوقت ضرورت اور حالات جو جمع کیئے گئے ہیں شائع ہونگے -

الراقم
لبھو رام نیّر اسسٹنٹ سکرٹری
آریہ سماج لودھانہ

* انترنگ سبھا نے ایک ماہ کے لیئے لیکچر بند کیئے ہوئے تھے - جسکو مہینا گذر گیا تھا -
لبھو رام نیّر مذکور

لالہ منشی رام جی ضلع حصار میں

صدہ صد میں کہدیا کہ پرتی ندہی سبھا کا ہزہت دکام کچھ نہیں کرتی آسان ہے مگر نظر انصاف سے دیکھا جاوے و تعصب کی عینک اوتار کر بیچار کیا جاوے تو معلوم ہوگا - کہ جس طرح موجودہ عہدہ داران کیمپ آریہ دھرم کے پرچار کے لیئے جا بجا پھر رہے ہیں کبھی لالہ ہنسراج جی یا لالہ ایشور داس یا لالہ مرلی دھر جی آریہ دھرم کے پرچار کے لیئے اس طرح سے پھرتے تھے - جواب نفی میں ہوگا - خیر

ضلع انبالہ و کرنال و دہلی میں پرچار کر کے لالہ منشی رام جی معہ پنڈت رام رتن جی کے ۱۵ تاریخ کی شام کو حصار پہونچے - ۱۴ - تاریخ کو انکے آنیکی اطلاع تھی - معبروننہ لالہ چند ولعل جی رئیس و بابو چوڑامنی وکیل ماسٹر شام لال و ڈاکٹر دھنی رام جی معہ دیگر چند ممبران انکو لینے کے لیئے گئے - اسروز وہ نہ آئے - ۱۶ - کی صبح کو اتوار تھا - سماج مندر میں ہون کے بعد لالہ منشی رام جی نے سن کی شدھ پر سرمن دیا - تعداد حاضرین قریباً ۱۰۰ - اتنی سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں اسقدر رونق نہیں ہوا کرتی سرمن کے شروع و خاتمہ پر منتری جی نے لالہ جی پر پھولوں کی برشا کی - سرمن کا اثر حاضرین پر بہت اچھا ہوا - اسی وقت شام کا لیکچر التوا کیا گیا - شام کو پردہان پرتی ندہی سبھا نے آشرم دہشہ پر ویاکھیان دیا - یہہ ویاکھیان سننے کے لائق تھا - ایک شخص سنت رام نامی نے اسکی تائید میں ایک لاونی سُنائی - پنڈت رام رتن جی نے حسب حال ایک لاونی سُنا کر حاضرین کو پرسن کیا - لالہ منشی رام جی کے لیکچر و انکے اخلاق سے حصار باسیوں کو معلوم ہوا - کہ بے شک وہ اس پدوی کے لائق ہیں جو پنجاب کے ممبروں نے انکو دی ہوئی ہے اور جو جو انکے خلاف باتیں اوڑائی جاتی ہیں وہ محض فضول ہیں -

دوسرے دن ورن آشرم پر ویاکھیان ہوا یہہ

کچہ بھی قابل غور و شنید تھا - ہزر وز کال دو گھنٹہ سے زیادہ تک وہ تقریر فرماتے رہے - اسکے بعد پنڈت رامرتن جی نے لادنی حسب حال سنائے - پھر بابو چونپامنی صاحب نے سماج و حاضرین کی طرف سے لالہ منشی رام جی کا پنڈت جی کا شکریہ ادا کیا - اور کہا کہ جب میں اور وہ کالج میں پڑھتے تھے تو میں نے انکو ایک کلب کا جو نوجوانوں نے قایم کی تھی - پردہان چنا تھا - اب دیکھئے کہ وہ ایسی ہی پدوی کے لایق ثابت ہوئے ہیں - میں اُس کا منتری تھا - اور اب میں بھی اس سماج کا منتری ہوں - خواہش ظاہر کیگئی کہ وہ ایک دن اور ٹھیریں مگر نہ ٹھہر سکے - آخر میں سنت رام جی نے جسنے اول وزہ لادنی اپنی بنائی ہوئی سنائی تھی - اسدن بھی لالہ منشی رام جی کی تعریف میں لادنی سنائی - وہ دن آشرم کے مضمون پر - لوگوں نے لالہ جی کے لکچروں سے بہت پرشنتا ظاہر کی صبح کو ریلوے اسٹیشن پر پردہان لالہ چندولال جی و منتری جی دیگر اشخاص انکو چھوڑنے آئے - اول انکے گلے میں پھولوں کا ہار پہنایا گیا - پھر پھولوں کی برشا کی گئی - وبعد نمستے کے رخصت ہوئے سب نے خواہش ظاہر کی سالانہ جلسہ پر یا اور کسی موقعہ پر پھر درشن دیں -

اُسی روز صبح کو ہانسی پہنچے جہاں کہ پورا پورا انتظام لکچر وغیرہ کا کیا گیا تھا - شام کو پردہان پرتی ندہی سبھا کا لکچر آریہ سماج کی تعلیم پر ہوا اور پنڈت جی کا دھرم پر - اس موقعہ پر ۴۰۰ سے زاید حاضرین تھے جنکی تعداد ۵۰۰ یا ۶۰۰ ہوگی - جنہوں نے لکچر سنا - اہلکاران تحصیل و شفاخانہ و مدرسہ بھی تشریف لائے - اسجگہہ بھی ایکدن اور ٹھہرنے کے لیئے درخواست کیگئی - مگر وہ نہ ٹھہر سکے - اسدن باوجودیکہ لالہ منشی رام جی بیمار تھے مگر لکچر خوب ہوا - کل ممبران سماج اسجگہ و حصار میں انکی عزت واسنے پیار کرتے تھے - ہانسی سے اگلے روز چلکر ۹½ بجے بھوانی پہونچے - اسٹیشن پر عہدہ داران ممبران موجود تھے - سب سے ملکر پردہان صاحب مع ممبران کے گھیوں میں سوار ہوکر جائے فرودگاہ پر تشریف لیگئے - شام کو پرس بابو گانٹھ سنگھ میں دہرم پر دیاکھیان ہوا مسلسل دو گھنٹہ تک تقریر ہوتی رہی - باوجودیکہ زیادہ بیمار تھے - مگر جس جوش سے انہوں نے دہرم کی پہچان و دکھوں کے کارکنوں پر دیاکھیان دیا خصوصاً بال بدہوا کی دردشا پر لوگوں کے آنسو نکل گئے - اسجگہہ بھی ان سے درخواست کیگئی اور بار بار کہا گیا - کہ ایک دن اور ٹھہریں مگر وہ نہ ٹھہر سکے - پنڈت جی نے لادنی سنائی - آخر بعد شکریہ کے جلسہ برخاست ہوا - لوگوں کی خواہش تھی کہ ایسے لایق شخص کے اور لکچر ہوں - مگر انہوں نے چونکہ آگے جانا تھا - اِسلیئے یہہ مطلب حاصل نہ ہوسکا - ۳۰ تاریخ کو ۹½ بجے کی گاڑی میں بطرف اجمیر روانہ ہوئے - عہدہ داران ممبران انکے پہچانے کے لیئے وہاں موجود تھے -

بندہ بشمبرداس

ایک اور ہانس پرچارک مہان پُرش کی گپت لیلا پرکاش

ہانس پرچارک مہان پُرش سے جب کبھی جودہپور کے رزولیوشنوں کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے یہی اُتر دیا کہ جودہپور کے رزولیوشنوں سے ہمارا کچھہ بھی تعلق نہیں ہے - آج ہم ایک اور ہانس پرچارک مہان پُرش کا چرتر درت کرتے ہیں - جسکے بغور پڑھنے سے آریہ پبلک کو بخوبی گیات ہو جائے گا - کہ جودہپور کے مہاطیین رزولیوشنوں کے پاس کرنے کی تحریک کرنیوالے بھی ایک پردہ ہانس پرچارک مہان پُرش ہی ہیں - یہہ وہ مہان پُرش ہیں جو کہ آریہ سماج کی موجودہ اشانتی کا مول کارن ہے - اِن کے مہان پُرش کا چتر پہونچتے ہی سادہو جی نے پرتھم چار رزولیوشن گھڑ کر چالاکی سے مہاراجہ صاحب سے دستخط کرالیئے - دو دن کے بعد دو اور رزولیوشن اور بنا کر شامل کردیئے - جب یہہ رزولیوشن چھپکر سب سماجوں کو بھیجے جا رہے تھے تو اوکت مہان پُرش کا ایک اور پتر (جو بشرط ضرورت مُدرت ہوگا) سادہو جی کے پاس اس مضمون کا پہونچا - کہ "ایک اور رزولیوشن اس پرکار کا پاس ہونا چاہیئے کہ جو پُرش دس نیموں کو مانتا ہو وہ آریہ سماج کا سبہاسد رہ سکتا ہے" چنانچہ اسکے بعد جہاں جہاں رزولیوشن بھیجے گئے - ان میں قلم کے ساتھہ یہہ رزولیوشن لکھہ کر ایزاد کیا گیا تھا -

ویدک دہرم کا سیوک
وزیر چند مودیارتھی

نقل پتر

شری یُت مہاشے سوامی جی مہاراج -

نمستے - پتر ٹھگت سنگہ جی کا آیا - اوپدیشک منڈلی کے نیم تک پرسنگ دوارا معلوم ہوا ہوں - آپکو ودت ہوگا - کہ اجمیر تھا بدی کوئی سماجوں نے رزولیوشن پاس کیئے ہیں - کہ ہانس بھکشن کو ویدکول سمجھنے والا دراپ نہ ماننے والا - آریہ سماج سے

پرتی ندہی سبھا اور سیرادیکارنی سبھا سے ترہک کردینا چاہیئے۔ میری یہہ رائے ہو کہ یدی اس پرکار کے رزولیوشن اور سماجوں سے بھی پاس ہوتے گئے۔ اور اسکے وردودہ کسی بھی سماج نے پاس نہ ہوئے۔ تو بڑی ہانی ہوگی۔ اسلیئے اوچت ہے کہ جودہ پورسماج کھان پان سے جوسوا ستھ سے وردودہ نہ ہو۔ اس وشئے پر رزولیوشن پاس کرے۔ اور دوسری بھی رزولیوشن پاس کریں۔ تتھا اوپدیشک منڈلی کے نیم کی پراپتی سویکار کریں۔ آپ کا

×

(نوٹ) وہ بھی رزولیوشن پاس کریں اسکا مطلب کسی پہلے خط میں لکھے ہوئے رزولیوشنوں سے پرتیت ہوتا ہے۔

لالہ مرلی دھرجی کی گھڑنت

ماس پرچارک منڈلی کے نارد منی لالہ لیلدر جی جنکی مرلی کچھہ دنوں سے بند تھی۔ پھر جوش میں آئے ہیں۔ اور اپنی پورٹر ڈیوٹی دائن کیئے ہوکار ماس پرچارک پارٹی کی حمایت میں اندھادھند مرلی بجانا مرتی پورلی میں پہلے سے بھی زیادہ سرگرم معلوم دیتے ہیں۔ چنانچہ آپنے بھارت سدھار سورخہ ستمبر میں ایک عجیب ہی گھڑنت گھڑی تھی کہ سنا ہے کہ لالہ کنڈلال سابق سپرنٹنڈنٹ مخالف پارٹی کی طرف سے بورڈنگ اوجاڑنے کو آیا تھا۔ واہ صاحب۔ آپ کو بھی خوب ہی سوجھی آپ نے تو لالا لاجپت رائے کے بھی کان کتر لیئے۔ کیوں نہ ہو۔ آخر آپ بھی تو مہاما نیورجی کے بھی چیلے ہیں۔ بات تو خوب بنائی مگر لکھتے ذرا بھی شرم نہ آئی۔ کیوں جی حضرت! کیا آریہ پرشوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے جو آپنے اختیار کر رکھا ہے۔ جو دل میں آیا بے سوچے سمجھے لکھ مارا۔ چاہے وہ ست ہو یا جھوٹ مگر آپکی بلا سے آپکو تو مرلی بجانے سے کام ہے۔ آپنے یہہ سماچار کہاں سے سنا ہے۔ کہیں ماس لوک میں یاترا کرتے ہوئے اکاش بانی تو نہیں ہوئی۔ بہرحال اپنے جھوٹے کو پایہ ثبوت تک پہونچانا آپ کے ذمہ ہے ورنہ خوب یاد رکھیئے گا۔ کہ حضرت کو ویسی ہی شرمساری اوٹھانی پڑیگی جیسی کہ ست بھدھ پر بہن کے بارے میں اوٹھانی پڑی تھی گھبرائیے نہیں ہم آپکی تھالی کی سیوا کرنے کے لیئے ہر سمے تیار ہیں۔

ویدک دھرم کا سیوک وزیر چند ودیارتھی اجمیر

لالہ مرلی دھرجی کی بیجا نکتہ چینی

ستیہ دھرم پرچارک کے آریہ سماج سے شہر فیروزپور اور حصار دشیک ایک نوٹ پر بیجا نکتہ چینی کرتے ہوئے بھارت سدھار سورخہ ستمبر میں لالہ مرلی دھرجی اپنی بے سُری مُرلی یوں بجاتے ہیں۔ کہ "حقیقت میں آپ کا چیلہ آپ کو دہوکے میں ڈالتا ہے اور جھوٹھا ہے۔ کیونکہ آج تک ہمارے پاس ان سماجوں کی کوئی تحریر نہیں پہونچی۔ جس بات میں آپ کو (لالہ منشی رام جی کو) کوئی شبہ ہو ضرور پوچھہ لیا کریں۔ یہاں سے جواب ضرور دیا جایا کرے گا" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لالہ منشی رام جی کی ہر بات پر بیجا نکتہ چینی کرنے کا آپنے ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ آپنے کس فقرہ سے یہہ مطلب نکالا کہ لالہ منشی رام جی کے کسی چیلے نے اُن کو لکھا ہے کہ ان سماجوں نے لالہ مرلی دھر کے پاس کوئی تحریریں بھیجی ہیں۔ خود آپکی ہی تحریر سے ظاہر ہے کہ آپنے ایسا ہر دو سماجوں سے ایسی منہ کی کھائی۔ کہ جواب تک نہ ملا۔ آخر شرم اوتارنے کے لیئے یہہ چال سوجھی۔ آپ سچ بتلائیے۔ دہوکہ باز اور جھوٹے آپ ہیں یا کہ لالہ منشی رام جی وہ چیلا جسکی طرف آپ کا اشارہ ہے۔ جواب دینے کا آپ کو بہت شوق ہے۔ تو کرپا کر کے مطلع فرمادیں کہ آج تک کون کون سی سماج نے آپکی پرتی ندہی میں سبھا سکرٹری بننے کی آرزو میں آپ یہہ سب کھیل رچ رہے ہیں۔ شامل ہونا سویکار کیا ہے۔ اور باقی سماجوں سے کیا کیا اُتر ملے ہیں۔

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی اجمیر

سری یُت ایڈیٹر صاحب ستیہ دھرم پرچارک۔ نمستے۔ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون بعنوان (آریہ سماج لاہور کی پارٹیاں) مراسلات کی ذیل میں درج ہے کہ جو ضرور آپ کی نظر سے گزرا ہوگا میں اس مضمون پر چند الفاظ میں بحث کرنا چاہتا ہوں امید کہ آپ اپنے قیمتی پرچہ کے کسی گوشہ میں جگہ دینگے۔

ایک بہت بڑی بات جو اس مضمون کے پہلے پیراگراف سے واضح ہوتی ہے وہ یہہ ہے کہ یہہ مغربی صاحب یا تو کلچرڈ پارٹی والوں میں سے کسی کے دوست ہیں۔ یا ہو سکتا کہ شہید

ہیں داخل ہونا چاہتے ہیں - اول ہی آپ تحریر کرتے ہیں کہ جیسے ہر ایک پارٹی کے کاغذات کو بغور دیکھا ہے - اور چند سطر آگے چل کر لکھا ہے - کہ دوسرے فریق نے کوئی جواب مدلل نہیں پیش کیا - یہہ کیسا سفید جھوٹ ہے - اگرچہ جب تک کہ مغربی صاحب اپنا اصل نام و پتہ تحریر نہ کریں - اُنکی لن ترانی کا جواب دینا فضول ہے - مگر صرف چند باتیں ذیل میں ایسی درج کی جاتی ہیں - کہ جو اظہر من الشمس ہیں - اور جنکی بابتہ ایک زمانہ شہادت دے سکتا ہے -

(۱) کلچرڈ پارٹی کے ہر ایک رسالہ و آرٹیکل کا جواب جو ذرا بھی وزنی تھے - دیا گیا ہے - آپ ذرا کوئی دلیل یا رسالہ یا مضمون ایسا بتلایئے کہ جسکا کوئی جواب نہ دیا ہو -

۲ - یہہ آپ کا فرمانا بالکل غلط ہے کہ گوشت خوری کا مسئلہ فروعی ہے - آپکے پاس اسکی کوئی دلیل ہے - تو لایئے - اور میدان میں ایسے ٹٹی کی آڑ سے شکار نہ کھیلئے -

۳ - پھر آگے چلکر جو آپنے لکھا ہے - کہ گوشت کے امتناع ماننے والوں میں سے ایک شخص نے ابھی چند ماہ گزرے ہیں - کہ ایسا رسالہ شایع کیا ہے - کہ جسمیں اُسنے ان تحریرات پر جو طرفین کی طرف سے شایع ہوئی - بڑی خوبی و انصاف کے ساتھ بحث کی ہے - وغیرہ وغیرہ سچ ہے کہ "دروغ گو را حافظہ نباشد" پہلے آپ فرما چکے ہیں - کہ گوشت کے امتناع کا جواب ہی نہیں دیا گیا - اور اب فرماتے ہیں کہ بڑی متانت کے ساتھ اپنے دعوی کو اپنی مذہبی کتب سے ثابت کیا ہے -

(۴) پنڈت لیکھرام صاحب پر جو آپ نے ایک حملہ کیا ہے - اسسے آپکی لیاقت خوب معلوم ہوتی ہے - حضرت مغربی پولیٹکل کے دعوی ہمیشہ غلط ہوتا ہے - اور خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ ایک بچہ بھی بغیر دلیل کے یقین نہیں لاتا - آپنے کوئی ثبوت پیش کیا ہوتا - کہ اس جگہ پنڈت لیکھرام صاحب نے غلطی کھائی یا دھوکہ دیا -

(۵) یہہ کوئی عجیب بات نہیں ہے - کہ آپنے یقین کر لیا کہ اب اُنکے (مہاتما پارٹی) پاس کوئی دلیل نہیں - جو انصاف پسند آدمی کے سامنے پیش کیجاسکے - مگر کلچرڈ پارٹی کے جو رنگین خطوط ست دھرم پرچارک میں شایع ہوئے ہیں اور جنکا لکھا جانا بھی اُنکے حامی پرچوں میں ایک گونہ تسلیم ہو چکا ہے - یہہ باتیں ضرور آپ انصاف پسند آدمیوں کے سامنے پیش کریں -

اِس مختصر مضمون سے میرا صرف یہہ مطلب ہے کہ آپ اپنے منہ سے برقعہ اُٹھاکر اور اپنے حواس کو درست کرکے اپنے اعتراضات کی بنیاد قایم کیجئے - چونکہ آپ اپنے تئیں مسلمان ظاہر کر چکے ہیں - اسواسطے مجھے قلم اُٹھانے کا شوق ہوا اور مجھے امید ہے کہ ضرور آپ زبردست دلیلوں کو پبلک کے سامنے پیش کرینگے -

آپکا دوست
نندن سنگھ اوپادھیائے

پریہ ور دھاشی منتری آریہ سماج (دکن) جی
نمستے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جلسہ خاص منعقدہ ۲ جون ۱۹۰۶ میں جو تجویز بنسبت تبدیلی ضمن ۱۰ قاعدہ نمبر ۱۲ قواعد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس ہوئی ہے - اسکی نقل آپکی سیوا میں ارسال کرکے نویدن ہے کہ آپ شتیگر کا غذ منسلکہ پر اپنی سماج کے آریہ سبھاسدوں کے دستخط کرا کے دفتر ہذا میں ۶۰ - دن کے اندر واپس کر دیں - تجویز مذکور

چہارم - انترنگ سبھا کے جلسہ منعقدہ ۲ جون ۱۹۰۶ء کا رزولیوشن نمبر ۴ پڑھا گیا -

تجویز ہوئی کہ قاعدہ نمبر ۱۲ کے ضمن ۱۰ کی بجائے قاعدہ نمبر ۲۲ حسب ذیل مقرر کرنے کے لئے آریہ سماجوں کے آریہ سبھاسدوں کی تحریری رائے اُس طریقہ سے منگائی جاوے* جو انترنگ سبھا نے تجویز کیا ہے اور یہہ رائیں تاریخ اجرائے نوٹس سے ۶۰ دن کے اندر آنی چاہئیں -

"قاعدہ مجوزہ حال"

قاعدہ نمبر ۲۲ - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اختیار ہوگا - کہ اِن قاعدوں کو ترمیم یا تبدیل یا کم و بیش کرے - مگر یہہ اختیار سبھا کے اُس جلسہ میں برتا جائیگا - جسمیں کم سے کم سبھا کے دو ثلث ممبر موجود ہوں -

آتما رام
منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

رپورٹ اوپدیشن سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ترمیم شدہ پروگرام سوامی نتیانند جی بھارت سیوک

---

* طریق مجوزہ انترنگ سبھا ذیل میں درج ہے - بہ اتفاق رائے یہہ قرار پایا کہ قاعدوں کی مندرجہ بالا تبدیلی پر رائے لینے کے لئے پنجاب کی کل آریہ سماجوں کے منتریوں کی سیوا میں ایک خط بھیجکر درخواست کیجاوے کہ موجودالوقت آریہ سبھاسدوں کی تحریری رائیں لیکر ۶۰ دن کے اندر اس سبھا کے دفتر میں بھیجدیں - اور جن آریہ سبھاسدوں کی رائے اُس عرصہ تک اس سبھا کے دفتر میں نہ پہونچیگی - اُنکی نسبت سمجھا جائیگا کہ وہ آریہ سبھاسد رائے دینی نہیں چاہتے اور جو رائیں تاریخ مذکور کے بعد موصول ہوں اُنپر کوئی لحاظ نہ کیا جاوے -

۲۳ ستمبر جالندھر ۲۴ ستمبر دسوہہ
۲۸ ستمبر کیریاں ۳۰ ستمبر گورداسپور
۳ اکتوبر دینانگر ۸ اکتوبر پٹھانکوٹ
۱۰ اکتوبر نورپور ضلع کانگڑہ ۱۲ اکتوبر دہاریوال
۱۳ اکتوبر بٹالہ ۱۵ اکتوبر قادیاں
۱۸ اکتوبر کلانور ۲۰ اکتوبر ناروال
۲۸ اکتوبر فتح گڑھ چوڑیاں ۳۱ اکتوبر پسرور
۳ نومبر خانکی ۷ نومبر مد بلی
۱۰ نومبر ڈسکہ ۱۲ نومبر پٹھانکوٹ

راقم

بہیم سین از سیالکوٹ

کاریاپنڈٹس

اجمیر

لالہ وزیر چند جی اجمیر سے لکھتے ہیں۔ (۱) بتاریخ ۱۴ ستمبر بروز اتوار بوقت ۲ بجے شریمان مہاراجہ ادھیراج شاہپورادھیش جی پردھان پراپکارنی سبھا نے شری مد دیانند آشرم ویدک سکول کو اولوکن کیا شریمانوں کی نشست کا پربندھ سماج بھون کے عالیشان ہال میں کیا گیا تھا۔ ۴ بجے شریمان سماج بھون میں پدھارے اور آتے ہی سب جماعتوں کو اولوکن کیا۔ شریمان اپنی جائے نشست پر براجمان ہوئے ہی تھے کہ اتنے میں اُنکے بڑے مہاراج کمار بھی تشریف فرما ہوئے۔ تب پروگرام انوسار کارروائی آرمبھ

ہوئی۔

(۱) لالہ دولت رام جی سبھاسد آریہ سماج چھاؤنی نصیر آباد کے پتر نے جسکی اوستھا قریب سات برس کی تھی نہایت مدھرتا اور پریم کے ساتھ پرارتھنا کی۔

(۲) ساتویں جماعت کے ودیارتھیوں نے سوریہ ستت سندھیا کے منتروں کا اچارن کیا۔

(۳) سوم مڈل کے لڑکوں نے سورہ ہت وید منتروں کا اچارن کیا۔

(۴) اول مڈل کے ودیارتھیوں نے نیتی کے شلوک نہایت خوش الحانی سے گا کر سنائے۔

(۵) سوم مڈل کے لڑکوں نے ایک بھجن گایا (۶) چھوٹے چھوٹے ودیارتھیوں نے انگریزی پوئٹری سنائی۔ (۷) ایک آٹھ برس کی اوستھا کے ودیارتھی نے آریہ سماج کے نیم سنائے۔ (۸) شریمانوں نے ویایام شالہ کا ملاحظہ فرمایا۔ اور لڑکوں کی ورزش دیکھی (۹) شری سماج نے شریمان کو دھنیاد دیکر کارروائی سماپت کی۔

مہاراجہ صاحب کی ویدک دھرم کی طرف ہر پرکار سے پوری پوری توجہ ہے اور ویدک سکول کو بھی آپنے آج تک ہر پرکار کی سہایتا دی ہے۔ راجپوتانہ کی سماجوں کے لئے آپ کا دم نہایت ہی غنیمت ہے

(۲) سکول کو ملاحظہ فرما کر اوکت مہاراجہ صاحب نے ویدک یتیمالہ کو اولوکن کیا دو گھنٹہ تک یتیمالہ کے حساب کتاب وغیرہ کو دیکھتے رہے۔ اور پریس کمیٹی کے سبھاسد آپکے ہمراہ ویدک پریس ضروری وشیوں پر بارتالاپ کرتے رہے۔

(۳) دیانند بورڈنگ ہوس اجمیر کے توسیعہ وغیرہ تیار ہو کر اگلے ماہ میں دش رتھ اوتسوں کے آنے پر بورڈنگ ہوس کا کھولا جانا نشچت ہو گیا ہے۔ ماسٹر کنہیالال جی بی اے سکرٹری بورڈنگ ہوس کمیٹی بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں دو سو روپیہ چندہ بھی اکٹھا ہو گیا۔ ایک جے پور کے رئیس نے معقول سہایتا دینے کی پرتگیا کی تھی

کیمبل پور

ڈاکٹر سندر داس جی لکھتے ہیں۔ کہ ۲۴ اگست ۱۹۱۰ء کو بتقریب جنم اشٹمی سندھ سبھا کی طرف سے بازار میں نوٹس لگائے گئے تھے۔ کہ اپدیشک دور دور سے مہاشہ تشریف لاوینگے۔ اور شاستر ارتھ بھی ہوگا۔ اسپر سکرٹری آریہ سماج کیمبل پور کی طرف سے سکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ و رائے ٹھاکر دت و سکرٹری آریہ سماج پشاور و راولپنڈی کو واسطے بلانے اپدیشک و پنڈتان کے خطوط و تار بھیجے گئے۔ مگر اور جگہوں سے بوجوہات چند در چند کوئی نہ آسکا۔ صرف راولپنڈی سے لالہ کانشی رام چوپڑہ و لالہ خوشحال چند و لالہ مرلی دھر صاحبان ۲۷ اگست کی صبح کو تشریف لائے۔ اسیوقت سکرٹری سندھ سبھا کو بمضمون ذیل خط لکھا گیا۔ کہ کیا سامعاجیک شخص جلسہ میں شامل ہو کر اتر پرشن کر سکتے ہیں۔ جواب لمبے چوڑے الفاظ میں ملا۔ جسکے معنے نفی کے ہیں۔ دوسرا پھر خط لکھا گیا جسکا جواب ملا کہ پنڈت شیو رام شاستر ارتھ کریں گے مگر پنڈت شیو رام جی اُسی وقت سے شیو جی کے مندر کے اندر دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے

اور پریسیڈنٹ ہندو سبھا نے فرمایا کہ ہم بحث نہیں کرینگے - ہم ہار گئے - ہار گئے یہہ بات سنکر راولپنڈی کے آمدہ سناتن دھرمی بھائی تو چلے گئے - اسکے بعد ہندو سبھا کی طرف سے سوالی و مرزا شہزادہ منڈن پر لکچر ہوئے جنکو چند آریہ بھائی سُنتے رہے - اخیر پر سکرٹری کی طرف سے چند پرشن لکھوا دیئے گئے جن کا تحریری جواب طلب کیا گیا - اور اُس طرف سے جواب ملا - کہ شام تک جواب دیدیں گے - اسکے تین گھنٹہ بعد پریزیڈنٹ ہندو سبھا کی طرف سے کچھہ سوالات آئے - جو مختصر سے ذیل میں درج ہیں - (۱) کون کون سنسکرت پستکوں کو پرمان مانتے ہو (۲) اگر کوئی گرنتھہ نہیں مانتے تو کیا مکتی مانیگے اگر مانیگے تو مکتی کی تعریف تحریر کیجیو - (۳) آپ ثالث کسکو مقرر کرتے ہو - (۴) یہہ سوالات آریہ سماج کیمبل پور کی طرف سے ہیں - یا خاص آپکی طرف سے یا کل آریہ سماجہائے ہند کی طرف سے -

خلاصہ خط جو آریہ سماج کی طرف سے جواباً لکھا گیا - ا و ۲ ویدادکل گرنتھوں کو بمعہ مکتی کے مانتے ہیں - (۳) پبلک کی رائے کو اپنا ثالث مانتے ہیں - (۴) کیا آپ سوالات کا جواب ہندو سبھا کیمبل پور کی طرف سے یا اپنی طرف سے یا کل ہندو سبھائیں ہند کی طرف سے دیوینگے - سو پس یہہ خط پہونچا ہی تھا کہ رات کے دس بجے پنڈت جی رفو چکر ہونے لگے - سماجکوں نے خبر پاکر گاڑی پر آگھیرا - اور کہا کہ ہمارے سوالوں کے جواب دیجائے - جسکے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ آپکے سوالوں کی ایک ایک کاپی ہمارے سناتن دہلی دھرم سبھا پشاور دھرم سبھا راولپنڈی

کو جواب کیلئے بھیجی گئی ہیں - اب جلسہ کی رونق کا حال سُنیئے - پہلے روز حاضری صرف آٹھہ یا دس آدمیوں کی تھی ۸ بجے شام کے ٹھاکر کو ہاتھی پر سوار کراکر اور بازار میں گھما کر ہندو سبھا کے مندر میں آن اُتارا - رات کو ۱۲ بجے جنم لیا - جنم کے وقت لڈو اور چرنامرت تقسیم ہوئے - تعجب ہوا - کہ دوسرے روز صبح کو جلسہ میں سوائے پریسیڈنٹ اور ایک دو لڑکے کے اور کوئی نظر نہ آیا - باعث دریافت کرنے سے معلوم ہوا - کہ رات کو جو لڈو تقسیم ہوئے تھے - ممبروں کے گھروں میں یکساں نہ پہونچے - جسکے باعث اب تک ناراضگی پھیل رہی ہے - اور رونق کم ہے -

---

کسولی

ڈاکٹر سری رام جی لکھتے ہیں کہ لالہ لبھو رام لودھانوی اور پنڈت کرپا رام جگراونوی - لالہ ہنسراج و پنڈت امر سنگھ جالندھری ۱۷ اگست کو کسولی میں پہونچے - شام کو ساڑھے سات بجے پنڈت کرپا رام جی کا لکچر وشئے "آریہ سماج کیا ہے" پر ہوا - حاضری ۵۰ کے قریب تھی ۱۸ - اگست کو جیو آتما اور برہم کی ایکتا کے کھنڈن پر لکچر ہوا - حاضری قریباً ۸۰ کے تھی ۱۹ - کو ۱۱۰ کی حاضری میں تیرتھہ وشئے اور مرزا شہزادہ کھنڈن پر لکچر دیئے - ۲۰ - کو دھرم وشئے اور رام چندر جی کا جیون چرتر پر ۲۰۰ کی حاضری پر لکچر دیا - اسکے بعد بابو امیر چند [illegible] نے استری شکشا پر لکچر دیا - ابعدازاں لالہ لبھو رام لودھانوی نے بھی اسی شئے پر کچھہ سپیچ کی - اسکے بعد پنڈت کرپا رام جی نے

چاروں آشرموں کے پراچین دھرموں سے حال کے دھرموں کا مقابلہ کر کے جتلایا - کہ اسوقت سب آشرموں کے لوگ پراچین دھرم کے برخلاف چل رہے ہیں - ۲۱ - اگست کو رشی ترپن کے متعلق لالہ ...رام پریسیڈنٹ آریہ سماج نے رشی ترپن کے اصل حالات جتلائے -

ساماجک خبریں

سکھا شاہی سماج جھنگ کے پردھان لالہ ... چند جی وکیل کی لڑکی کی شادی خاص ویدک ریتی سے ہوئی -

چودھری چندا رام جھنگ نواسی نے مجسٹریٹ کمشنر منتخب کیے جانے پر مبلغ عہ روپیہ مختلف ساماجک فنڈات کی امداد میں دان دیئے اسی موقعہ پر لالہ سوایا رام جی نے بھی تین روپیہ - لالہ چندا رام نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں اور لالہ امرت رام نے ایک روپیہ کنیا مہاودیالہ اور یتیم خانہ فیروزپور کو دان دیئے -

سری گوبند پور میں ۸ ستمبر کو لالہ ... رام نے اپنے تین بیٹوں کا یگیو پویت سنسکار ویدک کرایا اور تین روپیہ پنڈت پورن آنند جی کو دان دیئے - پنڈت موصوف نے ایک روپیہ جیب خاص سے ملا کر چار روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیئے -

لالہ ... رام ... جالندھر باسی نے اپنی دھرم پتنی کا اپنا آریہ سماج میں کرائی - ... دیوی چند کے ہمراہ نگر کیرتن کیا - اور ... دیا - اور ...

لالہ مولا مل سکرٹری آریہ سماج گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ اس سماج کا سالانہ جلسہ ۲۰ - ۲۱ - اکتوبر کو ہوگا - اوپدیشک مہاشے اور سجن پرش تشریف لا کر کرتارتھ کریں -

۶ - جون ۱۹۲۷ء کو لالہ گوردداس رام تالوار اکونٹنٹ بہامون (برمہا) نے مبلغ سے روپیہ پنشن اوتیں ہونے کی خوشی میں مختلف فنڈات کو دان دیئے تھے -

بابو غلام نام صاحب سب اوورسیر پونڈری کا ایک گھوڑا اور گھوڑی گم ہو گئی تھی جس پر انہوں نے وعدہ کیا تھا - کہ دونوں جانور مل جانے پر یتیم خانہ فیروزپور کو دو روپیہ دان دونگا - چنانچہ جانور مل گئے اور انہوں نے حسب وعدہ ادا کر دیئے -

بمقام ریاست جام نگر حسب تفصیل ذیل کے ذی عزت اصحاب اکٹھے ہوئے تھے - ہز ہائینس مہاراجہ جام نگر - مہاراجہ کمار شری جسونت سنگھ جی - شری سوامی بھاشکر انند سرستی جی - مسٹر سکاٹلینڈ - مسٹر مگن لال - بابو بہائی وزیر اعظم - وزیر کرشن بھائی پنجابی - شریمد سوامی بھاشکر انند سرستی جی نے جام نگر میں ایک اناتھ آلہ کی ضرورت بیان کی مہاراجہ صاحب نے اسی وقت ایک زمین قیمتی چالیس ہزار روپیہ وقف کی اور ظاہر کیا کہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ اس کام کے لئے جمع ہونا چاہیئے - چنانچہ ذیل کا چندہ ہوا - مہاراجہ صاحب والی جام نگر پچیس ہزار یکمشت اور ایک سو روپیہ ماہواری شریمد سوامی بھاشکر انند سرستی جی پندرہ سو روپیہ لیڈی ماتھی بائی پانچسو - لیڈی جان بائی پانچسو لیڈی میرن بائی پانچسو - مسٹر اوکونر پولیس سپرنٹنڈنٹ پانچسو - امید ہے کہ سوامی جی اور زیادہ امداد حاصل کرینگے -

---

اشتہارات

جوہر حیوانات

جسمیں دنیا بھر کے ہر قسم کے جانوروں کے حالات علمی خواص پیدائش وغیرہ معتبر کامل تصاویر مندرج ہیں - کوئی بات نہیں چھوڑی (۱) خانگی چوپائے (۲) درند و چرند (۳) گھریلو پرند (۴) آبی پرند - شکاری پرند - گانیوالے پرند (۵) کیڑے مکوڑے - مکھیاں چھپکلیاں زہر دار جانور (۶) دریائی اور سمندر کے جانور ہر قسم (۷) بندر بن مانس اور عجیب جانور - (۸) نظام حیوانات قیمت ایک روپیہ

جوہر مشاہیر

جسمیں تمام مشہور پیشوایان مذہبی ممبران کانگریس کی سوانح عمریاں - فرنگی موجدوں اور یونانی فلاسفروں کے حالات - دنیا بھر کی مشہور عورتوں کے تذکرے - ہر زمانہ اور ہر ملک کے نامی گرامی مشہور بادشاہوں - عالموں اور بہادروں کے حالات مفصل درج ہیں - اس سے زیادہ مختصر مگر مکمل و معتبر سوانح عمریاں معہ تصاویر - تو بھی قیمت ایک روپیہ - جوہر نباتات عہ - جوہر زراعت عہ -

المشتہر بابو لعل سنگھ مینیجر رفاہ عام کتبخانہ بڑا بازار ... علی گڑھ

استری سکشا کے نمونے بچوں اور عورتوں کے لئے مفید

استری سکشا پر میں نے بہت لوگوں سے فرمائش کیا مگر کوئی ایسا نہ ملا - جو کہ شاید کہ ... اور سامان اچھی تعداد کریں دالا ہو - مجھ کو اس درشٹ ... دنوں ... تھی - اسی عرصہ میں میرا آنا گجرات

کی جانب ہوا - یہانپر مجھ کو میری خواہش کے موافق ایک اعلیٰ اتم پستک جسکو کہ لوگ یہاں پر سٹینڈرڈ پستک مانتے ہیں - اور گائیکوار کے راج میں کنیا پاٹشالا میں چھٹے تک مقرر ہے ملگیا - چونکہ اسکی بھاشا ایسی تھی کہ جسکو مغربی و شمالی پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں - لہذا مجھ کو اسکا ادیا ہندی بھاشا میں کرنا پڑا - اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں - پہلے پرکرن میں بنیاد ارتھات سنسار روپی مکان کی بنیاد دوسرے پرکرن میں ودیا تیسرے میں مریادا - چوتھے میں دھرم - پانچویں میں ہو بہت چھٹے میں گرہ کرتی - ارتھات گھر کا کام کاج ساتویں میں بالکوں کا پالن اور سکشن اور آٹھویں میں کرتویہ کرم - ارتھات فرائض کا ذکر ہے - یہ پستک بالکل تیار ہے - کیول چھپنا باقی ہے تین سو گراہک بن جانے پر چھپنا شروع ہو جائے گا کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک مہاشیوں کے اتساہ پر موقوف ہے - اگر اس پستک کو خرید کر بھاشا سترنا کی شرم کا اچیت سمان کیا تو آئندہ بھی ایسے ہی اموليہ خزانہ نظر کرنے کی ہمت بڑھیگی قیمت صرف ۱۲ ہے - مگر جو مہاشے پیشگی قیمت ماہ نومبر کے اندر اندر ارسال فرما کر مدد کریں گے ان کو صرف ۸ روپیہ دینا ہوگا - خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے ہونی چاہیئے - المشتہر بھیم سنگھ ورما منتری آریہ سماج بڑودہ گجرات -

ایک کھتری کنیا کے لئے بر کی ضرورت

شرائط بتفصیل ذیل ہیں ۱۲ لڑکا ارتھم کھنہ مرہوترہ وغیرہ خاندانی گھر سے خواہ چار گھر سے ہو - (۲) لڑکے کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو - (۳) آریہ خیالات کا ہو صحت بدنی اچھی ہو (۴) خواہ ہو روزگار کا ذریعہ عمدہ ہو - اگر تعلیم ہو تو کس جماعت میں تعلیم پاتا ہے - والدین کی حالت اچھی ہے - اگر

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع وِدیا درپن کے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و سپید کاغذ ۲۰ × ۲۶ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

اور

خریداروں کے پاس اُسی روز شہر اور بیرون جات میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اِس میں مفید عام مختلف خیالات کی عالمانہ اعلیٰ مضامین علاوہ پولیٹیکل و سوشیل یا دیگر مضامین و ہفتہ وار تازہ خبریں تار برقیاں و احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور باتاثیر لطایف ظرایف تجربہ کی باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو اچھی سنگھ صاحب ورما مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے صاحبوں سے یکساں۔ باہر والوں سے مع محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے تا کہ عام لوگ فایدہ اٹھا سکیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جاوے گا۔ درخواستیں بنام ذیل آنی چاہئیں۔ **المشتہر** کشن سروپ ورما منیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرشچین مت درپن

اگر آپ بھولے بھالے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہے تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

اِس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں۔ جنہیں کرشچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ پر کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بےگناہ نہیں تھے حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی۔ سرقہ مویشی حضرت مسیح کی بےعلمی سبت کے روز کام کیا حضرت مسیح لکڑی کا کام کرتے تھے تورات کے رو سے یوگ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کی معجزے معجزوں کی اقسام۔ بائبل کا خدا رحیم نہ عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی پانچویں دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی ترقی سے سلوک۔ تثلیث اور اُسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ یہودیہ۔ یاسپیلی۔ بہائی۔ کیتھولک۔ رومن کیتھولک۔ یونانی چرچ۔ پروٹسٹنٹ۔ انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب یسعیا کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ وقایع عیسوی۔ انجیل کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ جن میں قوم کی خدمت میں اصل حقیقت پُر تاثیر الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہہ ایک سو اسی صفحہ کی ۱۰ جزو کی کتاب۔ عمدہ و سپید کاغذ ۲۰ × ۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود دلچسپی نادر اور عمدہ ہونے کے کتاب ہذا کی قیمت صرف ۸ محصول ڈاک ایک آنہ علاوہ پیشگی آنی اشد ضروری ہے۔ جو صاحب بہت زیادہ خریدینگے ان کو پچیس فیصدی کمیشن جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرماویں۔ ورنہ یہہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ المشتہر ...

دوا منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کالی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کالی میں باوجود قیمت بازار دو روپیہ سیر تک کی فروخت ہونے کے وہ بات نہیں ہوتی کہ قلم ایک ایسی کر چلتا ہے مگر تحریر کالی نہیں رہ جاتی ہے۔ دوسرا کاغذ پر جماو اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہہ بھی پیش آتی ہے کہ رکشا دوبارہ بنانے کے بعد چند ماہ میں سیاہی ناقص ہو جاتی ہے تیار کر سکتے ہیں۔ جسکے سبب بہت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ موجودہ تمام سیاہیوں میں اوّل ہے اور اس کی یہہ کیفیت ہے کہ چند تحریر کے کاغذ پر لکھی جاوے تو لکھنے والے کا نقش کا عکس ہو جاتا ہے۔ یہہ سیاہی تحریر کے فائدوں کو مد نظر رکھ کر بنائی گئی ہے نہایت ہی قابل قدر ہے۔ جسکی خریدی اور تعریف کی منشی جگت نراین صاحب شہر لاہور کے مشہور مطبع کے مالک لکھتے ہیں۔ کہ سیاہی کالی دستی اچھی ہے۔ جسکی کہ تعریف کیجاتی ہے قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع نقشہ و پیدا کرنے لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور روش وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و ترکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے۔ ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام جنسی پیدایش ملک وجہ شباہت استعمال پھل پھول رنگ اقسام شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اس کے ...

کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ سپید ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف مع نقشہ جات۔ قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھل کے بڑے درخت	(۵) پھول کے میانے درخت
(۲) پھل کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے سر سبز درخت	(۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۳) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) کھجور دار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان ...	(۱۷) الوٹ نقشہ جات

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم مطبع ودیا درپن میرٹھ

چھہ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے اسپیشل خریدار پیدا کر کے پورے سال کی قیمت مبلغ ... روپیہ پیشگی بھجوائینگے۔ اُنکو ایک جیب گھڑی بنام سیلکس واچ قیمتی چھہ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے مفت نذر کیجائیگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ہم سب آپس میں متربہاؤ سے برتیں " " ایشوریہ نیم کا پالن "

اودیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ست است کا بے تعصب نرنے کرنا۔ (۲) شاستریک اتہاس سناتن دہرم کے متعلق مضامین خاص شایع کرنا۔ (۳) کبہی کبہی مہاپرشوں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا۔ (۴) دہرم سمبندہی اور دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

اخبار

ست دہرم پرچارک

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں بذریعہ پیشگی بمعہ محصولڈاک ہیبہ بلا محصول ہے طالب علموں سے سالانہ بمعہ محصول ہے۔ بلا محصول عام ہم... کو مفت (۲) اجرتِ اشتہارات فی سطر کالم ایکبار۔ زیادہ بار کے لیئے خاص انتظام ہو سکتا ہے

آریہ اوشدالہ بٹالہ

خاکسار نے چٹھے نیم کو مدنظر رکھہ کر جسمانی صحت کے لیئے آریہ آریہ اوشدالکا اپنے سودیشی بہائیوں کی سیوا میں وگیاپن دیا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج معالجہ از روے بیدک و یونانی بیدوں جات سے کرانا چاہیں۔ بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں، اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہمارے دادا صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تہوڑی سی تعریف ذیل میں لکہی جاتی ہے۔ نیازمند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں۔ م کس نگوید کہ دوغ من ترش ست۔ دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈالکر منہ نہ پھیریئے۔

بہاسکر سمی انجن۔ یہہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پہولا۔ دہند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیابند۔ جلن۔ خارش۔ پڑوال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید ۸ سیاہ ۱۲ ار

کوشٹ بل دائینی رس۔ یہہ معجون قوت باہ و عوارض ذیل کے لیئے از بس مفید ہے۔ جریان منی۔ احتلام۔ نامردی۔ نسیان وغیرہ دور کرکے

دماغ سستی بہتوں کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے جسم کو اپنے ہاتہوں سے ضایع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پکٹ ۸ ار

ضعف جگر۔ یہہ شرطیہ دوائی ضعف جگر کو جسمیں دل کا دہڑکنا۔ سانس کا چڑہنا۔ ٹانگوں کا بہولنا وغیرہ وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں۔ ۳ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پکٹ ۱۰ ر

دوئیم سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کتنا ہی پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی ۱۲ ار

نارو کی دوا۔ ۱۲ روز میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے۔ نارو خواہ کسی قدر پہیل گیا ہو قیمت فی بکس ۸ ار

سوزاک و آتشک کی دوا۔ جو کہ تہا ہو۔ اس کے لیئے فایدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے فی ڈبی ۸ ار

آتشک کی گولیاں۔ اسکے کہانے سے منہ نہیں آتا۔ آیا آتشک بہت جلدی ٹہیک ہو جاتا ہے۔ فی ڈبی ...

بسنت مالتی رس جو دن ضعف ... دماغی۔ ہتلاو معدہ ہیضہ۔ درد شکم۔ نفخ شکم۔ خوراک تہوڑی کتنی مدت کے لیئے ڈبی کافی ہے۔ فی ڈبی ۸ ار

نزلہ کی گولیاں ایکہاہ میں کامل آرام دینے والی فی بکس ۸ ار

تپ باری کی دوا کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو ... میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس ۸ ار درخواستیں پتہ ذیل پر

آنی چاہیئے۔ المشتہر شیو دیال ریڈ ٹیچر اوشدالہ بٹالہ ضلع گورداسپور۔

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر سے مل سکتی ہیں

درپن بودہنا از وشنٹ مہر استری ...۔ ۸ بار قیمت ۸ ار وید اور پورانوں قیمت ۲ ہاتی شاستر ارتہ ہنگا گنجا ند وہ جیون چرتر یوگ پر ... قیمت ۸ جیون چرتر حقیقت رائے قیمت ۲ ر پر ار ہنسا اپنا دہرم ناگری ہر ایک دروازہ کا نظارہ قیمت ۔ ر تپسری کی پرارتہنا اپنے پتا سے قیمت ۸ ر پالش نشدہ بار اول بجواب سلسلہ ماس پرچار ۲ ر ایضاً بار دوم قیمت ۸ رسالہ نیوگ بجواب اعتراضات بادری دیس قیمت ۸ ار آریہ سماجیں شانتی پہیلانیکا اصلی اوپائو قیمت ۸ سامرت ہرشا قیمت ۸ ویراگی بہجنا والی قیمت ۸ ر ایضاً حصہ دوم ۔ رہجن آنند قیمت ۸ ر راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ قیمت ۸ رسالہ کواپنچ نہیں ایک کاثیہہ کے اعتراضوں کا جواب قیمت فی جلد ۸ ار وید بہگتی ۸ ر آریہ سماج قیمت ۸ رتکذیب براہین احمدیہ بحصہ ... قیمت ۸ ر دہرم شالی اردو قیمت ۸ ر ایضاً ناگری ۸ ر سداسکہ کا جیون چرتر ۸ ر ست است پرکاش بجواب اعتراضات ستیارتہ پرکاش ... قیمت ۸ ر

المشتہر منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر



جوہر عشبہ – جو لوگ اپنی ناتجربہ کاری یا نادانی سے کوئی غلطی کے باعث ایک گُنا خرید لیتے ہیں جو کہ ... کے مرض سے ... مزہ یاد دلاتا اکثر دکھ دیتا ہی ... بڑھ جاتے ہیں۔ خارش، پھوڑا پھنسی، رنگت کی سیاہی، کمزوری، بھوک کا کم لگنا ... درد دل، آتشک کے باعث ... ذائقہ خوش مزہ اور مزاج صفراوی و سوداوی کو موافق ہے۔ قیمت شیشی خورد عہ کلاں عاً

عرق سوزاک کیسا ہی نیا یا پرانا سوزاک ہو ۳ دن میں کلی صحت ... جلن ۲۴ گھنٹہ کے اندر بند ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بوتل عہ

حبوب حیات یعنی ... یہ بےنظیر گولیاں ضعف باہ، ضعف دماغ، ضعف معدہ، بچپن و جوانی کی پیدا کردہ خرابیوں کے لئے اکسیر ہیں ... فوائد کا شہرہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴۰ گولی عہ

عرق دافع طحال ... اکسیر ہے ... زردی کو فوراً دور کر کے ۸ یوم میں فائدہ بلکہ صحت دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل صرف عہ

پکھوڑا بام نزلہ، زکام، کھانسی ... کالی کھانسی کو بالکل دفع کرنے والا ... شیشی خورد ۲ آنے کلاں ۴ آنے

سپرما ٹوریا پوڈر یعنی سفوف دافع مرض جریان – یہ ایک نسخہ کا ثمرہ ہے ... قیمت ...

نند سیرپ ہائپو فاسفیٹ ... ضعف معدہ ... فی بوتل

حبوب بواسیر اکسیر برائے بواسیر خونی و بادی ...

لکھو وائن شراب کی بری عادت سے بچانیوالا – فی بوتل ...

اینٹی اوپیم – افیونیوں کو افیون کی بلا سے نجات دلانیوالی دوا ...

المشتہر نند لعل مالک نند میڈیکل ہال – بازار ... امرتسر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

کیفیت	نام دوا
یہ سریع التاثیر صلبی طاقت کے لئے جو کثرت مجامعت و مسکرات ... کی بد اثرات وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی للعہ	[illegible]
اس کے استعمال سے بلا تمیز عمر کے فائدہ ہوتا ہے پھولتا نہیں، دو ہفتہ میں آرام ہوتا ہے۔ قیمت چار روپیہ	[illegible]
ہر گھٹنے میں درد، ورم ... بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ	[illegible]
دار با خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام، درد سر، بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۸ر	[illegible]
دانتوں کو ہلنے، کیڑا لگنے، بدبو، گوشت خورہ، مسوڑھوں کی خرابیاں ... دانت چمکدار ہو جاتے ہیں قیمت ۲ تولہ ...	[illegible]
مقوی بصر، حافظ بینائی، غبار، خارش، سرخی، جالا، روشنی کی ... دور کرتا ہے۔ تولہ ...	[illegible]
بار بار پیشاب کا آنا، تشنگی، لاغری، بےچینی، درد کمر، خرابی جگر ... لاجواب ہے۔ تولہ ...	[illegible]
نفخ شکم، قراقر، ورم جگر، یرقان، ڈکار ... ریاح کو دور کرتا ہے۔ ۳۲ خوراک عہ	[illegible]
سعال کاذب، جریان خون ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں ... قیمت دو روپیہ	[illegible]
جاڑہ کو بلا تکلیف ... چھڑا سکتا ہے قیمت فی تولہ ... عہ	[illegible]
زخم کہنہ، ناسور، خنازیر، بھگندر، زخم میں کیڑا پڑ جانے، ایام حمل ... ہفتہ بھر ...	[illegible]
چار پانچ منٹ میں نیا رنگ، نیا ڈھنگ آتا ہے ... باندھنے کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۷ر	[illegible]
دائمی بخار، درد سر، قبض، بےچینی، اعضا شکنی ... ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ	[illegible]
بر خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ بیٹھے ہیں ...	[illegible]
امراض کی ماہیت و اسباب ...	[illegible]

دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک و سوزاک ۳ رسالہ امساک بواسیر ۳ رسالہ معجنیہ طبع چہارم ۱۲ التحذیرات من المسکرات ۳ رسالہ تریاق ارسطو ۹

المشاہیر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور ...

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی امریکی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا۔ اور سینکڑوں نسخے آزمائے مگر کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے جس سے ... آنے سے منی یا کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پیٹ کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۲ روپیہ۔ گولی فی شیشی ۲۰ عدد ۲ روپیہ

عرق کافور فیض کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا

ہے کہ ... بہت ... ہیضہ ... آرام ہو جاتا ہے۔ اس کا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے ... ہضم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

سٹ دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور ... امتحان ہم نے ہیضہ کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو اُستاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک ۲ر دس یا دس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

کنہیا لعل خزانچی ... کمپنی دہلی

نمبر ۲۶ | مطبوعہ ۲۱ اسوج سمت ۱۹۵۵ مطابق ۵ - اکتوبر ۱۸۹۸ء روز جمعہ جالندھر | جلد ۶

ایڈیٹوریل نوٹس

لالہ ایسر داس صاحب بی۔ اے اپنے انگریزی اخبار مسنجر میں ایک طول طویل چٹھی شایع کرتے ہیں۔ اس چٹھی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جہاں ماس پرچارکوں کے لیڈر و حامی خیالوں کی فہرست چندوں کی شایع کرکے پبلک کو یہہ جتلاتے ہیں کہ کالج ابھی [illegible] نہیں ہوا۔ لوگوں کو اس سے کمال ہمدردی ہے کوئیٹہ میں شملہ میں ان کو ناکامیابی نہیں ہوئی ہے ہیں کہ ایک بڑے پرجوش نوجوان جیسے صاف صاف اصلی حالات کو دکھلا رہے ہیں۔ کہ ہماری پارٹی ہماری مخالفت کر رہی ہے جہاں شملہ و کوئیٹہ وغیرہ مقامات میں ناکامیابی ہو چکی ہے اب پاؤں اکھڑنے لگے۔ اور اپنے ہمخیالوں سے اپیل کرتے ہیں کہ آنیوالے جلسوں پر ایک ایک مہینہ کی آمدنی دینے کی پرتگیا کرو۔ کالج کی حالت بگڑ جانے کا ہر آریہ پرش کو افسوس ہے۔ جو کالج سے امیدیں آریہ پرشوں کی بندھ رہی تھیں انکا یکلخت دور ہو جانا قابل ہزار رنج ہے۔ کاش کہ کالج کو اس حالت تک پہنچانے سے پہلے کلچرڈ صاحبان و کالج کے ادہکاری کچھہ چارتے۔ کہ پبلک اوپنین کی کیا طاقت ہے۔ صرف ایک شخص کی برائے نام قربانی پر فریفتہ ہوکر دنیز ایک دو رائے صاحبان کے جال میں پھنسکر جو حالت ہماری سمجھدار دوستوں نے کردی۔ وہ اب بظاہر لاعلاج ہوگئی ہے۔ آریہ پرشوں نے بہت دھیرج وکشما سے کام لیا۔ انتظار کیا۔ کہ اب بھی ہماری عرضداشتوں پر دھیان ہوتا ہے اور اب بھی کالج کو آریہ کالج بنانے کی طرف توجہ کیا جاتا ہے۔ مگر ادھر سے صد آ برنخاست کا معاملہ تھا۔ صرف ایک دو ماس پرچارکوں کی خاطر کانفرنس کا توڑنا کیا گیا۔ اور پبلک اوپینین کی کچھہ پرواہ نہ کی گئی۔ اور نتیجہ جس میں ماس کی دیگ چڑھنے کی اجازت دینا۔ دیکھے بہترین طلبا کو مار کر نکال دینا۔ آریہ پرشوں کا کالج سوسائٹی سے ڈنڈوں کے زور سے خارج کرنا معاملات ہیں جنہوں نے کالج سے محبت بھی آریہ پرشوں کے دل سے دور کر دی ہے۔ وہی مجھے انہوں نے وید پرچار کے لیئے جو آریہ سماج کا کہہ اُدّیش ہے تن من دھن سے مدد کرنی شروع کر دی ہے۔ یہاں کہ عقلاً اب ماس پرچارک پچھتاتے ہیں۔ اتنا ہی پہلے سوچتے۔ اب پچھتاوے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

ماس پرچارک اور آنکے حامی اکثر اپنی رستے آسمان کو سر پر اوٹھا لیا کرتے ہیں۔ کہ ہماری پارٹی کنسٹیٹیوشن کا کچھہ لحاظ نہیں رکھتے۔ ہم اگر یہ لوگ قلمی گورو کُلم کے بس میں نہیں ہوتے انکی توجہ انکے پوچھنے کی طرف دلاتے ہیں۔ جنہوں نے شملہ میں برخلاف فیصلہ ٹانچ کے الگ الگ چندہ کرکے کالج کے لیئے چندہ کیا۔ ایک طرف تو انکے وہ ایک حامی تھے اور دوسری طرف [illegible] کچھ صاحب کنسٹیٹیوشن کو کیسے پار کئے رہ گئے۔

لالہ لاجپت رائے جالندھر بھی پہنچ گئے اور برخلاف منشا ساری کے چندہ کیا۔ سماج اپنے لوکل حالات کو بخوبی جانتا ہے۔ ہماری لوکل انسٹیٹیوشن مثلاً مندر، پاٹشالا وغیرہ کا خیال ہوتا ہے۔ مگر یہاں کون پوچھتا ہے۔ سماجیں چاہے کنویں میں جائیں۔ کالج کے لیئے چندہ ہو جاوے۔ چاہے ایک کی دو سماجیں بنجاویں چاہے انتظام بگڑے مگر کالج پیارا سب سے اچھا ہے تو کالج کے برخلاف آریوں کو کر دیا۔

ماس پرچارک اور انکے حامی جدہر جاتے ہیں۔ چندہ ہی چندہ مانگتے ہیں۔ اور انکے لیئے ہی کالج دیتے ہیں۔ آج تک ہمنے نہ سنا۔ کہ کہیں آریہ دھرم کے بردہی کے لیئے کوئی دھرم اوپدیش کیا ہو۔ برخلاف اسکے آریہ پرتنیدھی سبھا کی طرف سے اوپدیش دینے والے جدہر جاتے ہیں۔ کہیں دھرم نہیں آنرم کہیں رن بوجھا۔ کہیں گوتو غیرہ پر اوپدیش دیتے ہیں۔ چندہ کا دان [illegible] اگر کہیں سماجیں اپنی مرضی سے چندہ کریں۔ تو کریں۔ سوائے سالانہ جلسوں کے [illegible] شاذ و نادر کہیں مانگتے ہیں۔ صاحب [illegible] معلوم کر سکتے ہیں کہ دھرم [illegible]

مانس پرچارکوں کے پاس اسوقت صرف ایک اوپدیشک بھائی جگت سنگھ ہے - اسکو چاہے کالج کی طرف سے لازم سمجھو چاہے "انارکلی لیگ" کا چاہے کسی کا سمجھو لو ایسی برتی پر پرتی ندہی سبھا الگ بنانے کی دھن لگ رہی ہیں - لاہور سے جبکہ جھیلا مکھیں مارکر اپنے مطلب کی سماج کے پاس جانا پڑتا ہے لاہور سے اول جہلم پھر ایبٹ آباد - ملتان کی طرف سب سے اول ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی ناجائز سماج دوسری طرف امرتسر کا ناجائز سماج اور دھرم الہ اسقدر تو ان سے ہمدردی ہے اور پھر اس حوصلہ پر مقابلہ ویدک پرتی ندہی سبھا کا دعویٰ یہ پرشوں کا سینہ زوری و ہٹ نہیں تو اور کیا ہے ہوشیارپور سماج پر حوصلہ تھا - وہ بھی جاتا رہا مصار کی نسبت مغالطہ تھا وہ مانس پرچارکوں سے نفرت کرتا ہے - راولپنڈی و امرتسر میں و ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں ناجائز سماج ابھی تک ہے یہہ سب کو معلوم ہے -

مانس پرچارک بڑے جوش میں آیا کرتے ہیں ودوانوں کا رروائی کی دھمکی دیا کرتے ہیں - جب یہہ کہا جایا کرتا ہے - کہ ان میں ایسے بھی ہیں جو گاے کے مانس کو بھی جائز سمجھتے ہیں - اور ویدوں میں بتلاتے ہیں - حال میں پردھان پرتی ندہی سبھا کے دورے میں ایک سماج کے مندر میں جہاں مانس پرچارکوں کے ایک بڑے چیلے صاحب جان ہیں - ایک پنڈت ان کو ملنے آئے - چیلہ صاحب نے پنڈت جی سے درخواست کی کہ وہ منتر تو سنایئے جو حال میں آپنے ویدوں سے نکالا ہے اور بڑے فخر سے بار بار گو پنڈت صاحب شرمندہ ہوتے تھے کہا یا گیا - وہ رگوید کے منڈل اول کا منتر ہے اس سے پنڈت جی جوان بہنیں جوان گائے کے مانس کھانے کی بدی ثابت کرتے ہیں ساتھ ہی چیلے صاحب کہتے جاویں - کہ میں تو مانس خوراک کو اچھا جانتا ہوں - اور ساتھ ہی اس منتر کے پیش ہونے پر خوش ہوتے تھے - اور جب کہا جاتا کہ پنڈت جی ایسی ہیں تو کہتے ہیں انکی رائے ہے - اور یہہ رائے رکھنے میں آزاد ہیں - پنڈت صاحب دھرم سبھا کے اوپدیشک ہیں - اور جدہ سے الگ آئی ہوگی - شاید جلدی پنڈت جی ادہر کو پدھاریں - ہم اس منتر کے اصلی ارتھ مفصل طور پر لکھیں گے -

لالہ لاجپت رائے جی نے جو ایبٹ آباد کا حال شائع کیا ہے - اس سے معلوم ہوگا - کہ صرف معاہدہ کے قریب انکو ملا - جو رقم کہ ۱۴۰۰ مشہور ہوئی تھی - وہ معاہدہ رہگئی - یہہ معلوم نہیں کہ کب سے وہاں جمع تھے - ہم حیران ہیں کہ پرتی ندہی سبھا کا روپیہ و لالہ جیونجی لال نند کا جو پرتی ندہی سبھا کے ماتحت ہے - کسطرح لالہ صاحب وکس حق سے لے آئے - کیوں بھارت سدھار صاحب یہہ تو فوجداری دفعات میں نہیں آتا -

شملہ سماج کے جلسہ کا بیان لکھتے ہوئے لالہ شنتا رام جی صاف طور پر مانس پرچارکوں کے مددگار بہی مانتے ہیں کہ کسطرح سے کنسٹیٹیوشن کو توڑ کر وہاں سینہ زوری سے چندہ کیا گیا - ہم پوچھتے ہیں کہ جب سماج کے فیصلہ کے برخلاف اپنی مرضی کے موافق ہی کام کرنا ہوتا ہے تو انترنگ سبھا و سبھاسدوں کے جلسے کیوں کرایا کرتے ہیں بھلا یہہ گورکھ دھندا نہیں ہے تو اور کیا -

استری شکھشا

(۱) شیا سکھی! تو اپنا ناد بجا اور پرچار کر کہ پتیش استریوں کے ادھکار دیں -

(۲) سچا بہ سکھی! تمہاری سامرتھ کیوں شتھل ہوگئی - رشی منیوں نے تمہیں گود میں کھلایا تھا - اٹھو -

(۳) ویدادی ست شاستر وا! ہائے تم سے بھی جگت کی شردھا اٹھ گئی - نہیں تو استریوں کی گنتی آج یہہ نہ ہو لی -

(۴) من! تو اپنی بیگ وان یاترا کر اور دیش ودیشانتروں میں سب کو جتلا دے - کہ کنیا شکشا بنا انتی نہیں ہو سکتی -

(۵) میدھا - بدھی اور گیان! تم اپنا کھڑگ چلاؤ - اور انکو جو استری شکشا کے ورودھی ہیں بھسم کرو -

(۶) دھرم! تمہاری شتھیل ہوکر چلے اور تم سے پری ترپت ہوکر سب کنیائیں شکشا دھام کو ملاوت ہوں -

(۷) انتی! تم کیوں مون دھارن کیے ہوئے ہو - پرتیکش پرتیکش یہہ کہہ - استری شکشا بنا تم سہائتا نہ دو گے -

(۸) ادھوگتی! ہماری برادری کو سویکار کرو اور انکو جو استری شکشا میں سہائتا نہیں دیا چاہتے پرگٹ ادچارن کرو - کہ وہ تمہارے پیچھے بھگتتے ہیں -

(۹) ہمارے شکھشا! تو بول - اور ایسا شبد ادیان ہو کہ سب سنیں - کہ تم پر رشی پتیوں نے ابھیاس کیا ہے

(۱۰) کنیا مت! تم اپنا منہ کھولو اور کہو -

کہ تیرہ وید وشی کنیا میں بجرنی ہیں۔

(۱۱) پرتھوی ماتا! کیا تم سے پرم ودوشی دھرپاتا - سوسکشتا وید پاٹھی استریوں نے دایا نہیں پایا - ہمیں وشواس ہے کہ اب بھی تم پر تمہاری ہی دھرماتما دیویں سجے گی۔

(۱۲) دیویو! تم اپنی سہایتا کا ہاتھ پھیلاؤ تمہاری سہایتا کے بنا ہم سکھ بھون تک پہونچ نہیں سکتے ہیں۔

(۱۳) دیویو! تم ودیا روپی دیپک کو ہاتھ میں لو - ہمیں پرکاش میں لے جاؤ - ہمیں ست میں لیجاؤ - ہمیں ویدک سمد میں لے جاؤ۔

(۱۴) ایشور ہماری پرارتھنا کو سُن - اور دیا کر کہ کوئی کنیا ودیا رہت نہ رہے۔

دیوراج

کارسپانڈنس

لالہ شیو چند جی (لودھانہ) چونکہ آپکے عتراضات لنسبت ڈیپوٹیشن کنیا مہاودیالہ جالندھر بھارت سُدھار میں چھپ چکے ہیں اسواسطے آپکے دوہرانے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔

پنڈت دھنی رام جی حافظ آباد - چونکہ آپ کا مضمون پڑھا نہیں جاتا - اسلیئے چھپنا مشکل ہے۔

منشی دین دیال امرتسری

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک نمبر ۲۳ - جلد ۔ سنہ ۱۹۰۴ع

اشتہار بجواب اشتہار لالہ دیوی چند ایم اے

سکرٹری نوین آریہ سماج واقعہ کٹڑہ کنہیاں حسب الارشاد شری پنڈت دینندیال شرما جنرل سکرٹری مہامنڈل بموجب متورہ سناتن دھرم سبھا امرتسر درباره شاسترارتھ مشتہر کیا جاتا ہے - کہ اگر آریہ سماج مذکور کا اشتہار صرف نمائشی ہی نہیں ہے - تو اُسکو اپنے ارادہ کی تعمیل کے لیئے باضابطہ تیاری کرنی چاہیئے یعنی اگر اُسکا واقعہ ہی حوصلہ ہے - کہ پنڈتان سناتن دھرم کی عالمانہ و فاضلانہ طاقت کے ساتھ زور آزمائی کرے - تو قاعدہ کیموافق درخواست شاستراتھ کی سناتن دھرم سبھا امرتسر میں تحریری بھیجنی چاہیئے - جسمیں یہہ ذکر ضرور ہونا چاہیئے - کہ درخواست منجانب ایک خاص شخص کے ہے - یا کہ صوبہ کے صدر سماج کے - تاکہ جس حیثیت کے ساتھ سماج شاستراتھ کی درخواست کرے - اُسی کے موافق سناتن دھرم سبھا طیاری کرے۔

(۱) درخواست بزبان سنسکرت یا دیوناگری آنی چاہیئے - اگر اردو میں ہوگی تو جواب نہ دیا جاویگا۔

(۲) درخواست میں اُن پنڈتوں کے نام ہونے چاہئیں جو کہ منجانب سماج شاستراتھ کریں گے تاکہ ادہر سے بھی نام پنڈتان کے منتخب کیئے جاویں۔

(۳) درخواست میں جن گرنتھوں کا پرمان منظور ہو اُنکے نام ظاہر کرنے چاہئیں۔

(۴) درخواست میں طریقہ انتظام شاستراتھ مفصل لکھنا چاہیئے - جس سے کم سے کم پنڈتان ہر دو جانب کی عالمانہ بحث کا یہ ایک یہہ نتیجہ ظاہر ہوسکے - کہ جانبین سے کون راستی پر ہے۔

(۵) درخواست پر علاوہ سکرٹری سماج کے کم سے کم پانچ معزز ممبران سماج کے دستخط ضرور ہونے چاہیئے - جس سے درخواست کی وقعت خاص سمجھی جاوے - اس قسم کی مفصل درخواست وصول ہونے پر سبھا کی طرف سے درخواست کے ہر پہلو پر غور ہو کر حسب الالتماس عرض کیا جاویگا (نوٹ) یہہ روشن ہے کہ بھارت دھرم مہامنڈل اسناتن دھرم سبھاؤں کو اپنے اصولوں اور اعتقادوں کی فضیلت کے ثبوت کے لیئے بذات خود کسی سے شاستراتھ یا بحث کرنے کی قطعی خواہش نہیں ہے - کیونکہ اُسکی فضیلت دنیا کو اس سے ظاہر ہے کہ تمام ممالک بنگال و شمال مغرب پنجاب کے معزز و نامور فاضلان سنسکرت جو کہ متبرک مقامات ندیا و کانشی وغیرہ سے سند یافتہ ہیں - وہ فیصدی ۹۹ مہامنڈل کے اصولوں کے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں - تاہم اپنے پیارے برادران آریہ سماج اس چیلنج کو جو انہوں نے خود بخود جوش میں آکر دیا ہے (جسمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ ست اور استیا کو نرنے کرنا چاہتے ہیں) بخوشی منظور کیا جاتا ہے اور امید کیجاتی ہے - کہ فضول اشتہار بازی سے کنارہ کر کے جو درخواست باضابطہ بھیجو نگے وہ ہمارے مدعا کے موافق نیک نیتی سے اصول انصاف پر مبنی اور واقعہ میں ست استیا کے نرنے کی غرض سے ہی ہونگے - اور اُسمیں ضد اور خود غرضی کا دخل نہ ہوگا۔

(المشتہر سوراج کیل سکرٹری
سناتن دھرم سبھا امرتسر)

جودھپور میں بانس بحث چار کوبجی لیلا

لالہ وزیر چند جی ممبر سے لکھتے ہیں - (۱) چند ایم

گزرے ہیں کہ ایک بیرسٹر صاحب اپنی دھرم پتنی کے جوکہ ایک بڑی حرافہ اور لیکچرار استری ہے جودہ پور تشریف لے گئے تھے۔ انکو نظر باغ میں فروکش کیا گیا۔ مہاراجہ صاحب نے ان سے پرشن کیا کہ مانس بھکشن کے بارے میں آپکی کیا رائے ہے۔ دیوی نے تو صاف کہدیا کہ مانس بھکشن پاپ کرم ہے۔ مگر بیرسٹر صاحب نے گول مول جواب دیا۔ مہاراجہ صاحب نے دوبارہ پوچھا کہ آپ صاف صاف اوتر دیں۔ آخر بیرسٹر صاحب اپنی اصلی رنگت میں ظاہر ہوگئے اور کہا۔ کہ مانس کھانے میں کوئی پاپ نہیں ہے۔ بیچاری دیوی نے ہرچند سمجھایا۔ کہ تم ایسا مت کہو مگر بیرسٹر صاحب نے ایک نہ مانی۔ اُسی دن مہاراجہ صاحب نے آپکے کھانے کیلئے سور کا گوشت بھجوایا۔ جسکو انہوں نے یہہ کہہ کر واپس کردیا۔ کہ یہہ میرے موافق نہیں ہے بکرے کا مانس میں کھاسکتا ہوں۔ چنانچہ اُسی سمے ایک بکرا منگواکر ذبح کیا گیا اور پکایا گیا۔ بیرسٹر صاحب نے اپنے تین چار اور ہمجیالوں کے ساتھ ملکر خوب مزے سے اڑایا بیوی صاحبہ خفا ہوگئی۔ اور اپنے معمول کے برخلاف اُسی دن دونوں وقت بیرسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھکر کھانا تک نہ کھایا۔ آخر اس کرتوت کے صلہ میں دو ہزار روپیہ کا نذرانہ لیکر چلتے بنے۔ ایمان فروشو دوڑو۔ اور اپنے ایمان کے ٹکے کھرے کرلو۔

(۲) بابا اچیتانند اور بھائی جیون سنگھ گورو چیلا دونوں میں خوب یدھ ہوا۔ اور زدوکوب تک نوبت پہونچگئی۔ چیلے نے جوکہ مفت کا مال کھاکر خوب موٹا تازہ ہورہا ہے لاتوں اور گھونسلوں سے گورو جی کی خوب

———— ہوجائی۔ گو وہ یہہ کہکر کہ اس کو دشٹ پاپی ہیں تمہیں کبھی کبھی تک نہ دیکھوں گا۔ جودہ کو سے چلدیا اور اپنے پرانے اڈے اندوری کی ہوا کھا رہا ہے۔ کرنی خویش آمدنی پیش۔

(۳) پنڈت ٹھاکر پرشاد کو اکھیر کیطرف لئے جارہے ہیں۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

(۴) بابا جیون سنگھ اسپ سواری کی مشق کرتا ہوا گھوڑے پرسے گرپڑا اور ہاتھ ٹوٹ گیا شاید گھوڑا یہہ سمجھا ہوگا کہ اس بیکشاہاری کی بہوتا اوستار مجھے ذبح کرنیکو لیجاتا ہے اسلیئے غصہ میں آکر دے مارا۔

ریواڑی میں ایک عجیب نیوگ بواہ

لالہ دیوی چند جی اجمیر سے لکھتے ہیں۔ ریواڑی ضلع گوڑگانوہ میں رام جیپال نامی ایک ساہوکار رہتا ہے۔ جوذات کا اگروال ویش ہے۔ اور حیدرآباد میں دوکان کرتا ہے۔ اوکت لالہ جی نے دو مرتبہ شادی کی۔ مگر دونوں استریوں کی عمر نے وفا نہ کی۔ آخر تیسری شادی کا شوق چرّایا۔ اسی نگر کے ایک براہمن دیوتا سے جسکا نام رام سہائے ہے اپنے دلکی آرزو ظاہر کی دیوتا جی کو اپنے سوارتھ سدہی کا اسر ہاتھ لگ گیا اور بھولے بھالے لالہ کو ٹھگنے کی یہہ تجویز نکالی کہ جھٹ اندر سے ایک پوتھی منگواکر اسکے ورق الٹنے پلٹنے شروع کیئے۔ اور کچھ دیر کے بعد لالہ جی سے فرمایا کہ لالہ صاحب۔ تیسری شادی شاستر کے رو سے درشٹ ہوتی ہے۔ لالہ جی بولے تو پھر اسکا کوئی اپائے بھی ہے یا نہیں۔ پوپ جی نے کہا کہ آپ پہلے ہم ایک بواہ کرلیں وہ چوتھا بواہ ہوجاویگا۔ لالہ جی نے کہا ست بچن۔ جو آگیا۔ تب پوپ جی مہاراج نے آگیا کی کہ چار تولہ کے سونیکی پرتما بنواؤ اور نوین بستر تتھا بواہ سمبندھی سامگری کا بھی پربندھ کرو۔ فلاں دن اتنی گھڑی دن چڑھے لگن کا مہورت ہے۔ آپکے باغیچہ میں چلکر بواہ کرایا جاویگا۔ مگر آپ اس بات کو گپت رکھیں۔ پوپ جی کی آگیا پاتے ہی لالہ جی گھر گئے اور نیت دن سے پہلے پہلے سب چیزیں بہم پہونچائیں۔ جب سمے آیا۔ پوپ جی لالہ صاحب کو انکے باغیچہ کو لیگئے اور وہاں آکر برکھش کے مدہ میں سورن پرتما کھڑا کرکے پہلے انکی پران پرتشٹھا کی پھر بستر بہو شنوں سے ارک برکھش کو بھوشت کیا بواہ بدہی انوسار ساری کرت کی گئی۔ جب سب کاروائی ہوچکی تو برہمن دیوتا نے کہا کہ لالہ جی بدہو کو آج گھر لیجانے کا مہورت نہیں ہے۔ کل آکر شکاچار پورک اسے گھر لیجانا لالہ جی نے سویکار کیا اور ایک آدمی وہاں حفاظت کے لیئے نیت کردیا اور اُسے آگیا دیدی کہ کوئی آدمی ایکے پاس نہ آنے پاوے۔ دوسرے دن لالہ جی بدہو کو گھر لانے کیلیئے وہاں پہونچے۔ مگر بدہو ندارد۔ لالہ جی نے نوکر کو بلایا کہ تمنے یہاں سے مورتی تو نہیں لیلی مگر اُسنے صاف انکار کردیا کہ میں تک تک نہیں گیا۔ لالہ جی وہاں سے پوپ جی کے مکان پہونچے اور اُن سے کہا کہ بدہو جی تو وہاں نہیں ہے بھگوان جانے کون لے گیا کہیں آپ ہی تو نہیں اُڑا لائے۔ برہم تو پوپ جی نے انکار کیا مگر زیادہ تکرار ہونے پر پوپ جی بولے کہ بھائی یہہ تو ہمارا ہی حق ہوتا ہے۔ آن کی آن میں یہہ بات سارے شہر میں مشہور ہوگئی۔ اور جابجا مذاق اُڑنے

مراسلہ

نامہ نگار کی تحریر کا اڈیٹر ذمہ وار نہیں ہے

حالات آریہ سماج بھوانی

۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء میں ویدک دھرم کے پھیلانے کے واسطے اس سماج نے دو ڈراما کیئے - ناٹک کے دیکھنے کے واسطے خواہ وہ کیسا ہی موثر ہو خواہ وہ اخلاق کے حقوق سے مؤثر کرتی ہے ناچ میں کیوں نہ گیا ہو - خواہ وہ دلوں کے انتشار کو رفع کرکے شانتی کیوں نہ پہنچاتا ہو - خواہ وہ ۳۳ کروڑ سے گزشتہ دیوتاؤں سے ایشور کا وشواس اٹھوا کر ایک سربشکتیمان پرماتما کی طرف کیوں نہ متوجہ کرتا ہو - خواہ وہ دنیا کی خواہش جگا کر دنیا کی آرائش شائستہ محفل میں کیوں نہ پہنچاتا ہو - خواہ وہ استریوں کی دردشا کی حالت کو جو بوجہ فقدان تعلیم نسواں ان کو نصیب ہوئی ہے کیوں نہ درست بنا تا ہو - خواہ وہ زندہ والدین کی اطاعت و خدمت و شردھ و ترپن کے واسطے کیوں نہ ہدایت دیتا ہو جیسا اس سید پر بلوی کیا گیا ہے اگر بعد وفات اسکے دوسروں کو عمدہ عمدہ پدارتھ کھلا کر دینگے تو کام حاصل کرینگے - خواہ وہ صغر سنی کی شادی کی ممانعت کرکے لڑکیوں کو بیوہ بننے سے کیوں نہ روکتا ہو - اور لڑکوں سے برہمچریہ کو قایم رکھکر پختہ کرنے کی کوشش کیوں نہ کرتا ہو - ہرگز ہرگز کوئی صاحب توجہ کی ناٹک کو منظور نہیں فرماتے - ہاں اگر کوئی ناچ تماشا میلا ہو تو ضرور گھر کے دس کام چھوڑ دینگے - دنیوی کاروبار میں ہرج ڈالینگے اور اس طرف تشریف لیجاوینگے - آپ جاوینگے رشتہ داروں اور بچوں کو بھی ہدایت دیکر ہمراہ لیجاوینگے -

جب سماج نے یہ نوبت دیکھی تو سماج کے چند ہوشیار بھی ممبروں نے کہ جنکے لیڈر لالہ امبا لال صاحب وکیل ممبر سماج ہیں - یہ تجویز کی - کوئی طریقہ اوپدیش کا اس پیرایہ میں نکالا جاوے - لوگ شوق سے بکثرت آویں اور لابھ اوٹھاویں - آخرکار یہ تجویز قرار پائی کہ ست کے اوپدیش کے واسطے راجہ ہریش چندر کا ڈراما کیا جاوے - چنانچہ ممبران نے اس ڈراما میں وہ حصہ قایم کیا جو ست کے اوپدیش کے واسطے کافی تھا - اور سارا حکم دھرم انوسار تھا -

۹ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء کو قریباً ساٹھ ستر ٹکٹ جاری ہوئے - تاریخ مذکور کی شب کو یہ ڈراما کہ ممبروں نے کرکے دکھلایا - اور ظاہر کر دیا کہ ست پر قایم رہنے والے کیسی کیسی تکلیف اٹھا کر دائمی سکھ کو پراپت ہوتے ہیں - معززین قصبہ بھی شامل جلسہ تھے - اثر عمدہ پڑا - آریہ سماج ہانسی سے لالہ بدھا مل پردھان آریہ سماج بھی خاص اسی جلسہ کے تشریف لائے تھے - چرخی دادری سے بھی چند اشخاص شامل ہوئے تھے - یہ ۱۱ بجے سے شروع ہوکر ۲ بجے تک رہا - لوگوں کا شوق اس طرف زیادہ تھا -

۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء کے ساڑھے دس بجے کی ریل گاڑی میں لالہ منشی رام صاحب پلیڈر اور پنڈت رامرتن صاحب بغرض اوپدیش تشریف لائے ممبران و عہدہ داران سماج انتظاری میں پلیٹ فارم پر موجود تھے - نوٹس شہر میں دیا گیا - لالہ منشی رام جی کا دیا کھیان جو بال گنگادھر سنگھ راجپوت واقعہ محلہ بھوانی میں دھرم وشے پر ہوا - اگرچہ لالہ منشی رام جی کی طبیعت اس روز کچھ علیل ہو گئی تھی - مگر ست کے پرچار کرنیوالے پرش نے اپنی علالت طبع کا کچھ خیال نہ کرکے کامل ڈھائی گھنٹہ لکچر دیا - اور اچھے طور پر اوپدیش کرکے سامعین کو محظوظ کیا جس کا عمدہ اثر سامعین پر پڑا - تعداد حاضرین دو سو اشخاص سے زیادہ تھی - بعد ختم لکچر کے پنڈت رامرتن جی نے اسی اوپدیش کو لاونی میں گایا - سماج کی جانب سے سکرٹری سماج نے دھنباد ادا کیا - لکچر ختم ہوا - لالہ منشی رام جی صاحب کی سیوا میں سارا جگت ممبران نے پرارتھنا کی کہ ایک روز اور بھی ست اوپدیش کے سننے سے لابھ اوٹھانے دو - مگر چونکہ ضروری کام کی وجہ سے لالہ منشی رام جی کو اجمیر جانا تھا - اسواسطے درخواست ممبران بوجہ ایجاب نہیں پہونچی - اور لالہ منشی رام صاحب معہ پنڈت رامرتن جی صاحب کے ۱۰ بجے کی گاڑی میں تشریف فرما اجمیر ہوئے -

۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء کی شب کو پھر دوسرا ڈراما راجہ ہماچل کا ہوا - تعداد حاضرین قریباً دو سو کے ہوگی - اگرچہ لوگوں کی خواہش تھی - کہ وہ آویں مگر چونکہ مکان میں زیادہ گنجایش نہیں تھی - اسواسطے زیادہ ٹکٹ اشو نہیں کیئے -

اس ڈراما میں دکھلایا گیا تھا - کہ دھرم انوسار پریتی کیسی ہوتی ہے - اور ظاہرداری کی پریتی جو طمع نفسانی کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے وہ کیسی - اور دھرم انوسار پریتی کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اور ظاہرداری کی پریتی کا نتیجہ کیا -

ظاہرداری کی پریتی راجہ ہماچل کے دو بڑے بیٹوں - جنتی اندر ناتھ اور سر اندر ناتھ نے اپنے پتا سے کی اور ظاہرداری کی پریتی کی آڑ میں نصف نصف حصہ راجہ سے راج کا لے لیا اور سب سے چھوٹے بیٹے شمبھو دھن کو جو اپنے پتا سے دھرم انوسار پریتی رکھتا تھا محروم

رکھا۔ چونکہ نتیجہ کار بدست۔ اسلئے تھوڑے ہی دن کے راج کے بعد سرمدناتھ کو زہر ہلاہل کا مزہ چکھ کر جان دینی پڑی۔ اور ایسے کچھ عرصہ بعد جتی اندرناتھ کو لقمہ نہنگ بننا پڑا۔ پھر اسی دھرم الونسار پر ہتی کرنیوالے جیو سے جنشہ بھوہی کو کل راج پاٹ ملا۔

یہہ ڈراما ۸ بجے سے شروع ہوکر ۱۱ بجے ختم ہوا۔

الراقم

... سکریٹری آریہ سماج بھوانی

کال کی گت

جہاں پر ایک وقت ندی نالے بہہ رہے تھے اسوقت اُسجگہ ریت کے ٹیلے دکھائی دیتے ہیں جس جگہ بڑے بڑے شہر و گاؤں آباد تھے۔ اب اُسجگہ سنسان جنگل پڑا ہوا ہے۔ جہاں آدمیوں کے شور و غل کی آواز سنائی دیتی تھی۔ وہاں جانوروں و پرندوں کی صدا کان میں آرہی ہے جہاں عالیشان اٹاریاں سر بفلک کشیدہ تھیں۔ وہاں اب پرانے کھنڈر پڑے ہوئے ہیں۔ جہاں کہ بڑے بڑے رشی منی پرارتھنا و اوپاسنا۔ گیان و دھیان میں مصروف ہوکر وید و شاستر کے اہم باریک عقدوں پر وچار کیا کرتے تھے وہاں اب ناچ کود تالی کی کھنی دکھائی دیتی ہے جہاں ذی جاہ و عالیقدر مہاراجے ادھیراج چکرورتی راج کرتے تھے۔ اب اُنکے نام نشان صفحہ ہستی پر ڈھونڈے نہیں ملتے۔ جہاں کہ نواہی تمام جہان میں بھرمن کرکے اپنے محبت بھرے سچے اپدیشوں سے خلق کو راہ راست پر لاتے تھے اب وہی لوگ دوسروں کی سکشا کے محتاج ہو رہے ہیں۔ جنکی ... دیجا دیں شہرۂ آفاق ہو رہی تھی ودیاشتروں میں زیب و زینت کا باعث ہوتی تھیں اسوقت اُن ہی لوگوں کے گھروں میں ایسی ادنے سے ادنے چیزیں تک بھی ... اپنی ایجاد نہیں جو ایک پیسہ کی ۲۰ ملتی ہیں۔

آریہ گن یہہ سب تبدیلیاں کیوں ہو گئیں یہہ تغیرات کس طرح ظہور میں آئے۔ یہہ سب زمانہ کی نیرنگی ہے اور کال ہی کی گت ہے۔ جو آئے دن نئے نئے لباس میں آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ اور تازہ سے تازہ شگوفہ کھلاتا ہے۔

پیارے بھائی صاحبان مذکورہ بالا انقلابوں کے مقابلہ میں کیا یہہ تبدیلی کچھ کم ہے کہ جہاں آریہ اخباروں کے اندر شادیوں کے اشتہاروں میں برکی عمر و لیاقت وغیرہ کی شرائط درج ہوتی تھیں۔ وہاں اب یہہ بات بھی (نہایت شوک کی بات ہے) دریافت کیے جانے کی ضرورت ہوئی۔ کہ مانس خور نہ ہو۔

آپکا شبھ چنتک

ہرش نارائن ... از نانڈ ... ہو

شوک

آپکے پاٹھک لالہ ... چند صاحب کی دھرم پتنی کی بیوقت موت کی خبر سن چکے ہیں۔ اور ہر ایک آریہ کو لالہ صاحب کی اردھنگی سے جدائی پر افسوس ہوا ہوگا۔ مگر میں آپکے پاٹھک گنوں کو ایک اور خبر سناتا ہوں۔ جس سے ہر ایک آریہ کو اس سے بھی ادہک افسوس ہوگا۔ لالہ صاحب کی دھرم پتنی ایک پوری آریہ تھیں۔ آریہ سماج کے کاموں میں ہر وقت ادیت رہی تھیں۔ اور سماجک کاموں کو تن من دھن سے پالن کرتی تھیں۔ انکا آریہ سماج کے سنیموں میں پکا وشواس تھا۔ جو اُنکے ہر وقت کے کاموں سے ظاہر ہوتا تھا۔ لالہ صاحب کی اردھنگی صاحبہ آریہ استری سماج لاہور کی جان تھیں۔ جنکی جدائی سے استری سماج لاہور کو بہت صدمہ پہونچا ہے۔ ایسی آریا استری کے ساتھ جو ناروا برتاؤ اُنکے پتی لالہ ... چند صاحب ایم اے نے کیا۔ بہت افسوسناک ہے۔ آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ ہر ایک سچا آریہ اپنے سامنے ویدک پتھی ... کو ... دیکھ کر بہت دکھی ہوتا ہے۔ اور اس بات سے تو اسکو اور بھی کھید ہوتا ہے کہ اُسکے سنبندہ میں کوئی اویدک رسم کی جاوے۔ لالہ صاحب نے اپنی اردھنگی پتنی کے دیہانت پر پہلے دن تو ... جانے سا ... بھائیوں کے روبرو ویدک ریتی کے موافق داہ کرم کیا۔ مگر پیچھے سب اویدک کرتوں کو بڑے زور شور سے کرکے اپنی آریہ دھرم پتنی کے ساتھ افسوسناک استری ... پالن کیا۔ پوپوں اور برادری میں اپنا ... کو کھویا۔ آریہ بھائیو کیا اس بات کو سنکر دھرم اور دیش کی ترقی کی امید کیجا سکتی ہے۔ جب ایسے ایسے عالم صاحب حیثیت پرش برادری اور پوپوں کے ڈر سے اپنے فرایض کو پورا کرنے میں شتھل ہو جاتے ہیں تو کیا کم لیاقت اور غریب آریہ پرشوں کا ایسی زبردست برادری کے مقابلہ کرنے کا حوصلہ ہو سکتا ہے۔ اگر وے بیچارے حوصلہ کریں تو برادری اور پوپ اُن بیچاروں کو ستیم کھ دینگے اور انکو اپنے عالم حیثیت والے آریہ بھائیوں کی بدولت کسقدر زیادہ سختیاں سہنی ہونگی۔ اگر یہی ... رہیگا کہ بہت آریہ لوگ کسی بھی رسم کے دور کرنے کا حوصلہ ہی نہیں کر سکینگے۔ بلکہ اُنکے لئے اس نہایت ہی ڈھیلے ہو جاینگے۔ اور اپنے لائق عالم بھائیوں پر اُن کا بشواس بھی پورا نہیں رہیگا۔ جو قوم کے لئے بہت خطرناک ہے۔ اخیر میں پرمیشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ ہم سب کو عمل کرنے کی طاقت بخشیں۔

آریہ مہا پرش سیوک داس ہوم

سبھاسد آریہ سماج لاہور

واقع مطبع بھارت سدھار

(نوٹ) کیا ہمارے نامہ نگار نے لالہ لعل چند جی کا خط جو بابت آریہ پترکا میں چھپا تھا نہیں دیکھا ہے - اگر دیکھتے تو ان کو تعجب نہ ہوتا - لالہ لعل چند جی منکاروں کے قائل ہی نہیں ہیں - پھر انکے پیچھے پڑ لیا اور دیگر منکار دونوں برابر ہیں - ایڈیٹر

نقل رزولیوشن نمبر ۳ و ۴ پاس شدہ

اسٹرنگ سبھا منعقدہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۹ء

جھنگ سیال

۴ - چٹھی نمبر ۱۹۳ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۹ء آمدہ از جانب صاحب سکرٹری منیجنگ کمیٹی دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور پڑھی گئی - بالاتفاق رائے پاس ہوا کہ صاحب موصوف کی خدمت میں نویدن کیا جاوے کہ اس سماج کی طرف سے بتقریب جلسہ سوسائٹی کے جو چٹھی مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۹ء کو آپکی سیوا میں بھیجی گئی تھی - جس میں اُن منصفانہ وجوہات اس سماج کے ظاہر ہوئے اور جلسہ سوسائٹی میں شمولیت کا حق رکھنے کے لیے درج کیے تھے - جب تک دوسرے فریق کی طرف سے ان وجوہات کی کافی طور پر تردید نہ کی جاوے - اور اسکی اطلاع ہمکو نہ ہو تب تک یہ سماج مزید وجوہات کا اپنے حقوق کے لیے پیش کرنا ضروری نہیں سمجھتا

(ب) مزید برآں یہ بھی جتلایا جاتا ہے - کہ فریق ثانی جو دوسرے سماج ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے - اسکا آج تک کوئی باضابطہ جلسہ آریہ سماج کے دو چار جلسوں کے نہیں ہوا -

(۴) منتری نے تجویز پیش کی کہ لالہ ایشور داس ایم اے سابق منتری سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پرتی ندھی سبھا کا جو روپیہ بنکوں میں اپنے نام پر بحیثیت سکرٹری سبھا مذکور جمع تھا - روک رکھا ہے - چونکہ انکا ایسا کرنا بے ضابطہ ہے - کیونکہ اب وہ منتری سبھا نہیں رہے ہیں لہذا انکی سیوا میں نویدن کیا جاوے کہ وہ بنک کو تحریر کر کے لالہ ونتا رام صاحب حال منتری سبھا پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دلوا دیں - بالاتفاق رائے پاس ہوا اور قرار پایا کہ رزولیوشن نمبر ۳ و ۴ کی نقل اخبارات دھرم پرچارک میں واسطے شایع ہونے کے بھیجی جاوے - دو راقم سدانند کپور منتری آریہ سماج

نقل رزولیوشن پاس شدہ بتقریب

کانفرنس سری گوبند پور سماج

(۱) چونکہ سری گوبند پور سماج یہ رزولیوشن پاس کر چکی ہے - کہ جو شخص ماس کھانا جائز سمجھتا ہے اور ویدک گول سمجھتا ہے وہ آریہ سماج کا ممبر نہیں ہو سکتا اور وہ سماج جو ایسے شخص کو اپنی سماج کا ممبر بناتی ہے - وہ سماج آریہ سماج کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتی - کانفرنس میں پیش ہوا - لالہ رام سروپ امرتسر سماج نے تائید کی - کانفرنس نے متفقہ یہ تجویز کی کہ رزولیوشن مذکور اخباروں میں شایع کرایا جاوے -

۲ - تقریباً ۔۔۔ روپیہ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا شملہ بنک میں جمع ہے - جسکی چیک و رسید وغیرہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے قبضہ میں ہیں - یہ روپیہ بوجہ اسکے کہ لالہ ایشور داس جی سابق منتری پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بذریعہ اپنی چٹھی کے بنک مذکور کو ادا کرنے سے ممانعت کر دی - بنک مذکور روپیہ ادا نہیں کرتا چونکہ موجودہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا باضابطہ انتخاب ہو کر جدید اہلکار مقرر ہو چکے تھے لازم نہ تھا - کہ لالہ ایشور داس جی ایسی ممانعی چٹھی بنک مذکور کو لکھتے - لہذا لالہ ایشور داس جی کی سیوا میں نہایت ادب سے نویدن کیا جاوے - کہ وہ اپنی چٹھی بنک مذکور سے واپس لے لیویں - کانفرنس کے اجلاس میں پیش ہوا - لالہ کنہیا لال منتری کیمبلپور سماج نے اسکی تائید کی - سرو سمتی سے پاس ہوا - کہ لالہ ایشور داس جی کی سیوا میں نویدن کیا جاوے اور اسکی ایک نقل آریہ پرتی ندھی کی سیوا میں بھیجی جاوے - اور بغرض اشاعت اخبار بھیجا جاوے - لالہ نیتر چند اور پنڈت شانتی لال جی ممبران ہوشیارپور سماج نے اسکی نسبت کوئی رائے نہ دی -

العبد گنگا رام آپ منتری سماج

نغمے

پنڈت دیدیال صاحب و پنڈت جواہر لال صاحب شریک جلسہ اول سناتن دھرم سبھا راولپنڈی ہوئے - اور صرف یہی دو صاحب تھے جو اس موقعہ پر لکچرار تھے - کیا وہ دن تھا کہ جہاں کہیں یہ صاحب لکچر دیتے تھے انکا آریہ سماج کو گالی دینے اور اپنے لکچر بنانے کو گالی گلوچ سے یاد کرنے کے سوائے کوئی شغل و دھندا نہ تھا - مگر شکر ہے ایشور کا کہ آج وہ دن ہے کہ مجھے بھی اس بات کے لکھنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے - کہ آپ صاحبان نے اس شیوہ بد کو دلی برا خیال کیا ہے اور نا گفتنی باتوں کی استعمال کی برائی

محسوس کر کے پینترا بدل کیا اور یک لخت ترک کر دیا طرز تقریر اور اپنے پوزیشن کو بدل دیا۔ طریق راستی پر انکی کروٹ بدلی۔ کیونکہ یہہ ست مہان ہے۔ اور بالکل مہان ہے۔ پنڈت بنواری لال صاحب نے اثنا لکچر میں جو کہ سنسکاروں پر تھا۔ ان ہی سنسکاروں کا جو کہ سنسکار ودہی میں درج ہے۔ ذکر کیا اور اچھی طرح سے حاضرین کے ذہن نشین کیا اور خصوصاً سنسکار مندرجہ سنسکار ودہی کے لیے بڑے زور سے ہدایت کی۔ کیونکہ ہمیشہ راستی کی ہمیشہ جے ہوتی ہی۔ آگے چلکر آپ صاف لفظوں میں بتلاتے ہیں۔ کہ یہہ ایک بڑی شرمناک اور افسوس کی بات ہے۔ کہ ہماری استریاں ماتائیں اور بہنیں قبروں پر جا کر چڑھاوے چڑھاتی ہیں۔ مرادیں مانگتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اے پیر فقیر ہمیں اولاد دے۔ وہ اسی طرح اپنی اور اپنے مالکوں (خاوندوں) کی عزت خاک میں ملاتی ہیں۔ مہا شوک ہے کہ انکو ذرا بھی لجیا نہیں آتی۔ علاوہ بریں آپنے سرگ نرک جن بھوت وغیرہ توہمات کی تردید کی اور حاضرین سے بڑے ادب سے التجا کی کہ ایسی جھوٹی باتوں کو ترک کر دیں۔ اور بالکل انپر یقین نہ کریں۔ کیونکہ یہہ مذہبی بانوں کا کام نہیں ہے۔ اور عقل سے بعید ہے۔ آپ کے لکچر کے ختم ہونے پر پنڈت دیندیال صاحب نے جو کہ سناتن دہرمیوں میں ایک مشہور بولنے والے پنڈت ہیں۔ پنڈت بنواری لال صاحب کے لکچر کی تائید کر کے بدہوا ہوا پر لکچر دینا شروع کر دیا۔ آپنے اثنائے لکچر میں بھری سبھا کو یہہ جتلایا۔ کہ جب تک کہ آپ لوگ اپنے پتر اور کنیاؤں کی شادی کم سے کم ۱۰ و ۱۴ [illegible]

عمر میں نہ کریں گے۔ تو کوئی امید نہیں ہے کہ تم کسی ذریعہ سے اپنی اولاد کو اس موجودہ ابتر حالت سے نکال سکو۔ اور کی حالت میں انکو یا خود وہ اولاد اپنی آئندہ زندگی میں تمہارے لیے یا اپنے لیے ترقی اور بہبودی کا باعث ہرگز ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ جب تک کہ تم اس اچھے طریقہ کو عمل میں نہ لاؤ۔ اسوقت میں نہایت شوک سے ظاہر کرتا ہوں کہ پنڈت صاحب نے اپنے کتھن (جو کہ وید مردود ہے) کی تائید میں کسی بھی وست شاستر یا پران سے کام نہیں لیا۔ صرف انکل پچو کہدیا۔ ابھی کچھ شک نہیں کہ آپ ٹیڑی رائیں کے حافظ ہیں مگر باوجود اسکے پرانک ہونیکے آپنے کوئی وید وکت پرمان دینے کے بجائے چند ایک کہانیاں سنا دیں۔ اور ان کہانیوں کو ہی ستیا دھرم خیال کر کے حاضرین میں سے ہر ایک کو اپنی تالیف کی ایک ایک جلد خریدنے کی سفارش کی۔ کیا خوب آپ ایسے پنڈت صاحب ہیں۔ جو کبھی موقعہ پر بلانے کے نام سے نفرت کرتے تھے۔ اور کوسوں دور بھاگتے تھے۔ مگر شکر ہے کہ وہ دن آگیا۔ کہ آپ پہنچ گئے۔ دوسرے حاضرین سے "آریہ سناتن" اور "آریہ سنیوں" کے لفظوں سے مخاطب ہوتے رہے ہیں۔ آپنے مورتی پوجن پر ایک لکچر دیا۔ مگر شوک۔ کوئی وید پرمان وشرا اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کیا۔ جو دلائل آپ نے مورتی پوجن کے حق میں پیش کیں۔ وہ ایسی بیہودہ اور گری ہوئی تھیں۔ کہ ایک معمولی انسان انکی خاطر خواہ دھجیاں اڑا سکتا ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر کہ کہیں پول انکی کھل نہ جاوے بیچ آ جائے۔ لالہ منشی رام صاحب چوپڑہ نے

آج رات کے معمولی اجلاس میں دو سو کی حاضری میں پنڈت صاحبان کے وید ورودہ کتھن کی ایسی تیسی کی اور وید پرمان سے کھنڈن کیا کہ تمام حاضرین کو شانتی پراپت ہوئی۔ کیمبل پور آریہ سماج سے ایک کارڈ ملا جس کا مضمون یہ تھا کہ سناتن دھرم والوں کے ساتھ شاستراتھ ہونیوالا ہے۔ کرپا کر کے دو چار جاتنے ضرور روانہ کریں۔ یہاں سے ابھی روکنے کے لیے لالہ منشی رام صاحب چوپڑہ۔ لالہ جگن ناتھ صاحب و بابو مرلی دھر صاحب کیمبل پور میں تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچتے ہی دھرم سبھا والوں کو صحیح طور شاستراتھ کرنیکے لیے چیلنج دیا۔ مگر انہوں نے بالکل انکار کر دیا میں امید کرتا ہوں کہ سکریٹری کیمبل پور آریہ سماج نے اسکا پورا پورا حالات اپنی منتوں میں واسطے اشاعت کے بہیجا ہو گا۔ لالہ پیارے لال صاحب لکچرار نے سو ہوا تشریف لائے۔ آپنے شام کے وقت "گرہست آشرم" پر ایک شہرہ آفاق لکچر دیا۔ اور اپنے دوسرے حصہ میں استریوں کی موجودہ حالت اور انکے سدہار کے وشے پر دیا۔ آپکے لکچر کی حاضرین نے نہایت تعریف کی۔ اور بہت پسند کیا۔ آپ ہردلعزیز اور پوشاکی اور ہنسار نوجوان ہیں۔

راقم

سدانند چوپڑہ اوپدیشک آریہ سماج

راولپنڈی

وید سکھ پیل

اسلئے جانتے ہیں کہ صاحبان فرقہ معلوم کریں یہ سلسلہ جو مجوزہ ہے۔ یا کل کو امانت میں رکھیں۔ بھیجو

لوکل

اتوار کو سماج مندر میں پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا کر کر ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - اسکے بعد لالہ دیوراج جی نے ایک پرزور تقریر کی جسمیں جتلایا کہ دین محمدی کے ہندوستان میں آنے سے پہلے کل ملک میں صرف ایک آریہ (ہندو) قوم ہی تھی جسکی تعداد قریباً ۲۰ کروڑ کے کہا جاتا ہے - اسوقت کی مردم شماری سے واضح ہوتا ہے - کہ قریباً ۷ کروڑ کے مسلمان و عیسائی عرصہ بارہ سو سال میں ہو گئے باقی ہے ۱۹ کروڑ اگر اس طرح سے غیر قومیں ہماری قوم کو بطور دیمک لگی رہیں - اور ہم نے پتت ہوؤں کو واپس لینے کی کوشش نہ کی - تو مندرجہ بالا اندازہ کے بموجب .. ۱۹ سال میں کل قوم نیست نابود ہو جاویگی - اسکے بعد ایک شخص مسمی رام سنگھ ساکن موضع بیاس پنڈ ضلع جالندھر کو جو کہ عرصہ تخمیناً چھ سال سے ایک مسلمان عورت سے دوستی ہو جانے کے باعث ہندو دھرم سے پتت ہوا ہوا تھا - اور جسکو آریہ سماج نے بطور ڈھونڈ کے قریباً ۱۵ یوم کے شہر سے بھگتا منگوائی اور چونکہ وہاں پر وہ زمیندار تھا - ہر چند کوشش کی گئی - کہ گایتری منتر یاد کر لیوے تو اس کا جاپ کرایا جاوے مگر وہ کند فہمی کے باعث یاد نہ کر سکا - اسلئے اس سے اوم شبد کا جاپ کرایا گیا - اور پنڈت پرمانند پاج ہی جی نے اوپدیش سنسکار ہا شدھ کر کے شامل کیا گیا - بڑی خوشی کی بات یہ ہے - کہ اس شدھی کے موقعہ پر اسکی برادری بیاس پنڈ کی اور برادری جنڈو سنگھ معہ ذیلدار صاحب لسنت سنگھ اور ممبران دسنگھ سبھا جالندھر شہر شامل تھے اسوقت حاضری بکثرت تھی اور آنند کا سماں تھا

ہم اپنے کل بھائیوں کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اسوقت ہماری ہندو قوم میں قومی محبت کے آثار بہ نسبت سابقہ کے کچھ زیادہ معلوم ہوتے ہیں - گزشتہ ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں کل سماج میں ایک شخص بنام الشور جسکا ذکر سابقہ ۱۰ بھادوں کے پرچہ میں درج ہو چکا اور ایک یہ رام سنگھ دو شخص شدھ کر کے شامل کئے گئے ہیں

—✣—

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

—✣—

اجمیر (۱) شریمان لالہ منشی رام جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و پنڈت رام رتن جی رائے کوٹ نواسی کے ۱۱ ستمبر کی پراتہ کال کی ریل ٹرین سے یہاں پدھارے - بہت سے آریہ بھائی اور دیانند آشرم دیدک سکول کی جماعت سوم مڈل کے ودیارتھی اپنا پریم بھاؤ پرگٹ کرنے کے لئے پیشوائی کو ریلوے سٹیشن پر موجود تھے - اسی دن سائنگ کال کے ۷ بجے آریہ سماج بھون میں آریہ سماج کے مشن پر آپ کا ویاکھیان ہوا - لیکچر عالمانہ - پر اور نہایت موثر تھا - شروتا گنوں پر جنکی سنکھیا چھ سو کے قریب تھی - بہت اُتم اثر پڑا - لیکچر کے آخر میں ادیتا بھی پر پنڈت رام رتن جی نے نہایت سُریلی اور دلکش آواز سے لاونیاں گا کر شروتا گنوں کو آنندت کیا - دوسرے دن بسبب علالت طبع ادکت لالہ صاحب ویاکھیان نہ دے سکے - اسروز دیانند آشرم سکول کے ودیارتھیوں کی پریکشا لی اور چار روپیہ لڑکوں کو مٹھائی بانٹنے کی نمت دان دئیے - ۲۳ - تاریخ کو سائنکال کے ۷۔۱/۲ بجے دوسرا ویاکھیان آشرم میں

دیش پیدا ہوا - شروتا گنوں کی تعداد چار سو کے لگ بھگ تھی - آج کا لیکچر نہایت موثر و نافلانہ پرزور - اور گرد نواح سے پورن تھا - سردار اودے سنگھ جی صاحب والئی ریاست دانتا اور ٹھاکر جگن ناتھ سنگھ صاحب حاکم بھاڑپور بھی آج کے جلسہ میں رونق افروز تھے - آج کے ویاکھیان کا اثر نہایت ہی اُتم ہوا - ۲۴ - تاریخ کو دوپہر کی گاڑی سے لالہ صاحب معہ پنڈت رام رتن جی واپس پنجاب کو تشریف لیگئے میں لالہ منشی رام جی کا اننت دھنیاواد کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں پدھار کر اجمیر نواسیوں کو بھی اپنے ست اپدیشوں سے آنندت کیا -

ویدک دھرم کا سیوک

ونیر چند ودیارتھی اجمیر

✣

پنڈت پورن آنند جی کا دورہ

۲ ستمبر کو بکھر آریہ سماج میں ایک ویاکھیان اُو ادیاسنا حاضری ۲۰۰ - ۳ کو پھادلپور پہنچے ۴ - کو جالندھر پہنچے - ۵ - کو وہاں آرام کر کے ۶ کو پھلور پہنچے - ۷ کو پھر واپس جالندھر آ کر ۸ - کو پھر نواں شہر کو واپس ہوئے - ۹ کو وہاں پر ویاکھیان ۱۵۰ کی حاضری میں - ۱۰ - کو راہوں میں ویاکھیان ۱۰۰ کی حاضری میں ۱۱ - کو جالندھر واپس آئے - ۱۲ کو سری گوبندپور میں بغرض شمولیت سالانہ اتسب پہنچکر نگر کیرتن میں شامل ہوئے - ۱۳ - کو وہاں پر ویاکھیان ۲۰۰ کی حاضری میں ۱۴ - کو پھر ویاکھیان ۲۰۰ کی حاضری میں - ۱۵ - کو ایک یگیوپویت سنسکار کرایا - ۱۶ - کو ونیا نگر میں ایک دلچسپ و موثر ویاکھیان ایک سو کی حاضری میں

وایک اوپاسنا ۰۰ کی حاضری میں ۱۷- کو
بھروپالکھیان ۰۰ کی حاضری میں ۱۸- کو
گورداسپور میں ویاکھیان ۱۴۰ کی حاضری
میں ۱۹- کو راستہ میں ٹھہرے - ۲۰ کو جالندھر
پہونچے - ۲۱ کو وہاں ویاکھیان ۶۰ کی
حاضری میں ۲۲ کو کچھہ نہیں کیا -

سادھو نتیانند جی کا دورہ ستمبر کو

دسوئیہ سے چلکر جالندھر پہونچے - اور
ساپتاہک جلسہ میں شریک ہوئے - ۲- کو
جالندھر سے روانہ ہوئے - ۵ ستمبر کو پسرور
پہونچے - اور اسی روز ویاکھیان ۲۰۰ کی
حاضری میں ہوا - ۶ ستمبر کو پھر ویاکھیان
حاضری ۱۵۰ - ۷ کو جب پنڈت ہوراج
کے مکان پر سادھو جی اور پنڈت
دھرم چند جی گئے - تو ہوا کا سامان سب
پوپ بتی سے رچا ہوا تھا - دریافت کرنے
پر بے سود حیلہ حوالہ کیئے - ۸ کو سادھو جی کا
اور پنڈت دھرم چند جی کا ویاکھیان ہوا ؟
دشنہ پر تھا - حاضری ۰۰ کی تھی - اسی وقت
بابو ہرلال جی نے مبلغ ۵۰ روپیہ نکال کر رکھدیئے
اور یہہ کہا کہ اگر کوئی پنڈت یاہ پستی میں یا
گنیش پوجا دلوغیرہ پوجا وید سے ثابت کر
یہہ روپیہ اٹھا لیوے - ۱۰ تا تین روز تک - ورنہ
نہیں مگر کسی نے نہ دکھلایا - ۹- کو سماج مندر
میں اپاسنا اور کٹھواونپشد سے کتھا کی ۱۰ کو
بیمار رہے - ۱۱- کو سیالکوٹ پہونچے - ۱۲ سے
۱۴ تک بیمار رہے - ۱۵ کو سیالکوٹ بازار میں
ماس بھکشن نشیدھ پر ایک سو کی حاضری میں
ویاکھیان ۱۶ کو سماج کے ساپتاہک جلسہ میں
۰۰ کی حاضری میں ویاکھیان - ۱۷ کو وزیرآباد
پہونچا - مگر وہاں پر بیماری بخار کثرت کے باعث
لکچر کا کوئی انتظام نہ ہوسکا - اسلیئے ۴ بجے
شام کے سوار ہو کر گکھڑ پہونچا - اور وہاں پر مرتک
شرادھ کھنڈن اور مورتی کھنڈن پر ویاکھیان ہوا - ۱۸ کو
۲۵۰ کی حاضری میں دھرم وشے پر لکچر ہوا - خاتمہ
پر وہاں کے پوپ دیو پنڈت راجچند جی شاستر ارتھ
کے واسطے اودت ہوئے - اور بھاگوت وہاں
عبارت سے پرمان دینے لگے - میں نے کہا کہ یہہ تو
بھاگوت کے پرمان ہیں - جو کہ ویدوں کے مقابلہ
پر مانک نہیں سمجھے جا سکتے - تب تو آپ نے سخت
کلامی سے جواب دیا کہ کون ۔ ۔ ۔ کہتا ہے
اس بات پر سب حاضرین جلسہ ناراض ہو کر
اٹھ کھڑے ہوئے - ۱۹- کو یہاں سے روانہ
ہو کر وزیرآباد میں ہوتے ہوئے سیالکوٹ پہونچے
۲۱ ستمبر تک اپنی بیماری اور وزیرآباد میں بیماری جلکوز
کی بیماری کی کثرت سے کوئی کام نہیں ہوسکا
۲۲- کو سیالکوٹ بازار میں ایک سو کی حاضری
میں اوپدیش کر کے رات کو بمست جالندھر
روانہ ہوئے اور ۲۳ کو وہاں پہونچے - اور اسیوقت
وہاں سے ہمراہ لالہ دیوراج و بابو بھگت رام جی
و پنڈت پورن آنند جی بمست بنگہ روانہ ہوئے
اور اسی روز وہاں پہونچگئے - پھر ۲۴- کو بنگہ
سے روانہ ہو کر ۲۵ کو دسوئیہ پہونچکر اتسب
کے نگر کیرتن میں شامل ہوئے - ۲۶-۲۷ کو
سالانہ جلسہ میں شامل رہے - ۲۸ کو وہاں سے روانہ
ہو کر گورداسپور پہونچے - ۲۹- کو پردھان منتری
کے نہ ملنے کے کارن کچھہ کام نہیں ہوا - پسرور
کی آبادی قریباً تین ہزار کے ہے - سب سے
زیادہ قوم وہاں پر برہمنوں کی آباد ہے جنہہ
سال سے یہاں آریہ سماج قایم ہے - مکان اپنا نہیں
ہے - سابقہ کرایہ پر تھا - مگر اب بابو ہرلعل جی اوورسیر
کے مکان پر ہوتا ہے - ۹ ممبر درج رجسٹر ہیں
سبھاسد کوئی نہیں - ایک ممبر دو لو وقت سندھیا
کرتا ہے - ۵ روپیہ ماہوار چندہ ہے - پرتی
ندہی میں شامل نہیں ہے اور نہ کوئی سماج کی طرف
سے پاٹھشالا ہے - عموماً لوگوں کی تیز
سماج پر زیادہ ہے - مگر پردھان مہاشہ کی
بابت کچھہ شکایت کرتے ہیں بلکہ چند ممبران
نے سماج کے جلسہ میں شامل نہ ہونے کا یہی
کارن بتلایا ہے - ہم پردھان مہاشہ سے
پرارتھنا کرتے ہیں - واقعی یہہ بات سچ ہے
تو امید ہے کہ آئندہ کے لیئے ایسی شکایت کا
موقعہ نہ دینگے - اور سماج کی ترقی میں تن من
اور دھن سے کوشش کرینگے

سیالکوٹ کی آبادی قریباً ۴۴۰۰۰ ہزار کے
ہے - مگر شہر میں سب سے زیادہ قوم مسلمان آباد
ہیں - یہاں پر ۱۸۸۶ء سے آریہ سماج قایم ہے
کل ۴۴ ممبر درج رجسٹر ہیں - انترنگ سبھا
کے ۹ ممبر ہیں - ۴ ممبر روزمرہ سندھیا کرتے
ہیں - چندہ ۴۰ روپیہ ماہوار درج ہے - مگر ۱۲
روپیہ وصول ہوتے ہیں - ۱۸۹۶ء سے سماج کا
پرتی ندہی سے تعلق ہے - ویدک کالج کو ۳۰۰ روپیہ
یہ سماج دے چکی ہے - یتیم خانہ فیروزپور کو
ایک ستو سماج کی طرف سے کوئی پاٹھشالا نہیں
ہے -

گکھڑ میں قریباً ۸۰۰۰ کے آبادی ہے جسمیں
۲۰۰ کھتری اور ایک سو برہمن آباد ہیں باقی
مسلمان ۱۸۹۳ء میں یہاں پنڈت ہرگوپال صاحب جنکٹ
جی کی سعی سے آریہ سماج قایم ہوا تھا - معہ
ادھکاریان کے ۱۵ ممبر درج رجسٹر ہوگئے
تھے - مگر ایک سال بعد کے ایک ایوگ کام کرنے
سے تمام گکھڑ کے لوگ ناراض ہوگئے تھے

جب سے سماج ٹوٹ گیا - سادھو جی اُس ممبر کو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں شاید سمجھ جاوے۔ موگیریان میں ۴۰۰ کی آبادی ہے زیادہ قوم کھتری ہیں - ۱۲- نومبر ۱۹۲۶ء سے سوامی پورنانند جی و برہمچاری برہمانند کی کوششوں سے قائم ہے - ۲۲ ممبر درج رجسٹر ہیں - مندر اپنا ہے - ۵ ممبر روزانہ سندھیا کرتے ہیں - پرتی ندھی سبھا سے ایک سال سے تعلق ہے - دسواں حصہ ایک سال کا پرتی ندھی کو دیچکا ہے - قریباً چھ روپیہ کے ویدک کالج کو قریباً ۱۰ روپیہ [illegible] روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کو اور وید پرچار فنڈ کے واسطے کوشش ہو رہی ہے - پہلے ایک پُتری پاٹھشالا اس سماج کے متعلق رہی تھی - مگر اب وہ پرائیویٹ ہے - اور سماج بھی اکثر موقعوں پر امداد دیتا ہے - آجکل بھی ۱۲ کنیا اس شالا میں پڑھتی ہیں - لوگوں کی شردھا دھرم وشے میں اچھی ہے -

پنڈت لعل من جی کی رپورٹ - ۱۶ ستمبر لغایت ۲۳ ستمبر مالیرکوٹلہ میں مختلف وقتوں پر چھ دیاکھیان دیئے - ہر ایک میں حاضری اوسطاً ۷۰ کے قریب رہی - اس سماج کے کچھ اکتساہی نہیں ہیں - خاصکر پردھان مہاشہ کو زیادہ تر زور آچرن شدھی کی طرف دینا چاہیئے - ہر سکروار کو ساپتاہک جلسہ برابر ہوتے ہیں - حاضری اوسطاً ۱۰ کے قریب ہوتی ہے ۲۴ کو لودہانہ کی طرف روانہ ہوئے - ۲۵ و ۲۶ کو لودہانہ رہے - مگر وہاں کوئی کام نہیں ہوا - ۲۷ کو جگراؤں میں ایک دیاکھیان دھرم وشے پر دیا - اور ۲۸ کو ایک [illegible] کتھا کی -

پنڈت منی رام جی نے راولپنڈی کو بغرض شمولیت جلسہ جاتے ہوئے راستہ میں پنڈدادنخاں میں ٹھہر کر لالہ ناتک چند کے مکان پر ایک لیکچر دیا اور اسکے بعد کہا گیا۔ کہ اگر کسی نے یگیہ کرانا ہو یا شانتی ارتھ کرنا ہو تو کرسکتا ہے - اسپر ایک برہمن نے کہا کہ میں بھیرہ سے پنڈت بغرض شانتی ارتھ منگوا سکتا ہوں - مگر جب باقاعدہ ہیم مقرر کرنے کے لیئے کہا گیا تو اپنا سامان لیکر چلا گیا -

برہمچاری برہمانند جی ۲۰- اگست سے ۵ ستمبر تک جموں میں اوپدیش کر کے سیالکوٹ پہونچے - دو دیاکھیان سیالکوٹ میں دیکر ایک دیاکھیان سری گوبندپور کے جلسہ پر دیا - ۱۲ ستمبر کو امرتسر سماج مندر میں پرارتھنا [illegible] کرائی - اور تین دن تک لاہور میں رہکر ۲۰ سے ۲۴- اگست تک گجرات میں چار دیاکھیان دیئے - حاضری اوسطاً ایک سو کے لگ بھگ رہی - اور ۲۵ کو ترقی کو گئے -

سماجک خبریں

لکھنؤ شہر کے پبلک ہال میں ۲۹ ستمبر ۱۹۲۶ء کو سوامی آتمانند سرسوتی جی نے در بارہ نجات لکچر دیا - اچھے اچھے معزز اصحاب شریک تھے - بعد ازاں بابو رام پرشاد سنگھ صاحب نے پنجاب سبھا کا شکریہ ادا کیا ۳۰ کو پھر اسی ہال میں لکچر تھا

ڈیرہ غازیخاں میں ۲۷ ستمبر کو لالہ حاکم رائے جی سکول ماسٹر نے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک رسم سے کیا - لالہ صاحب نے مختلف سنستھاؤں کی امداد میں [illegible] دان دیا -

کمالیہ ضلع منٹگمری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ - ۲۷ دسمبر ۱۹۲۶ء کو قرار پایا ہے - منتری جی نوٹس کرتے ہیں کہ اوپدیشک و بھجن پرش خاص کر جھنگ منٹگمری اور ملتان کے آریہ بھائی ورش ضرور پہنچیں

جودھپور (مارواڑ) سے مہاشہ امر سنگھ جی نے [illegible] چندہ وید پرچار فنڈ کے لیئے جو جمع کیئے تھے مع کمیشن بذریعہ منی آرڈر کاٹکر ہمارے پاس بھیجے ہیں

آریہ سماج کمالیہ نے بغرض شمولیت جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لالہ کیول کرشن پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ کو مقرر کیا ہے -

اجمیر (۱) پنڈت بھوتر جی اوپدیشک راجستھان پرتی ندھی سبھا نے بہادر نگر میں سبھا جن کے میلے کے موقعہ پر ویدک دھرم کا اوپدیش کیا - اب پنڈت جی ریاست مسعودہ میں اوپدیش کر رہے ہیں -

(۲) **شریمان** سوامی وشویشور انند جی اور برہمچاری نتیانند جی آج کل حیدرآباد دکن میں ویدک دھرم کا اوپدیش کر رہے ہیں - کئی ایک دیاکھیان بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہو چکے ہیں -

(۳) رائے مولراج کا نوکر [illegible] چیلا شنکر ناتھ آجکل سوامی بھاسکرانند جی کے ساتھ [illegible]

(۴) **پنڈت** ٹھاکر پرشاد اوپدیشک جیپور [illegible] کی رخصت لیکر گھر گئے تھے - وہ [illegible] ہو گئے ہیں ابھی تک واپس نہیں آئے - سنا گیا ہے کہ پنڈت جی کہیں اور جگہ نوکری کی تلاش کر رہے ہیں - اور اپنی کرتوت کے لیئے بہت نادم ہیں - [illegible]

(۵) **پنڈت** گنیش رام چند جی و پنڈت اچلیشر جی و عمرداس جی اوپدیشکوں کو بوجہ پالسی پرچار کے مخالف ہونے کے سادھو برکتانند نے مہاراجہ پرتاپ سنگھ جی کو سمجھا بجھا کر موقوف کرا دیا -

تازہ خبریں اور رائیں

سیالکوٹ میں اور اس کے گرد و نواح میں چوری کی وارداتیں کثرت سے ہو رہی ہیں۔ پولیس کو انتظام کرنا چاہیے۔ اور پنڈت لال برہوا ہمنیوں نے سن بلوغت کو پہنچکر اپنے بیاہ کرلئے ایک نے ایک سینی قوم مصنفی سے اور دوسری نے ایک کھتری سے۔

کلکتہ میں تقریباً ایک ماہ سے ایک شخص دین محمد نامی نے جو کہ سبزی بیچتا ہے۔ اور پہلے بہت عرصہ تک خانساماں کا کام کرتا رہا ہے افواہ اڑا رکھی تھی کہ عنقریب جوالا دیوی پرکاش ہونے والی ہے۔ اب چند روز سے ایک پوجاری دیو جاری اور خزانچی مقرر کرکے خاص سڑک میں ایک جگہ مقرر کرلی ہے۔ بہت مرد و عورتیں معتقد ہوگئی ہیں۔ چڑھاوا وغیرہ چڑھنے لگ گیا ہے دوسرے تیسرے بیس پچاس آدمیوں کا ہجوم ہوجاتا ہے۔ دوسرے نوراترے کو جوالا کی لاٹ نکلنے کا شہرہ ہو رہا تھا۔ ان حضرات کا نام لوگ شاہ جی پیر جی لینے لگ گئے ہیں۔ امید ہے کہ کلکتہ باسی خبر دیں گے کہ دوسرے نوراترے کو کیا گل کھلایا۔

اشتہارات

جوہر حیوانات

جس میں دنیا بھر کے ہر قسم کے جانوروں کے حالات علمی خواص پیدائش وغیرہ مفصل مع تصاویر مندرج ہیں۔ کوئی بات نہیں چھوڑی (۱) خانگی چوپائے۔ (۲) درندے چرند (۳) گھریلو پرندے (۴) آبی پرندے شکاری پرند۔ گانے والے پرندے (۵) کیڑے۔ مکوڑے۔ مکھیاں۔ چھپکلیاں۔ زہریلے جانور (۶) دریائی اور سمندری جانور (۷) بندر بن مانس اور عجیب جانور (۸) نظام حیوانات قیمت ایک روپیہ

جوہر مشاہیر

جس میں تمام پیشوایان مذہبی مہاراجگان کا نکریس کی سوانح عمریاں۔ فرنگی بوجادیں اور یونانی الاکرد کے حالات۔ دنیا بھر کی مشہور عورتوں کے تذکرے ہزراءنہ اور ہر ایک کے نامی گرامی شخص اپنا دہ ہوں عالموں اور رسالہ داروں کے حالات مفصل درج ہیں ایسی زیادہ مختصر مگر مکمل و معتبر سوانح عمریاں تصاویر تو بھی قیمت ایک روپیہ۔ جوہر نباتات عہ۔ جوہر زراعت عہ۔ المشتہر پیارے لال زمیندار بڈھا ڈاکخانہ ہردوا گنج ضلع علی گڈھ۔

استری سکشا کی سہاگن اور پتیو بخش مرد

استری سکشا پر میں نے بہت دنوں تک تلاش کیا اگر کوئی ایسا پستک نہ ملا۔ جو کہ شاریک آتمک اور سماجک اُنتی سدھار کرنے والا ہو۔ مجھ کو اس کا بہت دنوں تک فکر تھی۔ اسی عرصہ میں میرا آنا گجرات کی جانب ہوا یہاں پر مجھ کو میری خواہش کے موافق ایک انمول پستک جس کو کہ لوگ یہاں پڑھ کر پنڈت لیکھتا ہیں۔ اور گائیکوار کے راج میں کنیا پاٹھ شالا میں کورس بک مقرر ہے تاڑیا۔ چونکہ اس کی بھاشا ایسی تھی کہ جس کو ہماری پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں۔ لہٰذا مجھ کو اس کا اردو ترجمہ ہندی بھاشا میں کرنا پڑا۔ اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں۔ پہلے پرکرن میں پار دہرما تھا نیک رہائی مکان کی بنیاد۔ دوسرے پرکرن میں دریا تیسرے میں دریا۔ چوتھے میں دھرم۔ پانچویں میں آج ہو رہا

چھٹے میں گرہ کرتیہ۔ اوقات گھر کا کام کاج تو یں میں بالکوں کا پالن او یکشن اور آٹھویں میں کرتویہ کرتویہ اوقات فرائض کا ذکر ہے۔ اب یہ پستک بالکل تیار ہے۔ کیول چھپنا باقی ہے۔ تین سو گراہک بنجانے پر چھپنا شروع ہو جائے گا۔ کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک مہاشیوں کے اُتساہ پر موقوف ہے اگر اس پستک کو خرید کر مہاشا استریوں کی شرم کا حق سفل کیا۔ تو امید بھی ایسے ہی اولیہ خانہ نذر کرنے کی ہمت بڑھیگی۔ قیمت صرف عہ ہے۔ مگر جو مہاشے پیشگی قیمت ۱۵ نومبر کے اندر اندر ارسال فرما کر مدد کرینگے۔ ان کو صرف ایک روپیہ دینا ہوگا۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے ہونی چاہئیں۔

المشتہر چمن لعل در ماستری آریہ سماج بڑودہ گجرات

ایک کھتری کنیا کے لیے بر کی ضرورت

شرائط بہ تفصیل ذیل ہیں۔ (۱) لڑکا از قوم کھنہ مہرہ سیٹھ خواہ ڈھائی گھروں سے خواہ چار گھروں سے ہو۔ (۲) لڑکے کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ (۳) آریہ خیالات کا ہو صحت بدنی اچھی ہو۔ (۴) خواندہ ہو۔ روزگار کا ذریعہ عمدہ ہو۔ اگر طالب علم ہو تو کسی جماعت میں تعلیم پاتا ہے۔ والدین کی حالت اچھی ہو۔ اگر ناخواندہ ہو تو ذریعہ معاش عمدہ رکھتا ہو۔ (۵) درخواست کرنیوالا اسباب حالات مندرجہ بالا مطابق کرے۔ جواب بشمیہ سٹے ہم پتہ پار کی معرفت آنی چاہئیے۔

ضرورت ضرورت

ہمیں ایک لائق پریسمین اور صاف اور بڑھنے پریس طبع کی ضرورت ہے۔ جن صاحب کو پریس کا کام منظور ہو یا جن صاحب نے اپنا پریس طبع روزنہ کرنا ہو چار صاحبان بتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر
نیتر چند سیکرٹری آریہ سماج کیریاں

انعام — جو شخص ثابت کر دیوے کہ ہمارے میرے کے سرمہ سے ... فائدہ کے کسی قدر بھی نقصان پہونچا ہے۔ اسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاوے گا جو بینک میں داخل کر دیا گیا ہے — انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن سفری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو لک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا۔ پڑوال۔ غبارہ پھولا بیل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ انکھوں کی تندرستی کیحالتمیں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے سنیز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ تحریر فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ حال میں گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر کو جنکو ہم نے امتحان کیمیاوی کے لیئے یہہ سرمہ دیا تھا۔ بعد امتحان کیمیاوی اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ ممیرے کا سرمہ متیا سنگھ آہلووالیہ کا تیار کیا ہوا مضر اجزا سے بالکل پاک اور خالص اعلیٰ قسم کے سرمے اور ایک سفید جڑی بوٹی (ممیرے) سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا۔ کیا ایسی تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ے رخالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ عہ۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ درخواست پر پتہ صاف خوشخط تحریر ہو۔

المشتہر پروفیسر متیا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ تازہ سندات میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کیئے جاتی ہیں کہ تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کو مفید اور اکسیر ثابت پایا

جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دھاراشو حیدرآباد دکن

جناب ڈاکٹر سری پت سہائے صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ سول ضلع جہانسی بتاریخ ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

جناب ڈاکٹر بخشی ہمیندا سی صاحب انچارج شفاخانہ سیل دست ریاست سوات بتاریخ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

جناب ڈاکٹر غفار داد خان صاحب انچارج شفاخانہ سنور ریاست پٹیالہ۔ بتاریخ ... سنہ ۱۹۰۹ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ کانگڑہ ضلع ... ۱۹۰۹ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خان صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور بتاریخ ۲ ... ۱۹۰۹ء

جناب ڈاکٹر خیرالدین صاحب ڈویژنل میڈیکل افیسر مقام بوبو بام ایم بیم ... ۱۱ جولائی ۱۹۰۹ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر بتاریخ ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

کچھہ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پڑھنے والے ممیرے کے سرمہ کا اشتہار اخبار صفحہ میں ملاحظہ فرماتے ہونگے۔ اور اسکے عمدہ ہونیکی صداقت میں بہت سے ڈاکٹروں اور رئیسوں اور شریفوں کی اسناد خصوصاً ڈاکٹر صاحب ممتحن کیمیاوی ممالک پنجاب کا سارٹیفکیٹ بھی دیکھا جاتا ہوگا۔ ہرچند آجکل اخباری دنیا میں بے شمار اشتہارات شایع ہوتے ہیں جنکی تعداد برساتی مینڈکوں سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ اور انمیں شاذ و نادر ہی ایسے نکلیں گے جنکا اشتہار حرف بحرف سچا ہو۔ مگر برخلاف انکے ممیرے کے سرمہ والا اشتہار سرتاپا سچا ثابت ہوا۔ کیونکہ ہم نے پروفیسر متیا سنگھ جی صاحب مالک کارخانہ مذکور سے دونوں قسم کے (سیاہ و سفید) سرمہ کو منگوا کر امتحانا انکا استعمال کیا۔ تو بہت ہی مفید پایا۔ ہمارے بعض دوستوں نے کہا کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر کی قسم سے اس سرمہ میں ڈالی گئی ہے۔ غرض کچھہ ہی ہو۔ آنکھہ کی تمام بیماریوں کے لیئے لاثانی اور نایاب چیز ہے۔ عالیجناب ارسطو زمان مسیح دوران حکیم سید میر امام علی صاحب عرف پیر جی پیرہ خواجہ غریب نواز اجمیری نے بھی جنکی عمر ۱۲۰ برس کی ہے۔ اور جو اپنی حکمت اور وسیع تجربہ کے مقابلہ میں کسیکی دوا کو نسبۃً بہتر نہیں سمجھتے اس سرمہ کا استعمال کیا۔ اور فایدہ پاکر بہت کچھہ تعریف اسکی فرمائی۔ خوبی یہہ کہ گوریوں کے علاوہ ہماری رائے میں اس نادر الوجود سرمہ کے سوا جس قدر دنیا بھر کی نعمتیں صدقہ کیجائیں تو زیبا ہے۔ ہر دو عالم قیمت خود گفتہ۔ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔ آنکھہ کے بیمار کیا دیکھنے والے بھی جلد منگوائیں۔ اور نفع اٹھائیں۔ اپنی آنکھوں کو بیماری سے بچائیں۔ کیونکہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں دوسری مطلب کے لیئے ۱۹ فروری سنہ ۱۹۰۹ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ओं

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپسمیں متر بھاؤ سے برتیں" "ایشوریہ نیم کا پالن"

نیم	اخبار ست دھرم پرچارک	اودیش
۱- قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی معہ محصول ڈاک ... بلا محصول ہے - طالب علموں سے سالانہ ... معہ محصول ہے - بلا محصول ... (۲) ... ۳- اُجرت اشتہارات فی سطر ... لیجاوے گی زیادہ کیلئے خاص انتظام ہو سکتا ہے		۱- ویدک ست کا پرچار اور ست است کا بے تعصب نرنے کرنا ۲- ستیارتھ پرکاش اور اُسکے متعلق مضامین خاص شایع ۳- کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا ۴- دھرم سمبندھی اور دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

جلد ۱۲ — قیمت ہر ایک سے بعد پیشگی لیجاتی ہے — جلد

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر کی کتابیں

... سوامی ... قیمت ... شاستر ارتھ ... آنند ... جیون چرتر ... بھگت پورن ... حقیقت رائے ... ناگری ... ایک دردناک نظارہ - ... کی پراتھنا ... رانس لیشن ... بجواب رسالہ بانس ... بجواب اعتراضات ... آریہ سماج میں شانتی ... اپاؤ ... امرت ... ویراگ ... الیضا حصہ دوم - ... آنند ... راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ ... نہیں ایک ... کے اعتراضوں کا جواب ... آریہ سماج ... ست ... دھرم ... اردو - الیضا ناگری ... جیون چرتر - ست است پرکاش بجواب اعتراضات ستیارتھ ... جوتری ...

کل درخواستیں مینیجر اخبار ہذا کے نام آنی چاہیئے -

آریہ اوشدھالیہ بٹالہ

خاکسار نے چھٹے نیم کو نظر رکھ کر جہانی صحت کیلئے آریہ اوشدھالیہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں کھول دیا ہے - جو صاحب اپنا علاج معالجہ از روئے ویدک ویدیا ... کرانا چاہیں وہ بخوشی ... کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخے جو ایک عرصہ سے ہمارے والد صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں اُنکی مختصر سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے - نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں - صرف ... ست - دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈال کر نہ پھینکئے -

جان سی انجن سے امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصر - جالا - پھولا - دھند - غبار - ناخنہ - پانی بہنا - موتیابند - جلن - خارش - پڑوال وغیرہ قیمت فی تولہ سفید ... سیاہ ...

گوشت بل داہنی رس بہ مع قوت باہ وغیرہ امراض ذیل کیلئے ازبس مفید ہے - جریان منی - احتلام - امری - نسیان کمزوری دماغ سستی ... جو لوگ خلاف قدرت اپنے بیج کو اپنے ہاتھوں ضایع کر چکے ہیں قیمت فی ...

ضعف جگر ... دائمی ضعف جگر ... ناتجربہ کار ... غیرہ علامتیں ... آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی ... دوا - خوراک ...

سوزاک کی دوا ...

آتشک کی دوا جو اکسیر ... فائدہ بخش دعا ... سے تیار کی ہے ... **آتشک کی گولیاں** ایسے ... آتشک بہت جلدی ختم ہو جاتی ہے ...

بہسما سرس جوان ... ضعف ... زنش ... ہیضہ - درد شکم - نفخ شکم - خوراک خواہ ... دیتی ہے - ...

لف کی گولیاں ... آرام ...

قوباکی دوا گتی ہیں ... آرام ہو جاتا ہے ... فی ...

درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہیئے -

المشتہر ... مالک آریہ اوشدھالیہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

استری سکشا سبھاؤں کے لئے اور مفید پستک مطبوعہ شدہ

استری سکشا پر میں نے بہت دنوں تک تلاش کیا۔ مگر
کوئی ایسا پستک نہ ملا۔ جو کہ شاستریک آتمک اور
سماجک اُنتی سُدھار کرنے والا ہو۔ مجھ کو اس شے کی
بہت دنوں تک فکر تھی۔ اسی عرصہ میں میرا آنا گجرات
کی جانب ہوا۔ یہاں پر مجھ کو میری خواہش کے موافق ایک
اتی اُتم پستک جسکو کہ لوگ یہاں پر شریمتی ... پستک
مانتے ہیں اور گائیکوار کے راج میں کنیا پاٹھ شالاؤں میں
نصاب تعلیم سے لگایا۔ چونکہ اسکی بھاشا ایسی تھی کہ
جسکو صوبہ شمالی پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکتیں
اپنا مجبوراً اسکا انوواد ہندی بھاشا میں کرنا پڑا۔
اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں۔ پہلے پرکرن میں
نیاو اور ... سنسکار ... کی بنیاد دوسرے
پرکرن میں دے دیا۔ تیسرے میں ... چوتھے میں ...
پانچویں میں ... برت۔ چھٹے میں گرہ کرتیہ۔ اور ...
گھر کا کام کاج ساتویں میں بالکوں کا پالن اور ... اور
آٹھویں میں کرتویہ اکرتویہ۔ اور ... فرائض کا ذکر ہے
اب یہ پستک بالکل تیار ہے۔ کیول چھپنا باقی ہے
تین سو گراہک ہو جانے پر چھپنا شروع ہو جائے گا
کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک بھائیوں کے
اُتساہ پر موقوف ہے۔ اگر اس پستک کو خرید کر
بھاشا استری ... کا ... سمان کیا۔ تو آئندہ
بھی ایسے ہی ... نظر کرنے کی ہمت پڑیگی
قیمت صرف ۸ آنہ ہے۔ گو چھپنے کی قیمت
... فرمایا کریں گے
ان کو صرف ایک روپیہ دینا ہوگا۔
خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے بھیجنی
چاہئیں ...
المشتہر ... بڑودہ گجرات

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

نام	کیفیت
[illegible]	یہ دوا تاثیر میں طاقت کے لئے جو کثرت ... سے ... طفولیت کی ... کو دور کرتی ہے
[illegible]	... فائدہ ہوتا ہے ... نہیں۔ ... میں آرام ہو جاتا ہے قیمت ...
[illegible]	... دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دل کو خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ دردسر ... کو سفید ... سے روکتا ہے۔ فی شیشی ...
[illegible]	دانتوں کے ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ ... کی خرابیاں ... قیمت ... تولہ ...
[illegible]	مقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش ... جالا۔ ... دور کرتا ہے ...
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا ... لاغری ... خرابی جگر۔ ... پیدا ہونے سے روکتا ہے فی تولہ ...
[illegible]	نفخ شکم ... ورم جگر ... درد ... کو دور کرتا ہے ۳۰ درجن ...
[illegible]	... کا درد۔ ... رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ
[illegible]	... کو بلا تکلیف ... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	زخم ... ناسور۔ ... زخم ... ایام ...
[illegible]	چار پانچ منٹ میں ... لطف ... کی ضرورت نہیں قیمت ...
[illegible]	... بخار ... اعضا ... سب دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ ...
[illegible]	جو ... قانون قدرت ... لطف ... فی تولہ ...

... کی ہیت اتنا ... دیکھنا چاہو تو ... ایک آنہ بھیجو۔ ایک ... کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ ... معہ معالجات ... رسالہ ... طبع چہارم ... مع ... رسالہ ... ۹۔ المشتہر
حکیم ڈاکٹر غلام نبی ... لاہور ...

ڈاکٹر ... کی ... دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا
اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ
کرتا تھا لیکن تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے
... سے انہیں کوئی خرابی آنے سے نسل
میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو۔ تو اس طلا کے لگانے
یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے
عورتوں کی ... کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا
فی شیشی ... گولی فی شیشی ...

عرق کافور سعفیہ کی حکمی دوا۔ تجربہ

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ... بہت ... مریضوں ... کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ ...
شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص ایک شیشی اپنے پاس
رکھنی چاہئیے۔ علاوہ ... درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے
قیمت فی شیشی ... المشتہر ڈاکٹر ... دہلی
... عرق کافور ... استعمال کیا ...

شائقین فوٹوگرافی

... ایک ... مسافر کو ... کی حاجت ... نہیں ... قیمت ... خریدار ...
دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے ملسکتی ہے
المشتہر ... ہیڈ کمپنی دہلی

نمبر ۲۷ | مطبوعہ ۲۸ - اسوج سمت ۱۹۶۳ مطابق ۱۲ - اکتوبر ۱۹۰۶ء روز جمعہ | جلد ۶

ایڈیٹوریل نوٹس

پالس پرچارکوں نے گورنمنٹ کے انتظام کو بھی توڑ دیا - گورنمنٹ نے ۲۸ ضلاع کے مجموعہ کو پنجاب کے نام سے نامزد کیا تھا - ہمارے ویدک پرچاریوں نے ایبٹ آباد جہلم راولپنڈی گورداسپور امرتسر اور لاہور کا نام بھی پنجاب رکھدیا - ناظرین کیا کوئی پنجاب کی نئی تقسیم ہوئی ہے - پنجاب کے پرتی ندہی (جنہیں آخری چاہئے تھا بجائے ہیں) لیکر ولا مر نیدھر کو پریذیڈنٹ لالہ لاجپت رائے کو سکرٹری دیوان چند بی - اے کو خزانچی وغیرہ بناکر یہہ شایع کیا گیا ہے - کہ صوبہ پنجاب کی پرتی ندہی سبھا بنگئی - گویا کہ اب پنجاب موجود ہے - وکالت کی خواہش عجب پاگل بنا دیتی ہے چودہری صاحب اب تک پرتی ندہی سبھا کا وجود اخبار میں مانتے رہے - پھر کچھ آدمی بڑے نام سبھا کے والئیر پریذیڈنٹ ہو گئے بھی پہل تو اسقدر امداد کا چاہیے تھا -

اگنی ہوتری نے جسطرح برہم سماج سے الگ ہوکر دیوسماج دیو مندر دیوسنگیت آدی چیزیں بنالی تھیں - یعنی ہر ایک بات بنالی - کہ دیو بسمان پریش بالمقابل برہمہ سماج کی ہر ایک چیز بنایا گیا - اسی طرح پالس پرچارکوں نے بھی علیحدہ اخبار علیحدہ پرتی ندہی سبھا علیحدہ اوپدیشک علیحدہ علیحدہ وغیرہ بناکر اگنی ہوتری کے ہر ایک نقش کو پورا کر دیا ہے - اب دیکھیے آگے کیا ہو۔

اُن کو تو مقابلہ کرنے سے مطلب ہے - جیسے کسی نے کہا تھا - کہ حاجت سے حاجت تیرے سر پر کھانے - دوسرے نے کہا تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولھو - لوگوں نے کہا کہ تک تو نہیں ملتی جاٹ نے جواب دیا کہ بوجھ سے تو مرے گا -

یہی حالت ہمارے معترضین کی ہے - اگر دنیا نہ ہوگی - باقاعدہ نام نہ ہوگا - دہرم کا کوئی کام شوق ہوگا - تو محض لکہی ہی - اور دل کا رچ ہی ہوگا - نام ہی ہوگا - پھر کہتے ہیں کہ ہمکو عہدہ داری کا شوق نہیں ہے - یہہ اچھی پرتی ندہی سبھا بنی - جسے ایسی سبھا چاہیں تو وہ بھی پہنچ گیا -

اپریل ۱۹۰۳ء کے بعد تک تو لالہ لاجپت رائے جی ان کی - پرتی ندہی سبھا سے خط و کتابت و بارہ بھائی گئی - ایسے ہے - اور والنٹیر پرتی ندہی سبھا مانتے رہے - اب جب سوچیں کو الگ لیکر الگ سبھا کی نوبت پہنچی - خیر اب تو ہمارے دوستوں کو کوئی چیز بالمقابل بنانی نہیں رہی -

سوشی کے اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ دیانند اینگلو ویدک کالج کے مخالفوں کو معلوم ہو گیا ہے - کہ کنسٹیٹیوشن کی مخالفت کرنا کیسا آسان ہے اور للکار کر کہتا ہے کہ یہہ انسٹیٹیوشن کسی خاص شخص کی جائیداد نہیں ہے - بلکہ کل ہندو قوم کی ملکیت ہے - ہندو بھی اسکو ایسی ہی محبت کرتے ہیں - جیسے آریہ لوگ وغیرہ - کیا ایسا ہی ہے کیا ہندو لوگوں نے مرد و لڑکوں سے ہے جنہے اب لاہور کی وکش پالس پرچارکوں کو لگ رہی ہے - آریوں کی طرح کالج کے لیے پسینے بہاتے ہیں اور اپنی ٹولیوں میں روپیہ مانگا ہے کیا در بدر ہندو کالج کے لیے مانگتے رہتے ہیں کیا ہندوں کا الگ مدرسہ نہیں ہے - کیا سکھوں کا الگ کالج نہیں ہے - پھر کالج کیول آریوں کا کالج ہے - آریہ ایسے دشمن نہیں ہوئے - بلکہ ستیارتھ آریہ کالج بنانے کی لگاتار کوششوں میں ناکامیاب ہوکر اور آخر ذریعہ کامیابی صرف عدالت دیکھکر روپیہ دینا بند کر دیا - آریہ لوگ صرف موجودہ مہنت داران کی زبردستیوں و کالج کو آریہ کالج بنانیکی مخالفت و نارضامندی کے برخلاف ہیں - کالج پھر بھی آریوں کا ہے - نہ کہ ہندوں کا یہہ جو آپ کہ نیشنل کالج بنانے کی بجائے ریفارم کرنے میں لگے ہی ہے - جنے آریوں کو مخالف کیا ہے - بتائیے تو بھی کہ ستیارتھ پرکاش کے خلاصے ہندوں کی مرضی سے کالج میں جاری کرنے منظور ہوئے تھے - کیا ہندو برنٹ کے لڑکوں کو بھجن گاتے ہوئے دیکھہ کر خوش تھے - کیا ہندو کہینگے کہ ہمارا کالج ہے - ہاں البتہ اگر تم آریہ دہرم کا تعلق ہی مٹا دو گے - تو پھر یہہ ایسا ہی ہندوں کا کالج ہے اور ایسا ہی مسلمانوں کا پیارا ہوگا - یاد رکھیے کہ جسدن دیانند کالج کو اور کالجوں سے تمیز کرنیوالی بات صرف فیس کی ارزانی ہوگی - اسدن یہہ دیانند کالج نہ ہوگا بلکہ ہندو مسلمان جو چاہو وہی کالج یہہ ہوگا - اسکے لیے ۱۸۸۶ء کا اپیل دیکھو یہہ دیانند کے مشن کی تکمیل کے لیے بنا تھا - اور اسکے خیالات عام لوگوں میں پھیلانے کا ذریعہ تھا - دیانند کا مشن انگریزی تعلیم سستا کرنا نہ تھا بلکہ وہ ست

شاستروں کی تعلیم کو سستا کرنا چاہتا تھا۔ دیانند
نہ چاہتا تھا کہ ایک دو راجوں کے لیے آپ
اس کا پرچار اس کالج میں کرائیں۔ دیانند
کی آتما اس ادھرم کو دیکھ کر رو رہی ہو گی
اور سچ پوچھو نیشنل کالج کے لیے اگر آپ چندہ
مانگتے۔ اگر آپ گوتم اور کناد کا نام لیکر آریہ
خون کو جوش میں نہ لاتے۔ تو ہم آریہ لوگ
تو کوڑی بھی نہ دیتے۔ ہم شروع سے ہی
ویدک پرچار فنڈ کے لیے روپیہ جمع کرتے اور
اسوقت تک ہزاروں آریہ دھرم کا اپدیشک
ہو جاتا۔ جسقدر کہ کالج کر سکا یا کرے گا۔
نیشنل کالج کو ہی دیا ہوتا۔ تو اور ہندوستان
میں کالج تھوڑے تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ آریہ
پبلک اسی خیال میں تھے۔ کہ ساہتیہ کتب و
ساہتیہ تعلیم اس کالج میں سکھلائی جاویگی اور
آریہ دھرم کا اپدیشک ہو گا۔ مگر آپ لوگوں کا
پروگرام ہی اور تھا۔ آپ ہمیشہ آریہ دھرم کی
پبلک کے اصرار سے ٹال مٹول کرتے رہے جسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے کالج کو تمہارے سپرد
کرکے اور سرد آہ لیکر آریوں کو الگ پرچار فنڈ
کھولنا پڑا۔ اب چاہیئے مسلمان تمہارے مددگار
ہوں۔ چاہے ہندو سب کو کر سکتے ہو۔

ویدک پرچار فنڈ کی ضرورت مذکورہ بالا
وجوہات و خیالات سے تو محسوس ہی ہو رہی ہے
لیکن اگر بالفرض کالج کے ادھکاری سچے
دل سے اپدیشک پیدا کرنے کا ذریعہ کالج کو
بنا بھی دیں۔ اور وہاں سے اپدیشک نکل
بھی آویں۔ تو بھی پرتی ندھی سبھا کے پاس
بہت سا روپیہ چاہیئے۔ کہ جس سے ان اپدیشکوں
کو نوکر رکھ سکے۔ تاکہ وہ صوبہ بھر میں اپدیش
کر سکیں۔ صرف کالج سے اپدیشک تو نہیں
ہو سکتا۔ علاوہ انہیں تنخواہیں تیار کرکے
ودوان قیمت پر تقسیم کرنا جو کہ نہایت ہی
مفید ذریعہ اپدیش کا ہے۔ اسی طرح اور ذریعہ
اپدیش کے جو بڑے حصہ آمدنی سے جو ہو سکتے ہیں
دیتے ہیں نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ اور بات ہے
کہ اب اپدیشک تیار کرنے کا نتیجہ بھی شامل
ہے۔ دوسری حالت میں روپیہ بہ نسبت موجودہ حالت
کے کم ضروری ہوتا

ہم اخبار ستیہ سے بالکل متفق ہیں کہ جیسے آگ
کی ڈلی اور کھری دھات میں تیز کر دیتی ہے ویسے
ہی کسی سوسائٹی میں جھگڑے اور تنازعات ہی
کھرے اور کھوٹے آدمیوں کو صاف صاف الگ
الگ دکھلا دیتے ہیں۔ یہ بالکل درست ہے اور
جب کہ ہمارا عصر آگے چل کر بتاتا ہے۔ کہ آریہ
سماج کے موجودہ جھگڑوں نے ایسا ثابت
کر دیا ہے۔ ہم اس سے قطعی اتفاق رکھتے ہیں
ان جھگڑوں نے مکار و دوہرا تا لوگوں کو الگ
الگ دکھلا دیا ہے۔ جو لوگ کہ چھپے رستم تھے
وہ صاف میدان میں ظاہر ہو گئے۔ جو دوسرے
پر ذرا لطیفہ و سچے بھگت مشہور ہو رہے تھے نیچے
درجہ کے مکار معلوم ہو گئے۔ جودھ پور کی چٹھیوں
نے تو خوب ہی قلعی کھول دی۔ جو کہتے ہیں کہ
وہاں کی شرارت سے ہمارا تعلق نہیں ہے۔ اب
انکے اپنے خط ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس حیثیت میں
موجودہ جھگڑے بہت مفید ثابت ہوئے مگر
نقصان بھی بہت کیا ہے۔ جو فائدوں سے زیادہ
ہے۔

اپدیشک کلاس کے مخالف نمبر ایک دیگر
طرح بلکہ اول اپدیشک کلاس کے لڑکوں کو
ایک ایک کرکے نکالا۔ اور اب جو وہ کلاس
آپکی مہربانی سے ٹوٹ گئی۔ تو ان کا آنسو
وشمس ظاہر کرتا ہے۔ ان پرچارک نجیب
آشرم کا تھا۔ اس معاملہ پر نوٹ لکھتے ہوئے وہ
اخبار بتلاتا ہے۔ کہ اپدیشک صرف کالج کو
الگ۔ [illegible] مذہبی
کلاس کھول کر تیار ہو سکتے ہیں۔ اگر دیسی نہیں
دل ہو تو سب کچھ ہو۔ انجینئرنگ کلاس کے لیے
کہاں سے روپیہ آوے گا۔ آریہ پبلک بھی تو اسی
کے لیے اتنی مدت سے رو رہی تھی۔ کہ ایک سنسکرت
کی الگ کلاس کھول دو۔ جس میں انگریزی کی تعلیم
بھی ہو اور سنسکرت بموجب ہدایت سوامی مہاراج
پڑھائی جاوے۔ مگر اسوقت کسی نے نہ مانا اب
مخالفت اور کالج کی بدنامی کو دیکھ کر وہی
تجاویز سوجھ رہی ہیں۔ کالج کے ادھکاریو ذرا
سوچو اور دیکھو کہ آپکے اتیاچاروں کا نتیجہ
کیا ہوتا ہے۔

آریہ سماج اسوقت سالانہ جلسوں کے
موسم میں سے گزر رہا ہے۔ سب سے بڑا جلسہ جو
حال میں ہوا ہے۔ وہ راولپنڈی سماج کا ہے
یہ سماج بلحاظ قدامت بہت پرانا ہے اور
بلحاظ اکثریت ممبران بھی بہت سی سماجوں سے
بڑھا ہوا ہے۔ جن شہروں میں مکاروں کی شرارت
سے دو سماجیں ہو گئی ہیں۔ ان میں سے یہ ایک
بڑا شہر ہے۔ ہمارے بھائیوں نے باوجود یکہ
مندر انکے مخالفوں کے قبضہ میں رہا۔ اعلیٰ
درجہ کی ہر دلعزیزی حاصل کی ہوئی ہے۔ ۲۹
۳۰ ستمبر ۱۹۰۹ء کو جو جلسہ ہوا وہ سب سے رونق
والا تھا۔ اسموقعہ پر بیرون سے پرتی ندھی سبھا

پنڈت منی رام جی - پنڈت لیکھرام جی -
پنڈت کرپا رام - پنڈت پورنانند جی برہمچاری سبہانند جی - رائے ٹھاکر دت ماسٹر درگا پرشاد جی وغیرہ اور بہت سے بہائیوں کے موجود تھے - مذکورہ بالا جلسہ اور لیکچروں سے اوپدیش کے کانفرنس ہیں پرائسچت کے متعلق طریقہ قایم کرنے کے لیئے سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے - پنڈت ان پرتی ندہی سبھا کی اپیل پر کل الیہ چندہ ہوا - الفعہ ویدپرچار فنڈ کے لیئے ۲۷ روپیہ - دیانند ہائی سکول کے لیئے ۲۸ روپئے - کنیا مہا ودیالہ کے لیئے للعہ یتیم خانہ فیروزپور کے لیئے وعہ روپیہ لوکل سکول کے لیئے - ہم امید کرتے ہیں کہ ایسی ہی رونق اور جلسوں پر ہوگی - مفصل حال جب اس کی سماج بہیجے گی شایع کیا جاویگا -

---

دسویں سماج کا جلسہ راولپنڈی سے دور روز پہلے ہوا - اسموقعہ پر پنڈت پورنانند و پنڈت کرپارام جی کے لکچر ہوئے - ماس پرچار کے دوست بھی اسموقعہ پر تشریف لے گئے دیانند کالج کے لیئے لعہ روپیہ - ویدپرچار فنڈ کے لیئے وعہ سندر فنڈ لعہ کنیا مہاودیالہ روپیہ چندہ ہوا - ہم اپنے بہائیوں کے اُتساہ کی تعریف کرتے ہیں -

---

لالہ سندرداس بی اے اپنے انگریزی اخبار میں کالج کے لیئے پرجوش اپیل کرتے ہوئے لکھتے ہیں - کہ باوجودیکہ ہزارہا برچھیوں سے لالہ ہنسراج جی کا دل انکے مخالفوں نے چیر دیا ہے - مگر وہ پھر بھی اپنے زخموں کو چھپائے ہوئے چپکے چپکے کام کرتے جاتے ہیں - ہو لگا کہ شنید یہ شال ہونا تو اور بات ہے - مگر ہم پوچھتے ہیں کہ وہ کونسی برچھیاں ہیں جنہوں نے لالہ ہنسراج کے دل میں چھید کر دیئے ہیں اور چیر دیا ہے لالہ ہنسراج جی پر جو الزام آج تک لگایا گیا ہے وہ یہی ہے - کہ وہ ماس کو جایز مانتے ہیں اور جس طرح ہو خفیہ یا اعلانیہ اسکا پرچار کرتے ہیں اور کالج میں ماس خور لڑکوں سے رعایت کرتے ہیں - اور دیگر شیریں سے دشمنی رکھتے ہیں اپنے ہم خیال ماس پرچارکوں کو کالج میں ملازمت دلاتے ہیں - تعلیم سنسکرت کی مخالفت کرتے ہیں - ماس کے جایز ماننے کا الزام اور خواہ مخواہ اسکو کل مہارشی کی رائے کے برخلاف ساما جک تعلیم میں گھسیڑنا یہہ مضبوط نہیں ہے - لالہ ہنسراج جی کی خواہش ہے کہ اگر بدنامی ہو اور لوگ برا نہ مانیں تو ایک دن میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ماس پرچار ہو جاوے - پرکاشانند سے ماس پرچار کے متعلق جو وہ پور کی کارروائی میں انکی شمولیت اور دیگر شیریں طلبا پر ان کا ظلم جو انکے گہر سے دوست بھی تسلیم کر چکے ہیں کچھ چھپا ہوا نہیں ہے - ہم یہہ نہیں کہتے - کہ اگر ہنسراج کا کانشنس ماس کو جایز مانتا ہے - تو وہ سکاری سے آریہ سماج کی خاطر اسکا پرچار چھوڑ دیں وہ کسی کے دباؤ میں نہیں ہیں - انکا اعلیٰ فرض ہے اور ہر ایک لایق اور آزاد شخص کا ہونا چاہیئے کہ جو کچھ وہ درست مانتا ہے - اسکا پرچار کریں بغیر اس خوف کے کہ زمانہ کیا کہیگا - اگر لالہ ہنسراج جی کی رائے میں ماس پرچار سے دیش سدہار ہو سکتا ہے اور یہہ بھی دہرم کا انگ ہے - تو وہ بغیر کسی خوف و پالیسی کے کھلے میدان میں آکر پرچار نہیں کرتے - خفیہ خفیہ اوروں سے ماس پرچار کرنا جس سے آریہ سماج کو ہانی پہونچے - کیا معنے رکھتا ہے - انکو معلوم ہو چکا ہوگا - کہ آریہ سماج ماس خوری کو جایز ماننے کے لیئے ہرگز تیار نہیں ہے - پھر انکا ایسی سوسائیٹی میں جڑے رہنا اور انکے انسٹیٹیوشن کا گرو بننا یعنی کالج کا پرنسپل رہنا بالکل لغو ہے - بہت سا حصہ آریوں کا و دیگر لوگوں کا کالج کے اسلیئے بھی برخلاف ہے - کہ اسکا ایسا پرنسپل نہ ہونا چاہیئے - جو اسکی تعلیم کی برخلاف ماس پرچار کرتا ہے - پھر معلوم نہیں کہ جب یہہ الزام سچے ہیں اور خود ہنسراج تردید کے لیئے تیار نہیں ہیں - تو یہہ الزام انپر اگر لگائے جاتے ہیں تو انکے دوست برچھیوں سے کیوں انکو نسبت دیتے ہیں - جب کہا جاتا ہے کہ لالہ ہنسراج جی نے اپنا سب کچھ آزادی کے لیئے قربان کر دیا تو پھر کونسی بندش ہے کہ جس سے وہ اپنے ضمیر کے موافق پرچار سے رکتے ہیں - اگر وہ ایسا کرنے سے آریہ سماج میں نہ رہینگے - تو ان کو کچھ پرواہ نہ کرنا چاہیئے - یہہ انکی خام خیالی ہے کہ وہ آریہ سماج کو اپنے خیال کا بنا لیں گے ان کو یاد رہے کہ انکے ساتھی صرف انکی قربانی کے لحاظ سے فریفتہ ہو کر ساتھ دیتے ہیں - ماس پرچار کے ساتھی بہت تھوڑے ہیں -

---

لالہ چرنجی لال میموریل فنڈ کی نسبت ہمارے ماس پرچارک دوست جس طرح اور معاملات میں لوگوں کو غلط خبریں سنا کر بدظن کر رہے ہیں - عجیب عجیب الزام پرتی ندہی سبھا کے ذمہ لگا کر اپنے بھولے بھالے دوستوں میں تشہیر کر رہے ہیں - چنانچہ حال ہی میں ایک انکے پرجوش دوست نے ناگفتنی یہ الزام عہدہ داران پرتی ندہی سبھا کے ذمہ تھوپے ہیں - اور انکو

ایبٹ آباد و پشاور وغیرہ کی طرف پھیلایا ہے
ہم اپنے آنریری پرچارکوں کے مشکور ہونے کے
سوائے اور کیا کہیں۔ عہدہ داران پرتی ندھی
سبھا باوجود اسقدر مخالفت کے جو انکے ہر ایک
کام کے راستہ میں ڈالی جاتی ہے۔ اپنا فرض ادا
کرنا ہی دھرم سمجھتے ہیں۔ ہم احتیاطاً چرنجی لال
میموریل فنڈ کا حساب پبلک کے روبرو پیش کرتے
ہیں تاکہ جو افواہ اوڑائی جاتی ہیں کہ عہدہ داران
یہ روپیہ اور کاموں میں خرچ کر گئے ہیں وہ
لوگوں کو غلط معلوم ہو وے۔ باوجودیکہ باستثناء
خاص مہربانی ہمارے آنریری پرچارکوں کے چندہ
گوروودت میموریل فنڈ کا سود نے بحال بند ہو گیا
گو پوری آشا ہے کہ پرتی ندھی سبھا کو جلد یہ
روپیہ ملجاویگا۔ تاہم پرتی ندھی سبھا نے ان شخصوں
کو ماہواری گذارا دینا بند نہیں کیا۔ پرتی ندھی
سبھا کے روپیہ کا یک سخت بنک سے بند کرا دینا یہ
معنے رکھتا تھا کہ سبھا کا کام بند ہو جاوے گا
مگر ایشور کی دیالتا و کرپا سے لوگ دیکھ رہے
ہیں کہ پرتی ندھی سبھا آگے سے زیادہ کام کر رہی
ہے۔ اب آریہ سماجوں کی توجہ اپنے اعلیٰ فرائض
یعنی وید پرچار کی طرف ہو گئی ہے۔ اسلئیے امید ہے
کہ مخالفوں کی سخت و اخلاق سے گری ہوئی مخالفت
کے باوجود پرچار کا کام کامیابی سے ہوتا رہیگا۔

حساب چرنجی لال فنڈ

اگست ۱۹۰۳ء بابو شیو داس عہ
دسمبر جیپال سنگھ معرفت سکرٹری آریہ سماج پنڈ دادنخاں عہ
فروری ۱۹۰۴ء سکرٹری آریہ سماج کرنال عہ
" " پشاور ایسہ
مئی ۱۹۰۴ء " جھنگ عا
جون ۱۹۰۴ء لالہ گنگا رام سکرٹری آریہ سماج گنڈہ عہ
جولائی ۱۹۰۴ء سکرٹری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں عہ

علاوہ ازیں مبلغ [illegible] روپیہ لاہور سماج میں
جمع ہیں۔ اسی طرح اور سماجوں میں بھی جمع ہونگے
چونکہ معلوم ہوتا ہے کہ آنریری پرچارکوں کی کوششوں
کے باعث پرتی ندھی سبھا کو نقصان نہیں پہنچا۔ ہم آریہ
پبلک کو یقین دلاتے ہیں کہ جسوقت رقم تین
ہزار ہوگی۔ اسوقت سے فوراً چرنجی لال سکولرشپ
کو گذارہ ملنا شروع ہو جاوے گا۔ پرتی ندھی
سبھا اس روپیہ کو کسی اور خرچ میں ہرگز نہیں لا
سکتی اور نہ کبھی ایسا خیال ہے۔ ہمکو امید ہے
کہ باقی سماجیں جلد چرنجی لال فنڈ کو مکمل کر دینگی۔

آریہ سماج امرتسر کا سالانہ جلسہ
بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ علاوہ اور اوپدیشکوں
کے پنڈت رودر بھیم سین جی پریاگ سے شریک
جلسہ ہوئے تھے۔ پنڈت جی نے وید اور
وید پرچار پر دو بڑے عالمانہ ویاکھیان دیے
وید پرچار فنڈ کے لئے قریباً ۲۰۰ سو روپیہ دو
انگوٹھیاں ایک طلائی زنجیر قیمتی ۱۰ روپیہ اور
ایک شال چندہ ہوا۔ دیانند ہائی سکول لاہور
کے لئے قریباً ۱۵۰ روپیہ اور کنیا مہا ودیالہ کے
لئے ۵۰ روپیہ کے قریب۔ نگر کیرتن بڑی
کامیابی کے ساتھ ہوا۔ اور اتسب کے دونوں
دن پیشتر کی نسبت زیادہ تعداد حاضرین کی ہوتی
رہی۔ آنریری پرچارکوں کے چیلے بھی دھرم سبھا
کے پنڈتوں اور ممبروں کو ساتھ لیکر آئے تھے
لیکن بھجن ڈالنے کا حوصلہ نہیں پڑا۔ پنڈت
دولت رام جی اور پنڈت پورن آنند جی کے
اوپدیش بڑے منوہر اور آتمک سکشا سے بھرے
ہوئے تھے۔ ماسٹر درگا پرشاد جی نے سنسکاروں
اور آریہ سماج کے نیموں پر دو ویاکھیان دیے
لالہ دیوراج جی نے ستریوں کی حالت پر سرسری
کی آمد سے جو تبدیلی ہو رہی ہے۔ اسکا اچھا نمونہ
نرکشن کیا۔ پنڈت کرپا رام جی نے وید و ویدانگوں
تھا یکتیوں سے ویدک دھرم کا گن کرانوسار
ہونا ثابت کیا۔ وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل پرتی
ندھی سبھا نے کی تھی۔ دھرم چرچا میں بڑا
آنند رہا۔ پریتی پورک جس میں خصوصیت رکھتی ہیں
جیسا آدمی دشمنوں پر پڑتے ہیں مگے اور تردید کی
اٹھائے دیئے گئے۔ مفصل حالات آئندہ پرچہ میں
درج کئے جاوینگے۔

پہلا سالانہ جلسہ
آریہ سماج گورداسپور

کا بتاریخ ۲۹-۳۰- اکتوبر کو مقرر ہوا
ہے۔ اسواسطے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا
ہے کہ ضرور اسموقعہ پر تشریف لاویں
خاصکر بات یہ ہے کہ اسموقعہ پر آنریری
پرچارک سماج کا بھی جلسہ ہے۔ اس
واسطے جسقدر لائق اوپدیشک زیادہ آئینگے
اسی قدر رونق ہوگی اور آریہ دھرم کی اُنتی
ہوگی۔ بسنت رام پلیڈر سکرٹری آریہ سماج گورداسپور

مراسلات

نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ وار ہیں۔

شملہ سماج کی اندرونی حالت

مہاشی ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک۔ نمستے

بھارت سُدھار میں کئی مضمون شملہ سماج کی بابت نکلے ہیں جنمیں بہت سی غلط بیانیاں ہیں۔ انکی درستی کے لیئے اس مضمون کو آپ اپنے کسی حصہ میں جگہ دیں۔ اسکی ایک کاپی بھارت سُدھار میں بھیجی گئی ہے۔

سالانہ جلسہ سے پہلے یہاں بظاہر لوگوں میں خاصہ اتفاق تھا۔ اور بہت بڑی تعداد صلح کل آدمیوں کی تھی۔ سالانہ جلسہ باعث فساد ہوا جلسہ سے کچھ روز پہلے انترنگ سبھا نے یہہ فیصلہ کیا تھا کہ سالانہ جلسہ پر کالج اور مندر فنڈ دونوں کے لیئے اپیل ہو۔ مطلب اس سے یہہ تھا کہ لکچرار کالج کے لیئے اپیل کرے۔ اور اخیر پر مندر کا ذکر کر کے اسکی امداد کے لیئے بھی درخواست کرے (اخبار بھارت سُدھار میں لالہ خوشی رام پر غلط الزام لگایا گیا ہے کہ اُنہوں نے لوگوں سے کہا کہ صرف مندر کے لیئے اپیل ہوگی۔ اور اخیر پر دو چلے کالج کے لیئے کہلائے جائینگے) دو ایک صاحبوں نے جنکو یہہ امید تھی کہ اس معاملہ کی جنرل میٹنگ آریہ سبھاسدان میں پیش ہونے سے کالج کے حق میں فیصلہ ہوگا اس معاملہ کو جنرل میٹنگ آریہ سبھاسداں میں پیش کرنیکی درخواست دی۔ یہی درخواست بنائے فساد تھی۔ چند اور صاحب جو مندر کے قرضہ کو بہت ثقیل کرتے تھے۔ اُنکو جب اس درخواست کا حال معلوم ہوا تو اُنہوں نے دوسری درخواست دی۔ کہ اپیل صرف مندر کے لیئے ہو۔ اپیل کالج کے لیئے نہ ہو۔ کالج کے طرفداروں میں چونکہ نئے پرجوش ہونہار جوان تھے اُنہوں نے کالج کے حق میں ووٹ حاصل کرنے کے لیئے بہت ہی تندہی سے کام کیا۔ یہہ کوشش بہت ہی قابل التعریف ہے۔ ایک صاحب تو یہاں تک بڑھے ہے کہ کام دن بھر کالج ووٹوں کے لیئے کیا اور دفتر میں جھوٹی بیماری کی عرضی بھیجدی۔ دوسری طرف والوں نے بھی جہاں ہوسکا کوشش کی مگر چونکہ ایسے پُرجوش آدمی نہیں تھے اسلیئے کوشش کم ہوسکی۔ مندر کے حامیوں نے کالج کی بُرائی ہرگز نہیں کی۔ مگر حامیان کالج نے حامیان مندر پر ضرور جھوٹھے بہتان لگائے خاصکر لالہ خوشی رام جی لالہ بھنڈاری رام جی اور میری نسبت کالج کے مخالف ہونیکی چند فرضی اور محض جھوٹھی خبریں لوگوں میں مشہور کردیں۔ خیر یہہ حامیان کالج کی نیک نیتی تھی۔ جسکے لیئے وہ قابل معافی ہیں۔ آریہ سبھاسدان کی جنرل میٹنگ صرف حامیان کالج کی جلد بازی کے سبب ڈاکٹر ٹھاکر داس کی غیر حاضری میں ہوئی۔ مگر جنرل میٹنگ کی نیک نیتی دیکھو کہ باوجود ڈاکٹر صاحب کے شملہ میں موجود نہ ہونے کے انکی رائے کالج کی طرف لگا دی تھی۔ لالہ رادھا کرشن جی کے لیئے انترنگ سبھا نے یہہ شرط لگائی تھی۔ کہ جب تک انکی تردید بھارت سُدھار میں نہ چھپے وہ آریہ سبھاسد نہ سمجھے جائیں۔ اسوقت تک انکا مضمون اخبار میں نہیں چھپا تھا۔ اسمیں پریسیڈنٹ کا کیا قصور ہے۔ جنرل میٹنگ میں حامیان کالج میں سے ایک شخص نے بیشک یہہ کہا تھا کہ پانسو روپیہ مندر کے قرضہ کی بابت میں دونگا۔ مگر ساتھ ہی یہہ بھی کہا تھا کہ ساڑھے چھہ ہزار روپیہ کی لاگت کا مندر میرے پاس گروی رکھدو۔ یہی وجہ تھی کہ انکا پیشکش منظور نہیں ہوا تھا۔ ورنہ کیا آریہ سبھاسدوں کے دماغ میں فتور تھا کہ ایک شخص مندر کے لیئے پانسو روپیہ دیتا اور وہ نہ لیتے لالہ شردھا رام نے پیش کیا تھا۔ اور لالہ خوشی رام نے تائید کی تھی کہ سب سبھاسد چوتھائی چوتھائی تنخواہ دیکر مندر کا قرضہ اوتار دیں۔ اور جلسہ پر صرف کالج کے لیئے اپیل کریں۔ مگر یہہ بھی منظور نہیں ہوا۔ اخیر پر میں نے پیش کیا تھا۔ اور لالہ خوشی رام نے تائید کی تھی کہ جو صاحب اپنی تنخواہ کا حصہ اس طرح نہ دینا چاہیں وہ صرف قرضہ کے طور پر دیدیں آمدنی ہونے پر سماج ادا کر دیگی۔ مگر یہہ بھی تسلیم نہیں ہوا۔ حامیان مندر میں سے ایک صاحب نے یہہ بھی کہا تھا کہ مندر کا معہودہ چندہ جسکو کاغذوں میں دکھلا کر پبلک کو مغالطہ میں ڈالا جاتا ہے۔ جلسہ کے پہلے وصول کرنے کی کوشش کی جاوے۔ اور ساڑھے چھہ سو سے زیادہ جسقدر رقم وصول ہو وہ سب کالج کو دیدیجاوے۔ اور جلسہ پر اپیل بھی کالج کے لیئے ہو۔ ورنہ صرف مندر کے لیئے ہو۔ مگر یہہ بھی حامیان کالج نے تسلیم نہیں کیا۔ مندر کے بارہ میں اخبار بھارت سُدھار میں ایک ہزار ایک سو دس روپیہ کی رقم معہودہ مندر فنڈ میں دکھلائی گئی ہے۔ صرف یہی نہیں۔ اسکے سوا ایسا بھی اس قسم کے ہزاروں روپیہ کے معہودہ چندہ کی فہرست پڑی ہے۔ مگر یہہ سب عدے موہوم ہیں۔ اگر ان ہی وعدوں پر رہتے تو مندر بن چکا تھا۔ اور اب یہی مندر کا بنجانا آریہ سماج کے ممبروں کے لیئے باعث فخر ہے۔

دہ قسم بہت تھوڑی ہے - جو سالانہ جلسہ کی جیب سے نکلی ہے - باقی باہر کے لوگوں کا روپیہ ہے یا ہمارے سماج کا روپیہ وہ ہے جو ایک بڑے سے شرمناک اور ناجائز وسیلہ سے جمع ہوا تھا اور جو آریہ سماج کی پوتر زندگی پر ایک سیاہ دھبہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ سماج ہذا کے ممبروں کی نظروں میں مندر کی کچھ قدر نہیں - قدر اس چیز کی ہوتی ہے جسمیں سر کا پسینا ایڑی تک گرتا ہے - جو مفت ہاتھ لگ جائے اسکی کیا قدر ہوتی - لالہ خوشی رام بے شک لالہ ہنسراج وغیرہ کا کچھ کرانا نہیں چاہتے تھے - ان کے دلائل یہی تھے کہ یہہ لوگ ہمارے سالانہ جلسہ پر نہیں بلکہ کالج کے لئے علیحدہ چندہ کرنے آئے ہیں جیساکہ انہوں نے عملی طور پر کیا - ہمارے مندر کو نقصان پہونچایا - سماج کے کئی شخصوں کو کمزور کیا اور باہر لوگوں کے پاس چٹھیاں بھیجے سے سماج کو مطلق خبر تک نہ دی - ایک دو آدمیوں کے سامنے لالہ ہنسراج جی نے ایک کام ایسا کیا جو سماج کے لئے بہت ہی ذلت آمیز تھا جیسا ذکر آگے آئے گا - وہ منتر کا سبھا ہی میں بھی ... پیش کرنا چاہتے تھے - اور انہوں نے کئی کہا تھا - کہ لالہ ہنسراج جی کو یہاں بلا کر ان سے پوچھا جائے - کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا اور انتر نگ سبھا کی بھی اسوقت حامیان مندر ہی کی تھی - مگر صرف اس خیال سے کہ جھگڑا بڑھتا ہے اور حامیوں کی دلشکنی ہوگی - انہوں نے جو کچھ ... مبارک رہے - زبانی ہی سے یہہ ریزولیوشن واپس لے گئے - اور ... کثرت تھا کہ اس منتر جو تجویز پیش کی ... ان کی ممبری رائے ... بہت عمدہ موثر اور دلکش تھے - چونکہ آجکل لوگوں کے دل ...

... سے بھرے ہوئے ہیں ان کو اوپدیشن میں بھی ... نظر آتے ہیں - کوئی لالہ ہنسراج جی کو کوس رہا ہے - کوئی لالہ منشی رام جی کو صاف دل فیضیاب ہو کے - نکتہ چین شور مچانے لگا کیا دیتے نکتہ چینیاں کرتے رہے - مگر اشتہار میں زیادہ پارٹ حامیان کالج ہی نے لیا - وہ خود مقرر ہیں - ہمارے شند ہار میں اتنے مضمون نکلے مگر یہہ کسی مضمون میں تسلیم نہیں ہوا - کہ حامیان کالج میں سے دو یا تین آدمی شراب بھی پئے ہوئے تھے جو ایک افسوس کی بات تھی - مفصلہ ذیل ہیں:

اول اخلاقی باتیں حامیان کالج کے طور پر آئیں اول کالج کے لئے دونوں کا کام کرنا - اور دفتر میں ہماری کی چھوٹی عرضی بھیجنا - دوم لالہ ہنسراج جی کے کچھ چھپا ہنڈ کے لئے دوکھونٹے ... لانا سوم شراب پیکر سماج مندر میں آنا اور اسمیں شور مچانا - پنڈت کرپا رام نے سچ کہا تھا کہ پاپ کم چھپنے لگا ہے - شکہ سماج میں سالانہ جلسہ پر جو کارروائی وہ بہتر ... کو رات کے آٹھ بجے ہوئی - اسکی شاہد ہے - کیوں آریہ پترو اب بھی تسلیم کرو گے یا نہیں - کہ آدمیت اور شرافت ہی علم ہے کہ یہہ اور چیز

پنڈت اننت رام جی نے لالہ ہنسراج کے نام کے ساتھ لفظ چوڑا مہیہ لکھہ کر اور سوامی گو بند رام کے نام کے ساتھ دیو دہرم اوبنی لکھہ کر آریہ پبلک کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے اور صافی کا کمال ہی کیا ہے - کیوں نہ ہو جاؤ دو قسم پر چڑھ کے بولتے ہیں اپنے آٹھ برس کے تجربہ سے شہادت دیتا ہوں کہ سوامی گوبند رام پنڈت اننت رام جی لالہ ہنسراج جی لالہ ہنسراج جی اور جھسے زیادہ دیسے آدمی ہیں - صاف دل اور صاف گو ہیں - پالیسی باز نہیں ہیں - ہر شخص ...

ایسے درست ہیں نہ کہ پارسا آدمی ہیں - شملہ کے اکثر لوگ جانتے ہیں کہ وہ کس قسم کے آدمی ہیں - میرے سامنے لالہ ہنسراج جی نے اپنی زبان سے کہا کہ سالانہ جلسہ پر کیا ہم تو پہاڑ کی یاترا کرنے اور کالج کا چندہ جمع کرنے آئے ہیں سو ہمارا مطلب پورا ہو گیا - گو بند رام جی نے مجھسے بدنیتی سے ذکر نہیں کیا - بلکہ اثناء گفتگو میں یہہ بات بھی آ گئی تھی - اور نہ میں نے ارادتاً لالہ خوشی رام جی سے کہا تھا - میرے منہ سے بھی یونہی نکل گیا - جیسا یہہ بات مشہور ہو گئی اور لالہ ہنسراج جی اور لالہ ہنسراج جی تک اسکی خبر پہونچی تو انہوں نے اسکو بدلنا چاہا - لالہ ہنسراج جی کہنے لگے - میں نے یہہ بات ... میں کہی تھی - لالہ ہنسراج جی نے کہا آپ نے میرے منہ سے تو نہیں سنا حکمت کے منہ سے سنا ہوگا - مگر سننے والے بھی گو بند رام ہی تھے - جواب ملنے پر لالہ ہنسراج جی نے شرمندہ ہو کر گردن نیچی کر لی - اور چپ ہو گئے - میں لالہ ہنسراج جی پر نکتہ چینی نہیں کرتا - بلکہ ایسی بات کو ان کی غلطی تصور کرتا ہوں - میرے دل میں لالہ ہنسراج جی کی ویسی ہی عزت ہے جیسی دو برس پہلے تھی ایسا نیک چلن آدمی سے بہتر کوئی ایسا کونسا آدمی ہے جو اپنی غلطیوں سے مبرا ہے - شملہ سماج کی بابت جو انہوں نے لکھ دیا - اسمیں ان سے غلطی صرف اسوجہ سے ہوئی - کہ انکو یکطرفہ کارروائی کی خبر دی گئی ایک ہی پارٹی کے لوگ انکے گرد جمع رہے - دوسری کے لوگوں سے ان کو ملنے کا اتفاق نہیں ہوا - اور جو ایک دو ملے ان سے انہوں نے کچھ حال دریافت نہیں کیا - یہی وجہ انکی غلطی کی ہوئی - ہمارے شند ہار میں غلط چھپا ہے - کہ شملہ میں پنڈت کرپا رام جی نے ایسے رسالہ تقسیم کئے جو کالج کے برخلاف تھے

ان سالوں میں کالج کی تعریف تھی - یہہ بھی غلط چھپا ہے کہ لالہ منشی رام جی نے لالہ خوشی رام جی کے گھر میں میٹنگ کی - وہ اُنکے گھر تک مطلق نہیں آئے - اور لالہ خوشی رام جی افسوس کرتے ہیں - کہ جلسہ کے باعث میں ان سے اچھی طرح مل نہیں سکا - اور نہ خاطر تواضع کر سکا -

راقم
بندہ رگھناتھ داس سکریٹری آریہ سماج سیالکوٹ

نقشہ

آپکا اڈیٹیریل نوٹ جو کہ آپکے پرچہ مطبوعہ ۲۴ اگست کے صفحہ ۷ در بارہ یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور کے شائع ہوا ہے - وہ میری نظر سے گذرا صاحب کو دیکھ کر دلکو اتی کھید ہوا - چنانچہ اُسی آپکے نوٹ کو دیکھ کر میں نے یہاں یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور کے لیئے چندہ کی فہرست کھولی ہے - اور امید ہے - کہ الیور کی کرپا سے کچھ ہو جاویگا - سو آپ مہربانی کرکے ہولیہ نمبر کے کسی کونے میں اس خبر کو پرکاشت کر دیں کیونکہ فہرست چندہ کے لیئے جو کھولی گئی ہے اُسکے ہیڈنگ کے نیچے میں نے اپنے دستخط کیئے ہیں - اور اپیل سکریٹری صاحب یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور کی طرف سے کی گئی ہے - اور چندہ جمع ہو جانے پر سکریٹری صاحب کی سیوا میں روانہ کیا جاویگا -

راقم
گرودتی رام شرما

نقشہ

کرپا کرکے مندرجہ ذیل چندہ طور کے مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیویں -

چونکہ ۱۱ - ۱۰ - ۱۰ حال کو سرسری طور پر قرار پایا تھا - کہ ۲۳ - ۱۰ - ۱۰ حالکو ایک جلسہ اس طور پر کیا جاوے - کہ جسمیں ہون وغیرہ کاروائیاں ہوں - کیونکہ یہہ سماج نہ تو چنداں کثرت فی الحال رکھتی ہے اور نہ یہاں کے بہاسد چنداں قابل تھے - اور وہ سرسری ذکر الصدر پورن ہوا جسکا بیانت مندرجہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے -

پروگرام جلسہ ہٰذا

۲۲ ستمبر سنہ ۹۵ ء بعد دوپہر ۴ بجے شام ۷ بجے شام تک نگر کیرتن -

۲۳ ستمبر سنہ ۹۵ ء قبل دوپہر

۷ بجے سے ۸ بجے تک نگر کیرتن × × ×

۸ بجے ۹ تک ہون × × ×

۹ بجے سے ۱۰ تک - اوپانا درمیان لالہ جیبیلال و کشمیری لال صاحب

۱۰ بجے سے ۱۱ تک - لکچر لالہ بھگوان داس و سردار جگت سنگھ صاحب

بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا

*

بعد دوپہر

۲ بجے سے ۳ بجے تک دھرم چرچا

۳ سے ۴ تک لکچر لالہ بخشی رام صاحب "برہم چرج" پر

۴ بجے سے ۵ تک - لکچر لالہ کشمیری لال "دھرم کی ٹوٹی" پر

۵ سے ۶ تک لکچر سردار جگت سنگھ صاحب "آریہ سماج کے فیدوں" پر

بعد آرتی جلسہ برخاست

۲۲ ستمبر سنہ ۹۵ ء کو بعد دوپہر سردار جگت سنگھ صاحب نگر کیرتن شروع ہوا - قریباً دو سو نگر باسی ہمراہ تھے - (نوٹ) بجے شہر کا مقام ہے - کہ باوجود تالیاں بجانے کے نگر باشی خوشی خوشی آریہ پرشوں کے ساتھ تھے - نگر کیرتن ۷ بجے شام کے بعد آرتی ہو کے سماپت ہوا -

۲۳ ستمبر سنہ ۹۵ ء کو صبح کو بھی نگر کیرتن بڑی اچھی طرح سے ہوا - حاضری ہمراہیاں تقریباً ایک حصہ سے زیادہ تھی - اور اُنمیں لالہ کشمیری لال وغیرہ صاحب مقام دینانگر و دیگر مقامات سے جو باہر کی سماجوں سے آئے ہوئے تھے - بھی شامل تھے -

ہون کا موقعہ چونکہ خاص شہر یعنی بازار کوئی ۵۰ قدم کے فاصلہ پر تھا - اسواسطے باوجود اطلاع کامل کے نگر باشی کوئی دل بند ہی آئے - اور سردار جگت سنگھ و کشمیری لال و لالہ جیبولال صاحبان نے ہون کو پورن کیا - بعد ازاں لالہ جیبولال صاحب کہنہ دینانگر نے اوپانا کرائی - اور بعد اوپانا کے بھجن وغیرہ گائین کرنے کے بعد لالہ کشمیری لال جی نے سرمن دیا اور لالہ بھگوان داس صاحب دفتر قانون گو تحصیل نوز پور نے دھرم شکشا پر لکچر دیا - اور بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا -

بعد دوپہر جو وقت کہ دھرم چرچا کے واسطے مقرر کیا گیا تھا - اس سے آدہ گھنٹہ وقت نکال دیا گیا - اسواسطے کہ کسی صاحب پوربک لی نے پرشن اوتر نہیں کیا - اب انتظار آدہ گھنٹہ لکچر شروع ہوا -

پہر لالہ بخشی رام صاحب سکنہ بیان پور علاقہ دینانگر نے برہم چرج دھرم پر لکچر دیا حاضری وجہہ پڑنے سنوہر الفاظ میں ایسی بلاغت و فصاحت

سے دیا۔ کہ جسکا اثر سامعین پر بہت ہوا۔
ایسا ہی لالہ کشمیری لال صاحب منتری آریہ سماج
دینا نگر نے دہرموں کے نرنے پر دیا جس میں
کہ کرسچین مت کا بہت سا کھنڈن ہوا۔
پھر سردار جگت سنگھ صاحب اپدیشک نے آریہ
سماج کے نیموں پر لکچر دیا۔ چونکہ سردار صاحب
نے قسم قسم کے پرمانوں اور دلیلوں سے پایۂ ثبوت
کو پہونچایا یعنی سمجھا دیا۔ جو کل اصحاب کے اور
حاضرین کے دل پر خوب طرح پر نقش ہو گیا
قصہ کوتاہ کہ ان ہر سہ لکچروں کے اثر کی
تحریر نہ قلم کو یارا ہے۔ اور نہ زبان کو طاقت
بیان ہے۔ اسکو مبالغہ نہ سمجھیں۔ جسکی تقویت
پروگرام کے دیکھنے سے بخوبی ہوتی ہے۔
بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا۔

نمستے

لالہ شمبھو داس صاحب فرات کہ چھڑ کیلی رئیس گوجرات
وائس پریزیڈنٹ آریہ سماج گوجرات نے
اپنی دختر کا ناطہ برخلاف نوشتہ آئین اقرار نامہ
و رسم پرنیہ کے اپنی برادری بونجاہی سے باہر ایک
شخص ذات چوپڑہ کے ساتھ کر دیا تھا بونجاہی
نے ایک بڑا بھاری جلسہ اسکے برخلاف ۱۸ ۱۹
بھادوں سنہ گوجرات میں کیا۔ اور اسکو
مجبور کیا۔ کہ یا تو وہ ناطہ ہٹا لے ورنہ اس کا
حقہ پانی بند کر دیا جاویگا۔ اور جو ناطے اسکے
بچوں کے قوم بونجاہی میں ہیں وہ سب منسوخ کئے
جاوینگے۔ مگر اس شیر مرد نے باوجودیکہ اسکے
سب رشتہ دار اور سنگی دوست بونجاہی اس جلسہ میں
شامل تھے۔ مطلق پرواہ نہ کی۔ اور اپنے ارادہ پر
قائم رہا۔ بلکہ ایک عمدہ تقریر کی۔ جسمیں سب کے
دل موم ہو گئے۔ مگر آخر کار فتوے اسکے برخلاف
پاس ہو ہی گیا۔ شادی مبارک مورخہ ۱۳ بیساکھ
کو جو کھتریوں کے تواریخ میں ایک تواریخی دن
سمجھنا چاہیئے۔ وقوع میں آئی۔ باوجود بہت
سی روکاوٹوں کے جو بونجاہی قوم نے ہر ایک
کام میں ڈالنے کی کوشش کی۔ شادی اس رونق
سے ہوئی۔ کہ کبھی کوئی ایسی گوجرات میں نہ
ہوئی تھی۔ کیونکہ باہر ہی لوگ اور مختلف سماجوں
کے لوگ مثل جلالپور وزیر آباد بہت تپاک سے
شامل ہوئے۔ اور امداد کی۔ شادی ویدک ریتی
سے ہوئی۔ جسپر دولہا کے والد نے دان
بھی حسب ذیل کر کے سکھ کئی آریہ سماج کے
سپرد کیا۔ مہا ودیالہ جالندھر ۵ یتیم خانہ
فیروزپور ۵ گوجرات آریہ سماج ۵۔
دولہا کا نام حاکم رائے بی اے ہے۔ جو اگلے
دفعہ دسمبر میں ایل ایل بی کے امتحان میں شامل
ہونگے۔ نوجوان عمر تقریباً ۲۵ سال انترنگ سبھا
آریہ سماج لاہور (وچھووالی) کے سبھاسد
ہیں سنسکرت دان۔ دولھن کی عمر تقریباً ۱۴
سال اور تعلیم یافتہ ہے۔ ہمارے آریہ بھائیوں کو
اس بیاہ کی تقلید کر کے ایسی بے فائدہ بکھیڑوں
کو جو باہر ہی اور بونجاہی کی ہیں۔ دور کرنا
چاہیئے۔

راقم آپ کا داس
حاکم رائے چوپڑہ بی اے
ممبر آریہ سماج لاہور (وچھووالی)

لالہ مرلیدھر کی کُھل لیلا

بھارت مشتہر ہار مورخہ ۲۹ ستمبر میں لالہ مرلیدھر
جی" جودہ پور کے رسالوں کی نسبت لالہ منشی رام
کی رائے اور مہاتما پارٹی کا لیلا" کا عنوان
دیکر رقمطراز ہیں کہ" لالہ منشی رام سے بہت دیر
تک ریل گاڑی میں گفتگو ہوئی" تو آخر آنکے منہ
سے یہ الفاظ نکل ہی پڑے کہ (مجھے کامل یقین
ہے کہ اگر پہلے جودہ پور کے رزولیوشنوں کی
بابت لالہ ہنسراج جی کو معلوم ہوتا تو وہ ان کو
ہرگز نہ نکلنے دیتے) مگر افسوس کہ ہنسراج جی
پہ جب آپ اپنے اخبار میں الزام چھاپتے ہیں
تو آپ نوٹ بھی نہیں دیتے۔ کہ یہ باتیں غلط معلوم
ہوتی ہیں۔ بلکہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ آپکے ویدک
سادھو پورنا نند کہتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس
لالہ ہنسراج جی کی دستخطی چٹھی ہے۔ وغیرہ۔ اس
بات کی تصدیق تو لالہ منشی رام خود کرینگے
کہ آیا انہوں نے مندرجہ بالا الفاظ جو لالہ
مرلیدھر نے انکے منہ سے نکلے ہوئے کہے ہیں
کہے تھے۔ یا نہیں۔ مگر یہ مانکر بھی کہ انہوں
نے ایسا کیا ہوگا۔ ہرگز سدھ نہیں ہوتا۔ کہ
جودہ پور کے رسالوں سے لالہ ہنسراج جی کا
کوئی تعلق نہیں ہے۔ رہا جودہ پور کے رزولیوشنوں
کا معاملہ سو اسکے بارے میں ہم دعوے سے
کہتے ہیں کہ ست دھرم پرچارک میں آج تک
کوئی بھی ایسی تحریر نہیں چھپی۔ کہ جسمیں جودہ پور
کے رزولیوشنوں کا الزام لالہ ہنسراج جی
پر لگایا گیا ہو۔ جودہ پور کے رزولیوشنوں کے
پاس کرانے والے تو وہ مہاپرش ہیں جنہوں
نے ہمارے چنچل لیڈروں کو اپنی گروہ
پالیسی کے چکر پر چڑھا رکھا ہے۔ جہانتک
ہمارا خیال ہے۔ ست دھرم پرچارک میں آج تک
لالہ ہنسراج پر کوئی بھی جھوٹا الزام نہیں
لگایا۔ جسقدر الزام انپر لگائے گئے ہیں۔
انکے ثبوت میں ایسے زبردست واقعات اور

پرچارن پیش کیئے گئے ہیں کہ جنکی تردید آج تک انکے کسی چیلے نے بھی نہیں کی - پنڈت لورنا تھ جی یا انکے کسی مترکے پاس یدی کوئی سپتر نہ ہو تو انچرج نہیں کیونکہ یہہ بات تو رزولیشن کی طرح ظاہر ہو چکی ہے - کہ سارے پرکاشانند کو پتر لکھے گئے لالہ ہنسراج جی کے اگیش لینے کی صلاح دیتے ہے پہلے بہتر ہوتا کہ آپ ان سے دلجمعی کرلیتے کہ آیا درحقیقت جودہ پورمیں پرکاشانند سے ان کا پتر ویہار جاری ہا یا نہیں - وہ کونسی چٹھیاں ہیں جنکا لکھا جانا بھارت سدھار میں سویکار کیا جاچکا ہے - اور جن کا ذکر رائے زادہ اینداس صاحب ایم اے آدی اپنے کئی دوستوں سے کرچکے ہیں - اس عقدے کو یدی آپ لالہ ہنسراج جی سے حل کرادیں - تو سارا معاملہ صاف ہوجاوے -

دیدک دھرم کا سیوک ڈبلیو سی - ودیارتھی -

جناب ایڈیٹر اخبار ستیہ دھرم پرچارک - نمستے - نقل چٹھی لالہ اچھبر رام صاحب خلف لالہ مہتومل صاحب اپ پردھان آریہ سماج لودہانہ ارسال خدمت ہے کرپا کرکے بہت جلد چھاپکر مشکور کریں -

لبھورام نیر اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج لودہانہ

نقل چٹھی مطابق اصل

ڈیر ایڈیٹر اخبار ستیہ دھرم پرچارک - نمستے - کرپا کرکے مندرجہ ذیل سطور کو اپنے اخبار میں جگہہ دیکر مشکور فرمادیں - (۱) پہلے تو اخبار بھارت سدھار مطبوعہ ۲۵ - اگست ۱۹۰۹ء میں لالہ بہاداراام طالب علم نے چھپوایا تھا - کہ جو مبلغ ... روپیہ ہیں نے ڈیپوٹیشن استری مہاودیالہ جالندھر کو دیا - ڈیپوٹیشن مذکور نے مجھ سے یہہ کہکر لیا کہ تمہارے پتا اور پورن چند وکیل نے تین تین روپیہ دیئے ہیں - جوکہ بالکل ہی غلط تھا - مجھے ڈیپوٹیشن نے ایسا ہرگز نہیں کہا - جسکی بابت میں نے بجواب چٹھی لالہ لبھورام نیر اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج لودہانہ صاف طور پر لکھہ دیا تھا - کہ جو کچھہ میری نسبت انہوں نے بھارت سدھار میں لکھا ہے - بالکل غلط ہے (اب پھر لالہ شب چند ... چٹھی مطبوعہ آریہ مسینجر ۳ - اکتوبر ۱۹۰۹ع نمبر ۱۲ میں لکھتے ہیں کہ اپ پردھان کے لڑکے نے ڈیپوٹیشن استری مہاودیالہ جالندھر کو کچھہ نہیں دیا - دیکھئے ہیں ... یہی مشہور کرنی ہے - بالکل جھوٹ -

میں نے نہایت بڑی خوشی سے مبلغ ایک روپیہ ڈیپوٹیشن استری مہاودیالہ کو دان دیا - (۲) لالہ شب چند کی چٹھی تقریباً سب ہی غلط بیانیوں سے پر ہے - مگر میرے تعلق کی جو بات ہے اسکو بتلا دیتا ہوں - لالہ شب چند نے جو لکھا ہے - کہ ڈیپوٹیشن کے ہمراہ ۱۴ سالہ سے ۱۰ سال تک کے دو لڑکے تھے - سراسر غلط - سفید جھوٹ اسی کو کہتے ہیں - ڈیپوٹیشن کے ہمراہ کوئی بھی ایسا نہیں تھا - جسکی عمر ۲۵ سال سے کم ہو - اسکے آگے دو دو تین تین لڑکے نہ ہوں - (۳) چہ خوب دروغ گورا حافظہ نہ باشد لالہ بہاداراام طالب علم اپنی چٹھی مطبوعہ بھارت سدھار میں چھپواتے ہیں کہ لالہ اچھبر رام اپ پردھان کے لڑکے سے ... روپیہ ڈیپوٹیشن استری مہاودیالہ نے دان لیا اور لالہ شب چند اپنی چٹھی (مطبوعہ آریہ مسینجر) میں چھپواتے ہیں کہ اپ پردھان کے لڑکے نے کچھہ نہیں دیا - یونہیں مشہور کرتے ہیں افسوس ہے -

اسکی ایک ایک نقل اخبار بھارت سدھار و اخبار آریہ پتر کا لاہور کو روانہ کی جاویگی -

آپکا داس

اچھبر رام کلرک ڈاکخانہ خلف لالہ مہتومل اپ پردھان آریہ سماج لودہانہ

(بحروف انگریزی)

(نوٹ) اب لالہ بہاداراام جی کیا کہنا باقی ہے - بھلے پرشوں پر الزام لگاتے ہوئے کچھہ تو کانشنس سے صلاح لیلیا کرو - آپ تو گرو جی سے بھی بڑھ گئے -

---

دیانند کالج میں زبردستی

کچھہ مدت ہوئی کہ ہیڈ گورو کا زبانی حکم مجھے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کی معرفت

(نوٹ) لالہ مرلی دھر جی کی لیاقت اور شرافت پر آفرین ہے اور انکی سمجھہ کا تو کیا ہی کہنا ہے - خود جو بات جیسے صلح کی چھیڑی تھی اور ہم سے جو کچھہ اقرار کرگئے تھے اسکا ذکر تک نہیں اور ایک لفظ مطلب کا لگیا تو جھٹ لکھہ مارا - کیوں لالہ جی بات کو چھپانے کا نام کیا ہے؟ آپ نے اقرار کیا تھا - کہ آپ لالہ ہنسراج وغیرہ کو اس بات پر راضی کرلینگے کہ جو کچھہ پیدرل سے مانسو میں سدھانت پنڈتوں کی سبھا نکالے اسے وہ مان لیویں - پھر اب تک خاموشی کیوں ہے؟ کیا آپکی بات کوئی نہیں سنتا - آپ یہہ تو فرمایئے کہ ہم نے کب کہا تھا - کہ رزولیوشن لالہ ہنسراج نے پاس کرائے تھے - ہاں اب بھی مانتے ہیں کہ لالہ ہنسراج کبھی ان رزولیوشنوں کو شایع نہ ہونے دیتے بلکہ ایسلیئے کہ وہ پبلک کو انکے گرہن کرنے کے لیئے طیار نہیں سمجھتے - ایسا تو کبھی ظاہر کرنا آپکے لئے ضروری تھا - ایڈیٹر اپنے ہی کرے ہ مانس و شے کے رزولیوشن سے اتفاق نہیں رکھتے

بدیں مضمون ملا کہ آیندہ کے لیئے تم انارکلی سماج کے ممبر ہو - اور تمہیں وہاں چندہ دینا ہوگا - جسکے جواب میں میں نے کہا کہ جب موقعہ آئے گا دیکھہ لونگا - گویا اس سے ایک طرح کیا بلکہ صاف انکار مراد تہا - خیر جب مہینہ آیا تو تنخواہ کے قبض الوصول کے ساتھہ جھٹ چندہ کی فہرست بھی شامل ہوئی ہوئی آن موجود ہوئی -

" اس سے صاف ظاہر ہے کہ دال میں کالا ضرور ہے - اور یہہ جس محکمہ سے قبض الوصول جاری ہے - اُسی محکمہ سے فہرست چندہ بھی جاری ہوتی ہے - " فہرست چندہ پر ٹھیک اُس ترتیب سے نام درج تھے (اور ہیں) جیسا کہ قبض الوصول میں تھے - دونوں پر دستخط کرائے گئے اور تنخواہ دیتے گئے - اسپر میں نے کہا کہ میں یہہ کہا - جواب ملا کہ حکم ایسا ہی ہے تمہاری رپورٹ کیجا دیگی - خیر آتما کی کمزوری نے ناجائز حکم کو کچھہ دیر کے لیئے مانا - لیکن اب میں ایشور کی دیا سے صاف طور پر لکھتا ہوں کہ نہ میں نے کبھی انارکلی سماج میں ممبری کی درخواست دی تھی - اور نہ ہی میں نے اپنی مرضی سے اسکو کبھی چندہ دیا - اور نہ ہی اسکے کسی ہفتہ وار جلسہ میں حاضر ہوا - اور نہ ہی میں ان خیالات کا پیرو ہوں - اور نہ ہی اُن کے خیالات کو اچھا اور نیک خیال کرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ملک کا ایسے بکھیڑوں سے کبھی ادھار نہیں ہو سکتا - میں یہہ چند سطور آریہ پبلک کی خدمت میں اسلیئے پیش کرتا ہوں کہ وہ دھیان دھریں - اور دیکھیں کہ کالج میں کسطرح کی چالبازیوں کا برتاؤ ہو رہا ہے اور دہرم بیچارہ کس رُخ پر چل رہا ہے -

آریہ پبلک کا سیوک
نہال سنگھ، سکنڈ ماسٹر پرائمری ڈیپارٹمنٹ
دیانند اینگلو ویدک سکول لاہور -

(نوٹ) ناظرین اس چٹھی کو غور سے ملاحظہ فرماویں - آریہ پرشوں کے کالج سے قطع تعلق کے بعد اب پرنسپل صاحب بالکل نڈر ہیں لالہ جیت رام جی کیا کوئی قاعدہ مینیجنگ کمیٹی نے پاس کر دیا ہے - کہ ہر ایک اُستاد سے سماج کا چندہ زبردستی لیا جاوے کچھہ تو ایشور سے ڈرو - شاید اسطرح زبردستی سے آریہ اُستادوں کو بھی نکال دینے کا ارادہ ہے - پھر تو بخوف راجیہ ہوگا - آریہ پبلک دھیان دیوے - یہہ مہارشی کی یادگار ہے - جہانکہ اُستادوں سے مانس پرچار کے لیئے زبردستی چندہ لیا جاتا ہے - (افسوس)

کارسپانڈنس

اجمیر

لالہ وزیر چند جی لکھتے ہیں کہ ماہ ستمبر کے آخری عشرہ میں یہاں پر دیاکھیانوں کی خوب ہی بہار رہی - لالہ منشی رام جی صاحب کے دیاکھیانوں کا اثر پبلک کے دلوں پر ابھی تازہ ہی تھا - کہ سری یُت پنڈت گوری شنکر جی صاحب نائیب حاکم جہازپور (ریاست اودے پور) سابق انسپکٹر سربستی آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی شمالی نے ست اُپدیشوں کی جھڑی لگا دی پورانک پاکھنڈ رُوپی میگھ جو دہرم روپی سورج کے پرکاش کو روکنے کی دھمکیاں دے رہا تھا - وہ چار یوم میں ہی چھن بھن کر مطلع صاف ہوگیا - اور گنگا منڈل (مہامنڈل) کا ایک بھگوہ گیدڑ جو اپنے دائیں وائیں سے پبلک کے کان کھا رہا تھا - ڈیرہ ڈنڈا اُٹھا چلتا ہوا پنڈت صاحب کا پہلا دیاکھیان بتاریخ ۲۴ ستمبر سائنکال کے ۱/۲ ۷ بجے گھاس کٹرہ (شاخ) سماج میں پاکھنڈ کھنڈن پر بہت ہو دہام سے ہوا - حاضری قریب ۵۰۰ کی تھی - پوپ لیلا سنسنی کے کچھہ بدمعاشوں نے تھوڑے سے پتھر بھی پھینکے - جو کہ دو ایک سبھاسدوں کے لگے بھی - مگر بعد کو پولس کا انتظام ہو جانے سے شانتی رہی پنڈت جی نے نہایت سبھتا کے ساتھہ سوامی دیانند کے کُتا کشوں کا جو اُنہوں نے سوامی جی مہاراج پر کیئے تھے - اُتر دیا - اور اوکت سماج کی گپت لیلا کو بھلے پرکار شیرین الفاظ میں ورنن کر کے اس پرکار کے رنگے گیدڑوں سے ہوشیار رہنے کے لیئے پبلک کی توجہ کھینچی دوسرا دیاکھیان ۲۶ ستمبر کو آریہ سماج بھون میں اُتسو ہوم کے ساتھہ دہرم وشے پر بڑا پریم مدہتا کے ساتھہ ایک گھنٹہ تک دہرم وشے پر وکتا کر کے قریبا دو گھنٹہ تک پنڈت صاحب نے یکتی اور پرمانوں سے مہربانی کے ساتھہ الیشرانند کے ۲۵ - تاریخ کے دیاکھیان کا کھنڈن کیا - کہ جسکا اثر شروتاگنوں پر نہایت عمدہ ہوا - تیسرا دیاکھیان ۲۸ - تاریخ کو گھاس کٹرا سماج میں ست اسّت نرنے پر ہوا - شروتاگنوں کی تعداد قریبا ۶۰۰ کی تھی

چوتھا ودیا کھیان ۳۰ ستمبر کو شرادہ اور تیرتھ وشنو پرچارک بھون میں ہوا۔ یہہ ودیا کھیان بھی بہت الت اور مشہور تھا۔ ان ودیا کھیانوں کا اثر اہل شہر پر بڑا بھاری پڑا اور ہر جگہ تعریف ہو رہی ہے۔ میں پنڈت صاحب کو اجمیر نواسی آریہ بھائیوں کی طرف سے اتینت دھنیاد دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنے ست اپدیشوں سے اجمیر نواسیوں کو بہت بڑا لابھ پہونچایا اور امید کرتا ہوں کہ ہمیشہ جب کبھی آپ یہاں تشریف لاویں گے۔ اسی طرح سے لابھ پہونچایا کرینگے۔

راولپنڈی میں ایک عجیب خبر

یہاں ایک یوگی آیا ہے وہ اپنے کو سردار سجان سنگھ رئیس راولپنڈی کا پچھلے جنم کا لڑکا کہتا ہے۔ ہم نے سوال کیا کہ آپ سردار صاحب کو شنتجہ کراؤ تاکہ آپکی عزت ہو۔ جواب ملا کہ مجھکو کچھ لفظی عزت کی ضرورت نہیں ہے۔ اور میں سرشٹی کرم کے ورودھ کام کرتا ہوں۔ یدی سردار صاحب کو شنتجہ کرنے کی ضرورت ہے تو ویدک کرم یعنی سوا لاکھ آہوتی کا یگیہ کریں اور ایک ویدک شالا کسی ندی کے کنارہ یا پہاڑ میں بنوادیں ۲۵ ودیارتھی اور ایک مہان پنڈت منگوا کر انکے کھان پان کا پربندھ کریں۔ رشی کرت گرنتھ اور وید پڑھائے جاویں۔ ۴۸ برس کے اندر کوئی ودیارتھی اس شالا سے آنے نہ پاوے جب یہہ شالا کھل جاویگی شنتجہ کرادونگا۔ ورنہ چپ ہوں۔

یہہ شخص سوامی دیانند کے نام لینے سے ٹھنڈے سانس لیتا ہے۔ باقی حال پھر دریافت کرکے مفصل لکھونگا۔ (نامہ نگار)

لوکل

کنیا مہاودیالہ کے لیئے ڈیپوٹیشن

۱۔ جالندھر سماج کی آگیا انوسار۔ لالہ سنت رام لالہ جگنناتھ۔ لالہ دیو راج۔ ۱۵۔ جون ۱۹۰۶ء کو اچھی ٹانڈہ گئے۔ اور مہاودیالہ کے لیئے بھکشا مانگی۔ لوکل سماج کے ممبران ڈاکٹر رلا رام کی سہایتا اور پرشارتھ سے قریباً ۴۰ روپیہ وصول ہوئے۔

۲۔ لودہانہ کے ڈیپوٹیشن میں لالہ رام کشن۔ رائیزادہ بھگت رام۔ لالہ کالی سرن۔ لالہ بشمبر داس۔ لالہ دیو راج گئے۔ ممبران لوکل سماج اور خصوصاً لالہ لبھو رام کی سہایتا سے ایکسو روپیہ کے قریباً چندہ ہوا۔

۳۔ ۵ اگست ۱۹۰۶ء کو۔ لالہ رام کشن۔ لالہ جگنناتھ۔ لالہ تیلو مل۔ لالہ دیو راج۔ جالندھر شہر میں بھکشا کے لیئے گئے۔ چونکہ کثرت سے بخار پھیلا ہوا تھا۔ اس لیئے یہی مناسب سمجھا کہ پھر کسی وقت پر کام کیا جاوے۔ اسلیئے واپس چلے آئے۔

۴۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء کو رائیزادہ بھگت رام سردار سرجن سنگھ۔ پنڈت پورنانند۔ لالہ دیو راج بنگہ گئے۔ برسات کی وجہ سے نوانشہر سے ابھی تک نہیں جا سکتے تھے۔ اس لیئے شام کے وقت ڈیپوٹیشن موضع کھٹرکڑ کلاں میں پہنچا۔ سردار سرجن سنگھ نے زمینداروں کو آریہ پرشوں کے گانوں میں آنے کا سندیسا سنایا۔ بہت لوگ جمع ہوئے۔ پنڈت پورنانند نے دھرم اپدیش دیا۔

جسکے بعد لالہ دیو راج نے کنیا مہاودیالہ اور استری سکھشا پر لیکچر دیا۔ پھر بھکشا شروع ہوئی۔ پینتیس من غلہ گندم اور نقد روپیہ مہاودیالہ کو ملے۔

۵ ستمبر ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پنڈت مہاشہ لالہ رام کشن جی معہ لالہ درگاداس جی کے نوانشہر سے شوبہائے مان ہوئے۔ بہت سے بھدر پرش بنگہ کے ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ اور بارہ بجے تک بازار میں بھکشا کی گئی۔ مہاودیالہ کے لیئے ۷۰ روپیہ وصول ہوئے۔ استریوں نے بھی نقد اور بستر دیئے۔

۶۔ اسی دن دو بجے کے قریب۔ لالہ رام کشن رائیزادہ بھگت رام۔ سردار سرجن سنگھ۔ لالہ دیو راج۔ گھوڑوں پر سوار ہوکر موضع جگت پور میں گئے۔ یہہ گاؤں بنگہ سے ۵ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ لالہ جے چند نے ۵۰ مہاودیالہ کو دیئے۔

۷۔ لالہ جے چند کے ساتھ ڈیپوٹیشن پھر موضع کمند پور گیا۔ یہاں لالہ گوکل چند و دیگر صاحبان ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ اور عام بھکشا سے ۵۰ روپیہ مہاودیالہ کو پراپت ہوئے۔

۸۔ یہاں سے روانہ ہوکر لالہ گوکل چند جی کو ساتھ لیکر ڈیپوٹیشن گنا چور پہونچا۔ شام کا وقت ہو گیا تھا۔ زیادہ کام نہ کر سکے۔ تاہم چھبیس روپیہ پراپت ہوئے۔

۹۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء کو۔ نوانشہر میں کام کیا۔ بہت سے سجن پرش ڈیپوٹیشن کے ساتھ ہو گئے تھے۔ ۹۰ روپیہ پراپت ہوئے۔ لالہ دیو راج نے شام کو استری سکھشا پر لیکچر بھی دیا۔

۱۰۔ ۲۶ ستمبر کو ڈیپوٹیشن راہوں پہونچا۔ لالہ ... رام جی پہلے ہی یہاں آئے ہوئے تھے۔ لالہ سوہن لال سب ... چیف کالج بورڈنگ ہاؤس اور

لالہ دیالی رام پروفیسر پٹیالہ کالج و دیگر صاحبان کی امداد سے بھکشا کیگئی۔ اور ۲۵ روپیہ وصول ہوئے۔ سمہ بہت تھوڑا تھا۔ ورنہ بہت دھن پراپت ہو جاتا۔ ہمیں تجربہ ہو گیا ہے۔ کہ یدی کام کیا جاوے تو میدان فراخ ہے۔

۱۱- میلہ دسہرہ کے موقعہ پر لالہ گوجرمل۔ لالہ شام لعل لالہ امر سنگھ۔ لالہ دیولج۔ لالہ رام کشن نے کنیا پاٹشالا کے لیئے بھکشا مانگی۔ ۲۵ روپیہ پراپت ہوئے۔

اتوار کو سماج مندر میں پنڈت سری پت کرانے پرارتھنا کرائی۔ اور پنڈت بھیا رتھ پرکاش سے کتھا کی۔ میلہ دسہرہ خوب دھوم دھام سے ہوا۔ منڈی کی رونق پچھلے سال سے زیادہ تھی۔ منڈی کی کھیلوں دیکھنے کے لیے مہاراجہ کپورتھلہ بھی تشریف لائے۔ میر محفلی سید حسین شاہ بیرگ لاہوری حال ملازم ست دھرم پرچارک پریس کے تالاب دسہرہ میں تیرنے کی کیفیت قابل دید تھی۔

شہر میں ابھی بخار کا بڑا زور ہے۔ بخار کی ساری وجہ شہر کے گرد پانی جمع رہنے کا باعث ہے امید ہے کہ کمیٹی آئیندہ کے لیئے بارش کا پانی نکالنے کے لیئے کافی انتظام کریگی۔

اشتہارات

دینانگر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

۲۷-۲۸- اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ع کو قرار پاچکا ہے۔ بھجن مہاشہ و اپدیشک تشریف لاکر جلسہ کی رونق کو بڑھاویں۔ اور نیز ۱۰- اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ع کی سبھا کمیٹی میں یہہ پاس ہوا کہ اپیل ویدپرچار فنڈ کے لیئے ہو۔

آنریری سکرٹری آریہ سماج کمیٹی دینانگر۔

اشتہار

چونکہ یتیم خانہ آریہ سماج چھاونی فیروز پور میں دو یتیمہ جنکی حسب تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔ قابل شادی ہو گئی ہیں۔ اور منیجنگ کمیٹی کو انکی شادی کرنا منظور ہے۔ لہذا اشتہار دیا جاتا ہے۔ کہ جو شخص انکا ہمقوم شادی کرنا چاہے تو وہ اپنی درخواست بنام سکرٹری یتیم خانہ ہذا اخیر نومبر سنہ ۱۹۰۵ع تک بھیجدیوے۔

اسمائے یتیمان

مسماۃ گنگی عمرہ ۱۵ سالہ ذات بھیرا پرائمری تک یتیم خانہ کے پاٹشالہ میں پڑھی ہے۔ اور سلائی کشیدہ میں ہوشیار ہے۔

مسماۃ جیونی عمرہ ۱۵ سالہ ذات جٹ۔

درخواست دھندہ کو شرائط ذیل کی پابندی ضروری ہوگی۔ (۱) عمرہ ۳۰ سال سے زیادہ نہ ہو (۲) مریض نہ ہو (۳) کوئی عضو ناکارہ نہ ہو (۴) نیک چلن ہو۔ (۵) دوسری عورت نہ رکھتا ہو (۶) خواندہ ہو۔ (۷) خارج از برادری نہ ہو (۸) ذریعہ معاش عمدہ ہو۔ درخواست کسی آریہ سماج یا ذی عزت کی سفارش سے آنی چاہیئے اور درخواست میں ہر ایک شرائط کی بابت مفصل حال لکھنا ہوگا۔

المشتہر

سکرٹری یتیم خانہ فیروز پور چھاونی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ نصف قیمت پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ :- اسکے کھانے سے دل و دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف۔ پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخصوص مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیئے یہہ اکسیر ہے۔ یہہ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ عہ

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد اس سے صحت یاب ہوتے ہیں سست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں بچپن کی بیوقوفیوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ عہ

دوائی آتشک :- آتشک خواہ کیسا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر ناک میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر [illegible] دستہ آنیکے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ایک [illegible]

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے یہ امراض دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

ایک کھتری کنیا کیلیئے بر کی ضرورت

شرائط بہ تفصیل ذیل ہیں (۱) لڑکا اقوام کھتہ مرور [illegible] ہو۔ خواہ ڈھائی گھر میں سے خواہ چار گھر میں سے (۲) لڑکی کی عمر ۱۴ اور ۱۵ سال کے درمیان ہو (۳) [illegible] کا ہو صحت اچھی ہو (۴) خواندہ ہو [illegible] کا ذریعہ معاش عمدہ ہو۔ اگر طالب علم ہو تو کسی جگہ [illegible] ہے۔ والدین کی حالت اچھی ہو۔ اگر ناخواندہ ہو تو معاش عمدہ [illegible] ہو (۵) [illegible] درخواست کنندہ اپنے حالات مفصلہ بالا طلب کرے۔ درخواستیں [illegible]

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع وِدیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر ہفتہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحہ پر شائع ہوتا ہے

اور

قریب قریب ایشیا و یورپ کے ذی شان ناظرین کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اس میں علاوہ مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل سوشل اصلاحی مضامین ہفتہ اقلیم کی تازہ خبریں تاربرقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ ادب باذوق لطائف ظرائف تجربہ کی پرمغز باتیں نصیحتیں دلچسپ سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رامچندر صاحب ویش مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر کی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں۔ جو صاحب پیشگی منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائیں گے۔ ان کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائے گا۔ درخواستیں بتہ ذیل آنی چاہئیں

المشتہر کرشن سروپ منیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگر آپ نہیں ہو سکے ہیں کہ عیسائی صاحبان کے پہلے سے سوچا سمجھا ہوا ہے تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنہیں کرسچین مذہب کی تمام عمدہ عمدہ باتیں ہیں۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں تھے یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بے گناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی جوری۔ حضرت مسیح کی بدا رحمی۔ حضرت مریم کی حضرت مسیح کی بے فضلی۔ حضرت مسیح روز کام کیا۔ حضرت مسیح لکھی ہیں مصلوب ہوئے۔ توریت کے رو سے ثابت نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے معجزوں کے اقسام۔ بائبل کا خدا ختنہ عادل عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا پہلی۔ دوسری۔ تیسری چوتھی۔ انجیلیں۔ وغیرہ صحیح کی انتھی عیسائی صاحبان کی غلطیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک تعلیمات اور ان کا آغاز۔ عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ ایپسکوپل۔ ویسلین۔ بانی کیسر روزن کیتھولک۔ یونانی چرچ۔ مکانیہ۔ پروٹسٹنٹ انجیل متی۔ انجیل لوقا یوحنا کی کتاب۔ حضرت موسیٰ کی کتاب شعیا کی کتاب حضرت سلیمان کی کتاب۔ دوسری کتاب۔ وقائع عیسوی۔ انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں ازتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں ازتار۔ لیکن خدمت اہل سنت ان الفاظ میں ادا کی ہے۔ [illegible] صفحہ جلد کی کتاب۔ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں چھپی [illegible] قیمت اور [illegible]

عمدہ مفید کتاب ہے قیمت صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک ادر خریدار بذمہ ویلیو پےایبل الخرچ ہونگے جو صاحبان سے زیادہ خرید لینے پر بیس فیصدی کمیشن۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرمادیں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ المشتہر کرشن سروپ درما

منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بازار وہ بہت مہنگی فروخت ہوتی ہے۔ مزا نہیں ہوتی۔ قلم ٹک ٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکثر جاتی ہے۔ صاف اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت بہت ہی پیش آتی ہے کہ نکمّا نہ پتھر بنانے کے بعد جو سیاہی ناقص ہونے کے پتھر کو واپس بیں۔ جسکے سبب بہت حرج ہوتا ہے۔ ان نقصانوں سے بچنے کے لیے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں مثل ہے۔ اور چمکدار بھی کیفیت ہے کہ جیسے پتھر سیاہ تحریر کھینچئے۔ تو نقش کیا ہو جاتا ہے۔ اس سیاہی نے ان نقصانوں کو دفع کر دیا ہے۔ یہ سیاہی نہایت قابل قدر ہے۔ جن خریدی اسکے تعریف کی منشی جگت نرائن صاحب مہتمم مطبع کو نور کے مالک لکھتے ہیں۔ کہ یہ سیاہی کاپی [illegible] کی [illegible] تعریف کی جاتی ہے قیمت فی سیر [illegible]

[illegible] محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر کرشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جواہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ نقشہ دیر دماغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور رمنا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد ترکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فرو گذاشت نہیں کیگئی۔ بلاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے۔ اس میں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام منبع پیدائش تک موسم اجابت استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے مضامین ایسے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی قطع چھوٹی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف معہ نقشہ درست ہے۔ قیمت صرف ۸ آنہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھولوں کے بڑے درخت (۵) پھولوں کے سایہ دار درخت
(۲) پھولوں کے میانہ درخت (۶) پھولوں کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت (۸) خوشنما درخت

(۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت (۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت مصالحہ وغیرہ
(۱۲) تخم دار درخت (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر (۱۷) نوٹ منتخبات

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کرکے پورے سال کی قیمت مبلغ ۲۶ روپیہ پیشگی بھجوائینگے۔ انکو ایک جیب گھڑی بنام صلیکس واچ قیمتی چھ روپیہ جوبہات صحیح وقت بتلانے والی ہو مفت دیجائیگی

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام　　انعام

جو شخص ثابت کر دے کہ اسکو ہمارے ممیرے کے سرمہ سے بجائے فائدہ کے کسی قدر نقصان پہونچا ہے - اُسکو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیا جاوے گا جو بنک میں داخل کر دیا گیا ہے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے - امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم دھند جالا - پڑبال - غبار - پھولا بل - سرخی - ابتدائی موتیابند ناخونہ - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے - آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو - بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ تحریر فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر بصیغہ ارسال ہونگے - حال ہی گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر کہ جنکو ہم نے امتحان کیمیاوی کے لئے یہ سرمہ دیا تھا - بعد امتحان کیمیاوی اسکی تصدیق کرتے ہیں - کہ ممیرے کا سرمہ میاں سنگھ آہلووالیہ کا تیار کیا ہوا مضر اجزاء سے بالکل پاک اور خالص اعلیٰ قسم کے سرمے اور ایک سفید جڑی بوٹی (ممیرے) سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے - بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ۴؎ روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - درخواست پر پتہ صاف خوشخط تحریر ہو -

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب -

چند صاحبان کے نام مع پتہ تازہ سندات میں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کر کے ممیرے کے سرمہ کے بلکہ سفید اکسیر نسخہ کی بجا طور پر تصدیق کی ہے

جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دھاراشو حیدرآباد دکن -

جناب ڈاکٹر سری پت سہائے صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ ضلع جھانسی - بتاریخ ۲ - جولائی ۱۸۹۳ء

جناب ڈاکٹر بخشی محمد اسمٰعیل صاحب انچارج شفاخانہ چلوارہ ریاست بیوار بتاریخ ۱۰ - جولائی ۱۸۹۳ء

جناب ڈاکٹر غفار داد خان صاحب انچارج شفاخانہ بنور ریاست پٹیالہ - بتاریخ ۲۲ - جون ۱۸۹۳ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ کاسگنج ضلع ایٹہ بتاریخ ۳۰ - جون ۱۸۹۳ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خان صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور بتاریخ ۷ - جولائی ۱۸۹۳ء

جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب ڈویژنل میڈیکل افیسر مقام بوبرہ بوہام تحکیم پور ملک آسام ۱۲ - جولائی ۱۸۹۳ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر بتاریخ ۱۶ - جولائی ۱۸۹۳ء

کچھ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پڑھنے والے ممیرے کے سرمہ کا اشتہار اخبار ہذا کے صفحہ ۔ میں ملاحظہ فرماتے ہونگے اور اسکے علاوہ ہونگے صد ہا مقامات میں بہت سے ڈاکٹروں اور معززوں اور مریضوں کی اسناد خصوصاً ڈاکٹر صاحب ممتحن کیمیاوی ممالک پنجاب کا سارٹیفکیٹ بھی دیکھا جاتا ہوگا - ہر چند آجکل اخباری دنیا میں بیشمار اشتہارات شائع ہوتے ہیں جنکی تعداد ہزاروں سینکڑوں سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہے اور انمیں شاذ و نادر ہی ایسے نکلیں گے - جنکا اشتہار حرف بحرف سچا ہو - مگر برخلاف اسکے ممیرے کا سرمہ والا اشتہار سراسر سچا ثابت ہوا - کیونکہ ہمنے پروفیسر میاں سنگھ جی صاحب مالک کارخانہ سرمہ مذکور سے دونوں قسم کے (سیاہ و سفید) سرمہ کو منگوا کر امتحاناً انکا استعمال کیا - تو بہت ہی مفید پایا - ہمارے بعض دوستوں نے کہا کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر کی قسم سے اس سرمہ میں ڈالی گئی ہے - غرض کچھ ہی ہو آنکھ کی تمام بیماریوں کے لئے لاثانی اور نایاب چیز ہے - عالیجناب ارسطوئے زمان مسیح دوران حکیم سید امیر علی صاحب عرف میر جی نبیرہ خواجہ غریب نواز اجمیری نے بھی جنکی عمر ۷۰ برس کی ہے - اور اپنی حکمت اور وسیع تجربہ کے مقابلہ میں کسیکی دوا کو پسند نہیں فرماتے - اس سرمہ کا استعمال کیا اور فائدہ پاکر بہت تعریف اسکی فرمائی - خوبی یہ کہ کوڑیوں کے مول ہے - ہماری رائے میں اس نادر الوجود سرمہ کے مول میں دنیا بھر کی نعمتیں صدقہ کیجائیں تو زیبا ہے - ۵ ہر دو عالم قیمت خود گفتہ - نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز - آنکھوں کیجیا دیکھتے ہیں طالبوں میں اور نفع ونیا میں اپنی آنکھوں کو بیماری سے بچائیں - کیونکہ آنکھیں سب سے بڑی نعمت ہیں -

پانچ ہزار روپیہ انعام - اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی صفات میں سے ایک صفت کو بھی فرضی ثابت کر دے - تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کیلئے مورخہ ۹ اکتوبر گذشتہ کو جمع کیا گیا ہے - (پروفیسر میاں سنگھ)

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں مِتر بھاؤ سے برتیں" اَتھرو وید کا پالن"

اخبار ست دھرم پرچارک

قیمت ہر ایک سے بحساب حیثیت لیجاتی ہے

جلد ٦

جلد ٦

اودیش

ا۔ ویدک ست دھرم کا پرچار اور ست کا بے تعصب نسبتی ... [illegible]

نیم

ا۔ قیمت عام خریداروں سے ... [illegible]

[illegible]

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر کی نادر کتابیں

[illegible]

کُل درخواستیں مینیجر اخبار ہذا کے نام آنی چاہئیں۔

آریہ اوشدھالیہ

[illegible]

بھاسکر سی مجن

[illegible]

آتشک کی دوا

[illegible]

المشتہر

استری سکشا یعنی اپدیش

استری سکشا پر میں نے بہت دنوں تک تلاش کیا۔ مگر
کوئی ایسا پستک نہ ملا۔ جو کہ شاریرک آتمک اور
سماجک اُنتی استریوں کی کرنے والا ہو۔ مجھ کو اس کی تلاش
بہت دنوں تک رہی۔ اسی عرصہ میں میرا آنا گجرات
کی جانب ہوا۔ یہاں پر مجھ کو میری خواہش کے موافق ایک
اتی اُتم پستک جس کو لوگ یہاں پر [illegible] پستک
مانتے ہیں اور گھر گھر اس کا رواج ہے کیا پاٹھ شالا میں
[illegible] لگیا۔ چونکہ اس کی بھاشا ایسی تھی کہ
جس کو پنجابی شمالی پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں
لہٰذا مجھ کو اس کا اُلتھا ہندی بھاشا میں کرنا پڑا۔
اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں۔ پہلے پرکرن میں
بنیاد درجات سنسکار سے لی مکان کی بنیاد دوسرے
پرکرن میں دیدیا۔ تیسرے میں [illegible]۔ چوتھے میں دھرم
پانچویں میں [illegible] برت۔ چھٹے میں گرہ کرتیہ۔ [illegible]
گھر کا کام کاج ساتویں میں بالکوں کا پالن اور شکشا
آٹھویں کرتویہ کرتویہ۔ [illegible] کا ذکر ہے
اب یہ پستک بالکل تیار ہے۔ کیول چھپنا باقی ہے
تین سو گراہک ہو جانے پر چھپنا شروع ہو جائے گا
کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک مہاشیوں کے
اُتساہ پر موقوف ہے۔ اگر اس پستک کو خرید کر
مہاشے استری کی شرم کا اُچت سمان کیا۔ تو آئندہ
بھی ایسے ہی امولیہ خزانہ نذر کرنے کی ہمت بڑھے گی
قیمت صرف ۱۲؎ ہے۔ مگر جو مہاشے پیشگی قیمت
۱۵ نومبر کے اندر اندر ارسال فرما کر مدد کریں گے
ان کو صرف ایک روپیہ دینا ہوگا۔
خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے ہونی
چاہیئے۔

المشتہر [illegible] آریہ سماج [illegible] گجرات

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

دوا	کیفیت
[illegible]	بیحد مقوی [illegible] طاقت کے لیے جو کثرت [illegible] مسکرات طفولیت کی [illegible] کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	ہیضے [illegible] فائدہ ہوتا ہے۔ [illegible] نہیں۔ منٹوں میں آرام ہو جاتا ہے قیمت چار آنہ
[illegible]	[illegible] سوزش جلن۔ بار بار حاجت ہونے کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	[illegible] خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ درد سر [illegible] کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی [illegible]
[illegible]	دانتوں کو [illegible] کیڑا لگنے [illegible] مسوڑھوں کی خرابیاں [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] حافظہ بینائی۔ غبار۔ خارش [illegible] جالا۔ [illegible] کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا [illegible] لاغری [illegible] پیدائش [illegible] روکتا ہے فی تولہ [illegible]
[illegible]	[illegible] ورم جگر [illegible] درد [illegible] کو دور کرتا ہے ۲۰ درجن [illegible]
[illegible]	[illegible] درد [illegible] رہتا ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑ جانے [illegible]
[illegible]	[illegible] منٹ میں [illegible] آتا ہے [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] دیکھنا چاہو تو [illegible] ایک آنہ بھیجو۔ [illegible]
[illegible] رسالہ [illegible]

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی [illegible]

ڈاکٹر [illegible] کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا
اور سینکڑوں نسخوں کو آزمایا کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ
کرتا تھا لیکن مجھے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا ملی ہے
[illegible] کوئی خرابی آ جانے سے نس
میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو۔ تو اس [illegible] کے لگانے
[illegible] اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس کو لی سے
[illegible] کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ [illegible]
فی شیشی [illegible]

عرق کافور [illegible] کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ [illegible] بہت [illegible]
[illegible] آرام ہو جاتا ہے۔ [illegible]
[illegible] فی شیشی [illegible]

المشتہر ڈاکٹر [illegible] دہلی

شائقین فوٹوگرافی

[illegible]

المشتہر [illegible] دہلی

نمبر ۲۹ | کاتک بدی ۵ سمت ۱۹۵۱ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۸ء روز جمعہ | جلد ۶

ست دھرم پرچارک

میری ستمبر ۹۴ء کی بھرمن کتھا

میں نے پہلے ہی پرتگیا کر لی تھی کہ ستمبر کا مہینہ آریہ سماجوں کی سیوا میں اُپستھت ہونے تتھا اُنکی حالت دریافت کرنے کے نمت ارپن کرونگا۔ تد انوسار ۳۱ اگست کی رات کو جالندھر شہر کے ریلوے سٹیشن سے لاہور کی طرف روانہ ہوا۔ یکم ستمبر کی صبح کو لاہور پہونچا۔ اور دو روز برابر آریہ پرتی ندھی سبھا کے جلسوں میں شریک رہا۔ ۳ ستمبر کو میں سیالکوٹ کی طرف اُپدیشک سبھا کا کام دیکھنے تتھا بہت سے ساماجک رشتوں پر وچار کرنے کی غرض سے روانہ ہوا۔ وزیر آباد پہونچنے سے پہلے ہی بارش شروع ہو گئی تھی۔ وزیر آباد سے گاڑی بدلنا پڑتا ہے۔ وہاں سے سیالکوٹ تک عجیب نظارہ تھا۔ ریل کی سڑک پر بعض جگہ اس قدر پانی چڑھ آیا تھا۔ کہ پہیّے دو فٹ سے زیادہ پانی کے اندر چل رہے تھے۔ سیل کی قطاریں آنکھوں میں لہر کی طرح ہو جاتی تھی۔ انجن گاڑی کو نکال لیجانے کی اس طرح کوشش کرتا تھا۔ جس طرح ... ریت کے ٹیلے پر سے ... کھینچ لیجانے کی کوشش کرتا ہے۔ دو بجے کے بعد سیالکوٹ پہونچا۔ ... لالہ ... کے مکان پر ٹھہرا دیا گیا۔ پنڈت آریہ منی جی جو کاشی سے جموں تتھا ... کے لیئے بلائے گئے تھے۔ میرے ہمراہ تھے

سبھا کے کاموں کی دریافت اور وچار میں مشغول ہوئے۔ بارش شام کو بڑے زور سے شروع ہوئی اس رات وہیں رہنا پڑا۔ ۴ ستمبر کو واپس آنہ ہوکر جب دو بجے کے بعد لاہور کے ریلوے سٹیشن پر پہونچا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ پنڈت پورنانند جی جالندھر کا ٹکٹ لیئے ہوئے ٹہل رہے ہیں۔ اُنکے ساتھ بیٹھ کر سندھ کا حال دریافت کیا۔ جالندھر ریلوے سٹیشن پر پنڈت پورنانند جی اتر گئے اور میں دن کی جمع شدہ ڈاک لیکر سیدھا لودھیانہ کو روانہ ہوا۔ رات کے آٹھ بجے لودھیانہ ریلوے سٹیشن پر پہونچا۔ آریہ بھائیوں سے پریم بہت ہے۔ لودھیانہ میں آریہ سماج کی حالت عجیب کشمکش میں پڑی ہوئی ہے۔ معلوم ہوا کہ چند تجربہ سے دل خوش جوان آریہ سماج میں گھس ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن دیکھئے کون کون دبا سکتا ہے۔ آریہ سماج کے پوتر سدھانتوں کو کون بگاڑ سکتا ہے۔؟ میں ۵ کی تن کو ڈاک کے جواب دینے میں مصروف رہا۔ شام کو آریہ جیون کے آدرش پر لالہ امراو سنگھ کے مکان پر ویاکھیان دیا۔ جس میں حاضری قریباً ۲۰۰ آدمیوں کی ہوگی۔ ۶ ستمبر کی صبح میں نے ست دھرم پرچارک کے لیئے مضامین لکھنے کی۔ پنڈت رام رتن جی یاترا میں میرے ہمراہ چلنے کے لیئے پہلے ہی موجود تھے انہیں اسی جگہ چھوڑ گیارہ بجے دہلی ریل میں ایک مقدمہ کی پیروی کے لیئے پھلور روانہ ہوا۔ وہاں پہنچے پنڈت پورنانند جی بھی آن ملے۔ مقدمہ سے فارغ ہو کر میں بابو گوپال کرشن جی ... پلیٹ فارم پر ... سٹیشن کو ...

جو بڑے ورُدھ آریہ ہیں۔ یہہ سجن کئی مرتبہ خیال ظاہر کر چکے تھے۔ کہ ویدک دھرم کا پرچار بطور گرہستھ میں ہو۔ کیونکہ مجھے یہہ دیکھ کر شوک ہوا۔ کہ وہ تیاگی ... ہو رہے تھے۔ اُنکی معرفت میں بابو ... جی۔ ان ... کو ملا۔ جو اُسی جگہ ملازم ہیں۔ بابو صاحب کے خیالات تیاسنیاس کی طرف مائل ہیں۔ لیکن بڑے پریم سے بات چیت کرتے رہے۔ اور خواہش ظاہر کی۔ کہ پھلور میں ضرور دھرم پرچار ہو۔ ان خواہشوں کے سواے تین چار نوجوان ہیں۔ جو آریہ سماج کے سبھاسد ہیں۔ انہیں لالہ جوالا پرشاد فارسٹر کے بڑے اُتساہی نظر آتے تھے۔ مجھے دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ اس جگہ قریباً دس بارہ پرش آریہ سماج کے اصولوں کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے ہیں۔ بابو گوپال کرشن جی کی بیماری کے باعث ویاکھیان کا پربندھ تو نہ ہو سکا۔ کیونکہ پنڈت پورنانند جی نے پھر آنے کا وعدہ کیا۔ پنڈت پورنانند جی نے جالندھر واپس جانا تھا کیونکہ انہیں ستمبر ماس بھر اسی ضلع میں پرچار کرنا تھا۔ اور میں ۷ بجے لودھیانہ کی طرف روانہ ہوا۔ اسی گاڑی میں ماسٹر ... جی رڑکی کی طرف جا رہے تھے۔ لودھیانہ میں پنڈت رام رتن جی بھی میرے ہمراہ ہو لیئے۔ لودھیانہ آریہ سماج کے سبھاسدوں کا اُتساہ دھرم کی طرف اب بہت بڑھا ہوا ہے۔ لالہ امراو سنگھ جی خصوصاً سنسکرت ودیا کی ... کی طرف بڑی رُچی رکھتے ہیں۔ ۵ ستمبر کی شام کو ویاکھیان کے بعد انہوں نے کل ممبروں کو سندھیا کے فوائد کی طرف متوجہ کیا۔ اس سے بہت سے سجنوں نے باقاعدہ دو کال سندھیا کرنیکا

وعدہ کیا - میں آشا رکھتا ہوں کہ وے سب سجن اپنی پرتگیا کا پالن کرینگے - گیارہ بجے رات کے انبالہ چھاونی ریلوے اسٹیشن پر پہونچا - ماسٹر سوہن لال جی بڑی کرپا سے سواری لے آئے تھے انکے مکان پر پہونچا - تو پنڈت کرپا رام جی کو موجود دیکھا - پنڈت جی شملہ سے چلکر کھولی پتہ پرچار کرتے ہوئے اسی دن انبالہ پہونچے تھے سیالکوٹ سے برابر بارش میں جیون بتیت کرتا تھا انبالہ میں بھی بارش کا زور رہا - ستمبر کی صبحکو سندھیا دی سے فارغ ہوکر ڈاک کا کام کرتا رہا - بارش برابر ہوتی رہی - انبالہ چھاونی آریہ سماج میں میرے ویاکھیان ہوئے - ، کی شام کو میرا ویاکھیان مکتی وشے پر تھا - میرے پیچھے پنڈت کرپا رام جی نے آریہ سماج کی اصلیت پر ویاکھیان دیا - پنڈت رام رتن کی لاؤنیوں کا ہر جگہہ بڑا اثر پڑتا رہا - ، کے دن کو میں پردھان لالہ جیت مل سے بھی ملا - اور ان سے درخواست کی آریہ سماج کا مندر بنوانے کا بہت جلد پربندھ کریں - مجھے معلوم ہوا کہ مندر فنڈ میں ۳۰۰ سو روپیہ جمع ہیں - منتری جی سے بھی مکرر مندر کی جلد تیاری کے لیئے پریرنا کی - انبالہ چھاونی کی آبادی تیس ہزار سے زیادہ ہے یہاں بہت سے نوجوان اتساہی ممبر ہیں - خصوصاً اپ پردھان مہاشہ بڑے درڑھ آریہ اور دھرم میں رچی رکھنے والے ہیں - ایسی بڑی آبادی کے لحاظ سے آریہ سماج کے ممبروں کا کام تسلی بخش نہیں ہے - مجھے امید ہے کہ منتری مہاشے جنکا کہ آریہ سماج کے سدھانتوں سے بڑا ہی پریم ہے انکے پھیلانے میں پیشتر کی نسبت زیادہ کوشش کرینگے - چھاونی انبالہ میں مہدعاد محمڈن سکول بڑی رونق پر ہے - اسکی عمارت بھی خاصی عمدہ بنی ہوئی ہے - سوائے آریہ سماج کے اور کوئی پاٹھشالہ

اسجگہہ کام نہیں کر رہی - صرف ہندو سائینٹیفک سبھا ہی کے ۳ یا ۴ ممبر ہیں جو اپنے کام میں دلچسپی لیتے ہیں - ستمبر کی صبحکو سندھیا دی کرموں سے فارغ ہوکر میں معہ پنڈت رامرتن جی کے انبالہ شہر دیکھنے گیا تھے - اس شہر کی آبادی مطابق مردم شماری حال کے ۲۶,۸۵۰ سمجھی جاتی ہے - شہر کچھہ خوبصورت نہیں - سڑکیں نادرست اور صفائی بھی کچھہ اچھی نہیں ہے - شہر میں پہونچکر مجھے معلوم ہوا کہ نہ تو رائے کرانا تہ ایم اے سب جج اور نہ ہی لالہ ودوارکا داس ایم اے پلیڈر شہر میں موجود ہیں - پتہ لیتے ہوئے پھر میں لالہ مرلی دھر جی مشہور پنجابی ہیسٹریٹ کے مکان پر گیا - لالہ مرلی دھر جی معہ پنڈت شہزادہ رام کے تعطیلوں کا پورا لطف اوٹھانیکی غرض سے نالاگڑھ میں سنان کرنے گئے ہوئے تھے - کچھہ دیر انتظار کرکے سیطرف چلدیا - راستے میں دونو صاحب واپس آملے - انکے ساتھہ واپس آنکر لوکل آریہ سماج کے حالات دریافت کرنے میں مشغول ہوا - افسوس سے معلوم ہوا - کہ انبالہ شہر میں کوئی آریہ سماج باقاعدہ نہیں ہے - سوال کیا کہ کسقدر آریہ سبھاسد ہیں - جواب ملا کوئی نہیں - لیکن جب سندھیا سنسکار وغیرہ کی نسبت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لالہ اڈول پرشاد کے سوائے نہ تو کوئی سندھیا کرتا ہے - نہ دیگر سنسکار کرتا ہے - غرضیکہ انبالہ شہر آریہ سماج ایک وہم ہے - ورنہ اگر آریہ سماج ہے تو لالہ اودال پرشاد صاحب ہی سب کچھہ ہیں - مجھے نہایت تعجب ہوا کہ لالہ دوارکا داس جی ایم اے کی موجودگی میں جو پٹیالہ سی جگہہ میں اپنے دھارمک پورشارتہ کیلئے مشہور تھے - انبالہ شہر میں آریہ سماج کا چرچا ہی معدوم ہو - اسمیں شک نہیں کہ جب کوئی اپدیشک آتا ہے تو اسکا لکچر کرایا جاتا ہے - لیکن اس سے دھرم کی وہ برہی جسکی کہ ضرورت ہے نہیں ہو سکتی - باقی آیندہ

منشی رام

ایڈیٹوریل نوٹس

ویدادی ست شاستروں کی تعلیم میں کوشش اور انکے مطلب کا سرسادھارن میں پرچار کرنا کچھہ عرصہ گزرا کیسی حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا - ہمارا اپنا تجربہ ہے - کہ بیس سال پیشتر کسی انگریزی پڑھے ہوئے کو بھی یقین نہ آتا تھا کہ سنسکرت زبان میں بھی عقل کی باتیں ہو سکتی ہیں - لیکن زمانے نے عجیب پلٹا کھایا ہے - جدہر دیکھو ادہر سے سنسکرت کی ہی پکار آرہی ہے - نہ صرف یہی بلکہ ہر ایک آریہ سنتان محسوس کر رہا ہے کہ زندگی کا مقصد پورا کرنیکے لیئے مناسب ہدایتوں کی تلاش باہر سے کرنیکی ہمیں کچھہ بھی ضرورت نہیں ہے - رشیوں کی سنتان نے اب ہمیں سمجھا ہے کہ ہمارے ست شاستر اور ان سب کا مخزن وید ہی ہر قسم کی ودیا کے بھنڈار ہیں - اور کہ گو ہمیں تفصیل کے لیئے دوسرے ملکوں کی کوششوں اور تجربوں سے مدد لینے کی ضرورت ہے - تاہم جیون سپھل کرنے کے اصول کل کے کل ہمارے متبرک پستکوں میں مل سکتے ہیں -

پورن شکشا جب تک منش نہ پالیوے تب تک اسے سوشکشت و تعلیم یافتہ نہیں کہہ سکتے - انگلش بھاشا کا ابھیاس کر مغربی علوم وفنون میں کسی قدر لیاقت حاصل کرتے ہی ہمارے بھائی اپنا نام تعلیم یافتہ رکھہ لیا کرتے ہیں - لیکن اسوقت کی مغربی تحریک ظاہر کر رہی ہے - کہ تعلیم یافتہ ہونے کا دعویٰ کرنے کے لیئے اسی قدر کافی نہیں ہے - بلکہ سنسکرتا

زبان کے اتھاہ ساگر میں بھی غوطہ لگانیکی
ضرورت ہے۔ ہم اس تحریک کے نیک آثار
اب اپنے سودیشی بھائیوں میں بھی پاتے ہیں
کلکتے سے مادہ پرست شہر میں ویدآدی ست
شاستروں کی تعلیم کے لیئے پربندھ کرنیکی ضرورت
کا محسوس ہونا انیسویں صدی کے حیرت انگیز
چمتکاروں میں سے ایک عجیب غریب چمتکار
ہے۔ ہمنے بڑی خوشی سے سُنا ہے۔ کہ بابو
مہیندر ناتھ مذمدار کی کوششوں سے کلکتہ
نگر میں کمار نومی شاستر سبھا نامی ایک
سوسائیٹی قایم ہوئی ہے۔ جسکے اغراض سردست
[illegible] ان میں ویدآدی ست شاستروں کے
سدھانتوں کا پرچار کرنا بتلائے جاتے ہیں۔ ایک
طرف تو سبھا کی طرف سے ہفتہ وار ویاکھیان
ایک فاضل پنڈت وید۔ درشن اور شاستروں
کی بزرگی جتلانے کے لیئے دیا کرینگے۔ اور دوسری
طرف ایک پستکالیہ کھولا جائیگا۔ جسمیں ہر قسم
کی شاستریہ پستکیں پڑھنے کے لیئے ملسکیں۔ ہمیں
یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ سبھا
کے پنڈت کے ویاکھیانوں کو سننے کے لیئے
ڈگری یافتہ نوجوان بھی جمع ہوتے ہیں سبھا
کے اُدیش میں صاف طور پر درج ہے
کہ وید۔ درشن اور شاستروں کے اصلی
تات پریہ ظاہر کرنا سبھا کا کرتویہ کرم ہوگا۔
اور ہماری رائے میں اگر کوئی ضرورت ہے
تو یہی۔ مہیدر آدی دشٹوں نے وید آدی
گرنتھوں کے بھرشٹ بھاشیہ کرکے اُن پر [illegible]
کی عزت ہی بھارت نواسیوں کے ہردیوں سے
اوٹھا دی تھی۔ اگر اسوقت ویدوں کی رکشا کی ضرورت
ہے۔ تو معمولی ڈاکوؤں سے نہیں بلکہ اُن بے
اصولے دُراچاریوں سے جو کسی نہ کسی دشٹ
میں پہنکر دھارمک گرنتھوں کو بھی کلنکت
کرنے کا پرشرم کیا کرتے ہیں۔ سبھا اُن لوگوں کو
ویدک تعلیم دینے کا بھی وعدہ کرتی ہے۔ جو باقاعدہ
شاستروں کو پڑھنا چاہیں۔ لیکن سب سے اُتم کام جو
سبھا نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے
بچوں کو دھرم اور اخلاق کے ابتدائی اصولوں
کی تعلیم دیجائیے۔ بنگ دیش آریہ سماج کے اپدیشوں
سے اب تک قریباً محروم رہا ہے۔ اب جبکہ بنگ
دیش نواسی بھائی اپنے شاستروں [illegible]
[illegible] رہنے لگے ہیں۔ متوقع ہے کہ مہرشی دیانند کے
اکھنڈنیہ سدھانتوں کو اُنکے کانوں تک پہونچایا جاوے۔
ہم آشا کرتے ہیں۔ کہ بنگال اور بہار کی آریہ پرتی
ندھی سبھا اسموقعہ کو ہاتھ سے نہ دیگی۔

لکھنؤ میں جس زنانہ کالج کے کھلنے کی خبریں
گرم تھیں اور جسکے لیئے بڑی اودارتا سے دھن
اکٹھا کیا گیا تھا۔ اُسکے طریقہ تعلیم اور بورڈنگ
ہوس کے نیم تیار ہوکر تقسیم ہوگئے ہیں۔ ہندو اور
مسلمان دونوں کی مستورات ہیں کالج میں تعلیم
پائینگی۔ لیڈی پرنسپل کا یورپین ہونا لازمی
رکھا گیا ہے۔ باقی دو اُستادنیاں ہونگی جنمیں
سے ایک ہندنی اور دوسری مسلمانی۔ کیا
ہندوستانی لیڈی ایسی لائق نہیں ملسکتی جسکو
کہ پرنسپل بنایا جاوے۔ شاید اعتراض ہوگا کہ
بے تعصب ایسی ہندوستانی لیڈی ملنی مشکل ہے
جو دونوں عقاید کی عورتوں سے یکساں برتاؤ
کرے۔ لیکن کیا یہ دلیل عیسائی لیڈی پر
حاوی نہیں ہوسکتی۔ کیا وہ عیسائی بنانیکی
طرف رجوع نہ ہوگی۔ ہمارے ملک میں بھی اب
متعدد لیڈیاں تعلیم یافتہ ہیں۔ کیوں نہ اُنمیں
سے ایک کو پرنسپل بنایا جاوے۔ اُنکی تعلیم ہی
اُنکی بے تعصبی کا کافی ثبوت ہوسکتی ہے۔ اور
علاوہ اس کے وہ اپنی ہموطن بہنوں کے طریق
رہائش اور خیالات سے بھی پوری واقف اور
اُنکے ساتھ ہمدردی رکھنے والی ہونگی۔ ہمیں یہ
معلوم کرکے بڑا اطمینان ہوا ہے۔ کہ سکشا پانے
والی استریوں کو دستکاری کا کام [illegible] کھانا
پکانے کا ہنر بھی سکھایا [illegible] ہم شریف النساء کے
[illegible] ضروری تحریک کے حالات معلوم
کرتے رہینگے۔

آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر کے متعلق ایک
کنیا آشرم کھولنے کی تجویز مدت سے درپیش ہے
اور آشرم کے انتظام کے لیئے نیم بھی عرصہ سے
منظور ہوئے پڑے ہیں۔ باہر سے درخواستیں بھی
درخواستیں پتریاں داخل کرانے کے لیئے آتی
رہی ہیں۔ لیکن شوک کہ کسی لائق پربندھ کرتری
(مینیجر) کے نہ ملنے کے کارن اب تک یہ تجویز
پربندھ خیال کے احاطہ میں ہی جکڑا ہوا ہے کنیا
پاٹ شالا کے پربندھ کرتاؤں نے بتیری کوششیں
کیں۔ لیکن چونکہ کام بڑا نازک ہے۔ اسلیئے
بہت سی درخواستوں پر بھی کسی کو قبول نہ کیا گیا۔
اب ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ مینیجر بھاشہ زیادہ کوشش
کررہے ہیں۔ اور بدی حسب تنخواہ پربندھ کرنے
والی استری ملگئی۔ تو بہت جلد کنیا آشرم کے
کھلنے کی خوشخبری ہم اپنے ناظرین کو سنا سکینگے۔

سیدھ آشرم کے یوگیوں کی کتھا سماچار پتروں
کے پریمیوں نے پڑھی ہوگی۔ بابو پریتھ ناتھ
ایک بنگالی ایم اے کا جنہوں نے انگلینڈ کی
ایک یونیورسٹی میں دماغی تعلیم حاصل کی تھی
ایک کائستھ لڑکی کے ساتھ ہمالہ کی سیر کو جانا۔

وہاں سے یوگیوں کے پیچھے آگے تک باولوں کی جگہ پہ کبھی اور پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھ کر آشرم میں تین سالوں تک نواس کرنا۔ یوگیوں کا سشیہ بنا اور کچھ سن کے لیے واپس آ کر پھر یوگیوں کے دیش کی تیاری کرنا اس وقت ہر تعلیم یافتہ شخص کی زبان زد ہو رہا ہے بار بار یہ نا بہت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ودیوگی دیکھے جو دریافت پر معلوم ہوا کہ ہمیشہ سمادھی لگائے رہتے ہیں۔ اور جو سمادھی میں بیٹھے ہوئے زمانہ حال کے کٹر سے آدمیوں سے بھی اونچے پر تیت ہوتے تھے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ودیوگی انہیں ایسے ملے جو کہتے تھے کہ مہابھارت کا زمانہ انہوں نے دیکھا ہوا ہے۔ یورپ یا امریکہ میں اگر اس طرح کی عجیب کہانی بیان کی جاتی۔ تو بیسیوں محقق ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کر کے بھی اصلیت کو پڑتال کرنے کے لیے تیار ہو جاتے مگر ہمارا دیش پرانے تجربہ کار رشیوں کا دیش اس وقت ایسا اسبہ کی نیند سویا ہے۔ کہ اسے کروٹ بدلنے تک کی فرصت نہیں ملتی۔ یوگ درشن اور اسکی تفسیروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مکت پرش اواگون سے رہت ہو کر سوتنتر پریم میں وچرتے ہیں۔ پھر طبیعت قبول نہیں کرتی۔ کہ نشکام ہو کر مدت تک یوگی جسم کی قید میں پڑے رہیں۔ لیکن بہر حال یہ ایک معمہ ہے جسکے حل کرنے کا موقعہ اس وقت مل سکتا ہے۔ صرف ہمت ضروری ہے۔ انیسویں صدی کی تہذیب کی گود میں پلے ہوئے جنٹلمین چلا اٹھینگے۔ کہ یہ فضول باتیں ہیں لیکن اگر درحقیقت فضول ہیں تب تک تو ایک واقعات کے گواہ کے روبرو اسکے دعوی

کو جھوٹا ثابت کرنے سے ہی شہرہ ملنا ہو سکتی ہے۔ اگر دنیا میں جھوٹے سے جھوٹ میں اسکو پڑتال کر لینے سے ہمارے موجودہ ہوتے تو آج پدارتھ ودیا کا وہ عروج دکھائی نہ دیتا۔ جو ہمیں نظر آ رہا ہے۔ بھارت ورش اسوقت ایسا کیا ہم ہیں ہے کوئی بھی مرد میدان نہ نکلیگا۔ جو امر حق کی تحقیقات میں زندگی صرف کرنا اپنا فخر سمجھے

لدھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹۔ دسمبر ۱۸۹۶ء کو قرار پایا ہے۔ اور لیاقت سجن پرش جالندھر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ سے جو کہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو قرار پایا ہے فارغ ہو کر بڑی سہولیت سے بذریعہ ریل لودھانہ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے لودھانہ نواسی بھائی آج سے ہی شہر میں اور متعلقہ قصبوں و دیہات میں وید پرچار فنڈ کی امداد کیلیے لوگوں سے اپیل کر کے وصول کرنیکی کوشش کرتے رہینگے۔ جسکی ہمکو امید ہو سکتی ہے کہ اس فنڈ کی امداد میں ہمکو ہمارے لودھانہ باسی بھائیوں کی کوشش سے ایک معقول رقم جلسہ کے موقعہ پر ملے۔ اور منیر لالہ کھبو رام جی نیر اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج لودھانہ ذیل کا رزولیوشن (جو کہ انترنگ سبھا میں آیندہ کے لیے پرتی ندھی سبھا سے تعلق پیدا کرنے کے لیے پاس کیا ہے۔) بھیجتے ہیں۔ ؎

رزولیوشن پاس کردہ انترنگ سبھا آریہ سماج لودھانہ منعقدہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء

بحاضری صاحبان ذیل

بابو شب سرن داس پردھان۔ لالہ بودھ رام جی وکیل سکرٹری۔ کھبو رام نیر اسسٹنٹ سکرٹری۔

لالہ لال چند رائے پرتاپ چند جی۔ لالہ بہاری رام اسپیکر جی۔ لالہ جیت رام سہنے۔ لالہ خوشی رام لالہ بھگوان داس تھاپر۔ لالہ مادھو مصر۔ پہ ممبران انترنگ سبھا (۱) پیش ہوا کہ سریشٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ۱/۴ حصہ آمدنی سماج دیکر حق حاصل کیا جاوے (الف) سکرٹری نے پیش کیا کہ صرف ۱/۲ حصہ دیا جاوے۔ کثرت رائے سے پاس ہوا کہ آج سے ۱/۴ حصہ آمدنی دیا جاوے۔ (ب) سکرٹری نے پیش کیا کہ کس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے تعلق کیا جاوے۔ کثرت رائے سے پاس ہوا کہ جس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پریزیڈنٹ لالہ منشی رام جی وکیل و سکرٹری لالہ آتما رام جی ہیں۔ اسی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہمارا تعلق رہے۔ کیونکہ پرانی و اصلی سریشٹ آریہ پرتی ندھی سبھا یہی ہے۔ جسکے پریزیڈنٹ لالہ منشی رام وکیل و سکرٹری لالہ آتما رام جی ہیں۔

ہم افسوس سے پرکاشت کرتے ہیں کہ مسٹر پنڈت رام بھجدت جی کی دھرم پتنی کا دیہانت ۹۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو ہو گیا ہم پنڈت جی کے ساتھ انکے رنج میں ہمدردی کرتے ہیں۔ دلیور انکو شانتی دیویں۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اور انکی کل کے پڑھت پنڈت جی نے ہی کیا۔ برادری بھی انکے ساتھ اس کام میں شامل رہی۔ اور علاوہ ازیں پنڈت جی کے متر ودھیری کی اودھن سنسکار برادری انکے ساتھ بڑی خوشی سے سہایتا دیتی رہی ہم انکی برادری کے لوگوں کی پرشنسا کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ اگر کل برادریاں ایسی ہی سمجھدار ہوں تو آریہ پرشوں کو ست سنسکار ویدک ریتی سے کرنے میں زیادہ دقت نہ ہو۔ پنڈت جی نے حسب ذیل دان دیا۔ یتیم خانہ فیروزپور ۵ روپے۔ لوکل ٹیبری ۲

ریویو

پرتھم وید لیکچر - مولفہ لالہ درگا پرشاد جی منیجر دیانند ہائی سکول لاہور قیمت فی جلد ۱/ اس لیکچر میں کچھہ وید منتر درج کرکے انکا ہندی تھا انگلش بھاشہ میں الوباد (ترجمہ) کیا گیا ہے - انگریزی ریڈروں کی اند کٹھن سنسکرت شبدوں کے ارتھہ منتر کے آرتھہ میں کردیے گئے ہیں - چونکہ دیگر ریڈروں کا سلسلہ جاری رکھنے کا وعدہ لالہ درگا پرشاد جی کرتے ہیں - اسلیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک نقص بھی انہیں جتلایا جاوے - جسکو دور کرنے سے پستک اپوبی ہو جاوےگی وہ یہہ ہے کہ منوسمرتی کے شلوک جنکا حوالہ دیا گیا - اگر زیادہ وسعت کے ساتھہ انکا بہاوارتھہ نہ بتلایا جاوے تو ممکن ہے - کہ کچھہ غلط فہمی میں پڑکر کچھہ کا کچھہ سمجھہ لیویں - مثلاً منوسمرتی کے دوسرے ادہیائے کے شلوک ۷۷ کا کیول ارتھہ کیا گیا ہے - جسے لڑکوں کو معلوم ہوگا - کہ یدی ارم شبد وید منتر کے پرتھم نہ پڑھا جاوے تو منتر بہول جاتا ہے - اور انت نہ پڑھا جاوے تو پڑھا پڑھایا ناش ہی ہو جاتا ہے - اب اگر اس کے لفظی معنے لیئے جائیں تو حسب تجربہ کرینگے کہ بلا اوم کا شبد اچارن کیئے بھی منتر یاد رہتے ہیں تو ان کو اس کتھن پر اوشواس ہوکر منو کے سدہانتوں پر بھی بڑی بہاری شنکا ہو جاویگی اسی طرح ادہیائے دوم کے شلوک ۱۳۱ کا بھی بہاوارتھہ لکھنا ضروری تھا - ہم امید کرتے ہیں کہ لائق مولف آئندہ کے لیئے ادہوں میں مناسب ترمیم کرینگے -

---

راجہ موہن رائے کی مختصر سوانح عمری بزبان اردو

سے پنجاب ... سماج کی طرف سے چھپی ہے جو ... روپیہ ادکت سماج سے ملسکتی ہے -

---

رگادی بھاشیہ بھومی کیند دوسرا انش - دیوناگری بھاشہ میں مصنفہ پنڈت تلسی رام سوامی ادپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی و شمالی قیمت فی جلد ۱/ سرسوتی ینترالہ پریاگ سے ملسکتی ہے -

بریلی نواسی مہنت برہم گُنگل نے مہرشی دیانند کے رگویدادی بھاشیہ بھومکا پر کچھہ اعتراضات قایم کرکے دو انش لکھے تھے - جنہیں سے پرتھم انش کا اُتر پنڈت دیودت جی دیچکے ہیں - دوسرے انش کا اُتر پنڈت تلسی رام جی نے گرنتھہ زیر ریویو میں دیا ہے اس اپورب گرنتھہ میں پنڈت جی نے اپنی ودوتا کا پورن پرکاش کیا ہے - زبردست یکتیوں اور پرمانوں سے مہنت جی کے لیکہوں کا کھنڈن کرکے ثابت کر دکہایا ہے - کہ چار سنگہتا ارتھات رگ یجر - سام اور اتہرو کے علاوہ براہمن آدی گرنتہوں کو کبھی کسی رشی نے نہیں مانی - اور یہی اُپنشدوں کا گیان تھا اور ستیا مانے گئے ہیں -

---

جوہر حیوانات - جسمیں دُنیا کے ہر قسم کے جانور چرند - درند - پرند - کیڑے مکوڑے وغیرہ کے حالات مفصل مع خواص عجیبہ معتبر معہ تصاویر درج ہیں - مولفہ بابو پیارے لعل صاحب زمیندار برہٹا ضلع علی گڈہ بزبان اردو قیمت فی جلد ۱۲/ مولف کی تصانیف جوہر زراعت وغیرہ کا ریویو ہم پہلے کرچکے ہیں - نسخہ زیر ریویو بھی اُنسے کچھہ کم نہیں - ہماری رائے میں جس قسم کی تصنیف کی کتابوں کا آجکل پرچار ہو رہا ہے - اُنکی نسبت یہہ کتب صدہا درجہ بہتر ہے -

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ کالا رام جی ملتان - آپکا خط چھاپنا غیر ضروری ہے - کوئی واقعات نہیں ہیں - خالی لفظی بحث سے کیا فائدہ -

---

دہرم میں ایکتائی

اور سوسائٹیاں انجمنیں چاہے باوجود اسکے کہ ممبروں میں آپسمیں مختلف رائیں ہوں ترقی کر جاویں اور انہیں کسی قسم کی کھلبلی نہ پڑے مگر ایک سوسائٹی جو دہرم کی مجلس ہے - یا جو دہرم کا پرچار کرتی ہے - ممبران کی رائے میں اتفاق ہونا ضروری ہے - دہرم کا تعلق جیو آتما دِل سے ہے اسلیئے اگر مختلف عقیدے ایک دہارمک سوسائٹی کے ہوں تو ہمیشہ آپسمیں ممبران کا تکرار رہتا ہے جبکہ ایک ممبر اپنے چال چلن میں اپنے عقیدے کے موافق مگر اوروں کے عقیدے کے برخلاف سچے دل سے کوئی عمل ظاہر کرتا ہے - تو اور ممبر طعنہ زنی کرتے ہیں اور اُسے بُرا بھلا کہتے ہیں اور ہمیشہ اسکو سوسائٹی کی بدنامی تصور کرکے خارج کرنے کے درپے رہتے ہیں - کمزور دل کا آدمی ہوتا ہے - تو برادری یا سوسائٹی کے دباو میں آکر عام لوگوں یا ممبروں کا کہنا مان جاتا ہے - اور اگر ذرا مضبوط دل کا اور اپنے ضمیر کے موافق کام کرنے والا ہوا تو اسکی مخالفت ہوتی ہی ہے - یہہ مخالفت اس حد تک

بعض وقت بلکہ اکثر بڑھ جاتی ہے۔ کہ اسکو بجائے اپنی رائے کی نسبت جو کسی معاملہ پر اپنے لگائی ہوئی ہو۔ سوچنے کا موقعہ ملنے کے وہ دبیٹھہ ہو جاتا ہے۔ اور غلط رائے کی ہی پیروی کرتا جاتا ہے۔ بہت سے آدمی سوسائیٹی میں رتبہ کے رعب یا دولت کے دباو سے داخل کرلیئے جاتے ہیں اور انکی بابت کچھہ پرواہ نہیں کیجاتی۔ کہ ان کے خیالات کیا ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی کام کے لیئے روپیہ جمع کرنے یا کسی خاص موقعہ پر سوسائیٹی کی مخالفت ہونے پر وہ دنیاوی مدد دے سکیں اور سوسائیٹی کا دنیاوی رتبہ و عزت و رعب عام لوگوں میں بڑھ جاوے۔ مگر ان فایدوں کے مقابل میں جو اور ہر طرح سے گو دیر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ بڑا نقصان یہہ ہوتا ہے۔ کہ جب وہ جا بجا جلسوں میں اپنے خیالات ظاہر کرتا ہے اور کوئی ایسا کام کرتا ہے۔ جو اس سوسائیٹی کی تعلیم سے بر دو ہو مگر اسکے اپنے خیالات کے موافق ہو۔ تو سوسائیٹی کے آزاد لوگ اسکی مخالفت کرتے ہیں اور چونکہ وہ بھی کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور اسکے بہت سے ساتھی اس سوسائیٹی میں موجود ہوتے ہیں۔ جو باعث اسکے دنیاوی عب کے داخل ہوئے تھے اسوقت وہ صرف باوجودیکہ سوسائیٹی کے عام قواعد کے برخلاف ہوتا ہے۔ مگر اپنے ہمراہیوں کے ساتھہ وہ سوسائیٹی کی تعلیم کو اور طرح سے تعبیر کرنے لگ جاتا ہے اور ہوتے ہوتے وہ اس نام کی اور سوسائیٹی بنا دیتا ہے۔ جس سوسائیٹی میں ممبر بغیر لحاظ خیالات کے داخل کیجاتے ہیں۔ یا اچھے معلوم ہونے پر رہنے دیئے جاتے ہیں۔ وہ سوسائیٹی ضرور ایک دن خرابی اور جھگڑے میں پڑتی ہے۔ جو وقت کہ ان جھگڑوں میں خرچ ہوتا ہے۔ وہی اگر اس سوسائیٹی کی تعلیم کے پرچار میں لگتے تو ہزار گنا فایدہ ہوتا ہے۔ آدمیوں کے داخل کرنے میں مذکورہ بالا بے احتیاطی سے جو شروع میں محسوس نہیں ہوتی اسقدر کسی وقت پر خرابی ہوتی ہے۔ کہ سوسائیٹی کے برباد ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ یہہ لازمی ہے کہ جسقدر ممبر ایک سوسائیٹی میں ہوں وہ ایک خیال کے ہوں اور داخلہ کے وقت جو اقرار نامہ انسے لیا جاوے۔ وہ صاف صاف مفصل ہونا چاہیئے تاکہ اور طرح پر اسکو تعبیر کیا جاسکے۔ بعض سوسائیٹی کے اقرار نامے بالکل مہمل ہوتے ہیں۔ انمیں ممبر بہت سے داخل ہو جاتے ہیں کوئی شخص عبث کوئی اور تعبیر اصولوں کی کرکے اپنی نیک نامی کے لیئے اور جو کچھہ فایدہ نکل سکے وہ اس ممبر سے نکالنے کی غرض سے اسکو داخل کر لیتے ہیں۔ مگر وہ بجائے فایدہ کے نقصان پہنچاتا ہے۔ ہر ایک سوسائیٹی کی تعلیم میں یہہ تشریح ہونی چاہیئے۔ کہ کن باتوں میں ممبر کو اپنی رائے سے کام کرنے کا اختیار ہے اور کس بات میں سوسائیٹی کی رائے سے۔ آریہ سماج جو نقصان اس بے احتیاطی سے اٹھا رہا ہے وہ ظاہر ہے۔ یہہ نقصان ایسا چھپا ہوا نہیں ہے کہ کسی کو معلوم نہ ہو۔ اسکو ہر ایک شخص محسوس کر رہا ہے۔ اور اس سماج کے احاطہ سے باہر بھی لوگ محسوس کر رہے ہیں۔ ... ہے کہ صرف آریہ سماج کے اصولوں پر دستخط کرا لینا اور ممبر بنا لینا کافی ہے یا کہ اسکے کوئی اور بھی تشریح ہونی چاہیئے۔ جو ممبر ہوتے وقت ایک شخص کو صاف طور پر بتلا دی جاوے۔ کہ وہ اسکے موافق یقین رکھتا ہو۔ تو ممبر بنے اور اسکے مطابق عملدرآمد کرے۔ باقی آئندہ۔ لیکھبر داس

گھستے

کیا پالس کہاں تاپاپ ہے اور جھوٹھہ بولنا کیا اب آریہ سماج کے نئے اصول بنیں گے۔ کیا پریم پور یکسا بھا یوگ ہی برتاؤ ہے کہ خواہ مخواہ بدنام کرنا۔

میں بھی وہ بہیر سٹر ہوں جو فی الحال لفٹنٹ گورنر سرحد سے جہاں ایک مقدمہ میں گیا تھا ایام تعطیل آنے کو وہیں بغرض سیر و تفریح بمعہ جودہ پور گیا تھا۔

مجھے یہہ امید بھی نہ تھی کہ میری ملاقات مہاراجہ سر کرنیل پرتاپ سنگہ سے بھی ہوگی یا میں راج کا مہمان ہونگا۔ نہ میری غرض جودہ پور جانے سے کچھہ روپیہ پیدا کرنے کی تھی آپ کو جس شخص نے میری نسبت لکھا ہے وہ صریح غلط جھوٹ لکھا ہے۔ مجھہ سے مہاراجہ سر کرنیل پرتاپ سنگہ سے ایک لفظ بھی نسبت گوشت کھانے یا نہ کھانے کے کبھی درمیان میں نہیں آیا یعنی اس معاملہ کا ذکر تک نہیں ہوا۔ جس سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ مہاراجہ صاحب کو دوسری طرف ہی خاص خوشی ہے۔ اس قسم کی تحریر شرمناک ہے۔ البتہ مہاراجہ صاحب کو میں نے ... دیکھا ہم دیکھتے ہیں۔ ... تک اپنے فرائض پر ادا کرتا پایا۔ میں انکو واقعی سچا آریہ سمجھتا ہوں جنکی شرح تعریف آمدہ اخبار وغیرہ میں درج ہے آپ دیکھہ سکتے ہیں۔ نیز جب میں ایک کچھہ نظر باغ میں ہوا۔ اسمیں بھی اس کمبخت اہنسا کنشرویدس کا ذکر تک نہ تھا۔ یہہ مخبر اد گھڑت ظاہر کرتی ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کا ذہن کسقدر تیز ہو رہا ہے۔ اور دوسروں کے

دکھانیکو ہنسا دیا ت نہیں جانتے ہیں صرف گوشت
خوار ہی ہی اُن کے نزدیک مہاپاپ ہے۔ میری
خاطر کوئی بکرا نہیں بہیجا گیا۔ نہ ذبح کیا گیا۔ یہہ
بہی غلط ہے نہ میری بیوی سے و مجھ سے ایک
منٹ بھی خفگی کی نوبت آئی۔ یہہ عجیب منطق ہے۔
نسبت سروپا کے جو ایک ایک ہزار روپیہ کا مجھے
و میری بیوی کو راج سے عطا ہوا۔ بہت زیادہ
اصرار کے ساتھ مہاراجہ صاحب سے عرض کیا گیا
کہ کوئی خدمت جودہپور کی ہمنے نہیں کی۔
خلعت کیوں عطا ہونا چاہیئے۔ مہاراجہ
صاحب نے زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ
آپ راج کے مہمان ہوئے ہیں۔ اور اگر سروپا آپکو
نہ دیا جاوے۔ تو یہہ معلوم ہوگا۔ کہ راج نے
کچھہ بھی سمان نہیں کیا۔ بہرحال راج کے دستور
کے موافق مجھے خلعت عطا ہوا۔ اگر یہی اجمیر کے
آریہ بہائی کے رنج کا باعث ہے تو [illegible]
[illegible] البتہ [illegible] پر مل پرتاپ سنگھ
کا جو آریہ سماج [illegible] کی نسبت ختوار تا تھا
[illegible] ہے کہ آریہ سماجیوں نے
چھوٹی مورتی پوجن یعنی مٹی و پتھر کی مورتی پوجن
کے چھوڑنے پر تو اسقدر زور دیا ہے۔ مگر
بڑی مورتی پوجن و زندہ مورتی پوجن کے
چھوڑنے کی انکو جرات نہیں پڑی ہے یعنی
باوجودیکہ برادری وغیرہ کو اصولاً نہیں
مانتے ہیں۔ اور کرم سے جاتی پکارتے ہیں مگر
عملی کاروائی بالکل وہی ہے۔ جو پرانی
ذات پات کے بندش کی ہے۔ اور جبتک
یہہ چھوٹے گا۔ آریہ سماج برائے نام ہے
اصلی و زندہ آریہ سماج نہیں ہے۔ آپ لکھتے
ہیں کہ آیا یہہ سچ ہے ویا جھوٹ۔
ہم نے ونیز میری بیوی نے روزمرہ کا

مشرح حال اخبارات میں خاص عبارت میگنی
اخبار میں درج کیا ہے۔ اُسے ہر شخص ملاحظہ
کرسکتا ہے۔

*یہہ خیال ہے کہ میں ذات کا کالیتھہ ہوں
اور ولایت جانا میرا الہہ من آس ہے
اور کل سامان عوض راج کی طرف سے کھا
ہر قسم کی چیز کھانے کے لیئے بھیجی گئی تھی۔

* عام طور پر مشہور تھا کہ آپ گزشتہ ایام میں
ماس کو بڑا پاپ سمجھتے تھے۔ ولایت کی نسبت
شاید آپنے وہاں سے ہی ثبوت بیجے تھے کہ
آپ خود رسوئی بنواکر انگریزوں سے علیحدہ
کہاتے رہے ہیں۔ اور ہر قسم [illegible] راج
کی طرف سے آ[illegible] ماس شامل معلوم
ہوتا [illegible] آپ نے اُسے علیحدہ نہیں
کیا۔ ایسی حالت میں شاید ہمارے نامہ نگار
نے ماس کی گفتگو کی نسبت انوہان سے
کام لیا ہو جو اُن کو مناسب نہ تھا۔ ایڈیٹر
مگر تاہم کوئی زندہ بکرا جیساکہ میرے عنایت
فرما اجمیر سے لکھتے ہیں ہرگز نہیں آیا نہ کاٹا
گیا۔ ممالک مغربی و اودہ کی سماجوں میں جہانتک
مجھے معلوم ہے۔ ماس کا جھگڑا ابھی تک نہیں
پہیلا ہے۔ اگر نفاق کا بیج اس طرف بھی بونا
آریہ سماج کا پرم دہرم ہو تو بلاشبہ غلط تحریریں
شایع کرکے اُسکو شروع دیں۔
آریہ سماج نے ابھی مضبوط جڑ نہیں پکڑی ہے
دل میں آریہ سماج کی اسی روز وقعت ہوگی
جب دید و شاستر چار اسد رحہ ہو جاویگا کہ
جیسا اب بائیبل و قرآن کا ہے۔ اسوقت تک
پورا پورا نتیجہ محض سماجی تقریروں و عقلی دلایل
سے غیر ممکن ہے۔ جب ہر آریہ سماجی ویدوں کو
خود پڑھکر نتیجے کریگا۔ کہ دراصل اُن میں کیا

لکھا ہے۔ اُسوقت ست کا گرہن واست کا تیاگ
جیساکہ ہر آریہ کا فرض ہے ہو جاویگا۔ ؎
؎ تو اُسوقت کیا ماننا چاہیئے ؟۔ اُسوقت تک
کیا وہی ماننے نہیں ہے۔ جو کچھہ کہ مہرشی دیانند
نے ویدوں کا سدہانت جتلایا ہے ؟ جیسا مہرشی
کے اعتبار پر ویدوں کو بلا خود پڑہنے کے ایشور کا
گیان مانا تو کیا ویدوں کے سدہانت کی [illegible]
مہرشی کی رائے کو ہم اسوقت [illegible] نظرانداز
کرسکتے ہیں۔ جب [illegible] ہول خود ویدوں کو
پڑہکر نتیجہ حاصل کریں۔ ایڈیٹر
سے محال رنج و ملال پیدا کر دوسروں کی
نظروں میں ذلیل ہونا کونسی عقل کی بات ہے۔
آپ کو معلوم ہے کہ جسبروز منشی رام جی نے پرنسپلی
دیانند اینگلو ویدک کالج کے اختیار کی تھی اُس سے
پیشتر سے وہ گوشت کہاتے تھے۔ سری سوامی جی
مرحوم سری سوامی دیانند سرستی جی کو خود معلوم
تھا کہ راجپوت عموماً اور اسے خصوصاً گوشت خوار
ہیں مگر کبھی اُنہوں نے کسی سے اس امر پر اصرار
نہیں کیا۔ ؎
؎ اب کون اصرار کرتا ہے کہ زبردستی چھوڑ دو
معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس مسئلہ کے لٹریچر کا
سنجیدگی سے ملاحظہ نہیں کیا۔ یہہ کبھی نہیں کہا جاتا
کہ زبردستی ماس کہانا چھوڑ دینگے بلکہ کہا یہہ
جاتا ہے۔ کہ ویدوں کے مطابق یہہ پاپ ست
شدہ۔ سوامی کے مصنفوں کی موجودگی میں میدہ
وغیرہ کا پران دیکھ مت کہو۔ کہ ماس کہانے
کی ویدوں میں آگیا ہے۔ ایڈیٹر
اب بھی سماجوں میں یعنی ممالک مغربی و اودہ
کی سماجوں میں بہت سے صاحب علانیہ گوشت
خوار ہیں۔ میں نے سنا ہے۔ کہ سائیں داس جی
مرحوم بھی گوشت خوار تھے۔ البتہ گورودت جی

نہیں تھے ۔ میرا یہ خیال ہے ۔ کہ جو ساتھی پرتی کے آدمی ہیں ۔ یعنی ست گنٹر جنہیں زور پڑ رہے وہ خود بخود اسکی بلا سے نجات پا دینگے ۔ اور جو گنٹری رتھو گنٹری خواہ ان کے ساتھ لنت سے بھی گوشت نہ کھاتا ہو ۔ کھانے لگیں گے ۔ ایکا محض آتم اُنتی پر دار و مدار ہے ۔ آپ ایک لاٹھی سے سب کو کبھی بھی نہیں ہانک سکتے ہیں ۔*

* ایک لاٹھی سے ہانکنا تو انسان کا کام ہی نہیں پھر ہم کیوں ایسا کرنے لگے ہاں ہم آتم اُنتی کی ضرورت ہر ایک انسان کے لیئے سمجھتے ہیں ۔ اور اسلیئے سب کے لیئے ساتوک برتی کا اوپدیش (بانی و دارا نہ کہ لاٹھی دوارا) کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔ ایڈیٹر

مگر یہہ کہ آپکی تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ میری دنعت میں عام طور پر فرق آتا ہے ۔ یعنی یہہ کہ مہاراج صاحب کے خوش کرنیکے لیئے میں نے جھوٹ بولا ۔ یا ایک روز گول مول کہا دوسرے روز صاف صاف ۔ جو بالکل و صریح جھوٹ ہے ۔ اسلیئے کرپا کر کے اس لیکھ کو فوراً آسنطر تردید چھاپ کر ممنون فرمائیے گا ۔ مجھہ سے ایک دوست نے کہا کہ آریہ پتر کا نے بھی کچھہ اسی قسم کی تحریر شایع کی ہے تو وہ بھی مہربانی کر کے مناسب تردید کر دینگے ۔

آپکا نیازمند

روشن لال

پریسیڈنٹ آریہ سماج الہ آباد

رزولیوشن پاس کردہ آریہ سماج کوہ مری

آج بتاریخ دس اکتوبر ۹۶ء کو انترنگ سبھا میں پریذیڈنٹ سماج نے یہہ تجویز پیش کی ۔ کہ لالہ ایشور داس صاحب ایم ۔ اے سابق سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے جو روپیہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا بعد پنڈت گورودت میموریل فنڈ کا روک رکھا ہے یہہ کارروائی انکی قابل اعتراض بلکہ بالکل بیجا ہے ۔ کثرت رائے سے پاس ہوا کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو لکھا جاوے کہ یہہ روپیہ سب آریہ سماجوں کا ہے ۔ اور پنڈت گورودت کے یتیموں کے واسطے اکٹھا کیا تھا ۔ اسمیں لالہ ایشور داس صاحب کا ذاتی حق کچھہ نہیں ہے اور نہ انکو اس طرح روپیہ بند کرنیکا کوئی اختیار ہے ۔ جسطرح ہو سکے روپیہ انکی تحویل سے نکالنا چاہیئے ۔ اور لالہ ایشور داس صاحب کو مناسب ہے کہ وہ اپنی اس کارروائی کو واپس لیکر روپیہ لالہ تارام حال سکرٹری پرتی ندہی سبھا پنجاب کے نام منتقل فرما دیں ۔ اور سب سماجوں کو اس قسم کے رزولیوشن پاس کرنے چاہیئے ۔ تاکہ آنکے یتیموں کی پرورش میں رکاوٹ نہ پڑے ۔ جنہوں نے اپنی جان آریہ دھرم کے واسطے قربان کر دی ۔ (۲) سکرٹری آریہ سماج نے یہہ تجویز پیش کی کہ آٹا فنڈ کا ۱۲ روپیہ جب تک سماج بسبب بنانے مندر کے مقروض ہے ۔ ویدک پرچار فنڈ میں دیا جایا کرے ۔ اور بعد ازاں یعنی بعد ادائے قرضہ مندر نصف روپیہ آٹا فنڈ کا دیانند اینگلو ویدک سکول اور نصف ویدک پرچار فنڈ میں دیا جاوے ۔ لالہ آگیا رام پریذیڈنٹ نے تائید کی اور کثرت رائے سے پاس ہوا ۔

اس رزولیوشن کی ایک کاپی آریہ پتر کا اور ایک ست دھرم پرچارک میں اور ایک بخدمت آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب واسطے مشتہر کرنیکے بھیجی جاوے ۔

لالہ رام لکھن پال سکرٹری آریہ سماج کوہ مری ۔

سماجک خبریں

سملہ آریہ سماج کا انتخاب بتفصیل ذیل ہوا ۔ لالہ خوشی رام جی پردھان ۔ ڈاکٹر ٹھاکر داس و لالہ بھنڈاری رام صاحب اپ پردھان ۔ لالہ رگھناتھ داس صاحب منتری لالہ چھبیلداس صاحب اپ منتری ۔ لالہ دولت رام کوشادھیکش ۔ لالہ گوری شنکر صاحب پستکالیہ ادھیکش

لالہ دیانند ۔ پنڈت نتھو مل لالہ خزانہ مل صاحب ممبران انترنگ سبھا ۔ آریہ سماج کمالیہ کا سالانہ اتسب جو ۲۶ ۔ ۲۷ دسمبر کو قرار پایا تھا ۔ ان تاریخوں پر جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہونیکے باعث ملتوی رکھا گیا ۔ معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ حافظ آباد آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے باقاعدہ نہیں ہوتے ۔ ڈاکٹر بسا کھی مل صاحب لالہ سندر داس صاحب لالہ ہربنس لال صاحب و ماسٹر بدھا داس صاحب کو اور دیگر اوپدیشکان سبھا کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے ۔ قریباً چار سو روپیہ اس سماج کے مندر فنڈ میں جمع ہو چکا ہے منجملہ جس کے سب سے بڑی رقم ۱۰۰ روپیہ کی بابو نانکی رام صاحب سب اوورسیر کی دریا دلی کا باعث ہے ۔ سماج کو صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے ۔ تریپتان آریہ سماج کے پردھان مہاشہ کے بھائی کی لڑکی کا بواہ سنسکار ویدک ہوا ۔ مبلغ ۱۰ روپیہ مختلف فنڈات میں دان دیئے ۔ قصبہ تلون میں ڈاکٹر گنپت کے پتر کا اور لالہ مولراج کی پتری کا منڈن سنسکار ویدک ہوا ۔ لالہ منشی رام منتری آریہ سماج جھنگ نے اپنی بیماری کی حالت میں ایک انگوٹھی طلائی معہ چھلا قیمتی ۱۰ روپیہ سماج کو دان دیئے ۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت لکشمن جی نے ۳۰ ستمبر ۹۶ء لغایت ۷ اکتوبر ۹۶ء چھاونی جالندھر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں اپدیش کرائی اور ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی ۔ پھر تلون میں جا کر دو منڈن سنسکار کرائے اور ۵۰ کی حاضری میں لیکچر دیا ۔ ۸ کو نکودر میں سماج کے منتری کے مکان پر گرہ پرویش سنسکار کرایا ۔ اور ۹ کو بازار میں دھرم وشے پر

...... برہمچاری برہمانند جی نے کوہ مری میں ایک اوپاسنا کرائی اور دو وپاکھیان دیئے ۔

رسید زر مطبع اخبار

- لالہ گوبندہ رائے لاہور (اخبار)
- ڈاکٹر لڈریندہ مل رڑکی (اشتہار)
- لالہ تلسی رام سناؤں نمبر ۳۰۳
- لالہ ایشری پرشاد پھلندا (اخبار)
- پنڈت سری رام خانپور
- لالہ پوشاکی رائے نمبر ۲۰
- لالہ ڈولی چند راولپنڈی
- رائے پوہلول جالندھر
- لالہ جگن ناتھ خریدار نمبر ۳۸۹
- لالہ پالا مل دلیہ
- منشی کلیان سنگھ شاہپورہ
- مہاشہ گوردیال اٹھوں
- لالہ ٹھاکرداس ہندانہ
- سردار لال سنگھ نمبر ۳۲۱
- لالہ امیچی داس پنڈ دادنخاں
- چھپوائی اجرائے از گوندی مل
- چھپوائی اشتہارات ساون مل بستی غزان
- لالہ تیلو مل (کتب)
- سکرٹری آریہ سماج چکوال
- سکرٹری آریہ سماج کانپور
- سردار ادتم سنگھ وکیل تھانہ ناہہ
- لالہ مرلی ہرگوبنداس پور چھپوائی
- لالہ گنگا پرشاد چونیاں
- فروخت کتب بموقعہ جلسہ منٹگمری
- لالہ لکھن رام منٹگمری قیمت پستک تناسخ
- لالہ ہرکشنداس جالندھر
- لالہ لکھی رام جالندھر
- پنڈت رامیشر پرشاد پٹیالہ
- لالہ گوندی مل بقیہ چھپوائی اجرائے
- پنڈت پرمانند جالندھر چھپوائی
- فروخت کتب
- لالہ ریلیا رام پٹواری بہاولپور
- سردار بیا سنگھ آہلووالیہ بٹالہ (اشتہار)
- لالہ گوردیال نمبر ۴۰
- لالہ کاکا رام لاہور
- مہاشہ اجودھیا ناتھ سیالکوٹ
- لالہ ربا مل کوہاٹ
- لالہ جھیو رام کالکا (اخبار)
- لالہ گنپت رام لاہور
- سکرٹری آریہ سماج کروڑ قیمت ٹریکٹس
- لالہ بہولا ناتھ بکیریاں
- لالہ گنیش داس ایجنٹ حساب کتب
- لالہ لاجپت رائے لاہور (اخبار)
- بابو پیارے لال سہارنپور
- ڈاکٹر گوپال کرشن دہلی اشتہار
- لالہ سالگ رام سوہل
- مہاشہ گوربخش گوجرانوالہ
- فروخت کتب
- لالہ رام سہائے باغبانپورہ
- سکرٹری آریہ سماج گوجرات
- لالہ ٹھاکرداس جنید پورہ
- لالہ کرشن لعل مظفرگڑھ قیمت پستک تناسخ
- لالہ رام بخش نمبر ۳۲
- لالہ موہن لال مدرس سرگودھا چھپوائی
- لالہ بھگت رام صاحب ... جالندھر
- لالہ بہولا ناتھ بکیریاں
- پنڈت کرپا رام جگراؤں
- پنڈت شیو نراین صاحب پلیڈر
- حکیم رامسرنداس کیریاں
- لالہ رام رکھا مل سنگھار کپورتھلہ
- لالہ سکھ دیال راولپنڈی
- فروخت کتب آریہ سماج کرنال
- لالہ تارا چند انبالہ (اخبار)
- ماسٹر سوہن لال انبالہ چھاؤنی
- لالہ سوہن لعل صاحب کوئٹہ (اخبار)
- ہربنس رائے شرما مانڈلے (اخبار)
- شیخ الٰہی بخش سوداگر کلکتہ
- ایضاً ...
- لالہ منشی رام جموں ریاست (اخبار)
- بابو رام کرشن پلیڈر جالندھر
- پنڈت دیوی چند پلیڈر جالندھر
- لالہ تیلو مل جالندھر کتب اخبار
- لالہ حکم چند صاحب ... (اخبار)
- سکرٹری آریہ سماج کمالیہ
- لالہ بھوانی پرشاد ذیلدار
- لالہ نہال داس (ریتوں)
- لالہ گنگا رام مہنگی لاہور
- گوندی مل چھپوائی اجرائے
- لالہ گنیش داس ایجنٹ جالندھر حساب کتب
- لالہ شیو رام خریدار نمبر ۲۲۲
- لالہ امرناتھ فارسٹر ڈیرہ دون
- ڈاکٹر غلام حسین صاحب چھپوائی
- چھپوائی جاکٹ جنگی ہتھیار
- پنڈت لعل چند کوئٹہ (اخبار)
- مینیجر اخبار سلطان ہند لاہور
- آریہ سماج اجمیر حساب کتب
- لالہ جیون داس لاہور (اخبار)
- حکیم شیخ دیال بٹالہ قیمت اشتہارات
- لچھمن جی آریہ جودھ پور
- اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ بلوچستان علاقہ ژوب اشاعت اشتہار

پنڈت رامناتھ موگوک
لالہ نرائن داس سٹیشن ماسٹر شاہ آباد
لالہ سلامت رائے شام
لالہ پرسرام جودھ پور
میونسپل کمیٹی ہوشیار پور
ڈاکٹر بدھا رام ملیسی (اخبار)
لالہ نندلال تونڈھی چودھریاں
لالہ سدانند حکیم لدھیانہ چھپوائی اشتہارات
ڈاکٹر شنبداس لاہور اشاعت اشتہار
لالہ ہنسراج جالندھر (اخبار)
لالہ گوراندتامل رامسرنداس جلالپور جٹاں
سکرٹری آریہ سماج کرورٹ (اخبار)
لالہ موتی رام کانگڑہ (اخبار)
لالہ گنگارام کرور ضلع ملتان چھپوائی
لالہ گنگا رام صاحب جالندھر
پنڈت سری پت جالندھر (کتب)
لالہ گوجرمل فنانس جالندھر چھپوائی
لالہ سکھنداس وزیر آباد (اخبار)
لالہ بدھا سنگھ صاحب ڈیرہ اسمعیلخاں
اخبار صہ ثبوت تناسخ عہ
لالہ دیوان چند خریدار نمبر ۲۰
لالہ خان چند صاحب پلیڈر خریدار نمبر ۱۱
منشی گوپالداس صاحب پیگوارڑہ
لالہ سولراج فارسٹر چانگا مانگا
تیا سنگھ آہلووالیہ اشاعت اشتہار
پنڈت شیونرائن پلیڈر چھپائی
پنڈت پرمانند جالندھر (اخبار)
الہ یار مصور قیمت کاغذ دستہ
امین چند فوٹوگرافر جالندھر چھپوائی
ڈاکٹر ہیرا سنگھ چھپوائی
مہاشہ ہرنام سنگھ میڈیکل سٹوڈنٹ لاہور

فروخت کتب بہ معرفت لالہ گنیش داس
ایضاً
لالہ رکھی رام جالندھر (اخبار)
لالہ سری رام چیچاوطنی (اخبار)
رائے زادہ بھگت رام چھپوائی
لالہ کشوری لال دہلی
لالہ امرناتھ سب اوورسیر کتب و اخبار
لالہ ہرکشنداس جالندھر
لالہ جیوارام فارسٹر ریاست جوبل خریدار نمبر ۷
لالہ نہال سنگھ صاحب نابھہ خریدار نمبر ۱۹
بابو جیون سنگھ صاحب باندی کوئی
گوبند سنگھ دربار دھار اشو خریدار نمبر ۷
لالہ جالا سہائے لون میانی خریدار نمبر ۸۳
لالہ منگت رائے جھنگ (اخبار)
لالہ پرسادی لال صاحب کالنتی پور خریدار نمبر ۵
سردار امراؤ سنگھ صاحب لاہور
لالہ کشن چند ڈیرہ غازیخاں خریدار نمبر ۳۷
لالہ بالک رام ترگی چھپائی و اخبار
لالہ بودھ راج ڈیرہ اسمعیلخاں خریدار نمبر ۶۶
لالہ پرمانند خریدار نمبر ۷۳
لالہ بھگوان چند خریدار نمبر ۹۹
لالہ دولت رام خریدار ۹۷
لالہ باقی رام خریدار نمبر ۶۸
لالہ گورو دیال رام بت چھپائی
ڈاکٹر اوتم چند صاحب
سردار بیلا سنگھ صاحب خریدار نمبر ۶۱
پنڈت بہاری لال صاحب خریدار نمبر ۶۷
بابو نتھا سنگھ صاحب خریدار نمبر
لالہ گوردہاری لال صاحب ملتان خریدار نمبر
لالہ لچھمنداس صاحب غازی گھاٹ خریدار نمبر
لالہ بالمکند حلوائی شاہ پور خریدار نمبر

لالہ چرنجیت پشاور خریدار نمبر ۸۶
سکرٹری آریہ سماج کیمبل پور نمبر ۲۵۸
لالہ نند لال صاحب سلطان شہر
لالہ کرم چند صاحب امرتسر
لالہ پربھ دیال صاحب چمبہ
پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ بٹالہ
پنڈت چھجو شاہ صاحب شکرگڑھ
لالہ ٹھکر داس صاحب شاہ پور
سیٹھ گیان چند صاحب شاہ رنگ
لالہ رادھا کشن صاحب لنڈی اخبار
لالہ کاہن چند صاحب سیالکوٹ
لالہ رگھناتھ سہائے حصار
بابو چندر امنی حصار
سکرٹری آریہ سماج رڈیبہ
لالہ سکھرام داس صاحب رڈیبہ
لالہ کلیانداس صاحب بھوانی
سکرٹری آریہ سماج مظفر گڑھ
پنڈت دھرم چند صاحب امرتسر
لالہ داس مل صاحب شکرگڑھ
لالہ بسنت رائے ٹرسٹی گوجرانوالہ
لالہ خوشی رام صاحب ترڈل
لائبریرین آریہ سماج ملتان شہر
بابو ہرنام سنگھ صاحب گڑھ افغان
لالہ کشن سہائے کیسر پور خریدار
بھائی گوپال سنگھ صاحب امرتسر
سکرٹری آریہ سماج دالاور
لالہ لچھمن لعل صاحب اسسٹنٹ انجینیر خریدار نمبر
لالہ گنگارام صاحب مالیر کوٹلہ
لالہ جیون مل صاحب جنڈوسی
ڈاکٹر لوٹ چنداس صاحب نکودر
لالہ کشنداس صاحب سنیاسی آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں

نام	رقم
لالہ دواکا داس صاحب بنی ہٹی	[illegible]
لالہ گنگارام صاحب رکھانوالہ	[illegible]
رائے لبھڈارام صاحب سکھر	[illegible]
ڈاکٹر سنتیلارام صاحب ملتان	[illegible]
منشی کیول کرشن صاحب سیالکوٹ	[illegible]
بابو امیر چند صاحب سیونی	[illegible]
مہتہ گیان چند صاحب کانگڑہ	[illegible]
لالہ منشی رام بھنڈاری خریدار نمبر ۶۳	[illegible]
لالہ رامچند ولیش میرٹھ اشاعت اشتہار	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ	[illegible]
پنڈت پرمانند باج جی جالندھر	[illegible]
کاغذ [illegible] اخبار [illegible]	
فروخت کتب بیت گنیش داس	[illegible]
بھائی تیجا سنگھ صاحب چھپوائی تصویرات	[illegible]
ڈاکٹر ہردت سنگھ راہوں بقیہ چھپوائی	[illegible]
لالہ کندن لعل صاحب ساگر (اخبار)	[illegible]
فروخت کتب	[illegible]
لالہ ہیرالال امرتسر (اخبار)	[illegible]
فروخت کتب	[illegible]
لالہ امرا مل بستی شیخ	[illegible]
ماسٹر سنت رام جی جالندھر (اخبار)	[illegible]
حکیم شیدا لال بٹالہ - اشاعت اشتہار	[illegible]
بخشی اینڈ کو - اجرت تقسیم اشتہارات	[illegible]
حکیم غلام نبی صاحب لاہور اشاعت اشتہار	[illegible]
لالہ دینا ناتھ صاحب یارو - بلوچستان	[illegible]
لالہ رلا رام صاحب شیخوپورہ	[illegible]
سردار بیلا سنگھ صاحب کوئیٹہ (کتب)	[illegible]
مہاشہ شام سندر دہلی (اخبار)	[illegible]
لالہ رلا رام صاحب چنیوٹ	[illegible]
بھائی تیج سنگھ صاحب چھپوائی تصویرات	[illegible]
لالہ ماگھی رام بھیانہ قیمت کتب	[illegible]

نام	رقم
متفرق	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج سوجیت (اخبار)	[illegible]
پنڈت وشوا ناتھ گجرات پنجاب چھپوائی	[illegible]
رائیزادہ بھگت رام صاحب سجاب چھپوائی	[illegible]
کاغذات اصلاح رسومات کمیٹی	[illegible]
ماسٹر ہیرالال ہوشیارپور (اخبار)	[illegible]
لالہ گوکل چند جموں (اخبار)	[illegible]
لالہ خوشی رام صاحب شملہ	[illegible]
لالہ گنیش داس ایجنٹ سجاب کتب	[illegible]
لالہ نندلال امرتسر اشتہارات	[illegible]
بابا دھنی رام سکرٹری آریہ سماج نورپور	[illegible]
سردار فوجدار سنگھ طالب علم جالندھر شہر	[illegible]
متفرق	[illegible]
لالہ رگھنندن پرشاد لکھنؤ	[illegible]
رائیزادہ بھگت رام صاحب سکرٹری اصلاح رسومات کمیٹی ضلع جالندھر چھپوائی کاغذات	[illegible]
لالہ سرداس صاحب بہامعل	[illegible]
ڈاکٹر میا سنگھ صاحب چھپوائی اشتہار	[illegible]
چھپائی تصاویر از بھائی تیجا سنگھ	[illegible]
چھپائی چک جونگی پیگواڑہ	[illegible]
لالہ چرنجی لال صاحب بمبئی (اخبار)	[illegible]
لالہ دیارام صاحب جلال پور جٹاں	[illegible]
لالہ سوہن رام صاحب ڈسکہ	[illegible]
لالہ گوبند ل فرانسیس قیمت کاغذات	[illegible]
۔۔ چھپوائی	[illegible]
لالہ چھجو ل صاحب جالندھر شہر چھپائی	[illegible]
مینجر جوبلی کمپنی اشاعت اشتہارات	[illegible]
لالہ سندر داس مہر آریہ سماج دولتا نگر	[illegible]
لالہ رادھا کشن صاحب ٹھیکیدار سرک	[illegible]
پنڈت بھاگیرت سنگھ رہتک	[illegible]
لالہ پیارے لال بڈھا اشاعت اشتہارات	[illegible]

نام	رقم
لالہ بھگت رام صاحب اسسٹنٹ انجینئر نوانشہر	[illegible]
لالہ ٹھاکر داس صاحب منٹگمری	[illegible]
لالہ جیوا رام صاحب بھوانی گڑھ	[illegible]
اخبار [illegible] متفرق کتب وغیرہ [illegible]	
لالہ کاشی ناتھ صاحب لاہور	[illegible]
بھگت تھنو رام چالونہ	[illegible]
ٹھاکر کرن سنگھ صاحب جونیئر نمبر ۱۴	[illegible]
سردار جودھ سنگھ صاحب کوئیٹہ خریدار نمبر ۲	[illegible]
لالہ بندرابن اسمٰعیل آباد	[illegible]
فک گنیش داس ڈیرہ غازی خان	[illegible]
کتب [illegible] اخبار [illegible]	
بابو لیکھ رام صاحب خریدار نمبر ۴۴	[illegible]
رائے دامودر داس شملہ خریدار نمبر ۳۹	[illegible]
لالہ آسا نند جتوکی خریدار نمبر ۱	[illegible]
لالہ سنت رام صاحب شکرگڑھ خریدار نمبر ۱۱	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج سری گوبندپور چھپائی	[illegible]
لالہ سکھ دیال لیڈر دھرم سال نمبر ۱۰۸	[illegible]
بابو سوجیت سنگھ نورالائی نمبر ۱۱۹	[illegible]
لالہ تولا رام ایبٹ آباد (اخبار)	[illegible]
لالہ بالمکند ذیلدار انچلی (اخبار)	[illegible]
لالہ دولا رام سندری نمبر ۹۶	[illegible]
لالہ موہن لال بی اے حصار (اخبار)	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج ہانسی (اخبار)	[illegible]
لالہ کندن لعل دہلی (اخبار)	[illegible]
سیٹھ ہیرا لال بہاولپور	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج محمد پور (اخبار)	[illegible]
لالہ سنسار چند بی اے (اخبار)	[illegible]
لالہ خوشی رام لاہور (اخبار)	[illegible]
لالہ پرشوتم داس پشاور (اخبار)	[illegible]
پنڈت نرائن سنگھ بیری خریدار نمبر ۱۰۵	[illegible]
لالہ جمنا داس بھوانی خریدار	[illegible]

سکریٹری آریہ سماج خانکی خریدار نمبر ۲۱۸
بابو نعل سنگھ شاہ پور خریدار نمبر ۱۹۴
لالہ دیویدیال صاحب کوئٹہ خریدار نمبر ۱۶۷
لالہ ہیراج دلہوزی خریدار نمبر ۲۰۶
لالہ لکھمی داس ڈیرہ اسمٰعیلخاں خریدار نمبر ۱۹۵
لالہ کشیرامل دینانگر خریدار نمبر ۲۱۰
کنور کمند سنگھ صاحب رئیس جھلیسر خریدار نمبر ۲۲۶
لالہ سوہنالال شستری آریہ سماج شرقپور
فروخت ایک جلد تکذیب براہین احمدیہ
بابو دیویدیال صاحب راولپنڈی (اخبار)
لالہ اجودھیا ناتھ صاحب سیالکوٹ نمبر ۲۲۹
لالہ نرائنداس صاحب منٹگمری آباد
لالہ بھگوانداس صاحب دہلی (اخبار)
لالہ سگھراج صاحب سمبی (اخبار)
لالہ منشی رام صاحب - دل چھپال منشی خلیل کتب اخبار
لالہ کانشی پرشاد صاحب (اخبار)
لالہ رام رکھمل صاحب کراچی
بابو گوہر سنگھ صاحب بانیر
لالہ فقیر چند صاحب بانگو والہ
حکیم تاراچند صاحب گجرات پنجاب
اخبار اشتہار
لالہ رلارام بہندکڈی مراد (اخبار)
سکریٹری آریہ سماج پیچی نمبر ۱۴۶
مہاشہ سندر سنگھ بنجوہ
کمیریاں مکٹ بابت اشتہار
پنڈت سالگرام صاحب منٹگمری
لالہ ٹوڈرمل صاحب رہتک نمبر ۲۱۳
لالہ مرلیدھر صاحب حصار
لالہ گنپت رام لاہور خریدار نمبر ۲۴۱
لالہ پوران چند جوڑہ خریدار نمبر ۹۶
منشی علاؤالدین حیم جسودی

بابو دکیسر سنگھ دیرو والی
لالہ ایشوری داس جموں خریدار نمبر ۱۹۲
لالہ گوری شنکر کالکا نمبر ۲۹
لالہ مرلیدھر راولپنڈی نمبر ۲۴۶
لالہ ٹوڈرمل رہتک نمبر ۲۳

اشتہار

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں - نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں -

کشتہ نقرہ :- اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف - پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے - رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے - ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے - پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے - جو لوگ طاقت سے ناامید ہو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے - غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں انکے تدارک کے لیے یہ آبحیات ہے - یہہ روغن مسیحا کے خاندانوں کے حق میں اکسیر ہے - چند ہفتہ میں کم دوائی نہ بھیجی جاویگی - قیمت فی تولہ عہ

روغن مسیحا - مایوس العلاج مرد اس سے صحت یاب ہوتے ہیں سست آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں - بچپن کی بے اعتدالی کا مکمل علاج ہے - فی تولہ چار روپیہ -

دوائی آتشک :- آتشک خواہ کیسا ہی پرانا ہوا کیوں نہ ہو - اگر الوہی داغ بھی ہو گیا ہو بغیر قے و دست کے آتشک دور ہو جاتا ہے - قیمت خوراک ایک ہفتہ عہ

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا پاکسی سبب جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو - اسکے استعمال سے یہ امراض دور ہوتی ہیں - قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم تاراچند گجرات پنجاب

ایک کھتری کنیا کی لیئے بر کی ضرورت

شرائط یہ بتفصیل ذیل ہیں - (۱) لڑکا از قوم کہنہ مرہوترہ سیٹھ ہو - خواہ ڈھائی گھر میں سے خواہ چار گھر میں سے ہو - (۲) لڑکی کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو (۳) آریہ خیالات کا ہو - صحت بدنی اچھی ہو - (۴) خواندہ ہو - روزگار کا ذریعہ عمدہ ہو اگر طالب علم ہو تو کس جماعت تعلیم پاتا ہے - والدین کی حالت اچھی ہے - اگر ناخواندہ ہو تو ذریعہ معاش عمدہ رکھتا ہو - (۵) درخواست کرنے والا سب حالات مندرجہ بالا قلمبند کرے - درخواستیں سٹ ہم پرچارک جالندھر کی معرفت آنی چاہیئے -

اشتہار

میرے ایک متر سارسُت برہمن گوتر التسا بن جنکی عمر اسوقت قریب ۱۸ برس کی ہو گی اپنی ورن کی کنیا سے بواہ کرنا چاہتے ہیں یہہ میرے متر پورے آریہ - اور آریہ سماج کے اوپدیشک سہایک ہیں - اور ایک عمدہ پنڈت ہیں درشنوں پاس اور شاستری امتحان کی پریکشا دینے کو تیار ہیں - انگریزی میں بھی مڈل پاس کیا ہے نہایت خوب صورت نیک چلن نوجوان ہیں - جنکو اس سمبندھ کی ضرورت ہو - راقم سے خط و کتابت فرماویں

رگناتھ سہائے اہلمد منگلہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع حصار

راقم

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع وِدیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر ہفتہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ ولایتی کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شائع ہوتا ہے

اور

قریب بیس برس سے دلدادگان اخبار کی خدمت میں ارسال کیا جاتا ہے۔ اس میں مفید عام مختلف مقالات کے علاوہ اخلاقی مضامین نہایت دلچسپ اور شستہ طرز میں ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تاربرقیاں احکام گورنمنٹ نہایت عجیب و غریب باتیں لطائف ظرائف تجربہ کی باتیں نصیحتیں، سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رامچندر صاحب ویش مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں باہر والوں سے محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر کی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں۔ جو صاحب بذریعہ منی آرڈر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائیں گے۔ ان کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائے گا۔ درخواستیں ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر [illegible] منیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگر آپ ہوشیار رہنا ہے تو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچنا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمایئے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں۔ [illegible] عمدہ پیرایہ میں کی گئی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں تھے یوسف بڑھئی کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بدزبانی۔ حضرت مسیح کی بےعلمی۔ مسیح [illegible] حضرت مسیح [illegible] مصلوب ہوئے۔ [illegible] حضرت مسیح کے معجزوں کی اصلیت۔ [illegible] خدا [illegible] عیسائی دین دنیا میں کیونکر پھیلا۔ [illegible] انجیل۔ [illegible] عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے [illegible] اور [illegible]۔ عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ [illegible] حضرت موسیٰ کی کتاب۔ [illegible] کی کتاب۔ [illegible] حضرت مسیح کا [illegible] [illegible] کی کتاب۔ [illegible] قیمت [illegible] علاوہ محصول [illegible] مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ [illegible]

عمدہ مفید کتاب ہوتے ہوئے قیمت صرف [illegible] آنہ ہے۔ ڈاک اور بذریعہ ویلیو پے ایبل الخرچ ہونگے بہیں مطلب سے زیادہ خریدنے پر بھی [illegible] فیصدی کمیشن۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرماویں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ المشتہر [illegible] منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بارہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ [illegible] نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے۔ وہ اکھڑ جاتی ہے۔ چھاپ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ نشانات پتھر بنانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے [illegible] ہیں۔ جس کے سبب بہت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو دائمی [illegible] ہے۔ اور جا دینی [illegible] کیفیت ہے۔ کہ [illegible] سمجھئے۔ [illegible] تجربہ کیا جائے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو دفع کر دیا ہے۔ [illegible] قابل قدر ہے جسکی تعریف کی منشی [illegible] صاحب [illegible] کا [illegible] مالک [illegible] ہیں کہ [illegible] سیاہی کاپی [illegible] قیمت فی [illegible]

[illegible] المشتہر [illegible] منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو۔ کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع نقشہ باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور روش وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و ترکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کی گئی۔ ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے۔ اس میں ہر درخت کا ہندوستانی و انگریزی نام نیز پیدائش ملک موسم نباتات استعمال پھل پھول رنگ اقسام و نباتات وغیرہ وغیرہ مفصل بیان کئے گئے ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو نہایت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع کلاں کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف مع نقشہ جات ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھولدار بیلدار درخت	(۵) پھول کے سایہ دار درخت
(۲) پھول کے بڑے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھول کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھول [illegible] درخت	(۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) [illegible] کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) پھلدار درخت	سمالحہ وغیرہ
(۱۲) [illegible] دار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) نوٹ منتخبات

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کر کے پورے سال کی قیمت مبلغ [illegible] روپیہ پیشگی بھیج دینگے۔ انکو ایک جیب گھڑی بنام [illegible] قیمتی چھ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے مفت دی جاویگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام — جو شخص ثابت کرے کہ اسکو ہمارے ممیرے کے سرمہ سے بجائے فائدہ کے کسی قدر نقصان پہونچا ہے - اسکو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیا جاوے گا جو بینک میں جمع کرا دیا گیا ہے — انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن بصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے - امراض ذیل کے مد کرنیں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم دھند جالا - پڑوال - غبار - پھولا - بل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخن - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے - آنکھوں کی تندرستی کیحالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو - بڑے بڑے مشہور انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ تحریر فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے - حال ہیں گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر کو جنکو ہم نے امتحان کیمیاوی کے لئے یہہ سرمہ دیا تھا - بعد امتحان کیمیاوی اسکی تصدیق کرتے ہیں - کہ ممیرے کا سرمہ متیا سنگھ آہلووالیہ کا تیار کیا ہوا مضر اجزاء سے بالکل پاک اور خالص اعلیٰ قسم کا سرمے اور ایک سفید جڑی بوٹی (ممیرے) سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہوسکتی ہے - بچہ سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ۱۲ روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - درخواست پر پتہ صاف خوشخط تحریر ہو -

المشتہر پروفیسر متیا سنگھ آہلووالیہ مقام ... ضلع گورداسپور پنجاب -

چند صاحبان کے نام معہ پتہ از سندات میں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے تجربہ کر کے ممیرے کے سفید سرمہ کے اکسیری خواص کی تصدیق کی ہے

جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ دہار شو حیدرآباد دکن -

جناب ڈاکٹر مسری پت سہائے صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ ... ضلع جہانسی - بتاریخ ۲ - جولائی ۱۹۰۹ء

جناب ڈاکٹر بخشی محمد اسمعیل صاحب انچارج شفاخانہ پھلوارہ ریاست میواڑ بتاریخ ۱۰ - جولائی ۱۹۰۹ء

جناب ڈاکٹر غفار داد خان صاحب انچارج شفاخانہ سنور ریاست پٹیالہ بتاریخ ۲۲ - جون ۱۹۰۹ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ ... ضلع اٹک بتاریخ ۳۰ - جون ۱۹۰۹ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خان صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور بتاریخ ۷ - جولائی ۱۹۰۹ء

جناب ڈاکٹر خیرالدین صاحب ... ٹی ایس ... مقام ... بتاریخ ... ۱۹۰۹ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر بتاریخ ۱۶ - جولائی ۱۹۰۹ء

کچھ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پڑھنے والے ممیرے کے سرمہ کا اشتہار اخبار ہذا کے ... ملاحظہ فرماتے ہونگے ... مفید ہونیکی صداقت میں بہت سے ڈاکٹروں اور حکیموں اور دیگر معززین کی اسناد خصوصاً ڈاکٹر ... معزز کیمیاوی معائنہ پنجاب کا سارٹیفکیٹ بھی دیکھا جاتا ہوگا - ... بیشمار اشتہارات شائع ہوتے ہیں ... [illegible]

انہیں شائع ہونا دیکھ کر ... [illegible] ... ممیرے کا سرمہ والا اشتہار سچا ثابت ہوا - ... [illegible] ... قسم کے (سیاہ و سفید) سرمہ کو منگوا کر استعمال کیا - ... [illegible] ... کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر کی قسم سے ... [illegible] ... تمام ... کے لئے لاثانی اور نایاب چیز ہے - ... [illegible] ... صاحب عرف ... خواجہ غریب نواز اجمیری ... [illegible] ... حکمت اور وسیع تجربہ کے مقابل میں کسی کی دوا کو ... [illegible] ... فائدہ پاکر ... [illegible] ... نادر الوجود سرمہ کے مقابل میں دنیا بھر کی ... [illegible] ... خوشقسمت ... [illegible] ... [illegible]

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں بہتر برتاؤ سے برتیں" (اُپنشد تعلیم کا پالن)

اخبار ست دھرم پرچارک

جلد ۶

قیمت سالانہ ... پیشگی ادا ...

اردو میں ... ست کا پرچار ... بے تعصب ... [illegible]

امنہیت کا ... [illegible]

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر کی کتابیں

[illegible]

کل فرمائشیں منیجر اخبار ہذا کے نام آنی چاہئیں۔

آریہ اوشد الہ شالہ

خاکسار نے ... ہیں ... آریہ اوشد الہ کا اپنے ... بھائیوں کی ... ہیں ... ہوگیا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج معالجہ ... [illegible]

...دور کرتے ہیں

... ضعف بصر ... جالا ... پھولا ... دھند ... غبار ... خارش ...

داستی رس

... قوت باہ ... احتلام ... کمزوری ...

ضعف جگر

... آرام ہوجاتا ہے۔ قیمت فی ...

آتشک کی دوا

آتشک کی گولیاں

بہسماسرس

... کی گولیاں

... پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر ... مالک آریہ اوشد الہ ... ضلع گورداسپور پنجاب

استری سکشا سنبھالی گئی یعنی ازمی بیوی شدہ

استری سکشا میں نے بہت دنوں تک تلاش کیا۔ مگر کوئی ایسا پستک نہ ملا۔ جو کہ شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی تیار کرنے والا ہو۔ مجھ کو اس کی بہت دنوں تک فکر تھی۔ اسی عرصہ میں میرا آنا گجرات کی جانب ہوا۔ یہاں پر مجھ کو میری خواہش کے موافق ایک ایسی اُتم پستک جس کو کہ لوگ یہاں پر سٹینڈرڈ پستک مانتے ہیں اور لڑکیوں کے اسکول میں پڑھایا جاتا ہے ملا۔ پستک ہاتھ میں آتے ہی سب سے پہلے پڑھنے لگا۔ چونکہ اسکی بھاشا ایسی تھی کہ جسکو صوبہ شمالی و پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں لہٰذا مجھ کو اسکا اُلتھا ہندی بھاشا میں کرنا پڑا۔ اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں۔ پہلے پرکرن میں بنیاد ارتقات سنسکار دوسرے میں مکان کی بنیاد دوسرے پرکرن میں دیا۔ تیسرے میں ... چوتھے پانچویں میں ... چھٹے میں گرہ تکرہتہ ... گھر کا کام کاج ساتویں میں بالکوں کا پالن اور شکشا آٹھویں کر تو یہ کرتویہ۔ اتہاسک فرائض کا ذکر ہے اب یہ پستک بالکل تیار ہے۔ کیول چھپنا باقی ہے تین سو گراہک ہو جانے پر چھپنا شروع ہو جائے گا کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک مہاشیوں کے استقاہ پر موقوف ہے۔ اگر اس پستک کو خرید کر مہاشے استری جاتی کی شرم کا اُچت سنمان کیا۔ تو وہ بھی ایسے ہی امولیہ خزانہ نذر کرنے کی ہمت کریگی قیمت صرف ... ہے۔ مگر جو مہاشے پیشگی قیمت ١٥ نومبر کے اندر اندر ارسال فرمائیں گے ان کو صرف ایک روپیہ دینا ہوگا۔

خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے ہونی چاہئیں

المشتہر پنڈت ... استری آریہ سماج ... گجرات

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

[illegible]	بیر بطانا شیر جیلی ... کے لئے جو کثرت نوش ... مسرات طفولیت کی بیماریں وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت ...
[illegible]	اسکے ... استعمال سے قبض ... نہیں۔ ... میں آرام ہو جاتا ہے قیمت ...
[illegible]	... سو ہیضہ ... بار بار حاجت ... کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ دردِ سر بال ... کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ...
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو ... کی خرابیاں ... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	مقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش ... جالا۔ ... کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ لنگی۔ لاغری۔ ... خرابی جگر۔ ... کو ... روکتا ہے فی تولہ ...
[illegible]	نفخ شکم ... درد جگر۔ ... گردہ۔ درد ... کو دور کرتا ہے ٢٠ ...
[illegible]	سر کا درد۔ ... فی الفور ... میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ
[illegible]	... دانتہ ... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	زخم ... ناسور۔ خارش ... زخم ... ایام ...
[illegible]	... منٹ میں ... لطف ... کی ضرورت نہیں قیمت ...
[illegible]	... اعضا ... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	... فی تولہ ...

سفید بالوں کو ... کی بہت ... اگر ... دیکھنا چاہو تو ... ایک آنہ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع ... مصرحالجات ... رسالہ ... چہارم ... من المسکرات ... رسالہ قیافۃ ... **المشتہر** حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر ... کی بنائی ہوئی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں نسخوں پر آزمائش کی لیکن کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن ... تجربہ اور کوشش سے یہ دوا ... بیماری ... کرنے سے انہیں کوئی خرابی آئے ... میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو۔ تو اس طلا کے لگانے سے ... اپنی اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ ... کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ... فی شیشی ... عدد

عرق کافورہ ہیضہ کی حکمی دوا۔ تجربہ سے

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ... مریضوں میں ... کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اس کا ... شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے دردِ شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ... **المشتہر** ڈاکٹر ... دہلی۔

ستّ دھرم پرچارک جالندھر ... کا بنایا ہوا عرق کافور ہیضہ ... بہت ... کی حالت ...

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات بدیع کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت باقل نہیں رہتی۔ قیمت صرف ... محصول ڈاک ... ریلیں ... زیادہ کے خریدار کو ... دیا جائیگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے

المشتہر ... فوٹوگرافک سپلائی ایجنسی دہلی

نمبر ۲۹	مطبوعہ ۱۱ - کاتک سمت ۱۹۸۰ بکرمی مطابق ۲۶ - اکتوبر ۱۹۲۳ء روز جمعہ	جلد ۶

ست دھرم پرچارک

برہم جگیاسا

مہرشی ورن کا پتر بھرگو اپنے پتا ورن کے نکٹ نشچت وچار پورک جاکر بولا - ہے بھگون! مجھے برہم کا سمرن واگیان کرائیے - مہرشی ورن نے کرم سے سادھنوں سہت بھرگو کو برہم کا گیان کرانے کے لیے کہا - ہے پتر - ان پران چکھشو شروتر من اور بانی یہہ سب برہم ہیں - بھرگو سے وکھشمان پرکار برہم کا لکشن کہا - کہ جس کارن روپ سے یہہ سب پرتیکش میں دیکھ پڑنے والے پرانی اُدتپن ہوئے - جس بلدایک وپیرودھارک وستر لونپک کی سہایتا سے اُدتپن ہوئے پرانی جیوت رہتے ہیں - جسمیں پرنے کے سمے لین ہوتے یا جسمیں سب پرویشٹ ہوجاتے ہیں جسکے آشرے ان پرانیوں کی اُدپتی استھتی اور پرلے ہوتا ہے - وہی برہم ہے - اسی کو جانو یہہ سنکر بھرگو جی نے برہم کو جاننے کے لیے تت کال گرنے یوگ ادیوگ کیا - اور پوروکا برہم گیان کے سادھن کا اُپاد واسیون کر ان کو برہم جانا - کیونکہ ان سے ہی یہہ سب پرانیوں کے شریر اُدتپن ہوتے ہیں - اُدتپن ہوئے پرانیوں کے شریر ان ہی سے جیتے ہیں - ان کا پرتھوی آدی میں پرتی دن مرن اور سب شریر کے شریر لین ہوتے جاتے ہیں - اس اوستھا میں

کے انکول ان کو برہم جان کر بھر بھی سندہ کو پراپت ہوئے بھرگو پتا کے سمیپ جاکر بولے - ہے بھگون آپ برہم کو جانتے ہیں - اسے مجھ کو بھی جتایئے مہرشی ورن یہہ بولے - ہے پتر! گیان روپ سادھن وشیش سے برہم کو جانو - کیونکہ تپ نام گیان سروپ برہم ہے - بھرگو نے پھر بھی برہم گیان سمبندھی سادھن کا سیون کیا تت پشچات بھرگو نے پران کو برہم جانا کیونکہ پران سے ہی یہہ سب پرانی اُدتپن ہوتے ہیں اُدتپن ہوکر پران کے ہوتے پر ہی جیتے ہیں پران میں لین ہوجاتے ہیں - ارتھات والوہیں ہی شریر چھوڑکر جیواتما جاتی ہے - بھرگو کو اس پرکار ان کو برہم جان کر بھی پران کے پراُدپن ہونیکے کارن اُسکے برہم ہونے میں شنکا ہوئی - تب پھر اپنے پتا مہرشی ورن کے سمیپ کر پرشن کیا - کہ ہے بھگون! آپ برہم کو جانتے ہیں مجھے بھی جتایئے - تب مہرشی نے اُتر دیا - ہے پتر! تپ سے برہم کو جاننے کی اچھا کرو - کیونکہ گیان سروپ ہی برہم ہے تب بھرگو نے پھر بھی تپ کیا - اور تپ کرکے من کو برہم جانا کیونکہ من سے ہی یہہ سب پرانی اُدتپن ہوئے - من سے اُدتپن ہوکر جیتے ہیں - من میں لین ہوتے ہیں - ارتھات من نام انتہ کرن اندریوں کا ادھشٹاتا ہے - اسی میں آنے والے انیک سنکلپ وکلپ آدی من کی ورتیاں ہی جیوں کے شریر کی اُدپتی استھتی نے ہونے میں کارن ہیں تپ کرکے وگیان نام نشچت گیان کو من کی ایکتا سوکھشم اور پرتیتی ہونے سے

برہم جانا - کیونکہ وگیان سے ہی یہہ سب پرانی اُدتپن ہوتے ہیں - وگیان سے ہی اُدتپن ہوئے پرانی جیتے ہیں - وگیان میں ہی سب لین ہوجاتے ہیں - اُس وگیان کو برہم جان کر پھر بھی اپنے پتا ورن کے پاس جاکر بھرگو بولے - ہے بھگون پتا! آپ برہم کو جانتے ہیں - مجھے بھی جتایئے اسپر مہرشی ورن بولے - ہے پتر! تپ سے برہم کو جاننے کی اچھا کرو - کیونکہ تپ کے ساتھ برہم ہے - بھرگو نے پھر بھی تپ کیا - اور تپ کرکے آنند کو برہم جانا - کیونکہ آنند سے ہی یہہ پرانی اُدتپن ہوتے ہیں - اُدتپن ہوئے آنند کے آشرے سے جیتے ہیں - آنند سروپ میں ہی سب لین ہوجاتے ہیں - آنند سروپ ایک برہم ہے - اور وہی سب کی انتم سیما ہے پرماتما کو پراپت ہوئے پیچھے کسی آنند کی اکانکشا نہیں رہتی کیونکہ انیہ سب پھل برہم کے ایک حصے میں مانے جاتے ہیں - پرانیوں کی اُدپتی استھتی پرلے ہونے میں آنند سوروپ برہم ہی مکھ کارن ہے - سو یہہ پوروکت ورن نے انو بھو کی - اور بھرگو نے بھی واپرگٹ کی دویا سروادھم شدھ روپ آکاش جیتن آتما میں استھت ہے - جو کوئی انیہ بھی بار بار سیون کیے تپ ہی سادھن سے پوروکت کرم کے انوسار آنند سوروپ برہم کو جان جان لیتا وہ اسکا انو بھو ٹھیک ٹھیک کر لیتا ہے - وہ بھی آنند میں استھت ہوجاتا ہے خو (وزیر چند ودیارتھی)

ویدک پرچار فنڈ

کسی انسان یا قوم پر زوال نازل نہیں ہوتا جبتک

وہ ادائے فرائض منصبی سے قاصر رہے ہیں ہندو
قوم جو اس ناگفتہ بہ حالت کو پہونچ گئی ہے
اسی مرض میں مبتلا ہے۔ گو اور بھی بہت سے
سبب اسکے تنزل کے معاون ہیں۔ لیکن اصلی
باعث وید ودیا کو چھپا دینا ہے۔ پرمیشور نے
ویدوں کو اس قوم کے حوالے کیا۔ اس قوم کے بزرگوں
کو اپنی زندگی کا فخر سمجھا۔ اسی قوم میں اعلیٰ
ترین اشخاص کو پیدا کیا۔ دنیا کی پیدائش سے
آج تک اسی قوم کی عادات و دستورات
کو ویدک تعلیم سے بنے ہوئے رکھا۔ صرف اسی
منشا سے کہ یہ قوم کل دنیا میں ویدوں کا پرچار
کرے۔ جس طرح ایک شہر میں ایک کالج یا
ایک صوبہ میں ایک یونیورسٹی کافی سمجھی جاتی
ہے۔ اسی طرح ایشور نے اس بھارت ورش
کو کل دنیا کی یونیورسٹی مقرر کیا ہے۔ جہاں
ویدک کورس کی تعلیم مختلف مضمونوں میں دی
جاتی تھی۔ اور ہر قدر فی علم کے لائق پروفیسر
اس قوم کے موجود رہتے۔ یونان - ایران مصر
وچین وغیرہ اسی دار العلوم کے تعلیم یافتہ
ہیں۔ لیکن جب سے اس ہندو قوم نے فرائض
منصبی کو فراموش کیا ہے۔ طرح طرح کی
آفتیں نازل ہو رہی ہیں۔ آئندہ جب تک
یہ قوم جو وید پرچار کی خود ہی ذمہ دار ہے
خود وید پڑھکر اور دنیا میں وید پرچار کرکے
سبکدوشی حاصل نہ کرے گی۔ اس حالت سے
نکل نہیں سکتی۔ اور قوموں کی ترقی دولت یا
خونریزی پر منحصر ہے۔ مگر ہماری قوم کی اصلی
ترقی اشاعت ویدک دھرم پر ہی ہے۔
دیگر مذہب کا پرچار وعظ انجیل و قرآن سے مختلف
ہے۔ کیونکہ اول تو یہ آسان ہے۔ ہزاروں
نا سمجھ عیسائیوں و مسلمانوں کے سامنے
اگر ایک ودیارتھی کسی اصول پر بحث کرے تو
سبکے دلوں کو تسخیر کر سکتا ہے۔ وہ کوئی جھوٹی
دلیل پیش نہ کرے گا۔ جسے سچا کرنے کے واسطے
ہیر پھیر نقطے ڈھونڈھنے پڑیں۔ وہ بہرحالت
سچ پر ہوگا۔ اور سچ کو ہر ایک دل شناخت کرتا
ہے۔ اسواسطے ایک دھرم اپدیشک سیکڑوں
پادریوں و واعظوں سے بہتر کام کر سکتا ہے
دوم مشکل یہ ہے تو اس امر میں کہ عیسائی و مسلمان
مذہب کی منادی تو ایک شخص محض انجیل
و عنکبوت کا سیپارہ پڑھکر کر سکتا ہے۔ لیکن
ویدوں کا پرچار و علمی لیاقت کا متقاضی ہے
بہر حال آسانی عیسائی واعظ تیار کرتے ہیں
ہے۔ اور اتنی ہی مشکل ویدک دھرم اپدیشک
تیار کرنے میں ہوتی ہے۔ اور جس قدر مشکل سے اور
جس قدر جھوٹ سے عیسائی لوگ ایک غیر کو
قابو میں لاتے ہیں۔ اتنی ہی آسانی سے ویدک
دھرم اپدیشک سیکڑوں کو سنت دھرم کا قائل
کر سکتا ہے۔ وید پرچار کی تحریک جو آریہ سماج
نے قوم کی اصلی ضرورت محسوس کرکے پیش کی
ہے۔ قابل ہزار آفرین ہے۔ ہمارے مردہ جسموں
میں زندگی پہونچنے کا یہی نسخہ ہے۔ ہماری قوم کو
مکرر سراج بنانے کا یہی راستہ ہے۔ ایجاد و
دستکاری و تجارت کے ذریعہ اگر ہماری قوم
چاہے کہ اہل یورپ پر فوقیت لیجاوے۔ تو
فی زمانہ مشکل کام ہے۔ البتہ وید پرچار کے
ذریعہ ہماری موجودہ نسل ہی نگاہ عزت سے دیکھی
جانے کے لائق ہو سکتی ہے۔ جو عزت پنڈت
گورودت و سوامی دویکانند جی نے انگلینڈ
میں حاصل کی ہے۔ اور ہندو قوم کی توقیر کا
نقشہ انکے دلوں پر جمایا ہے۔ وہ ہم سوائے
وید ودیا کے اور کسی طرح حاصل نہیں کر سکتے۔ نہ
آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھنے سے انگریزی
طرز پر جینے سے اور نہ دولت کے لحاظ سے
قابلیت کے زعم سے۔

اگر ہم غیر مروجہ مذاہب کی موجودہ حالت کا
پچاس سال پیچھے کی حالت سے مقابلہ کریں۔ تو گو
ابھی تک قطعی رائے قائم نہ کر سکیں۔ لیکن
معلوم ہو جاویگا۔ کہ اب انکے لائق معتقد ان
مذاہب کو ترقی دینے کی نسبت انکی حفاظت
کی طرف زیادہ متوجہ ہیں۔ کیونکہ زمانہ کی علمی
ترقی نے ان نو خیز مذاہب کی بطالت و ویدک
دھرم کی صداقت کو ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے
جس سے انکی ترقی کی امیدیں۔ ٹوٹتی جاتی
ہیں۔ ایسی صورت میں افسوس ہوگا۔ اگر ہماری
قوم کام پر کمربستہ نہ ہو جاوے۔ ویدک دھرم کے
پرچار کا کام ایک وسیع کام ہے۔ جب تک
کثیر تعداد عامیاں شامل نہ ہو جاوے۔ تحریک
برائے نام ہوگی۔ لیکن جہاں تک ہمیں معلوم
ہے۔ آریہ سماج و دھرم سبھاؤں نے ابھی تک وہ
وسائل بہت ہی کم اختیار کئے ہیں۔ جن سے کام
کرنے والے لوگ پرچار میں شامل ہو سکیں۔
عیسائی مذہب کا پرچار صداقت کی بدولت
نہیں ہوا۔ بلکہ اسوجہ سے کہ جن لوگوں نے
کام کرنا چاہا۔ انکو عیسائیوں نے میدان
مہیا کر دیا۔ اور جیسا کسی نے کرنا چاہا۔ ویسا
کام لیا۔ کسی سے تصنیف کی کسی نے وعظ
کسی نے علاج کیا۔ کسی نے انتظام و [illegible]
القصہ جس قدر کام کا میدان وسیع کرتے گئے
اسی قدر زیادہ لوگ شامل ہوتے گئے۔ اور
اتنی ہی عیسائیت پھیلتی گئی۔
جو لوگ عیسائی بنتے ہیں۔ وہ مسیح کی
[illegible] نہیں ہے۔ ہزار [illegible]

ہیں جو صاف دلی سے قومی خدمت کا شوق رکھتے ہیں - ہر انسان میں اپنا اپنا رجحان ہے کسی میں علم و دولت و حکومت کا کسی میں قومی و ملکی خدمت کا - جن ہندو بھائیوں میں قومی خدمت کا مادہ تھا - لیکن ہندو سوسائٹی میں کام کرنے کے واسطے میدان کھلا نہ پایا - وہ ناچار شوق پورا کرنے کے واسطے عیسائی گروہ میں شامل ہوئے - اگر آریہ سماج و دھرم سبھا قائم نہ ہوتی - تو جو لوگ آج پکے آریہ یا پکے ہندو ان میں پائے جاتے ہیں - عیسائی دیکھے جاتے - پس ضروری ہے کہ وید پرچار کا کام وسیع طرز میں جاری کیا جاوے - تاکہ ہندو و آریہ لوگ جو دھرم کے نام پر جان دینے والے ہیں - آسانی سے مل سکیں - کیا ہندو سوسائٹی میں انجیل کی منادی کے واسطے بچے مل سکتے ہیں - کیا آریہ سوسائٹی میں عیسٰی کے نام پر قربان ہونے والے مل سکتے ہیں - کیا ہماری سوسائٹی میں وسعت کی گنجائش ہے - کہ ہونہار پودے خصوصیت طور پر والدین چھوڑ کر عیسائی و مسلمان بن جاتے ہیں لیکن کیا اس قوم میں یہ گنجائش نہیں ہے - کہ ویدک دھرم پر جان قربان کرنے والے مل سکیں کیا ست شاستر کے پرچار کے واسطے کوئی ہندو آریہ تیار نہیں ہے - بیشک ہیں اور بے شمار ہیں جس حالت میں کہ اپنے مذہب کے واسطے جسے ہندو قوم نگاہ نفرت سے دیکھتی ہے - اسقدر لائق آدمی اپنی عمر وقف کر دیتے - ویدک دھرم کے واسطے کب ناممکن ہے - کہ [illegible] نہ ہوں - اول تو فرقہ برہمن و گروہ سادھو و سنیاسیان جو ہی زمانہ بدون ویدوں [illegible] ملک پر بوجھ ہو رہے ہیں - وید پرچار کے ہوتے ہی وید پرچار میں [illegible] شامل ہو جاتے

ہماری موجودہ مجلسوں کی حالت ابھی ہمیں قابل اطمینان نہیں ہوتی - اگر ہم غلطی پر ہوں - تو تنگ خیالی پر کام کر رہے ہیں - کچھ دھرم سماج یہ کوشش کر رہی ہے - کہ سماجیں ہماری طرف ہو جاویں - دوسرا فریق چاہتا ہے - کہ انکے ہاتھ سے سماجیں بچیں - دھرم سبھا کا یہ منشاء ہے کہ آریہ سماج ٹوٹ جاوے - آریہ لوگ ہماری طرف آجاویں - لیکن افسوس ہے - ان سبھاؤں کی کوشش صرف انہیں متعدد اشخاص پر خرچ ہوتی ہیں - جو یا تو دھرم سبھا یا آریہ سبھا میں داخل ہو چکے ہیں - باہر جو کروڑوں لوگ ویدک دھرم کے محتاج موجود ہیں - خواہ ہندو ہوں خواہ غیر انکی طرف کوئی شخص توجہ نہیں کرتا لیکن خیر یہ وید پرچار کی تحریک ان کمزوریوں کو دور کرنے کا موجب بنی ہے - اور ہمیں امید کامل ہے کہ ایشور جلد کان وید پرچار کو [illegible] انجام دیویگا - بشرطیکہ ہماری قوم اپنی زیست کا مدعا وید پرچار سمجھ لے - (منقول از ترجمہ)

ساماجک خبریں

۲۰ اکتوبر سنہ [illegible] کی انترنگ سبھا میں آریہ سماج بھوانی کا بتفصیل ذیل انتخاب ہوا - [illegible] صاحب پردھان - بابو گیان چند صاحب اپ پردھان - لالہ [illegible] نرائن صاحب منتری - لالہ جانکی پرشاد صاحب اپ منتری - بابو کلیانداس صاحب پستکادھیکش - لالہ گنگا رام صاحب کوشادھیکش - لالہ جمنا پرشاد صاحب - لالہ [illegible] صاحب - لالہ شمبھو داس - لالہ [illegible] لال صاحبان ممبران انترنگ سبھا -

شہر فیروزپور میں لالہ ہیرا لال جی کے بہتر کا [illegible] اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ کو چوڑا کرم سنسکار ہوا جس پر مختلف فنڈوں کی امداد میں دان ہوئے -

خوشاب میں لالہ کلیانداس جی نے اپنے برادر زادہ بھگوانداس کی سگائی کی خوشی میں بہ مختلف فنڈات کی امداد میں دان دیئے -

افسوس کہ بٹالہ آریہ سماج اب بالکل پست حالت میں ہو گیا - وہاں ممبران کو اس مہاتما کے نام کی کچھ بھی لجیا کرنی چاہئیے - اور پرتی ندھی سبھا کو وہاں اپدیشکوں کا زور دینا چاہئیے -

[illegible] میں پہلا ویدک سنسکار - بابو گنپت رائے ورما اسسٹنٹ [illegible] دے انسپکٹر کے فرزند کا چوڑا کرم سنسکار بروز دسہرہ ویدک ریت ہوا بابو صاحب نے سب سجنوں کو پرتی بھوجن کرکے بتفصیل ذیل دان دیا - یتیم خانہ فیروزپور [illegible] مہا ودیالہ [illegible] - وید پرچار فنڈ [illegible] - دیانند کی سکول لاہور [illegible] و دیگر پنڈتان و لاگیان [illegible] کل [illegible] -

۲۰ اکتوبر کے بھارت سدھار میں یہ خبر غلط شایع ہوئی ہے - کہ راجپوتانہ پرتی ندھی کا اجلاس بھی ۲۷ و ۲۸ دسمبر کو اجمیر میں ہوگا - ابھی تک کوئی قطعی نیت نہیں ہوئی -

آئندہ کے سال کے لئے بھون آریہ سماج کا انتخاب بتفصیل ذیل ہوا - لالہ دولت رام صاحب پردھان - [illegible] امیر چند صاحب اپ پردھان - [illegible] گوردیال صاحب منتری - لالہ ایشور داس صاحب اپ منتری - لالہ شیو دیال صاحب خزانچی - [illegible] پرنام سنگھ صاحب پستکادھیکش - علاوہ اس کے [illegible] آنند کا خاص پربندھ کیا گیا - اور ایک سوک منڈلی بھی قائم کی ہے -

حیدر آباد دکھن میں برہم چاری شانتانند

(سوامی شیشور انند جی کی کوششوں سے نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے -

لالہ شیو پرشاد جی کے پتر کا ان پراسن سنسکار

ویدک ریتی انوسار ہوا - اجمیر

بابو نتھل جی ممبر آریہ سماج اجمیر نے اپنے نوتن گرہ میں پرویش کرنے پر ہون کرایا - اور دو روپئے آشرم سکول اور آریہ سماج اجمیر کو دان دیئے - تیس کے قریب آریہ بھائی اس اوسر پر اوپستھت تھے -

بتاریخ ۹ - اکتوبر دسہرے کے روز لالہ وزیر چند کے پتر کا ان پراسن سنسکار ویدک ریتی انوسار ہوا قریباً ایک سو آریہ بھائی اور آشرم سکول کے لڑکے اس اوسر پر اوپستھت تھے - ایک روپیہ آشرم کو دان دیا گیا - اور لڑکوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی -

بتاریخ ۴ - اکتوبر اتوار کے دن منشی ہرنام سنگھ جی سابق پردھان آریہ سماج اجمیر کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - قریباً چالیس آریہ بھائی اور سکول کے ودیارتھی اس سمے پر اوپستھت تھے - منشی جی نے ایک روپیہ پنڈت کو اور تین روپیہ مختلف فنڈ دان دیئے -

---

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت پورنانند کا دورہ

۲۲ - ستمبر سے ۲۹ - کو منگہ کے نزدیک ایک گاؤں میں سبھاضری ۳۰ اپدیش ۲۲ - ۲۴ - کو نوانشہر میں سبھاضری ۲۵۰ ویاکھیان ۲۵ سے ۲۸ تک دسویہ آریہ سماج کے جلسہ میں شامل ہے - اور وہاں ایک اپاسنا ایک اپدیش اور ایک لکچر دیا - ہر ایک میں حاضری اوسطاً ۲۲۵ کے قریب ہی - اور آٹھ یگیوپویت سنسکار کرائے

۲۸ سے ۳۰ ستمبر تک سالانہ جلسہ آریہ سماج راولپنڈی میں شامل ہو کر وہاں پر سبھاضری ۳۰۰ ایک ویاکھیان دیا - یکم اکتوبر ۱۹۰۴ء سے ۳ تک گوجرانوالہ میں دو ویاکھیان دیئے - ہر ایک میں حاضری اوسطاً ۱۱۲ کے قریب ہی - ۴ لغایت ۶ - اکتوبر موضع گوبندگی میں ایک ویدوکت بواہ سنسکار کرایا اور تین ویاکھیان دیئے - حاضری اوسطاً ایک سو کے قریب ہی - ۷ و ۸ - اکتوبر کو امرتسر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں شامل ہا - اور ایک اپدیش سبھاضری ۳۰۰ دیا - ۹ - اکتوبر کو امرتسر سے روانہ ہو کر لاہور اور گوجرانوالہ ہوتے ہوئے ۱۱ کو جلالپور جٹاں پہونچے - ۱۲ و ۱۳ - کو وہاں دو ویاکھیان دیئے - ہر ایک میں حاضری اوسطاً ۸۰ کے قریب رہی -

---

مراسلات

اس میں نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ گنگا رام جی - چونکہ مفصل حالت شادی لالہ دولت رام جی کی طرف سے شایع ہو چکی ہیں اسلیئے آپکے مراسلہ شایع ہونیکی ضرورت نہیں رہی -

---

نشتے

۱ - آریہ سماج اجمیر کی انترنگ سبھا نمبر ۹۰ تجاویز نمبری ۲ - ۳ - ۴ - (۲) سرب سمتی سے نشچے ہوا کہ نیچے لکھے پرتاپ سیرتی پرادیکارنی سبھا کے منتری جی کی سیوا میں بھیج نویدن کیا جاوے - کہ مہربانی فرما کر انکو آئندہ جلسہ میں پیش کریں - (۳) نشچے ہوا کہ سب آریہ سماجوں سے نویدن کیا جاوے کہ وہ بھی کرپا کر انکی پشٹی کریں - (۴) نشچے ہوا کہ ایکے پرتی سامایک سماچار پتروں میں چھپنے کو بھیجی جاوے -

پرستاو - (۱) سبھا میں دو بھاسدی کی خالی ہیں

آسکے تھان پر نیچے لکھے مہاشیوں کو سبھاسد کرنا چاہیئے - منشی ہیم چند صاحب پردھان آریہ سماج اجمیر - ڈاکٹر ... صاحب پردھان آریہ سماج جے پور - ورنہ سبھا میں آئندہ کو لائف ممبر (عمر بھر کے ممبر) نہ رکھیہ انتخاب کا نیم رکھنا چاہیئے اریہات آریہ سماج ہے انکی تتی ... باعتبار عہدہ کے) سبھا لینے چاہیئے - (۲) شری سوامی جی کے بنائے ہوئے پرم اوپیوگی گرنتھوں ستیارتھ پرکاش آدی کا ہندو بھاشا دل میں ترجمہ کرانے تتھا چھپوانے کا خیال ضرور لسٹ پر ہونا چاہیئے - ایسے ہونے سے ویدک دھرم کے پرچار میں شیگھرتا ہو رہی ہے - (۳) شریمتی پرادیکارنی سبھا کو اپنی رجسٹری کرانی چاہیئے نہیں تو بڑی کشتی ہونیکی سمبھاونا ہے - (۴) - ویدک یتنترالہ کا استھان نشچے بنے کی منظوری حاصل چاہیئے نہیں تو پاٹھشالا کے مکان میں جہاں اب یتنترالہ ہے دو کمرے بننے چاہیئے - کیونکہ استھان کی تنگی ہے - (۵) نیا کورٹ راجہ اور پرلیچ کے علاوہ باغ کی چار دیواری تتھا کپاٹ کی مرمت ہونی چاہیئے - (۶) آشرم انترگت اناتھ آلہ اور بڑی پاٹھشالا کھولنے کا پربندھ کرنا چاہیئے - (۷) ویدک یتنترالہ کے پربندھ سمبندھی نیموں کو تھوڑا سنشودھن کرنا چاہیئے کہ آگے پربندھ میں گڑبڑ نہ ہو - (۸) سوامی جی مہاراج کے سوچار پتر کی دارا اور اکے بیسے آدیش انوسار آریہ گرنتھ چھپنے چاہیئیں کہ جس انکا خرچ لوٹ سکتا اور اوکا پرچار ہو اور سرنیتی پرادیکارنی سبھا اپنے کرتبیہ میں سپھل ہو جیسا کہ بھلا اپدیش ہے - (۹) سبھا کی اور سے اپدیشک نیت ہونے چاہیئیں کہ سرب گرہ کر ویدک دھرم کا پرچار کریں اور سبھا کو دستیں اپدیشوں میں ساتھ ملیتا ہو - (۱۰) جو پرش مالی سہایتا کا پرچار کرتے ہیں دوسری سوامی مہاراج کے سویکار پتر کی دارا اجمیر دانوسار سرنیتی پرادیکار سبھا کی سبھاسدی سے پرتھک ہونی چاہیئے - (۱۱) ویدک یتنترالہ کا مینیجمنٹ پرادیکارنی سبھا کے صیغہ پرلیس کا سیکرٹری مقرر کیا جاوے -

راقم
شیو پرشاد اپمنتری
آریہ سماج اجمیر

اڈیٹر صاحب ستیہ دھرم پرچارک جالندھر
سنتے - چونکہ اخبار کا اول مدعا پبلک کو جھوٹی
باتوں سے بچانے اور انہیں سچائی بتلانے کا
ہے - اسلئے آپ براہ مہربانی اس مضمون
کو بہت جلد اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں
جگہ دیکر مجھے ممنون و مشکور فرمایئے -

صاحب کمال جوتشی کی پول

گو شہر پٹیالہ میں ایک جوتشی صاحب کے آنے
پر اشتہار چسپاں ہو گئے تھے - جنمیں سوائے مبالغہ
کے اور کسی قسم کا مضمون انکی تعریف میں
نہیں پایا جاتا تھا - لیکن ۱۲ - اکٹوبر کے پٹیالہ
اخبار میں "صاحب کمال جوتشی" کے مضمون
نکلنے پر بہت سے ناواقف لوگ پھنس گئے اور
پھنستے جاتے ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ آپکے
خیرخواہوں میں سے کسی ایک نے وہ مضمون
پٹیالہ اخبار میں بھیجا تھا - اس مضمون کا لب لباب
یہہ ہے کہ جوتشی صاحب کے پاس یہہ گونگھتا
ایک کیتاب نوسن سنسکرت زبان میں ہے - اور وہ
تینوں جنموں کا حال بتا رہے ہیں - پرشن وغیرہ
بھی ٹھیک ٹھیک لگاتے ہیں - چنانچہ ہم نے
وہاں جاکر جو کچھہ دیکھا ہے - وہ عرض کرتا ہوں
تاکہ پبلک دھوکھے میں نہ آوے -

ناظرین ! جوتشی صاحب نے روپیہ کمانیکا
خوب ہی نرالا ڈھنگ نکالا ہے - جو اپنے
آپکو گویا خدا کے برابر یا اُسے بھی زیادہ
ہونے کا دعوی باندھا - جیسے دور کے ڈھول
سہاونے ہوتے ہیں - اسی طرح سے ہمارے
جوتشی صاحب کا حال ہے - میاں کے کل کا رہنا
کہانا تو یاد نہیں اور دوسرے لوگوں کے تینوں
جنموں کا حال بتاتے ہیں - کیوں نہ ہو یہہ زمانہ
ہی ایسا ہے - کہ جیسا کچھہ آپ کہیں اُسپر جھٹ
ہمارے بہت سے ناواقف بھائی یقین کرلیں -
ناظرین میں آپکے حالات سے اچھی طرح سے واقف
ہوں - اگر اُنکو درج کروں تو وقت اور بیان
بہت سا چاہیئے - اسلئے میں مختصر طور سے اسکو
عرض کرونگا -

ہم جوتشی صاحب کے پاس ۱۲ و ۱۳ - اکٹوبر کو تھوڑی
تھوڑی دیر جاتے رہے - انکو اور آپکے گاہکوں کی
حالت کو اچھی طرح سے دیکھا اور کئی ایک نوٹ
کرتے رہے - مذہبی معاملے میں بھی گفتگو ہوتی رہی
انکی شیخی اور آریہ سماج سے نفرت اچھی طرح سے
ظاہر ہو گئی - لیکن ہم نے ۱۴ ستمبر کی شام کو جاکر
خود سوال پوچھا -

تجربہ اول

ج - تم کسی بات کو چاہتے ہو کہ ہو جاوے -
س - نہیں مہاراج میں کسی بات کو نہیں چاہتا
کہ ہو جاوے -
ج تمہارا سوال علم کا ہے -
س - گو میرا سوال علم کا نہیں - لیکن شاید
اُسکا نتیجہ ہے -
ج - تم چاہتے ہو کہ میں پاس ہو جاؤں -
س - نہیں مہاراج -
ج تمہاری نوکری کا سوال ہے اور وہ ہونے
والی ہے -
س - ہرگز نہیں -
ج - چھہ ماہ سے نوکری کا تردد ہو رہا ہے
س - بالکل غلط -
- مہاراج ایک چیز کے حاصل کرنے کے
لئے دو راستہ ہیں کونسا بہتر ہے -
ج - اول -
س - نام لو -
ج - اچھا تو کل اپنی جنم پتری لانا - اسکو دیکھہ کر
سب حال بتادینگے -

اتنا جواب سُنکر ہم رخصت ہوئے - ناظرین
ہمارا سوال یہہ تھا کہ انسان الیف اے بی اے
پاس کرنے سے ترقی پاسکتا ہے - یا درٹر کی امتحان
دینے سے -
جمعہ کے روز بتاریخ ۱۵ - اکٹوبر سنہ حال
کو ہم پھر وہاں پہونچے - لیکن جنم پتری وہاں
ایک روز پہلے پہونچادی تھی -

تجربہ دوم

ج - تمہاری کنڈلی ٹالی ہے
س - بہت اچھا مہاراج بتایئے کیسی ہے
اگر آگیا ہو تو لکھنا چاہوں -
ج ہاں ہاں لکھتے جاؤ - لو سنو - تم ۲۳ برس
تحصیلدار ہو گئے - اور سات برس نایب اسکے
پہلے سات مہینے کچھہ کام سیکھو گے - اسکے دوسرے
سال تھوڑے روپیہ کی نوکری ملیگی - مگر کرنا نہیں
ورنہ پچھتاؤ گے -
(س) مہاراج میری پچھلی زندگی کے واقعات
بتایئے -
ج - لو سنو - جہاں تم پیدا ہوئے تھے وہاں
تمہارا باپ موجود نہیں تھا -
(نوٹ مولف) واہ ری خوب ہی
سوجھی - یہہ تو تکے پر تیر اڑا - کیونکہ زمانہ کے
باپ تو ہر وقت پیدائش پسر دایہ کے قریب ہی
کھڑے ہوتے ہیں - لیکن بدقسمت ہم کہ ہمارا
والد وہاں موجود نہ تھا -
ج جب تم چھہ برس کے تھے کہ تمہارا

ایک چوٹ لگی تھی۔

نوٹ مولف - ناظرین ذرا چالاکی کی طرف خیال فرمائیے۔ بھلا وہ انسان کونسا ہے۔ جسنے سال بھر میں کوئی چوٹ نہ کھائی ہو اور پھر وہ ایسے واقعات کو اتنی مدت یاد رکھ چھوڑے۔

ج۔ تم سات برس کے تھے۔ تمہارا والد بیمار ہو گیا تھا۔

نوٹ مولف - واہ صاحب خوب ہی زندگی کے واقعات بتائے۔ بس یہی حالات تو ہماری پچھلی زندگی کے حالات ہیں۔ آفرین صد آفرین۔

ج تمہارا بیاہ ......

س) (دبی زبان سے) نہیں (اور پھر) کیا مہاراج؟

ج ہم کہتے ہیں کہ تمہاری شادی نہیں ہوئی سمجھے یا نہیں۔

نوٹ مولف - ارے عقل کے اندھے ذرا اکمل الیقین تو کر لیا ہوتا۔ کہ بیاہ ہوا ہے یا نہیں۔ ہماری بیوی کو گھر میں آئے ہوئے تو چھ برس گزر گئے۔ مگر تیرے جوتش میں میں ابھی کنوارا ہی ہوں۔ آگ لگے اس جوتش کو جو زندہ آدمیوں کو نیست و نابود کرتا ہے۔ اے لو اب ہماری پچھلی زندگی کے حالات ختم ہو گئے۔

س بس مہاراج

ج ہاں بس

س۔ مہاراج اس کاغذ کو سن لو تاکہ کوئی واقعہ غلط نہ لکھا گیا ہو (جسنے وہ کاغذ سنا دیا)

ج کل تیرہ ہی برس نوکر رہوگے۔ سات برس تحصیلدار اور سات برس نائب۔ یس۔ یہی غلطی ہے اسکو درست کر لو۔

ناظرین غور فرما دیں کہ جسکے حساب میں سات اور سات تیرہ ہوتے ہیں۔ وہ جوتش ودیا میں کہاں تک کمال رکھتا ہے۔ ہماری یہہ گفتگو چند معزز صاحبان کے روبرو ہوئی ہے۔ بس وہ معمولی باتوں کے سوائے کچھ نہیں جانتا۔ مثلاً تمہارے بدن پر تل ہے۔ تم آدمی دلبر ہو۔ تمہارا خرچ بہت ہوتا ہے۔ تم کو دوستوں سے وفا نہیں۔ تم ایک چیز کو چاہتے ہو وغیرہ وغیرہ۔ وہ جس قسم کا آدمی دیکھتا ہے اُسسے اُسی قسم کا برتاؤ کرتا ہے۔

صاحبان اگر آپ ہماری بات کو ٹھیک نہیں مانتے۔ تو اُسکے پاس جا کر سوال کیجئے کہ فلاں شہر میں فلاں تاریخ کو کس قدر تاریں پہونچیں۔ فلاں شہر کی فلاں کچہری میں فلاں تاریخ کو کسقدر مقدمے فیصل ہوئے وغیرہ بس آپ کو اُسکے جوتش کا حال اچھی طرح سے معلوم ہو جاویگا۔ اور جو لوگ سن سخیتہ کی کتاب کہتے ہو۔ یہہ بالکل غلط اور لغو ہے۔ اگر کوئی شخص اُسکے پاس سے ہمیں اتنی بڑی لمبے وزن کی کتاب دکھلا دے۔ تو ہم اُسکی غلامی ہمیشہ کے لئے کریں۔ پڑھنے لکھنے کو بالائے طاق رکھیں۔

ہم وقتاً فوقتاً اُسکے عجیب عجیب حالات سے ناظرین کو مطلع کرینگے۔ اور آخر میں ہم اس بات کو بڑی دلایل سے ثابت کرینگے۔ کہ جو جوتش سوامی دیانند سرسوتی نے مانا ہے۔ وہ بالکل ٹھیک اور درست ہے۔ اور اُسکے برخلاف جو جوتش لوگ مانتے ہیں۔ حقیقت میں وہ بڑی بھاری غلطی پر ہیں۔

الراقم
آپکا داس راجا رام طالب علم ایف۔ اے
کلاس مہندر کالج پٹیالہ۔

دیانند کالج میں زبردستی

میری یہہ خط و کتابت اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہوبہو اخبار میں بہت جلدی چھاپ دیں۔ میری بُری حالت ہو رہی ہے۔ آج مجھے میری پہلی چھٹی کے بدلے معطلی کا حکم ہو گیا ہے اور امید کرتا ہوں کہ موقوفی کا حکم بھی جلد نکلنے والا ہے۔ میں اِن باتوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا کیونکہ دھرم پر اگر جان بھی فدا ہو جاوے تو بھی کچھ عذر نہیں۔

اِن اظہارات کے علاوہ میرے اظہار لالہ لاجپت رائے اور لالہ ایشور داس نے بھی کل بتاریخ ۲۲۔ اکتوبر ۱۲ بجے سے لیکر ۲ بجے تک لئے ہیں۔ چونکہ وہ لمبے ہیں اور پورے پانچ تختوں پر لکھے گئے ہیں۔ اسواسطے اُن کو تھوڑا تھوڑا کر کے لکھونگا۔

لالہ لاجپت رائے کے سامنے کی اظہارات کا ایک اظہار بتاتا ہوں۔

سوال - "دل میں کالا ہے" اس سے تمہاری کیا مراد ہے۔

جواب - اس سے میری مراد یہہ ہے کہ جس محکمہ سے قبض الوصول جاری ہوتا ہے۔ اُسی محکمہ سے فہرست چندہ بھی جاری ہوتی ہے۔

سوال - تمہارے ڈیپارٹمنٹ کی تنخواہ کون بانٹتا ہے۔

جواب - لالہ امر داس ہے۔

سوال کیا ثبوت ہے کہ تم چندہ دینے سے گریز کرتے رہے۔

جواب - فہرست چندہ پر میرے دستخط نہیں۔ کسی کے بنائے یا خود دئے ہیں۔

سوال - کیا فہرست چندہ منگالی جاوے۔

جواب - ہاں -
فہرست چندہ کے لینے کے لیئے چپراسی ڈیوڈ رام آیا
گیا - اور وہ جھٹ کیش بک لیکر آن موجود ہوا -
اسپر لالہ لاجپت رائے نے کہا کہ او بیوقوف ہم
تم سے فہرست چندہ کی کاپیاں مانگتے ہیں
اسپر چپراسی (سندر) نے کہا - حضور آپ نے
ہی حکم دیا ہوا ہے - کہ فہرست چندہ کی جدا جدا
کاپیاں سکول کے ہر ایک محکمہ کے ہیڈ ماسٹر کو دیدو
سو ایک کاپی لالہ دیو دیال اور ایک کاپی
لالہ دولت رام اور ایک کاپی لالہ رامسرن داس
کے پاس ہے -
اسپر میں نے ایشور داس کو کہا کہ میری بات
کا ثبوت موجود ہے - کہ جو تنخواہ بانٹتا ہے
وہی کاپی چندہ کی رکھتا ہے اور جھٹ کاٹ
لیتا ہے - باقی آئندہ

لبھا مل

نقل سوالات جو پرنسپل نے مجھپر کیے

لبھا مل تم مفصلہ ذیل باتوں کا جواب دو -
(۱) کیا جو چٹھی ست دھرم پرچارک مطبوعہ
(۲) اسمیں بنام لبھا مل نکلی ہے - تمہاری لکھی ہوئی ہے
اگر چٹھی تمہاری ہے اور جو کچھ اسمیں لکھا ہے سچ
ہے تو تم نے اس معاملہ کو کمیٹی کے سامنے جس کا تم
نمک کھاتے ہو پیش کرنے کے بجائے اخبار میں
کیوں دیا -
(۲) اس چٹھی میں تمہارا مطلب ہیڈ گورو سے
کیا ہے -
(۳) اس بات کا علم تمکو کس طرح ہوا - کہ ہیڈ گورو
کی زبانی کوئی حکم جاری ہوا -
(۴) تمہارے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کے ساتھ کبھی
تمہاری کوئی گفتگو ہوئی - اور اگر ہوئی تو وہ کیا تھی -
(۵) چٹھی میں جو تمہاری شکایت ہے - اسکا لب
لباب صاف لکھو -
(۶) تم سے کتنا روپیہ جبراً وصول کیا گیا کسنے
کیا اور درخواست ممبری انارکلی سماج کے لیئے
کسنے تمکو مجبور کیا -
(۷) اگر یہہ معاملہ سچ ہے تو اس سے پہلے
بھی کسی ہیڈ نے تمپر جبر کیا - یا تم پر یہی ہوئی -
(۸) تمہیں کسی دوسری جگہہ پر نوکری کی امید
کسی نے دی یا تمہارے واسطے کوئی پربندھ
کیا گیا ہے -
(۹) ان فقروں سے تمہارا کیا مطلب ہے -
"دیکھیں کہ کالج میں کس طرح کی جانبازیاں
وغیرہ وغیرہ"
(۱۰) تم نے اپنے نتیجوں کے متعلق کوئی خط کسی
پروفیسر کو لکھا -

دستخط انگریزی (منہراج)

جواب منجانب لبھا مل

جناب عالی
(۱) ہاں یہہ چٹھی میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی
ہے - صرف ہیڈ تنگ کی زیادتی ہے - میں نے
اخبار میں اسواسطے لکھا کہ مجھے اس بات کا
کوئی علم نہیں کہ ایسے معاملات بھی جبکہ نرو عمات
میں سے ہیں کمیٹی میں پیش ہو سکتے ہیں -
(۲) ہیڈ گورو سے میری مراد جناب صاحب پرنسپل ہیں
جو کہ آریہ سماج کے ہیڈ خیال کیئے جاتے ہیں -
(۳) میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کا کہنا پرنسپل صاحب
کا حکم جانتا ہوں -
(۴) میرے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ نے جب
انارکلی سماج بنی تھی - تو مجھے کہا تھا - کہ تم سماج
مذکور میں آیا کرو - اور دوسرے سماج کو آدمی بھیجے
ساتھہ مت بیٹھا کرو -
(۵) چٹھی کا صاف مطلب یہہ ہے کہ بیجا تشدد
برداشت نہیں ہو سکتا -
(۶) کسی نے مجھے ممبری کے لیئے مجبور نہیں
کیا لیکن ہاں لالہ رگھبیر راج (ہیڈ ماسٹر برانچ انگریزی
ڈیپارٹمنٹ) نے کہا تھا - کہ اب ہم سب باہر
انارکلی سماج میں آگئے ہیں - تم بھی وہاں آیا کرو
لالہ رامسرن داس نے مجھہ سے تنخواہ کے بل کے
ساتھہ چند ماہ کا چندہ بحساب ۱۲ ماہوار
جبراً وصول کیا - جسکو میں دینا نہیں چاہتا تھا -
(۷) مجھہ پر کسی ہیڈ نے کوئی جبر نہیں کیا - (تو طبع
جبر کس طرح کرتے میرا کام ٹھیک تھا) لیکن جب
میں آنکے برخلاف سماج کے متعلق بات کرتا تھا
تو انکے تیور بدل جاتے تھے -
(۸) نہ مجھے کسی نے امید دلائی ہے - اور نہ ہی
کسی نے میرے لیئے پربندھ کیا ہے -
(۹) پوچھے گئے فقروں سے میری یہہ مراد ہے
کہ جو ہاں میں ہاں ملاتے ہیں - اُن کو کوئی نہیں
پوچھتا اور دوسروں پر حیثیت سختی ہونی شروع
ہو جاتی ہے -
(۱۰) نہ میں کسی پروفیسر کو جانتا ہوں - اور (جہاں تک
مجھے یاد ہے) نہ ہی کسی پروفیسر کے ساتھہ
کبھی کالج یا خانگی معاملات کی بابت میری
خط و کتابت ہے -

سوال دو سوال از جناب لالہ منسراج

(۱) کیا تم اس سے پہلے بھی کسی جگہہ پر نوکر تھے
اور یہاں پر کتنی مدت سے نوکر ہو - کہ تم اس قاعدہ
سے اصول سے بھی بے خبر ہو -
(۲) تم ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کو کس طرح میرا کہنا
مانتے ہو -

(۲) جواب وہ پایا جاتا ہے - کہ تمہاری یہ مراد ہے کہ میں کسی کی رعایت کرتا ہوں -

جواب از جانب لبھا مل

(۱) میں اس سے پہلے تھوڑے دنوں کے لئے مشن سکول اور انگریزی دفتر میں نوکر رہا ہوں کمیٹی کے قواعد سے واقفیت نہیں اور نہ کبھی کسی نے مجھے وہ قواعد بتلائے - ہاں البتہ میں رشتوں کے قواعد جانتا ہوں جنکی ایک دو دفعہ ضرورت پڑی ہے -

(۲) ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کو میں آپکا کہنا اسواسطے مانتا ہوں - کہ جو حکم مجھے آپ کے سے ملتے ہیں - انکی معرفت ہی ملتے ہیں - دیگر یہ میں بھی جانتا ہوں کہ وہ مجھے ایسے حکم نہیں دینگے -

(۳) میں ابھی تک آپ کو بزرگ جانتا ہوں اسواسطے اسکا جواب لفظوں میں نہیں دینا چاہتا -

یہ سب سوال ۲۲ - اکتوبر گذشتہ ۱۹۱۰ء دن کے ۱۱ بجے سے لیکر شام کے ۵ بجے تک ہوئے پھر ۲۳ - اکتوبر بروز منگل ازمنطلہ ذیل سوال کیا لالہ لبھو مل (نوٹ آج لالہ کا لفظ کہاں سے یاد آگیا صرف پنڈت رکھی ہے) -

(۱) تم کس مہینہ میں آریہ سماج کے ممبر ہوئے اور کتنے ماہ کا چندہ دیا اور کیا وہ چندہ ایک ہی دفعہ وصول ہوا - یا ماہواری جواب منجانب لبھا مل میں کبھی ان سے آریہ سماج کا ممبر نہیں اور چندہ بے قاعدہ یا باقاعدہ وصول ہوتا رہا - اسکی تاریخ مجھے یاد نہیں لیکن میری تنخواہ سے منہا کی جاتی تھی

لبھا مل آفیشیو

نوٹ - اس مضمون کے متعلق ہفتہ گذشتہ

اور حال کی سرخی ایڈیٹر کی طرف سے ہے

ایڈیٹر

لالہ مرلی دھر کا قافیہ تنگ

سنجیدگی اور تہذیب کے پتلے لالہ مرلی دھر جی بھارت سُدھار مورخہ ۲۰ اکتوبر میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”لالہ وزیر چند ودیارتھی ...... مجھے دھمکاتے ہیں - کہ ہم پھر اسی قسم کی گالیاں دینگے - جیسی پہلے دی تھیں - اسکے جواب میں عرض ہے - کہ بیشک آپ گالیاں لکھ کر گالیاں دیجئے“ وغیرہ - لالہ صاحب مضمون نویسی کا تو آپ کو بہت شوق ہے - مگر مطلب کی بات لکھنے کی آپنے قسم کھا رکھی ہے - بات کا تنگڑ بنانا تو آپ پر ہی ختم ہے - ماس پرچارک کونسل کی پروانگی ملنے کی شاید یہی خاص وجہ ہے - خود تو بیہودہ چھیڑ چھاڑ کرنا اور پھر ہائے پکار مچانا اور دوسروں پر جھوٹے الزام لگا کر پیچھا چھوڑا لینے کی کوشش کرنا معلوم کونسی شرافت کی بات ہے - گالیاں تو خود آپ اور آپکے ہم خیال ماس پرچارک بعد پرشوں کو نکالتے ہیں اور آپ ملزم اوروں کو گردانتے ہیں - نہ معلوم ہم نے آپکو کب دھمکایا اور گالیاں دیں - ہاں آپکی غلطی تو ضرور لکھی اگر اسکو آپ اپنی نیک نیتی سے دھمکانا یا گالیاں دینا خیال فرمائیں تو آپکی مرضی - اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں - اب بھی آپ بدی اپنی کرتوتوں سے باز آجاویں تو اچھا ہے - ورنہ ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم ویدک دھرم کی سیوا کے لئے ہر وقت طیار ہیں -

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی اجمیر

پرشن

(۱) دو آدمیوں میں سے آپ کسکو سچا آریہ اور ویدوں کو بھرانتی رہت ایشوری گیان ماننے والا خیال کرتے ہیں - کیا اسکو جو کہ کسی پاپ کرم کو ویدوں کے سر منڈھ کر اپنی کمزوری کو ڈھانپتا ہے اور اپنے سوارتھ سیدھی کے مارے کہدیتا ہے کہ ویدوں میں چاہے کہیں سے گھڑ کے اور متھیا بات بھی نکل آوے - تو بھی وے دوشت نہیں ٹھہر سکتے - یا اس شخص کو جو ویدوں کو پرم پوتر اور دوش رہت مانتا ہے - اسکی رائے میں کسی کمزوری یا نندک کرم کو ویدوں کے سر منڈھنا پرلے درجہ کا پاپ ہے - ماس پارٹی اور ہم میں کیول اتنا ہی بھید ہے - کہ ہم تو ماس بھکشن کو ودسدوش مانتے اور ویدوں کی کوئی ماس بھکشن کرتا ہو تو اسکی کمزوری گردانتے ہیں - ماس پرچارک ماس بھکشن کو پاپ نہیں مانتے بلکہ دھرم مانتے ہیں اور بلا ثبوت اسکو ویدوں کے سر منڈھتے ہیں اور ویدوں میں ماس کھنڈن کے سینکڑوں منتر دکھائے جانے پر بھی اپنے ہٹھ سے باز نہیں آتے اور کہتے ہیں کہ یدی ویدوں میں ماس بھکشن کا کھنڈن نکل آوے - تو وید ایشوری گیان ہی نہیں ٹھہر سکتے -

وزیر چند

بھارت جننی کا ولاپ

ہے دیا نہیدار - ہے دینا بندھو - کرپا سندھو ہے سرو دکھ وناشک گیان پرکاشک بنا مجھ ابھاگن کی بنتی سن - اپنی اپار کرپا سے میرا بیڑا اس بھنور دھارے پار کر - میری انسانی کو ہرنے

بتجھے ہی الحج ہے۔ تیرے بنا اور کوئی سہارا نہیں ہے۔ میں کب تک اس ہین دشا میں پڑی رہونگی۔ کیا میری آیو کے دن پورے ہو گئے ہیں۔ کہ کوئی دوائی مجھے روگ سے مکتی نہیں دے سکتی۔ آپ سرو شکتیمان ہیں۔ آپنے سارے وشو کو رچا۔ آپکی کرپا ماتر کرنا میری ساری کایا پلٹ سکتی ہے۔ مجھے اپنی اور بہت سکتی نوجیون پردان کرو۔ ابھی میری اوستھا ہی کیا ہے۔ پرلے کال میں تو ابھی بہت کال باقی ہے۔ کیا میں اگبت ہی مر جاؤنگی۔ میری دوسری بہنیں اور بھائی تو چین کر رہے ہیں۔ مجھکو کن گھور پاپوں کا پھل مل رہا ہے۔ کیا یاگولک۔ یاگبل۔ وشسٹ اور ویاس آدی سمان وید رتیا امرت پتر آپ کبھی میری گود کو ہرا بھرا نہیں کرینگے۔ کیا گارگی۔ میتری۔ سیتا پاربتی۔ لیلاوتی سدرشن بتی برتا اور ودشی پتریاں لگ کر میرا کلیجہ ٹھنڈا نہیں کرینگی۔ اور میرے دکھ سکھ میں شریک نہیں ہونگی۔ کیا دیانند اور شنکر جیسے سپوت میری سیوا کے لیئے اپستھت نہیں ہونگے۔ ہاں پربھو میرے سارے درد کب کٹ جاوینگے۔ روتے روتے صدیاں گزر گئیں۔ اب تو رونا بھی نہیں آتا۔ کہ دل کا بخار نکالوں۔ مورچھا پر چھا رہی ہے۔ پربھو یدی میری آشاؤں کا پیالہ لبریز ہو چکا ہے تو مجھے شیگھر سنبھال لو۔ اس جینے سے تو مرنا بہتر ہے

آکاش بانی

ہے دیوی۔ اسقدر ویاکل نہ ہو سنتوش رکھ اب تیری آشاؤں کا غنچہ عنقریب کھلنے والا ہے تیرے پتروں نے تیرے روگ کی اب پوری پوری تشخیص کر لی ہے۔ اور سرگرمی سے تیرے علاج کے لیئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ دیوی پرسن ہو کہ تیرے ہونہار پتر تیرے سپوت دیانند کے ڈھونڈتے ہوئے صدیوں سے گم شدہ سوروپ ناشک ویدروپی امرت کے چشمہ کے تٹ پر پہونچ گئے ہیں۔ اور تینوں دکھوں سے آزردگیوں کے روگ نوارن اس چشمہ سے امرت بسیم پہونچانے اور اس انادی چشمہ تک راہ صاف کرنے اور اسکو آئندہ کے لیئے ہر پرکار سے سورکھشت رکھنے کے لیئے انہوں نے ایک فنڈ بھی قایم کر دیا ہے۔ جسکا نام وید پرچار فنڈ رکھا ہے۔ دیوی یہ وہی چشمہ ہے جو تیرے سارے یودن اور اقبال کا سروت تھا۔ جس سے تو سرسبز اور شاداب تھی۔ جس سے تیرے پرشارتھی پتروں نے چودہ رتن نکالے تھے۔ جنکی برکت سے انہوں نے دنیا کی ہر شے میں ادوتیہ اُنتی کی تھی۔ اب تو اپنے ان ہونہار پتروں کو آشیرباد دے کر شیگھر دے اپنے منورتھ کو پراپت ہوں پھر جلد ہی تیری سب منوکامنائیں سدھ ہو جاوینگی

ویدک دھرم کا سیوک

وزیر چند ودیارتھی

ہانس پرچارک کونسل (پنجاب)

ہانس پرچارکوں کی کوئی بھی کارروائی ایسی دیکھنے میں نہیں آتی کہ جسکے اندر مکاری اور پالیسی کام نہ کر رہی ہو۔ لگاتار چالبازیوں اور حیلہ بازیوں نے اِن کو اسقدر بے شرم بنا دیا ہے کہ یہ حضرات پرلے درجہ کی مکر سے مکر بات کہنے سے بھی نہیں جھجکتے۔ سچ تو یہ ہے کہ اِن شہرت کے بھوکوں نے آریہ سماج کا ستیاناس کرنے میں کوئی بھی کسر باقی نہیں رکھی یہ پالیسی

اِن کا بل عنقریب ٹوٹ گیا ہے اور آریہ سماجیں اِن دھرم کے گپت شتروؤں کے اصلی سروپ سے بھلے پرکار واقف ہو گئی ہیں۔ مگر یہ نیچر کے پتلے تو بھی اپنی کرتوتوں سے باز نہیں آتے اور کچھ نہیں تو ہانس پرچارک کونسل ہی بنا لی اور پبلک کو مغالطہ میں ڈالنے کے لیئے اسکا نام پرتی ندھی سبھا پنجاب رکھدیا۔ اگرچہ پنجاب کی کوئی بھی آریہ سماج اس بناوٹی سبھا میں شامل نہیں ہے۔ اس کونسل کے ارکان ہی عموماً دے مہاشے منتخب کیئے گئے ہیں کہ جو خود نیچرل لیڈروں کی تحریروں کے مطابق اِن پدویوں کے ہرگز یوگیہ نہیں ہیں۔ کیونکہ اِن میں سوائے ایک کے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو نیچرل لیڈر ہونے کا دم بھر سکے۔ پاٹھک گن حیران ہونگے کہ لالہ سوکراج ایم اے۔ لالہ ہنسراج بی اے۔ لالہ آنند داس بی اے۔ لالہ [illegible] بی اے۔ آدی پر لالہ مرلی دھر لالہ لچھمن سہائے لالہ ہری رام جی آدی کو کیوں ترجیح دیگئی ہے یہ صاف عیاں ہے۔ اسلئے مبیز خبر نہ تھی۔ کہ ایسا ہی کیا گیا۔ خوشامد نمایاں کا صلہ دیا۔ کیا لالہ مرلی دھر جی اور لالہ لچھمن سہائے جی و لالہ ہری رام جی گری اپنے آتماؤں کا خون تو نہیں بہاتے رہے ہیں۔ کیا ہی ایدی ایک برش تک انکا ہی نیل درشن کر دیا گیا۔ مستقل عہدے تو آخر نیچرل لیڈروں کے ہی میراث تھے۔ اگر ابھی خود ادھکاری بن بیٹھتے تو لالہ مرلی دھر جی ہی نہ روٹھ جاتے۔ لالہ لچھمن سہائے جی ہی نہ بگڑ بیٹھتے۔ ہم لالہ مرلی دھر کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ انہیں ہانس پرچارک کونسل کے منتری کی پدوی نصیب ہوئی۔ خدا خدا کر کے دل کی مراد پوری ہوئی اور محنت سپھل ہوئی۔ اب تو منتری کی خوف سے بچیگی۔ دیکھیں اس کونسل کو کہانتک کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ کہیں جلد تر یہ کا

سدا پار دھ سنا پڑھتے -

الراقم ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی

ہارمنی

ہارمنی سرشٹی کا پرتھم نیم ہے - کیونکہ اس کا رچیتا اور نینتا وہ سروانتر آتما ہے - کہ جسکے گن کرم اور سبھاؤ سروتھا پیبر انکول ہیں - اسلئے جو پُرش کہ اپنا جیون سرشٹی کے انوسار بنانا چاہے اُسکے لئے اوچت ہے کہ وہ جیون کے تینوں بھاگوں (شاریرک - آتمک - مانسک) پر نیچے کے پرتھم نیم ہارمنی کے ساتھ اپنے تائیں ایک سے بناوے - شبد سرو وادچار کے اور کرم سرو داشبد اور وچار کے انوکول ہونا چاہیے - اور وچار اُس سروانتر آتما کے گن کرم اور سبھاؤ کے انوکول ہونا چاہیئے - وید بھگوان سکشا دیتا ہے کہ "ہے منشیو تمہارے من کرم اور وچن ایک ہوں" ہے جیو تیرا چرن روپ دھرم سے اپنے آتما میں آنند کو بھوگ "پرتھم جیو کی سوتنتریاں سمان اوستھا میں ہونی چاہئیں - کیونکہ تمام پرکار کے کرموں کا سروت جیو آتما ہی ہے - ویدی منش کی انتریہ دشا باہیہ دشا کے انکول ہے تو وہ سمپورن روپ سے نیچر کے پرتھم نیم ہارمنی کے ساتھ انکولتا رکھتا ہے - جیسا اوپر ویسا ہی نیچے - اس پرکار ویدی آریہ سماجکے سبھاسد تمام سنسار کو سورگ دھام بنانا چاہتے ہیں - تو اُنکا پرتھم کرتویہ ہے - کہ وے اس سروپری اتم نیم کا پالن کریں - پورن روپ سے اپنے بہتر اس مہان اوستھا کو دھارن کرنے کا یتن کریں - ہم تم سرحق وشیش آتمک سکتا ہے - جوکہ ہارمنی کے پالنے میں پراپت ہوتی ہے - ہم اپنے مدہ میں یونیورسل ہارمنی تبھی استھاپت کر سکتے ہیں جبکہ ہم میں سے ہر ایک اہنکار کو دھرم کی پوتر بیدی پر قربان کردے - "سرو پراپتی ماتر کو اپنے آتما کے تل جانو" یہ ودیاوں کی پرتھم سکشا ہے جوکہ سامراجیہ سار دجنک ہارمنی کو پرکٹ کرتی ہے - وہ سچا آریہ نہیں ہے جوکہ النشور - ویدوں سرشٹی کے اس پرتھم نیم کا سیون نہیں کرتا - وہ سچا ویدک دھرمی نہیں ہے - جوکہ اپنے آتما کو پرماتما کے گن کرم انوسار بنانیکا یتن نہیں کرتا - پرانی ماتر کو یونیورسل بھراتری بھاؤ کی بیدی پر لانا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے - مگر یونیورسل بھراتری بھاؤ تین کال میں بھی نہیں ہوسکتا جبتک کہ سرشٹی کے اس پرتھم نیم کا سیون نہ کیا جاوے - ایکتا کے بنا بھراتری بھاؤ کوئی وستو نہیں ہے اور بھراتری بھاؤ کے بنا ایکتا کوئی وستو نہیں ہے - یونیورسل بھراتری بھاؤ وہ استھائی بھراتری بھاؤ ہے - کہ جسمیں پرتیک جیو آتما کی کوششیں ایک کیندر پر اکٹھی ہوسکتی ہیں - اسلئے اس مہان نیم کا پالن کرنا ہر ایک آریہ کا مکھیہ کرتویہ ہے - ایکتا سے ہی سمسم سوتنتر ہو سکتے ہیں - ایکتا پر ہی ہماری رہی کامیابیاں نربھر ہیں - ایکتا سے ہی ہمارا کلیان ہے - ایکتا دوارا ہی ہم جو کچھ کہ ہونا چاہتے ہیں ہوسکینگے -

الراقم وزیر چند ودیارتھی

اخبار بھارت سُدھار کی ایک مزید سچائی

اخبار بھارت سدھار مطبوعہ ۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ع کے صفحہ ۵ اور ۶ پر کسی نامہ نگار کی ایک تحریر چند سطروں میں شائع ہوئی ہے جو بھارت سدھار کے معمولی شعار کا لم گفتار کے مطابق ہے - اور جسمیں راقم مضمون کا ایڈریس منقول اپ پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ درج ہے - میں جہانتک دیکھتا ہوں اس اخبار کے اڈیٹر یا منتظمان میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے - جو گوجرانوالہ آریہ سماج کے اپ پردھان لالہ نرائن کشن جی یا دیگر اوہکاریوں سے بخوبی واقف نہ ہو - اور ساتھ ہی یہ بھی کسی سے مخفی نہیں ہے - کہ گوجرانوالہ میں نہ تو کوئی نئی سماج ابتک قائم ہوئی ہے جسکا اپ پردھان منقول خیال کیے جانیکو واسطے کوئی دلیل قائم ہوسکتی اور نہ اسوقت تک کوئی نیا الکشن ہوا ہے - جسکے رو سے یہ خیال قائم ہوسکتا - کہ کوئی شخص منقول اپ پردھان مقرر ہوگیا ہوگا - بلکہ اس نام کا کوئی شخص بھی گوجرانوالہ آریہ سماج میں ابتک موجود نہیں ہے - پس باوجود پوری پوری واقفیت کے منقول اپ پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ کے نام سے ایک فرضی مضمون چھاپ دینا کیا دانستہ جھوٹی تحریر چھاپنے کا پورا پورا ثبوت نہیں ہے ؟ اگر سچ پوچھو تو یہ امر ایک بدیہی تصدیق اس امر کی ہے - کہ بھارت سدھار کی تحریریں کسقدر سچائی سے مملو ہوئی ہیں اور بھارت سدھار کا اہتمام جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے وہ جھوٹ لکھنے یا جھوٹ چھاپنے سے کہانتک پرہیز کرتے ہیں -

اکیانند رمند
بندہ رامچند آریہ سبھاسد گوجرانوالہ آریہ سماج

ویدک ریتی کی شادی

کمال خوشی اور خورمی کی بات ہے - کہ ضلع

گوبند گئی تحصیل ڈسکہ - ضلع سیالکوٹ میں لالہ شنکر داس ولد لالہ گنپت رائے - ذات زرگر پینشنخوار ڈاکٹر نے اپنی لڑکی کی شادی ویدک ریتی سے کی ہے - سب خراب رسوم بند کردی ہیں - اس شادی کے لیے دو پنڈت تشریف لائے تھے - ایک کا نام پنڈت پورنانند تھا جنکی جائے ولادت کاٹھیاواڑ گجرات ہے - اور کاشی کے تعلیم یافتہ ہیں - یہ پنڈت لالہ بھیم سین صاحب اکسٹری اوپدیشک سبھا کمیٹی ضلع سیالکوٹ کی حسن سعی سے آئے تھے - دوسرے پنڈت کو ماسٹر ورگا پرشاد جی نے لاہور سے بھیجا تھا - یہہ دونوں پنڈت ہم - آکتوبر کو موضع ہذا میں تشریف لائے تھے - تاریخ شادی ۵ - آکتوبر ۱۹۰۵ء مطابق ۱۹ - اسوج سمت ۱۹۶۲ کو مقرر تھی - ہم - تاریخ کو سامان ساگری تیار کیا گیا تھا - اور اسی تاریخ کو قریب ۳ بجے شام کے موضع ہذا میں ہر دو پنڈتوں نے مضمون شرادھ اور دان پر بحث ہو اور مختصر عبارت میں لکچر دیا - تمام حاضرین یہہ لکچر سنکر بہت محظوظ ہوئے - ہر ایک نے اپنی سابقہ غلطی کا اقرار کیا - یعنی سب نے کہا - کہ بے شک مردہ کا شرادھ کرنا فضول کام ہے - اور دان بھی مستحق کو دینا واجب ہے - بعد ازاں سب کی یہ رائے ہوئی - کہ شادی ۵ - آکتوبر کی صبح کو کیجائے تاکہ دن کے وقت سب لوگ مستفید ہوں - چنانچہ ۵ - آکتوبر کو ۸ بجے صبح کے ویدی تیار کی گئی - اور اس کے اندر ہون کے لیے گڑھا کھودا ہوا لیپ پوت کر صاف کیا گیا - ویدی کے گرد چٹائی دریاں بچھا کر برات کے تمام مرد اور گاؤں اور میل کی تمام عورتیں اور مرد قرینے سے بیٹھائے گئے - ویدی کی مغرب کی طرف دو کھارے رکھے

گئے - انکے مقابل مشرق کی طرف دونوں پنڈت بیٹھے ہون شروع ہوا - اور لاہوری پنڈت نے منتر پڑھکر لڑکے کو سسرال کے مکان میں داخل کر کے ایک کھارے پر بیٹھایا - بعد ازاں لڑکی کو بھی لاکر دوسرے کھارے پر بیٹھا دیا - پھر دونوں نے پرمیشور کی اوپاسنا قریب آدھ گھنٹہ تک کی - بعد ازاں لڑکے کے ہاتھ پاؤں پانی سے صاف کرائے - اور منتر پڑھکر دہی شکر اکٹھا کر کے لڑکے کو کھلایا - جسکا مطلب یہہ بیان کیا کہ ہم دونو (لڑکے کی طرف سے) اسی طرح دہی شکر کی طرح ملکر بسر کرینگے - اس مدعا سے سب حاضرین خوش ہوئے - خصوصاً عورتیں بعد ازاں پنڈت پورنانند نے لڑکے سے چند منتر وید کے پڑھائے - جسکا ارتھ یہہ کیا کہ ہم دونو (لڑکی + لڑکا) ہمیشہ اپنے بزرگوں کی خدمت کرینگے - دان بھی مستحق کو دینگے ماس شراب غیرہ خراب چیزیں گرہن نکرینگے اور سندھیا اور گائتری کرینگے - الغرض کوئی امر ایسا نہیں کرینگے - جس سے ہمارا پرمیشور ناراض ہو ان باتوں سے سب حاضرین خوش ہوئے اور ہون بدستور جاری تھا - اسکے بعد لاواں پھیرے شروع ہوئے - پنڈتوں نے پہلے لاؤں میں لڑکا آگے اور لڑکی پیچھے اور چوتھی لاں میں لڑکی آگے اور لڑکا پیچھے رکھا - اور پنڈت ساتھ ساتھ وید کے منتر پڑھتے رہے - جسکا مطلب یہہ تھا کہ گول پھیرے میں چاروں طرف آجاتی ہیں لڑکی تین گنا یعنی بہت حصہ لڑکے کے ساتھ ہوگی اور جدھر جائیگا - (رزق کمانے کے لیے) اسکے ساتھ جائیگی - اور لڑکے کو بھی لازم ہوگا کہ ہمیشہ اپنی عورت کو ہمراہ رکھے - چوتھی لاں کا یہہ مطلب ہے - کہ لڑکا ایک حصہ یعنی بعض دفعہ لڑکی کے کہنے پر

چلے اور جب کبھی لڑکی اپنے ماں باپ یا دیگر رشتہ داروں کے گھر جائے - تو لڑکا بھی ضرور اسکے ساتھ جائے - کبھی اپنی عورت کو اکیلا نچھوڑے لاؤں کے اس مطلب نے تمام مستورات راضی ہوئیں اور بھجن گانے لگیں - اسکے بعد پنڈت پورنانند نے کھڑے ہوکر اپنی دُرفشاں زبان سے لکچر دیا جسکا خلاصہ یہہ تھا - کہ اے صاحبو! یہہ کوئی نئے طریقے کی شادی نہیں ہے - قدیم زمانے میں ہمارے بزرگ اس طرح شادیاں کرایا کرتے تھے چنانچہ رامچندر جی اور سیتا جی کی شادی بھی اسی طرح ہوئی تھی - اور جب رامچندر جی سیتا جی کو بن میں لیجانے سے انکار کرتے تھے - اسوقت سیتا نے یہہ کہا کہ آپنے بروقت شادی میرے ساتھ اقرار کیا تھا - کہ میں ہمیشہ تمکو ہمراہ رکھونگا اور اب کیوں اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے - تب مجبوراً رامچندر جی نے سیتا کو ہمراہ لیجانے کا اقرار کیا - اور آخر ہمراہ لے گئے - اس امر سے تمام عورتیں خوش ہوئیں - پس سب حاضرین کو چاہیے کہ آئندہ اسی طرح کی شادی کریں - کرایا سب نے بخوشی اقرار کیا - بعد ازاں لڑکے نے (دولہا) کھڑے ہوکر مختصر عبارت میں پرمیشور کا شکریہ ادا کیا - اور آریہ سماج کے اصولوں پہ چلنے کا تہ دل سے اقرار کیا - اور دولہا اور دلہن اپنے اپنے مکان پر چلے گئے - ہر ایک کے چہرے سے (جو وہاں موجود تھا) خوشی ٹپکتی تھی سب متفق ہو گئے - ایک شخص نے بھی مخالفت نہ کی مفصلہ ذیل بد رسمیں بند کیگئیں - آتی برات کو گالی دینا - نوگرہ کی پوجا - پیر گھوڑی - گت او گانا - سیٹھنیاں اور پولیوں کا تاران - ڈھولک کا بجانا - وغیرہ وغیرہ - چونکہ لڑکا تعلیم یافتہ ہے اور بمقام لوان میانی ضلع شاہ پور میں اسسٹنٹ

ہے - اسلئے سادہ صوفیانہ لباس پہنکر آیا تھا گو لڑکی کے تمام رشتہ دار بے علم تھے۔ مگر سب نے اس طرز شادی کو پسند کیا۔ اور لڑکی کے برادر اور دیگر رشتہ دار عموماً تعلیم یافتہ ہیں اور ہمیشہ سے پیشہ ملازمت کرتے ہیں۔ لالہ شنکر داس صاحب بڑے تجربہ کار دانا عقیل فہیم اور بہت سے ہر ایک دنیاوی امور سے واقف ہیں۔ انہوں نے سب کام یعنی برات کی خدمت میل کے لوگوں کی خدمت ہردو پنڈتوں کی خدمت میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ سب کام سلیقہ سے کئے طرفہ یہہ کہ لڑکے والوں کا اپنے گاؤں میں ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرایا۔ سب خرچ اپنی گرہ سے کئے ہیں۔ علاوہ ایکسو روپیہ نقد اور سو کا زیور پلنگ پیڑہ اشیاء خوردنی کپڑے وغیرہ وغیرہ اشیاء اپنی لڑکی کے جہیز میں دی ہیں۔ واقعی لالہ شنکر داس صاحب لائق تعریف ہیں۔ جنہوں نے ایک چھوٹی سی گاؤں میں پرانا برسوں کی پرانی رسم یکقلم بند کر دی ہے۔ اور ایکبھی کوئی مخالف نہیں ہوا اور انکا نودی بھی انکا بڑا رعب اور لحاظ ہے۔ ہر ایک انکی عزت اور آبرو کیا کرتا ہے۔ اور صاحب جائداد ہیں۔ یعنی مع چاہ - باغ خراس اور عالی شان خوشنما پختہ حویلی۔ جسکی مالک بھی ہے۔ اور ڈاکٹری کی دوکان بھی کرتے ہیں یہہ سب کچھ الگ ہے سرکاری بھی ساہوکاری کی جانب دیتے ہیں ایکسو روپیہ ٹیکس دیتے ہیں۔ اور بیاہ اور مہان نوازی میں - الغرض جاہدی برادری میں ہمہ صفت موصوف ایسا کوئی شخص نہیں ہوگا ... اکثر نہیں ہے - ہردو پنڈتوں کو ... دیکر رخصت کیا۔

باقی سب آریہ بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ تمام کے آریہ نہیں وصولوں پر عمل کر کے دکھائیں - نمونہ داخل نہیں - جیسا کہ لالہ شنکر داس نمونہ بنے ہیں۔ پرمیشور ہر ایک آریہ بھائی کو ان اصولوں پر چلنے کی توفیق دیوے۔

اوم شانتی شانتی شانتی

(نوٹ) یہہ تمام واقعات شادی میرے چشم دید ہیں۔ ذرا بھی مبالغہ نہیں کیا۔ بلکہ از حد اختصار کیا گیا ہے۔

الراقم آپکا نیاز مند دولت رام سائنس ٹیچر بورڈ سکول سیالکوٹ ۔

(نوٹ) راقم آریہ سماج کا ممبر نہیں مگر اسی گاؤں کا باسی ہے۔

اشتہارات

اشتہار مجرب دوائیں

اوپر ذیل امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ علاوہ قیمت پر یہ ادویہ دلیوپی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہوجاتی ہے ہر قسم کی کمزوری کو نہایت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہوجاتی ہے جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کئے ہوئے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں انکے دور کرنے کیلئے یہہ آبحیات ہے یہہ دعویٰ مسیحا ہے چند دنوں کے تجربہ میں اکسیر ہے چند شیشے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ ...

روغن مسیحا۔ ایسی العلاج مردوں سے صحت یاب ہوتے ہیں سست آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہوجاتے ہیں بچپن کی بے عنوانی کا مکمل علاج ہے فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی الشاکت نئی پرانی آتشک خواہ کیسا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر پرہیز کے درست ہوجاتی ہے ... فی ہفتہ

دوائی سوزاک سوزاک خواہ نیا یا پرانا کیسی ہی جلن پیشاب میں ہو۔ اس کے استعمال سے ... دور ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ ... ۔

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب۔

ایک کھتری کنیا کیلئے ور کی ضرورت

شرائط بتفصیل ذیل ہیں - (۱) لڑکا راز قوم کہتری گجرات ... خواہ دوائی کھتری سے خواہ چار گھر میں سے ہو (۲) لڑکی کی عمر ۱۴ اور ۱۵ سال کے درمیان ہو (۳) آریہ خیالات کا صحت بدنی اچھی ہو (۴) خواندہ ہو ... عمدہ ہو - اگر طالب علم ہو - تو کسی کالج یا ہائی سکول میں تعلیم پاتا ہو ... کی حالت اچھی ہو - اگر ملازم ہو تو ... عہدہ پر ہو ۔ ... درخواست کرنیوالے سب حالات مندرجہ بالا ... کرے ... درخواستیں ستیہ دھرم پرچارک جالندھر کی معرفت آنی چاہئیں۔

ہندو ہوٹل لاہور واقعہ انارکلی احاطہ

ڈاکٹر میلا رام لال چونکہ اس شہر میں ہمارے ہندو قوم کے ہر ایک درجہ کے آدمیوں کیلئے کوئی رہائش و خوراک کا مستقل انتظام نہیں تھا۔ اسلئے شہر مذا میں عرصہ سے ایک ہندو ہوٹل کھولا ہے۔ جس میں ہر ایک قسم کی خوراک رہائش وغیرہ کا انتظام ہر ایک درجہ کے مسافر کے واسطے انکی درخواست کرنے پر ہو سکتا ہے۔ آئیں اور تجربہ کریں۔

المشتہر اننت رام پروپرائٹر ہندو ہوٹل

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر ہفتہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و سفید کاغذ ۲۰ × ۲۶ کے ۱۶ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

اور

قریب بیالیس ونڈ مشتریان ذیشان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں سوائے عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل سوشل اسلامی مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت عجیب و غریب باذاق دلالطیف ظرائف تجربہ کی ہزار باتیں تحقیقات دل سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو راجیندر صاحب پٹیش مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے صاحب یکساں۔ باہر والوں سے مع محصول للعہ اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر کی ہے تاکہ تمام لوگ فایدہ اوٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے۔ اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں بنام ذیل آنی چاہیئے المشتہر کشن سروپ ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو۔ کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنیکے چمن اور روشنا وغیرہ تیار کرنیکے قواعد ترکیب تختہ بندی وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ بلکہ خود اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے۔ اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام مذہبی پیدائش ملک موسم بہار و خزاں استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ وغیرہ مع مضامین ایسے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو محبت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع چھوٹی کاغذ عمدہ و سفید ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت	(۵) پھول کے میانے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت

---

(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) سایہ دار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) کھجور دار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) نوٹ منتخبات

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کرکے پورے سال کی قیمت مبلغ ۔۔ روپیہ پیشگی بھجوائینگے۔ انکو ایک جیب گھڑی بنام سیلکس واچ قیمتی چھ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے مفت دیجائیگی

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

کرسچین ہٹ درپن

اگر آپ بھولے بھالے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمایئے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنہیں کرسچین اخبار کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی گئی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بے رحمی۔ سزا موسوی۔ حضرت مسیح کی بدفعلی۔ سبت کے روز کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت رو سے نیک ذکر کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزوں کے اقسام۔ بائبل کا خدا جسم عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ دوسری تیسری چوتھی انجیلیں۔ مذہب مسیحی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک تثلیث اور اسکا آغاز۔ عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ ۔۔۔ بابی۔ کیتھولک۔ رومن کیتھولک یونیٹیرین۔ ۔۔۔ پروٹسٹنٹ انجیل متی۔ انجیل لوقا۔ حضرت موسیٰ کی کتاب۔ شعیا کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب یوحنا کی کتاب۔ وقائع عیسوی۔ انجیلوں کے مفید تاریخی اختلاف دوسرے حضرت مسیح کا عربانی اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ غرضیکہ قوم کی خدمت اعلیٰ ہمت بڑا کام الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ ایک سو اسی صفحہ کی نہایت مفید کی کتاب۔ عمدہ سفید کاغذ ۲۰ × ۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع کی ہے اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت

عمدہ مفید کتاب ہونیکے قیمت صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک ا۔ بذریعہ وی پی علاوہ خرچ ہوگی۔ جس قدر جلد سے زیادہ خریدنے پر ۔۔ فیصدی کمیشن۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرمادیں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ المشتہر کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بازار سے بہترین قسم کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے۔ وہ اکثر خالی ہے۔ حروف اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک دقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ نشان ظاہر نہیں ہوتے کیونکہ سیاہی ناقص ہونیکے سبب ہوتے ہیں۔ جسکے سبب تہمت ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کیلئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں مثل ہے۔ اور پتھر پر بڑی کیفیت ہے کہ جتنے بہتر ہیں ایک تکبیر بھیجد یجئے۔ تو نقش کا تجربہ ہو جائے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو دفع کردیا ہے۔ استعمال میں نہایت قابل قدر ہے جسکے خریدی نے تعریف کی منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں۔ کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کیگئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار

المشتہر کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ

ممیرے کا سرمہ

انعام ۔۔۔ جو شخص ثابت کر دے کہ اسکو ہمارے ممیرے کے سرمے سے بجائے فایدہ کے کسی قدر نقصان پہونچا ہے ۔ اسکو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا ۔۔۔ الموقوم

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ نہایت عمدہ سرمہ اور خالص ممیرے سے جو نانک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کیا گیا ہے تیار کیا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیابند ۔ ناخونہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے ۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آیندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو ۔ شہر کے بہت سے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکٹ تحریر فرمائے ہیں ۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے ۔ حال میں گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر کو جنکو ہم نے امتحان کیمیاوی کے لیے یہ سرمہ دیا تھا ۔ بعد امتحان کیمیاوی اسکی تصدیق کرتے ہیں ۔ کہ ممیرے کا سرمہ ۔۔۔ کا تیار کیا ہوا بہتر اجزا سے بالکل پاک اور خالص اعلیٰ قسم کا سرمہ ہے اور ایک سفید جوہری بوٹی (ممیرے) سے مرکب ہے بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا کہ اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے ۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک یکساں مفید ہے ۔ قیمت فی تولہ جو ایک برس کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ۔۔۔ روپیہ ۔ خالص ممیرا فی ماشہ مبلغ ۔۔۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔ درخواست پر پتہ صاف خوشخط تحریر ہو ۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اٹھوالیہ مقام جنڈیالہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب ۔

چند جنابان نامی کے نام جنکی سندات میں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں جنھوں نے تجربہ کر کے ممیرے کے سرمہ کے سفید اکسیر ہونیکی تصدیق کی ہے

جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ دار الشفا حیدرآباد دکن۔

جناب ڈاکٹر شری پت سہائے صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ ضلع جالندھر ۔ تاریخ ۲ ۔ جولائی ۱۸۹۳ء

جناب ڈاکٹر غنی محمد انس صاحب انچارج شفاخانہ جھولدہ ریاست میوڑ تاریخ ۱۰ ۔ جولائی ۱۸۹۳ء

جناب ڈاکٹر غفار داد خان صاحب انچارج شفاخانہ ریاست پٹیالہ تاریخ ۲ ۔ جون ۱۸۹۳ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ ۔۔۔ ضلع ۔۔۔ تاریخ ۲۰ ۔ جون ۱۸۹۳ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خان صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور تاریخ ۲ ۔ جولائی ۱۸۹۳ء

جناب ڈاکٹر قطب الدین صاحب ۔۔۔ میڈیکل اسسٹنٹ ۔۔۔ تاریخ ۱۲ ۔ جولائی ۱۸۹۳ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر تاریخ ۱۷ ۔ جولائی ۱۸۹۳ء

کچھ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پرچوں میں ممیرے کے سرمہ کا اشتہار ۔۔۔ میں ملاحظہ فرماتے ہونگے اور نیز تجربہ سے بھی صادق ہیں [illegible] اسناد خصوصاً ڈاکٹر صاحب متعلق کیمیاوی ۔۔۔ کے سارٹیفکٹ بھی دیکھا جاتا ہوگا ۔ چند مختلف اخبارات میں بھی جو اشتہارات شایع ہوتے ہیں ۔۔۔ [illegible]

انکی تعداد ۔۔۔ اور ویسی ہی بیلیں بھی ۔۔۔ جنھوں نے ۔۔۔ کے ۔۔۔ ہیں ۔ مگر بر خلاف اسکے ممیرے کا سرمہ والا اشتہار بسبب ۔۔۔ ہوا ۔ کیونکہ ہم نے پروفیسر میا سنگھ جی صاحب مالک کارخانہ سے منگوا کر دیکھا ۔ بہت سے ۔۔۔ سرمہ کو منگوا کر آنکھوں میں استعمال کیا ۔ تو بہت ہی مفید پایا ۔ ہمارے ۔۔۔ کہا کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر کی قسم سے ایسی چیز ہے جو ۔۔۔ تمام بیماریوں کے لیے لاثانی اور نایاب چیز ہے ۔ عالیجناب ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ خواجہ ۔۔۔ اجمیری ۔۔۔ حکمت اور وسیع تجربہ کے مطابق کسی کی دوا کو پسند نہیں فرماتے ۔ اس سرمہ کا استعمال کیا تو نہایت پاک بہت عمدہ تعریف اسکی ۔۔۔ خوبی یہ ہے کہ بوڑھوں کے ۔۔۔ ہماری رائے میں اس نادر الوجود سرمہ کے مقابل کوئی دنیا بھر کی ۔۔۔ سرمہ نہیں ہے ۔ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اپنی آنکھوں کو بیماری سے بچائیں ۔ کیونکہ آنکھیں سچی نعمت ہیں ۔

پانچ ہزار روپیہ انعام ۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی ۔۔۔ میں سے ایک سند بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا ۔ ۔۔۔ [illegible] ۔ (پروفیسر میا سنگھ)

ओं

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں مترا بھاؤ سے برتیں" ایشوریہ نیم کا پالن"

اودیش

۱- ویدک ست کا پرچار اور ست است کا بے تعصب ہو کر نرنے کرنا ۲- شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شایع کرنا ۳- کبھی کبھی بہاشا اور سنسکرت مین چیز پرگٹ کرنا ۴- دھرم سمبندھی اور دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

اخبار ست دھرم پرچارک

قیمت ہر ایک سے بہ استطاعت لیجاتی ہے

نیم

ا- قیمت عام خریداروں سے ...
۲- حالت میں بھیجی جائیگی محصول ڈاک ...
بلا محصول ... طالب علموں سے ...
... محصول ... (۲)
... کسفتہ ... اجرت
اشتہارات فی سطر ... کی جاتی ہے
زیادہ تفصیل کے لئے ... ہوسکتا ہے

جلد ۶ — جلد ۶

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر کی کتابیں

وران ہوتھا ... قیمت ۴ر ... استری ... ار ... برہماریں آنند ... شاستر ارتھ ... جیون چرتر بھگت پورن ار جیون ... حقیقت رائے ... رسالہ ... اردو ... ناگری ... ایک دردناک نظارہ ... پیتا ... رائل لنڈ ... بجواب ... یار ... ایضاً ... ار ... بجواب اعتراضات ... لی ... آریہ سماج ... اصلی ادیاؤ ... امرت ... وید ... ایضاً حصہ دوم ... آنند ... راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ ... کو ... ایک ... کے اعتراضوں کا جواب ... آریہ سماج ... احمدیہ ... ست ... دھرم ... اردو ... ایضاً ناگری ... رسالہ ... جیون چرتر ... ست ... پرکاش بجواب اعتراضات ستیانند ... ہوتری ...

کل درخواستیں منیجر اخبار ہذا کے نام آنی چاہیئے۔

آریہ اوشدھالہ بٹالہ

خاکسار نے چھٹے نیم کو مدنظر رکھ کر جسمانی صحت کے لیئے آریہ اوشدھالہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں لگایا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج معالجہ ازروئے ویدک و یونانی بغیر نجات ... کرانا چاہیں وہ بخوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخے جو ایک صدی سے ہمارے ... صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں انکی مشہوری کی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ ... خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں ... دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈال کر مت نہ پھیریئے۔

بھان سی انجن یہ امراض ذیل کے دور کرتے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر - جالا - پھولا - دھند - غبار - ناخنہ - پانی بہنا - موتیا بند - جلن - خارش - پڑبال وغیرہ قیمت فی تولہ ... سفید ... سیاہ ...

کوشٹ بل داسی رس یہ معجون قوت باہ و عوارض ذیل کے لیئے ... ہے - جریان منی - احتلام - ... نسیان کمزوری دماغ سستی ... جو لوگ خلاف قدرت ... اپنے بیج کو اپنے ہاتھوں سے ضایع کر چکے ہیں قیمت فی ڈبیہ ...

ضعف جگر ... سانس ... ہاتھوں ... وغیرہ علامتیں ... آرام ہوجاتا ہے۔ قیمت فی ... سوڈا ... دوا ... خواہ ...

قیمت فی ڈبی ... نارو کی دوا ... اردو میں ... آرام ہو ... ناچار خواہ کتنی ... نہیں گیا ہو - قیمت فی بکس ... سوزاک

آتشک کی دوا جو اشخاص ہو انکے لئے فایدہ بخش دوا بڑی ... سے تیار کی ہے فی ڈبی ... **آتشک کی گولیاں** ایسے ... منہ نہیں آتا - آبلہ آتشک بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں فی ڈبی

مہا شنکھ رس جو ... ضعف ہاضمہ ... آروغ ... درد شکم - نفخ شکم - خوراک خواہ تھوڑی کتنی ... ڈبی ... ہے - فی ڈبی ...

لف کی گولیاں ... آرام ... فی بکس ... **کھانسی کی دوا** ... آرام ہوجاتا ہے فی بکس

درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہیئے۔

المشتہر اشبد پال مالک آریہ اوشدھالہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

استری سکشا سکہیاں اور شوق کو مژدہ

استری سکشا پر میں نے بہت دنوں تک تلاش کیا۔ مگر کوئی ایسا پستک نہ ملا۔ جو کنیا رہیک آتمک اور سماجک انتی ستدھار کرنے والا ہو۔ مجھ کو اس واسطے بہت دنوں تک فکر رہتی۔ ابھی حصہ میں میرا آنا گجرات کی جانب ہوا۔ یہاں پر مجھ کو میری خواہش کے موافق ایک اتم پستک جسکو کہ لوگ یہاں پر سٹینڈرڈ پستک مانتے ہیں اور گائیکوار سرکار کے راج میں کنیا پاٹ شالاؤں میں تکمیل تک مقرر ہے۔ ملگیا۔ چونکہ اسکی بہاشا ایسی تھی کہ جسکو مغربی و شمالی پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں لہذا مجھ کو اسکا ادلتہا ہندی بہاشا میں کرنا پڑا۔ اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں۔ پہلے پرکرن میں بنیاد ارتقات سنسکار سے لیکر مکان کی بنیاد دوسرے پرکرن میں دیدیا۔ تیسرے میں مریادا۔ چوتھے میں دہرم پانچویں میں مدھو برت۔ چھٹے میں گرہ کرتیہ۔ ارتھات گھر کا کام کاج ساتویں میں بالکوں کا پالن اور سکشا اور آٹھویں کرتو یہ کرتو یہ۔ ارتہات فرائض کا ذکر ہے اب یہ پستک بالکل تیار ہے۔ کیول چھپنا باقی ہے تین سو گراہک ہو جانے پر چھپنا شروع ہو جائیگا کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک مہاشیوں کے انتساہ پر موقوف ہے۔ اگر اس پستک کو خرید کر بہاشا نشر کرنا کی سترم کا اچت سمان کیا۔ تو آئندہ بھی ایسے ہی امولیہ خزانہ نظر کرنے کی ہمت بڑہیگی قیمت صرف ۱۲ ہے۔ مگر جو مہاشے پیشگی قیمت ۱۵ نومبر کے اندر اندر ارسال فرما کر مدد کریں گے ان کو صرف ایک روپیہ دینا ہوگا۔

خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے ہونی چاہیئے۔

المشتہر پنجم سنگھ شتری آریہ سماج ذام بڑودہ گجرات

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

نام	کیفیت
[illegible]	پیہ دیا تاثیر صلبی طاقت کے لیے جو کثرت فواحشات و عادات طفولیت کی بد کاریوں سے عزم کو دور کرتا ہے فی شیشی عہ
[illegible]	ایسے امراض کے استعمال سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ بیماری نہیں۔ ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت چار آنہ
[illegible]	دو ہفتے میں سو دیم جس۔ بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۲
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں ۔۔ چمکدار ہوتے ہیں قیمت فی تولہ عہ۔
[illegible]	مقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش سرخی جالا۔ سندی کی شدت ہو تو دور کرتا ہے ہاتھ نے۔
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی لاغری بے چینی ضد خرابی جگر۔ پیدائش لیحرد کا زیل پیدا ہونے سے روکتا ہے فی تولہ عنہ۔
[illegible]	نفخ شکم مزاج ورم جگر۔ یرقان لگا دہر کنا خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ۲۰ درجن عطا۔
[illegible]	سعال کا درد۔ جریان ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف سرج ولنتہ چہورا سکتا ہے قیمت فی تولہ . . . . عہ
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خارش بہگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے۔ ایام حمل کو ضعف بچپے کو دفع کرتا ہے ۳ عہ
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ دھونے کی ضرورت نہیں قیمت عہ۔
[illegible]	دائمی بخار۔ دمہ قبض بے چینی اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ۔
[illegible]	جو خدا نے قانون قدرت ایسے ہیتوں تندرستی بگاڑ بیٹھے ہوں۔ استعمال کر کے لطف دیکھتا ہی۔ فی تولہ عہ

کیثرالوقوع امراض کی ہیئت اشاعت ہدایتیں مشاہیر علیحدہ دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو۔ آپکو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک و سوزاک عہ معالجات لوبیر ۱۰ رسالہ ہدیہ طبیب چہارم ۱۲ المخدرات من المسکرات ۱۰ رسالہ قیافہ ارسطو ۱۰ **المشتہر** حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی امرت کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں نسخوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن مجھے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے بیوج لینی دہات گرنے سے اسمیں کوئی خرابی آئے سے نسل میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو۔ تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کہانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردہ کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی عہ گولی فی شیشی عہ

عرق کافورمصفیہ کی حکمی دوا۔ تجربہ سے

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت در میں ہزار سو مریضوں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ **المشتہر** ڈاکٹر گوپال برمن دہلی۔

سنت ہرم پرچارک خالصہ نے ڈاکٹر برمن کا بنایا عرق کافور بطور امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالت میں استعمال کیا مفید پایا

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات بدیسی کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۸ محصول ڈاک۔ دس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے ملسکتی ہے۔

المشتہر کندن لعل خزانچی اینڈ کمپنی دہلی

نمبر ۳۰ | مطبوعہ ۱۹ - کاتک سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۲ - نومبر ۱۸۹۴ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

ستدہرم پرچارک

میری ستمبر ۱۸۹۴ء کی بھرمن کتھا

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک مطبوعہ ۴ - کاتک سمت ۱۹۵۱

انبالہ کے گرد و نواح میں بڑے بڑے قصبے ہیں۔ جنمیں دہرم پرچار کے کام کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ انبالہ شہر سے میں واپس آتے ہوئے چھاؤنی کو غور سے دیکھا۔ چھاؤنی بڑی وسیع ہے۔ اور کسی زمانہ میں یہاں آج سے بھی زیادہ رونق بتلائی جاتی ہے۔ اِس شام کو میں نے ورن ویوستھا پر ویاکھیان دیا۔ دن کو اپ پردہان مہاشہ لالہ کاشی نام جی اور دیگر سبھاسد بھی ملنے کو آئے جنمیں سماجک شیوں پر بات چیت ہوتی رہی بات کو منتری جی کے بھوجن تھا۔ جہاں مجھ کو ڈاکٹر سنگت رام جی ملے۔ یہہ ایک سجبیلے نوجوان ہیں۔ اور اسلیئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ انکے مختصر حالات سرو سادھارن کی بھینٹ کروں۔

ڈاکٹر سنگت رام پانی پت کے بسنے ہیں قد انکا پانچ فیٹ سے کچھہ ہی بڑا ہوگا سیاہ فام اور عمر میں شاید ۲۴ یا ۲۵ سالوں کے ہونگے۔ مزاج میں سادگی حد درجہ کی ہے۔ پوشاک بڑی ہی مختصر پہنتے ہیں۔ لاہور میڈیکل کالج میں جب پڑھتے تھے اُسوقت ڈاکٹر پرمانند جی کے یہاں اکثر رہا کرتے تھے۔ سنسکرت ودیا خصوصاً آرش گرنتھوں سے لالہ سنگت رام جی کو بڑا پریم تھا۔ آریہ سماجستھہ پُرشوں کی نگاہیں اکثر انہیں پر پڑا کرتی تھیں۔ ہنوز پانچویں سال یعنی آخری امتحان ڈاکٹری میں پاس نہیں ہوئے تھے کہ مہاراجہ صاحب سرمور (ناہن) نے آپ کو راج ڈاکٹری کی بردی پر بلایا۔ پس اس نوجوان کو بطور ڈاکٹر کے کام کرتے ابھی تک شاید پورے دو سال ہی نہیں ہوئے۔ لیکن منتری مہاشہ کے مکان پر جب میں اُن سے ملا۔ تو اُنکی لیاقت اور ذہن کا عجیب حال دیکھا ڈاکٹر خزان چند جی ایک مشہور طبیب ہیں اور چونکہ انکا تجربہ پہاڑ کی طرف زیادہ بڑھتا رہا ہے۔ اسلیئے جڑی بوٹیوں کے جاننے میں وے زمانہ استاد گنے جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں کیسی حیرانی ہوئی۔ جب ہم نے وہ دونو ڈاکٹروں کی باہمی گفتگو میں دیکھا۔ کہ اس نوجوان کی معلومات تجربہ کار ڈاکٹر کی نسبت پہاڑی اوشدیوں میں بہت کچھہ بڑھی ہوئی ہیں۔ دونو مہاشیوں کی بات چیت سے میں نے یہہ نتیجہ نکالا کہ ڈاکٹر سنگت رام کو بج کے طور پر تحقیقات کرنے کا بڑا شوق ہے۔ میرے لیئے زیادہ خوشی کا موقعہ یہہ تھا۔ کہ ڈاکٹر سنگت رام جی درڑہ آریہ ہیں۔ ہر ایک بوٹی کا انگریزی اور ویدک نام خود آپ بتلا دیتے ہیں۔ جب سے تحقیقات کا مادہ ہماری قوم میں سے جاتا رہا۔ ہمارے تنزل کا زمانہ اُسوقت سے ہی شروع ہوا ہر ایک آدمی لکیر کا فقیر بن رہا ہے۔ آزاد تحقیقات کا نام و نشان باقی نہیں رہا۔

ڈاکٹر سنگت رام جی کی طبیعت کے زیادہ نوجوان تعلیم یافتوں کی ہمارے ملک کو ضرورت ہے۔ ۹ ستمبر کے ڈاک گاڑی میں میرا ارادہ کرنال روانہ ہونیکا تھا۔ اور اسلیئے میں نہیں چاہتا کہ اُسروز کوئی لکچر انبالے میں ہو۔ لیکن آریہ بھائیوں کا پریم دیکھہ کر میں اُس صبح کو بھی برہمچریہ آشرم پر صبح نو بجے تک ویاکھیان دیا۔ اور گیارہ بجے ڈاک گاڑی میں کرنال کی طرف روانہ ہوا۔

کرنال

کے ریلوے اسٹیشن پر قریباً ۴ بجے پہونچا۔ لالہ سری رام جی اتفاقاً ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے مجھے مل گئے۔ انکے ہمراہ شہر گیا تو دیکھا کہ سوامی آتمانند جی مہاراج بھی پہونچے ہیں۔ اور شہر میں جابجا انکے ویاکھیان کے نوٹس چسپاں ہیں۔ اُسی شام کو چونکہ سوامی جی کا لکچر کیا گیا تھا۔ میں نے سنتانا پوری کی اور بازار میں دہرم وشے پر ایک ویاکھیان دیا کرنال میں آریہ سماج کے ممبر بڑے پُرشارتھ سے کام کرتے رہے ہیں۔ لیکن اُسوقت کچھہ باہمی شکر رنجی ہو چلی تھی۔ جسکا کہ سدہانت کے جھگڑوں سے کچھہ تعلق نہ تھا۔ میں بڑا خوش ہوا کہ اب وہ وجہ فساد دُور ہو گئی۔ اور ادہکاری گن پھر بڑے پریم سے ملکر کام کرنے لگ گئے ہیں۔ میرے پہونچنے پر پنڈت رام دیالو جی بھی مجھے ملے یہہ مہاشہ بڑے سرل اور سچے آریہ ہیں۔ بانی بڑی مدہر اور میٹھی ہے۔ خصوصاً بھجن کتھا کے طریقہ پر ویاکھیان دینے میں تو کمال حاصل ہے

میں نے ۹ اکتوبر کی رات کو پنڈت جی کے مُکھہ سے سُوسمرتی کی کتھا بھی سُنی جو انہوں نے ایک بازار میں رکھی ہوئی تھی۔ میں کتھا کے طریقہ پر بیٹھ کر رات کے وقت دھرم اپدیش دینے کو بڑا موثر ذریعہ دھرم پر یہ پُرشوں کے دلوں کو آکرشت کرنیکا سمجھتا ہوں۔ یدی ہمارے اپدیشک یہ نیم کریں کہ دن کو خواہ لکچر ہو۔ خواہ نہ ہو رات کو ضرور دید یا کوئی سمرتی۔ اپنشد آدی گرنتھوں سے کتھا کیا کریں۔ تو بہت بڑا اثر دھرم وشے میں سردسادھارن پر ڈال سکتے ہیں۔ اول تو رات کا سمے بذات خود ایک خوبی رکھتا ہے دُنیا کے فکروں سے آزاد ہو کر منش اسوقت اپنی پوری توجہ دھرم اپدیش کی طرف دے سکتا ہے دوسرے ہمارے ہندو بھائیوں کو عادت بھی ایسی ہی وقت جمع ہونیکی ہے۔ میں ہمیشہ آریہ سماج کے پرچارکوں کی توجہ اس طرف کھینچتا رہا ہوں اور مجھے کامل اُمید ہے۔ کہ ہمارے اپدیشک آئیندہ اس بات کا خیال رکھا کرینگے۔

کرنال سے میرا ارادہ پانی پت جانے کا بھی تھا۔ لیکن چونکہ اُس آریہ سماج کا پردھان لالہ جگدھیان جی کی معرفت معلوم ہو گیا تھا جو مجھے کرنال میں ملگئے تھے۔ اور ایک پاکھیان سے کچھ نمایاں لابھہ پہونچنے کی آشا نہ تھی اسلئے میں سیدھا دہلی کو رات کے سات بجے روانہ ہوا۔

باقی آئیندہ۔ منشی رام

ایشور پراپتی

۱۔ ہے نچکیتا اتم جیو آتما کو شریر روپی رتھ کا سوامی جانو۔ لنشچہ آتمک انتہ کرن کی برتی بدھی کو سارتھی جانو۔ اور سنکلپ وکلپ کرنیوالے من کو ہی لگام کی رسی جانو۔

۲۔ کان آدی اندریوں کو شریر روپی رتھ کے کھینچنے والے اشو (گھوڑے) ودوان لوگ کہتے ہیں۔ ان اندریوں میں وشیوں کو مارگ کہتے ہیں۔ تتھا من کو وش میں کرنیوالے ودوان شریر۔ اندری اور من کرکے یکت جیو آتما کو بھوگتا کہتے ہیں۔

۳۔ جو پُرش۔ اگیانی سنشہ یکت بے قابو نمم ورودہ۔ چلائمان من سے سدا یکت رہتا ہے سارتھی کے دشٹ گھوڑوں کے تلیہ اُسکی اندریاں سوادین شریر روپی رتھ بہت آتما کو دُکھ روپ گڑھے میں گرنے کو سمرتھ ہوتی ہیں۔

(۴) جو ابھیاس ویراگ سے وش میں کئے ساہت من سے ست است کا وویک کرنیوالا ودوان دھار شیل ہوتا ہے۔ سارتھی کے سرشیٹ گھوڑوں کے سمان اُسکی اندریاں وشی بہوت ہو جاتی ہیں۔

(۵) جو منش تو چنچل یکت آدی وش روپ موں سے بحث اشدہ لگام کی رسی کو ٹھیک نہ پکڑنے والے سارتھی کے تلیہ من کو وش میں نہ کرنے سے وباکل چت وویک رہت ہوتا ہے وہ رتھ کا سوامی جیو آتما اندریوں کے آدھین ہوئے بدھی روپ سارتھی سے اُس پدوکش اوناشی برہم کو پراپت نہیں ہوتا۔ کنتو انت سکھہ دُکھوں کے بھنڈار جنم مرن کے پرواہ کو پراپت ہوتا ہے۔

۶۔ جو پُرش سدا چنچل یکت آدی دوش چھوڑ دیتے۔ اس سے شدہ انتہ کرن من کو وش میں رکھنے والا وویک شیل ہوتا ہے وہ تو اُس پراپت ہونے یوگیہ پدوکش برہم کو پراپت ہوتا ہے۔ جس سے سب دُکھوں سے چھوٹ کر پُنہ دُکھوں میں نہیں پڑتا۔

(۷) جو پُرش تپ کرکے شدہ ہوئے ست است کے وویک سے بحث پر مارتھ کے سادھنوں میں تت پر بدھی ہی جس کا سارتھی ہے۔ انتہ کرن روپ من کو جسنے وش میں کیا۔ وہ پُرش جانے آنے کے ادھیکرن جنم مرن روپ مارگ کے پار وہاپک برہم کے سرادم اندریوں سے اگمیہ پدوکش پراپت ہونے یوگیہ سروپ کو پراپت ہوتا و اجاتا ہے۔

۸۔ پرتھوی آدی تتووں سے بنے اندریوں سے گند آدی وشے سوکھشم اور شبدوں سے من اتی سوکھشم ہے۔ اور من سے لنشچہ آتمک گیان روپ بدھی سوکھشم ہے۔ بدھی سے آتما دکھشم ہے

(۹) آتما سے اتم ابھوت کھتی سے رہت پرکرتی جگت کا کارن پرے ہے۔ اس پرکرتی سے سروتر پریورن پرماتما اتینت سوکھشم ہے اور پرماتما سے سوکھشم کچھ بھی نہیں ہے۔ پرنتو وہی انتھی کا اودھی تتھا وہی پہونچنے کی اودھی ہے۔ اُس سے آگے کسی کی گتی وا سوکھشمتا نہیں ہے۔

۱۰۔ سب کا ننیتا یوگیوں سے پریکش کیا گیا پرانی ماتر میں گپت ویاپت پرماتما دسے آکھت اندریوں کے سنگ پہنے بدھی سے نہیں جانا جاتا۔ کنتو کش کی ذک کے تُل سوکھشم وشیے میں پرویش کرنیوالی بدھی کر کے سوکھشم درشی جنوں سے جانا جاتا ہے۔

۱۱۔ اتینت اُتم بدھی یکت پُرش اندریوں کو وشیوں سے روک کر من ہی میں ٹھیرا دے۔ من کو۔ من آدی کو نرنتر پراپت ہونیوالی گیان پرکاش سروپ بدھی میں ٹھہرا دے

یہی کو ہتو ہیں شانت کرے۔ چھتو کو شانت
سروپ پرماتما میں نیت کرے۔

۱۲- ہے منشو اس اوکت پرکار کے پرماتما کے
جاننے کو اٹھو۔ جاگو اور یاروپ ندرا کو تیاگو
دیہ دتیا اچاریوں وا ودپدیشکوں کو پراپت
ہو کر سرو انتریامی پرماتما کو جانو۔ یہہ مارگ
سگم نہیں ہے۔ جو ایسہ میں پڑے رہنے پر بھی
آسانی سے پراپت ہو جاوے۔ چھرہ کی دھار
کی سدرش دشوار گذار، دکھ سے پراپت ہونے
یوگیہ مارگ ہیں تو گیان روپ مارگ کو
دور درشی ودوان لوگ کہتے ہیں۔

(دوزیر چند)

ایڈیٹوریل نوٹس

یدی سکھ اور شانتی کو نمٹ بلانا اور اسکو
اپنے گھر میں رکھ کر اسکا ہواس کرنا چاہتے ہو
تو پہلے اُسکے آنیکے راستے کی صفائی کرو۔ سیتے
پر چلنے والیکو کنکر اور کانٹوں سے کتنا دکھ
ہوتا ہے۔؟ یدی گڑھے ہو تو ان میں گر پڑنا
ہی سنبھو ہے۔ تمہارے سکھہ اور شانتی کو یدی
اُسکے راستے پر ویسے ہی جھاڑ جھنکاڑ اور گڑھے
ہوں تو کیا وہی خوف نہیں ہے۔ کیا تمہارے
پاس آنیسے اسکو کوئی بڑا بھاری فائدہ ہوگا
کہ جو اتنی تکلیفیں اٹھا کر بھی وہ تمہارے
پاس آئے۔ انجنیر Enngineer کے
سامان کمر باندھو اور کھڑے ہو۔ بدھی کا
پھاوڑا ہاتھوں میں لو۔ کام کرودہ۔ لوبھ موہ
ان گڑھوں کو بھر کر زمین چورس کر دو۔ اہنکار
دیش گھمنڈ آدی جھاڑی جو بہت بڑھ گئی ہیں
جڑھ سے کاٹ کر راستہ بالکل صاف کر دو۔

جب اس پرکار راستہ صاف ہو جاوے گا
تو پھر سکھ اور شانتی کو آنے میں کوئی عذر نہ ہوگا
یدی بنا ہاتھ پاؤں ہلائے سکھ پراپتی کی اچھا ہے
تو یہہ وچار بہت ہی مورکھتا کا ہے۔ کیا پرتیکش
تم نہیں دیکھتے۔ بنا منہ ہلائے کھانا چبایا نہیں جاتا
تھا بنا پرشرم گلے سے نیچے نہیں اترتا۔ بنا آنکھ
کھولے دکھائی نہیں دیتا۔ پشو پکشی آدی سب
کے سب اڑ کر یا پیروں سے ادھر ادھر جاکر
اودر پوشن کرتے ہیں۔ جیسے چندر۔ سورج
آدی سرشٹی نیموں کے انکول برابر چلے جاتے
ہیں۔ کنتو کسی میں اگر سرشٹی نیموں کو اپنے پیچھے
چلانے کا یتن نہیں کرتے۔ ویسے ہی تم بھی
کرو۔ آنکے انکول چلنے سے ہی لابھ ہوگا۔ آنکو
اپنے انکول کرنے کی تمہاری کوشش بیفائدہ
ہے۔

جرمن فلاسفر اسکوپن ہار کہتا ہے۔" بہت
دکھی ہونے کا سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے
کہ بہت سکھی ہونے کی خواہش ہی نہ کریں میرا
کہنا یہہ ہے کہ ہمکو اپنی خواہش کم کردینا چاہیے
کیونکہ بہت دکھی ہونا بہت سہل ہے۔ مگر بہت
سکھی ہونا صرف مشکل ہی نہیں بلکہ غیر ممکن ہے
خوشی کی بلائیں ہیں ہمکو اور اور چیزیں لبھاتی
ہیں" صفحہ ۹ (از نصائح دمفولے)

ہمارے پراچین رشی منیوں کی تو شکشا سے یہہ بالکل الٹا
ہوا ہے۔ انہوں نے جو سب سنسار کو تیاگ دیا تھا
سو کیا اسی غرض سے نہیں تیاگ دیا تھا کہ اندریوں
کو آزاد چھوڑ دینے سے سکھ اور شانتی نہیں مل سکتی
بلکہ ان کو روکنے سے ہی پورن سکھ پراپت
ہو سکتا ہے؟ بالکوں کو برے کاموں سے تم
کیوں روکتے ہو؟ انکی ہر ایک اچھا کو تم
کیوں پورا نہیں کرتے؟ انکو بری عادتوں بری
خواہشوں کے حاصل کرنے سے منع کرنا تم کیوں
اُتّم سمجھتے ہو۔؟ ان سب کا مطلب یہی ہے کہ
اندریوں کو ترپت کرنے کا جتنا یتن کرو گے
اُتنی ہی زیادہ بے صبری۔ کم سنتوش ہوگا۔
خواہشیں اُتنی ہی اور تیزی پکڑینگی اور جتنا
ان کو وش میں رکھو گے۔ اتنی ہی خواہشیں
کم ہونگی۔ وہی فلاسفر دوسری جگہ کہتا ہے
"دکھ کیا ہے؟ صرف خواہشوں کا پورا نہ ہونا
دکھ کا ناش کیا ہے۔؟ خواہشوں کا نہ ہونا"
پھر خواہشوں کو ہی کم کرنیکا یتن کیوں نہیں کیے لیتے؟
برائی۔ دکھ کے کارن کی جڑ اوکھاڑنے کا
یتن کیوں نہیں کرتے۔؟ یہاں پر یہہ اپدیش
نہیں کیا جاتا۔ کہ گھر بار چھوڑ کر سنیاسی یا
سادھو بنجاؤ۔ یہہ تو کیول تمہاری دن رات
کی ہائے ہائے مٹانے کا راستہ بتایا ہے جتنا
تھوڑا ادھکار اُتنی ہی تھوڑی جوابدہی۔ ایسی
ہی جتنی تھوڑی خواہشیں اُتنے ہی تھوڑے دکھ۔
کیا تم کم دکھ تھا اور سکھ کے ابھلاشی نہیں
ہو؟ چھاندوگیہ اپنشد میں ناگیہ دیکہ رشی کی
کتھا دیکھو۔ موکش کے ابھلاشی راجہ کو کیسا چھوٹا
سا مرم بھید کہ۔ اشلوک بتایا تھا "مدمن"
یہہ دو اکھشر کا شلوک بھی سمجھہ کر اُس رشی نے
اُسکو تھوڑی ہی دیر میں سکھا دیا تھا کہ اسی سے
سب سنکلپ وکلپ سکھ دکھ کے کارن اُتپن
ہوتے ہیں۔ اسلیئے اُس سے راجہ نے یہہ دکھ کا
کارن تیاگ لیا۔ یوگ شاستر بھی یوگ ودیا
ایسی دو اکشری شبد پر مبنی ہے۔ یوگ سوتر کا
پرتھم سوتر یہی کہتا ہے کہ "چت کی برتیوں کا
نرودھ یوگ ہے۔ جب "من" دشمن

ہوگیا تو جاتو یوگی ہوگئے۔ سینکڑوں جھگڑے کرنے کی پھر کیا ضرورت ہے۔ آجکل لوگوں کو چھٹے ہوگئے ہوئے ہیں۔ یہ سب من کے وش میں بہے رہتے ہیں۔ چاہیئے کہ منش "من" کو وش میں رکھے۔ پرنتو یہاں بالکل برعکس معاملہ ہو جاتا ہے۔ ادبھاگت منش من کے وش ہو جاتا ہے اور جیسے وہ نچاتا ہے ناچتا رہتا ہے۔ اسلئے سب لوگوں کو سدا اپنے من کی چال کو روکنا چاہیئے۔ اگر ایک دو دفعہ یا دس پندرہ دفعہ ناکامیابی ہو تو کچھ ڈر نہیں انت کو کامیابی ہوگی یتن کرتے رہنا چاہیئے۔ جب تک تم کو سچے سکھ کا سواد نہیں ملا تب ہی تک جھوٹھے سکھ کے داس بن رہے ہو۔ جب ایک دفعہ سچا سکھ چکھو گے تو پھر جھوٹھے سکھوں سے کوسوں دور بھاگو گے ۔ (پنچم شکھا)

لوکل

آیتوار کو یروز دیوالی لالہ دیوراج جی نے پرار تھنا کے بعد ویدبھاشن بھوپکا سے کتھا کی تت پشچات بھجن ہوکر بابو منشی رام جی کا اس بیچے مہارشی سری سوامی دیانند سرستی جی کی وفات پر لکچر ہوکر اسکا شکریہ ادا کیا گیا۔ لیکچر ایسا موثر تھا کوئی ہی شخص ہر دیسہ ہی ہوگا جو اسوقت آنسو نہ بہاتا ہوگا۔

مندر سماج کی عمارت بن رہی ہے۔ ادھکاریوں کو زیادہ چندہ جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے سابقہ سالانہ جلسہ کے قریب تین تین ماہ پیشتر ممبروں کے دلوں میں جوش بھرا ہوتا تھا مگر ابکی دفعہ ہمارے بھائیوں کو کچھ خیال بھی نہیں۔ کہ جلسہ نزدیک آگیا ہے۔ اور مندر نا مکمل پڑا ہی ہے بیدار ہو اور ہوش سنبھالو۔ کوشش کرکے اپنے مندر کو جلسہ تک تیار کراؤ۔ ادھکاری بلا تمہاری مدد کے کیا کر سکتے ہیں۔

بروز سوموار ۲۲۔ اکتوبر کو نکودر میں لالہ ہری رام بی اے کی والدہ کا انتقال ہوگیا جالندھر میں خبر پہونچنے پر ہی ذیل کے اصحاب لالہ دیوراج - پنڈت سری پت - لالہ گنپائل لالہ نادہو رام - لالہ سکھداس لالہ گوجرمل لالہ دیوی چند لالہ تیلول ۴ بجے پہنچے سنسکار خالص وید وکت ہوا۔ برادری میں سے چند اشخاص نے سر وغیرہ منڈوا کر کوری وغیرہ اوبہارک کے لیئے منگوائی۔ مرتک شریر کے ہمراہ آریہ بھائی بھجن گاتے ہوئے شمشان بھومی کو چلے۔ راستہ میں اوبہارک کے موقعہ پر لوگوں نے اوبہارک کے لیئے زور دیا۔ مگر لالہ ہری رام نے کوری وغیرہ جھین کر دو پنڈتوں کا اٹھا وغیرہ اوٹھا کر پھینک دیا۔ رونا دغیرہ مستورات کا بالکل بند تھا۔ اگر کوئی عورت روتی آتی بھی تھی تو گھر کی مستورات بھجن گانے شروع کر دیتی تھیں۔ اسی روز اور سب آریہ بھائی واپس جالندھر آگئے۔ مگر پنڈت سری پت جی کو وہاں پر ہی چھوڑ آئے۔ منگلوار ۲۳ تاریخ کو دن بھر کتھا ہوتی رہی۔ اور شام کو پنڈت سری پت جی کا اسی وشے پر لکچر ہوا۔ بدھوار ۲۴ - کو استھیں وغیرہ اوٹھوا کر ستلج میں ڈلوا دیں پھر گھر میں آخر ہون کرایا۔ سب گھر کی استریاں وغیرہ ملکر آہوتیں ڈالتی رہیں۔

لالہ صاحب نے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے لیئے چار روپیہ دان دیئے۔ اور بورڈنگ کے لیئے ایسے تھیلے پیر برتن بار چات کا وعدہ کیا۔

جہاں ہم لالہ ہری رام جی و لالہ گو سرنداس کی جوانمردی کا دہنباد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے وہاں دوسری طرف ہم انکی استریوں کے حوصلہ کی بڑی پرسنشا کرتے ہیں۔ کہ جو وقت انکے پاس کوئی ماتم پرسی کی عورت آتی تھی۔ وہ خود بھجن گانے لگ جاتی تھیں۔

نصف قیمت پر کتابیں

مندرجہ ذیل کتب تاریخ اشاعت اشتہار سے ۲۷ - دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء تک نصف قیمت پر فروخت ہونگی۔ مگر ایک روپیہ سے کم کے خریدار کو یہ نرخ نہیں ملیگا تفصیل کتب معہ اصل قیمت۔

جیون چرتر حقیقت رائے ... ویدن سچیا ہوم
دہرم ستنادلی اردو ... دہرم ستنادلی گرہی ...
سپتری کی پیدا رہتا اپنے پتا سے ...

ہمارے ایجنٹوں کو اس قیمت بیچنے کا ادھکار نہیں ہے۔ المشتہر مینجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک

ضرورت

کہوڑ ضلع ڈیرہ اسمعیلخاں کے لیئے ایک ایسے اوپدیشک کی ضرورت ہے جو مڈل کی پہلی دوسری جماعت کو انگریزی پڑھا سکے اور سنسکرت بھی پڑھا ہو۔ خیالات آریہ سماجک ہو۔ چالچلن عمدہ عمر ۳۰ سال سے زائد ہو۔ نیک چلنی کا کسی آریہ سماج کے منتری کا سارٹیفکیٹ درخواست کے ہمراہ میرے نام آنا چاہیئے۔

المشتہر
گنگا رام منتری آریہ سماج کہوڑ ضلع ڈیرہ اسمعیلخاں

مراسلات

اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

مادہ اور اُسکی قدامت

بجواب
گیان سورج اودے مصنفہ بابو سورج بھان

جواب فصل اول

بابو سورج بھان صاحب مصنف "گیان سورج اودے" نے فصل اول میں یہہ امر ثابت کیا ہے۔ کہ مادہ قدیم یعنی اناوی ہے۔ چونکہ میں بھی مادہ کو اناوی یعنی ازلی ہی مانتا ہوں۔ لہذا اُسکے واسطے اور کوئی دلیل دینا لاحاصل سمجھ کر میں اُس طرف توجہ ناظرین کی عموماً اور بابو صاحب کی خصوصاً دلاتا ہوں کہ جو بابو صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "پہلے عام لوگوں کی زبانی دنیا میں چار عنصر یعنی سفر وچیزیں سنی تھیں یعنی آب آتش خاک باد۔ تمام دنیا انہیں چار چیزوں سے بنی ہوئی ہے۔ مگر غور کرنے سے اسکے خلاف پایا گیا۔ یعنی یہہ ثابت ہوا۔ کہ یہہ چاروں علیحدہ علیحدہ عنصر نہیں ہیں۔ بلکہ ایک کی چار حالتیں ہیں"۔ یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کوئی نہ کوئی خاصیت یعنی صفت اپنے ساتھ رکھتی ہے چنانچہ یہہ چار عنصر جنکا ذکر اوپر ہوا ہے۔ انہیں بھی چار خاصیتیں ایسی ہی پائی جاتی ہیں۔ جو ایک دوسرے کے خلاف ہے۔ مثلاً آگ کی جو خاصیت ہے، وہ آب کی نہیں جو آب کی وہ خاک وباد کی نہیں اور مختلف ذاتی صفتیں ایک شے میں رہ نہیں سکتیں۔ فرض کرو کہ آگ میں خاصیت جلا دینے کی ہے۔ اور پانی میں بجھا دینے کی اور یہہ دو نو ایک میں موجود ہوں۔ جلانیوالی قوت پانی کو خشک کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ اُسکی خاصیت ہے اور بجھانے والی قوت جلانیوالی قوت کو بجھانا چاہتی ہے۔ اور صفت موصوف سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ تو کس طرح سے دو صفتیں ایک دوسرے کے خلاف ایک شے میں رہ سکتی ہیں۔ جو سراسر محال ہے۔ اور جو دلیل سونے کی دی ہے۔ وہ بھی بابو صاحب کی موید نہیں ہے بلکہ تردید کرتی ہے۔ کیونکہ سونے کی خاصیت سنہری اور وزن دار ہوتا ہے۔ آپ چاہیں اُسکے ہار بنائیے چاہے کنگن وہ سب سنہری اور وزن دار ہونگی اگر ایک سونے کے برابر مقدار کے چند ٹکڑے کیجئے وہ آپ میں سب ایک ہی وزن رکھینگے۔ کیونکہ ایک خاصیت والی چیز سے وہ ٹکڑے کئے گئے ہیں مگر سونے سے چاندی بنانا محال ہے۔ اگر چار عنصر ایک ہی مادہ سے ہوتے تو ایک مادہ اپنی ہی خاصیت رکھنے والے مادہ سے ملکر مختلف صفت والی شے پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ لہذا ثابت ہوا کہ عنصر علیحدہ علیحدہ ہیں نہ کہ ایک (چونکہ پانچواں عنصر آکاش (خلا) ہی مانا گیا ہے۔ لیکن بابو صاحب نے اسکی بحث نہیں کی ہے۔ لہذا میں بھی در گزر کرتا ہوں۔

اب رہی یہہ بات کہ مادہ کسکو کہتے ہیں۔ مادہ جڑ یعنی غیر متحرک کو کہتے ہیں جو عقل وادراک سے مبرا ہو۔ ایسا ہی بابو صاحب نے بھی مانا ہے کہ "اس مادہ میں ہم جاننے کی طاقت نہیں پاتے ہیں"۔ جب ہم تمام مخلوق پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو ہمکو تمام اشیاء میں کچھ نہ کچھ علمیت اور ارادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً ہاتھی کو آپ دیکھیے اُسکی سونڈ کسقدر لمبی ہے۔ جو اسبات کی دلالت کرتی ہے اگر اتنی بڑی سونڈ نہ بنائی جاتی تو وہ اپنی ضرورتیات کے رفع کرنے میں قاصر رہتا۔ علی ہذا القیاس آپ جس چیز پر نگاہ ڈالینگے۔ اُن میں ارادہ ضرور پایا جائے گا چونکہ مادہ میں نہ علم ہے نہ ادراک لہذا مادہ سے از خود بغیر کسی صانع کے صنعت نہیں بن سکتی۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ مادہ قدیم ہے مگر عنصر علیحدہ علیحدہ خاصیت رکھنے والے ہیں اور وہ بے جان ہیں۔ اور بے جان چیز عقل وادراک سے مبرا ہوتی ہے۔ لہذا مادہ سے از خود کوئی چیز بلا دوسرے بنانے والے کے نہیں بن سکتی۔

باقی آئندہ

راقم
ساہو برج رتن مرادآبادی

گورداسپور آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ

اِس شہر میں اگرچہ آریہ سماج کی بنیاد ۱۸۸۶ء سے ہی لیکن اُتسب کرنا یا کوئی اور دھوم دھام کا جلسہ کرنا اِسے نصیب نہ ہوا۔ اب کے دھرم پر سماج کے ہتیشیوں نے سوچا کہ جس طرح ہو۔ اِس کلنک کو دور کرنا چاہیے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مدنظر تھا کہ بغیر سالانہ جلسہ کے بہت سے فاضل لکچراروں کا یہاں آنا بھی ناممکن ہے۔ جنکے بغیر ترقی اور اُتساہ نگر نواسیوں کے دلوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ بالاتفاق سب ممبروں نے جلسہ ہونا سویکار کیا۔ اور ۲۹ - ۳۰ - اکتوبر ۱۸۹۲ء تاریخ قرار پائی۔ کیونکہ اس سال میں اور کوئی موقعہ ایسا نظر نہ آتا تھا جسمیں اتنی تعطیلیں ہوں اور ساتھ ہی کسی بڑی سماج کا سالانہ جلسہ نہ ہو۔ اخبارات میں اشتہار دیئے گئے۔ آریہ سماج کے کارکن جسقدر اپنے سرکاری کام سے فرصت پاتے رہے جلسہ کی تیاری میں مصروف ہونے لگے۔ پروگرام چھپوا کر

---

۵ میری مراد ان عنصر سے ہے جو بلا حدوث کے دیسی ہی ہے۔ اور آب آتش خاک باد یہہ کیمیاوی مزاج سے لئے ہوئے ہیں صرف واسطے تمثیل کے اُنکے نام استعمال کئے گئے۔ ۱۲

تقسیم کیئے گئے - اور مکان ہنساں متصل چھوٹا
جلسہ کی تجویز قرار پائی - سجاوٹ اور جگہ کی
صفائی کا بندوبست ہو ہی رہا تھا کہ مانس
پرچارک پارٹی کے لیڈر اور نام ماتر پرتی
ندہی سبھا کے پردھان ہمارے کام میں الجھن ڈالنے
کے واسطے کمربستہ ہوئے اور اپنی ساری کوشش
خرچ کرکے ایک حصہ دار مکان کو فساد کیواسطے
کھڑا کر دیا - لاچار ہمکو مکان بدلنا پڑا - اور
میا استری کی دہرم سال جلسہ کی جگہ قرار پائی اگرچہ
اسکی بہت خراب حالت تھی - مگر نہایت تن
دہی سے اسکی صفائی اور سفیدی کرائی گئی
اور مکان بیل بوٹوں اور وید منتروں اور پھولوں
اور فانوسوں سے سجایا گیا تھا - ۲۸ - اکتوبر کی رات
کو ہی آریہ بھائیوں کی آمد شروع ہو گئی - چونکہ
ہمارے مخالف اور ہمارے اور دیش کے درو ہی
یہاں چند آدمیوں کی ایک اور سماج بھی ہے
اور انکا جلسہ بھی انہیں تاریخوں پر تھا - بنابرآں
جناب مسٹر مکانکی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے
دونوں کے نگر کیرتن کے واسطے پولیس کی گارڈ
معہ ڈپٹی انسپکٹران اور ایک اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر صاحب کا تعینات کر دیئے - اور ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۴ء
کی شام فریق مخالف کے لیئے اور ۲۹ - صبح
ہمارے لیئے مقرر تھی - اس مقام پر ایک بات
ذکر کرنے کے قابل ہے - کہ ۲۸ کی شام کو جب انکا
نگر کیرتن تھا - تو نہ تو انکے مددگار کہیں باہر
سے آئے اور نہ انکے یہاں اتنی تعداد ہے - کہ
نگر کیرتن کر سکیں لوگیہ ہو - بنابراں لالہ سولامل
منتری نے مجھے درخواست کی - کہ چونکہ ہمارے
آدمی تھوڑے ہیں - اور ہماری اور آپکی اتنی
دشمنی نہیں ہے - کہ نگر کیرتن میں بھی شامل نہ ہوں
بس آپ ہمارے نگر کیرتن میں شامل ہو کر ہماری
رونق کو بڑھائے - میںنے جواب دیا کہ جب تک
آپ ہمارے سدھانتوں کو سویکار نہیں کرتے اور
دونو سماجیں ایک نہیں ہو جاتی - تب تک ہم
کس طرح شریک ہو سکتے ہیں - ۲۹ - کی صبح کو
جب ہم نگر کیرتن جانے کے واسطے تیار ہوئے اور
باجہ والوں کو جنہوں نے چند روز پہلے اقرار کر لیا
تھا - بلانے کے واسطے آدمی بھیجا گیا - تو معلوم
ہوا کہ ہمارے مخالفوں نے انکو بہکا دیا ہے اور
دھمکا دیا ہے - کہ ہمارا کام نہ کریں - آخر بصد
مشکل دوسرے باجہ والوں کو زیادہ اجرت پر
بلا کر کام شروع کیا - ۶ منڈلیوں میں ۷ بجے
سے نگر کیرتن شروع ہوا - اور مشہور گلی کوچوں
بازاروں میں اتسو کی جہاں کے گیتا یاد گار
ہوئے ۱۰ بجے سماج مندر میں پہونچے - آگے پنڈت
امرناتھ و لالہ مرلی دھر پوری و دیگر ممبران سوان
کر رہے تھے - جس پریم سے نگر لوگوں نے ہری
بیش کو سنا وہ درحقیقت قابل تعریف ہے سماج
بھون میں واپس ہونے پر پنڈت پورنانند جی
نے پرارتھنا اوپاسنا کرائی - جو نہایت ہی پریم بھری
تھی - پھر بھجن ہو کر پنڈت جی نے ایک ویراگ بھرا
سرمن دیا - بعد ازاں ماسٹر آتما رام صاحب کا
بھجی بہادری پر لکچر ہوا - جو درحقیقت علمی
فضیلت سے بھرا ہوا تھا - سامعین خوب دل
لگا کر سنتے رہے - لکچر ایسا دلکش تھا کہ لوگ
زیادہ عرصہ گزر جانے پر بھی ذرا نہ گھبرائے اور
شانتی پوربک آرام سے سنتے رہے - ۱۱ بجے آرتی
ہو کر جلسہ برخاست ہوا - پھر دو بجے سے ۲ ½
بجے تک بھجن اور ۲ ½ بجے سے دہرم چرچا کا سمے
تھا - دہرم چرچا میں بھی ایک مسلمان میاں
نور محمد صاحب نے بہشت اور دوزخ کی بابت
سوال کیا اور کچھ دین اسلام کی بابت بھی شکشا کی
کیا - اسکا جواب پنڈت لیکھ رام صاحب اور
ماسٹر آتما رام و پنڈت رام بھجدت نے دیدیا - وہ
کچھ پوچھنا چاہتے تھے - کہ ایک معقول پسند مسلمان
نے پنڈت لیکھ رام جی کے آگے کی درخواست
کی کہ اس شخص سے تکرار کرنے میں کچھ فائدہ نہیں
کیونکہ وہ عموماً معقول باتوں کی طرف متوجہ ہوتا
تھا - بعد ازاں سادہو سروپ آنند گری نے
مرتک شرادہ کی بابت کچھ تھوڑا سا بیان
کیا اور ایک شلوک پڑھا جسکی بابت بیان
کیا کہ یہہ وید کا منتر ہے - ماسٹر آتما رام جی نے
تردید کی کہ یہہ وید منتر نہیں ہے اور ساتھ ہی
دشٹانت اور پرمانوں کے دو پرمان دیئے کہ
مرتک شرادہ جائز نہیں - پھر وہی مہنت میاں
صاحب اور سادھو جی اسی مسئلہ پر بولے جنکا
جواب پنڈت رام بھجدت جی نے بڑی معقولیت
سے دیا - ۳ ½ بجے سے پنڈت لیکھ رام جی کا ویاکھیان
مسئلہ تناسخ پر شروع ہوا - جیو کی تعریف - کرم
کی تشریح اور انسان کیونکر پیدا ہوا - مرنے کے
بعد شریر پرمانو ہو جاتا ہے - مگر جیو نہیں مرتا -
نیستی کوئی شے نہیں اور جب مادہ ہی ناش
نہیں ہوتا - تو روح کے واسطے یہہ خیال بالکل
نازیبا ہے اور تناسخ کو قانون قدرت اور دنیا
کے ظاہری و باطنی انتظام میں اچھی طرح ثابت
کیا - حاضرین کی تعداد پانسو کے قریب تھی - لوگ
ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے تھے - اور بڑے بڑے
مخالف اور منکر خیالات کے لوگ بھی صحیح دلائل
کے قائل ہونے کے بغیر نہ رہ سکے - اور نہایت
خوبی سے دو گھنٹہ کے بعد لکچر سماپت ہوا - پھر
پنڈت رام رتن جی کی ایک لاونی ہو کر پنڈت
رام بھجدت بی اے کا لکچر شروع ہوا - مضمون
قوم کس طرح ابھر سکتی ہے - تھا - انہوں نے

بڑے مدلل طریقہ سے یہہ ثابت کیا کہ آریہ قوم کا
حقیقی ابھرنا سوائے عملی زندگی کے ناممکن ہے
وہ دھرم کو دکھلاوے کے واسطے نہیں بلکہ
دھرم کے واسطے جیون میں اسکا نمونہ دکھلاوے
اور ٹھیک ۱۲ بجے ایک لاولی و بھجن و آرتی
ہوکر جلسہ سماپت ہوا۔ اسی رات کو کانفرنس
ہوکر سماج آئندہ کے بارے میں بات چیت
ہوتی رہی۔ اور ممبروں کے باہمی اتفاق سے
دو ریزولیوشن بھی پاس ہوئے جو علیحدہ
اخبارات میں چھپینگے۔

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء اول ۷ بجے صبح سے پہلے
سے بھجن ہوتے رہے اور پھر پنڈت رامرتن جی
نے اپدیش کرائی اور بتلایا کہ منش کو اپنی اپنی
بھری زندگی کے سدھار کے واسطے پرمیشر سے
پرماتما کے سوائے اور کوئی آسرا نہیں ہے بعد ازاں
پنڈت رامرتن اور پنڈت گوبند رام جی نے ملکر
وید پاٹھ کیا۔ جو بہت دل لبھانے والا تھا
پھر پنڈت رام بھجدت جی کا سرمن ہوا۔ جسکا
سارا نشے یہہ تھا کہ یدی ہم پرمیشور کو سرو
بیاپک اور سرب انترجامی یقین کریں تو ہرگز
پاپ کی طرف نہیں جھک سکتے۔ بعد ازاں ۹
بجے سے پنڈت لیکھرام جی کا لیکچر سچائی کے
مضبوط چٹان کے مضمون پر تھا۔ مادی خیالات
اور اسمیں تغیر و تبدل ہونے کا ذکر کر کے یہ
بتلایا گیا۔ کہ صرف ویدک دھرم ہی وہ مضبوط
چٹان ہے۔ جسپر مخالفوں کے زبردست حملے
کچھہ کامیاب نہ ہو سکے۔ تاریخی طور پر تمام مذہبی
حملہ آوران کا ذکر کر کے اُن آریہ ویروں کے
نام بتلائے جو اُن حملہ آوران کے حملوں کو روکنے
پر سینہ سپر ہو کر ست دھرم کے محافظ ہوئے۔ لوگ
نہایت پریم سے سنتے رہے اور ٹھیک ۱۱ بجے بھجن
و آرتی ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔ سہ پہر کو ۲ بجے
سے ۴ بجے تک بھجن آنند ہوتا رہا۔ پھر ۴ بجے
سے ۵ بجے تک منتری سماج نے سالانہ رپورٹ
سنائی۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ سماج اب
پرانی حالت سے نکل کر ترقی کی طرف بڑھ رہی
ہے۔ پرچار ستیہ دھرم کی طرف بھی پوری توجہ
ہوتی ہے۔ اور خاصکر ہائی سکول کی سعی بھی
قابل تعریف ہے۔ کئی محتاج اور غریب لڑکوں
کی امداد اور تعلیم کا بار سماج نے اپنے سر اٹھا کر
انہیں کام پر لگا دیا اور تمام رفاہ عام کاموں
میں سماج دلی اتساہ سے انٹرسٹ لیتا ہے۔ اصل
رپورٹ منتری صاحب پرتی ندھی سبھا پنجاب
کی خدمت میں ارسال ہوگی۔ بعد ازاں ایک بھجن
ہوکر ماسٹر آتما رام جی نے وید پرچار کی ضرورت
پر لیکچر شروع کیا۔ اسوقت سب وقتوں سے
حاضری زیادہ تھی۔ اور آنکے مدلل تقریر اور
دلچسپ بیان سے لوگ خوب ہی گرویدہ ہو رہے
تھے۔ [illegible] عمدگی سے انہوں نے ایک انکار
کے طور پر [illegible] اخیر کے کام پر ذکر کیا
کہ سبکے دل پر وید پرچار کی ضرورت محسوس
ہونے لگی۔ ساتھ ہی پر فہرست چندہ کھولی گئی
اور لگاتار چندہ ہونا شروع ہوا۔ دم کے دم میں
ہی [illegible] لکھے گئے۔ جنمیں سے اُسیوقت
نقد [illegible] وصول ہو گئی۔ مفصل فہرست
[illegible] درج ہوگی۔ بعد ازاں بھجن ہو کر مائی سدا کور
[illegible] استری سکھشا پر ہوا۔ پھر ایک لاولی ہو کر
اور بھجن ہو کر مبارک باد اور آرتی کے بعد جلسہ
برخاست ہوا۔ رات کو تفریح طبع کے واسطے
میجک لنٹرن کا تماشہ کیا گیا۔ جس سے لوگ بہت
محظوظ ہوئے۔ غرضیکہ جس خوبی اور خوش اسلوبی
سے یہہ سالانہ اتسب سماپت ہوا۔ گورداسپور کے
ضلع کے حق میں ایسا عمدہ موقعہ پہلے کبھی نہیں ہوا
پرمیشور کرے کہ ایسے ہی بلکہ اس سے بڑھکر ہر سال
دھرم کی انتی کے جلسے ہوتے رہیں۔ لاہور۔ امرتسر
جالندھر۔ سری گوبندپور۔ قادیان۔ دینانگر
پٹھانکوٹ۔ شکرگڈہ۔ تلونڈی بھارت۔ بہالپور
کلیریاں۔ کوٹلی صورت ملی۔ دھاریوال۔ کلانور
ترنتارن۔ بھاگووال وغیرہ مقامات سے ساٹھ
سے زیادہ آریہ بھائی اور اپدیشک تشریف
لائے۔ استریوں کے لیئے نہایت عمدگی سے جگہ
کا انتظام کیا گیا۔ آنکے آنے جانے کا بھی ایسا
اچھا بند و بست تھا۔ کہ مردانہ نشست گاہ اور
آمدرفت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اسلئے حاضری مستورات
کی ۲۰۰ اور بعض وقت اس سے زیادہ ہو جاتی
تھی۔ ہم سردارنی صاحبہ کا نہایت شکریہ ادا
کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے استریوں کے سدھار ارتھ
تشریف لاکر جلسہ کو رونق بخشی۔ سردارنی جی
کے ساتھ انکا صاحبزادہ رام سنگھ بھی تھا۔ جو
چھوٹے طالب علموں کو سماج میں بھجن گاتا دیکھکر
نہایت پرسن ہو کر کئی بار ارادہ ظاہر کرتا تھا کہ
میں بھی آریہ سماج میں شامل ہوتا ہوں۔ آشا
ہے کہ سردارنی جی کے پاکیزہ خیالات سے سماجوں
کو بہت لابھ پہونچیگا۔ پرمیشور انکے بال بچوں کو
اور سردار صاحب کو سلامت رکھے۔

سماج کے ست اپدیشوں سے موثر ہوکر مندرجہ
ذیل صاحبان آریہ سماج کے جدید ممبر ہوئے۔ (۱)
لالہ باشی رام نائب شرف منصفی گورداسپور (۲)
لالہ [illegible]۔ (۳) حکیم سنت رام۔ (۴) لالہ شنکرداس
محرر شفاخانہ گورداسپور (۵) لالہ [illegible] مدرس
(۶) لالہ [illegible] (۷) سردار [illegible] سنگھ (۸) [illegible]
[illegible] امید ہے کہ یہہ سب صاحبان
سماج کے کاموں میں ہماری سہایتا میں دل و جان سے

مدد کرینگے۔ اُتسب کے دونوں دن شہر کے بڑے بڑے
رئیس اور وکیل اور ملازمان و عہدہ داران سرکاری
شریک جلسہ ہوتے رہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ
خاص گورداسپور کے رئیس اعظم پنڈت صاحبان
بھی جلسہ کو افتخار بخشتے رہے۔ ہمارے مسلمان
بھائی بھی بڑے پریم سے سماجک ویدیشوں سے
لابھہ اوٹھاتے رہے۔ ہم اس موقعہ پر گورنمنٹ
عالیہ اور حکام وقت خصوصاً مسٹر مکالکی صاحب
بہادر ڈپٹی کمشنر کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انکے
خوش انتظام سے کسی قسم کا بکھیڑا نہ ہونے پایا
ہمارے مخالف پارٹی کے جلسہ کی حالت فی الحقیقت
قابل رحم تھی۔ اوسط حاضری ۲۰-۲۵ اور
زیادہ سے زیادہ ۴۰-۵۰ ہو جایا کرتی تھی اور
کبھی کبھی ۱۵۰ یا ۲۰۰ سے زیادہ نہیں ہوتی
اور باشندگان شہر کی ہمدردی کا تو خدا حافظ
انکے اداس چہرے اور مغموم دل اور پریشان
طبیعت خود اس بات کی ناظرین پر شہادت
دیتے تھے۔ پورانے ممبر بھی آہستہ آہستہ
خیرباد کہنے کو تیار ہو رہے ہیں۔ اور کسی کا ذکر ہی
ہونا چہ معنے دارد۔ سارا شہر جس نام سے انکو
پکارتا تھا۔ وہ ہمارے جتلانے کا محتاج نہیں
لالہ مرلی دھر پوری پردہان۔ اور پنڈت امرناتھ جی
خزانچی اور سردار گوردت سنگھ بالی اپدیشک
لالہ نامو مل لالہ جگناتھ و پنڈت دانی سبھا سد لالہ
لالہ باشی رام۔ بڑی سرگرمی سے کام کرتے رہے
سماج انکا تہ دل سے مشکور ہے۔ اوم شانتی شانتی
شانتی

الراقم

بسنت رام سکریٹری آریہ سماج گورداسپور

آریہ سماج لاہور

نقل مفصلہ ذیل نتیجہ انترنگ سبھا آریہ سماج ہذا
منعقدہ ۲۷-اکتوبر ۱۸۹۳ء عرض الخدمت ہے۔ کرپا
کرکے اپنے آئیندہ پرچہ میں چھپوا کر ممنون فرمائیے۔
کدارناتھہ تھاپر جائنٹ سکرٹری

چونکہ پرتی ندہی سبھانے وید پرچار فنڈ کے کہولنے
کی نسبت قطعی فیصلہ کر دیا ہے اور انکے اغراض بھی
مقرر کیئے ہیں۔ اور سبھا ہذا کے پاس کوئی وجہ اس
بات کے باور کرنیکی نہیں ہے۔ کہ ان اغراض میں
کوئی ایسا تغیر و تبدل ہو جو سبھا ہذا کو نامنظور ہو
اور نیز سبھا ہذا کی رائے میں جو کارروائی پرتی
ندہی سبھانے اسوقت تک متعلق وید پرچار کے
کی ہے۔ وہ از حد ضروری ہے۔ اور چونکہ پرتی
ندہی سبھانے آریہ سماجوں سے اپنے اپنے جلسوں
پر صرف وید پرچار فنڈ کے لیئے اپیل کرنے کی سفارش
کی ہے۔ اس سفارش کی نسبت فیصلہ کو ملتوی کرنا
برا نمونہ ہوگا۔ اسواسطے قرار پایا کہ سماج ہذا کے
سالانہ جلسہ پر صرف وید پرچار فنڈ کے لیئے اپیل
کی جاوے۔ اور کسی فنڈ یا انسٹیٹیوشن کے لیئے اپیل
نہو اور جو روپیہ اس فنڈ کی مد میں وصول ہو
وہ فوراً پرتی ندہی سبھا کی خدمت میں بھیجا جاوے
اور نقل اس رزولیوشن کی بخدمت پرتی ندہی
سبھا بھیجکر لکھا جاوے کہ سبھا ہذا آپکی تجویز سے
کلی متفق ہے۔ اور ہر طرح کی امداد دینے کو تیار
ہے اور ایک نقل اس رزولیوشن کی آریہ اخبارات
میں بغرض اشاعت بھیجی جاوے۔

آپکا مشتہر
خوشی رام منتری آریہ سماج لاہور

نوٹ۔ اخبار بھارت سدہار مورخہ ۴ اکتوبر ۱۸۹۳ء
کو ایک نوٹ تھا جسکا یہہ مضمون تھا۔ کہ میرے
آدمی لعنت کیئے جاوینگے۔ میری بات چیت سے
عام سے چھپا ہے۔ لیکن میں افسوس کرتا ہوں
کہ میں ہر ایک جھوٹ بھارت سدہار کا جواب
دینا نہیں چاہتا ہوں۔ کیونکہ میں اس اخبار
کے مضمونوں کو جوکہ اسمیں جھوٹ سچ درج
کیئے جاتے ہیں دو سال سے جانتا ہوں۔ کیونکہ
میں بھی اسی گروہ میں تھا۔ آریہ سماج سے
تو اس گروہ کو کچھہ انس نہیں ہے۔ لوگوں کی
شرم کے مارے سچ اور جھوٹ کو تمیز نہ کرکے
اپنی زندگی کو تقویت کرنا چاہتے ہیں مختصر کلام
میں مورخہ ۴-اکتوبر ۱۸۹۳ء کو گورداسپور گیا اور لالہ
مرلی دہر جی نے مجھے ایک خط لکھہ دیا جسکا
مضمون یہہ تھا۔ کہ آپنے جو چٹھی ست دہرم
پرچارک میں شایع کروائی ہے۔ اسمیں گروہ
سے کیا مراد ہے۔ آپکے علم میں موجودہ دونو
پارٹیوں میں ماس اور شراب کے جائز خیال کرنے
والے آدمی ہیں یا نہیں۔ اور آپ ان ہر دو
پارٹیوں میں سے کونسی میں شامل ہیں۔ جسکا اتر
یہہ دیا گیا۔ کہ میں کسی گروہ سے جو ماس اور
شراب کو استعمال کرنا جائز خیال کرتا ہے تعلق
نہیں رکھتا ہوں۔ میں اس پارٹی میں ہوں
جو سوامی دیانند کے سدہانتوں کو وید کے انوسار
پانیوالے ہیں۔ میں نے کسی شخص سے اپدیشکوں
کی بابت ذکر نہیں کیا ہے۔ بلکہ بر موقعہ سالانہ
جلسہ کے لالہ منشی رام صاحب پردہان پرتی
ندہی سبھا پنجاب سے اپدیشکوں کی شمولیت
کی بابت عرض کیا۔ ایک ایک اپدیشک کے بابت
لیئے بار بار عرض کیا۔ پنڈت پورنانند جی کی
بابت میں نے عرض کیا۔ کہ انکو اپدیش کے لیئے
دینانگر کے علاقہ میں بھیجیں۔ کیونکہ لوگ انکے لکچروں کو
بہت پسند کرتے تھے۔ تو دوسرے روز لالہ
صاحب موصوف نے اس بات کو سویکار کر لیا۔ میں
نہیں جانتا کہ اس قسم کے سفید جھوٹ سے یہہ

لوگ کیا فایدہ اوٹھاینگے - بلکہ لوگوں کی نظر سے حقارت سے دیکھے جاینگے -

آپکا داس
کنھیا لال ٹیپ پردہان آریہ سماج دینا نگر

تصحیح

میرے مضمون بعنوان شملہ آریہ سماج کی اندرونی حالت میں دو ایک غلطیاں ہو گئی ہیں - براہ مہربانی انکی درستی کے لیئے سطور ذیل کو اپنے اخبار میں جگہہ دیجیئے -

(۱) لالہ ہیراج جی کے متعلق غلط حال چھاپ گیا ہے درست بات اس طرح پر ہے کہ ٹون ہال میں کالیج کا لکچر دیکر جب لالہ منہراج جی لالہ ہیراج کے مکان پر آئے - تو لالہ ہیراج جی نے اثنا گفتگو میں لالہ منہراج وغیرہ حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ " آپ تو کالیج کے لیئے آئے ہیں لیکن آپکا وہ مشن تو پورا ہوا "

(۲) سوامی گوبند رام جی کہتے ہیں کہ لالہ ہیراج جی کے پاس کہتے پر ہی لالہ منہراج جی نے کہا تھا کہ " ہاں جی ہیں تو کالیج کیلیئے ہی آیا تھا - کچھ ایشور ہی کے لیئے تو آیا نہیں ہوں " پہلے ہمکو وہ لفظ یاد نہ تھے جو سوامی گوبند رام نے کہے تھے - اب ہم نے ان سے تحقیقات کر کے لکھی ہیں -

(۳) یہہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ لالہ ہیراج جی کا آریہ سماج سے کچھ تعلق نہیں ہے - جو غلطیاں ہمکو بتلائی گئیں - اپنے وعدہ کے مطابق انکو درست کرتے ہیں - اور آیندہ کے لیئے ناظرین سے پرارتھنا ہے کہ کرپا کر کے اسی طرح ہمارے مضامین کی غلطیوں سے مطلع کرتے رہیں -

ہم ہر وقت ان کے درست کرنے کے لیئے تیار ہیں -

راقم
بندہ رگھناتھ داس از شملہ

رزولیوشن نمبر ۳۷

آریہ سماج ہوشیارپور

اس سماج کی انترنگ سبھا نے باتفاق رائے اس بات کو منظور کیا ہے - کہ بابو ایشور داس صاحب ایم اے وکیل چیف کورٹ پنجاب کی سیوا میں التماس کی جاوے - کہ شرومنی پرتی ندہی سبھا پنجاب کا جو قریبا مبلغ دس ہزار روپیہ انکے نام پر بنکوں میں جمع ہے - وہ اب براہ مہربانی سکڑیٹری حال پرتی ندہی سبھا پنجاب کے نام منتقل کرا دیویں - کیونکہ اب وہ دیگر سب چارج سکڑیٹری کے متعلق دے چکے ہیں - جس حالت میں کہ دیگر سب چارج دے دیا ہے - تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ بھی منتقل کرا دیویں انترنگ سبھا کی تحریک کیا انوسار اسی مضمون کا ایک خط جناب بابو صاحب ممدوح کی خدمت میں ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء کو رجسٹری نمبر ۴۹۴ کر کے ارسال کر دیا گیا ہے - ایسلیئے بذریعہ اخبار ست دہرم پرچارک بھی انکی خدمت میں نویدن کیا جاتا ہے - کہ براہ نوازش پرتی ندہی سبھا کا روپیہ سکڑیٹری پرتی ندہی سبھا پنجاب کے نام منتقل کرا دیویں -

راقم منشی دیال سکڑیٹری آریہ سماج ہوشیارپور

سوال حل طلب

جیو بغیر دیہہ کے سوائے حالت مکت کے رہ سکتا ہے یا نہ اور جب آدمی مر جاتا ہے - اور اسکا جیو آتما ایک دیہہ چھوڑ کر دوسری دیہہ میں جاتا ہے تو کیا اسکو کچھ سمہ ایک دیہہ سے دوسری دیہہ تک جانے میں صرف ہوتا ہے یا نہ - جوابات جو صاحب دیویں با دلیل ہوں اور دلیل میں حوالہ جات وید و شاستر کے ہونے چاہیئے -

راقم حکم چند منتری آریہ سماج خوشاب

جناب مکرم معظم بندہ اڈیٹر صاحب زاد الطافہ - تسلیم - میں نہایت ممنون ہونگا اگر آپ از راہ نوازش مندرجہ ذیل اطلاع کو اپنے نامی اخبار میں درج فرماوینگے

نیازمند پنڈت گوپی ناتھ

جنابہ مسز اینی بسنٹ اور جناب کرنل آلکاٹ صاحب کی پنجاب میں آمد آمد

(قابل توجہ صاحبان مشتاق دیدار)

جنابہ مسز اینی بسنٹ صاحبہ اب پھر ممالک مشرقی کے دورے کو آئی ہیں - امسال کے ماہ دسمبر میں وہ مدراس میں داخل ہو کر سالانہ اجلاس تھیوسوفیکل سوسائٹی میں شامل ہونگی اور اسکے بعد کلکتہ وغیرہ ممالک میں لکچر دیتی ہوئیں وسط ماہ فروری سنہ ۱۸۹۵ء میں وہ پنجاب میں وارد ہونگی - اور ۳ ہفتہ اس علاقہ میں صرف کرینگی - کرنل آلکاٹ صاحب پریزیڈنٹ سوسائٹی بھی ہمراہ تشریف لاوینگے -

گزشتہ موقع پر جب وہ لاہور تک تشریف لائی تھیں تو بہت سے مقامات سے میرے پاس اور صاحبان موصوف کے پاس درخواستیں آئی تھیں کہ مسز اینی بسنٹ صاحبہ و کرنل آلکاٹ صاحب انکے مقامات میں ضرور تشریف فرما ہوں لیکن

کوئی تبدیلی پروگرام میں نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ پہلے سے طے پا چکا تھا۔

اسدفعہ صاحبان موصوف کے دورہ پنجاب کا پروگرام تیار کرنے کا کام بندہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ لہذا اعلان دیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحبان علم دوست وشفقان حقیقت اپنے یہاں انکی تشریف آوری کے شائق ہوں۔ وہ مہربانی کر کے اپنے ارادوں سے جلد مطلع فرماویں۔ تاکہ اگر ممکن ہو سکے تو پروگرام میں انکے مقامات درج کیئے جاوینگے۔ ہر ایک تاریخ اور وقت وغیرہ کی تشریح بعد میں آپکے پاس ارسال ہو گی۔

ساتھ ہی اس امر کی اطلاع ضروری ہے۔ کہ صاحبان موصوف یا انکی پارٹی میں سے کوئی صاحب کسی مقام سے چاہے کوئی دیسی ریاست وغیرہ ہو کوئی نذرانہ کسی قسم کا اپنی ذات خاص کے لیئے منظور نہیں کرتے۔ اور اس امر کی جانب سے تمام صاحبان سمجھ کر جلد اپنے ارادوں سے مطلع فرماویں۔

راقم پنڈت گوپی ناتھ کارخانہ اخبار اکھبار لاہور

مکرر آنکہ اگرچہ صاحبان ممدوح کی تشریف آوری ماہ فروری آئندہ میں ہو گی۔ لیکن پروگرام غالباً ماہ نومبر کے اخیر تک مرتب ہو جاویگا۔ اسکے بعد پھر اسمیں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکیگی لہذا جن صاحبان کا خیال ہو انکو جلدی کرنا چاہیئے۔ تاکہ بعد میں شکایت کی گنجایش نہ رہے۔

ضرورت

آریہ سماج کرانچی کے واسطے ایک ایسی ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو لڑکیوں کو پڑھا سکے۔ اور مستورات میں ویاکھیان دینے کی شکتی رکھتی ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہو گی۔ بابت درخواست سرٹیفکیٹ ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے۔

المشتہر سیتا رام سکرٹری آریہ سماج کرانچی

کار سائنس

پتری پاٹ شالا بھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

منشی گوپال داس جی بھگواڑہ سے میاں عزیز بخش صاحب کلکٹر ریاست کپورتھلہ کی رائے کی جو انہوں نے پتری پاٹ شالا بھگواڑہ کے ملاحظہ کرنے کے بعد قایم کی۔ ایک کاپی انگریزی میں ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجتے ہیں۔ جسکا خلاصہ ذیل میں درج ہوتا ہے۔ وہ بھگواڑہ پتری پاٹ شالا کو جو کہ لالہ سکھدیال تحصیلدار اور منشی گوپال داس اسٹیشن ماسٹر کی کوششوں سے قایم ہے۔ اور جنہوں نے بڑے شوق اور سرگرمی سے اسکا انتظام کیا ہوا ہے میں نے ملاحظہ کیا۔ اسمیں ۵ سال کی عمر سے لیکر اسال کی عمر تک ۱۰ لڑکیاں ہیں۔ جو اردو گورمکھی ناگری۔ ریاضی پڑھتی ہیں اور سوئی کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔ میں نے انکا پڑھنا سنا اور سوئی کا کام بھی دیکھا۔ جو لڑکیوں نے بنایا۔ تجربہ پاٹ شالا کو کل چندہ سے جو کہ اسکے اخراجات کے لیئے کافی نہیں سمجھا جاتا چل رہی ہے۔ مگر تاوقتیکہ ریاست کپورتھلہ کی طرف سے (جسکے علاقہ میں ہے) کوئی مستقل امداد نہ پہنچے۔ اسکی ہستی کے لیئے بہتر کی امید نہیں ہو سکتی۔ اور میں سفارش کرتا ہوں جو کہ مہاراجہ صاحب نے استری سکشا کے لیئے قایم کی ہے۔ اس پاٹ شالا کو منظور کر کے علی طور پر استری سکشا کی ضرورت تسلیم کرینگے۔

دستخط میاں عزیز بخش ۹۹

منشی گوپال داس منتری آریہ سماج سکمری پھگواڑہ

ہیں کہ سالحال ہیں ہیرالی مذہبی سبھا پنجاب کی طرف سے اس ضلع میں ایک اویدیشک بھی نہیں آیا۔ جیسے اس سماج کی وہ حالت ہو گئی جیسے باغ کے باغبان نہ رہنے کی ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ سماج پرتی مذہبی سبھا پنجاب کو آنکے رزولیوشن کے دھن آمدنی سے سجھا دیا رہا ہے۔ چنانچہ ابھی اورتسر کے جلسہ پر بعدہ پر یہ اس سماج نے بیچارے جنہیں دیت سرائے دید پرچار فنڈ سبھا پرتی صدر اور سمد رویہ حق پرتی مذہبی سبھا اخبار ست دھرم پرچارک کے پڑھنے سے کیات ہوتا رہا ہے کہ دوسری سماجوں میں اویدیشک برابر جاتے رہتے ہیں۔ تاکہ بعض بعض سماجوں سے تو اوسط ماہ میں دیکھ مرتبہ بھی انکا دورہ خالی نہیں جاتا۔ مگر شوک سے تکلیف کرنا پڑتا ہے کہ لاہور وغیرہ سے ملتان کی طرف آتے جاتے بھی یہاں کوئی اویدیشک نہیں لاتا۔ حالانکہ پرسال پرتی مذہبی سبھا پنجاب پنڈت لیکھرام جی۔ پنڈت آریہ منی جی۔ پنڈت پورنانند جی۔ اور ماسٹر درگا پرشاد جی آدی ملتان اسٹیشن سے گزر گئے اور یہاں کوئی بھی نہیں اترے۔ امید ہے کہ آئندہ پرتی مذہبی سبھا پنجاب ہر کر یاکر کے اس سماج کو اویدیشکوں کے امرت مئے بچن سے تشنگی رفع کریگی۔

راولپنڈی

لالہ گنگا رام ہم راولپنڈی سے لکھتے ہیں۔ کہ تاریخ ۲۰ ماہ حال حسب معمولی تہوار دیوالی کے تقریب پر دیوالی اور سوامی جی کے جیون چرتر پر پنڈت تیتا رام جی شاستری کا ویاکھیان بوقت ۷ بجے دن کے سماج کا سالانہ وغیرہ ۵ بجے شام کے مقرر ہے مگر سبدن بارش کی ہو لیتہ کے واسطے

بسبب تیوہار دیوالی ایک گھنٹہ اسلیئے رکھا گیا تھا
کہ سے لکچر سنکر شام تک اپنے گھر کو بآسانی واپس
جاسکیں۔) رکھا گیا اور نوٹس دیدیئے گئے۔ لیکن
چونکہ یہہ سنا گیا کہ ہمارے مخالف لوگ یہہ الزام
تراش کر رہیں کو سننے لگے ہیں کہ لوجی ہمارے کالج کو
چندہ میں ہانی پہونچانے کے واسطے یہہ لکچر رکھا
گیا ہے۔ اِسلیئے اسدن پنڈت منسارام جی کا لکچر ملتوی
کیا گیا۔ اور عام میں اسدن لکچر نہ ہونے کا نوٹس
مشتہر کرکے بھی لکچر اگلے دن یعنی ۲۹ کو قرار دیا
گیا۔ اب موسم سردی کا آگیا۔ سماج کے جلسہ
باہر کے میدان میں نہ ہوسکینگے۔ اور اندر کے
مکان میں دوسو ڈیڑہ سو آدمیوں (جو آریہ سماج
کی معمولی حاضری سمجھنی چاہیئے) کی نشست کی
گنجایش نہیں۔ (نہایت جلسوں جنمیں چار چار
اور پانچسو تک حاضری ہو جاتی ہے۔ اُس کا
ذکر فضول رہا۔) ضروری ہے کہ ہمارے لیڈر
سماج کے اہلکاری اس طرف ضرور توجہ فرمادیں
اپنا سماج مندر جو چند صاحبوں نے زبردستی اپنے
قبضہ میں کر رکھا ہے۔ کیوں نہیں لیا جاتا۔ سرکار
اور پائیدار جسکی عدالت میں شیر بکری ایک گھاٹ
پر پانی پیتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ہمارے سر پر
حکمران ہیں۔ اسلیئے خاموشی بالکل نازیبا ہے۔

دینانگر

لالہ کشیری لال ہیڈماسٹر۔
مورخہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو پنڈت پورنانند جی
تشریف فرما ہوئے۔ دو دو یاکھیان سماج مندر
میں دیئے۔ شروتاگن کی تعداد کثرت سے تھی لوگ
پنڈت جی کے لکچروں کی بہت تعریف کرتے
تھے۔ مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو پنڈت جی اور
سردار جن سنگھ و چھیتو مل وبندہ سوجانپور اور
پٹھانکوٹ میں واسطے پرچار کے گئے۔ اور سوجانپور
میں ایک لکچر دیا۔ اور ایک لکچر پٹھانکوٹ میں
ہوا۔ شروتاگن کی تعداد کثرت سے تھی۔ پٹھانکوٹ
میں لالہ کاشی ناتھ سوداگر نے بڑے پرشنار ہتہ
سے میرے اور سردار ارجن سنگھ اور چھیتو مل کے
ساتھہ شامل ہوکر وید پرچار فنڈ کی بھکشا مانگی۔ ہم
لالہ صاحب کا بہت دھنباد دیتے ہیں۔
مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء کی علی الصباح پنڈت
جی لالہ بخشیش رام و گنگا بشن کو قصبہ نراٹ میں
پرچار کے لیئے بھیجا گیا۔ وہاں پر لکچروں کے
سوا شاستراتھ بھی تھوڑا سا ہوا۔

ساماجک خبریں

گورکھپور۔ سوامی آتمانند جی نے ۱۷-۱۹-
۲۱۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو تین ویاکھیان مختلف مضامین پر
دیئے۔ ہر ایک میں اوسط حاضری ۳۲۵ کے
قریب ہوتی رہی۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ نیا آریہ سماج
قائم ہوکر ذیل کے اصحاب عہدہ داران منتخب
ہوئے۔ ڈاکٹر جگیشور رائے پردہان۔ لالہ برج
بہاری سنگھ و لالہ رامیشور پرشاد اپ پردہان
لالہ اودہو پرشاد صاحب منتری کل ۲۵ ممبر
درج رجسٹر ہوئے۔

بالور ضلع اکولہ میں ٹھاکر شیو رتن سنگھ جی
کی ماتا کا دیہانت ہوگیا۔ مرتک سنسکار
ویدوکت ہوا۔ گو برادری نے بہت مخالفت
کی۔ مگر ٹھاکر صاحب نے ایشور پر وشواس
رکھکر مخالفت کی کچھہ پرواہ نہ کی۔ اور آپ
نتیجہ میں ... رہے۔ اور اسموقعہ پر مبلغ
چالیس روپیہ کنیا مہاودیالہ جالندھر کو دان دیئے
ہم ٹھاکر صاحب کے اِس غم میں شریک ہوکر
ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ انکو پرماتما شانتی
پردان کریں۔

سبی آریہ سماج میں تقریب دیوالی آریہ
بھائیوں کا سماج مندر میں جلسہ ہوا۔ پنڈت گیانچند
جی نے دیوالی کی اصلیت پر ویاکھیان دیا۔ آخر
بعد سری سوامی دیانند جی کا شکریہ ادا کرکے
دیانند ہائی سکول کے لیئے اپیل کی۔ اسیوقت
مبلغ دو روپیہ دس آنے نقد اور کچھہ وعدہ ہوا
علاوہ اسکے سردار سوجیت سنگھ جی نے دو روپیہ
وید پرچار فنڈ اور دو روپیہ دیانند ہائی سکول
کو اپنی ترقی تنخواہ کی خوشی میں دان دیئے۔

منٹگمری میں پنڈت لکشمی داس جی کے پُتر کا
انپراسن سنسکار ویدوکت ہوا۔ ... کنیا مہاودیالہ
کو دان دیئے۔ اِس سماج کا سالانہ انتخاب بہ
تفصیل ذیل ہوا۔ بابو گوکل چند و بابو گردہاری لال
اپ پردہان۔ دیوان نورنگداس جی منتری
بابو بالمکند جی اپ منتری۔ پنڈت گوردہنداس جی
خزانچی۔ لالہ موہن لال پستکادھیکش۔ پنڈت لکشمی داس
و ڈاکٹر ... رائے۔ بابو نندگوپال ممبران انترنگ
سبھا۔ پردہان کی پدوی خالی ہے۔
۲۶۔ اکتوبر کو منتری سماج کے پُتر کا نام کرن
سنسکار ویدوکت ہوا۔ ایک روپیہ وید پرچار فنڈ
اور ... کنیا مہاودیالہ کو دان دیئے۔

کسولی۔ پنڈت رام شنکر نے اپنے لڑکے کی
شفایابی کی خوشی میں دو روپیہ اس سماج کے
دان پاتر میں دان کیئے۔ بابو آتمارام جی پریذیڈنٹ
سماج مذکور نے اپنی لڑکے کی شادی کے موقعہ
پر جو ملتان میں ہوئی تھی حسب ذیل دان دیا۔
ملتان آریہ سماج ... کسولی آریہ سماج ... آنا
جو کہ وید پرچار ... یتیم خانہ فیروزپور کے لیئے

اس سماج کی طرف سے جمع کیا جاتا ہے۔ ص

دسہرہ کے موقعہ پر سماج مندر میں ہون ہوا۔ بھجن گائے گئے۔ لالہ آتمارام جی نے دسہرہ کی اصلیت حاضرین جلسہ کو بتلائی۔ جس سے شر[illegible] ناگنوں کے ہردیہ میں عمدہ اثر کیا۔ بعد تقسیم مٹھائی دیا ان جلسہ برخاست ہوا۔

دیوالی کے موقعہ پر معمولی سپتاہک جلسہ میں ہون ہوا۔

انبالہ۔ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو لالہ رلارام [illegible] قیصری کی دیہانت ہو گیا۔ لالہ دیوی چند اسسٹنٹ سوہن لال۔ منشی گورانڈتامل۔ لالہ آتمارام پنڈت درگادت جی چھاؤنی سے شہر میں پہنچکر لالہ دوارکاداس اور پنڈت شاہزادہ رام کے مکان گئے۔ مگر وہ نہ ملے۔ پھر لالہ مرلی دھر سے ملاقات ہوئی انہوں نے نہایت امداد دی۔ بلکہ اپنی معقدمات کی تاریخیں بدلوا کر ہمراہ ہوئے مرنک سنسکار کا خرچ سب ساہوکاروں نے چندہ کر کے کیا جنمیں عمدہ دینے لالہ دوارکاداس اور پنڈت شاہزادہ رام تھے لالہ رلارام کی بیوہ کی گرہ سے ایک پائی تک خرچ نہیں ہونے دی۔

راولپنڈی میں ۱۲۔ اکتوبر کو لالہ جیوارام صاحب ٹھیکہ دار ملک ایجرٹن بریلیں کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریت ہوا۔ لالہ صاحب نے ویدک ریت رپیے مختلف فنڈات کی امداد میں دان دیئے۔

خبر وحشت اثر

کسولی میں بتاریخ ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کی رات کو بوقت قریباً ۱۲½ لالہ کالیچرن کی دوکان سے آگ لگنی شروع ہوئی۔ نہ معلوم کہ کس طرح وہ آگ لگی۔ ہر چند آگ کو فرو کرنے کی کوشش کیگئی۔ مگر کچھ کامیابی حاصل نہ ہوئی

بلکہ برعکس آگ کے بڑھتی گئی۔ اور قریباً پانچ بجے صبح تک تمام بازار جلکر خاک سیاہ ہو گیا۔ کل دوکانیں مکان قریباً ۵۰ ہونگے۔ مالیت کا قریباً دو لاکھ کا نقصان ہوا۔ مگر ایشور کی کرپا سے کوئی جان ضائع نہیں ہونے دی۔ بہت سے آدمی جو شام کو امیر تھے۔ صبح کو فقیر ہو گئے۔ اور بہتوں کے بدن پر کپڑا تک نہ رہا اور بہت آج تک بغیر کھانے پینے پارن بھر سکتے ہیں یہ نظارہ ایسا دردناک اور وحشت انگیز تھا کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ ہزار دو آدمی اس موقعہ پر زار زار روتے تھے لیکن بدل ایسے موقعہ پر نہ چوکے اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر مدد کے بہانے سے خوب ہاتھ رنگے۔ افسوس صد افسوس۔

اشتہارات

۳۴ اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ فقط قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ بہ سبب کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ جن لوگوں نے دن کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیئے بہت مفید ہے۔ ہم وعن مسیحا جتھندوں کے حق میں اکسیر چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ ۵ص

روغن مسیحا۔ اوپل العلاج مرض اس سے صحت پا ہو چکے ہیں بہت سے آدمی جن کے بیٹے ہونا بہت ہی مشکل تھے گرے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔ بہتیوں کی بہت خوبی کا علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ ص

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنی پرانی ہوا کتنی ہی ہو۔ اگر نالوں میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر کسی دوسری دوا کے اچھی ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ ۱۲

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا کیسی ہی ہو جہاں تک کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دو تین روز میں آرام ہو۔ قیمت فی تولہ ۸ص

المشتہر

حکیم رام چند گجرات پنجاب

ایک کھتری کنیا کیلیئے بر کی ضرورت

ضرورت ایک غیر شادی شدہ (۱) لڑکا اروڑہ قوم کا جو کہ آریہ سماجی ہو خواہ ودھوا کی گود میں سے خواہ دیار کھتری میں سے ہو (۲) لڑکے کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ (۳) آریہ خیالات کا ہو۔ تعلیم یافتہ ہو۔ [illegible] [illegible] روزگار کا ذریعہ رکھتا ہو۔ اگر طالب علم ہو تو کسی جماعت میں تعلیم پاتا ہو اور اسکی حالت اچھی ہو۔ اگر ناخواندہ ہو تو ذریعہ معاش معقول رکھتا ہو (۴) [illegible] کریگا لڑکی [illegible] [illegible] خط و کتابت [illegible] بتفصیل ہر حال [illegible] کی معرفت آنی چاہیئے۔

ہسپتال اسپیشل تعلیم آنا کلی لاہور

چونکہ اس شہر میں ہمارے ہندو قوم کے ہر ایک درجے کے آدمی کے لیئے کوئی آسائش و سود اک کا معقول انتظام نہیں تھا۔ اسلیئے شہر ہذا میں تھوڑے عرصہ سے ایک ہسپتال کھولا ہے جس میں ہر ایک قسم کی خوراک رہائش وغیرہ کا انتظام ہے۔ ایک ورکر کے مسافر نیز اسلئے انکی درخواست کرنے پر ہو سکتا ہے۔ آپ ضرور تجربہ کریں۔

المشتہر انت رام پروپرائٹر [illegible]

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر ہفتہ کو نہایت آب تاب کے ساتھ عمدہ و بیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے آٹھ صفحہ پر شائع ہوتا ہے

اور

قریب قریب ایسی وزن تر یان انسان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل سوشیل مسائل مضامین صفت تعلیم کی تازہ خبریں تاربرقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور باذاق لطائف ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں مصنفین وال سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رامچندر صاحب ورما مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے محصول ملا کر اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اوٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے۔ اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائے گا۔ درخواستیں بنام ذیل آنی چاہیئے۔ المشتہر کرشن سروپ منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرشچین مت درپن

اگر اپنے بھولے بھالے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنھیں کرشچین مذہب کی بنیاد عمدہ پیرایہ پر کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بے رحمی۔ حضرت موسیٰ حضرت مسیح کی بے علمی۔ سبت کے روز کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت کی رو سے نیوگ نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزوں کے اقسام۔ بائبل کا خدا جسم دار۔ عیسائی دین دنیا میں کسطرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ ۔۔۔ صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز۔ عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ ۔۔۔۔ باسولی۔ بالی۔ کنیر۔ رومن کیتھولک لوتھیرین۔ ۔۔۔۔ پروٹسٹنٹ انجیل متی۔ انجیل لوقا۔ ۔۔۔ حضرت موسیٰ کی کتاب۔ شعیا کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب ۔۔۔ کی کتاب۔ وقائع عیسوی۔ انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ بعد میں قوم کی خدمت اپیل بہت پر ۔۔۔ الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہہ ایک سو اسی صفحہ ۔۔۔ کی کتاب۔ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر و عمدہ مفید کتاب ہونیکے قیمت صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک ارد بذریعہ ویلیو پے ایبل ا خرچ ہونگے جس جلد سے زیادہ خریدنے پر معقول کمیشن۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرمادیں۔ ورنہ یہہ جوہر نایاب پھر ہاتھہ نہ آئے گا۔ المشتہر کرشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بارہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر کاپی لگائی جاتی ہے۔ وہ اکھڑ جاتی ہے۔ چھاپ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہہ بھی پیش آتی ہے۔ کہ نکھار نے پتھر بنانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے منہ سکڑ جاتے ہیں۔ جسکے سبب بہت ہرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں مثل ہے۔ اور چھاپ کی یہہ کیفیت ہے کہ جتنے پتھر ایک تحریر سے کھینچ لیجئے۔ تو نقش کا تجربہ ہو جائے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو دفع کر دیا ہے استعمال میں نہایت قابل قدر ہے جسکے خریدی اُسنے تعریف کی منشی جگت نراین صاحب مہتمم لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں۔ کہ یہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کیگئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کرشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو۔ کہ ہمارے مطبع میں سالہ جواہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اسمیں قسم قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع تصاویر دماغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے۔ چمن اور روشیں وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و ترکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ بلکہ ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے۔ اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام ہندی پیدائش ملک موسم بہار استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ وغیرہ مضامین ایک فسانہ کے طور پر میں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع ۔۔۔ کاغذ عمدہ و دبیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف مع تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت	(۵) پھول کے میانے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) نجود دار درخت	(۱۶) انتظام تراکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) نوٹ منتخبات

چھہ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کر کے پورے سال کی قیمت مبلغ ۲۶ روپیہ پیشگی بھیج دینگے۔ انکو ایک جیب گھڑی بنام سملکس واچ قیمتی چھہ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے مفت نذر کیجاویگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام — جو شخص ثابت کرے کہ اسکو ہمارے ممیرے کے سرمے سے بجائے فایدہ کے کسی قدر نقصان پہونچا ہے - اُسکو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیا جاوے گا جو بینک میں داخل کر دیا گیا ہے — انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے - امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم دھندھ جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخن - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے - آنکھوں کی تندرستی کیحالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آیندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو - بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ تحریر فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے - حال میں گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر کو جنکو ہم نے امتحان کیمیاوی کے لیئے یہہ سرمہ دیا تھا - بعد امتحان کیمیاوی اسکی تصدیق کرتے ہیں - کہ ممیرے کا سرمہ میاں سنگھ آہلووالیہ کا تیار کیا ہوا مضر اجزاء سے بالکل پاک اور خالص اعلیٰ قسم ممیرے اور ایک سفید جڑی بوٹی (ممیرے) سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے - بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ پانچ روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ عہ - خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - درخواست پر پتہ صاف خوشخط تحریر ہو -

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب -

چند صاحبان کے نام معہ تاریخ اسناد ہیں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں جنہوں نے تجربہ کر کے ممیرے کے سرمے کو بہت مفید اکسیر کی طرح پایا جالمیں تصدیق کی ہے

جناب ڈاکٹر لالی محمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دارالشفا حیدرآباد دکن -

جناب ڈاکٹر مسری پت سہائے صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ ضلع جھانسی - بتاریخ ۲ - جولائی سنہ ۹۴ء

جناب ڈاکٹر مجتبیٰ الحسن صاحب انچارج شفاخانہ پھلواری ریاست بتاریخ ۱۰ - جولائی سنہ ۹۴ء

جناب ڈاکٹر غفار داد خاں صاحب انچارج شفاخانہ ریاست پٹیالہ - بتاریخ ۲۲ - جون سنہ ۹۴ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب انچارج شفاخانہ کا تنگنج ضلع ایٹہ بتاریخ ۳۰ - جون سنہ ۱۸۹۴ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور بتاریخ ۷ - جولائی سنہ ۹۴ء

جناب ڈاکٹر خیرالدین صاحب ڈویژنل میڈیکل آفیسر [illegible] آسام ۱۲ - جولائی سنہ ۹۴ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر بتاریخ ۱۶ - جولائی ۹۴ء

کچھ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پڑھنے والے دیکھتے ہیں کہ ممیرے کا اشتہار اخبار ہذا صفحہ ... میں ملاحظہ فرماتے ہونگے ... اور ... ڈاکٹروں اور ... کی اسناد ... کیمیاوی ... سارٹیفکیٹ ... [illegible]

انہیں شاذ و نادر ہی ایسے نکلیں گے - جنکا اشتہار حرف بحرف سچا ہو - مگر برخلاف اسکے ممیرے کا سرمہ والا اشتہار سراسر سچا ثابت ہوا - کیونکہ ہمنے پروفیسر میاں سنگھ صاحب کے کارخانہ سے مذکورہ دو قسم کے (سیاہ و سفید) سرمہ کو منگوا کر امتحاناً انکا استعمال کیا - تو بہت ہی مفید پایا - ... کہا کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر کی قسم سے اس سرمہ میں ڈالی گئی ہے - غرض ... تمام بیماریوں کے لیئے لاثانی اور نایاب چیز ہے - ... صاحب عرف میرجی ... خواجہ غریب نواز اجمیری ... حکمت اور وسیع تجربہ کے مقابلہ میں کسی کی دوا کو پسند نہیں فرماتے - اس سرمہ کا استعمال کیا اور فایدہ پاکر ... تعریف اسکی فرمائی - ... [illegible]

پانچسو روپیہ انعام - اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی ... ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جاویگا - ... [illegible]

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں" اپنیشد نیم کا پالن"

اخبار ست دھرم پرچارک

جلد ٦ قیمت ہر ایک سے بحسب حیثیت لی جاتی ہے جلد ٦

نیم

ا۔ نسبت تمام خریداروں سے ... محصول ... خط ... سالانہ ... بحصول ... اشتہارات ... ختم ہوتا ہے

اودیش

ا۔ ویدک ست کا پرچار اور ست کا بے تعصب ہو کر نام ... ایسا ... خاص ... جیسے ... کرنا ہم ... مضامین اور دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر کی کتابیں

... اردو قیمت ... آریہ ... شاستر ... جیون چرتر ... سپوت ... اگرہی ... ایک ... نظارہ ... رشی ... ایضاً ... آریہ سماج میں شانتی ... اصلی ادیا ... امرت ... ایضاً حصہ دوم ... ست آنند ... نجات بجواب عدم نجات آریہ ... ایک ... اعتراضوں کا جواب ... آریہ سماج ... ایضاً ... جیون چرتر ... ست پرکاش بجواب اعتراضات ... ہوتری ...

کل درخواستیں منیجر اخبار ہذا کے نام آنی چاہیئے۔

آریہ اوشدھالیہ

خاکسار نے چھٹے نمبر پر نظر کر کے جسمانی صحت کے لیے آریہ اوشدھالیہ کا اپنے ... بھائیوں کی بہبودی کے لیے کھولا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج معالجہ ... ویدک ... سے کرانا چاہیں ... خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخے جو ایک عرصہ سے ہمارے ... صاحب ... آزمائے ہوئے ہیں ... مشہور ... تعریف ... ہے۔ ... خیال ... ہی ... عام اشتہاروں کی طرح ... نظر ... ہیں۔

جالی سسی انجن

... دور کرنے میں ... ضعف بصر ۔ جالا ۔ پھولا ۔ دھند غبار ... خارش ... قیمت فی تولہ ... سفید ... سیاہ ...

کوشٹ بل

... ضعف ... قوت باہ ... جریان منی ۔ احتلام ... ضعف جگر ... قیمت ...

... سورا کی ...

... کی دوا

... آتشک کی دوا ... گولیاں ... قیمت ...

بھسما سرس ... قیمت ...

... کی گولیاں ...

دعوائیں ... پتہ ذیل پر آنی چاہیئے۔

المشتہر ... مالک آریہ اوشدھالیہ ... ضلع گوجرانوالہ پنجاب

استری سکھشا سمبندھی پستکیں اور مشہور شدہ [illegible]

استری سکھشا پر میں نے بہت دنوں تک تلاش کیا۔ مگر کوئی اچھی پستک نہ ملا۔ جو کہ شاستر کے انکول اور ساماجک اُنتی اور تجارت کرنے والا ہو۔ مجھ کو اس [illegible] بہت دنوں تک فکر تھی۔ آخر میں میں نے [illegible] کی جانب ہوا۔ یہاں مجھ کو میری خواہش کے موافق [illegible] [illegible] جو کہ یہاں [illegible] استری ہیں اور [illegible] پاٹھ شالا میں [illegible] ہے۔ لگیا۔ چونکہ انکی بھاشا ایسی تھی کہ جس کو مغربی اور شمالی پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں لہذا مجھ کو انکا ترجمہ ہندی بھاشا میں کرنا پڑا۔ اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں۔ پہلے پرکرن میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

المشتہر [illegible] بڑودہ گجرات

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	سیر یا اکسیر صلی طاقت کے لئے جو کثرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]	ایسے [illegible] [illegible] ہوتا ہے [illegible] نہیں [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] ورم [illegible] [illegible] قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	[illegible] زکام۔ درد سر [illegible]
[illegible]	[illegible] گوشت [illegible] [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] حافظہ [illegible] خارش [illegible]
[illegible]	[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]	[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]	[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]	[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]	[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]	[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]	[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]	[illegible] [illegible] [illegible]

کیونکہ [illegible] کی بہت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک آنہ بھیجو۔ ایک [illegible] کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] المشتہر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی [illegible] [illegible] [illegible]

ڈاکٹر [illegible] کی [illegible]

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی [illegible] اور [illegible] آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن [illegible] اور کوشش سے یہ دوا نکالی [illegible] [illegible] [illegible] کوئی خرابی آنے سے [illegible] کسی طرح کا نقص [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عورتوں کی [illegible] بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ [illegible]

عرق کافور [illegible] کی حکمی دوا مجرب ہے

ثابت ہو گیا ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

المشتہر [illegible] دہلی

نمبر ۳۱ | مطبوعہ ۲۶ کاتک سمبت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۹ نومبر سنہ ۱۸۹۴ء روز جمعہ | جلد ۶

ستیہ دھرم پرچارک

آریہ ورت کی دشا اور وید پرچار فنڈ کے لیے اپیل

اوم

यथेमां वाचं कल्याणीम-
वदानि जनेभ्यः। ब्रह्मराज
न्याभ्यां शूद्राय चार्याय च
स्वाय चारणाय ॥ यजु० अ० २६
। २।

جب پرلے کال کا سمے آرمبھ ہوتا ہے سوریہ منڈل پین جگت کو شانت کرتی ہے۔ پرندے بھونر نمی بستر دھارن کیے اپنے مدھر سر سے سورج کے چڑھنے کی بدھائیاں گاتے ہیں۔ کلیاں اپنی ڈالیوں سے خوشی کے مارے مسکراتے ہیں۔ منڈرا کر پراپت متنق آلسیہ تیاگنے کی سوچتے ہیں سوریہ کے سورج اپنی کرنوں سے اندھکار دور کرنے اور پرانیوں کو پدارتھوں کے یتھارتھ سروپ کا بودھ کرانے کے لیے پورب دش کی اور سے نکلتا ہے۔ یاتری پتھک جنکی آنکھیں راتری کے اندھکار میں مارگ کو دیکھ نہیں سکتی تھیں۔ اب خوشی خوشی مارگ چلنے لگتے

کر رہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ دن کے آدمی ہانڈی ٹکریں دکھانے کے لیے سورج چڑھتا ہے ویسا ہی سرشٹی کے پرارمبھ کال کے ادھم سمے میں ایشور کی کرپا سے آتمک اور بلی یاتری کو مکتی کی سیدھی سڑک دکھانے کے لیے ویدک گیان کے سورج چمکتا تھا۔ جو کہ آج برہمنوں کے ہاں ہے۔ پورب کال کے رشی منی وید کے پرکاش سے ست مارگ کو دیکھتے ہوئے برہمچریہ گرہست بان پرست اور سنیاس کے آشرموں پر ٹھہرتے ہوئے مرتیو دوار سے گزر کر مکتی کو پراپت ہوتے تھے۔ جب تک اس آریہ ورت دیش میں وید کا سورج چمکتا رہا۔ اودھی بادلوں نے اس کے پرکاش کو نہ روکا تب تک یہاں کے رشی منی گیان کرم اور اپاسنا سے پورت ہو کر پرتھوی کو سورگ دھام بنایا کرتے تھے۔ جیسا کہ آدی سورج مشرق سے طلوع ہو کر آہستہ آہستہ مغربی ملکوں کو روشنی پہنچاتا ہے۔ ٹھیک ویسے ہی ویدک قدرتی مشرقی سورج نے مغربی قوموں کو روشنی پہنچائی۔ اسی آریہ ورت چودہ ودیا کا کوشل پرین سے ایران۔ چین۔ عرب۔ مصر۔ یونان تک پہنچ دھارن کیا۔ یونان سے روم اور روم سے موجودہ یورپ اور امریکہ نے اسی بیج کو دھارن کیا ہوا ہے۔ دونشی یاتری اور بہی مان۔ میکس مولر۔ نائن۔ ہیون سانگ۔ جگالسٹ۔ کرنل ٹاڈ۔ میکس مولر۔ ٹیل۔ ڈیس۔ پیڈن۔ کارپینٹر۔ کنگس فورڈ۔ اور اینی بسنٹ آدی انیک پرسدھ پنڈت ستری دیش کے [illegible]

کی ستوتی پر لکھ رہے ہیں۔

وید سوریہ کی سنہری کرنوں نے آریہ ورت کو سورن بھومی بنا دیا تھا۔ پرنتو شوک مہا شوک کہ جیسے دھیرے دھیرے کالے بادلوں نے اس سورج کو چھپانا چاہا۔ وام مارگ ناستک مت بودھ مت۔ نوین ویدانت کی کالی گھنگھور گھٹاؤں نے سورن بھومی کو وکرال بھینٹ۔ اندھیرے سے پورتی بنا دیا۔ جہاں مہاجاری آدیتہ بنتے تھے وہاں بال بواہ اور دوشو سوا لے بال کا زہریلا بیج بو دیا۔ جہاں اپدیشک وید کے بیج کو پھیلانے کے لیے اپدیش کا ناد مع ایران۔ چین۔ یونان اور پاتال دیش میں بجانے جاتے تھے۔ وہاں السیہ کی زنجیروں نے پورشارتھ کے پاؤں جکڑ دئے۔ جہاں اوپالا۔ گھوشا۔ لوپا مدرا گارگی۔ میتری۔ سیتا۔ سلبھا۔ دیوہوتی سرسوتی۔ لکشمی۔ دیتا دیویاں گرہ کی شوبھا بنتی تھیں۔ وہاں سو دکھانر اکثر ستریاں بھوت پریت جادو ٹونہ کے پھندوں میں تڑپ کر مر رہی ہیں۔ جہاں بھراتری بھاو کا راج تھا وہاں آج بھائی بھائی کا بیری ہے۔ جہاں سویمبر اور نیوگ کی اتم مریادا تھی وہاں آج بال بواہ کی لاٹھی چل رہی ہے۔ جہاں ستریاں سام گان کرتی تھیں۔ وہاں آج ۵ کروڑ سے اوپر بال بدھواؤں کا دھواں اگن منڈل میں پہنچ رہا ہے۔ جہاں دھرم اور دیش رکھشا کے لیے پتا پتر سب کچھ شور بیر ہوتے تھے وہاں آج [illegible]

تاانجلی وسے بیٹھے ہیں۔ جہاں بھا۔ پانی جدگنی
یانجلی۔ ویاس۔ کپل۔ گوتم۔ رام۔ کرشن اور ارجن
سریکھے پرشار بیتی تھے وہاں آج بلہاہن بلہین وہین
نواس کر رہے ہیں۔

پودھیاین۔ کمارل آچاریہ۔ شنکر سوامی
ادیک ست پرشوں نے اس امر کو ثابت کرنے
کے اوپائے کئے۔ اور ان بادلوں کے ٹکڑے
اڑانے میں کامیاب بھی ہوئے۔ مگر سورج کا
پورن پرکاش ابھی تک لپت ہی تھا۔ ضرورت
تھی کہ ایک رشی پر چنڈ وایو کا جھونکا آتا
تاکہ رہے سہے بادل سرہتا دور ہو جائیں اور
سورج اپنے سورن سے جوتی پھیلا سکے۔ مہرشی
سوامی دیانند سرسوتی نے اپنے اکھنڈ برہمچریہ اور
تپیا کی ویگمان وایو سے میگھ منڈل کو کھنڈ کھنڈ
کر کے اڑا دیا۔ اب دیویاں شرتیوں کا سیدھا
مارگ صاف صاف نظر آنے لگا۔ وید
روپی سوریہ کے سب نے درشن کئے۔

آریہ سماج اس وید کی جوتی پھیلانے کی
غرض سے ستھاپت کیا گیا۔ مگر شوک کہ مہرشی
کی زندگی نے وفا نہ کی۔ اس مہرشی کی سچی یادگار
آریہ سماجوں نے آپکے مہان کام کو اپنے سر پر
اٹھایا۔ بھولے بھٹکے اندھیرے میں چلنے والے
بھائیوں کو اپدیش کی مشعل(?) سنا کر پاپ کے گڑھوں(?)
کے ساتھ ٹکرانے سے بچانے کا دم بھرا۔ اور ستمبر
۱۹۱۰ء کو شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے
یہہ منظور کیا کہ اس مہان کام کی پورتی کے لئے
وید پرچار فنڈ کھولا جائے۔

وہ اپدیش کا شکھ ناد جو سوامی جی نے بجایا تھا
انکے طفیل ہی آریہ سماجوں کا وجود آج تک قائم ہے
یہ اپدیش کی ہی مہما ہے کہ پچاس کروڑ منش بودھ
مت میں پرورت ہو رہے ہیں۔ ابھی اپدیش کا

سہار ایک شنکر سوامی نے ناستکوں کو پراجے کیا
تھا۔ اسی وانی کو وید نے کلیانی کہا ہے۔ اور
یہ سچ ہے اپدیش لوگوں کو دھرم مارگ بتلانے کا
سادھن ہے۔ جہاں وانی نہیں پہونچ سکتی
وہاں لیکھنی وانی کی ستھانا پنّہ ہوتی ہیں اگر
کسی ودوانوں کی باتیں ہم انکی پستکوں سے ہی
سنتے ہیں۔ کپل اور کناد کے سوتر ہم انکے
لیکھوں سے ہی پاٹھ کرتے ہیں۔ سوامی جی
کے ستیارتھ پرکاش کے لیکھوں سے ہی
ہم انکے ست اپدیش آج تک سنتے ہیں۔
اس سے ودت ہے کہ دو پرکار کا اپدیش
بانی اور لیکھ دوارا منشوں کے کلیان کا
ہیتو ہے۔ اور ایسا ہی وید پرچار فنڈ کا
پرتھم اپدیش ہے۔ ارتھات بانی اور لیکھ
دوارا اپدیش کرانا۔

پرنتو بانی اور لیکھ کا آدھار منش ہے جہاں
وہ ودوان منش ودیا سے بانی اور لیکھ سے اپکار
کرنے کی ضرورت کرتا ہے۔ وہاں مورکھ منش اپنی
بھرم سے بانی اور اشدھ لیکھوں سے بجائے
ہانی کرتا ہے۔ اسلئے پرش استری کو اپدیشک
بنانے کے لئے ودوان بنانے کی آوشکتا ہے
تاکہ آپ بانی اور لیکھ دوارا سے پورن طور پر
کلیان کا مارگ دکھا سکیں۔ اور اسلئے
وید پرچار فنڈ کا دوسرا اودیش یہہ ہے کہ پرش
استریوں کو ویدادی ست شاستر پڑھا کر انکو
اور اپدیشکا بنایا جاوے۔

جہاں منشوں کو لیکچر کرنے کیلئے بھوجن
دینا ضروری ہوتا ہے۔ وہاں اس بھوجن کی
رکھشا کرنا کم ضروری نہیں ہوتا۔ اپدیشکوں
کو ودیارتھی بھوجن کی ضرورت ہے۔ اور
لیکھکوں دوارا کا آپ پہنچانا ہے۔ … کو

پستکالیہ بنا کر سہ کرشٹ رکھنا اور ودیارتھیوں کی
رکھشا کرنا ہے۔ اور اسی واسطے وید پرچار فنڈ
کا تیسرا اودیش یہہ ہے کہ آریہ دھرم کی پرچار
کے لئے ایک پستکالیہ قائم کیا جائے۔

پنجاب کے تعلیمی مرکز لاہور میں جہاں آریہ سماج
کو ہفتہ میں ایک دفعہ لوگوں کو اپدیش اور ابھیاس
سکھلانے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہاں اسی مرکز میں
انگریزی سکولوں اور کالجوں کو ہفتہ میں چھ دفعہ
ودیارتھیوں کو مادہ پرستی اور بے ایمانی کی اور سکھایا
جاتا ہے۔ امتحانوں کی چنتا تو بھارت ورش کے
منکھ ودیارتھیوں کے دماغ میں رہتی ہے۔ پر وہ
ودیارتھی جو گھر بار چھوڑ کر لاہور کے سکولوں اور
کالجوں میں پڑھنے آتے ہیں انکو پردیش میں
رہنے کے لئے گھر چاہئے اور کھانا پکانے کیلئے نوکر
آدمی رکھنے کی چنتا اٹھانی پڑتی ہے۔ جو ودیارتھی
دھنی ہیں انکو اسقدر پڑھانے میں اگر کٹھنتا ہو سکے وہ
بھائی کو بھی … یا مکان کی تلاش میں
دینا پڑتا ہے۔ لاہور کے نا کالجوں اور سکولوں
کے ودیارتھیوں کو دھرم آچار … پر
رکھنے … آدمی … اور مکان بان کی
چنتا انکا … کی … سکھانے کی غرض سے
پرتی ندھی سبھا نے ادھت سمجھا ہے کہ ایک
آشرم لاہور میں ودیارتھیوں کے لئے تیار ہو
جائے۔

مہاشے گن جن ویدوں کے اوپر ہونے سے
آریہ ورت اور سنسار میں اندھکار پھیل گیا تھا اور
لوگ … مارگوں میں جا کر دکھ کے اتھاہ
سمندر میں ڈوبے چلے جاتے تھے۔ ان ویدوں کا
پرکاش اب آریہ سماجیں کرنا چاہتی ہیں۔ جن ویدوں
کو پھیلانے کے لئے سوامی دیانند اور سینکڑوں دوسرے
مہاپرش اپنے پران ارپن کر دیئے۔ جنکو

سرکھشا کے لیے راجپوتوں کے سپوتوں نے کیسے کشٹ اٹھائے تھے کیسی مہما درشانے کے لیے دیویوں نے ستی ہونا سویکار کیا جنکی اودھم سہایتا انکی آشا نت یوروپ اور امریکہ کو چکت کر رہے ہیں۔ جو وید کو مقدس ایشور کی ایک ماتر وانی ہیں۔ جنکے منتر درشٹی ہیں جسے اور پاس ہیں۔ جو کہ اس کی طرح پرماتما کی اور انکیت کرتے ہیں۔ کیا آپ انکے پرچار کے لیے اودیت نہ ہونگے۔ مغربی یورپ اور امریکہ کی شکرا آنکھیں آپکے مشرقی وید سورج کے درشنوں کے لیے جا رہی ہیں۔ دنیا یک زبان ہو کر آپکے دیش کو شانتی کا مرکز بنا رہی ہے۔ منو مہرشی ساکشی دے رہے ہیں۔ کہ آریہ ورت ہی جگت گورو ہے۔ کیا آپ اس واکیہ کو سچ کر کے نہ دکھاؤ گے۔ دس لاکھ کا سرمایہ اس فنڈ کی تکمیل کے لیے درکار ہے۔ رشی سنتان! آپکو ہی پرارتھنا کرنے کا حق ہے۔ آپ اپنے پورشارتھ روپی دھن سے اس کلپ برکش کی رکھشا کیجئے۔ تاکہ جلدی وید پرچار فنڈ پورنتا کو پراپت ہو کر منشوں کو کلیان کا مارگ دکھا سکے۔ اور ایک نئے سرے سے ہماری بھارت کی بھاونا سنسار میں پھیلے۔ تاکہ پرتھوی اپنے سچے نام سورگ دھام کو پراپت ہو اور آپ موکش مارگ کے بھاگی بن سکیں۔

اودھم

(آتما رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

ایڈیٹوریل نوٹس

اکثر پریم سے ہونا بھی دہرم کا ایک لکشن منو جی مہاراج نے کہا ہے۔ لیکن یہ آتما دہرم کی ساکشی دینے والا ہے۔ لیکن کیسے پرش ہیں جو کہ آتما کی ساکشی کو سمجھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ بہت لوگوں نے اپنے کرموں دوارا آتما کو ایسا بگاڑ رکھا ہے اسکے بھاوں کو ایسا ملین کر دیا ہے کہ ہمارا آتما بھی آتما ہی نہیں جاتا۔ کونسا آتما دہرم کو پہچاننے کی شکتی رکھتا ہے؟ وہی جو سب پرکار کے ملوں کو پرانا یام روپی بھٹی میں جلا کر شدھ ہو چکا ہے۔ پھر اس کا بتلایا ہوا دہرم واستو میں ٹھیک ہوگا۔ لوگ ہر ایک رشی واکیہ کو اپنی طور پر ہی گھٹانے کے عادی ہو گئے ہیں۔ بھارت ورش میں آج کل ساکشی کا بازار گرم ہے۔ کسی کا آتما ناچ دیکھنے کو دہرم بتلاتا ہے۔ کسی کا شراب پیکر مست ہونے کو دہرم کا ایک انگ بتلاتا ہے کسی کے آتما کو مست ہو کر کو پنچ پر لیٹ رہنا پیارا معلوم دیتا ہے۔ ایک چوتھے کا آتما ہی [illegible] کی اور کھینچے لیے جاتا ہے۔ اتیادی اتیادی کو دیکھ کر جب دوسری طرف دیکھو تو ایسے پرش بھی ہیں جنکے آتما ساکشی دیتے ہیں کہ یہ سب پاپ کرم ہیں۔ پس جب تک کہ آتما یوگ ابھیاس تھا پرماتما کی بھگتی دوارا سوچھ اور سرل نہیں ہوتا تب تک اسے دہرم کا لکشن نہیں کہہ سکتے۔

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

یہ شعر ہر ایک شرابی رنگیلا؟ جوان بیان کے طور پر پیش کرتا ہے۔ لیکن کیا اس نے کبھی تجربہ کر کے دیکھا بھی ہے۔ کہ آیا شراب نوشی زندگی کو بڑھاتی ہے۔ یا کہ جونک کی طرح زندگی کے لہو تک کو پیتی جاتی ہے۔ فاحشہ عورتوں کی صحبت اور جوئے بیزار کی شب بیداری میں کیا کبھی کسی بیچارے پرش نے یہ دیکھا ہے کہ ایک ایک پل میں جان عزیز گھٹتی جاتی ہے۔ شوک! ایسے پرشوں کو ودیہ پرانوں کا شوق بھی ہوتا ہے۔ تو الٹا۔!

ہم عصر سوسائٹی سرونٹ

ہم عصر سوسائٹی سرونٹ لاہور نے ایک مقدمے کا حال لکھتے ہوئے جو کہ مدراس کی کورٹ میں پیش ہوا۔ ظاہر کیا ہے کہ مقدمہ مذکور کے دوران میں معلوم ہوا کہ ایک برہمن تعلیم یافتہ کی ایک فاحشہ عورت سے آشنائی تھی۔ عورت کے مرنے کے بعد اسکے بھائی نے ایک بھاری رقم کے تمسک کی بنا پر برہمن مذکور پر عورت کا وارث بنکر دعویٰ کیا۔ برہمن دیوتا نے جواب دیا کہ تمسک فرضی ہے۔ صرف اس خیال سے لکھدیا تھا۔ کہ آشنائی باہمی قائم رہے۔ دوران تحقیقات میں سب جج کے روبرو معلوم ہوا۔ کہ عورت گو فاحشہ تھی۔ تاہم ایسی ذی عزت تھی کہ ایک گریجویٹ سکول ماسٹر۔ ایک زراعت کے کالج کے گریجویٹ ایک میونسپل سکول کے پنڈت اور ایک اعلیٰ درجہ کے وکیل نے پیدھری (?) گواہی دی۔ کہ وہ اسکے یہاں بےتکلفی سے بات چیت کرنے جایا کرتے تھے۔ ہمارا ہم عصر پوچھتا ہے۔ کہ ایسے آدمی آریوں کو اخلاق کا کیا سبق دے سکتے ہیں؟ ہم اپنے ہم عصر کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہمارا صوبہ اس بارے میں اکثر بُری مثالیں قائم کرتا ہے۔ صوبے

کے سکولوں پر غائر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ اکثر حالتوں میں بدچلن اُستاد سررشتہ تعلیم کی بدنامی کے باعث ہوتے ہیں۔ جب گڈریا ہی بھیڑیا بن جاوے تو گلے کا خدا ہی حافظ ہے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ موجودہ انتظام کے مطابق اس بات کا پتہ ہی لگنا مشکل ہے۔ کہ اُستاد کیسا ہے۔ گو ذہنی لیاقت کی جانچ کے لیے تو کسوٹی موجود ہے لیکن اخلاق کی پڑتال کیونکر ہو سکے۔ جس قسم کا تعلق کہ باہمی آچاریہ اور ودیارتھیوں کا موجودہ انتظام کے مطابق ہے۔ اس سے کبھی بھی آئندہ کے آچاریوں کے اچرنوں کی پڑتال نہیں ہو سکتی جب تک کہ طریقہ تعلیم میں ترمیم نہیں ہوتی اور اخلاقی تعلیم پر زیادہ زور نہیں دیا جاتا۔ تب تک اس نقص کا رفع ہونا بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

ہمیں اپنے معتبر نامہ نگار کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک پنجابی لڑکا مسمی جیرام کو بپتسمہ دیکر پادری صاحبان نے سیتاپور علاقہ اودھ میں چھپا رکھا ہے۔ ہمارے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ لڑکے کا عیسائی نام یوسف رکھا گیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ لڑکے کے والدین اس امر سے آگاہ ہو کر اس سے ملنے کی کوشش کرینگے۔ پادری صاحبان کی حکمت عملیوں کو دیکھکر راج نیتی والے تو ضرور صاد کرینگے لیکن سوال یہ ہے کہ اگر عیسائی واعظ اپنے مذہب کو سچا سمجھ کر اسکی پیروی کر رہے ہیں تو اندھیرے میں کیوں کام کرتے ہیں۔ آریہ سماج جب کسی عیسائی یا مسلمان کو اپنے دہرم میں واپس لینا چاہتا ہے۔ ڈنکے کی چوٹ سب پر ظاہر کرتا ہے۔ اور واپس لے کر اسے کبھی بھی چھپانے کی کوشش نہیں کرتا۔ سچ بات یہ ہے کہ پادری صاحبان کو اپنے دھرم کی مضبوطی پر خود وشواس نہیں ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ "طالب حق" کو اسکے رشتہ داروں اور اسکے پرانے ہم مذہبوں سے ملنے نہیں دیتے۔ اگر ملنے سے ہی وہ "طالب حق" پھسل سکتا ہے۔ تو مذہب عیسوی کو صدیوں کے چٹان بتلانا محض تجاہل عارفانہ ہے۔

لاہور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ نزدیک چلا آرہا ہے۔ ۲۳ نومبر کی شام کو نگر کیرتن ہوگا اور ۲۴ اور ۲۵ نومبر کو برابر دہرم اپدیش وغیرہ ہونگے۔ ہم اشارہ کرتے ہیں۔ کہ صوبے کی اعلیٰ کا آریہ سماج اسموقعہ پر وید پرچار فنڈ کے چندے کے لیے بڑی کوشش کریگا۔ ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ روپیہ ہی سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور اسلیے دھرم شکشا میں مقابلہ کرنے کو کامیابی کا معیار نہیں سمجھتے۔ پریم اور پوترتا دہرم اور سداچار کا پرچار آریہ سماج کا بنیادی اصول سمجھتے ہیں۔ لیکن دھرم کا کام بھی تو آخر دہن سے ہی ہو سکتا ہے۔ اسی ضرورت کو محسوس کرکے کوئٹہ راولپنڈی سکھر امرتسر گورداسپور۔ دینانگر آدی آریہ سماجوں نے یتھا شکت وید پرچار فنڈ کے لیے مدد دی ہے اسکی وجہ سے آریہ سماجوں کا جو بار پڑا ہوا ہے۔ وہ بوجہ آریہ سماج پر ہے۔ لیکن جہاں روپیہ کی ضرورت کو ہم محسوس کرتے ہیں۔ وہاں ہم دہرم اور سداچار کے پرچار کو بالکل بھول نہیں سکتے۔ گزشتہ دو سالوں کی کھینچاتانی میں گو آریہ پرشوں کے دل دہرم مارگ میں بہت کچھ گر گئے ہیں۔ تاہم شکر یہ ہے۔ کہ دہرم کی اُدیشتا کو آریہ پرش برابر ابتو بہو کہتے ہے اور ایسے لیے آریہ سماجوں کی زندگی کچھ ہو سکتی ہوتی بھی قائم نہ ہی۔ اسوقت پریم اور پوترتا کا بہاؤ بڑھانے کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ اسلیے ہم پنجاب پچھم اتردیش راجپوتانہ تتھا دیگر پرانتوں کے آریہ پرشوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وے اسموقعہ پر دہرم اور سداچار کا بہاؤ لیکر آتے ہیں اور تقریب ہوں اور پریم تتھا پوترتا کا درجہ قائم کرنے کی بڑی مضبوط کوشش کریں۔

دیانند [illegible] ہوسٹل اجمیر کے نیم وید ناگری بھاشا میں چھپکر ہمارے پاس آئے ہیں۔ راجپوتانہ کے مدھیہ میں ایسے ایک آشرم کی بڑی ضرورت تھی۔ جو کہ علاوہ جسمانی آرام دینے کے ودیارتھیوں کے اچرنوں کو درست رکھنے کا نازک کام پر دیکھ بھال کا کام اپنے ذمہ لیوے۔ دیانند آشرم سکول اجمیر جو مڈل تک تعلیم دیتا ہے۔ اور اگر پرچارک آگیا اور یہ ہا تیار ہوئے۔ تو ایک ہم سے انٹرنس تک تعلیم جاری کرنے کو تیار ہے اس مکان میں پہلے سے موجود ہے۔ اس سکول میں ہمیشہ سے ویدک دہرم اور سداچار کی کی شکشا ہوتی ہے۔ اسکا بیان ہم اس سے پر چھوڑتے ہیں۔ جب ہم اپنی ہمدرد پاٹھکو اجمیر تک پہونچا دینگے۔ آشرم سکول کے متعلق کوئی ودیارتھی آشرم نہ ہونے کے کارن بہت تکلیف ہو رہی تھی۔ ہم اجمیر آریہ سماج کے ادھکاریوں کی عموماً اور لالہ کنہیا لال صاحب بی اے ہیڈماسٹر سکول کی خصوصاً پرشنسا کرتے ہیں۔ جنہوں نے بڑی محنت سے اس آشرم کے نیم تیار کرکے شایع کرائے

ہیں - جن آریہ پرشوں کے ہاتھ میں آشرم کا انتظام رہے گا - اُنکے جیون پر دھیان کرکے ہمیں پورن آشا ہے - کہ یہ آشرم اخبار اُسکے گردونواح کے ودیارتھیوں کا سچا مہتر ثابت ہوگا اس آشرم میں علاوہ دیانند آشرم سکول کے ودیارتھیوں کے اور سکولوں کے ودیارتھی بھی داخل ہو سکینگے -

حیدرآباد دکن کی نسبت جو خبریں

پایونیر آدی سماچار پتروں میں نکلتی رہی ہیں اور جنمیں ایک آریہ اوپدیشک پر ریاست کی کوتوال کی طرف سے بیجا جبر کا ذکر ہوا کرتا تھا اُنہیں دیکھکر بہت سے آریہ پرش غلط نتیجے پر آیا کرتے رہے ہیں - یہاں تک کہ بعض ہمارے سماچار پتر بھی اسی غلط فہمی میں پھنسے رہے - اور اُنہوں نے فرض کر لیا - کہ یہ سب کچھ برہم چاری نتیانند تھا سوامی وشیشور انند کی نسبت سمجھتے ہیں ہمیں ان سب معاملات کی جو خبریں حیدرآباد سے آتی رہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے - کہ برہم چاری تھا سوامی جی کا اس جبر سے کوئی تعلق نہیں تھا - ان دو دیودوانوں نے تو کوتوال کے ریاست کی حد کے اندر دیا کھیان بند کرنے پر سرکار انگریزی کی ریذیڈنسی کی حدود کے اندر پرچار کرنا شروع کر دیا تھا اور جو اثر آپکے دیا کھیانوں کا اسجگہ پر ہوا اخبار آریہ ورت کے کالموں سے معلوم ہو سکتا ہے - البتہ جریدہ روزگار وغیرہ مسلمانوں کے سرگرم بہت کچھ زہر اگلتے رہے اور سرکار حیدرآباد کو بھڑکانے کی کوششیں بھی کرتے رہے - اور عام مسلمانان حیدرآباد کو یہ ظاہر کر کے آریہ سماجک لوگ آپکے پیغمبر اور آپکے خدا کو گالیاں دیتے ہیں - (گویا مسلمانوں کے حصے کوئی علیحدہ خدا آیا ہوا ہے -) آمادہ فساد کرتے رہے - ہمیں نہایت افسوس ہے - کہ اخبار اس طرح پر اشتعال طبع کا باعث ہوں کوتوال بلا وجہ مذہبی آزادی میں خلل انداز ہو - اور ریاست کی جانب سے اسکی درستی کی کوئی بھی کوشش عمل میں نہ آوے - خیر برہمچاری جی تھا سوامی جی تو پرچار کرکے چلے آئے لیکن جس آریہ سماج کے اوپدیشک پر آفت آئی تھی - اُسکا شاید اب تک چھٹکارا نہیں ہوا پنڈت بالکرشن جی آریہ سماج حیدرآباد کے اوپدیشک تھے - اُنہوں نے گوکل چند وغیرہ ہندو سبھا کے پنڈتوں سے شاستر ارتھ آدی کئے تھے - ہندوں نے ناراض ہو کر مسلمانوں کی مدد مانگی - کوتوال نے حفظ امن کے بہانے سے پنڈت جی کو نظر بند کر لیا - پنڈت جی کو گھر سے نکلنے کا اختیار نہیں - جب نکلنے کی کوشش کرتے ہیں - فوراً پولیس اندر کر دیتی ہے - البتہ اُنہیں یہ کہا جاتا ہے - کہ اگر اپنے وطن کو جانا چاہو تو حراست میں کھکر تمہیں پہونچا دیا جا سکتا ہے - حیرانی تو یہ ہے کہ اس قسم کا ظلم ہو رہا ہے - (گو کہ آزادی چھیننے سے بڑھکر اور ظلم ہی کیا ہو سکتا ہے) لیکن ریاست کا کوئی اہلکار پرسان نہیں ہے - ہم حیران ہیں کہ ریذیڈنٹ صاحب کیوں چپ ہیں - آپکا فرض ہے کہ ایسے معاملات کی نسبت ہز ہائینس نظام صاحب کو نیک صلاح دیویں - کیا اگر کسی عیسائی پادری کی نسبت یہ کارروائی ہوتی تو ریذیڈنٹ صاحب اس طرح خاموش رہتے - پنڈت بالکرشن اگر چاہیں تو آج بزدلوں کی طرح اپنے وطن کی راہ لے سکتے ہیں لیکن آخر ہم بھی کوئی چیز ہیں ہم کہے دیتے ہیں کہ شکست سہنا ہی بے عقلوں کا ہی کام ہے اگر آج پنڈت جی دم دبا کر بھاگ جاویں تو سمجھ لیجئے کہ آریہ سماج ہمیشہ کے لئے حیدرآباد سے بدر ہوگئی - ہم ان چند وکلاء صاحبان کا بھی شکریہ کئے بنا نہیں رہ سکتے - جو بڑی مہربانی سے پنڈت جی کی مدد کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ نظام صاحب کے ذمہ دار اہلکار اپنے کوتوال کی بیجا کارروائی کی بہت جلد اصلاح کرینگے - اور سرکار برطانیہ کی پیروی کرتے ہوئے ہر ایک مذہب اور فرقے کو اوپدیش کی پوری آزادی دینے کے لئے طیار ہونگے -

ریویو

رسالہ معالجات بواسیر - مولفہ زبدۃ الحکما حکیم غلام نبی صاحب ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور - قیمت فی جلد ۹ - طبع دوم - اس رسالہ میں بواسیر کی تاریخ اُسکے اقسام علاج اور اس مرض کے متعلق ہر قسم کی ضروری واقفیت درج ہے - درخواست خریداری مولف کے نام موچی دروازے کے پتے سے آنی چاہئے -

مُباحثہ

لالہ بختیش رام جی کشمبا لال جی سے جو گفتگو لالہ مہراج اور لالہ لاجپت رائے کی [illegible]

اُسکے شایع کرنے سے کیا فائدہ۔ معاف فرمائیے۔
ایڈیٹر

دوسرا سالانہ جلسہ آریہ سماج دینانگر

۲۵ - اکتوبر ۱۸۹۲ء کو شام کے چار بجے سے کارروائی شروع ہوئی۔ دینانگر سماج کی بھجن منڈلی حسب بیان پور اور کیریاں کے آریہ بھائیوں کے جو اسموقعہ پر تشریف لے آئے تھے نگر کیرتن کرتے ہوئے تمام شہر کے بڑے بڑے کوچوں سے ہو کر سماج مندر میں پہونچے۔ ۲۶ صبح ۷ بجے سے کارروائی جلسہ شروع کی گئی تھی۔ تمام دن جلسہ بموجب پروگرام کے ہوتا رہا۔ کل حالات کوئی اور صاحب جس نے جلسہ کو دیکھا ہے لکھے گا

رات کو کانفرنس ہوئی جسمیں مفصل ذیل سماجوں کے آریہ سبھاسد موجود تھے کیریاں بیان پور گورداسپور پٹھانکوٹ لودھیانہ جالندھر شہر فیروزپور امرتسر چکوال ذیل کی تجویزیں پاس ہوئیں۔ لالہ راسامل پرادھان دینانگر نے پیش کیا۔ کہ آریہ خاندان میں جو نسل سودیشہ میں کمزوری ہو رہی ہے وہ بہت سی باتوں کے ہونے کا کارن ہے۔ اسلیئے مناسب خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک قسم کے ورن قایم کئے جاویں۔ اور سُرتی بونجا ہتی وغیرہ کی قید دور کی جاوے۔ لالہ رام نراین ممبر دینانگر سماج نے بہت زیادہ کرائی کر کے ہر ایک ورن کو اُسکے مختلف قسم کی جاتی کو دور کر کے ہر ایک ممبر آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے میں رشتہ داری قایم کرے۔ لیکن کسی قدر بحث کے پاس ہوا۔ کہ یہہ تجویز ہر ایک آریہ سماج کو اخبار دوارہ لکھی جاوے۔ کہ یہہ کانفرنس پاس کر لی ہے کہ آریہ سماج کے ممبران میں ورن قایم کیا جاوے۔ ہر ایک ممبر اپنے ورن میں شادی کرے۔

(۲) لالہ کشیرا مل ممبر دینانگر سماج نے پیش کیا کہ جو روپیہ قریب تارہ ہزار کے لالہ ایشور داس صاحب سابق منتری پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام کا الائینس بنک میں جمع ہے۔ وہ روپیہ سبھا منتری پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہے۔ لالہ صاحب کے گھر کا نہیں ہے اپنے بنک مذکور کو دابا ہے۔ کہ جیسا کہ پہلے سال ہوا۔ لالہ درگا پرشاد منتری سبھا کو دیا گیا تھا۔ اب بھی منتری مذکور کو دیا جاتا۔ اب لالہ ایشور داس صاحب کی سیوا میں یہہ کانفرنس التماس کرتی ہے۔ کہ وہ روپیہ بنک میں جسکو انہوں نے روک رکھا ہے۔ چٹھی لکھ کر سبھا کو دلوا دیں۔

اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ ایک خط سبھا کو اور ایک لالہ ایشر داس اور ایک بنک کو لکھا جاوے۔ کہ روپیہ سبھا کو دیا جاوے۔ اور نقل اخبار ست دھرم پرچارک روانہ کی جاوے۔

۳ - پنڈت رام بھجدت صاحب نے پیش کیا کہ ستیارتھ پرکاش کو سری متی پروپکارنی سبھا حروف اردو جیسا کہ ہے ویسا کا ویسا چھاپ دے کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ عوام ستیارتھ جو اس طرح چھاپی گئی ہیں اور فروخت ہو رہی ہیں۔ اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ سری متی پروپکارنی سبھا کی خدمت میں التماس کیا جاوے۔ کہ وہ اس جلسہ میں یہ تجویز پیش کرے کہ کتاب مذکور کو بحروف اردو چھپا جاوے لالہ آتما رام صاحب نے تائید کی اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

۲۷ - کی صبح کو ٹھیک ۷ بجے کارروائی شروع ہوئی اور پالی پنڈت کرپا رام صاحب نے وید پرچار کے لئے اپیل کی جس میں کوئی ۱۳۲ روپیہ نقد اور ایک سو روپیہ کے وعدہ ہوا۔ اور کوئی ۵۰ روپیہ ویدک کالج کے لئے ہوئے - ۸ روپیہ کنیا مہاودیالہ کے لئے - ۹ روپیہ یتیم خانہ کے لئے ہوا۔ ۹ بجے جلسہ سماپت کیا گیا۔

کشیرا مل سکریٹری اگزیکیٹو کمیٹی
آپکا داس
دینانگر

مادہ اور اسکی قدامت

بجواب گیان سورج اودے مصنفہ بابو سورج بھان صاحب

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک مطبوعہ ستمبر

بیجان چیزوں کی خاصیت

(جواب فصل دوم)

بابو صاحب نے اس فصل میں یہہ ثابت کیا ہے کہ دنیا میں اشیاء میں بذاتہ یہہ خاصیت ہے کہ ایک دوسری چیز کے ملنے سے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ جسکی آپ نے یہہ تمثیل دی ہے کہ "دیاسلائی کے رگڑنے سے کیوں آگ ... پیدا کرنیکی قدرت ہوتی تو اور چیزوں میں بھی پیدا کر سکتا تھا یا جیب میں پڑی ہوئی دیاسلائی ناواقفیت میں خود جل اُٹھا کرتی۔ اس سے یہہ ثابت ہے کہ دیاسلائی میں یہہ خاصیت ہے کہ وہ رگڑنے سے جل جایا کرتی ہے۔" آخر میں آپ نے یہہ بھی لکھا ہے کہ "ان باتوں پر غور کرنے سے

بخوبی ثابت ہوگیا کہ دنیا کی اشیاء میں یہہ خاصیت ہے کہ کسی خاص ترکیب میں ہونے سے یا کسی خاص چیز سے ملنے سے ایسی چیز پیدا ہوجاتی ہیں جنکے دیکھنے سے حیرانگی پیدا ہوتی ہے کہ یہہ کس طرح پیدا ہوئیں۔"

بابو صاحب کا منشاء تو یہہ ہے کہ بلا کسی فاعل کے یہہ دنیا از خود بنی ہے۔ لیکن دلیل جو آپ دیتے ہیں وہ ایسی ہوتی ہے کہ جس سے صاف طور سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ بلا فاعل کے کوئی شے نہیں بن سکتی۔ پہلی فصل میں آپ نے ثابت کیا تھا کہ عنصر علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں جب آپ کا کام علیحدہ علیحدہ عنصر بغیر مانے نہ چلا تو علیحدہ علیحدہ ماننے لگے۔ کیونکہ آپ نے لکھا ہے کہ "کسی خاص ترکیب میں ہونے سے یا کسی خاص چیز سے ملنے سے ایسی چیزیں پیدا ہوجاتی ہیں۔" جبکہ مادہ ایک تھا تو وہ کسی دوسرے خاص مادہ سے ملا۔ جس نے ایسی چیزیں پیدا کرلیں اگر کہو کہ ایک مادہ اپنی ہی شکل والے دوسرے مادہ سے ملا تو مختلف چیز ہرگز پیدا نہیں ہوسکتی کیونکہ صورت نوعیہ کا پیدا ہونا کیمیاوی امتزاج پر منحصر ہے۔ اور کیمیاوی امتزاج دو مختلف چیزوں کے ملنے سے ہوتا ہے۔ جس طور سے کہ ہیڈروجن اور آکسیجن یہہ دو مختلف مادہ ہیں اور انکے ملنے سے پانی بنجاتا ہے۔ نہ کہ ہیڈروجن اور ہیڈروجن یا آکسیجن اور آکسیجن کے ملنے سے پانی بنجاتا ہے۔ اسی وجہ سے آپنے بھی لکھا ہے۔ کہ "ایک خاص چیز کے ملنے سے" ثابت ہوا کہ بقول بابو صاحب عنصر علیحدہ علیحدہ ہیں نہ کہ ایک انکے ساتھ ہی آپ "خاص ترکیب کے ہونے سے ایسی چیزیں پیدا ہوجاتی ہیں" مانتے ہیں جبکہ مادہ میں جس قدر ترکیب

کی طاقت نہیں ہے تو خود ترکیب پذیر نہیں ہوسکتا ترکیب دینا اسکا کام ہے جسمیں کہ سمجھہ بوجھہ ہو چونکہ مادہ اس سے مبرا ہے۔ لہذا وہ کسی دوسرے باعلم کاریگر سے ترکیب پذیر ہوا ہے۔ جیسا کہ دیاسلائی کی مثال سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس مادہ سے جو غیر متحرک یعنی بیجان ہے جسمیں سمجھہ وغیرہ نہیں ہے۔ اسکو باقاعدہ کم و بیش کرکے اس دانا نے (کہ بلفظ جسکا نام پرمیشور یا خدا جو چاہو سو کہلو) ایک دوسری شے میں ایسی ایسی خاصیتیں پیدا کردی ہیں۔ جس سے ہم دیاسلائی بنا سکتے ہیں۔ اور آگ نکال سکتے ہیں۔ اگر ہم فاسفورس اور گندھک کو باقاعدہ نہ ملاتے اور لکڑی کے پتلے پتلے ٹکڑے نہ کرتے تو دیاسلائی ہرگز خود بخود نہ بنجاتی۔ آپنے ایک اور تمثیل مصری کے کوزہ کی دی ہے اسپر بابو صاحب نے مطلق توجہ نہ فرمائی۔ گنے کی پوری کو توڑ کر دیکھا جائے تو اسمیں باریک باریک ذرہ نظر آئینگے۔ ہر وقت اس پھیلنے کے وہ بھی انکے ساتھ شامل ہوجاتے ہیں جب رابپکائی جاتی ہے۔ تو وہ کچھہ صورت پکڑ جاتے ہیں۔ جو انگلی کے دبانے سے باجرہ کے دانہ سے محسوس ہوتے ہیں۔ جو شیرہ کے ساتھہ ملے رہتے ہیں۔ جب شیرہ نکالا جاتا ہے تو وہ صاف طور سے نظر آنے لگتے ہیں جسکو دانہ کہتے ہیں۔ اور جب اسپر گھاس جو مخصوص اسکے واسطے ہوتی ہے۔ لگائی جاتی ہے۔ جسکی وجہ سے شیرہ اسکی جگہہ سے صاف ہوجاتا ہے۔ تو اسکے بہت باریک باریک ذرے سفید ہوجاتے ہیں۔ جنکو کھانڈ بولتے ہیں۔ لیکن اس حالت میں بھی کچھہ نہ کچھہ شیرہ کا اثر باقی رہجاتا ہے۔ جب حلوائی کڑاہی میں

ڈالکر شیرہ دکثافت علیحدہ کر دیتا ہے اور کل شیرہ ٹپک کر صاف ہوجاتا ہے۔ تو وہ باریک ذرہ ایک دوسرے سے ملکر شفاف اور چمکدار معلوم ہونے لگتے ہیں۔ جسکو مصری کا کوزہ کہتے ہیں تو کیا یہ ذرہ مصری میں از خود ایک دوسرے کے ملاپ سے حسب خیال بابو صاحب بنگئے۔ یا قدرتاً انکے اندر ترکیب دہندہ نے ارادتاً رکھے تھے۔ اگر آپ کسی کاشتکار سے دریافت فرمائیں کہ کسی رس میں کھانڈ زیادہ ہوتی ہے۔ اور کسی میں کم اسکی وجہ کیا ہے وہ بےساختہ جواب دیگا۔ کہ جس گنے میں کن (دانہ) زیادہ ہوتا ہے۔ اسمیں کھانڈ زیادہ بیٹھتی ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ جسقدر اشیاؤں میں خاصیتیں معلوم ہوتی ہیں وہ سب کسی دوسرے کی ترکیب دینے سے ترکیب پذیر ہوئے ہیں۔ اسواسطے کوئی صنعت بلا صانع کے نہیں بن سکتی۔

جواب فصل سوم

بیجان مادہ میں ملنا اور بچھڑنا

بابو صاحب نے اس فصل میں اس بات کی کوشش کی ہے چونکہ اوپر کی دو فصلوں میں بخیال بابو صاحب یہہ ثابت کیا ہے۔ کہ مادہ ایک اور قدیم ہے جسکی حالتیں چار ہیں۔ دوسری فصل میں یہہ ثابت کیا ہے۔ کہ مادہ کی خاصیت ہے کہ وہ کسی خاص ترکیب کے ہونے سے یا کسی خاص چیز کے ملنے سے ایسی چیزیں پیدا ہوجایا کرتی ہیں اب اس تیسری فصل میں یہہ کوشش کی گئی ہے کہ چونکہ مادہ میں ملنے اور بچھڑنے کی صفت موجود ہے۔ لہذا وہ ایک کو دوسرے سے ملا اور بچھڑا کر حسب فصل دوم نئی نئی چیزیں پیدا کردیتا ہے جسکے ثبوت میں آپنے یہہ تمثیل دی ہے کہ "جب مینہ

برہتا ہے۔ تو شرک میں جو گردہ پڑا ہوتا ہے
وہ سب دور ہو جاتا ہے اور اسکے بجائے ریت
دکھائی دیا کرتا ہے۔" اسکی وجہ یہہ بیان
کی ہے کہ "گردہ میں ریت اور چکنی مٹی ملی
ہوتی ہے۔ چکنی مٹی میں یہہ خاصیت ہے کہ
پانی میں گھل جاتی ہے اور ریت نہیں گھل سکتا۔
اسواسطے گردہ میں جسقدر ریت ہوتا ہے وہ
توشرک پر پڑا رہتا ہے۔ اور چکنی مٹی پانی کے
ساتھ بہی چلی جاتی ہے" اس تمثیل سے یہہ بات
ثابت کی ہے کہ "یعنی پانی بیجان چیز نے اپنی
ہی خاصیت سے ریت اور چکنی مٹی کو علیحدہ کر دیا
اور اپنے ساتھ چکنی مٹی کو گھول لیا۔ آپ ہی راستہ
تلاش کرتا ہوا بہتا چلا گیا"
میں یہہ نہیں خیال کرتا کہ اس تمثیل سے انواع و انواع
اقسام کی صورتیں اور شکلیں جنمیں ایسی ایسی صنعتیں
موجود ہیں۔ جنکے دیکھنے سے عقل انسانی باوجود
علم ہونے کے چکراتی ہے۔ اور انکی بابت بھی
دیکھکر بھی نہیں سوجھ سکتی۔ چہ جائے کہ یہہ مادہ
بیجان جو عقل سے بے بہرہ ہے وہ ایسی چیزیں
جو طبیعت سے معلوم نہیں بنا سکے۔ آپنے تحریر فرمایا
ہے کہ "پانی بیجان چیز نے اپنی ہی خاصیت سے
ریت اور چکنی مٹی کو علیحدہ کر دیا اور اپنا راستہ
تلاش کر لیا" اس تحریر سے صاف ثابت ہوتا
ہے کہ بخیال بابو صاحب پانی نے عقل سے کام
لیا۔ اگر عقل سے کام نہ لیتا تو ریت اور چکنی مٹی
کو علیحدہ کرنا اور اپنا راستہ تلاش کرنا جیسے واتہ
مادہ بےعقل ہے وہ ایسا کر نہیں سکتا۔ چونکہ پانی کی
بذاتہ خاصیت بہنا ہے۔ لہذا یہہ سکتا ہے جس طرف
کو ڈھالو ہونگی خود لڑھکتا اگر مادہ چاہتا تو ایسا
بھی ممکن ہوتا کہ وہ کبھی بجائے اسکے کہ نشیب کی
طرف کو بہتا ہے کبھی بلندی کی جانب کو بھی
بہہ جایا کرتا۔ لیکن کبھی ایسا دیکھنے میں نہیں
آیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اسکا فعل ارادتاً
نہیں ہے بلکہ عادتاً۔ بحث اس امر پر ہے کہ
یہہ کل سرشٹی جو نظر آرہی ہے۔ یہہ ایک
دوسرے مادہ سے خود بخود ملکر انواع و انواع
اقسام کی بنگئی۔ یا کسی نے اس مادہ کو ترکیب
دیکر یہہ صورتیں پیدا کیں۔ اگر شق اول ہے
تو اب بھی وہ مادہ جسکی یہہ شکلیں بنی ہیں
تمام آکاش میں موجود ہے۔ اور سب ایک
دوسرے سے ملتا بھی ہے۔ لیکن ایک بھی
مادہ از خود بلا محرک دوسرے کے آدمی
وغیرہ بناتا نہیں دیکھتے اور نہ دوسرا سورج و
چاند وغیرہ علاوہ انکے بنتا دیکھتے ہیں۔ اور
یہہ سب اجسام بوجہ مرکب ہونیکے ضرور کسی
وقت ترکیب پذیر ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ مادہ نے از خود یہہ شکلیں نہیں بنائی
ہیں۔ اگر شق دوم ہے تو سوال ہوگا۔ کہ کس نے
اس مادہ کو ترکیب دیکر انواع و انواع اقسام
کی صورتیں بنائیں۔ اگر آپ کہیں روح نے
تو روح ہم میں اور آپ میں موجود ہے اور مادہ
بھی موجود ہے تو آپ یا ہم ایک سورج بنا دیں تو
تو ثابت ہوگا کہ روح اس خلقت کا پیدا کرنے
والا ہے۔ لیکن یہہ محال ہے۔ لہذا پھر سوال ہوگا
کہ کس نے اس خلقت کو خلق کیا تو جواب ہوگا
کہ جو عین عقل اور عین علم اور ابدی اور ازلی
ہے (جسکو جس نام سے چاہو تعبیر کرلو۔ خدا یا وغیرہ)
اسی نے اس مادہ غیر متحرک سے یہہ انواع و انواع
اقسام کی صنعتیں ایجاد کیں اور کرتا ہے اور
کریگا۔ نہ کہ از خود مادہ نے۔ ہم اوپر لکھ
آئے ہیں کہ بابو صاحب کے نزدیک مادہ ایک
ہے اور اسکی مختلف چار حالتیں ہیں۔ گو مادہ
ایک ہی ہو لیکن چار حالتیں ہی ہر ایک مادہ
میں برابر ہونگی۔ اسواسطے مادہ اپنی خاصیت
والے مادہ سے الگ کوئی تیسری شکل نہیں بنا سکتا۔

باقی آئندہ — راقم

ساہو برج رتن مرادآبادی

کارسپانڈنس

سری ہرگوبندپور

نامہ نگار سری ہرگوبندپور سے لکھتے ہیں
کہ قصبہ ہذا کے نام کے پنڈت بالمکند جی چند
ماہ سے پورانوں کی کتھا کے بیچ پرچار کرتے رہے
مگر ایشور کی کرپا سے سری گوبندپور نواسی دہرم
اور ادہرم کی تمیز جانتے ہیں۔ نیز اس قصبہ
میں گروصاحبان کا بڑا اوپکار رہا ہے۔ اسلیئے
کسی نے آپکی گیاکیاں سننے پر دھیان نہ دیا
لیکن کچھہ نہ بن پڑی۔ پنڈت صاحب بھی
لاچار ہوکر اپنے ہی اس سونے کی چڑیا اڑا لے
کی طرح چلدیئے۔ اور مہا گرودوارہ بزار ان میں
چندروز سے بہاگوت کا آرمبھ کر دیا۔ افسوس
کہ ایسے بین کرکے بیچارے بہولے بہائیوں کو
اندہیرے میں لیجانے کی کوشش کی جاتی ہے
کیونکہ اگر لوگ اصلی حالت پر آگئے۔ تو ہمارا
روزگار جاتا رہیگا۔ ایشور پرماتما ایسے
دہوکے سے شکار ہارے بہائیوں کو بچاوے
پنڈت جی سے بادب پوچھتا ہوں۔ کہ مہاراج
اب بیاس پوجا کینے کی ہے

شاہ پور

سکرٹری آریہ سماج شاہپور لکھتے ہیں۔ کہ سالانہ انتخاب پر حسب ذیل ممبر عہدہ داران سماج منتخب کیے گئے۔ لالہ شنکرداس صاحب وکیل پریذیڈنٹ۔ بابو لال سنگھ صاحب وائس پریذیڈنٹ۔ لالہ ماہرام سکرٹری۔ لالہ منگل سین صاحب لائبریرین خزانچی۔

۲۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو سماج مندر میں ہون ہوا اور باعث دیوالی مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ اور بوقت ۷ بجے شام سماج میں روشنی بھی کی گئی۔ بابو دیوان چند صاحب ایم اے وکیل نے ایک نصیحت پر لیکچر راجندرجی کی لائف پر دیا۔

وید پرچار فنڈ کا ہر دالار زولیوشن پاس ہو گیا ہے۔

ساماجک خبریں

دیوالی کے روز ہون آریہ سماج میں ہون ہوا۔ جسمیں کرپارام جی نے سوامی جی کی زندگی پر دیا کھیان دیا۔ پھر مہاشہ گوردیال نے آریہ سماج کے اصولوں کی طرف ممبران کی توجہ دلائی۔ اسکے بعد شام کے چھ بجے نگر کیرتن کیا گیا۔ اور ساماجک ممبروں نے چندہ دیا۔

بھیرا میں لالہ سل چند جی مختار کے مکان پر دیوالی کی رات کو لالہ گنڈا مل جی اپدیشک اینگلو سنسکرت سکول بھیرہ نے سری سوامی دیانند جی کے جیون پر دیا کھیان دیا اور آریہ سماج کے کاموں کی فہرست سنائی۔

آریہ سماج کرنال نے تا انتخاب ثانی جو دسمبر ۱۹۰۵ء میں ہوگا۔ بجائے بابو نہال سنگھ کے لالہ پرمانند کو پردھان نیت کیا ہے۔ بجائے کرپارام کے لالہ گوکل چند کو منتری اور بجائے بابو بنواری لال کے لالہ دھنپت رائے کو پستکالیہ کا عہدہ مقرر کیا ہے۔

تازہ خبریں اور رائیں

گورکھپور کے دسار ایک ہندو کالج کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر سنسکرت کی بڑھتی کی اس ذریعہ سے کوشش کریں۔

شہنشاہ روس اس جہان سے چل بسے۔ انکے بیٹے نکولس دوم تخت نشین ہوئے ایک طرف رنج دوسری طرف خوشی۔ دنیا عجیب فتنوں کا مقام ہے۔

مسٹر گلیڈسٹون سابق وزیر اعظم کچھ خفہ نہیں بیٹھے۔

مسٹر مہادیو چمناجی اپتے بی اے۔ ایل ایل بی۔ جنکی سنسکرت ڈکشنری مشہور ہے۔ اور جو سنسکرت کی ترقی میں بڑی کوشش کیا کرتے تھے اس جہان سے کوچ کر گئے۔ آپ اعلیٰ درجے کی لیاقت کے وکیل تھے۔ ملک کو آپ کی جدائی سے واقعی نقصان پہونچا ہے۔

ریاست جے پور کے کالج میں سنسکرت بھاشا کی ترقی کا بڑا خیال رہتا ہے۔ ودیارتھیوں کو سنسکرت لکھنے اور بولنے کی مہارت کرائی جاتی ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ عورتوں کا دماغ بلحاظ اوسط درجہ جسم کے مرد کے برابر ہے۔ پس یہ بحث غلط ہے۔ کہ دماغ چھوٹا ہونے کے باعث عورتوں کی دماغی طاقت بہ نسبت مردوں کے کم ہوتی ہے۔

رائے بہادر پرتول چند جسٹرجی چیف کورٹ پنجاب کے مستقل جج ہو گئے۔ مبارک!

سیالکوٹ سے ایک نیا اخبار موسوم بہ پنچالی نکلنا شروع ہوا ہے۔ جو بڑی آزادی سے ریاست کشمیر کے حالات پر بحث کرتا ہے۔

ہندوستان میں کل ڈھائی کروڑ بیوہ ہیں۔ جنمیں سے ستر ہزار دس سال سے کم عمر کی ہیں۔

لوکل

اتوار آریہ سماج کے ساپتاہک جلسہ میں لالہ دیوراج جی نے اول پرارتھنا کرا کر بعد ازاں ویدک بھجن سنکار سے کتھا کی۔ اسکے بعد لالہ گوجرمل فرانسیسی نے سیچے دان پر لکچر دیکر جتلایا کہ دان لینے کو کون کون ادھیکاری ہیں اور کنکو دینا چاہیے۔ بخار کی شکایت ہے۔ سٹاف کی بیماری کے باعث اخبار دیر سے روانہ ہوتا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

شاہ پور آریہ سماج نے ۶۰ روپیہ فنڈ کا پرتی ندھی سبھا کے لیئے جمع کرنا منظور کر لیا۔

حساب آمدنی وید پرچار فنڈ نہایت اخیر ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء نزد پردھان۔

آریہ سماج کوئٹہ بموقعہ اتسب (وارشک) لکھا ہوا ہے

کسولی آریہ سماج عصہ مرسلہ مسٹر لیدیو سنگھ

(اضرادلی) آریہ سماج معرفت بموقعہ

وارشکوتسب لالہ کشن چند دلال

موتراج پر سنسکار آریہ سماج امرتسر

موقعہ وار اسکولسٹب صاحب ۔ مرسلہ
لالہ گنیش سہائے کیسر پور (راجپوتانہ) ۱۲ آنہ
مرسلہ آریہ سماج فیناند مدعہ
سری گوبند پور آریہ سماج برائے اسکولسٹب ادیعہ
سکرٹری آریہ سماج کرنال مدعہ
دسوہہ آریہ سماج برائے اسکولسٹب لہ مدعہ
بابو گنپت رائے لودھانگ (دیپر ا) ۱۲ آنہ
آریہ سماج راولپنڈی منجملہ رقم جمع شدہ ۱
موقعہ وار اسکولسٹب

پنڈت لعل من اُپدیشک نے ۲۸ - اکتوبر کو وزیر آباد میں ہون کرا کر اپدیش دیا ۔ ۲۹ - اکتوبر سے یکم نومبر تک پنڈت جی نے سیالکوٹ آریہ سماج میں پرچار کیا ۔ ۲ - نومبر کو سودرا میں دھرم کے وشے پر دو ویاکھیان دیا ۔ ۳ - نومبر کو پنڈت جی واپس وزیر آباد پہونچ گئے ہیں ۔

پنڈت پورنانند جی نے ۲۱ اور ۲۲ اکتوبر کو پٹھان کوٹ میں پرچار کیا ۔ ۲۲ اور ۲۳ - اکتوبر کو نرد رتہ میں دو دو ویاکھیان دیئے جنمیں حاضری ۱۰۰ سے ۱۵۰ تک رہی ۔ ۲۴ - کو دینانگر میں سوامی دیانند کے وشے پر ویاکھیان دیا ۔ ۲۶ - اکتوبر کو سالانہ جلسہ آریہ سماج دینانگر کے نگر کیرتن میں دو جگہہ نیز تہوڑے تہوڑے اپدیش دیئے ۔ ۲۷ - کو سالانہ جلسے میں ایک اپدیش اور ایک ویاکھیان ۔ ۲۸ - اکتوبر کو بھی دینانگر کے سالانہ جلسہ میں شریک رہے ۔ ۲۹ - اور ۳۰ - اکتوبر کو گورداسپور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں شریک رہے ۔ جہاں ایک اپدیش بھی دیا ۔ اسکے بعد بوجہ بیماری علاج کے لیے دینانگر تشریف لے گئے ۔ جہاں ۲ - نومبر تک کچھہ کام نہ سکا ۔ ۳ - نومبر کو دہرد شہ

میں کتھا کی ۔ ۲۱ - اکتوبر سے پہلے بہا رسے ۱۵ - اکتوبر تک گجرات میں ۳ ویاکھیان دیئے ۱۷ - کو سیالکوٹ ۔ ۱۸ - اکتوبر کو لاہور ۔ ۱۹ اور ۲۰ - اکتوبر کو دو ویاکھیان دینانگر آریہ سماج میں دیئے ۔

پنڈت آریہ منی جی رانچی آریہ سماج کے اُتسو پر وہاں گئے تھے جہاں انہوں نے بڑا اسراہنیہ کام کیا ۔ خرچ آمد و رفت اور تنخواہ اندنوں کی اُس آریہ سماج نے پنڈت جی کو دی ۔ وہاں سے لوٹتے ہوئے بریلی اور مراد آباد کے اُتسووں میں پرتی نیدہی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ٹھہرے ۔ اب عنقریب پنڈت جی پنجاب میں آنے والے ہیں ۔

پنڈت لیکھرام جی گورداسپور آریہ سماج کے جلسے میں کام کر کے استھگہ مہرشی دیانند کے جیون چرتر کے متعلق کام کر رہے ہیں ۔

پنڈت ٹھاکر رام جی معہ پنڈت رام رتن جی ٹمبرہ اور دسوہہ آریہ سماجوں میں پرچار کر کے ۵ - نومبر کو جالندھر واپس آ گئے ۔ دونوں مہاشئیوں کو بخار آتا تھا ۔ اسلیئے آرام کرنے کے لیئے گھر کو چلے گئے ۔ امید ہے کہ صحت ہوتے ہی دونو اپدیشک بہت جلد پھر کام کرنا شروع کرینگے ۔

آریہ پرتی نیدہی سبھا پنجاب

کا وارشک ادہیویشن ۲۴ - نومبر کی رات کو ۸ بجے سے لاہور آریہ مندر میں شروع ہوگا ۔

امید ہے کہ پرتی نیدہی سبھا کے ممبران ادہیویشن میں شامل ہونگے ۔ کیونکہ نیا انتخاب اور بجٹ پاس کرنے کے لیئے یہی ادہیویشن متعین ہونگے ۔

سوامی نتیانند بھارت سیوک کا دورہ ۵ - اکتوبر سے ۹ - اکتوبر تک شامل جلسہ امرتسر رہے ۔ ۱۰ کو روانہ ڈیرہ نانک ہوئے ۱۱ سے ۱۷ تک پانچ ویاکھیان وہاں پر ہوئے ۔ ہر ایک میں اوسط حاضری ۱۱۵ کے قریب رہی ۔ پھر ۱۸ سے ۲۰ تک نارووال میں دو ویاکھیان ہوئے ۔ ہر ایک میں اوسط حاضری ۱۲۸ کے قریب رہی اور ہمراہ انکے پنڈت برکت رام جی بھی اپدیش کرتے رہے ۔

پنڈت لعل من نے ۱۴ - اکتوبر سے ۱۶ تک دو ویاکھیان گوجرانوالہ میں دیئے ہر ایک میں اوسط حاضری ۲۰۰ کے قریب رہی اور ایک ویاکھیان امین آباد میں بحاضری ۵۰ دیا ۔ باقی ایام میں پنڈت جی بیمار رہے ۔ ۲۲ کو روانہ وزیر آباد ہوئے ۔

برہمچاری برمہانند معہ دیانند نے سندھ کو جاتے ہوئے شکرگڑھ میں اُتر کر ۲۵ - اکتوبر سے ۲۸ تک تین ویاکھیان دو اپدیش عام بازار میں اور ایک پرارتھنا معہ ہون سماج مندر میں کرائے علاوہ اسکے دیوالی کے سامان کے ممبران سے نگر کیرتن بھی کرایا ۔ ۲۹ - اکتوبر کو منتری کے پتر کے نام کرن سنسکار کے موقعہ پر پرارتھنا اور اپدیش کرا کر ۸ بجے کی گاڑی میں بہ سمت شجاع آباد روانہ ہوئے ۔

پنڈت لیکھرام جی نے ۲۳ و ۲۴ - اکتوبر کو کمبل پور میں دو دو ویاکھیان ایسے پر اثر دیئے کہ دوکانداروں نے دوکانوں کو بند کر کے اور دیگر ہندو مسلمانوں نے اپنے

ضروری کام چھوڑ کر لیکچروں کو سُننا اثر
ایسا پڑا کہ تمام لوگ تاحال ویدوں کی تعریف
بیان کر رہے ہیں۔ اور دوکانداران اور دیگر
اہل ہنود کی استریوں نے ویاکھیان سُننے کی
التجا کی مگر پنڈت صاحب ضروری کام کے
باعث زیادہ ٹھہر نہ سکے۔ ۲۶ کو ویدوں کی
حفاظت پر آریہ سماج راولپنڈی میں ایک
ویاکھیان دیا۔ اور تواریخ کے زبردست
حوالوں سے اب تک جو جو حملہ ویدوں پر
تلف کرنے کی غرض سے ہوئے۔ بہت عمدہ
طریقہ سے سلسلہ وار بیان کر کے ویدوں کے
پھر پرچار ہونیکی ضرورت بیان کی۔

رسید زر اخبار و چھپائی

لالہ رامسرن داس پلیڈر گورداسپور نمبر ۱۰۹
سکرٹری آریہ سماج گھیانہ خریدار نمبر ۲۸۳
لالہ گنگارام صاحب ادرانا فی خریدار نمبر ۱۹۰
سکرٹری آریہ سماج چھاؤنی ملتان نمبر ۲۴۸
لالہ دیوراج جالندھر بابت چھپوائی
سکرٹری آریہ سماج قصور نمبر ۲۸۰
ڈاکٹر گنگارام بہاولپور خریدار نمبر ۲۲۲
لالہ تلسی رام ملتان خریدار نمبر ۲۷۰
سکرٹری آریہ سماج چھاؤنی نیمچ خریدار نمبر ۲۸۹
سردار شام سنگھ حصار نمبر ۲۸۴
لالہ لعل چند داس ادانکہ - (اخبار)
لالہ شیدیال نبوں خریدار نمبر ۲۵۰
لالہ کرتارام کرنال نمبر ۲۹۰
لالہ گوپال سہائے سمستی پور
لالہ آتمارام سکرٹری آریہ سماج نمبر ۲۸۱
لالہ فتح چند پشاور نمبر ۲۱۰

لالہ لچھمی سہر جموں نمبر ۲۱۶
لالہ لکھمی مت گجرات نمبر ۳۰۶
منشی پریم چند ڈیرہ اسمٰعیل خاں نمبر ۱۹۸
سکرٹری آریہ سماج کیمبل پور نمبر ۱۹
منشی کلیان سنگھ شاہ پور نمبر ۲۸۷
پریسیڈنٹ آریہ سماج بہار نمبر ۱۹۳
لالہ جگن ناتھ سبی نمبر ۳۰۳
لالہ ٹھاکر داس سندوانہ نمبر ۲۴۹
لالہ تلسی رام مانڈلے نمبر ۲۴۳
لالہ لچھمی داس جالندھر
لالہ سلامت رائے شام چھپوائی

رسید زر کنیا مہاودیالہ جالندھر

(از ابتدائی ۹ جون ۱۹۰۹ء لغایت ۲۰ اگست ۱۹۰۹ء)

ٹھاکر موتی رام کانگڑہ
رقم ڈیپوٹیشن مانڈہ
معرفت لالہ ہری رام بابت رقم الٹب
آریہ سماج راولپنڈی اصل
سود
چودھری ہر سہائے ریواڑی
لالہ شامحل جی
آریہ سماج حصار
آریہ سماج کرنال
آریہ سماج شاہ پور
آریہ سماج ہنور
آریہ سماج شملہ بابت رقم الٹب
لالہ دولا رام سٹیشن ماسٹر سنری
لالہ امین چند سنری
مستریان سنری
لالہ لال چند کوئٹہ

لالہ خوشی رام شملہ
لالہ ٹھاکر داس فیروز پور
لالہ ہربنس رائے میرٹھ
آریہ سماج کرنال بابت رقم الٹب
ایضاً آریہ سماج کرنال
لالہ سلامت رائے شام چوراسی
مہاشہ گیان سروپ بردک
لالہ دھولن داس رئیس امرت سر بابت
قیمت سیجک لٹریچر
بابو ہرنام سنگھ ال اسسٹنٹ
زیارا (بلوچستان)
معرفت لالہ تولارام ایبٹ آباد
گپت دان بابو نہال سنگھ
لالہ نند داس لالہ رام لال
مہراتہ دیوی چند دھرم سال
میزان کل

دیوراج سکرٹری آریہ سماج جالندھر

رسید زر آریہ کنیا پاٹھ شالا جالندھر

(سوائے چندہ ماہوار)
(از ابتدائی ۹ جون ۱۹۰۹ء لغایت ۲۰ اگست ۱۹۰۹ء)

دان متفرق معرفت لالہ دیوی چند جالندھر ۱۲
استری سماج جالندھر
لالہ منشی رام پلیڈر جالندھر
لالہ بسنت رائے جالندھر
لالہ بستی رام جالندھر
لالہ نوبت رائے جالندھر
بابو نبو لال جالندھر
ماسٹر بسنت رام جالندھر

نام	رقم
رائے چونی لال ایم اے امرتسر	[illegible]
میتھو آٹا فنڈ	[illegible]
منشی گوپال داس بچھواڑہ	[illegible]
بابو سرجن رائے جالندھر	[illegible]
گپت دان ایک سندھی بھائی	[illegible]
لالہ ہرکشن داس	[illegible]
منشی اودے سنگھ	[illegible]
سردار بہادر صوبیدار غلام حسین جالندھر	[illegible]
لالہ شمبر داس جالندھر	[illegible]
لالہ سلامت رائے جالندھر	[illegible]
سردار دیا سنگھ آہلووالیہ بٹالہ	[illegible]
رائے بہادر امیر چند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر	[illegible]
متفرق	[illegible]
فروخت ٹکٹ بموقعہ جلسہ تقسیم انعام پاٹھشالا	[illegible]
فروخت ٹوپی وغیرہ	[illegible]
لالہ گلاب رائے جالندھر	[illegible]
لالہ دیوراج منیجر پاٹھشالا	[illegible]
فروخت سوال کشیدہ	[illegible]
استری سماج جالندھر	[illegible]
بابو سرجن رائے جالندھر	[illegible]
فروخت پارچات	[illegible]
لالہ چھبیلداس سر دفتر بخشی خانہ پٹیالہ	[illegible]
سیر بمتی ہردیوی جی پریاگ	[illegible]
لالہ رام کشن پلیڈر پردھان آریہ سماج جالندھر	[illegible]
رائے زادہ بھگت رام بیرسٹرایٹ لا جالندھر	[illegible]
فروخت ٹوپیاں	[illegible]
لالہ گوبند سہائے اوورسیر کرنال	[illegible]
لالہ روشن لال بیرسٹرایٹ لا پریاگ	[illegible]
پنڈت پھمن چند علاولپوریہ	[illegible]
لالہ ایشور داس جودھپور منیجہ دو بیٹے	[illegible]
گپت دان	[illegible]
لالہ سیوک رام اوورسیر ایبٹ آباد معرفت لالہ توتو رام	[illegible]
رائے سالگ رام صاحب آنریری مجسٹریٹ جالندھر	[illegible]
گپت دان	[illegible]
آٹا فنڈ	[illegible]

کل میزان [illegible]

دیوراج منیجر کنیا پاٹھشالا جالندھر

اشتہارات

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر ہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل و دماغ جگر و گردہ۔ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کیلئے یہہ آبحیات ہے۔ یہہ روغن مسیحا کا ضد دونوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ [illegible]۔

روغن مسیحا۔ بابت العلاج مردانہ صحت بخش ہوتے ہیں۔ سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ بچپن کی ... بے شمار خرابیوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تازہ ہے۔ زخم بھی ہو گیا ہو بغیر قے و دست و منہ آنیکے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ [illegible]

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے یہہ دو امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ [illegible]

المشتہر
حکیم بارا سنگھ گجرات پنجاب

ایک کھتری کنیا کیلئے بر کی ضرورت

شرائط بتفصیل ذیل ہیں (۱) لڑکا از قوم کھتری ہو خواہ ڈھائی گھر میں سے خواہ چار گھر میں سے ہو (۲) لڑکے کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ (۳) آریہ خیالات کا ہو صحت بدنی اچھی ہو۔ (۴) خواندہ ہو۔ روزگار کا ذریعہ عمدہ ہو۔ اگر طالب علم ہو تو کسی اعلیٰ جماعت میں تعلیم پاتا ہے۔ والدین کی حالت اچھی ہو۔ اگر ناخواندہ ہو تو ذریعہ معاش عمدہ رکھتا ہو۔ (۵) درخواست کرنیوالا سب حالات مندرجہ بالا قلمبند کرے۔ درخواستیں ست دھرم پرچارک جالندھر کی معرفت آنی چاہیئے۔

ہندو ہوٹل لاہور واقعہ انارکلی احاطہ ڈاکٹر سرج لال

چونکہ اس شہر میں ہمارے ہندو قوم کے ہر ایک درجہ کے آدمی کیلئے کوئی رہائش و خوراک کا معقول انتظام نہیں۔ اسلئے ہمنے شہر ہذا میں تھوڑے عرصہ سے ایک ہندو ہوٹل کھولا ہے۔ جسمیں ہر ایک قسم کی خوراک رہائش کا انتظام ہر ایک درجہ کے مسافر کے واسطے انکی درخواست کرنے پر ہو سکتا ہے۔ آزمائش اور تجربہ کریں۔ اننت رام پروپرائٹر ہندو ہوٹل

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر ہفتہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و سپید کاغذ ۲۰×۲۶ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے

اور

ذی لیاقت ذی عزت مشتریان عالیشان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف مقالات کے عالمانہ اخلاقی حسن معاشرت پولیٹکل سوشل - ان مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تاربرقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور باذاق لطائف ظرائف تجربہ کی ہوئی باتیں نصیحتیں دلی سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رامچندر صاحب وکیل مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں - باہر والوں سے مع محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر کی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں - جو صاحب خریداری منظور فرماکر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے - اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائے گا۔ درخواستیں ذیل پر آنی چاہیئے المشتہر کرشن سروپ مینیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

عمدہ مفید کتاب ہے جسکی قیمت صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک اور ذریعہ ویلیو پے ایبل ۱۱ خرچ ہونگے جسمیں جلد سے زیادہ خریدنے پر بیس فیصدی کمیشن - جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرماویں - ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا - المشتہر کرشن سروپ دیوا منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود یکہ بارہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے - روانگی نہیں ہوتی - قلم آٹک آٹک کر چلتا ہے - اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے - وہ اکھڑ جاتی ہے - جماؤ اچھی طرح نہیں ہوتا - اور ایک دقت یہ بھی پیش آتی ہے - کہ لکھانے پتھر پر جانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے پتھر سکڑ جاتے ہیں - جسکے سبب سے بہت ہرج ہوتا ہے - ان تکلیفوں سے بچنے کے لیئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے - جو روانگی میں مثل ... ہے - اور جماؤ کی یہ کیفیت ہے - کہ جتنے پتھر مرضی ہو نکالیں سینچ لیجئے - تو نقش کا تجربہ ہو جاتا ہے - اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا - استعمال میں نہایت قابل قدر ہے جسنے خریدی اسنے تعریف کی منشی جگت نرائن صاحب ماہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں - کہ یہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے - جیسی کہ تعریف کیگئی ہے - قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار -

المشتہر کرشن سروپ دیوا منصرم ودیا درپن میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگر آپ بھولے بھالے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کی باتوں سے بچانا منظور ہو تو یہ کتاب ملاحظہ فرمائیے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مت کی ... حضرت مسیح ... حضرت مسیح کی ... حضرت مسیح کا ... حضرت مسیح ... یسوع کے معجزوں کے اقسام - انجیل کا خدا - عہد عتیق و عہد جدید ... دنیا میں ... پہلا سیلی - دوسری تیسری ... عیسائی صاحبان کی حکمت ... عیسائی صاحبان کا علمی کمال ... عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور انجیل کی ... - انجیل یوحنا ... حضرت موسیٰ کی کتاب - شعیا کی کتاب - حضرت سلیمان کی کتاب ... کی کتاب - ... عیسوی انجیلوں کے عقیدے ... حضرت مسیح کا عرب میں اوتار - حضرت مسیح ... اوتار - ... قوم کی خدمت ... الفاظ میں ادا کی ہے - یہ ایک سو اسی صفحہ ... عمدہ وسپید کاغذ ... پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ... اور ... فروخت ہوتی ہے - باوجود ان خوبیوں کے ...

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو - کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جواہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے - اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ نقشہ جات و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے جمن اور روش وغیرہ تیار کرنے کے قواعد ترکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں - کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی - ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے - اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام عمر پیدائش ملک موسم نہایت استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ وہ مضامین دیکھے زمانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیئے گئے ہیں - اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے - اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ وسپید لکھائی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے - قیمت صرف ایک روپیہ -

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھلدار بڑے درخت	(۵) پھول کے معمولی درخت
(۲) پھول کے بڑے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۳) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) شجر ذات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	رسالہ وغیرہ
(۱۲) گچھے دار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۴) درختان نادر	(۱۷) نوٹ منتخبات

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کرکے پورے سال کی قیمت مبلغ ... روپیہ پیشگی بھجوائینگے - انکو ایک جیب گھڑی بنام ... واچ قیمتی چھ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے مفت نذر کیجاویگی

المشتہر مینیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ۔

انعام — جو شخص ثابت کر دے کہ اسکو ہمارے ممیرے کے سرمہ سے بجائے فائدہ کے کسی قدر نقصان پہونچا ہے۔ اسکو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا جو بنک میں داخل کر دیا گیا ہے — انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آیندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ تحریر فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ حال میں گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر کو جنکو ہم نے امتحان کیمیاوی کے لئے یہہ سرمہ دیا تھا۔ بعد امتحان کیمیاوی اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ ممیرے کا سرمہ سیانگہ آہلووالیہ کا تیار کیا ہوا مضر اجزاء سے بالکل پاک اور خالص اعلی قسم کا سرمہ ہے اور ایک سفید جڑی بوٹی (ممیرے) سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہوسکتی ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ ۳ روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ۲ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ درخواست پر پتہ صاف خوشخط تحریر ہو۔

المشتہر پروفیسر سیانگہ آہلووالیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

چند صاحبان کے نام معہ پتہ از سندات میں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے تجربہ کر کے ممیرے کے سرمہ کو بلکہ سفید اکسیر کی خوبی کی جا لیں تصدیق کی ہے

جناب ڈاکٹر بی احمد اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ پارشو حیدر آباد دکن۔

جناب ڈاکٹر مسری پت سہائے صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ جھانسی۔ تاریخ ۲۔ جولائی ۱۸۹۶ء

جناب ڈاکٹر بخشی محمد اسحاق صاحب انچارج شفاخانہ پھلواڑہ ریاست سیالکوٹ تاریخ ۱۰۔ جولائی ۱۸۹۶ء

جناب ڈاکٹر غفار داد خاں صاحب انچارج شفاخانہ ہنور ریاست پٹیالہ۔ تاریخ ۲۲۔ جون ۱۸۹۶ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفی خاں صاحب انچارج شفاخانہ کالنگج ضلع ایٹہ تاریخ ۳۰۔ جون ۱۸۹۶ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور تاریخ ۷۔ جولائی ۱۸۹۶ء

جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب ڈویژنل میڈیکل آفیسر تعام لوہار بخم پور آسام ۱۴۔ جولائی ۱۸۹۶ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر تاریخ ۱۶۔ جولائی ۱۸۹۶ء

کچھ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پڑھنے والے ممیرے کے سرمہ کا اشتہار اخبار ہذا میں ملاحظہ فرماتے ہونگے اور اسکے مفید ہونیکی صداقت میں بہت سے ڈاکٹروں اور رئیسوں اور شریفوں کی اسناد خصوصاً ڈاکٹر صاحب ممتحن کیمیاوی گورنمنٹ پنجاب کا سارٹیفکیٹ بھی دیکھا جاتا ہوگا۔ ہر چند ہم نے اخبار میں بہت سے اشتہارات شایع ہوتے ہیں جنکی تعداد ہزاروں ہے۔ ہم بھی انہیں طرح سمجھتے ہیں اور

اسمیں شاذ و نادر ہی ایسے نکلیں گے۔ جنکا اشتہار حرف بحرف سچا ہو۔ مگر برخلاف اسکے ممیرے کا سرمہ والا اشتہار سچا ثابت ہوا۔ کیونکہ ہمنے پروفیسر سیانگہ جی صاحب آہلووالیہ کا خاص سرمہ دو رنگ کا سیاہ و سفید منگوا کر استعمال کیا۔ تو بہت ہی مفید پایا۔ ہمارے بعض دوستوں نے کہا کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر کی قسم سے اس سرمہ میں ڈالی گئی ہے۔ غرض کچھ ہی ہو آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے لاثانی اور نایاب چیز ہے۔ عالیجناب اسطوزان مسیح دوران حکیم سید عبدالعزیز صاحب عرف میرجی نبیرہ خواجہ غریب نواز اجمیری نے بھی جنکی عمر ۸۰ برس کی ہے۔ اور اپنی حکمت اور وسیع تجربہ کے مقابلہ میں کسی کی دوا کو پسند نہیں فرماتے۔ اس سرمہ کا استعمال کیا اور نہایت پاک بہت کچھ تعریف اسکی فرمائی۔ خوبی یہہ کہ کوڑیوں کے مول ہے۔ ہماری رائے میں ایسی نادر الوجود سرمہ کے مول میں دنیا بھر کی نعمتیں صدقہ کیجائیں تو زیبا ہے۔ ۵ پردہ عالم خود گفتہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔ جو آنکھوں کا دیکھتے ہیں ملاحظہ کرائیں اور نفع اٹھائیں اپنی آنکھوں کو بیماری سے بچائیں۔ کیونکہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔

پانچسو روپیہ انعام اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی صداقت میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں ہی مطلب کے لئے داخل ہے۔ (پروفیسر سیانگہ)

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں مثل بھائیوں کے برتیں" (اتھرو وید منتر کا پالن)

اخبار ست دھرم پرچارک

قیمت ہر ایک سے بحیثیت لیاقت ہے

جلد

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر کی کتابیں

ردّ قادیانی… اردو قیمت … رستیارتھ پرکاش … آنند … جیون چرتر بھگت پورن … جیون چرتر … حقیقت رائے … ناگری … ایک ردّ … پرچاری … ایضاً … پاٹھ … ایضاً حصہ دوم … سنجیون آنند … راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ … رسالہ … نیا ایک نیوگ کے اعتراضوں کا جواب … آریہ سماج … ست دھرم … ایضاً ناگری … جیون چرتر … رسالہ … اعتراضات ستیارتھ پرکاش …

کل فرمائشیں منیجر اخبار ہذا کے نام آنی چاہئیں۔

آریہ اوشدھالیہ بٹالہ

خاکسار نے چھٹے نمبر پر ذیل کی جبانی صحیح کیلئے آریہ اوشدھالیہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی بہبودی کے لئے کھول دیا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج معالجہ ازروئے ویدک یونانی پیر نجات سے کرانا چاہیں وہ بخوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک مدت سے ہمارے دلواصاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرانا دانائی نہیں ہے کیونکہ … دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈالکر نہ پھیریئے۔

جان افزا سرمہ … امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیابند۔ جلن۔ خارش۔ پڑبال وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید … سیاہ …

کوشٹ بل دائمی رس یہ معجون قوت باہ و عوارض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ جریان منی۔ احتلام۔ … نسیان کمزوری دماغ سستی … جو لوگ خلاف قدرت … اپنی صحت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ …

ضعف جگر یہ شرطیہ دوائی ضعف جگر … سانس کا چڑھنا ہاتھوں کا سو جانا وغیرہ علامتیں … اندر میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ … روپیہ۔

سوزاک کی دوا۔ خواہ کیسا ہی پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی … **آتشک کی دوا** جو اتھارہ سال کے لئے فائدہ بخش و مجرب … سے تیار کی ہے فی ڈبیہ … **آتشک کی گولیاں** ایسے کہ منہ نہیں آتا۔ آبلہ آتشک بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں فی ڈبیہ …

بھسما سر … جریان ضعف ہاضمہ … ہیضہ۔ درد شکم۔ نفخ شکم۔ خوراک خواہ تھوڑی کتنی … فی ڈبیہ … **لف کی گولیاں** … وضع الی فی بکس … **قبض کی دوا** … آرام ہو جاتا ہے فی بکس …

درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر اشتہاریل مالک آریہ اوشدھالیہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

نمبر ۳۲ | مطبوعہ ۳ مگھر سنہ ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۱۶ نومبر سنہ ۱۸۹۴ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

دیش ہتکا سپہ

महाजनो येन गतः स पन्थाः॥

جیسے بڑے پرش چلیں وہی راستہ ہے

سادھارن پرشوں سے اوپک یوگیتا اور بل رکھتے ہوئے جب ایک یوگیہ پرش کی کیرتی منشوں پر چھا جاتی ہے۔ یا کسی خاص گن سے اسکو سرو سادھارن بڑا آدمی ماننے لگ جاتے ہیں۔ تو اسکا کچھ کرم ٹھہرتا ہے کہ وہ عام آدمیوں سے آگے قدم بڑھاوے۔ وہ ایک جگہ ساکت نہیں رہ سکتا۔ اسکا اپنی ہی اسلیئے ہوتا ہے کہ وہ آگے بڑھ کر راستہ بتلا دے۔ یہ کیوں؟ اسلیئے کہ سادھارن پرش ہمیشہ سچے مارگ کی تلاش میں ڈانواں ڈول پھرتے ہیں منش ماتر کا جیون زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ ہر ایک حرکت میں اسکو راستے کی تلاش لگی ہوئی ہے سنسار میں دکھ اور کلیش کو ہم سادھارن لوگ جو جلد کے گھبرا اُٹھتے ہیں سادھارن جن اُس سے چھٹکارے کا راستہ تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ لیکن اودیا اندھکار کے باعث سے بھٹک کے رہ جاتے ہیں۔ اندھیرے میں دیا کل یہہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کہ کدھر کو چلنا چاہئیے۔ اِس دُنیا اوستھا میں تھوڑا سا پرکاش بھی اُنکے لیئے امرت کا کام دیتا ہے۔ اور پھر ایسے سمے میں جبکہ نشچت نہ ہو سکے کہ سورج کب اودے ہوگا سینکڑوں مختلف قسم کی روشنیوں کو دیکھ کر لوگ بے اختیار اُنکی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ اور اندھکار جنیہ دیاکلتا کو جلد دور کرنیکے لیئے سب نزدیک روشنی کو جا پکڑتے ہیں۔ چاہے وہ مشعل ہو یا چراغ۔ لالٹین ہو یا جگنو۔

سرو سادھارن بڑے آدمی کن کو مانتے ہیں؟ جنہیں ودیا سے النکرت خود پرکاش گرہن کر کے دوسروں کو جوتی دکھلانیکے یوگیہ سمجھتے ہیں۔ انکو ہی مہاجن کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ پس ست سے بڑے آدمیوں کا نام راہبر یا لیڈر اسلیئے رکھا جاتا ہے کہ اُنکے پاس روشنی ہونیکے باعث لوگ اُنکے پیچھے بلا تامل چل پڑتے ہیں۔ اور وہ جس راستہ سے گزرتے ہیں۔ اُسیکا نام مارگ رکھا جاتا ہے۔

اوپر کی تحریر سے ہی بدھیمانوں کے لیئے یہہ نتیجہ نکالنا کچھ کٹھن نہیں ہے۔ کہ خواہ کوئی منش راہبر بننے کی یوگیتا رکھتا ہو خواہ نہیں۔ اگر سرو سادھارن اُسکو ایک مرتبہ اپنا راہبر مان لیویں اور وہ بھی اُنکے اِس خیال کو اپنے عمل سے پکا کر دیوے۔ تو اُسکی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ ہر ایک پرکار کا سُدھار خواہ دھارمک ہو یا راج نیتک (پولیٹکل) اپنے کرمچاریوں سے یہہ امید رکھتا ہے کہ وے سانسارک بڑے سے بڑے کشٹ کو بھی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے اُسکی رکھشا کریں۔ تتنشیہ سماج ریفارمر دل جب دھرم یدہ میں پرورت ہونے کے لیئے اُدوت ہوتا ہے۔ تو اپنے ایک ایک مہیا کے آچرنوں پر اُسکی جے واپراجے کا نربہر ہوتا ہے۔ اگر اُس وقت دھرم ابھلاشی دل کا چھوٹا سے چھوٹا راہبر ایک قدم بھی غلط آگے دھرے۔ یا کسی مقابل تکلیف سے ڈر کر ایک قدم بھی پیچھے کی طرف ہٹا دے۔ تو جن پرشوں کی نگاہیں صرف اُسکی طرف ہی لگی ہوئی تھیں۔ وے فوراً گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک سادھارن پرش کے اناچار سوائے اسکے کہ اُس خاص پرش کے لیئے دکھ کا باعث ہوں سنسار کی کچھ نمایاں ہانی نہیں کر سکتے۔ لیکن ایک بڑے آدمی کا سادھارن سا اناچار بھی سدھار کے راستے میں ایک بڑی بھاری رکاوٹ کا روپ دھارن کر کے حائل ہو جاتا ہے۔ اور سینکڑوں نربل آتماؤں کا خون کرا ڈالتا ہے۔

لالہ لعل چند ایم اے۔ پریسیڈنٹ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور اور ہائی کورٹ کے پلیڈر جنہیں پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ میں بیٹھنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ بقول بعض اخباروں کے آریہ سماج کے لیڈروں میں سے ایک سمجھے جاتے تھے۔ وہ اپنے عمل سے لوگوں کو یقین دلاتے تھے۔ کہ جس دھارمک اور سماجک اصلاح کا بیڑا مہرشی دیانند نے اُٹھایا تھا۔ اُن میں آریہ سماج کو کامیابی دلانے کے لیئے وہ بھی نمایاں کام کرینگے۔ لالہ لعل چند جی کا دیانند اینگلو ویدک کالج کا پریذیڈنٹ پد آٹھ نو سالوں تک برابر قبول کرتے جانا ودیارتھیوں کو یہہ نشچے دلاتا تھا کہ لالہ صاحب موصوف کے آچرن اُن نوجوان ناتجربہ کاروں کے لیئے اخلاقی

مشعل کا کام دینگے۔ لالہ لعل چند جی کا پنجاب
یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے ساتھ تعلق تعلیم یافتہ
اصحاب کو یقین دلاتا تھا کہ وہ سدیو یہی یاد
کرکے کہ وہ پاروتی روشنی کا مخرج ہمیشہ سے
مشرق رہا ہے۔ روشنی کے پھیلانے میں کوشش
کرتے رہینگے۔ لالہ صاحب کا آریہ سماج سے
سمبندھ پنجاب کے تعلیم یافتہ اصحاب کے
لیے خصوصاً اور ہندو راشٹر کے لیے عموماً اس
یقین کی دلیل تھا۔ کہ لالہ لعل چند جی نہ صرف
ساماجک سنشودھن میں ہی نام اور قوم کے
لیے نمونہ بنکر دکھلائینگے۔ بلکہ آتمک سدھار کے
تکمیل کے راستے میں بھی سروسادھارن کو حوصلہ
دلانے والے رہبر ثابت ہونگے۔ لیکن افسوس
کہ لالہ صاحب نے ان سب بڑی پوتر اور گہری
ذمہ واریوں کو بھلا کر نہ کیول اپنے ہی مان
آتما کا تیسکار کیا۔ بلکہ ہزاروں امید وار
آتماؤں کے گھاتی ٹھہرے۔

لالہ لعل چند جی کی دھرم پتنی کا دیہانت ماہ
ستمبر میں ہو گیا تھا۔ ہمنے اسوقت لالہ صاحب
کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی تھی۔ اور باوجود
اصولی چند باہمی اختلافات کے سب آریہ
بھائی اس نازک موقعہ پر لالہ صاحب کے
درد کے شریک رہے۔ داہ کرم مہرشی دیانند
کرت سنسکار ودھی کے انوسار ہوا۔ اخبار
اور تعلیم یافتہ اصحاب نے لالہ صاحب کی
اخلاقی جرأت کی بڑی پرشنسا کی۔ لیکن
ان سب کا اتساہ کیسی ناامیدی کے ساتھ
تبدیل ہوا۔ جبکہ لالہ صاحب نے دوسرے
ہی دن سے پوران کا لیلا شروع کردی۔ اور
جن سوامی کو اپنے تعلیم یافتہ دوستوں میں بیٹھکر
منع کرتے تھے۔ انکو کھلے طور پر ادا کرنے

میں ذرا بھی نہ جھجکے۔ ہمیں جب ماہ [illegible]
جی انارکلی سماج کے ممبر نے اس امر کی
اطلاع دی تھی۔ اسوقت بھی ہمیں اس
خبر کے یقین کرنے میں کچھ تامل تھا کیونکہ
جبکہ آریہ پتر کا دہی میں چھپنے کے باوجود
لالہ صاحب کی طرف سے تردید میں صدائے
برخواست کا معاملہ رہا۔ اور معززین امرتسر
و لاہور سے اس امر کی تصدیق ہوئی۔ تب تو
شک کی گنجایش ہی نہ رہی۔ ہم ابھی تک لالہ
لعل چند جی کی صرف اس بزدلی پر ہی افسوس
کرتے ہوئے اس بگاڑ کا اندازہ لگا رہے تھے
جو لالہ صاحب کی بدولت ساماجک شدھار
میں ہوا۔ اور کوشش کرتے تھے۔ کہ اُن
آتماؤں کی تخمیناً تعداد دریافت کریں جنکے
کہ لالہ صاحب اپنے اس عمل سے گھاتی بنے
ہیں۔ کہ یکایک ایک ایسی خبر سنی جس نے
کہ ہمارے فکر کو تتر بتر کر کے ایک نیا پہاڑ
آگے کھڑا کردیا۔ اخباروں میں پڑھا۔ اور لوگوں
سے تصدیق ہوئی۔ کہ لالہ لعل چند جی کا
ارادہ ایک تیرا چودہ سالہ لڑکی کے ساتھ
بیاہ کرنیکا ہے۔ ناظرین یقین جانئیے۔ کہ جو
صدمہ اس خبر کے سننے اور تصدیق ہونے
سے ہم پر ہوا۔ ہم اسکا بیان نہیں کرسکتے۔ اصلاح
اور سدھار کے تیرہ و تار راستے میں سروسادھارن
کی رہنمائی کرنیوالے کتنے آدمی ہیں۔ ہم اُن
سبھوں کی تعداد انگلیوں پر گن سکتے ہیں جو
بہادری کے ساتھ وہ یاروپی لالٹین ہاتھ
میں لیے اصلاح کی اونچی پہاڑی پر
سروسادھارن کو لیجانے کے لیے اودت ہو
رہے ہیں۔ پھر ایسے نازک موقع میں اگر ایک
راہبر بھی اپنی لالٹین کو توڑ کر بھاگ کھڑا ہو تو

سروسادھارن میں جو ہلچل مچے اسکا اندازہ
ہی کیونکر لگ سکتا ہے۔ بھارت جننی کیوں نہ خون
کے آنسو بہائے۔ جبکہ اُسکے سپتر برسوں
تک اسکا بیڑا پار کرنے کی پرتگیا کرتے ہوئے
بھی اُسے منجدھار میں لیجا کر رام آسرے
چھوڑ دیویں۔ ایک سادھارن پرش جو کسی
بات کی پرتگیا نہیں کرتا۔ جب الشودریہ ہوکو
توڑتا ہے۔ تو لوگ اسکو ایک دفعہ نظر حقارت
سے دیکھتے ہیں۔ اور پھر اُس کا خیال تک نہیں
کرتے۔ لیکن جس شخص نے دیش اور قوم دھرم
اور سماج کے سدھار کا بیڑا اٹھایا ہو اسکے
اپنی ادھیہ پدوی سے گرنے پر تو ہر ایک
سدھارک پرش خون کے آنسو روتا ہے۔ لالہ
لعل چند جی کی اس اخلاقی تبدیلی نے ہزاروں
ڈانواںڈول ہردیوں کو تو بالکل نربل کر دیا
ہوگا۔ اور سینکڑوں مضبوط ہردیوں تک
کو ہلا دیا ہوگا۔

جب لالہ لعل چند سے ودیا وہ اور اعتبار میں
مانیہ پرش برادری کی صرف دھمکیوں
سے ڈر کر اپنے وشواس کے برودھ چلے دان
تھا اگر یہ پرش اُن کی دھمکیوں کو اپنے عمل سے
ضروری ثابت کر دکھائیں۔ تو کسی سادھارن
پرش کا حوصلہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے [illegible]
کے لیے سماجک برادری کا مقابلہ کر سکے
اور پھر نوجوانوں میں اگر کسی کو بری عادات پیدا
کر جاوے۔ تو اسکے لیے ذمہ دار کون ہو سکتا ہے
جب لالہ لعل چند جی سے سنجیدہ آدمی اس
عمر میں ویدک سدھانتوں کے برخلاف
باوجود پتر پوتوں اور ناتیوں کی موجودگی
کے ایک ایسی لڑکی سے بیاہ کرنے کے لیے
تیار ہو جاویں۔ جو شاید انکی لڑکیوں سے

بھی عمر میں چھوٹی ہو۔ تو پھر چھوٹی عمر
میں شادی کے نقصانات جتلانے اور انہیں
دور کرنے کے لیے اودوست ہونیکا حوصلہ
کیسے پڑسکتا ہے۔ کہاں چودہ اور کہاں چالیس!
ویدکیول ایک مرتبہ ہی کماری اور کمار کے بواہ کی
آگیا دیتے ہیں۔ یہاں نہ صرف اپنی اصول کی
خلاف ورزی ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ریفارمر تو بھی
اُن کی کوششوں پر پانی پھیرتا ہے۔ جو کہ بودوار
ستری پرش کی عمر کے تناسب کے بارے میں
سدھار رہے ہیں۔ ہم اس بات کو ماننے کے لیے
تیار ہیں۔ کہ کوئی انسان بھی موجودہ حالت
میں مکمل نہیں ہے۔ اور ساتھ ہی ایسے بواہ
روپی سمبندھ کو ویدک گن کرم انوسار ہو۔ بڑا
پوتر سمجھتے ہیں۔ لیکن جبکہ ویدک دھرم ہمیں
سکھلاتا ہے۔ کہ کمار کے ساتھ ہی کماری کا
بواہ ہونا چاہیئے۔ اور رنڈوا پرش بدھوا
سے ہی سمبندھ کرسکتا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ
چالیس سالہ پرش کے لیے بیس سالوں سے زیادہ
عمروالی ستری کو ہی مناسب خیال کرتا ہے
تو ان نیموں کو پاؤں تلے روندنے والوں
کے ساتھ ہماری ہمدردی بالکل نہیں ہوسکتی
لالہ لعل چند جی سے ہم باادب درخواست
کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی حالت اور ذمہ داری
پر پھر غور کریں۔ اور اگر انہوں نے اس
بواہ کے لیے کسی قسم کا اقرار بھی کیا ہے۔ تو
اُسے واپس لیکر نیائے انوسار کسی مناسب عمر کی
بدھوا سے سمبندھ کرکے نہ صرف اپنا ہی سودھار
سدھ کریں۔ بلکہ اصلاح کے میدان میں ایک
قدم آگے رکھکر آئندہ نسلوں کی بہتری کے
سامان چھوڑ جاویں۔ اسوقت سماجک
سدھار کے میدان سے علیحدہ ہوکر جان چھوڑنے

کی کوشش کرنے سے بریت نہیں ہوسکتی
کیونکہ پبلک رائے کا کورٹ مارشل ایسی حالت
میں بھی اپنا فیصلہ دینے سے باز نہیں رہ سکتا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

استھرتا کی پراپتی دُستر ہے۔ جب تک کہ
اندریاں وش میں نہ ہوں۔ سنسار کا بڑا
بھاری پرچار تھہ اس کی منشوں کے لیے
نئی نئی ضرورتیں گھڑنے میں لگا ہوا ہے
اور پھر انکے لیے سامان مہیا کرکے سمجھ لیتا
ہے کہ اسنے سورگیہ راجیہ کو کسیقدر پرتھوی
کی اور کھینچا ہے۔ لیکن ہماری اندریاں اس
اگنی کی طرح ہیں جو بھوگ روپی گھی کے
سنیوگ سے اور زیادہ تیز ہوتی ہیں۔
ایک وشے کی پراپتی ہوتے ہی تین نئے
وشیوں کے بھوگ کی ضرورت ہماری اندریاں
اپنے لیے خود پیدا کرلیتی ہیں۔ اسلیئے
وہی سجن اور بدھیمان ہیں۔ جوکہ وشے بھوگ
کی خواہشوں کو دبانے کے لیے پرماتما سے
بل حاصل کرتے ہیں۔

سکرٹری سناتن دھرم سبھا لاہور کا

ایک چھپا ہوا اشتہار ہمارے پاس آیا
جسمیں انہوں نے یہہ ظاہر کرکے کہ مسایل
فی متنازعہ ہندو دھرم سبھا اور آریہ سماج
پر بحث کرنے سے آریہ سماج پہلوتہی کرتا ہے
آریہ سماج کو شاستراتھ کے لیے چیلنج دیا ہے
ہم کو نہایت افسوس ہے۔ کہ سکرٹری صاحب
نے اشتہار کے مضمون میں بالکل تجاہل عارفانہ
سے کام لیا ہے۔ کیا سکرٹری صاحب اُن
شاستراتھوں سے ناواقف ہیں۔ جو مدت
سے آریہ سماج اور دھرم سبھا کے درمیان
ہوتے آئے ہیں۔ مہادیو کیشوانند جی اودھوا
کے آنے پر لاہور میں بھی آریہ سماج نے
شاستراتھ کے لیے چیلنج دیا تھا۔ اسوقت
کی باہمی خط وکتابت چھپی ہوئی موجود ہے
جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندو دھرم سبھا
نے اسوقت شاستراتھ سے صاف پہلو
تہی کی۔ پنڈت گوکل چند سخت زبان کے
حیدرآباد دکن سے بلا شاستراتھ کیئے اپنی
سبھا سے ہٹ لیکر بھاگ آنے کا اقبال آپکے
ہی اخبار سرگرم آرگن منڈوالا نے کیا ہے
حال کا ہی ذکر ہے کہ امرتسر میں آپکے
مہامنڈل کے جنرل سکرٹری نے شاستراتھ
سے پہلوتہی کی۔ پس آپکا یہہ لکھنا کہ آریہ
سماج ستیہ کے نرنے کرنے سے پہلوتہی
کرتا ہے۔ واقعات پر مبنی نہیں ہے۔ آریہ
سماج کا تو اصول ہی یہہ ہے کہ وہ ستیہ
کو گرہن کرنے اور استیہ کو تیاگ کرنیکے
لیئے سربدا اودیت رہے۔ آپ لاہور کے سالانہ
جلسہ کے موقعہ پر مشورہ کرنے کی آریہ سماج کو صلاح
دیتے ہیں۔ لیکن کیا آپ کوئی موقعہ ایسا بتلا
سکتے ہیں۔ جبکہ آریہ سماج کے ممبروں نے کسی
صلاح مشورے کے لیئے آپ سے مہلت مانگی
ہو۔ اگر درحقیقت سناتن دھرم سبھا لاہور کو
ستیہ اور استیہ کا نرنے کرنا منظور ہے (جو
ایک دو دن میں ناممکن ہے) تو ہم بڑے
سرل اور سیدھے نیم آپکے روبرو پیش کرتے
ہیں۔ امید ہے کہ وہ اُن نیموں کو قبول کرکے

ستیہ اور استیہ کا نرنے کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاوینگے۔ اول شاستراتھ تحریری ہو۔ (۲) جس زبان میں آپ شاستراتھ کو پسند کریں ہمیں منظور ہوگا۔ (۳) سناتن دھرم سبھا اپنی جانب سے ایک ودوان کو پیش کرے اور ہم اپنی طرف سے ایک پیش کرینگے۔ یہہ دو نو ودوان اپنے اپنے کمیش کے اور ودوانوں سے صلاح ہو کر اپنی دلیلیاں اور بیان قلمبند کر کے پیش کریں۔ (۴) اس مباحثے کے لئے ایک خاص رسالہ جاری کیا جاوے جسکا نصف خرچ ہم ادا کرنے کے لئے تیار ہیں اور نصف خرچ سناتن دھرم سبھا ادا کرے۔ امید کیجاتی ہے کہ شاستراتھ کے شائقین کچھہ بھی بوجہ خرچ کا ذمہ اوٹھانے والوں پر نہ پڑنے دینگے۔ (۵) جو فریق ایک مسئلے کے اثبات کو پیش کرے۔ پہلی تحریر اسکی جانب سے نکلے۔ جسکا جواب دوسرا فریق دیوے اسی طرح ہر ایک مسئلے پر دس دس تحریریں دونوں جانب سے نکلیں۔ کیونکہ اگر حد نہ باندہی گئی تو امید نہیں کہ ایک مسئلے پر بھی بحث کبھی ختم ہو۔

یہہ سیدہے سادے نیم ہیں۔ جنکو قبول کرنے میں سناتن دھرم سبھا لاہور کو کوئی بھی تامل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ ہی انہیں لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ منتری مہاشے بہت جلد ہمیں اپنی سبھا کی رائے سے سوچت کرینگے۔

ہمنے بڑی خوشی سے سنا ہے کہ پنڈت ہربلاس سارڈا بی اے پرادیکاری سبھا کے ودوان جائنٹ سکرٹری مہاراول جی ریاست جیسلمیر کے گارڈین (ولی) مقرر ہوئے ہیں۔ ہم جہاں ایک طرف اپنے بہائی کو دہنیاواد دیتے ہیں۔ کہ برٹش گورنمنٹ نے انکی لیاقت کی داد دی۔ وہاں ان سے امید رکھتے ہیں۔ کہ اپنی نازک ذمہ واری کو اس طرح پر ادا کرینگے۔ کہ آریہ سماج کے لئے فخر کا مقام ہو۔ اور ساتھہ ہی اسکے یہہ بھی امید رکھتے ہیں کہ پنڈت جی پرادیکارنی سبھا کے کام میں بدستور دلچسپی لیتے رہینگے۔

ہمعصر وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ جو اپنی انوکھی لیکن ہتیارتہہ رایوں کے لئے مشہور ہے پشاور آریہ پتری پاٹھشالا میں ۳۰ لڑکیوں کی تعداد کی خبر سنا کر لکھتا ہے "اگر اسکول کے تعلیم یافتے عہد کر لیں۔ کہ تعلیم کی تکمیل تک کسی لڑکی یا لڑکے کا بیاہ نہ ہو۔ تو اسکول میں ہر ایک تعلیم یافتہ نظر آوے۔ بگاڑنا بھی ہمارے ہی ہاتہہ ہے سنوارنا بھی ہمارے ہی ہاتھہ ہے"۔ ہم اپنے ہمعصر کے ایک ایک شبد سے اتفاق کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں ہندو قوم کے ایک عمل سے اسوقت خوف ہو رہا ہے۔ کہ مبادا انتی کا رخ کہیں الٹ نہ پڑے۔ ساماجک سنشودھن کی تحریک کو جن گہبرائے پرشوں نے غور سے مطالعہ کیا ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ چھوٹی عمر کے بواہ کی بدرسم کی جڑ کاٹنے میں کچھہ نہ کچھہ کوشش اس طرف ہو رہی ہے۔ لیکن زیادہ وچار سے معلوم ہوگا۔ کہ جہاں پتا اپنی پتریوں کی چھوٹی عمر میں نسبت کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ وہاں لڑکوں کی سگائی کم عمر میں ہی کر دی جاتی ہے۔ جسکا نتیجہ یہہ ہو رہا ہے۔ کہ باوجود سلاکشتھار دینے کے بھی بڑی عمر کی لڑکیوں کے لئے پوگیہ ور نہیں ملتے۔ ہم لوگوں نے اس بارے میں اصلاح غلط طریقہ پر شروع کی ہے ہم بارہا ان کالموں میں ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ اگر لڑکوں کے والدین پرتگیا کر لیں۔ کہ وے اپنے لڑکوں کے لئے بدہو کی تلاش اسوقت شروع کرینگے۔ جبکہ لڑکا کم از کم ۱۸ یا ۲۰ برس کا ہو جاوے تو آپکو ایک لڑکی کا بھی بواہ چھوٹی عمر میں دیکھنا نصیب نہ ہو۔ ورن بیوستھا کی مناسب اصلاح بھی اس اصلاح کی مد میں بڑی ضروری ہے لیکن وہ ایک ایسا وشیہ ہے۔ جسپر ہم اور کاموں سے فارغ ہو کر کچھہ عرصہ بعد کام کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں۔

دیسی ہمعصر وید پرچار فنڈ کی نسبت حسب ذیل لکھتا ہے۔ "وید پرچار فنڈ کے لئے دس لاکہہ کی ضرورت ہے ہندیں اسقدر ویدک دہرم کے ماننے والے رہتے ہیں۔ کہ اگر وہ اس مبارک کام کے لئے فی کس چار آنے ہی دیں تو دس لاکہہ بہہ ہو سکتا ہے۔ لیکن مرد میدان بننے والے اور سخاوت اور پرادیکار کے جوہر دکھلانیوالے کہاں ہیں

شیر قالیں دگر و شیر نیستاں دگر ست

آریہ بھائیو کیا شیر قالین ہی بنے رہو گے۔ یا شیر نیستاں بنکر دکھلاؤ گے۔

حیدر آباد دکن کے پولیس کوتوال نے

آریہ سماج کے اوپدیشک رجو اتیا چار کئے انکا ذکر ہم گذشتہ نمبر میں کر چکے ہیں۔ وہانکے

خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ آریہ سماج کے
پورشارتھی ممبروں نے قریباً تین سو روپیہ
چندہ اکٹھا کر کے وکلاء کی معرفت اپنی آدیہ نشک
کا پرچار کھلوانے کی کوشش کی ہے۔ گو ایک دو
وکلاء صاحبان نے مفت پیروی کرنے کا
وعدہ کیا ہے۔ تاہم امید نہیں کہ تین سو روپیہ
اس بڑے کام کے لیئے کافی ہو۔ ہم اپنے حیدرآبا
آریہ سماج کے بھائیوں کے دہرم بہاؤ کی پرشنسا
کیئے بنا نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے ایسی سخت
مخالفت کے باوجود اپنے گرتبیہ کرم کو پالن
کرنے میں دڑھتا دکھائی ہے۔ ہم آریہ سماج
کے دھناڈہ ممبروں سے اپیل کرتے ہیں کہ اسوقت
حیدرآباد آریہ سماج کے سبھاسدوں کو دہن سے
ضرور مدد دیویں۔ تاکہیں ایسا نہ ہو کہ دہن
کے ابھاؤ سے بہادران کا پورشارتھ ہاتھ کے
رہجاوے۔

[illegible]

ایڈیٹر صاحب کی نکما ونکی ما ی کا مضمون

سردار ہرنام سنگھ (مظفر گڑھ) بیند اشرم
راستہ لالہ رام کرپال کے خط میں ملاحظہ کیجئے۔ ایڈیٹر

سدھاشرم

ڈیئر ایڈیٹر صاحب دہرم پرچارک جالندھر
مہاشئے۔ آپ کے اخبار پانچ صفحہ ۲۲ کالم

مضمون سدھ آشرم کی بابت عرض ہے کہ
مقام داودو تک سندھ میں ایک پنڈت
ہاکو شیش الس اینگو موجود ہیں۔ انہوں نے بھی
سدھ آشرم کا سیر کیا ہے۔ انکا بیان ہے کہ
انہوں نے ان سب مہاتماؤں کے درشن کیئے
ہیں اور اب وہ پھر بھی تیار ہیں۔ وہ فرماتے
ہیں۔ کہ دو صد روپیہ ایک آدمی کے لیئے خرچ
آتا ہے۔ اور اگر کوئی اور دو آدمی جانا چاہیں
اور انکے سفر کا خرچ دے سکیں۔ تو وہ بخوشی
جانیکو تیار ہیں۔ کیونکہ وہ سادہو ہیں۔ اسواسطے
روپیہ انکے پاس اپنا موجود نہیں ہے۔ اس مقام
کا نام ناصر باز Mansee Bazar اور
پاکو Khana Yaska پہاڑ میں ہے۔
تبتھم اور بھوٹان کی ریاستوں کے پرے
ہیں۔ اور تو برابر ریل اور باقاعدہ سڑک
ہے۔ لیکن پچیس کوس مشکل گذر راستہ ہے
جس میں سات کوس سیدھی چڑھائی ہے اور
۱۳ کوس تک تو بعض جگہ آدمی کی آبادی نظر
آتی ہے۔ اس سے پیچھے بالکل آبادی کا نشان
بھی نہیں۔ صرف سفید برف نظر آتے ہیں
وہاں جو سیدہ لوگ رہتے ہیں۔ انہیں سے
چند آدمی کا تک دیہاتوں میں ناصر بازار میں
سودا وغیرہ خریدنے کے واسطے اترتے ہیں
وہ لوگ صرف چھون کی ساگری خریدتے ہیں
جو وقتاً فوقتاً وہاں ہون کرتے ہیں۔ وہ جودہ
بڑے اونچے سیدہ ہیں۔ وہ تو کبھی آدانہ
ساتھ ہیں۔ جیسا کہ کوئی کبھی خواب میں بولتا ہو
مگر بعض ایسے سیدہ ہیں جو چلتے پھرتے ہیں۔
انکی خوراک پھل پھول ہے۔
اور بعضے صرف ہرڑ Hareer
یا بہیڑا Bahera کی قسم میں اور

بعض صرف پانی پیکر زندہ رہتے ہیں۔ بعضے
خاکستر پانی میں ملا کر پی جاتے ہیں۔ وہاں بھوکھ
انسان کو کم ستاتی ہے۔ راستے میں سردی ہے
اور وہاں کانگڑی کی بہت ضرورت ہوتی ہے
مگر اوپر جا کر سردی نہیں ہے۔ بڑی خوشی اسجگہ
ہوتی ہے۔ وہانکے باشندے بڑی خوشی سے
رہتے ہیں۔ وہ گفا Gufa میں رہتے ہیں
ہیں۔ جنمیں سے ایک میں بالکل کتابیں جو کہ تحریری
ہیں پڑی ہوئی ہیں۔ اگر انسان وہاں جا کر رہے
تو عمر تک ختم نہ ہوں۔ پس آپ اخبار میں
درج کریں کہ اگر کوئی صاحب جانا چاہیں
تو اپنا خرچ اور پنڈت صاحب کا خرچ بھی
تیار کریں۔ یہہ پنڈت صاحب بڑے ودوان
ہیں۔ سنسکرت میں خوب مہارت رکھتے ہیں۔ علم
ڈاکٹری بھی جانتے ہیں۔ انگریزی بھی جانتے ہیں

راقم
رام رکھا انسپکٹر ڈاکخانجات کراچی

حصار

پریہ ور ایڈیٹر ست دہرم پرچارک۔ نمستے
سند حسب ذیل رزولیوشن جو ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء
کو اشٹرانگ سبھا حصار سماج نے پاس کیئے ہیں۔
آپکی خدمت میں اطلاع کے لیئے بھیجتا ہوں
(۱) اخبار بھارت سدھار مطبوعہ ۲۵۔ اگست
۱۹۰۷ء و ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۳ ماہ دو
۱۹۰۷ء میں جو سوالات متعلقہ سماج ہذا دربارہ
متعلق پر تی نذہی سبھا کیئے گئے ہیں۔ وہ اخبارات
نزدیک کو نہیں کرنے چاہیئے تھے۔ اب ان کو
تحریر کیا جاوے کہ آئندہ براہ مہربانی اس
قسم کے سوالات حصار سماج کی نسبت نہ اٹھایا کریں

(۲) بہارت سودھار مطبوعہ ۹ - اکتوبر ۱۸۹۵ء
کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ ایک اور
پرتی ندہی سبھا پنجاب قایم ہوئی ہے - کہ
جسکے پریذیڈنٹ لالہ ملک راج جی ہیں - اور یہہ پرتی
ندہی سبھا اُسی پرتی ندہی سبھا کے بعض ممبران
نے قایم کی ہے - جو اُس سے پہلے تھی اور
چونکہ اس سے پہلے آریہ سماج کا تعلق اُس پرتی
ندہی سبھا سے تھا - اسیدہ منہ موسنے کے سبب سے
اصلی پرتی ندہی سبھا کونسی ہی - اسواسطے
آئندہ یہہ سماج کسی پرتی ندہی سبھا سے تعلق
نہیں رکھنا چاہتا -

(۳) کہ جس تاریخ تک باضابطہ طور پر دوسری
پرتی ندہی سبھا قایم نہیں ہوئی تھی - اُس تاریخ
تک سماج چندہ اُس پرتی ندہی سبھا کو بھیجا جاوے
جسکے پریذیڈنٹ لالہ منشی رام جی ہیں -

یہہ رزولیوشن آپکی خدمت میں بحیثیت ایڈیٹر
اخبار دھرم پرچارک پریذیڈنٹ پرتی ندہی سبھا
کے بھیجے جاتے ہیں - کرپا کر کے انکے پہنچنے
کی اطلاع دیں -

آپکا خادم
جو رامنی سکرٹری آریہ سماج حصار

(نوٹ) یدی حصار سماج سوالات سے
بچنا چاہتا ہے - تو اُسکو یہی مناسب
نہیں ہے - کہ پرتی ندہی سبھا جیسے آرگنزیشن
پر من مانی رایوں کا اظہار کیا کرے - آپ
یدی بے تعلق بننا چاہتے ہیں تو ان الفاظ
کے کیا معنے ہیں کہ "اب دو ہونیکے کارن
اصلی پرتی ندہی سبھا کونسی ہے" کیا اگر
ایک سبھا کے کچھہ ممبر سبھا کی کثرت رائے
سے گھبرا کر من مانی دوسری سبھا کھڑی کرلیں
تو اصلی سبھا معدوم ہو جایا کرتی ہے ؟ کیا
اگر پارلیمنٹ انگلستان سے باغی ہو کر چند
ادہکاری لبنیان ایک جدا پارلیمنٹ
کھڑا کرلیں - تو انگلستان میں کوئی اصلی
پارلیمنٹ ہی نہ رہیگا ؟ اگر اسی طرح سے
اگر چار پانچ سماجوں اور چار پانچ سماجوں نے
ملک پنجاب کے آریوں کی کثیر التعداد رائے
کے برعکس ایک سبھا کھڑی کرلی تو پنجاب
سے آریہ پرتی ندہی سبھا معدوم ہو سکتی ہے ؟
ساتھہ ہی ایسکے آپ نئی پرتی ندہی سبھا کو
باضابطہ بتلاتے ہیں - کیا اسکا نام "نقلی
باضابطہ پرتی ندہی سبھا" رکھا جاوے
بہر صورت ہم آپ سے امید رکھتے ہیں کہ
یدی آپ نے سنتہ کی حالت میں آریہ پرتی
ندہی سبھا پنجاب سے قطع تعلق کیا ہے تو آپ
براہ مہربانی آئندہ کو ملک میں رائے زنی
سے باز آئینگے - اور سچی تحقیقات کے لئے
اپنے پردے کھلے رکھیں گے - ایڈیٹر

بٹالہ

جناب ایڈیٹر صاحب - میں نہایت شکر
گذار ہونگا - اگر آپ براہ ہمدردی انسانی اس
اپیل کو درج اخبار فرمادیں -
اب یہہ بات سب پر اچھی طرح سے ظاہر
ہو گئی ہے کہ شہر بٹالہ تمام صوبہ میں امسال سب
سے بدقسمت رہا - اگر ہیضہ صاحب تشریف لے گئے
تو یہاں بھی - اگر بخار نے تباہی مچائی - تو اسی
جگہ ہزارہا آدمی اسکی قربانی ہو گئے سینکڑوں
کو یتیم بنا دیا - بیسیوں بیوہ اسکی جان کو رو رہی
ہیں - پچھلے دو ماہ میں اوسط اموات روزانہ چالیس
کے قریب رہی - ایسے چھوٹے سے قصبہ میں جسقدر
خوفناک تباہی اس مہلک اوسط اموات
سے ہو سکتی ہے - اسکا اندازہ آسانی ہو سکتا
ہے - میونسپل کمیٹی نے اپنی طرف سے کوئی
دقیقہ باقی نہ چھوڑا - عرصہ دراز تک غریب
محتاج بیماروں کو مفت ہر ایک ضروری
دوا دیگئی - ہسپتال کا یہہ حال تھا کہ اوسط
حاضری روزانہ پانسو تھی - ہر ایک امر عام
قاعدہ ہو گیا ہے - کہ جب کوئی وبا وغیرہ
پھیلتی ہے - تو بیچارے غریبوں کی مشکل
آتی ہے - انہیں پر تباہی مچتی ہے - ایسا
ہی حال یہاں ہے -
پادری صاحبان مقیم بٹالہ کو یہہ تجویز اچھی
سوجھی کہ ایک انجمن ہمدردی بیماران قایم
کیجاوے - چنانچہ فوراً ایسا کیا گیا - اور
فہرست چندہ کھولا گیا - عیسائی بھائیوں
نے باوجودیکہ وہ شہر سے علیحدہ رہتے
ہیں - دل کھولکر چندہ دیا - جناب ڈپٹی
کمشنر بہادر نے نہایت ہمدردی ظاہر فرماکر
سو روپیہ - اور جناب ڈنڈس صاحب بہادر
نے ۵ روپیہ غریبوں کی امداد کے لئے
عنایت فرمائے - اور بہت سے انگریز اور
دیسی صاحبان نے بھی حسب مقدور
چندہ دیا - چنانچہ اسوقت تک زاید از
چار صد روپیہ جمع ہو گیا ہے - اور اور
ہو رہا ہے - اور برابر غریب بیماروں کو
حلقہ وار دودھ گوشت چاول وغیرہ
سے حسب ضرورت امداد دیجاتی ہے اور
ڈاکٹر گرین صاحب جنکو پادری صاحبان
نے بلایا ہے - گھر گھر پھرکر بیماروں کو دیکھتے
پھرتے ہیں - اب کمیٹی نے یہہ تجویز سوچی
ہے کہ چونکہ موسم سرد آگیا ہے - اور غریب

بیماروں کو سردی کی دیگر بیماریوں کا اندیشہ ہے۔ جیسا کہ کچھہ ظہور ہو چکا ہے۔ اسلیئے غریب بیماروں کی علاوہ کہانے کے کچھہ گرم کپڑے سے امداد کیجائے۔ مگر اس کے لیئے زیادہ روپیہ کی ضرورت ہے۔ ہیں نہایت امید کے ساتھہ پبلک کے عالی ہمم اور فیاض حضرات سے ملتجی ہوں کہ اس کار خیر کے لیئے جو کچھہ ممکن ہو چندہ سے مدد فرماویں اور اپنے دوستوں کو بھی کار خیر میں شریک فرماویں۔ رسید معہ شکریہ ابلاغ ہوگی۔ اور یہہ کار خیرات ہے اسلیئے دیگر یورپین و ہندوستانی صاحبان جنکو نسل انسان سے کچھہ بھی ہمدردی ہے۔ ضرور اس نازک موقعہ پر اپنے بٹالہ کے غریب محتاج بہائیوں پر توجہہ فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔ اب ہرگز موقعہ نہیں ہے۔ اسلیئے جلدی کرنی چاہیئے۔

پبلک کا خادم
رگھوناتھہ سہائے بی۔ اے۔
سکرٹری انجمن ہمدردی بٹالہ

ستارہواں سالانہ جلسہ آریہ سماج امرتسر

۲۷، ۲۸، ۲۹ ماہ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو آریہ سماج امرتسر کا سالانہ جلسہ بڑی دہوم دہام سے سماپت ہوا۔ پنڈت دہرم چند صاحب پریسیڈنٹ آریہ سماج مذا کے سفید شگفتہ زمین میں جو بالمقابل بھشیر بالی بابو کنہیا لال صاحب وکیل امرت سر کے واقعہ ہے۔ ایک نہایت خوبصورت پنڈال بنایا تھا جسکو پتوں اور گملوں سے بخوبی آراستہ کیا گیا تھا۔ اسمیں دو دروازے تھے۔ ایک باہر کا دروازہ اور دوسرا اندر جانیکا دروازہ یہہ ہر دو دروازے محرابوں سے سجائے گئے تھے۔ اور یہہ محرابیں پتوں سے سجائی گئی تہیں۔ باہر سے انیکو ممبر تشریف لائے تھے۔ بخوف طوالت ان سب صاحبان کے نام اسجگہ تحریر کرنا مناسب خیال نہیں کرتا ہوں۔ صرف چند اصحاب کے نام لکہتا ہوں۔ لالہ منشی رام صاحب پریسیڈنٹ پرتی ندہی سبہا پنجاب جالندہر سے۔ ماسٹر درگا پرشاد صاحب پریسیڈنٹ آریہ سماج لاہور۔ لالہ جیون داس۔ لالہ کرانا تہہ صاحب۔ لالہ تولارام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری پرتی ندہی سبہا پنجاب لاہور۔ لاہور سے۔ ماسٹر حنبا داس صاحب شاہدرہ سے۔ لالہ جیون لال صاحب چندوسی سے لالہ دیوی چند صاحب دہرم سالہ سے بابو گوکل چند صاحب چمن سے۔ لالہ ہری رام صاحب بہیرہ سے لالہ توہی رام صاحب ڈیرہ اسمعیلخاں سے۔

ان صاحبان اور دیگر صاحبان نے ہمارے جلسہ کی رونق کو بڑہایا۔ اسلیئے انکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ صاحبان اوپدیشک میں سے پنڈت کرپا رام صاحب۔ پنڈت پورنانند صاحب اور برہمہ چاری برہمانند جی تشریف لائے تھے پنڈت بہیم سین صاحب بھی الہ آباد سے تشریف لائے تھے۔ ۲۷۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو شام کے پانچ بجے جلسے ارتار سے نگر کیرتن شروع ہوا باہر کے بھائی بھی شامل تھے۔ نگر کیرتن شہر میں نہایت کامیابی سے ہوا۔ اور لوگوں کے کانوں میں آریہ دہرم کی خوشی سنائی گئی۔ ۲۸۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ بموجب پروگرام اول ہون کرایا گیا۔ ہون میں شریمان پنڈت بہیم سین صاحب سبہاپتی آریہ سماج پریاگ (الہ آباد) پنڈت رام کشن صاحب پلیڈر۔ ماسٹر درگا پرشاد صاحب۔ برہمہ چاری برہمانند جی پنڈت دہرم چند صاحب پردہان آریہ سماج امرتسر۔ پنڈت دولت رام صاحب۔ لالہ جیوندا رام صاحب۔ لالہ منشی رام صاحب پردہان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب شامل تھے۔ ہون یگ نہایت پہرتی سے ہوا۔ اسکے بعد ۱۵ منٹ کے لیئے بہجن ہوئے۔ اور پھر وید پاٹھہ ہوا۔ وید پاٹھہ شریمان پنڈت بہیم سین صاحب۔ پنڈت دولت رام صاحب۔ برہمہ چاری برہمانند۔ پنڈت رام کشن صاحب۔ لالہ منشی رام صاحب۔ ماسٹر درگا پرشاد صاحب۔ پنڈت دہرم چند صاحب و پنڈت پورنانند صاحب نے کیا۔ اسوقت عجیب سمہ تھا۔ گویا کہ ویدک زمانہ لوگوں کی نظروں میں آرہا تھا۔ اسکے بعد ۱۰ ¾ بجے سے ۱۱ ½ بجے تک آتم آستکی پر پنڈت دولت رام صاحب کا لیکچر ہوا۔ یہہ اوپدیش ایسا تھا کہ لوگ بطور تصویر بیٹھے تھے۔ اور پنڈت صاحب کا اوپدیش سن رہے تھے۔ اسکے بعد ماسٹر درگا پرشاد صاحب فاضل لکچرار کا لکچر سنسکاروں کی فلاسفی پر ہوا یہہ لکچر تقریباً کوئی ڈیڑھ گہنٹہ تک رہا۔ بموقعہ پر یہہ کہنا کہ ماسٹر صاحب موصوف نے یہہ کہا اور وہ کہا فضول سا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ ماسٹر صاحب کے معلومات کس درجہ کے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے ضرورت سنسکاروں کی علاوہ کاست بیان کی اور بتلایا کہ سنسکاروں کا کرنا نہایت ضروری ہے زان بعد بہجن ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ بعدہٗ پھر کارروائی شروع ہوئی ۲ بجے سے ۲ ½ بجے تک بہجن ہوئے۔ اب دہرم چرچا کا وقت تھا ماسٹر آتمارام صاحب نے تا دا ولند کھڑے ہو کر اعتراض کیا

کہ جو صاحب آریہ سماج کے ممبر نہیں ہیں
وہ کوئی سوال جسمیں انکو متعلقہ آریہ دہرم
کوئی شک ہو کریں۔ مگر کسی نے کوئی پرشن
نہ کیا۔ دوبارہ بیچ ا نوٹس کیا گیا۔ مگر پھر بھی
کسی صاحب نے جرات نہ کی۔ جب کسی صاحب نے حسب ہدایت
متذکرہ بالا نے کوئی پرشن نہ کیا۔ پھر ماسٹر صاحب
نے فرمایا۔ کہ اب جو صاحب ممبران آریہ سماج
میں سے جو صاحب کوئی پرشن کرنا چاہیں
کریں۔ اسپر لالہ گوردہنداس صاحب ساکنہ
ملتان (یہہ صاحب مانس پرچارک سبھا کے
ممبر ہیں۔ اور آپ ہی ہیں جو کہ مراد آباد سے
بھاگ گئے تھے) نے سوال کیا کہ "کیا عالم جنات
صحیح ہے؟ یعنی یہہ جو لوگ مانتے ہیں کہ جن
کوئی چیز ہے۔ چنانچہ اکثر لوگ ان سے چیزیں
منگوا لیتے ہیں۔ آیا یہہ کچھہ ہے یا نہیں۔ اسکا
جواب لالہ منشی رام جی صاحب نے دیا۔ اور فرمایا
کہ کوئی عالم جنات نہیں ہے۔ اور جو لوگ چیزیں
منگواتے ہیں یہہ محض انکی چالاکی اور حکمت عملی
ہے۔ اسکے بعد ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ کیا
برکھشوں میں جیو ہے۔ اور اگر جیو ہے۔ تو
پھل وغیرہ کہانے میں ہرج ہے یا نہیں اسکا
جواب بھی لالہ منشی رام صاحب ہی نے دیا۔ کہ منشیہ
میں گیان ہو سکتی ہے۔ اور برکھشوں کے جیو
میں نہیں۔ اسلیئے پھل وغیرہ کہانے میں ہرج
نہیں ہے۔ پھر ورن بیوستھا پر پنڈت کرپا رام صاحب
کا لکچر ہوا۔ لائق لکچرار نے ثابت کر دیا کہ ورن
بیوستھا کسکو کہتے ہیں۔ اور اسکے اغراض اور
مقاصد کو بھی بخوبی عمدہ پیرایہ میں ظاہر کیا۔ آپنے
فرمایا کہ بادرن ذات کا برہمن تھا۔ مگر باعث
نندک کرموں کے وہ برہمن پدوی سے ہٹا کر شودر
بدعالیں کیا گیا تھا۔ اب آخری لکچر آج کا پنڈت

ونہب پر پنڈت لیکھرام صاحب کا تھا چونکہ
بباعث ضروری کام کے پنڈت صاحب
موصوف کسی اور جگہ تشریف لیگئے تھے اسلیئے
لالہ دیوراج جی صاحب سکریٹری آریہ سماج
جالندھر نے اسوقت کی خدمت پیرو کیگئی انہوں
نے ایک مضمون مستورات کی حالت پر جو
انہوں نے پیشتر ہی سے لکھا ہوا تھا۔ پڑھکر
سنایا۔ اسمیں زمانہ ماضی اور حال کی مستورات
کی حالت کا مقابلہ نہایت عمدگی سے یورپین
مورخین کی رائے سے کیا گیا تھا۔ اسکے بعد بھجن
ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرے روز ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۹۲ء سنہ کو
روز گذشتہ کی طرح کارروائی شروع ہوئی
پہلے بھجن ہوئے پھر اپاسنا برہمچاری [illegible]
جی نے کروائی۔ پنڈت پورنانند جی نے اپدیش
دیا اور بھجن ہوئے۔ ۹ سے ۹ بجے کا وقت
واسطے سنانے رپورٹ سالانہ آریہ سماج
امرتسر کا تھا۔ لالہ ویر چند صاحب نے رپورٹ
متذکرہ بالا سنائی۔ رپورٹ میں مفصل ذکر
مانس پرچارک پارٹی سے جدا ہونے کا تھا اور
نیز یہہ بھی کہ انہوں نے کیسی کیسی سختیاں زوریاں
کیں۔ نیز یہہ کہ اس عرصہ میں سماج ہذا کی
معرفت کسقدر سنسکار ہوئے۔ اور کتنے
اشخاص شدہ ہوئے۔ ایک بڑی اور مشہور
بات منشی دیندیال صاحب جنرل سکریٹری
بہارت دہرم منڈل کے ہمراہ شاستر ارتھ کی
کاروائی تھی جسمیں منشی صاحب سے سوائے
میدان خالی کر جانے کے کچھہ نہ بن آئی۔
رپورٹ مختصر تھی مگر مطلب پورا پورا ظاہر کرنے
والی تھی۔ اسوقت مانس پرچارک پارٹی کے
لیڈنگ ممبر تقریباً سبھی تھے اسکے بعد

پنڈت بھیم سین صاحب کا لکچر وید پر ہوا یعنی
یہہ کہ وید ست ودیا کا پستک ہے۔ اور اسکا
پڑھنا پڑھانا سب آریوں کا پرم دہرم ہے۔ لائق
پنڈت نے بخوبی ظاہر کیا۔ کہ ویدوں سے کل
ودیا نکلی ہیں۔ اور وید ہی ست ودیا کا پستک
ہے۔ اور بعد اختتام لکچر پنڈت صاحب موصوف
لالہ منشی رام صاحب پردہان آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب نے ست ودیا کا پستک "وید"
پر لکچر دیا۔ اور وید پرچار فنڈ کے لیئے اپیل کیا
فاضل لکچرار کا لکچر ایسا پر تاثیر تھا کہ لکچر ختم
ہونے کے ساتھہ ہی روپیہ جمع ہونا شروع ہوا
تفصیل ذیل درج کیجاتی ہے۔

وید پرچار فنڈ نقد [illegible] وعدہ [illegible]
میزان [illegible]

کنیا مہاودیالہ جالندھر نقد [illegible] وعدہ [illegible]
میزان [illegible]

دیانند ہائی اسکول لاہور نقد [illegible] وعدہ [illegible]
میزان [illegible]

آریہ گرلز اسکول لاہور نقد [illegible] وعدہ [illegible]
میزان [illegible]

فیروزپور یتیم خانہ نقد [illegible] میزان [illegible]

کل میزان [illegible]

اسکے علاوہ دو عدد گھڑی ہائے اور ایک
شال اور ایک زیور طلائی وصول ہوا۔

باقی آئندہ   آپکا داس
سوہن لعل شرما (ک)

اوسر

لالہ وزیر چند جی اکاتک کے ست دہرم
پرچارک میں پرشن کرتے ہیں۔ کہ دو وادیوں

میں سے ہم کسکو سچا آریہ اور ویدوں کو بھرانتی رہت اور ایشور یہ گیان ماننے والا خیال کرتے ہو کیا اسکو جو کسی پاپ کرم کو ویدوں کے سر مڑھکر اپنی کمزوری کو ڈھانپتا ہے۔ اور اپنے سوارتھ سدھی کے سہارے کہدیتا ہے۔ کہ ویدوں میں چاہے کفر بکت گفر بک اور مہتیا بات ہی نکل آوے۔ تو بھی مسے ودشت نہیں ٹھہرتے۔ یا اس شخص کو جو کہ ویدوں کو پرم پوتر اور دوش رہت مانتا ہے۔ اسکی سبھی میں کسی کمزوری یا نندک کرم کو ویدوں کے سر مڑھنا پرلے درجہ کا پاپ ہے سو اسکے ادتریں نویدن ہے۔ کہ ہم تو آخرالذکر کو جو کہ پاپ کرتا ہوا اسکا اقبالی ہے۔ اور اپنے فعل کو اپنے پوتر ویدوں کے گلے مڑھنے سے عاری ہے۔ اسی ہی کو سچا آریہ اور ویدوں کو بھرانتی رہت ماننے والا جانتے ہیں۔ کیونکہ اول الذکر تو پاپ کرم سے کبھی نہ چھوڑنے کے علاوہ اپنی سوسائیٹی کی اصولی جڑھ پر کلہاڑا رکھنے کے لیے تیاریاں کر رہا ہے۔ لیکن آخرالذکر کیونکہ اسکو پاپ کرم مانتا ہے۔ اسلیئے قدرتاً ضروری ہے کہ وہ اس پاپ کرم کو ضرور ایک ایک دن چھوڑ دیگا۔ اور سوسائیٹی کو اپنے فعلوں سے کوئی ہانی نہیں ہے۔

آگے لالہ وزیر چند جی تحریر کرتے ہیں۔ کہ مانس پارٹی اور ہم میں کیول اتنا ہی بھید ہے کہ ہم تو مانس بھکشن کو وید ورودھ مانتے ہیں۔ لیکن وہ مانس بھکشن کو پاپ خیال نہ کرتے ہوئے ویدوں کو اسکا ذمہ وار ٹھہراتے ہیں۔ میری رائے بالکل ان سے متفق نہیں ہے میرا خیال بلکہ یقین ہے کہ اگر ہم میں یا مانس پارٹی میں کوئی بھید ہے۔ تو کیول یہی ہے کہ ہم تو ویدوں کو ایشور کرت اور بھرانتی رہت مانتے ہیں۔ لیکن مانس پارٹی انکو یوکلیڈ کے سدھانتوں سے زیادہ نہیں سمجھتی۔ جبکہ اُن کے خیال میں وید ایشور کرت ہی نہیں ہیں۔ تو مانس یا دیگر سبھی تین کے پاپ کا کہنا ہی کیا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اُسکا نام مانس پارٹی ہی رکھنا ہماری غلطی ہے۔ اگر اُن کو آیا پنتھ کونسل سے یاد کیا جاوے تو اُن کو اچھی طرح سمجھے۔ اور اُنکو بہت خوبی سے Defence کر سکے۔

آریہ دھرم کا سیوک
شام لعل نندوانی ڈیرہ اسمعیلخاں

دوسرا وارشک اتسو آریہ سماج مراد آباد

اس پوتر کاریہ کے لیئے ۲۹ و ۳۰ اکتوبر ۱۸۹۶ء مقرر تھیں۔ ۲۸ کی شام سے ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ ۲۹ کی صبح تک تقریباً ۸۰ مہمانوں کے رونق افروز ہو گئے۔ جنکو راجہ جیکشن داس صاحب بہادر سی ایس آئی کے دیبے دو دلکش مکان میں جو شہر سے اسی غرض کے لیئے رکھا تھا۔ فروکش کیا گیا۔ اور پنڈت صاحبان جو جلسہ ہذا میں شریک ہوئے۔ اُنکے اسمائے نامی یہ ہیں۔ پنڈت منشی رام جی از پنجاب۔ پنڈت گھنشام جی از فیروز پور۔ پنڈت نند کشور جی از پوریاں۔ پنڈت کلیان دت جی از بریلی۔ پنڈت سریندر بالا از بریلی۔ سوامی برہمانند جی از لکھنؤ۔ سوامی چمن آنند جی از لکھنؤ۔ بابو بلدیو پرشاد جی از بریلی وغیرہ وغیرہ۔ ۲۹ کی صبح کو قریب ساڑھے سات بجے کے ضرور یات سے فارغ ہو کر اس سماج کے سبھاسد مع اپنے معزز مہمانوں کے نگر کیرتن کے لیئے آمادہ ہوئے سب سے آگے پنڈت منڈلی سور سہت وید منتروں کا اوچارن کرتی جاتی تھی۔ اسکے پیچھے بھجن منڈلی اپنے سریلے اور منوہر بھجنوں سے نگر باسیوں کے دلوں کو آکرشت کرتی جاتی تھی۔ چونکہ نگر کیرتن کا یہاں یہ پہلا ہی موقعہ تھا۔ اسلیئے نگر نواسی اس عجیب نظارہ کو حیرت کی نگاہ سے ہی نہیں دیکھتے تھے۔ بلکہ آریوں کے پریم اور بھگتی کی سراہنا بھی کرتے تھے اور بڑی توجہ اور شوق کیساتھ اس کارروائی کا معائنہ کرتے تھے۔ اس طرح پر آریہ سبھاسد گن وید منتر و نیز منوہر بھجن امرت رس سے بازار کی سڑکوں کو سینچتے ہوئے ۱۰ بجے کے قریب سماج مندر میں آ پہنچے۔ مندر سہال ناظرین سے پُر ہو گیا تھا۔ اسیوقت کارروائی ہون شروع ہوئی۔ رتوک ورن وغیرہ ہوکر چار ہوتا دو داود گاتا مقرر ہوئے۔ جنھوں نے اول سے آخر تک اس کارروائی کو باقاعدہ بڑی خوبی کے ساتھ تکمیل کو پہنچایا۔ بعد ازاں ایک بھجن ہوکر نند کشور جی کا ویاکھیان ہون کے فوائد پر ہوا۔ ازاں بعد پنڈت گھنشام جی نے بھی اسکی تائید میں مختصر تقریر فرمائی۔ ان ہر دو ویاکھیانوں کو حاضرین نے بڑے غور سے سنا۔ اور اپنی دلی خوشی ظاہر کی۔ اخیر میں ایک بھجن ہوکر اسوقت کی کارروائی ختم ہوئی دوپہر کے بعد تین بجے سے ٹھیک سبھا سدین کا اجلاس ہونے لگا۔ مقام جلسہ جو سماج مندر کے سامنے ہی ایک بڑا میدان ہے۔ دروازہ شامیانہ وغیرہ سے آراستہ کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر میں ناظرین سے پُر ہو گیا [illegible] کرسیوں کی تھی۔ اسوقت کی کارروائی اسطرح پر

شروع ہوئی۔ اولاً تین پنڈتوں نے مل کر سوستی واچن وید پاٹھ و ایشور اپاسنا کیا۔ ازاں بعد بھجن منڈلی نے اپاسنا کے بھجن گا کر سامعین کے دلوں کو شانت و آنند کیا۔ اس کے بعد پنڈت گھنشام جی کا ویاکھیان تلک کی ضرورت پر ہوا۔ آپ نے سب سے زیادہ وید مقدس ودیا کی ضرورت بیان کی۔ بعد ازاں پنڈت تلسی رام جی کا ویاکھیان آریہ سماج کی پوزیشن پر ہوا۔ آپ نے بڑی متانت سے آریہ سماج کے اکھنڈنیہ سدھانت اور اسکی وسیع دھرم اور اپکارک خدمات کو اپنی میٹھی بانی سے سامعین کے دلوں پر نقش کیا۔ ازاں بعد بابو بلدیو پرشاد صاحب وکیل بریلی کا ویاکھیان اُن چار مشہور و معروف دلیلوں پر ہوا۔ کہ جنمیں آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کا اختلاف ہے۔ یعنی مورتی اوتار شرادھ تیرتھ۔ آپ نے دلائل قاطع و براہین ساطع سے یہہ ثابت کیا کہ مذکورہ بالا مسائل کی نسبت صرف آریہ سماج کا عقیدہ ہی قابل التسلیم ہو سکتا ہے۔ سب سے زبردست و مضبوط دلیل یہہ ہے۔ کہ پورانک لوگ بھی اُس عقیدہ کے متعدد مؤید ہیں کہ جو انکے بارے میں آریہ سماج کا ہے۔ اس سے زیادہ اور سماج کی فتح کیا ہو سکتی ہے۔ مروجہ اردو زبان میں ہونے سے یہہ ویاکھیان اور بھی پُر اثر تھا۔ چونکہ آج ۱۱ بجے رات کے آپ پرتی ندھی سبھا روہیلکھنڈ ڈویژن کا ادھی ویشن نیت تھا۔ لہذا سماج کے نیم ٹائم پر جاکر جلسہ برخاست کیا گیا۔ تعداد حاضرین آج ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ باقی آئندہ

آپکا تابعدار — نرائن پرشاد ورما اسسٹنٹ منتری
آریہ سماج مرادآباد

سماجک خبریں

—— بنرگوان ضلع ایٹہ میں ایک نیا آریہ سماج ستھاپت ہوا۔

—— پنڈت لکھپت جی سابق اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اتر دیش کا دیہانت ہو گیا۔ ایشور انکے آتما کو شانتی پردان کریں۔

—— پنڈت کلیان دت اور پنڈت سریندر بالا بریلی آریہ سماج کے یتیم خانے میں ... پر اپدیشک کے کام پر ملازم ہو گئے ہیں۔

—— لاہور میں ایک بنگالی نبرجی صاحب جنہوں نے عیسائی ہو کر اپنا نام اوپادھیائے برہمبندھو رکھ لیا ہے۔ آریہ سماج کے سدھانتوں کے برخلاف بڑے زور شور سے لکچر دے رہے ہیں۔

—— اوپادھیائے جی سے ماسٹر درگا پرشاد جی کا ایک شاستر ارتھ ہو چکا ہے۔ اور انکی تردید میں پنڈت ... جی رام۔ لالہ منشی رام بی اے اور لالہ دیپ چند ایم اے دو بار بھی لکچر دے چکے ہیں۔

—— اوپادھیائے جی کو چاہیئے کہ اگر کچھ نہ کرنا ہے تو تحریری مباحثہ کر لیں تاکہ کچھ قابل وقعت نتیجہ نکل سکے۔

—— پشکر کے میلے پر آریہ سماج اجمیر کی طرف سے بڑے زور شور سے پرچار ہو رہا ہے۔ کئی ہزار ٹریکٹ بھی بانٹنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ لالہ نذیر چند جی دو بار بھی وہاں کے پرچار کی جان ہیں۔

—— نیم اتر دیش کے مجوزہ دیانند کالج کے جائے قیام کی نسبت اخبار والوں میں آجکل بحث چھڑ رہی ہے۔

—— دینا نگر آریہ سماج کا انتخاب سال آئندہ کے لیئے حسب ذیل ہوا۔ لالہ دوارکا داس پردھان۔ سردار سرجن سنگھ اپ پردھان۔ لالہ کشمیری لال منتری۔ لالہ لکھی رام اپ منتری۔ لالہ بہاری چند کوشادھیکش۔ لالہ جیون لال پستکادھیکش۔ لالہ فقیر چند۔ پنڈت گنگا بشن۔ لالہ رگھپت رام ممبران۔ لالہ گنگا بشن آفس کلکٹر مقرر ہوئے۔

—— بیان پور آریہ سماج نے پاس کیا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش بجنسہ فارسی حروف میں لکھی جا کر چھپوائی جاوے۔

—— اجمیر آریہ سماج نے اپنی ۱۰ جولائی ۱۹۰۰ء کی انترنگ سبھا میں منشی سمرتھ دان کو آریہ سماج کے سدھانتوں کے برخلاف ہونے کے کارن آریہ سماج سے علیحدہ کر دیا۔

—— آریہ سماج آگرہ کا پانچواں سالانہ جلسہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔

تازہ خبریں و واردات

—— بابو پرتاپ چندر موذمدار مشہور برہمو پریچر لاہور میں پہنچ گئے ہیں۔

—— پنجاب برہمو سماج کا بتیسواں سالانہ جلسہ لاہور میں ہو رہا ہے۔

—— پنڈت شیوشنکر پنڈیا جی بی اے نے اپنے راستہ ولاس ... سیوک ... مدرس میں ایک رگوید آدھین کلاس کھولی ہے جسمیں برہمنوں کے لڑکوں کو مفت رگوید پڑھایا جاتا ہے۔ جنم کے برہمنوں کو خصوصیت

دیتے ہوئے تو یہاں تک نوبت پہونچی اب تک بھی لکیر کے فقیر ہی بنے رہینگے۔

——لاہور سے ایک نیا اخبار بھارت بھاسکر نامی جاری ہوگا۔ جسمیں ویش دھرم اور کائستھوں کی نسبت بحث ہوگی۔

——کلکتہ کے ایک برہمن نے اپنے دس سالہ پسر کا بیواہ ایک تیرہ سالہ لڑکی سے کردیا تھا۔ لڑکا پڑھنے میں مصروف ہوا۔ جب جوان ہوکر آیا تو اسکی استری بد چال ہوگئی تھی۔ برہمن دیوتا چھوٹی عمر کے بیواہ کو دوشت ماننے لگے ہیں۔ سچ ہے تجربہ ہی منش کی آنکھیں کھولتا ہے۔

——مدراس کے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ پنڈت گوکل پرساد سنسکرت زبان بھارت دھرم مہا منڈل کے اپدیشک حیدرآباد کے ہندو ریاست سے ۵۰۰ روپیہ ٹھگ کر آریہ سماج کے شاستر ارتھ کے چیلنج سے تنگ کر بھاگ آئے۔ اب حیدرآباد دھرم سبھا کے مہا منڈل کے اپدیشکوں پر شردھا نہیں رہی۔

——فرانس کے ایک قصبہ میں ایک بھکاری مرا۔ جسکا صندوق کھولنے پر ایک لاکھ فرانک کے تمسکات اور ۴۰۰ بوتل شراب کی برآمد ہوئیں۔ سکاشی پوری ۹ میں آن پورنا کے دروازے پر ننگا لنگی بیٹھا کرتی ہیں۔ بعضوں سے بعض کے پاس مرنے پر ایک ہزار روپیہ سے زیادہ تک برآمد ہو چکا ہے۔

——اخبار ہارچہ مطبوعہ ۱۵۔ نومبر میں ڈاکٹر السن نے ایک مغز مضمون میں ثابت کیا ہے کہ مچھلی کھانا ٹھیک نہیں ہے۔

——پانی ہمیشہ ابال کر پینا چاہئیے لیکن اگر اسے زیادہ صاف کرنا ہو تو ایک ململ کے پارچہ میں قریبا آدھ چھٹانک پھٹکری یا کستی سے زیادہ صاف چونا باندھ کر ابلے ہوئے پانی میں چھوڑ دو۔ ۲۴ گھنٹوں کے بعد دوسرے برتن میں نتھار کر رکھ لو۔ پھر پانی پینے کے لائق اعلی درجہ کا سمجھنا چاہئیے۔

——مدراس کے مہاجنوں نے شراب کی خریداری بند کرانے کی نیت سے خریدنے والے کے لئے ڈنڈ تجویز کیا ہے اور قومیں بھی انکے ساتھ شامل ہوگئی ہیں۔ مسلمان صاحبان نے بھی اس انتظام کی شرکت کی ہے۔ برادری کے ڈنڈ ہر ایک بخوشی منظور کرتا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت پورنانند جی نے ۶ سے ۷ نومبر تک دینا نگر میں دھرم و شمیک کتھا کی۔ جسکا بڑا عمدہ اثر پڑا۔ پنڈت جی گو بیمار ہیں اور علاج وید کا کرتے ہیں۔ تاہم ۱۴۔ اکتوبر سے لدھانہ میں پرچار کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔

پنڈت آریہ منی جی مرادآباد سے تشریف لے گئے تھے۔ وہاں سے جالندھر پہونچے ۱۵ نومبر کے دن کی ریل میں قصور آریہ سماج کے بلانے پر ادھر روانہ ہو گئے۔ کیونکہ وہاں ایک ندیا دی سے پرچار کے ہوئے ہیں پنڈت جیسے مورتی پوجا دی وشیوں میں شاستر ارتھ ہوگا۔

پنڈت لال من نے ۴۔ ۵۔ اور ۶ نومبر کو وزیرآباد کے آریہ سماج اور بڑے بازار میں آشرم دھرم آدی وشیوں پر ویا کھیان دیئے۔ ۷۔ کو پنڈ دادن خاں پہونچے۔ ۸۔ نومبر سے ۱۰ نومبر تک پنڈ دادن خاں میں دھرم پرچار کرتے رہے۔

پرمھ چاری برہمانند جی ۸ اور ۹۔ نومبر کو سکھر میں اپدیش دیکر کراچی چلے گئے۔ وہاں سے مفصلات میں پرچار کے لئے روانہ ہونگے۔

——پنڈت بھگت رام جی جہلم اور گوہاٹی کی طرف پرچار کے لئے گئے ہوئے ہیں۔

پنڈت کرپا رام جی آجکل بیمار ہیں۔ ایشور پنڈت جی کو جلد صحت بخشے۔

نویدن۔ چونکہ رائے بہادر کرم دت جی کے سیالکوٹ سے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے اپدیشک کمیٹی کا چارج مجھے پھر دیدیا گیا ہے۔ اسلئے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ اپدیشک سمبندھی پتر بیوہار آئندہ ۲۴۔ نومبر ۱۸۹۳ء سے مجھ سے کریں۔ اسکے بعد نئے انتخاب میں جو کچھ انتظام ہوگا اس سے سوچت کیا جاویگا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کا سادھارن سالانہ جلسہ ۲۔ نومبر ۱۸۹۳ء کی رات کو ۸ بجے آریہ مندر واقعہ وچھووالی لاہور میں ہوگا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کل ممبر کرپا کر کے شریک جلسہ ہوں۔ کیونکہ بہت سے ضروری امور کا فیصلہ ہونا ہے۔ اور ہر ایک آریہ سماج کے منتری مہاشہ سے نویدن ہے کہ اپنے سماج کا جمع کیا ہوا ہر ایک پرکار کا سبھا سمبندھی دھن اپنے ساتھ لادیں۔ تاکہ اخیر اکتوبر ۱۸۹۳ء تک کا کل حساب بیباق ہو جاوے۔

منشی رام پردھان

لوکل

آیتوار گزشتہ کو آریہ مندر میں لالہ سنت رام جی نے ایشور پرارتھنا کی۔ اور لالہ منشی رام جی نے وید بھوگ کا کی کتھا کی۔ بیماری نے ابتک لوگوں کو دبایا ہوا ہے۔ لالہ رام کرشن پردھان بخار کے باعث بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ لالہ دیوراج جی منتری کی صحت بھی اچھی نہیں ہے۔

وائسرائے ہند کی سب کمیٹیاں بن گئی ہیں۔ افسوس کہ اِس سال بھی سخت بیماری کے آنے کے آریہ سماج کی طرف سے شہر میں کوئی پرچار نہیں ہو سکا۔ بلکہ بجائے اس کے مسٹر ۔۔۔ کی جگہ مسٹر ۔۔۔ صاحب ڈپٹی کمشنر آئے ہیں۔ شہر کے چاروں طرف گرد اور غبار کے اُڑانے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ چھڑکاؤ کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ہمارا میونسپلٹی صاحب بہادر اس وقت چھڑکاؤ کی نسبت رزولیوشن پاس کریگی۔ جبکہ بارش ہو جاوے۔

اشتہارات

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ مقوی۔ اس کے کھانے سے دل و دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو با تاثیر قوت مقوی ہے۔ ۔۔۔ دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ طاقت سے بالکل ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور تست آزمائی کرنی چاہیئے۔ خصوصاً بچپن میں شادی کے نقائص ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے دور کرنے کے لیے آب حیات ہے۔ یہ دوائی بیماراں نعمت خدا ہے ۔۔۔ ہے۔ جو ۔۔۔ کم دوائی نہ بھیجی جاوے گی۔ قیمت فی تولہ ۔۔۔

روغن مسیحا۔ بدن پر مالش کرنے سے ۔۔۔ قوت آ جاتی ہے۔ ۔۔۔ آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے ۔۔۔ درست ہو جاتے ہیں۔ بچپن کی بے اعتدالیوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک

آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر منہ آئے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ عہ

دوائی سوزاک

سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۔۔۔

المشتہر حکیم تارا چند گوجرات پنجاب

ایک کھتری کنیا کے لیے بر کی ضرورت

شرائط بتفصیل ذیل ہیں (۱) لڑکا از قوم کھتری ہو۔ خواہ ڈھائی گھر میں سے خواہ چار گھر میں سے ہو (۲) لڑکے کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ (۳) اچھا ۔۔۔ ہو۔ صحت بدنی اچھی ہو (۴) خواندہ ہو۔ روزگار کا ذریعہ عمدہ ہو۔ اگر طالب علم ہو تو کسی جماعت میں تعلیم پاتا ہو والدین کی حالت اچھی ہو۔ اگر ناخواندہ ہو تو ذریعہ معاش عمدہ رکھتا ہو۔ (۵) درخواست کرنے والا سب حالات مندرجہ بالا قلمبند کرے۔ درخواستیں معرفت دھرم پرچارک جالندھر کی معرفت آنی چاہیئے۔

ہندو ہوٹل یعنی ہندو اناتھ ۔۔۔ ہال

چونکہ اس شہر میں سارے ہندو قوم کے ۔۔۔ آدمی کے لیے کوئی رہائش و خوراک کا معقول انتظام نہیں اس لیے شہر ۔۔۔ سے عرصہ ایک ہندو ہوٹل کھولا ہے۔ جس میں ایک قسم کی خوراک و رہائش کا انتظام ہو۔ ایک دفعہ ۔۔۔ کے واسطے آنکی خدمت کرنے پر ۔۔۔ آپ اس کا تجربہ کریں۔

انت رام ہیڈ پروپرائیٹر ہندو ہوٹل

نصف قیمت پر کتابیں

منجملہ ذیل کتب آخر اشاعت اشتہار ہذا کے

دسمبر ۱۸۹۵ء تک نصف قیمت پر فروخت ہونگی مگر ایک روپیہ سے کم کے خریدار کو یہ نرخ نہیں ملیگا۔ ہمارے ایجنٹوں کو اس قیمت پر بیچنے کا اختیار نہیں ہے۔ تفصیل کتب معہ اصل قیمت۔

جیون چرتر حقیقت رائے ۔۔۔ درپن جیوتش
دھرم شکشا دلی اردو ۔۔۔ الفیا ناگری ۔۔۔
کی پراتھنا اپنے پتا سے ۔۔۔ جیون چرتر پنڈت گرودت

مینیجر مطبع ستیا دھرم پرچارک جالندھر

ضرورت

ویدک کنیا پاٹھشالہ اجمیر کے لیے مینیجر کی ضرورت ہے درخواستیں معہ اسناد نیچے لکھے پتہ پر آنی چاہیئے درخواست کنندہ انگریزی انٹرنس پاس ہو یا انٹرنس تک لیاقت رکھتا ہو۔ ہندی و سنسکرت جانتا ہو۔ تنخواہ ۔۔۔ روپیہ ماہوار ملیگی۔

المشتہر رام ولاس شاردا جائنٹ سکریٹری سبھا
پروپکارنی سبھا اجمیر۔

دیانند بورڈنگ ہوس اجمیر

دیانند بورڈنگ ہوس اجمیر میں ۱۵۔ نومبر ۱۸۹۵ء کو کھلیگا۔ جن جن اصحاب کو اپنا بالک بھیجنا ہو۔ انکی عرضی بہت جلد بابو کنیا لال صاحب بی اے سکرٹری بورڈنگ ہوس کمیٹی کے نام بھیجدیں اور قواعد جو چھپے ہوئے تیار ہیں منگوالیں۔

سکرٹری دیانند بورڈنگ ہوس کمیٹی

ضرورت

بادا جیون سنگھ خلف بادا ۔۔۔ سنگھ کھتری بیدی ساکن ۔۔۔ (جو ۔۔۔ ۱۲ سال۔ انٹرنس پاس۔ خوب صورت تندرست جوان ۔۔۔ روپیہ ماہوار کا ملازم ہو چکا ہے۔ بباعث ۔۔۔

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع وو یا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر ہفتہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و بیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے

اور

قریب قریب ایشیا و نیز مشتریان ہندوستان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حُسن معاشرت پولیٹکل سوشل سیل مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف ظرائف تجربہ کی پُر مغز باتیں نصیحتیں دلسوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رامچندر صاحب ایش مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے معہ محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر کی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اوٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے۔ اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں بتہ ذیل بہ آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ مینیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگر اپنے بھولے بھالے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اسکو ضرور ملاحظہ فرمائیے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی بُنیاد عمدہ پیرایہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بے گناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بے رحمی۔ مستورہ مونثی۔ حضرت مسیح کی بے علمی۔ مسیح نے روز کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت کے رو سے نیوگ نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزوں کے اقسام۔ بائبل کا خدا جسم دار ہے۔ عیسائی دین دنیا میں کسطرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ صدی عیسوی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک تثلیث اور اسکا آغاز۔ عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ اینونیٹ۔ مارسیونی۔ پالی کین۔ رومن کیتھولک یونی ٹیرین۔ مکانیہ۔ پروٹسٹنٹ انجیل متی۔ انجیل یوحنا رسول حضرت موسیٰ کی کتاب۔ شعیا کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب زنا کی کتاب۔ حوائج عیسوی۔ انجیلوں کے عقیدہ تاریخی اختلاف دو سرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ ان میں قوم کی خدمت ایسی سنت پیرایہ الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ ایک صد ارسٹھ صفحہ یعنی ۸ جز کی کتاب۔ عمدہ و بیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر و عمدہ مفید کتاب ہونیکے قیمت صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک اور بذریعہ ویلیو پے ایبل ارخرچ ہونگے جس طلب سے زیادہ خریدنے پر بیس فیصدی کمیشن۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرماویں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ المشتہر کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود دیکھہ بارہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے۔ وہ اکثر چلتی ہے۔ حاشیہ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہہ بھی پیش آتی ہے کہ بعض اوقات پتھر جانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص جل نے کے پتھر دھوانے ہیں۔ جسکے سبب نہایت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں مثل ہے۔ اور جمادگی پر یہ کیفیت ہے کہ جیسے پتھر پر ایک تحریر کھینچی جائے۔ تو نقش کا نتیجہ ہو جاتے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا ہے جو اسمیں تھے اور یہ نہایت قابل قدر ہے جسنے خریدی اسنے تعریف کی منشی عجب نرائن صاحب مشہور لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں۔ آپکی سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے۔ جیسی کہ تعریف کیگئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھہ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جواہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو۔ کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جواہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع نقشہ وغیرہ باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور روشنا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و ترکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے۔ اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام مذہبی پیدائش ملک موسم شناخت استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ باہمی مضامین ایسے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ و بیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت	(۵) پھول کے سایہ کے درخت
(۲) پھول کے سایہ کے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) سایہ دار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) کھجور دار درخت	(۱۶) انتظام و ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) نوٹ منتخبات

چھہ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کر کے پورے سال کی قیمت مبلغ عہ روپیہ پیشگی بھجوائینگے۔ انکو ایک جیب گھڑی نامی سملکس واچ قیمتی چھہ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے مفت نذر کیجائیگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ۔

انعام ... اسکو مبلغ بیس روپیہ انعام دیا جاسکتا ہے ... کسی قدر نقصان پہونچا ہے

ممیرے کا سرمہ

مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو تاک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں کی سرحدی پشت اور بڑی کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھندھ جانا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ جالا۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آیندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزی ولایتی ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اسکا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکٹ تحریر فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر بصفت اصل ہونگے۔ حال میں گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر کو جنکو ہم نے امتحان کیمیاوی کے لئے یہہ سرمہ دیا تھا۔ بعد امتحان کیمیاوی اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ ممیرے کا سرمہ میاں سنگھ آہلووالیہ کا تیار کیا ہوا مفید اجزا سے بالکل پاک اور خالص اعلی قسم کا سرمہ ہے اور ایک سفید حجری بوٹی (ممیرے) سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرہ کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ ... روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ... خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ درخواست پر پتہ صاف خوشخط تحریر ہو۔

المشتہر مرد فقیر میاں سنگھ آہلووالیہ بمقام تہالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

چند صاحبان کے نام معہ سرٹیفکٹ انکے جو اسمیں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ بلکہ سفید اکسیر کی بابت اعلی تصدیق کی ہے

جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دارالشفا حیدرآباد دکن۔

جناب ڈاکٹر سری پت سہائے صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ ... ضلع جھانسی۔ بتاریخ ۲ جولائی ۱۸۹۵ء

جناب ڈاکٹر بخشی ... صاحب انچارج شفاخانہ چلواڑہ ریاست ... بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۸۹۵ء

جناب ڈاکٹر غفار داد خان صاحب انچارج شفاخانہ ... ریاست پٹیالہ۔ بتاریخ ۲ جولائی ۱۸۹۵ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفی خان صاحب انچارج شفاخانہ ... ضلع ... بتاریخ ۳۰ جون ۱۸۹۵ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خان صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور بتاریخ ۷ جولائی ۱۸۹۵ء

جناب ڈاکٹر خیرالدین صاحب ڈویژنل میڈیکل انسپکٹر بمقام ... ملک آسام ۱۱ جولائی ۱۸۹۵ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر بتاریخ ۱۶ جولائی ۱۸۹۵ء

کچھ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پڑھنے والے ممیرے کے سرمہ کا اشتہار اخبار ... میں ملاحظہ فرماتے ہونگے اور انکے عمدہ ہونیکی نسبت ... بہت سے ڈاکٹروں اور حکیموں اور نیز بعض کی اسناد خصوصا ڈاکٹر صاحب ممتحن کیمیاوی ممالک پنجاب کا سارٹیفکٹ بھی دیکھا جاتا ہوگا۔ ہر چند ... اخباری دنیا میں بے شمار اشتہارات شایع ہوتے ہیں جنکی تعداد ... سے بھی زیادہ بڑھ کر ہے اور انمیں تاثیر وفا دریا ہی ایسے نکلیں گے۔ جنکا اشتہار حرف بحرف سچا ہو۔ مگر برخلاف اسکے ممیرے کا سرمہ والا اشتہار سراسر سچا ثابت ہوا۔ کیونکہ ہمنے پروفیسر میاں سنگھ جی صاحب ... کا خاص سرمہ کے دونوں قسم کے (سیاہ و سفید) سرمہ کو منگوا کر اسکا استعمال کیا۔ تو بہت ہی مفید پایا۔ ہمارے بعض دوستوں نے کہا کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر کی قسم سے اسمیں ملائی گئی ہے۔ غرضکہ کچھ ہی ہو آنکھ کی تمام بیماریوں کے لئے لاثانی اور نایاب چیز ہے۔ عالیجناب ارسطو زمان مسیح دوران حکیم سید ... صاحب عرف ... خواجہ غریب نواز اجمیری نے بھی جنکی عمر ۸۰ برس کی ہے۔ اور اپنی حکمت اور وسیع تجربہ کے مقابلہ میں کسی کی دوا کو پسند نہیں فرماتے۔ اس سرمہ کا استعمال کیا اور فایدہ پاکر بہت ہی تعریف اسکی فرمائی۔ خوبی یہہ کہ کوڑیوں کے مول ہے۔ ہماری رائے میں اس نادر الوجود سرمہ کے مول میں دنیا بھر کی نعمتیں صدقہ کیجائیں تو زیبا ہے۔ ۵ ہر دو عالم قیمت خود گفتہ۔ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔ وہ آنکھوں کیجیا کیا دیکھتے ہیں ... اور نفع اوٹھائیں اپنی آنکھوں کو بیماری سے بچائیں۔ کیونکہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔

پانچہزار روپیہ انعام۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی تصدیق میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے موجود واسطے ... کو جمع کیا گیا ہے۔ (مرد فقیر میاں سنگھ)

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام ... کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔ کاتبہ خاکسار نظام الدین ...

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپسمیں متر بھاؤ سے برتیں" یہ ایشوریہ نیم "کا پالن"

اخبار ست دھرم پرچارک

قیمت ہر ایک سے پیشگی لیجاتی ہے

ادویش

۱- وید و کت ست کا پرچار اور ست است کا بے تعصب فیصلہ کرنا

۲- شاستری گیان کا سادھا رن طور پر پرچار

۳- ... متعلق مضامین خاص شایع کرنا

۴- ... کبھی کبھی مہاتما ... کے لیکچر درج

... کرنا ۵- دھرم سمبندھی ...

نیم

قیمت کام خریداروں سے ... پیشگی ...

بلا محصول ... بلا محصول

سالانہ ... بلا محصول

... کا ... سفر ...

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید بکاؤ کتابیں

ورن بیوستھا اردو

مصنفہ بابو ... رام صاحب - اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے - کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر - قیمت ۲

استری سنسکار اردو

استری سنسکار کے لیئے زوردار اپیل قیمت ۱ مصنفہ ...

پروارمیں آنند اردو

مصنفہ بخشی گوپال داس - اسمیں کہانی کے طور پر درشایا ہے کہ پروار میں آنند کسطرح رہتا ہے قیمت ...

شاستر ارتھ جھنگ مگھیانہ

مصنفہ لالہ سودا یا رام مختار عدالت - یہہ شاستر ارتھ جہاں سوامی پورنا نند اور پورانک پنڈتوں کے بمقام مگھیانہ ہوا تھا - قیمت فی جلد ۱

جیون چتر پورن بھگت

اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں - مصنفہ لالہ دیوراج - قیمت فی جلد ۱

پرتھنا پستک اردو

مصنفہ لالہ دیوراج صاحب - ایشور کی پرارتھنا اوپاسنا - قیمت فیجلد ۱

ایک دردناک نظارا

ایک ناٹک کے طور پر ثابت کیا گیا ہے - کہ اعلےٰ استری شکشا کا ہونا ضروری ہے - مصنفہ لالہ دیوراج قیمت ...

استری کی پہلی پستک اردو

مصنفہ لالہ ہری چند صاحب - ایک بڑا عجیب رسالہ ہے ... قیمت ...

ہانس ... اردو

مصنفہ ... صاحب - ... پرچارک کے اعتراضات ... اور پرمان سے توڑے ہیں - قیمت فی جلد ...

ستیارتھ پرکاش

... کے اعتراضات کا جواب - قیمت ... جوابات نہایت متانت سے ... طور پر دیئے ہیں - مصنفہ ...

رامچندر جی کا سچا درشن

مصنفہ پنڈت ... - اسمیں مصنف نے ... سے ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج ... قیمت ...

امرت ورشا اردو

ویراگ ... جلد اول

حصہ دوم

قیمت ... ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ بھجن درج ... سالانہ جلسوں پر پڑھنے قابل ہیں

بھجن آنند اردو

مصنف نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن ... درج ہیں - مصنفہ ... قیمت ...

سانچ کو آنچ نہیں

اسمیں ... کے اعتراضات کا جواب دیا ہے - مصنفہ پنڈت ... رام صاحب - قیمت ...

حکیم ڈاکٹر غلام حسن صاحب جالندھری کی مجرب ادویات

دوا	کیفیت
[illegible]	اکسیر سریع الاثر اصلی طاقت کیلئے جو کثرت خواہشات دستکاری بلوغت کی کمزوری ... ہو گئی ہو
[illegible]	اسکے استعمال سے ... فایدہ ... نہیں۔ ... آرام ... قیمت چار روپیہ
[illegible]	... درد شکم ... بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	علاوہ خوشبو کے علاوہ ... نزلہ زکام ... درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ...
[illegible]	دانتوں کو ہلنا۔ کیڑا لگنا۔ بدبو گوشت خورہ سوڑھوں کی خرابیاں ... قیمت ...
[illegible]	... حافظ ... غبار ... خارش ... سرخی جالا ... روشنی کی ... دور کرتا ہے ...
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا ... لاغری ... درد خرابی جگر۔ پیدا ... کو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ فی تولہ ...
[illegible]	نفخ شکم ... ورم جگر۔ یرقان ... دل کا دھڑکنا خرابی گردہ ...
[illegible]	... کا درد ... بادی ... میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ
[illegible]	جاندار کو بلا تکلیف ... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ ... زخم میں کیڑا پڑنے ...
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ ... آتا ہے ... قیمت ...
[illegible]	... بخار ... درد ... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت ... جاتے ہیں ... فی تولہ ...

کتاب انواع امراض کی بہت سی باتیں و سائنٹیفک دیکھنا چاہو تو بکٹ ایک آنہ بھیج ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک ... ایک ... رسالہ ہضیہ طبع چہارم ... المخدرات من المسکرات و رسالہ قیافہ ...

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مرگی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں ... کوئی نسخہ کسی کو فایدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ ... یا اس میں کوئی خرابی ... کسی قسم کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے ... اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی ... آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ... گولی فی شیشی ...

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا۔ تجربہ سے

ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے بہت ... ہیں ہا سو مریضوں سے ... کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ...

المشتہر گوپال لال برمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور بانٹنے ... ہم نے بھی ہیضہ کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹوگرافی

کتاب عجب بات ... ایک ایسی درکتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو اُستاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف ... محصولڈاک ... روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر**

کندن لعل خزانچی ... کمپنی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں ... کا حکم رکھتی ہیں لہذا قیمت پر بذریعہ ویلیوپے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ عنبرہ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ طاقت سے ناامید ہو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ جن ... کے نقص یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوئے ہیں۔ انکے تدارک کے لیئے یہ اعجاز ... یہ دوا نامردوں کے حق میں اکسیر ہے۔ ... دوائی بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ ...

روغن مسیحا۔ ... مرد اس سے صحت ہوتے ہیں۔ سستی ... کیلئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں ... کی بے ... مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ اگر تمام بدن میں ... بھی ہو گیا ہو ... دیکھتے دیکھتے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ...

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا ... جوانی میں ... عارضہ ہو گیا۔ اسکے استعمال سے ... دور ہو ... قیمت فی تولہ ...

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

نمبر ۲۳ | مطبوعہ ۱۰ اگہر سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۲۳ - نومبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

وید منتر کی ویاکھیا

(یجروید ادھیائے ۳۱ منتر اول)

सहस्रशीर्षा पुरुषः सहस्राक्षः सहस्रपात् । स भूमिं सर्वतः स्पृत्वाऽत्यतिष्ठद्दशाङ्गुलम् ॥१॥

ارتھ "جس ویاپک جگدیشور میں اگنت سر - اگنت آنکھیں اور اگنت پیر ٹھہر رہے ہیں - وہ بھوگول کے سب دشاؤں میں چاروں طرف سے ویاپک ہو کر دشانگل (جسکے کہ پانچ سوکشم اور پانچوں ستھول بھوت ادیو ہیں) بھی الّنگھ کر جگت کو ستھر ہوتا ہے" اس پرتھوی پر ہزارہا دماغ کسکی گیان دپی جیوتی کے سہارے کام کرتے ہیں - ؟ ہزارہا آنکھیں باوجود دنیا جگت کے چکر پر ٹکٹکی لگائے رہنے کے کیسے اسے خود چکر میں نہیں آتیں - ؟ باوجود انتہا انتر کش - روپی سمدر میں پڑنے کے بھی کسکی آکرشن شکتی سیاروں کو پرتھوی پر جمائے رکھتی ہے ؟ نشچے کر کے ہی پرم پرش جو کہ نہ کیول بنے ہوئے جگت میں ویاپک ہے - نہ کیول پانچ تتوں کی مادی حالت میں کام کر رہا ہے - نہ کیول تتوں کی سوکشم اوستھا میں ہی رم رہا ہے - بلکہ ان سب کے بیچ میں (جگا نام پر بہا رہا ہے) کو بھی الّنگھ کر ستھر ہو رہا ہے وہ اپنا آپ ہی سہارا ہو - ہم پتہ نہیں لگا سکتے کہ اسکی شکتی کہاں تک پھیل رہی ہے - دیش اور کال کا بھید اسمیں گھٹ نہیں سکتا - پس جب ہم جگت کی بناوٹ کی اور درشٹی ڈالتے ہیں تو ہمارا من بے اختیار پرماتما کی غیبی شکتی کی طرف بے اختیار دوڑتا ہے -

ست دھرم پرچارک

غلاموں کی سنتان غلام

"اپنی سنتان کو غلام کے پاس سکھلانے کو دیدو - اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ بجائے ایک غلام کے دو غلام ہو جاوینگے" یہہ کتھن ایک یونانی مہاتما کا ہے -

بھارت ورش میں جو سوتنتر سنتان پیدا نہیں ہوتی - اور باوجود ہماری سندھیا کرنے کے کہ ہے ایشور ہم کسی کے ادھین نہ رہیں - ہم ہر پرکار کی ادھینتا سے گرست ہیں - برادری کے ہم آدھین ہیں - اور برادری کی تھوڑی سی رکاوٹ کو دور کرنا ہمارے لئے مشکل بلکہ ناممکن معلوم ہوتا ہے - وشیہ بھوگ کے ہم آدھین ہیں - اور آتم آنند کی الپدی کے لئے وشیوں کو مردہن کرنا ہماری سامرتھ سے باہر ہو رہا ہے - دولت کے ہم آدھین ہیں - اور یہاں تک آدھین ہیں کہ اپنی غلامی میں آتم گیان کو ناہی سویکار کر لیتے ہیں - سوا اسکے کہ نہیں غلام بنایا ہوا ہے - اور سوا اسکے سدھی کے غلام بنے ہوئے ہم کیا کیا ناچ نہیں ناچتے - ایرشا دویش - چھل کپٹ - ان سب کے ہم غلام ہیں اور یہ جدھر چاہتے ہیں ہمیں باندر کی طرح نچاتے ہیں - ایسی غلام قوم کیا کچھ اسکا پات اور ادرشٹ نہیں کرینگے - ایسی غلام قوم ست کے گرہن کرنے میں کب ادھیت ہو سکتی ہے - ایسی پرادھین قوم آتمک سکھ تک کب پہونچ سکتی ہے میری سمجھ میں جب تک ماتائیں سوتنتر نہ ہونگی تب تک سنتان کبھی نہیں آزاد کیجا سکتی - سوتنتر ماتاؤں سے ہی سوتنتر سنتان پیدا ہو سکتی ہے - ماتاؤں کے خیالات میں جب سوتنترتا ہوگی - اسکے وچار جب پاکیزہ ہونگے - اور جب ان کے من اور چت سے اگیان جاتا رہیگا - جب وے ترکیش اور پرکاشت ویدک دھرم کو دیکھینگے - تو ہمارا کلیان ہوگا - سوتنترتا پیدا ہوگی - ست اسکا دھرم تھا لوگ بھارت ورش میں سمجھینگے - است کی جگہ ست - اندھکار کی جگہ پرکاش - موت کی جگہ امرت ہوگا - کیونکہ جب یہہ بات ست ہے کہ غلام سے سکھلائی ہوئی سنتان بھی غلام ہو جاتی ہے - تو یہہ بات اس سے بھی ست ہے - کہ غلام استری سے ادھین ہوئی ہوئی سنتان ایسی غلام ہوتی ہے - کہ کبھی سر نہیں اٹھا سکتی - اسلئے ہمارے لئے ایک مارگ باقی ہے - کہ ہم اپنی کنیاؤں کو سکھلائیں انکے خیالات کو سدھاریں - تاکہ ہماری کلیان ہو

دیوراج

ایڈیٹوریل نوٹس

اوپاسنا کے بھاو ارتھ سمیپ گامی ہونے کے ہیں منش کس کا سمیپ گامی ہونا چاہتا ہے؟ اُسی پدارتھ کا جسکی طرف کہ اسکی طبیعت کھنچتی چلی جاتی ہے۔ اور منشیوں کی طبیعت کیوں کسی پدارتھ کی طرف زیادہ کھنچ جاتی ہیں؟ اسلیئے کہ اُس پدارتھ کے بھوگ سے اُن کو زیادہ آنند پراپتی کی آشا ہوتی ہے لیکن سانسارک پدارتھوں کے ساتھ لوگ کرکے منش پھر بھی اسنتشٹ رہتا ہے۔ اسی لیئے سب جگہوں سے ٹھوکریں کھا کے اسکا آتما بے اختیار آنند ساگر کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اسموقعہ پر منش کو بڑا ساودھان ہونا چاہیئے۔ کیونکہ من تو چنچل ہے اور منشیوں کو ادھر ادھر لیجانا چاہتا ہے۔ مذہبی مان پرش ایسی اوستھا میں ذرا بھی تامل نہیں کرتے بلکہ سانسارک کی آشاؤں کو انوبھو کرکے ہی اپنا من بل سے پرماتما کے اندر جوڑ دیتے ہیں۔ پھر کوئی بھی پریتن کرنا نہیں پڑتا۔ پرماتما خود اوپاسک کی بدھی کو شدھ کرتے جاتے ہیں اور بنا پریاس ہی اپاسک آنند دھام کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔

استری اور پرش کا پرسپر سمبندھ بڑا ہی پوتر سمبندھ ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے یوگ کا لکشن سنتان اتپتی کرنا تھا گرہستی مارگ کی اور چلنے میں ایک دوسری کی سہایتا کرنا ہے منشیوں کے من گھڑت سدھانتوں کا جہاں راج رہا ہے۔ وہاں اس پاک رشتہ کو بڑا ہی نفرت کے قابل بنا دیا ہے۔ کہیں تو استری کو کام چیشٹا پورن کرنیکا سادھن۔ کہیں گرہ کا سرنگار۔ کہیں سوتی بنایا گیا ہے۔ غرضیکہ ساماجک اور آتمک اوستھا کے انوسار منش نے استری کے ادھکار ٹھہرائے لیکن پرماتما کی پوتر ودیا میں اس پاک رشتے کی اصلیت بڑی صفائی سے دکھلائی گئی ہے۔ اور ایسی بد آتیں دی گئی ہیں۔ جنپر عمل کرنے سے جہاں ایک طرف آتمک اور شاریرک دونوں لحاظ سے نردگیہ سنتان اتپن ہو سکتی ہے۔ وہاں دوسری طرف استری پرش ایک دوسرے کے دھرم بھاؤ کو بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن شوک کہ کچھ صدیوں سے بھارت واسیوں نے ویدک اپدیش کی رہنمائی کو چھوڑ کر پوران روپی جگنوؤں کی شرن لیلی تھی۔ اور اسی لیئے باوجود مذہبی کے ساددھن کوئی ویدک شکشا رکھتے ہوئے بھی انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو بھلا دیا۔ ماتا اور پتا نے اپنے بچوں کو سنتش پدوی سے گرا دیا۔ کبوتروں کی طرح چھوٹی عمر میں ہی اُن کے کاول دیکھ کر پرسن ہونا آرمبھ کیا۔ تپنی کو جو گرہ کا ستمبھ تھی اور پرجا کی اتپتی میں مکھ سادھن تھی۔ جسکا نام سچ مچ دیوی تھا۔ ایسی تپنی کو صرف رتی حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھا گیا۔ جب سے سمبندھ کی پوترتا کا نقش دل سے دور ہوا۔ اسیوقت سے منشیوں نے جوڑ تلاش کرنے کا کام حجاموں اور لاگیوں کے سپرد کیا۔ جب سے ایسی خرابیاں نکلنی شروع ہوئیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ پنجاب تو اشی کون ایسا پرش ہے۔ جو ان خرابیوں سے واقف نہیں ہے۔

گجرات سے ایک پونجاہی کھتری صاحب نے اپنی سولہ سالہ پتری کے لیئے بر کی تلاش میں ایک اشتہار چھپوا کر ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جسی کہ تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اس اشتہار میں شرط یہہ ہے کہ درخواست کرنے والا ہو تو ایف اے یا بی اے تک تعلیم پاچکا ہو اگر بیاہوکار یا زمیندار ہوں۔ تو چالیس روپیہ ٹکس دیتے ہوں۔ لیکن اگر کوئی چوپڑہ صاحب درخواست کریں۔ تو بی اے پاس ہونا چاہیئے اور سرکاری ملازم کم از کم ... ماہوار کے ہوں۔ غالباً پچھلی شرط اسلیئے نکالی گئی ہے کہ چوپڑے اس ٹرف پونجاہیاں میں شامل نہیں ہونگے۔

پیارے ناظرین! ہم آپکی توجہ بڑے زور سے اس نوٹس کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ کیا یہہ نوٹس ظاہر نہیں کر رہا۔ کہ پنجاب واسیوں کی آنکھیں اب کھلتی جاتی ہیں۔ اور وے اپنی اولاد کے حقوق کو سمجھانے لگ گئے۔ شاریرک سمتا کا خیال اُنکے دلمیں لوہا جیسے پوتر سمبندھ میں ہونے لگ گیا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ ورن دھرم کی بگڑی ہوئی حالت کو سدھارنے کی طرف بھی ہمارے بھائیوں کی رچی ہو چلی ہے۔ اب صرف حجام کا دیکھنا اور لڑکے والے سے کچھہ رشوت لیکر من مانی بھٹی میں لڑکی کو جھونک اتنکار نہ خیال کیا جاتا ہے۔ والدین اپنے فرائض کو سمجھنے لگے ہیں۔ لیکن سوال یہہ ہے کہ کتنے والدین فیصدی ایسے ہیں جو اپنے بچوں کی ذمہ داری کو سمجھنے لگے ہیں۔ شاید فیصدی ایک بھی مشکل سے ایسا نکلے گا۔ لیس آپکو اتنے پر ہی سنتشٹ

نہیں رہنا چاہیئے- بلکہ اسوقت تک لگاتار کوشش کرنی چاہیئے- جب تک کہ صرف یہی کہاں باپ ہی اپنے بچوں کے لیے ایسے سمبندھ تلاش کرنے میں تت پر ہوں- بلکہ اسوقت تک آپکو دم نہ لینا چاہیئے جبتک کہ ور اور کنیا کی رضامندی حاصل کرنے کا بھی فرض والدین تجویز ہی نہ سمجھ لیوں-

---

ہمارے ایک نامہ نگار لکھتے ہیں کہ دیوالی کا تہوار مناتے مناتے کہیں آریہ پرش بھی اُسی جال میں نہ پھنس جاویں- جسمیں اسوقت ہندو پھنسے ہوئے ہیں- وہ کہتے ہیں کہ اگر آج آریہ سماجسٹھ پرش یہہ سمجھ بیٹھے ہیں- کہ دیپ مالا صرف راجہ رامچندر کے تخت نشین ہونے کی یادگار ہے- تو ناممکن نہیں ہے- کہ کسی زمانہ میں جوا کھیلنے اور لکشمی پوجا کو ہی دیوالی کے روز کا کرتبیہ کرم سمجھنے لگ جائیں- ہمارے ہمالی کا یہہ کہنا تو صحیح ہے کہ جس طرح پورانکوں نے اصلیت کو بھلا کر بدرسمیں جاری کرلیں- اسی طرح آریہ بھی کر سکتے ہیں- لیکن اگر ایسے ہی خیال پر عمل کیا جاوے- تو دنیا میں کوئی بھی اصلاح نہیں ہو سکتی- دودھ کے جلے کو چھاچھ تو پھونک پھونک کر پینا چاہیئے- لیکن اگر چھاچھ پینا بھی چھوڑدے تو وہ رکہاں سے پاویگا-

---

سوامی گنگا نند جی نابینا معرفت سکریٹری آریہ سماج کراچی حسب ذیل تحریر معہ شہادت گواہان بھجواتے ہیں- وہ سب مہاشیوں کو گیات ہو کہ میں جودھپور نگر میں کرنل سر پرتاب سنگھ جی کی آگیا انوسار پرکاشانند اتیا دی مانس پرچارکوں کے ساتھ کئی ایک ماس تک نواس کیا- ان بگلا بھگتوں نے یہہ پرچار کیا- کہ گرانند بھی مانس کھانا وید انکول مانتا ہے- اور مانس بھوجن دیا ر کے غیرے بھاگ میں میری اور سے یہہ لکھہ مارا کہ میں اس لیکھ کو اچھا مانتا ہوں سو یہہ لیکھ اُن لوگوں کا سر بداست ہے- کیونکہ میں مانس کھانا ویدانکول نہیں مانتا ہوں- سوامی دیانند سرسوتی جی برابر مجھے یہی اپدیش کرتے رہے کہ مانس کھانا ویدانکول نہیں ہے- جیسے میں آنکھے کتھن انوسار اور اپنے وچار انکول کسی ورن آشرم کے لیے مانس کو بھکش نہیں مانتا- مجھے جودھپور چھوڑنے کا کارن بھی یہی ہوا- کہ سر کرنل پرتاب سنگھ اور پرکاشانند مجھے مانس کھانے تھا پرچار کے لیے وڈراگرہ کرتے رہے ہیں- میں نے تین مانس سے ترک کیا ہے کہ جودھپور نگر میں نہ جاوں گا اوشراج ان آدک پاونگا- کرنل سر پرتاپ سنگھ جی کے نکٹ رہنے والے کوتوال اتیادی بھی یہی کہتے ہیں وہ بیٹھا راجہ تھا پرجا" اس پتر کو اسلیے مدرت کراتا ہوں- کہ میرے پرسماجوں میں جو کولاہل مچا ہوا ہے- سو سندیہہ دور ہو جاوے-

گواہ شد	دستخط	گواہ شد
بھائی دریام سنگھ	گرانند سرسوتی پرگیا چکشو	سیتارام مستری آریہ سماج کراچی

ساماجک خبریں

سناتن دھرم سبھا لاہور نے جو چیلنج دیا تھا اور جسکا ذکر ہمارے گزشتہ نمبر میں ہے اسکو انارکلی سماج لاہور نے بھی منظور کر لیا ہے آریہ سماج تو سدا ہی شاستر ارتھ کے لیے اُدت ہو رہا ہے-

لاہور آریہ مندر میں ماسٹر درگا پرشاد جی نے مسٹر برہمو سبندھو رومن کیتھولک عیسائی کے ساتھ پھر شاستر ارتھ آواگون کے مسئلے پر کیا- اسی مسئلہ پر تیسرا شاستر ارتھ اور ہوگا-

آریہ سماج کشمیر کے سبھاسد لالہ گنگارام سگھڑ نے اعلیٰ درجہ کے امتحان پاس کرنیکی خوشی میں حسب ذیل دان دیا- یتیم خانہ بریلی فیروزپور لدھیانہ مختلف فنڈوں میں صہ اور چالیس بھائیوں کو بھوجن کرایا-

ڈیرہ اسمٰعیلخاں آریہ سماج میں دیوالی کے روز پنڈت امرناتھ جی نے دیوالی کی اصلیت پر لکچر دیا- جسکے بعد لالہ شام لال نند والی نے سوامی دیانند کے جیون پر لکچر دیا-

راولپنڈی آریہ سماج میں ۱۷ تاریخ کے ساپتاہک جلسہ میں بعد ہون کے لالہ کشن لعل جی نے پرارتھنا کرائی اور پنڈت بھگوان دین جی نے بھجو منا سے کتھا کی- پھر لالہ ہربال سنگھ جی نے لوداہ بیوستھا پر اپدیش دیا- تت پشچات پنڈت لیکھرام جی نے دینانگر اور گوردا سپور کے سالانہ جلسوں کے حالات سنائے- رات کو پنڈت جی جہلم کو چلے گئے- اسی صبح پنڈت للورام جی کے فرزند کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا- پنڈت صاحب نے لہ ر دیہ ساماجک فنڈ آت کی امداد میں دان دیئے- پنڈت للورام جی جہلم کو تبدیل ہوگئے ہیں- یہہ صاحب سماج کے کاموں میں بڑی تندہی دیا کرتے تھے- امید ہے کہ آئندہ کو بھی راولپنڈی سماج کے ہی ممبر رہکر بدستور چندہ وغیرہ کی امداد دیتے رہا کریں گے- ۱۸ نومبر کے ساپتاہک جلسہ آریہ سماج میں بعد ہون ہوچکے لالہ خوشحال چند جی نے پرارتھنا کرائی- لالہ ہربال سنگھ جی نے اپنے گزشتہ ہفتہ کے اپدیش کا بقیہ سنا

اور لالہ دُنی چند کپور نے ویاکھیان دیا۔ بعدازاں نئے ممبروں کی درخواستیں سنائی گئیں۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت لیکھ رام آریہ مسافر نے ۵ نومبر سے ۱۸ نومبر تک ۱۰ ویاکھیان کوہاٹ آریہ سماج میں دیئے۔ اور ایک مرتبہ شنکا سمادھان کیا۔ اور پھر بنوں آریہ سماج کی طرف چلکر ۱۰ نومبر کو بنوں پہونچے۔

آریہ سماج کالج نے لالہ منگت رائے جی کو اپنا پرتی ندہی انتخاب کیا ہے۔ کیونکہ لالہ کیول کرشن جی کو کنڈر(?) آریہ سماج نے منتخب کر لیا تھا۔

پنڈت پورن آنند جی کو آجکل ایک سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ لیکن باوجود اسکے آپ لودھیانہ میں ایک ویاکھیان دے آئے ہیں۔

پنڈت لعل من نے ۱۱ نومبر سے ۱۷ نومبر تک بتفصیل ذیل اوپدیش کیا۔

بمقام	لون میانی	بھیرہ	ننکانہ(?)	شاہپور	سجانپور(?)
ویاکھیان	۱	۳	۱	۳	۳
اوسط حاضری	معمولی	۵۰	۱۵۰	معمولی	معمولی

قانون کی پابندی اسے کہتے ہیں

ملکہ معظمہ کے جب دوسرے بیٹے ڈیوک آف اڈنبرا پیدا ہوئے تو غلطی سے چھ ہفتوں تک انکی پیدائش کا واقعہ رجسٹر پیدائش میں درج نہ کرایا گیا۔ فوراً سرکار نے ستائیس شلنگ جرمانہ انسے وصول کیا گیا۔ قانون کی پابندی اسے کہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں چھوٹی چھوٹی سوسائٹیوں کے ادہکاری اپنے بنائے ہوئے نیموں کو پاؤں تلے روندتے ہیں۔

لوکل

بخار ابھی شہر میں براجمان ہے۔ لیکن پہلے کی نسبت سے کسی قدر کم ہے۔

منگلوار کو استری سماج بدستور ہوا۔

اتوار کو سماج مندر کے سامنے ایک جلسہ ہی ہوا اور پرارتھنا کے بعد بابو منشی رام جی نے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی۔ اسکے بعد لالہ گوبند(?) جی نے لیکچر دیا۔

بدھ وار کو جناب پادری ایونس صاحب نے کہ جنہوں نے بغرض انسداد منشیات شراب وغیرہ ہندوستان کو اپنی زندگی اپنی کر رکھی ہے۔ یہاں پر بتفصیل ذیل کارروائی کی۔ اول قریباً تین بجے بانساں والے بازار سے پروسیشن نکالا گیا۔ راستے میں پھر بازار دو نہ پیو نہ پیو رے بھائی شراباں نہ پیو۔ جو کہ شراب کے گناہوں کے بارے میں ایک عمدہ گیت ہے۔ پادری صاحب معہ دیگر طالب علمان سکول وغیرہ گاتے جاتے تھے۔ ہر موقعہ پر لالہ گوبند رام لالہ گنیش داس صاحب ایک کرسی پر جو کہ اسی غرض کے لئے ہمراہ لی ہوئی تھی کھڑے ہو کر مندرجہ بالا گیت کی شوبھا کو بڑھاتے تھے۔ جب خاص موقعہ شراب کی دوکانوں کا شیخاں والے بازار میں آیا۔ تو جناب پادری صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر ٹھیکہ داران شراب کو جو کہ عموماً درج ذیل سے ہیں۔ اس نیچ کام کرنے پر خوب اپنی تقریر سے شرمسار کیا۔ پھر وہاں سے چوک سعداں دکھیرہ بازار میں ہوتے ہوئے جوا خانہ جائے لیکچر میں پہونچے۔ وہاں پر پادری صاحب موصوف نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک ایک ایسا پُر تاثیر لیکچر دیا کہ سامعین بے حس و حرکت دیوار کی مانند کھڑے سنتے رہے۔ بعدازاں اپیل کیا گیا کہ جو صاحب اس موذی شراب کو ترک کرنا چاہتے ہوں۔ اس سوسائٹی کا ممبر بنیں۔ کئی ممبر ایک آناً فاناً میں درج رجسٹر ہوئے۔ لیکچر میں قریباً پانچ سو کی حاضری ہوگی۔ امید ہے کہ ہمارے لائق دوست لالہ گوبند(?) جنرل سیکرٹری پوری توجہ [illegible] کہ جنہوں نے نشوں کی انسداد کے لئے اپنے سر پر بیڑا اٹھایا ہے۔ اگر ہفتہ میں یا ماہ میں ایک دفعہ بھی پروسیشن نکالا کریں تو نہایت اشخاص اس سے لعنت سے بچ جاویں۔

تازہ خبریں اور اطلاعیں

لاہور کے گمٹی بازار میں لالہ رام رتن جی نے ایک جنرل ایجنسی کھولی ہے۔ جو بہت ضروری کام اپنے ذمہ لیتی ہے۔ ایک ریڈنگ روم کھولا ہوا ہے۔ سنسکرت کے پڑھانے والے استاد۔ شہر دکھلانے والے گائیڈ۔ رسوئیدار اور کہار۔ کرایہ پر مکان کھانے پینے کا سامان غرضیکہ سب ہی کچھ مہیا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ ساتھ ہی انگریزی پرانی چیزوں کی فروخت اور نئی چیزوں کے خریدنے کا ذمہ لیتے ہیں۔ کمیشن کچھ زیادہ نہیں لکھا ہے۔ یہ ایک نئی مہذب کوشش ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پبلک لالہ رام رتن کو ضرور مدد دیگی۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائی کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ لعل چند جی (کوئٹہ) آپکا پتر شایع کرنے سے کوئی فایدہ نہ تھا۔ اِسلیئے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں بھیجدیا گیا ہے۔

نامہ نگار راولپنڈی۔ مانس پرچارک کونسل جن حکمت عملیوں سے بنی ہے۔ لوگ ان سے آگے ہی واقف ہیں۔ سکھ پرچیر کا بھڑکاتے پھرنا بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔ جو سبرٹ اسمیں کام کر رہی ہے۔ اور لالہ ایشور داس ایم اے جیسے منتری مقرر ہوئے وہ بھی صاف ظاہر ہے۔ اب ہزار کوشش کریں ہمارے مانس پرچارک منتر پبلک کو دھوکھہ میں نہیں ڈال سکتے لیمبر اسلت نے صاف فرمائیے۔

لالہ رلا رام جی (گوجرخاں) آپ اپنی درخواست پرتی ندہی سبھا میں سیدھی بھیجدیویں۔ اخبار میں شایع کرانے سے کچھ فایدہ نہ ہوگا۔ ایڈیٹر۔

وقت کی پابندی اور آریہ سماج

اِس زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے ہائے وقت ہائے وقت ہو رہی ہے۔ یہہ سمجھنا کہ وقت نہایت قیمتی شے ہے۔ ایسا ہی ہے جیسے کوئی ثابت کرنے لگے کہ سونے کا رنگ چاندی سے نہیں ملتا۔ ہمارے دیس کے اور عیبوں میں سے ایک عیب وقت کی قدر نہ کرنا بھی ہے۔ آریہ سماج نے جو ایک ریفارمنگ باڈی ہے امید تھی کہ اس عیب سے دیش کو پاک کریگی مگر افسوس اسے اُسنے اُلٹی پناہ دی اور اپنے ذریعہ اسے پھیلانا شروع کیا۔ سماجوں میں عموماً جو وقت نوٹس میں لکھے ہیں۔ اُس سے پون گھنٹہ پیچھے کام شروع کرتے ہیں۔ جو بیچارے وقت پر آتے ہیں وہ بیٹھے سوکھا کرتے ہیں۔ شاید آپ کا یہہ خیال ہو کہ اس طرح لوگ زیادہ جمع ہو جاتے اور فایدہ اوٹھاتے ہیں۔ مگر یہہ محض غلط ہے جو آنیوالے ہیں وہی آیا کرتے ہیں۔ دیر لگانے سے وہ آدمی نہیں آجاتے جنکو آپ کا لکچر سننا پسند نہیں۔ اب ہی یہہ بات کہ جو آنے والے ہیں۔ وہ بھی دیر سے آتے ہیں سو یہہ ساکھ پر منحصر ہے۔ یہی ہندوستانی وقت کے کچے ریل پر دیر سے نہیں جاتے۔ گھنٹوں پہلے ہی ڈیرہ جا لگاتے ہیں۔ کیونکہ جانتے ہیں۔ ریل وقت کی پابند ہے۔ ایک منٹ بھی تو انتظار نہیں کریگی۔ کہ ایسے مسافر گھر میں سے آلیں۔ آریہ سماج کا وقت کے بارے میں اعتبار گیا ہوا ہے۔ لوگ دو چار دفعہ وقت پر آکر اور یہہ دیکھہ کر کہ ابھی تو خود پریزیڈنٹ صاحب اور لکچرار کے بھی پتے نذارد ہیں نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ کہ یہہ لوگ نوٹس میں جھوٹھے لکھہ دیتے ہیں۔ کہ اسی وقت لکچر ہوگا۔ حالانکہ انکا ارادہ ساڑھے چار بجے کا ہوتا ہے۔ تو نوٹس میں چار لکھدیتے ہیں۔ اسی طرح سب دیر میں آنے لگتے ہیں اور آپ کتنی ہی دیر بعد شروع کیجئے۔ پھر بھی لوگ لکچر شروع ہونیکے بعد آتے رہتے ہیں۔ جو لوگ وقت پر نہیں آتے۔ اُنکی سستی ہے۔ اور اُنکے لیئے

اُن لوگوں کو جو وقت پر آجاتے ہیں سزا نہیں ملنی چاہیئے۔ کہ بیٹھے سوکھا کریں میرے خیال میں سماجوں کو اس طرف توجہ کرنی ضروری ہے۔ انہیں چاہیئے کہ جو وقت نوٹس میں لکھیں ٹھیک اُسوقت کام شروع کر دیں خواہ چار ہی آدمی موجود ہوں۔ دو چار دفعہ بیشک لوگ دیر میں آئینگے۔ اور لکچر وغیرہ تھوڑے آدمیوں کے روبرو ہوئیگا۔ مگر پھر سب کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہہ لوگ وقت کے سچے ہو گئے ہیں۔ نوٹس میں لکھے ہوئے چار کے معنے ۴ ½ نہیں ہیں۔ بلکہ ٹھیک چار ہیں اور وقت سے دس منٹ پہلے پہنچیں۔ تاکہ پورا لکچر ہاتھہ آئے۔ دیکھیئے انگریزوں پادریوں۔ برہم سماجیوں کے لکچروں میں بھی تو یہی ہندوستانی سننے والے ہوتے ہیں۔ اور وہ سچے وقت پر کام شروع کر دیتے ہیں۔ کیا انکے ہاں اس سبب سے لوگ کم پہنچتے ہیں۔ صاحبان! جب پریزیڈنٹ اور سکرٹری کی نیت میں موجود ہے۔ کہ کام چار بجے شروع ہوگا۔ اور نوٹس پر ساڑھے تین لکھا جاتا ہے۔ تو کیا یہہ جھوٹھہ کرنا نہیں ہے جب آپ نوٹس کے ذریعہ اقرار کرتے ہیں کہ فلاں وقت آؤ لکچر ہوگا اور پھر لوگ اپنے سو کام چھوڑ کر آتے ہیں۔ اور آپ اُسوقت دولتخانہ پر ہوتے ہیں۔ وہ بیچارے پڑے انتظار کیا کرتے ہیں۔ کیا یہی تہذیب ہے کیا یہی سچائی ہے۔ کیا آپ نے اُنکے وقت کا خون نہیں کیا؟ کیا آپ نے اُنکو دھوکہ نہیں دیا۔ ہندو قوم کے لیڈر آپ ہیں۔ آپکے برے نمونہ سے جو تمام قوم میں ایک بُری عادت وقت ضایع کرنے اور جھوٹ لکھنے جھوٹا اقرار کرنے کی

پڑ رہی ہے - کیا آپ اسکے گنہگار نہیں؟ اور ان باتوں سے جو قوم کو نقصان پہنچتا ہے اور مہذب قوموں کی نظر میں وقر گھٹتا ہے - کیا اس قومی ہتک عزت اور قومی تنزل کا ذریعہ آپ نہیں؟ اگر سچ کی تعظیم کرنی ہے تو اپنے سب کاموں میں سچے بنکر دکھاؤ۔

راقم
کنج لال اگروال

لگی جن کی جگدیس سے لگن
نہیں کام میں انکے ہوتا بگھن

بابا نانک کے دسویں جانشین گرو گوبند سنگھ جی نے جن کے لاکھوں آدمی سکھ (شش یہ کا غلط تلفظ کرکے سکھ بولتے ہیں - اسکے ارتھ ہیں سکشا لینے والا - چیلا) اور معتقد تھے ایکدن اپنے چیلوں سے کہا کہ دھرم کی رکشا کے لئے بلدان کی ضرورت ہے - کوئی سکھ اپنا سیس دینا منظور کرے - اسپر ایک چیلا اٹھا - گرو جی اسے علیحدہ مکان میں لے گئے - اور وہاں میں سے کسی جانور کا خون بہا دیا - باہر کے کل آدمیوں کو معلوم ہوا کہ اسکا سر کاٹ گیا ہے - پھر گرو جی باہر آئے اور کہا کہ دھرم کے لئے ابھی اور بلدان چاہیئے - ایک سکھ اور اٹھا اسے بھی اندر لے گئے اور ویسا ہی کرکے پھر باہر آئے - غرض اسی طرح یکے بعد دیگرے پانچ آدمی لے گئے اور باقی آدمیوں نے سر دینے سے انکار کیا گرو جی نے ان پانچ سورماؤں کو ہی لیکر وہ عظیم الشان کارروائی شروع کی - جنہوں ظالموں کا تختہ

الٹ دیا - کیا وجہ ہے کہ جب سکھوں کو سخت سے سخت عذابوں سے مارا گیا - رانبی سے سر چھلوایا گیا - زندہ جلائے یا دیواروں میں چنوائے گئے تو انکا دلیر دل ذرا بھی نہ کانپا نہ صرف بڑے آدمیوں نے بلکہ بچوں نے اپنے قتلیوں اور چوڑے چاروں تک نے وہ اذیتیں جنکو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - بڑی خوشی سے شبد کیرتن کرتے ہوئے برداشت کیں - کیا وجہ ہے کہ جب ایک طرف تیل کے کڑاہ تپ رہے ہیں - آگ دہک رہی ہے دوسری طرف جاگیر حکومت عزت اور دنیا بھر کے عیش ہیں - اور ایک بندھے ہوئے سکھ سے سوال ہوتا ہے بول ان دونوں میں کیا منظور ہے - تو سنگھ کی آنکھیں شیر کی طرح چمکنے لگتی ہیں - اور کمال بے پرواہی سے جواب دیتا ہے - ارے دشٹ تو آب کیا ہم دنیا کے سکھ کے لئے دھرم چھوڑ دیں - لعنت ہے تجھ پر اور تیرے خیال پر - ہمکو جلد آگ میں ڈال - شہید ہونا ہی ہماری سرخروئی ہے - وجہ صرف یہ تھی کہ گرو جی نے نام کے سکھ اکٹھے نہیں کئے تھے - بلکہ صرف پانچ گرو دھرم پر سر دینے والوں پر اپنے مشن کی بنیاد رکھی تھی - اس مثال سے میری غرض یہ ہے - کہ چاہے جس مذہب اور دھرم کی تاریخ دیکھ لو - ہمیشہ مٹھی بھر سچے اور باہمت آدمیوں نے خواہ وہ کتنے ہی زیادہ تھے لوگوں کے دل نہیں کھینچے - بلکہ ایسی اور انکے شاگرد دس گرو جی اور انکے سکھوں نے جو خواہ گنتی میں چند تھے - مگر دھرم پر پکے تھے - ایسے آدمیوں کی بدولت ہی مذہب کو عروج اور ترقی حاصل ہوئی ہے اور جب مذہب میں دھرم کا جوش کم ہوگیا اور لوگ برائے نام انکے پیرو بنکر رہ گئے تو خواہ وہ مذہب

کتنا ہی عالمگیر تھا - مگر خاک میں ملتا چلا گیا ہے - اب دیکھنا چاہیئے کہ آریہ دھرم کس حالت میں ہے - آریہ دھرم کا بانی اور دھرم کے بانیوں کی طرح غیر معمولی جسم - عقل اور اخلاقی طاقت لیکر آیا - اس اکھنڈ برہم چاری نے دھرم کے لئے جان کی پرواہ نہ کی اور وید دھرم کا جھنڈا پھیلاتا چلا گیا - مگر اب تنزل کے آثار پائے جاتے ہیں - کیونکہ اس دھرم میں عموماً وہ لوگ ہیں جو برائے نام آریہ ہیں اور انکے قول و فعل مطابق نہیں ہیں - بہت سے تو ایسے ہیں کہ انہوں نے اس دھرم کے مسائل سمجھے ہی نہیں - یونہی دیکھا دیکھی نام لکھا دیا ہے - باقی وہ ہیں جنہوں نے سمجھا ہے اس دھرم کے اور پورا شردھا بھی ہے - مگر جو کچھ وہ کہتے ہیں پر کرتے نہیں - شاید صرف گنتی کے چند آدمی ہونگے - جو اپنا سب آچار اور بیوہار دھرم کے انوسار رکھتے ہیں - سماج کے لیڈر تک شرادھ کرتے اور کبھی پنڈ ولیتے ہیں - مرنے جنمنے بیاہ شادی وغیرہ پر وہی پوپ جی کی پوجا ہوتی ہے اور ادنیٰ ادنیٰ دھرم میں وہی پرانے ہندو ہیں - کبھی کبھی کے ہاں بغیر سالا - یا انکار - دوبے ہوئے شادی ہوتی نہیں دیکھی استریوں کی وہی درگت ہے - بیٹی اور بیٹا دونوں کو یکساں نہیں سمجھتے ہو میں تو دیکھے لگتے ہیں - مفت کی سندھیا بھی شاید فی صدی ایک آدمی پوری طرح کرتا ہوگا - صاحبان یہہ جڑ کو دیمک لگ رہی ہے - اور اگر دبا ہو کہ یوں پردہ ڈھکا ہی ہے - اور ہماری جمعیت کم نہ ہو جائے - تو یاد رکھیئے کہ یہہ بودی جمعیت رہنگی نہیں - میرے خیال میں جس طرح آریہ ممبر اور آریہ سبھاسد دو لفظ سماجوں میں مروج ہیں ایک اور لفظ آریہ آچار (یا اور کوئی ایسا ہی لفظ) جاری ہونا چاہیئے - اسکے لئے نیم نیت ہونے

چاہیں۔ اور جنکا سب بیوہار رسم رواج ویدوں کے
موافق ہو۔ وہ لوگ ہی اس فہرست میں داخل ہوں
اور کل عہدہ دار۔ پریذیڈنٹ سکریٹری وغیرہ انہی لوگوں
میں سے ہی منتخب کیے جائیں۔ اور پرتی ندھی اسکی
نگرانی رکھے۔ جس سماج کے بارے میں معلوم ہو کہ
اسکے عہدہ دار آریہ آچار نہیں انکو آریہ سماجی نہ
گنا جاوے۔ امید کہ میری حقیر رائے پر قوم کے
لیڈر غور کرینگے

کنج لال اگروال

دوسرا واراشکوتسب آریہ سماج
مراد آباد

سلسلہ کیلیے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ
دوسرے دن ۳۰۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو صبح کے
آٹھہ بجے سے دہرم چرچا کا سے تھا۔ جسکا نوٹس
پہلے روز دے دیا گیا تھا۔ ضروریات سے فارغ
ہوکر جملہ صاحبان مقام جلسہ پر سو تو جمع ہو گئے
ساماجک پرشوں کے علاوہ شہر کے چند تعلیم یافتہ
محقق اصحاب بھی تشریف رکھتے تھے۔ ۱۱ بجے
تک پرشن اُتر کے طور پر شنکا سمادہان ہوتے
رہے۔ خاص کر آدھیاتمک مضمونوں پر اوپک
بیان سا رہی۔ ساماجک سدہانتوں کو لوگ بڑے
پریم اور شردھا سے سنتے تھے۔ اس سمے کے آنند
کا انوبھو حاضرین نے بھی کیا۔ دوپہر کے بعد
تین بجے کے قریب پھر اتسو بھومی شردھا جنوں
سے آچھادت ہوگئی۔ پرتھم پنڈت بدری دت
جی نے اوپاسنا کرائی۔ پہنہ انمی ورشہ کے بھجن
گائے گئے۔ بعد ازاں منتری سماج نے سماج کی
سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس سے معلوم ہوتا
تھا کہ امسال اس سماج نے گزشتہ سالوں کی
نسبت اچھی ترقی کی ہے۔ اور اب اسکی حالت
قابل اطمینان ہے۔ ہم یہاں پر اپنے سماج کے
لائق سبھاپتی ماسٹر درگا پرشاد صاحب و اپ
سبھاپتی ساہو شیام سندر صاحب و سوامی
رادہا کرشن صاحب منتری بابو ہرچرن صاحب
کا بالخصوص شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنکے ہوشیارانہ
دیکھ ریکھ اور کوششوں سے یہہ سماج وقتاً فوقتاً اپنے
فرائض کو پورا کرتا رہا۔ زاں بعد پنڈت نند کشور
جی کا ودیا کے وشے میں ویاکھیان ہوا۔ آپ نے
بتلایا کہ سرشٹی کوئی ندی نہیں ہے۔ کنتو اسی دنیا
کا دوسرا نام ہے۔ اسکے بعد پنڈت گھنشام جی
کا ویاکھیان واتسلیہ الٹو کی ضرورت پر ہوا
آپ نے اپنے ویاکھیان میں اس بات پر زیادہ زور
دیا کہ اوتسب کی غرض صرف ویاکھیان سننا
ہی نہیں ہے۔ بلکہ کچھ کر کے دکھلانا بھی ہے۔ تد
پشچات پنڈت منشی رام جی کا ویاکھیان نراکار
ایشور سرشٹی کو کیونکر بناتا ہے اس مضمون پر
ہوا۔ آپنے بڑے ہی شاستروں نیز موجودہ سائنس
کے دلائل سے ثابت کیا کہ نراکار ہی ایشور اس
جہان کا کرتا ہو سکتا ہے۔ نہ کہ ساکار
یہہ ویاکھیان شروع سے آخیر تک فلاسفی
سے بھرا ہوا ہونے سے صرف تعلیم یافتہ اشخاص
کو ہی پسند خاطر نہیں ہوا۔ کنتو بیچ بیچ میں دی
ہوئی مثال و سرل تشبیہوں نے انکو سرب سادہارن
کا بھی پاتر بنا دیا تھا۔ زاں بعد پنڈت
سرسندر لال کا ویاکھیان آریہ سماج کے دس
نیموں پر ہوا۔ سامعین نہایت ذوق سے
اس ویاکھیان کے منتظر تھے۔ اُنہیں کے جن سوالی
بستی دل کی طرح چاروں طرف چھایا ہوا تھا۔ صدہا
لوگ بوجہ عدم گنجائش جگہ کے سڑکوں پر کھڑے
ہوئے تھے۔ سب اس نظارہ کو تصویر کی
طرح بنکر دیکھہ رہے تھے۔ پنڈت نے چھٹے نیم کی
تشریح میں (جسمیں شاریرک۔ آتمک و ساماجک
اُنتی کا ذکر ہے۔) مستورات ہند کی حالت کو ایسا
خوبصورتی سے جھلکایا۔ کہ سامعین کے دل موم کی
طرح رقیق ہوگئے۔ اور یہہ بزور کہا کہ جب تک
اس سانچہ کو درست نہ کیا جائیگا۔ تب تک
کھلونے کبھی عمدہ و حسب دلخواہ نہ نکلینگے۔ چنانچہ
مینوں پر کار کی اُنتی کرتا۔ یہہ ویاکھیان ایک
نئی بات ہونے سے بڑا موثر ہوا۔ رات کے
نو بجے تھے۔ لیکن کوئی شخص ہلتا تک نہیں۔ اخیر
میں بابو لچھمن سروپ صاحب وکیل سپرنٹنڈنٹ و
پردھان دیانند اینگلو ویدک کالج کمیٹی ممالک
مغربی و شمالی ازراہ ایستادہ ہوئے۔ آپ نے
مختصر لیکن پرجوش الفاظ میں کالج مذکور
کے لیے اپیل کی۔ اپیل کے ختم ہوتے ہی چندہ
لکھا جانا شروع ہوا۔ تھوڑی دیر میں تین ہزار
رقم چندہ ہوگئی۔ جسمیں ایک بڑی رقم
ایک ہزار روپیہ کی ساہو شیام سندر صاحب الیس
پریذیڈنٹ سماج ہذا کی ہے۔ منجملہ کل رقم کے
مبلغ تین سو روپیہ اسوقت تک وصول ہو چکے
ہیں۔ باقی وصول ہو رہے ہیں۔ اسکے بعد شور
پارتھنا ہوکر مہارانی کوین وکٹوریہ و مہرشی
سوامی دیانند سرسوتی کو دھنیاواد دیکر سماج
برخاست ہوا۔

زاں بعد تاریخ ۴۔ نومبر ۱۸۹۴ء اتوار کے
سایتہ کال جلسہ میں ایشور اپاسنا و ہون کرنے کے
پشچات پنڈت منشی رام جی کا دہرم وشے پر
سولت ویاکھیان ہوا۔ بعد ازاں سال آئندہ
کے لیے عہدہ داران سماج و ممبران انترنگ
سبھا کا انتخاب حسب ضابطہ ہوا۔

(۱) پردھان - ماسٹر درگا چرن صاحب -
(۲) اُپ پردھان - ساہو شیام سندر صاحب -
(۳) سو فتی رادھا کشن صاحب
(۴) منتری - بابو ہرچرن صاحب -
(۵) اُپ منتری - نرائن پرشاد -
(۶) کوشادھیکش - ساہو برجرتن صاحب
(۷) پستکادھیکش - ساہو رام سروپ صاحب
(۸) انترنگ سبھاسد - پنڈت بدری دت صاحب
(۹) " بابو گورچرن صاحب ایم اے
(۱۰) " بابو بیجناتھ صاحب وکیل -
(۱۱) " چودھری حکیم سنگھ صاحب
(۱۲) " چودھری بھوانی سنگھ صاحب
(۱۳) " منشی بھگولی پرشاد صاحب
(۱۴) " لالہ برج ناتھ صاحب
(۱۵) " لالہ گوبند پرشاد صاحب

اخیر میں آٹھ جدید سبھاسدوں کی درخواستیں واسطے ممبری سماج پیش ہوئیں - جنکو بعد تحقیق حالات کے داخل سماج کیا گیا - اور چند ممبران نے جو سندھیا نہیں کرتے تھے - سندھیا کرنے کا وعدہ کیا - اور چند صاحبوں نے اگنی ہوتر کرنیکا بھی ذمہ لیا -

آپکا تابعدار
نرائن پرشاد ورما اُپ منتری آریہ سماج مرادآباد

ایک سچے منش سیوک کی جانکاہ موت

واقعہ ۱۰ - اکتوبر ۱۹۱۶ء بوقت قریباً سات بجے صبح جناب بابو پرمیشوری سہائے صاحب بی اے سیکنڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ

لیجار صفہ سکتہ و سرسام تین روز بیمار رہکر راہی ملک بقا ہوئے - مرحوم کے خیالات اسقدر پاکیزہ اور ملک اور قوم کی خیر خواہی میں اسقدر جان نثار و دلدادہ تھا - کہ اگر عمر وفا کرتی - تو ایک بڑا ریفارمر زمانہ کا ہوتا - چنانچہ انکی اس بیوقت اور ناگہان وفات پر ملک کی طرف سے دو دن گنج بھیرہ میں ماتمی جلسہ ہوا - ہر مذہب کے لوگ شامل جلسہ تھے - لالہ تلسی رام صاحب ڈپٹی انسپکٹر سنفہر پریزیڈنٹ جلسہ ہوئے - اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے - اول پنڈت گوکل چند صاحب نے یہہ تجویز پاس کی کہ یہہ جلسہ بابو پرمیشوری سہائے صاحب کی ناگہان اور بیوقت وفات پر اظہار افسوس اور ہمدردی کرتا ہے - لالہ بھگت رام صاحب نے تائید کی اور بالاتفاق رائے منظور ہوا -

دوم - لالہ لعل چند مختار عدالت نے یہ تجویز پیش کی کہ بھیرہ میں مرحوم کے نیک خیالات کے مطابق ایک یادگار بنائی جاوے اور اسغرض کے واسطے تین ہزار روپیہ جمع کیا جاوے - لالہ امرناتھ صاحب نے تائید کی اور منظور ہوا -

سوم - لالہ ہنسراج صاحب آنند نے یہ تجویز پیش کی - کہ فراہمی چندہ مذکور کیواسطے ایک سب کمیٹی مقرر کی جاوے - اور اسکو مرحوم کے خیالات کے مطابق روپیہ خرچ کرنیکا اختیار دیا جاوے - لالہ ایشور داس صاحب نے اسکی تائید کی اور منظور ہوا -

چہارم - لالہ رچی رام صاحب ایم اے نے یہہ تجویز پیش کی کہ نقل ان ریزولیوشن کی وارثان مرحوم کی خدمت میں اور اخبار دوست ہند بہارت سیوک - ٹربیون - سیوک سرونٹ میں طبع کے لئے بھیجی جاوے - بابو جوگندر ناتھ سین نے تائید کی اور منظور ہوا - بعد شکریہ پریزیڈنٹ جلسہ برخاست ہوا -

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات بابو پرمیشوری سہائے صاحب از قلم منشی خادم حسین صاحب

طوفاں باد غم کا جو اک طرف سے چڑھا
بھیرہ میں اک نمونہ محشر ہوا بپا
سنتے ہیں آج کوئی غریب الوطن موا
یعنی جناب لالہ پرمیشوری سہائے
اس خبر جانکاہ سے گریاں ہر آنکھ ہے
دل اپنے اور پرائے کا اس غم سے پھٹ گیا
اے ایس ایچ سکول پہ حسرت ہے برستی
ہا ہا کی آتی ہے در و دیوار سے صدا
کمرہ میں آج کیوں ہے اداسی برس رہی
رونق فزائے تیبل وہ چھوڑ کہاں گیا
آور خزاں کا آور ہے ملتی ہیں بلبلیں
الٰہی ہمارے باغ کا گلشن سے چل بسا
ایسے بشر کی اس مرگ ناگہان پر
پانی کے بدلے خون جو رو دیں تو ہی بجا
تھا ایک نونہال کہ جوش بہار پر
دست اجل سے وائے دریغا کہ کٹ گیا
علم و ادب میں حلم میں یکتائے روزگار
ہمدرد ملک و قوم عدیم المثال تھا
اے سرگباش لالہ پرمیشوری سہائے
ہم سے چھڑا کے لیگئی تجھ کو کہاں قضا
اے سرگباش لالہ پرمیشوری سہائے
ہم سے نہ ہو سکا تیری خدمت کا حق ادا
تم نے سنائی ہمکو نہ کچھ اپنے دل کی

ارماں رہے گا دل میں ہمارے یہی سدا
پائینگے ہم کہاں سے زمانہ میں ڈھونڈ کر
تجھ سا ادیب تجھ سا خلیق اور پارسا
روتے ہیں ڈاڑھیں مار کر شاگرد سب ترے
اصلاح میں تو جنکے تھا سو جان سے فدا
روتے ہیں تجھکو تیرے رفیق اور دوست سب
روتے ہیں تجھکو تیرے اعزا و اقربا
روتے ہیں تجھکو اہل ہنود اور مسلمان
کیا جانے حال جو سوں کا کیا ہوگا بھلا
چھبیس اکتوبر کی نہ بھولیں گے ہم کبھی
جس دن فوت ہوئی تیری یہ مرگ غم فزا
یاد یہ تیری خوبیاں اور تیری نیکیاں
کہے گا یاد بہیرہ کا ہر چھوٹا اور بڑا
پایا ہے میری فوات سے فیض اک زمانہ نے
نیک ایسی دے تجھے سری پرماتما جزا
الفت کا اور خلق کا تھا وہ ہم وہ پیارا تھا
غرقاب رحمت آیا سن ایسی وفات کا
۱۹۱۵ء بکرمی

راقم
لعل چند مختار عدالت

لالہ ہنسراج جواب دیں

ہمارے مشہور اخبار مورخہ ۹ - نومبر ۱۹۱۲ء میری سامنے پڑی ہے - اور اس میں لالہ ہنسراج جی کی چھٹی میری نظر سے گزر رہی ہے - میں اس چھٹی کے متعلق کچھ بھی بحث کرنا نہیں چاہتا - کیونکہ ایک تو چھٹی کی سپرٹ ہی خود بتلا رہی ہے کہ آپ کا ارادہ کیا ہے - دوسرا میں اپنا کوئی فرض نہیں سمجھتا کہ اسکے متعلق کچھ تحقیق کروں - یہ فرض لالہ دیوی چند جی کا ہے - جنکو وہ خود

پورا کرینگے - میں اپنے ناظرین کی توجہ صرف ان فقرات کی طرف دلانا چاہتا ہوں - چونکہ آپ نے پنڈت دیوی چند اور ڈیرہ اسمٰعیلخاں آریہ سماج کے متعلق تحریر کی ہیں - آپ پنڈت دیوی چند کے متعلق نوٹ چڑھاتے ہوئے تحریر کرتے ہیں - "ناظرین کو معلوم ہو - کہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں سکول میں پنڈت دیوی چند ادھیاپک تھے اور وہاں کے سماج کے بھی اودیشک تھے - جب انہوں نے برخلاف رزولیوشنوں کے پاس کرانے اور مہاتما پارٹی کیساتھ انہوں نے کام کرنے سے انکار کیا - تو وہ لوگ ان کے درپے ہو گئے - اور انکو موقوف کرنے کے لئے آمادہ ہوئے - آپکی نوکری کی درخواستیں بسفارش رائے بہادر رام ورائے ٹھاکر دت و لالہ چندو رام لیڈر و لالہ امرناتھ مصنف میرے پاس آچکی ہیں -" لالہ ہنسراج جی شاید آپ حیران ہوں - جب میں یہ لکھوں - کہ آپ کی ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے متعلق تحریر میں ایک بال بھر سچائی بھی نہیں ہے آپ لکھتے ہیں - کہ جب پنڈت جی نے مانس کے برخلاف رزولیوشن پاس کرانے اور مہاتما پارٹی کے ساتھ کام کرنے سے انکار کیا - تو وہ لوگ جھٹ ان کے برخلاف ہو گئے - میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں - کہ یہ خبر آپکو کس طرح معلوم ہوئی - کیونکہ آپ تو لاہور تھے - کیا ہی اچھا ہوتا - کہ کوئی ایسا شخص ان سطروں کو لکھتا جسکا علم چشم دید ہوتا - مجھے افسوس ہے کہ مجھے آپکے برخلاف قلم اٹھانی پڑی جنکا علم صرف سماعی ہے - آپکو معلوم ہونا چاہیئے کہ آجتک یہاں آج تک کوئی تجویز یا کسی قسم کا خیال تک نہ آیا - کہ مانس کے برخلاف رزولیوشن پاس کیا جاوے - اور نہ آجتک اس قسم کی تجویز انتر نگ

سبھا میں آج تک پیش کی گئی ہے - میں حیران ہوں کہ آپ دیدہ دانستہ لوگوں کو کنوئیں دھکے میں ڈالنا چاہتے ہیں - سب آپ جانتے ہیں - کہ پنڈت دیوی چند صرف سماج صدر کے اودیشک تھے - نہ وہ کوئی ادھیکاری تھے - نہ وہ انترنگ سبھا کے ممبر تھے - اگر بحث کے لئے خواہ مخواہ فرض بھی کر لیا جاوے - کہ ہم نے کوئی تجویز پیش کرنی چاہی تو ہم کو پنڈت دیوی چند کی مدد کی ضرورت ہی کیا تھی - ہم انکی مدد کے بغیر سب کچھ کر سکتے تھے - آپ آگے تحریر کرتے ہیں - کہ جب انہوں نے مہاتما پارٹی کے ساتھ کام کرنے سے انکار کیا - تو وہ لوگ ان کو موقوف کرنے کے درپے ہو گئے - آپکو معلوم رہنا چاہیئے کہ اسمیں کوئی شک نہیں - کہ ہم نے ان کو موقوف کرانا چاہا - لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیں - کہ جب ہم نے ان کو موقوف کرنا چاہا - سماج میں اصل حالت تھی کسی پارٹی کا نام و نشان تک نہ تھا - کیا آپ کا کوئی چیلا سینہ پر ہاتھ رکھ کر یہ ایمانداری سے کہہ سکتا ہے - کہ اسوقت کوئی فساد یا کوئی پارٹی اسجگہ تھی - لیکن جسوقت انہوں نے مانس کا پرچار شروع کیا - اسوقت ہم نے ان کے پاس گئے چیلنج بذریعہ ڈاک کے ارسال کئے - ہمارے سماج کے موجودہ منتری لالہ بودہ راج جی نے - ان کو رجسٹری شدہ چیلنج دیا - کہ اگر وہ بحث کرنا چاہیں - تو وہ پنڈت ہیم سین کو اپنے خرچ پر یہاں منگوا سکتے ہیں - میں نے بذریعہ ڈاک پنڈت ہیم سین کے چیلنج پنڈت جی کے پاس ارسال کئے لیکن ان کے کان پر جوں تک نہ رینگی - پھر ہم نے

مجبوراً انکی موقوفی کیلیے خیال ظاہر کیا۔ لیکن
چونکہ پھر آپ نے وعدہ کیا۔ کہ آیندہ وہ
مانس کا پرچار نہیں کرینگے۔ اسلیئے یہہ تجویز ملتوی
ہوگئی۔ آپ تحریر کرتے ہیں۔ کہ لالہ جیندا رام ایڈیٹر
رائے ٹھاکر دت۔ رائے پیٹرا رام لالہ امرناتھہ
مصنفین نے میرے پاس انکی نوکری کے لیے
سفارش کی۔ میں وثوق سے لکھ سکتا ہوں۔ کہ
یہہ بالکل غلط ہوگا۔ یہہ ممکن تک نہیں۔ کہ لالہ
جیندا رام یا رائے ٹھاکر دت یا رائے پیٹرا رام نے
انکو کبھی یہہ سفارش کی ہو۔ کہ آپ اُن کو جودہ پور
میں نوکر کرا دیویں۔ دو مہینوں کا ذکر ہے
کہ میں لالہ جیندا رام جی کے مکان پر بیٹھا ہوا تھا
ہمارے سماج کے خزانچی جی بھی بیٹھے ہوئے
تھے۔ لالہ جیندا رام نے اثنائے ذکر میں کہا
کہ مجھے کچھہ خبر تک نہ تھی۔ کہ پنڈت دیوی چند
جودہ پور میں ملازم ہو گئے ہیں۔ جب تک
وہ جودہ پور نہ پہونچ گئے۔ اور انکی ملازمت
ٹھیک نہ ہو گئی۔ آپ کو یہہ بھی معلوم ہونا چاہیئے
کہ جب پنڈت دیوی چند یہاں سے گیا ہے
اُسوقت یہہ مشہور کیا گیا تھا۔ کہ پنڈت
دیوی چند کو اکجگہ ایک شخص نے بوچڑ کہا ہے
اور وہ صرف اسیوجہ سے نوکری چھوڑ کر چلے
جا رہے ہیں۔ ایک دن یہہ افواہ مشہور
ہوگئی۔ اور دوسرے دن پنڈت جی یہاں سے
چلے گئے۔ آپکا کوئی چیلا سینہ پر ہاتھہ رکھہ کر
کہہ سکتا ہے۔ کہ کیا شہر میں یہہ افواہ مشہور نہیں
ہوگئی تھی۔ اور اودھر سے جسپر یہہ الزام لگایا
جاتا تھا۔ وہ بالکل اسبات سے ناواقف تھا۔ آپ تو
صرف جھوٹا بہانہ کرکے چلے جانا چاہتے تھے۔ اور
چلے گئے۔ حتی کہ آپ سیدھے جودہ پور میں
پہونچے اور وہاں جاکر یہہ بات جب پبلک
ہوگئی کہ آپ وہاں ملازم ہوگئے ہیں۔ تو ہمیں انکی
بابت اطلاع پہنچی۔ میں اُسی سن جبکہ آپ نے
بھارتری سبھا میں خدمت کے لیئے درخواست
کی۔ بھارتری سبھا کی کونسل میں آپسے پوچھا کہ آپ کیوں
جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ لالہ چمن لال کے فرزند
لالہ گنپت رائے جی نے مجھے بوچڑ کہا ہے۔ اسلیئے
میں تنگ آگیا ہوں۔ اور ڈیرہ اسمعیلخاں سے
جانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ مجھے بالکل یقین
نہیں ہے۔ کہ آپ صرف اس بات کے لیئے
یہاں سے جا رہے ہوں۔ اور بنی بنائی روزگار
کو چھوڑ رہے ہوں۔ اسمیں ضرور کوئی اور
بات ہوگی۔ آپ نے کہا۔ کہ آپ لوگوں کو ہر ایک
بات پر شک ہو جاتا ہے۔ سو اسکے لیئے ہمارے
پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ آخر کار وہی
بات ہوئی۔ جودہ پور میں آپکے واسطے پہلے
فیصلہ ہو چکا تھا۔ اور وہاں آپ سیدھے
پہونچے۔ مجھے یہہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ نے
بوچڑ کہے جانیکے بہانہ پر ایک بہدر پرش
سے مدد چاہی۔ اور انہوں نے آپکو مالی
مدد دی۔ میں اسکے متعلق زیادہ دریافت
کر رہا ہوں۔ دریافت ہونے پر میں انکا نام
پبلک کرونگا۔ ناظرین یہہ واقعات ہیں جو
ہم نے آپکے روبرو رکھہ دیئے ہیں۔ اب
آپکا فرض ہے کہ آپ لالہ منشی راج جی سے
دریافت کریں۔ کہ انکو یہہ جھوٹے حالات
کہاں سے معلوم ہوئے۔ اور انہوں نے دیدہ
دانستہ کیوں پبلک کو اندھیرے میں ڈالنا چاہا
ہے۔ پنڈت دیوی چند کا کچھہ حال اپنی ایک
چٹھی میں لکھہ بھیجا ہوں۔ جو کہ ۲۔ اگست ۱۹۰۶ع
کے ستیہ دھرم پرچارک میں چھپ چکی ہے۔ میں
زیادہ لکھنا باعث طوالت سمجھتا ہوں۔ اب لالہ
منشی راج جی کا فرض ہے کہ انکی تردید کریں یا
آپ اس شخص کو تردید کرنے کے لیئے مجبور کریں
جسنے یہہ واقعات آپکو دیئے۔ پھر میں زیادہ
زور کیساتھہ اسکے متعلق بحث کرنے کے قابل
ہونگا۔

آریہ دھرم کا سیوک
شام لال نند دانی از ڈیرہ اسمعیلخاں

گورداسپور آریہ سماج

لالہ بسنت رام سکرٹری آریہ سماج لکھتے ہیں کہ
سالانہ جلسہ کے بعد سماج کے ہفتہ وار جلسے برابر
ہو رہے ہیں جو سالانہ جلسہ کے لیئے لیکچر
بھی ہوتے ہیں۔ ۱۸۔ نومبر ۱۹۰۶ع کو لالہ [illegible]
جی پوری پڑہان کا لکچر استری سکشا پر نہایت
موثر تھا۔ ہمارے بھائی اہلکاران کچہری کو
سماج سے بہت انس ہوگیا ہے۔ شہر کے
عام لوگوں اور دیہات گرد نواحی میں آریہ
دھرم کا چرچا ہو رہا ہے اور آریہ سماج میں
شامل ہونیکے لیئے تیار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ابھی
اتوار ۸۔ نومبر ۱۹۰۶ع کو معمولات انتخاب
مفصلہ ذیل کے درخواست ہائے ممبری
ادا کر رہیں۔ (۱) لالہ [illegible] رام (۲)
لالہ دیویدتا (۳) لالہ [illegible] رام (۴) [illegible]
(۵) سردار بسنت سنگھہ۔ (۶) سردار [illegible] سنگھ
(۷) سردار [illegible] سنگھ۔
یہہ سب کچھہ ہمارے بھائی حکیم بسنت رام
صاحب کی کوشش [illegible]
ہے۔ جو وہ بڑی سرگرمی سے دھرم پرچار
کر رہے ہیں۔ اسکے بعد سکرٹری سماج نے [illegible]
سماج کے آئندہ [illegible] ہونے کے لیئے ادہیکن [illegible]

کے ممبران کو عمدہ واقفکار ہونیکی غرض سے سماج کیواسطے ایک ہارمونیم اور ایک جوڑی کے خرید کے لیئے اپیل کیا - جبپر ہمارے فیاض بھائی لالہ دیوان چند صاحب نے وعدہ کیا - کہ وہ اپنا خرید کردہ ہارمونیم سماج کو دان دیتے ہیں - جو امرتسر میں پڑا ہے - اور ایک ہفتہ تک منگواکر سماج میں دیدونگا - سماج لالہ صاحب کا بہت مشکور ہے - لالہ صاحب نے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ میں بھی دیئے تھے - جوڑی کیواسطے حسب ذیل چندہ ہوا - پنڈت داسمل صاحب ۵ - لالہ مرلی دہر پوری عہ - پنڈت امرناتھ صاحب عہ - لبنت رام رنڈرا عہ - ابو جگناتھ صاحب عہ - لالہ شام لال صاحب ۸ - لالہ جگناتھ ۸ - لالہ سنت رام محرر ۸ - لالہ باشی رام ۸ - سردار گوردت سنگھ ۸ - کل ۳ للعہ

ان سب صاحبان کا سماج کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے - نیز پنڈت داسمل صاحب نے کچھ کتابیں سماج کی لائبریری میں دان کیں - جو بڑے شکریہ کے ساتھ لیکر داخل لائبریری کیگئیں - ہمارے فریق مخالف آریہ سماج کی ترقی کو دیکھ دیکھ کر جل کر کوئلا ہو رہے ہیں -

تو اہم آنکہ نیاز ارم اندرون کسے
حسود را چہ کنم کہ او ز خود برنج درست

لوگوں کو گھر بہ گھر پھر کر ورغلاتے پھرتے ہیں - کہ وید پرچار فنڈ میں مدد نہ دیں کالج کے لیئے مدد دیں - یہہ سب وہ دو کوڑی کے آدمی ہیں - خود روپیہ کھا جائینگے - اور ہم میں بڑے بڑے امیر ہیں - فلانے ہیں - ڈھمکے ہیں تو

ہیں - پنجو ہیں - ادہر ادہر کے لاہور کے اکثر کے دو چار نام سنا مین مجہہ کر بہکانے کی کوشش کرتے ہیں - لیکن جب دو چار جگہہ سے سخت جواب ملا - تو ٹھنڈے ہو گئے - ایک صاحب کا جواب تو قابل سننے کے ہے - وہ یہ ہے - کہ ایک ملازم کچہری نے وید پرچار فنڈ میں عہ روپیہ دینے کا وعدہ کیا - دوسرے روز ہانس پرچارک گئے - اور چندہ کی خواستگار ہوے - انہوں نے جواب دیا کہ ہم پیشتر دو روپیہ دینے کا وعدہ کر چکے ہیں - ہم اُسی فریق کو دینگے - اس موقعہ پر جو ہانس پرچارکوں کے گرو گھنٹال اور لالہ صاحب موصوف کے درمیان گفتگو ہوئی حسب ذیل ہے -

گرو گھنٹال - اُن کو چندہ کیوں لکھ دیا وہ تو کھا جائینگے - وید پرچار کا تو صرف نام ہی ہے -

لالہ صاحب - میں اُن کو اچھی طرح جانتا ہوں - انہیں ۵ - ۶ تو کچہری کے اہلکار ہیں - اور وہ رشوت نہیں لیتے ہیں لوگ اور حاکم انکی عزت کرتے ہیں - جب انہیں رشوت وغیرہ لینے کا خیال تک نہیں تو دہرم کا روپیہ کیسے کھا جائینگے -

گرو گھنٹال - اچھا اس بات کو جانے دو انہیں شخصی حملہ کی بات پائی جاتی ہے - مگر یہ تو بتاؤ کہ آپ شراب اور ہانس کہاتے ہو یا نہیں -

لالہ صاحب - ہاں کبھی کھا تو ہوں -

گرو گھنٹال - تو بس آپ نہیں روپیہ دیجیئے نہ تو ہانس اور شراب کو ناجائز کہکر کھانے والوں کو گالیاں سنا لیتے ہیں -

لالہ صاحب - کبھی میں تو اب اُن سے دو روپیہ دینے کا اقرار کر چکا ہوں - تمہیں کو

دونگا -

الغرض جب کسی طرح سے پوستی نہ پڑی تو اپنا سا منہ لیکر واپس آ گئے - ۲۶ - نومبر ۱۸۹۳ء کے ست دہرم پرچارک میں سالانہ جلسہ کی تربانت لکھتے ہوے فریق مخالف کے ایک اور کمینہ پن کو ظاہر کرنا بھول گیا - وہ یہہ ہے کہ جلسہ کی جگہ کے دروازے پر ممبران سماج نے خوبصورتی کے لیئے کیلے کے تھم گاڑکر پھول پتے لگائے ہوے تھے - ۲۶ - اکتوبر ۱۸۹۳ء کی صبح کو آکر کیا دیکھتے ہیں - کہ ہانس پرچارکوں نے رات کو کیلے اکھاڑ کر متصل گلی میں ٹکڑے ٹکڑے کرواکر پھنکوا دیئے - جیسا کہ رچرڈ بادشاہ شیر ببر کا جھنڈا تھا - میں اس موقعہ پر مسٹر لز صاحب بیرسٹر کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں - جنہوں نے کمال مہربانی سے تھم کیلے کے اپنے باغ کے عنایت کیئے اور کچھ پھول پتے دیئے - اور فرمایا کہ جسوقت ضرورت اور پڑے فوراً آدمی آوے - اور جس چیز کی ضرورت ہو ہمیں اطلاع دیں - ہم اُسی وقت مہیا کر دینے کو تیار ہیں - شیخ علی احمد صاحب وکیل کی مہربانی سے کچھ پھول پتے - انکے باغ سے اور مل گئے - غرضیکہ آریہ پرشوں نے آناً فاناً پھر دروازہ کو سجا دیا - اور مخالفین کو ملک ہمدردی آشکارا کر دی - ناظرین آپ حیران نہ ہوں کہ گورداسپور جیسی چھوٹی سی جگہ میں اس حد درجہ کی مخالفت اور اپنے جھوٹے ہتھیاروں پر آ جاتے ہیں - گورداسپور نہیں ہے - آریہ سماجوں میں نفاق ڈلوانے والے ہانس پرچارکوں کا ہیڈ کوارٹر ہے - لاہور امرتسر میں ابھی دو سماجیں نہیں ہوئی تھیں کہ گورداسپور سماج کے دو ٹکڑے بدقسمتی سے سب سے اول ہو کے لیکھ بازی

اور قانونی دفعات کی گیدڑ بھبکیاں ہمارے لاہوری اور امرتسری بھائیوں کو کیسے نصیب ہوئی ہیں ۔ ؟؟

پشاور

بالا جی بابو سیکرٹری آریہ سماج پشاور لکھتے ہیں مورخہ ۴ نومبر ۱۸۹۶ع کو جدید انترنگ سبھا آریہ سماج پشاور کا انتخاب حسب ذیل ہوا ۔ بابو لالا رام صاحب پردھان ۔ بابو ... صاحب اپ پردھان ۔ بابو پیشوری داس صاحب اپ پردھان ۔ جناب ... چیف کورٹ کلارک سکرٹری ۔ پنڈت موتی چند پریزیڈنٹ سکرٹری ۔ ڈاکٹر کانشی رام خزانچی ۔ بابو سرجن لال پستکادھکش ۔ لالہ موتی چند لائبریرین ۔ پنڈت سورج نرائن ۔ لالہ کرم چند ... ممبران ۔ ڈاکٹر شیتا رام ۔ لالہ کرپا رام صراف ۔ لالہ رام ناتھ ۔ لالہ شیو سہائے ۔ بابو گنپت رائے ڈسٹرکٹ اوورسیر ۔

(برنی نمبر) ۔۔ (۲) جدید انترنگ سبھا کے اول اجلاس میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۶ع کو ہوا ۔ ذیل کی سب کمیٹی بنائی گئی ۔ اور حسب ذیل ممبر قرار پائے ۔ بوٹی سکول سب کمیٹی نمبر ۱ ۔ بابو پیشوری داس ۔ ڈاکٹر کانشی رام ۔ پنڈت گوکل چند ۔ شیو رام ۔ لالہ ساون مل ۔ بابو ... رام ۔ بابو ... ۔ انگلش سکول سب کمیٹی نمبر ۲ ۔ ڈاکٹر شیتا رام ۔ لالہ موتی چند لائبریرین ۔ پنڈت موتی چند ۔ بابو گنپت ۔ لالہ سرجن لال ۔ ویدک کالج سب کمیٹی نمبر ۳ ۔ بابو ... ۔ لالہ کرم چند ۔ جمنا پرشاد ۔ سردار ... سنگھ ماسٹر ۔ شنکر داس ۔ ویدک پرچار فنڈ کمیٹی نمبر ۴ ۔ پنڈت سورج نرائن ۔ لالہ کرپا رام صراف ۔ لالہ رام ناتھ ۔ لالہ فتح چند ۔ ویدک کالج سب کمیٹی آٹا فنڈ نمبر ۵ لالہ ... رام ۔ سردار ... سنگھ حلوائی ۔ لالہ ... دوکاندار ۔ لالہ ... ۔ سردار ... سنگھ ۔ سبھی منڈلی نمبر ۶ لالہ ... چند ۔ شیو رام ۔ پنڈت ...

موتی چند ۔ لالہ ... رام ۔ ڈاکٹر کانشی رام ۔ بابو ... لال ۔ لالہ ... لال ۔ سردار ... سنگھ ۔

نوٹ نمبر ۱ بابو لالا رام صاحب جب وہاں ہوں گے ہر ایک سب کمیٹی کے ممبر ہوں گے ۔

نوٹ نمبر ۲ ۔ بوٹی سکول سب کمیٹی میں ابھی دو ممبر اور بڑھائے جاوینگے ۔

اشتہارات

ایک کھتری کنیا کے لیے ور کی ضرورت

شرائط بہ تفصیل ذیل ہیں (۱) لڑکا از قوم کھنہ ، مہرہ ، سیٹھ ہو خواہ ڈھائی گھر میں سے خواہ چار گھر میں سے ہو (۲) لڑکے کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو (۳) آریہ خیالات کا ہو ۔ صحت بدنی اچھی ہو ۔ (۴) خواندہ ہو ۔ روزگار کا ذریعہ عمدہ ہو ۔ اگر طالب علم ہو تو کس جماعت میں تعلیم پاتا ہے ۔ والدین کی حالت اچھی ہو اگر ناخواندہ ہو تو ذریعہ معاش عمدہ رکھتا ہو ۔ (۵) درخواست کرنیوالا سب حالات مندرجہ بالا لکھ کر ۔ درخواستیں ست دھرم پرچارک جالندھر کی معرفت آنی چاہیئے ۔

ہندو ہوٹل الاسقیما آنا کلی لاہور ٹھاکر برج لال

چونکہ اس شہر میں ہمارے ہندو قوم کے ہر ایک درجہ کے آدمی کے لیئے کوئی رہائش و خوراک کا مستقل انتظام نہیں ۔ اسلیئے میں نے شہر لاہور میں تھوڑے عرصہ سے ایک ہندو ہوٹل کھولا ہے جسمیں ہر ایک قسم کی خوراک و رہائش کا انتظام ہر ایک درجہ کے مسافر کے واسطے ... درخواست

کر لینے پر ہو سکتا ہے ۔ آپ لوگ تجربہ کریں ۔

اننت رام پروپرائٹر سندھ ہوٹل

اکٹھی خریدنے پر نصف قیمت کتابیں

مندرجہ ذیل کتب تاریخ اشاعت اشتہار ہذا سے ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ع تک نصف قیمت پر فروخت ہونگی ۔ اگر ایک روپیہ سے کم کے خریدار کو یہہ نرخ نہیں لگیگا ۔ ہمارے ایجنٹوں کو اس قیمت پر بھیجنے کا ادھکار نہیں ہے ۔ تفصیل کتب معہ اصل قیمت ۔ جیون چرتر حقیقت رائے ۔ ۔۔ درم موسیقا ... دھرم تشادلی اردو ۔۔ الضاً ناگری ۔ ... کی پرارتھنا اپنے پتا سے ۔ جیون چرتر پورن بھگت ۱ ۔

مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

الیف سی بلی صاحب کا روغن تسہیل ولادت

یہہ روغن اگر بوقت حمل استریاں استعمال کریں تو دردزہ کی بالکل تکلیف نہیں ہوتی ہے بہت ہی مدت کے تجربہ سے یہہ اشتہار دیا گیا ہے ۔

المشتہر

فتح چند حکیم بازار جھنگ مگھیانہ

ضرورت

لالہ گنگا رام ولد لیا رام قوم کھتری عرف پوری ذات بھاہی عمر ۲۲ سال پیشہ دوکانداری ... نیک چلن اور کچھ خواندہ بھی ۔ خیالات آریہ رکھتا ہے ۔ اسکو شادی کی ضرورت ہے ۔ جو صاحب رشتہ بندی کرنی چاہے ۔ ... معلوم کر سکتے ہیں ۔ ... ۔ پنڈت ... رام جالندھر

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۶×۲۰ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے

اور

قریب قریب ادنیٰ روز مشتریاں باشان کیخدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کی عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹیکل سوشیل مارل مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں و تار برقیاں و احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور باذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پُر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رام چند صاحب ویش مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے معہ محصول سعہ اور شہر والوں سے تین روپے چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اوٹھاویں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سال آئندہ پیشگی عطا فرمائینگے انکو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ ورما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرشچین مت درپن

[اگر آپ سچ سچ یہ جاننا چاہیں کہ عیسائی صاحبان کے پستک مذہب کا سچا پن کیسا ہے تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے]

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرشچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی گئی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی۔ سرقہ مویشی۔ حضرت مسیح کی بدعلمی۔ سبت کے روز کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر معلق ہوئے۔ توریت کے رو سے نیوگ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے معجزوں کی اقسام۔ بائبل کا خدا۔ جنتم عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز۔ عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ ایبونیہ یا ایبونی بانی۔ کنیسہ۔ رومن کیتھلک۔ یونی ٹیرین۔ ملکانیہ۔ پروٹسٹنٹ انجیل متی۔ انجیل یوحنا مرسالہ احتمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب۔ شعیا کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ ...

کتاب۔ عیسوی ۱۰ انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ بعد میں نوم کی خدمت میں اپیل بہت پر تاثیر الفاظ میں ادا کی ہے یہ ایک سو اسی صفحہ یعنی ½۸ جزو کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۶×۲۰ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے اور برائے فروخت موجود ہے باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک اس جلد بعہ ویلیو پے ایبل ۱۱ر خرچ ہونگے بلین جلد سے زیادہ خریدنے پر بیس فیصدی کمیشن ہے جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرماویں ورنہ یہہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بارہ بارہ روپے سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکثر جاتی ہے جما اچھی طرح نہیں ہوتا اور اکثر وقت پتھر پر ...

پتھر سکڑاتے ہیں جسکے سبب بہت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کیلئے ہمنے سیاہی تیار کی ہے جو روانگی میں بیمثل ہے اور جماؤ کی یہہ کیفیت ہے کہ چھپتے پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے تو نقش کالحجر ہو جاتا ہے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت قابل قدر ہے جسنے خریدی اوسنے تعریف کی منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے۔ چمن اور روشنا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و ترکیب بجیبہ وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام بلندی پیدائش ملک موسم تنباہت استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے مضامین اسکے فسانہ کے طور پر نہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز و لایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانہ درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانہ درخت (۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) بیلدار درخت
(۱۲) کھجور دار درخت (۱۳) درختان نادر (۱۴) جنگلی درخت
(۱۵) متفرق درخت مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۷) نوٹ منتخبات

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو ملک کولاخ اور نگاگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سیل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمے کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے (عـــہ) خالص مصری کا سرمہ فی تولہ ۸ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ جس پڑیہ پر میری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیے۔

المشتہر پروفیسر سیا سنگھ آہلووالیہ۔ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر سیا سنگھ جی صاحب زاد لطفکم تسلیم مزاج شریف۔ میرے کئی ایک مریضوں کو جو آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا مفید ہوا باعث صحت کلی ہر گئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم وغیرہ کے پھولا شروع ہوا تھیں اور ٹیڑی آنکھ۔ شروع کا ڈیٹ یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے۔ بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجئے۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام نگرانگ ضلع جنیا۔ سود ملک چین مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۳ع۔

(۲) جناب پروفیسر سیا سنگھ جی عرض یہہ ہے کہ میں نے پیشتر آپکے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپ سے منگایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا اس سرمے نے اکسیر کا حکم کیا جسقدر اس سرمے کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپکو دوبارہ تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماویں۔ ڈاکٹر سعد الاعظم ہاسپٹل اسسٹنٹ چتوڑگڈھ راجپوتانہ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۹۳ع

(۳) جناب پروفیسر سیا سنگھ جی۔ میں نے آپکے ممیرے کے سرمہ بہت مختلف مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہو گئی جہانتک میرا خیال ہے میں اس سرمہ سے بڑھ کر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلئے میں مریضان چشم اور ہم اپنے پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کیواسطے ضرور استعمال کریں کیونکہ اس سرمے سے بڑھکر کوئی دوا آنکھوں کے امراض کے لئے فائدہ بخش نہیں ہے میں پروفیسر جی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو اسقدر سستے داموں پر دیکر خلق خدا پر احسان کیا ہے اور جسکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ ڈاکٹر خیر الدین شاہ۔ ڈویژنل میڈیکل آفیسر شفاخانہ بورڈ بام۔ ملک آسام مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۹۳ع

(۴) جناب سردار جی صاحب بندگی۔ آج ۲۴ ستمبر کو آپکا اشتہار ملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گذرا۔ اسپر آپ بیگم صاحبہ نے مجھکو حکم دیا کہ دو تولے سرمہ ممیرہ جلد طلب کرو واسطے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بذریعہ خط ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جو فی تولہ دو روپے ہے روانہ کریں بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید پڑا تو پھر دس بیس تولے کیواسطے حکم ہوگا۔ الراقم نواب علی شاہ۔ پرائیویٹ کلرک بیگم صاحبہ بہاولپور مورخہ ۲۴ ستمبر

(۵) جناب سردار جی صاحب بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ کا بذریعہ پوسٹ آفس بتاریخ ۲۶ ستمبر ۱۸۹۳ع کو پہنچ گیا استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا اسلئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ ۳ تولے اور بذریعہ پارسل روانہ فرماویں۔ نواب علی شاہ پرائیویٹ کلرک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۳ع

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں مترے بھاؤ سے برتیں" "ایشوریہ نیم" کا پالن"

اخبار ست دہرم پرچارک

قیمت عہ ایک سے پیشگی لیجاتی ہے

اردو ایڈیشن

۱- وید وکت ست کا پرچار اور ست استھا نے تعصب دور کرنا

۲- شاستر کے آریہ دھرم سا ماک کی ترقی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا

۳- کبھی کبھی مہاتماؤں کے لیکچر درج

نیم

۱- قیمت کا م خریدار وں کو ہر حال میں پیشگی دینی ہوگی

سالانہ مع محصول ڈاک

(۲) کارسپانڈنٹوں کو مفت

(۳) اجرت اشتہار ات ...

مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید ہکاؤ کتابیں

ورن بیوستھا اردو — مصنفہ بابو منشی رام صاحب - اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے - کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر - قیمت ۴ر

استری سُدھار اردو — استری سدھار کے لیے زور دار اپیل قیمت ا/ مصنفہ ایضاً

پروارمیں آنند اردو — مصنفہ بخشی گو پالداس - اسمیں کہانی کے طور پر درشایا ہے کہ پروار میں آنند کسطرح رہ سکتا ہے قیمت ۔ر

شاستر ارتھ جھنگ مگھیانہ — مصنفہ لالہ سوایا رام مختار عدالت - یہ شاستر ارتھ ہی سوامی پورنا نند اور پوراتک پنڈتوں کے بمقام جھنگ میں ہوا تھا - قیمت فیجلد ۱ر

جیون چرتر پورن بھگت — اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں - مصنفہ لالہ دیوراج - قیمت فیجلد ۱ر

پراتھنا پستک اردو — مصنفہ لالہ دیوراج صاحب - ایشور کی پرارتھنا اوپاسنا - قیمت فیجلد ۔ر

ایک درد ناک نظارا — اسمیں ناٹک کے طور پر ثابت کیا گیا ہے - کہ اعلٰے ... کا ... مصنفہ لالہ دیوراج قیمت ۔ر

استری کی پرارتھنا — مصنفہ لالہ مہری چند صاحب - ایک بڑا دلچسپ رسالہ جو ہر ایک گھر میں ہونا چاہئے - قیمت ۔ر

ہانس نشیدھ اردو — مصنفہ لالہ آتما رام صاحب - ہانس پرچار کے اعتراضات مکھی اور بیان سے توڑے ہیں - قیمت فیجلد ۱/ر

مسلہ نیوگ بزبان اردو — پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کا جواب - قیمت ... جوابات نہایت متانت سے فاضلانہ طور پر دیئے ہیں - مصنفہ پنڈت لیکھرام

مہاتما رام چندر جی کا سچا درشن — مصنفہ پنڈت لیکھرام - اسمیں مصنف نے رامائن سے ثابت کیا ہے کہ رام چندر جی مہاراج سبزی خور تھے - قیمت ۔ر

امرت ورشا اردو — قیمت ۔ر
ویراگ پچیسی — قیمت ...
بھجن آنند اردو حصہ دوم — قیمت ... پائی

ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ بھجن درج - سالانہ جلسوں پر پڑھنے قابل ہیں ۔

مصنف نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن معہ انکی سرتال کے لکھے ہیں - مصنفہ امر سنگھ کو ئیٹہ ... قیمت ۔ر

سانچ کو آنچ نہیں — اسمیں ایک گلاب سنگھ صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے - مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب - قیمت ۱ر

درخواستیں مینیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر کے نام آنی چاہئیے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

نام	کیفیت
[illegible]	اکسیر سریع التاثیر صلبی طاقت کیلیئے جو کثرت نوجوانان دست و طفولیت کی بدکاریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا ناغہ دقتی اور فایدہ ہوتا ہے ہیں۔ دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت چار روپیہ
[illegible]	۲ گھنٹے میں درد جلن۔ باربار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونیسے روکتا ہے۔ فی شیشی
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ وغیرہ کی خرابیاں دانت کی دور ہوتی ہیں قیمت فی تولہ
[illegible]	ضعف بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی جالا۔ دھند کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ آنکھ کیلیے
[illegible]	باربار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری بیچینی۔ درد خرابی جگر۔ پیدائش شکر دور۔ کا زیل کو پیدا ہونیسے روکتا ہے۔ فی تولہ
[illegible]	تفخ شکم۔ قراقر ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے۔ ہر درجن
[illegible]	سوزاک کا درد جلن۔ ریگی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	چاند کو بالکلیف ہر چ ولٹ چہور سکتا ہے قیمت فی تولہ
روغن [illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بیکندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے رام مل بخرہ۔ ... دور کرتا ہے فی تولہ
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ خواہ سیاہ آتا ہے۔ لطف یہ کہ بار ہفتے کی ضرورت نہیں
[illegible]	دہی بنجاب درد قبض۔ بیچینی۔ اپھارا سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ
[illegible]	[illegible]

کتب امراض وقوع امراض کی بہت دواب حیدائش و سارٹیفکیٹ دیکھنا چاہو تو مکٹ ایک آنہ بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک و سوزاک طبع دوم۔ معالجات تجویز اور رسالہ ہیضہ طبع چہارم۔ المخدرات من المسکرات و رسالہ قبالہ ہسٹیریا۔

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی طلائی اکسیر دوا

بہت مدت ہوئی ہے کہ ایک ایسی دوا کی تلاش رہا اور سینکڑوں بعض بزرگوں کی آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فایدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیمرج یعنی ہات گرنے سے یا کبھی کوئی خرابی آ جائے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی بردرد کا چار سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ہے۔ گولی فی شیشی ۸۰ عدد عہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا۔

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں ہے سو مریضوں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

المشتہر گوپال لال برمن دہلی

دست صرصر پر چارک جالندھر۔

ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالت میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹو گرافی

کتاب عجائبات ۱۵۰ کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۸ر محصولڈاک ۱ر دس روپے سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاوے گا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

المشتہر کندن لعل ہنس راج سیدہ کمپنی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں سہدف کا حکم رکھتی ہیں لہذا قیمت پیدا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوئے ہیں۔ انکے تدارک کے لیئے یہ اکسیر ہے۔ یہ روغن سیحا حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ عہ۔

روغن سیحا۔ مایوس العلاج مرد اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ سست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ بچپن کی بے عنوانیوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر نے دوست دشمن کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ عہ

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا۔ اسکے استعمال سے یہ دونوں امراض دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم راجندر تجربات پنجاب

نمبر ۳۴ | مطبوعہ ۳۰ نومبر ۱۸۹۴ء مطابق ۱۷ مگھر ۱۹۵۱ روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۲

पुरुष एवेदं सर्वं यद्भूतं यच्च भाव्यम । उतामृतत्वस्येशानो यदन्नेनातिरोहति ।।

ارتھ "جو کچھ اُتپن ہوا اور ہوگا - اوس کل (حاضر اور غائب) جگت کو ستیہ گنوں سے بھرپور پرماتما رچتا ہے - اور اُسی ابناشی (موکش سکھ کا کارن) ادھشٹھاتا پرماتما کے سہارے پر تھوسی آدمی رہتے ہوئے پدارتھ اتینت بردھی کو پراپت ہوتے ہیں" ہر ایک خیال منشیہ کا ورتمان کال (زمانہ حال) سے اُٹھتا ہے اور پرتیکش سے انومان کیطرف چلکر بھوت (ماضی) اور بھوشیت (مستقبل) کی خبریں لاتا ہے - اور یہہ اس لئے کہ منشیہ الپ گیانی اور الپ شکتیمان ہے - اسلئے پرماتمانے اپنی مہان کرپا سے اوسکے کلیان کے لئے جو ویدروپی شکشا دی اُس میں ایسے سلسلے سے اُپدیش دیا کہ منش سگمتا سے سیدھے مارگ پر چلکر جیون کے اودیش کو پورا کر سکے - پہلے منتر میں پرتیکش ہر ایک موجودہ چیز کا ایک ماتر ادھارستھان پرماتما کو بتلا کر اور برہمانڈ سے بھی مہان اُسے درشا کر اب زمانہ ماضی اور مستقبل کی طرف رجوع ہوتے ہیں - جو پرماتما دن رات پرشارتھی اور سوبھاؤ سے کلیان کاری ہے - اسکی دیا پکا کو انوبھو کر کے منشیہ کو یقین ہو جاتا ہے - کہ وہی اُس کلا کو بنانے والا بھی ہے - جسکے دھرم میں وہ رم رہا ہے - اور پھر جب گیان روپی چکشو آئندہ جگت کے بننے اور بگڑنے کا نمت کارن دریافت کرنے میں چاروں اور دوڑنے لگتے ہیں - تو آخرکار یہی پرتیت ہوتا ہے کہ جس پرم پُرش نے اروپ پرکرتی سے نانا روپ بنا دئیے اور جواب بھی اُنکا ادھارین رہا ہے - وہی آئندہ بھی جگت کی رچنا کریگا - اوسکو نہ کسی کی مدد کی ضرورت اور نہ کوئی ہستی ہی ایسی موجود ہے جو اوسے مدد دیسکے - وہ واحد لاشریک ہے اسلئے آخری نتیجہ یہہ نکلا کہ ہر ایک اُنتی کے کام میں اُسی سے من بچن اور کرم دوارا مدد مانگنی چاہئیے کیونکہ کل ترقی اور تنزل کی بنیاد اوسی کی اٹل نیموں پر رکھی گئی ہے - اوم شم

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - دسمبر ۱۹۵۱ء کو قرار پایا ہے مہاشہ گن تشریف لاکر جلسہ کی رونق کو بڑھا دیں -

انکا منتری آریہ سماج جالندھر شہر

ست دھرم پرچارک

آریہ سماج لاہور کا ستارہواں وارشک اُتسب

پنجاب دیش کی راجدھانی کے آریہ سماج کا ستارہواں سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے سماج مندر واقعہ وچھووالی میں ہوا - لاہور نگر اندنوں ایک بڑا بھاری تماشہ گاہ بنا ہوا تھا ہند کے بڑے لاٹ صاحب کی آمد آمد کے باعث لاہور کی طرف ریل کی گاڑیاں مسافروں سے کھچا کھچ بھری ہوئی چلی آ رہی تھیں - اور تماشوں کی بھی اسقدر بھرمار تھی کہ صبح سے شام تک انسان دیکھتا دیکھتا تھک جاوے لیکن باوجود اسکے بھی جس پریم سے آریہ سماج کے وارشک اُتسب کی کارروائی میں لاہوری اور بیرونی آریہ بھائی شامل ہوتے تھے اُس سے صاف ظاہر تھا کہ اون لوگوں کے دلمیں کوئی ایسی حرکت ہو رہی ہے جو بیرونی تماشوں کی نسبت زیادہ تر گمبھیر ہے -

۲۳ - نومبر کے ۴ بجے کل آریہ بھائی ریلوے سٹیشن پر آن موجود ہوئے - دیانند ہائی سکول کے لڑکے رنگارنگ کی پگڑیاں باندھی کوٹوں پر چمکدار بیج سجائے ہوئے تھے - جسپر "دیانند ہائی سکول" اور جماعت کا نام لکھا ہوا

تھا - ہمنے دیکھا کہ نگر کیرتن کے شوق میں لڑکے
صبح سے ہی صاف ستھری پوشاکیں پہنے
سماج مندر کے سجانے کا کام کر رہے تھے -
سنسکرت سکول شاہدرا کے لڑکے ہمارے پورشارتھی
بھائی لالہ جمنا داس وہاں کے ہیڈ ماسٹر
کے ہمراہ آئے - ان سب کے ہاتھوں میں
مختلف قسم کے جھنڈے تھے جنپر ہارنیک
ہدائتیں - سنہرے اور روپہرے حرفوں میں
لکھی ہوئی تھیں - میڈیکل کالج کا جھنڈا
جدا تھا - آریہ ودیارتھی آشرم اپنا جھنڈا لئے
الگ ہری گن گائیں کر رہے تھے - غرضکہ جھنڈ
منڈلیاں وید منتروں کا اوچارن کرتے اور
ہری کیرتن کے بھجن گاتے ہوئے دہلی دروازے
سے داخل ہوکر تمام شہر میں گھومے - راستے
کوٹ کے بھائیوں نے بڑا آنند کیا - اُنکے
ہردے سے چونکہ بھگتی بھاؤ اُتپن ہو رہا تھا
اس لئے لوگ بے اختیار اون کی طرف آکرشت
ہو کے چلے آتے تھے - لاہور آریہ سماج کے
سالانہ جلسے پر باہر سے قریباً چار سو بھائی
شامل ہوئے ہونگے - جا بے اوتار اکے علاوہ
بہت سے سجن اپنے متروں اور رشتہ داروں کے
یہاں اترے ہوئے تھے - جنکی تعداد کا اندازہ
لگانا مشکل ہے - حیدرآباد دکھن ایک طرف
اور سکھر دوسری طرف باہر سے آئے ہوئے
بھائیوں کی سبھا تھی - پنجاب نواسیوں کو
حیدرآباد کے بھائیوں کا بڑا مشکور ہونا
چاہئے - جو نصرف اتنے فاصلہ سے خود ہی
آئے - بلکہ آریہ ودیارتھی آشرم میں داخل
کرانے کے لئے چار لڑکے اپنے ہمراہ لائے -
ہم اشا رکھتے ہیں کہ جسطرح آریہ بھائی آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب پر وشواس کر رہے ہیں

اسیطرح ودیارتھی آشرم کے برہمچاری بھی اپنے
فرائض کو سمجھیں گے -

۲۴ - نومبر کی صبح کو پر ہتم ہون ہوا -
جسکی سُگندھی سے وایو منڈل ہرشت
اور پرپھل بدن پرتیت ہو رہا تھا - اسکے
بعد بھجن ہوتے رہے اور پھر پنڈت دھرم چندر
جی پردھان آریہ سماج امرتسر نے ایشور
کی ستتی اور پرارتھنا کی - جس کے بعد لالہ
دیوراج جی منتری آریہ سماج جالندھر شہر کا
اُپدیش شروع ہوا - لیکن چونکہ اون کا
سمے پہلے ہی پرارتھنا کے وقت ختم ہو چکا تھا -
اس لئے اونہیں اپنا اُپدیش جلد ختم کرنا پڑا
اسکے بعد کنیا پتری پاٹھ شالا کی لڑکیوں کو
انعام تقسیم کرنے کا سمے آیا - اسوقت مسٹر
سایم صاحب ڈائرکٹر سرشتہ تعلیم کی بیوی
مسز سایم معہ اپنی لڑکی اور ایک اور
میم صاحبہ کے آن پہونچیں - اون کے
ہمراہ مسٹر نولٹن صاحب قایم مقام
پرنسپل ٹریننگ کالج بھی تھے - دو اور
عیسائی لیڈیاں بھی پیچھے سے شریک ہوئیں
کل لڑکیاں جنہیں انعام ملنا تھا - ویدی
کے پاس بنچوں پر بٹھائی گئی تھیں - ان
دیویوں کے رنگ برنگے بستر اور اون کے
بھولے چہرے دیکھ کر کون پتھر دل تھا جو
اونکی تعلیم کے برخلاف ہو سکتا - لڑکیوں نے
سندھیا کے منتر پڑھے - بھجن گائن کئے -
جن سب میں لالہ پیارے لعل بی - اے سکریٹری
پتری پاٹھ شالا ساتھ دیتے تھے - رپورٹ
سے معلوم ہوا کہ لالہ پیارے لعل جی نے پانچ
مہینوں میں سکول کو اسقدر رونق دی ہے
کہ اب اسّی کے قریب پتریاں اس پاٹھ شالا میں

تعلیم پاتی ہیں - قدرت نے لالہ پیارے لعل کو
آواز بھی ایسی دی ہے کہ وہی پتریوں کی
تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے موزون ہیں -
اب انعام کا وقت آیا اور لالہ پیارے لعل
کے پورشارتھ کا اظہار اسوقت ہوا جبکہ
معقول رقوم کے انعام ایک ایک لڑکی کیلئے
مسز سایم نے اپنے ہاتھوں سے دئے -
تقسیم انعام کے خاتمے پر مسٹر نولٹن صاحب نے
مسٹر سایم کے نہ آنے کی وجہ بیان کی - کہ
وہ سمجھتے رہے کہ پرشوں کو آنا نہ ملیگا -
اور چیدہ الفاظ میں پاٹھ شالا کی پرشنسا کرکے
ستری شکشا کے لئے زور دیا - اس کے بعد
پنڈت کرپا رام جی اوپدیشک کا لیکچر ہوا -
جسکے ایک ایک شبد سے بولنے والے کا دھرم
بھاؤ ٹپک رہا تھا - صبح کی کارروائی پنڈت
پورنانند جی اُپدیشک کے لیکچر پر ختم ہوئی -
جنہوں نے پرمانوں اور یکتیوں سے
سنسکاروں کا مہتو پرگٹ کیا - سہ پہر کی
کارروائی بھجنوں سے شروع ہوئی - سناتن
دھرم سبھا کو چونکہ خاص چیلنج دیا گیا تھا - اس لئے
پنڈت گوپی ناتھ سکریٹری سناتن سبھا
پنڈت گوپال شاستری اور ایک بھگوت پن
گو ہمراہ لیکر آن موجود ہوئے - اول بھگوت
پن اور گوپال شاستری نے مورتی پوجا
کی تائید میں تقریریں کیں - تقریریں کیا
تھیں - ایک تماشہ تھا - کئی باتوں میں
ایک دوسرے کا خود ہی کھنڈن کر گئے -
گوپال جی نے اپنے وقت مقررہ سے ڈیوڑھا
ہمارے پردھان مہاشہ نے اون کو دگنا
وقت دیا - جس میں وہ دلان ہو ستھا پر کئی
کچھ کہہ گئے - لیکن اپنے لفظوں سے ہی تم

ڈان کی بنیاد کو کاٹ ڈالا - ایک دلیل یہہ تھی کہ جو براہمن ہو کر نیچ کرم کرے سمجھ لو کہ وہ براہمن کے ویریہ سے نہیں ہے - اس دلیل کے مطابق جو نیچ ذات ہو کر براہمن کے کرم کرے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ براہمن کے ویریہ سے ہے اور اسلئے ادسے براہمہ پد دی دیتے ہیں - کوئی شنکا نہونی چاہیے - سناتن دھرمی پنڈتوں کی تقریریں ہی ایسی تھیں کہ بلا تردد سامعین مورتی پوجا کی اصلیت سمجھ گئے تھے - لیکن جب پنڈت آریہ منی جی نے دونوں بولنے والوں کا پرسپرورودھ اپنی زبردست دلیلوں سے دکھلایا - اور آریہ مسافر نے وید پرمانوں سے سناتنیوں کے پرمانوں اور دلیلوں کو کھنڈ کھنڈ کر دیا تو پھر جو اثر سامعین پر پڑا اس کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہوں نے ان ہر دو اپدیشکوں کے معرکے کئی شاستراتھ دیکھے ہوں - سناتن پنڈت چلے گئے - اور لالہ آتما رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ویاکھیان انسانی ترقی کے مضمون پر شروع ہوا - لکچر ایسا عالمانہ اور دلچسپ تھا کہ اوسکا ایک ایک لفظ لکھنے کے قابل ہے ہم اپنے بھائی سے درخواست کرتے ہیں - کہ اپنے لکچر کا خلاصہ لکھکر بھیجدیویں تو ہم اوسے فوراً اخبار میں جگہ دینگے - ماسٹر درگا پرشاد جی کے کہنے پر دیانند ہائی سکول کے طلباء نے وید منتر پڑہے - اور سوالوں کا جواب دیا - ۲۵ نومبر اتوار کی کارروائی بھجنوں سے شروع ہوئی - بھگت ریلا رام جی نے ایشور پرارتھنا کرائی - جسکے بعد پنڈت دولت رام جی ہیڈ سنسکرت ٹیچر دیانند اینگلو ویدک سکول لاہور نے بڑا پریم سے بھرا ہوا اپدیش دیا -

پنڈت جی کا بھگتی بھاؤ آریہ سماجوں میں مشہور ہی ہے - یہہ اپدیش بھی ایسا تھا کہ اسکا سارانش اگر مفصل ہدیہ ناظرین کیا جائے تو بڑا لابھ ہو - اسکے بعد پنڈت بھیم سین جی پر سدہ مہرشی دیانند کے شسشیہ کی ویاکھیان کی باری تھی لیکن پنڈت جی کا کل سمہ پہلے ہی ختم ہو چکا تھا - پنڈت جی کو آدہ گھنٹے کے بعد روکدیا گیا - پنڈت جی کی ودوتا مشہور ہے اور انہوں نے بڑا گمبھیر انشہ لیکر دان ہو سکتا کی ابھی بھوسکا ہی باندہی تھی کہ انہیں بٹھایا گیا لوگ بھی حیران تھے اور کئی پرشوں نے ہم سے کہا کہ وشہ تو بڑا گوڑہ اور اوتم شروع ہوا تھا - لیکن پنڈت جی نے تشریح نہ کی - کرتے کہاں سے! کرنے ہی نہیں پائے - کہ بٹھائے گئے - یدی کم وقت دینا تھا - تو مناسب تھا کہ پنڈت جی کو پہلے اطلاع دیجاتی کہ صرف آدہ گھنٹہ وقت ہے - خیر پنڈت جی اپنے خیالات کو قلم بند کرنے کے عادی ہیں اور ہمیں اشا رکہنی چاہیے کہ بہت جلد اون کے خیالات آریہ پتر دوارہ پرگٹ ہونگے - پنڈت جی کے ویاکھیان کے خاتمے پر لالہ منشی رام نے وید پرچار فنڈ کے لیئے اپیل کی - نتیجہ یہہ ہوا کہ مختلف فنڈوں میں قریباً پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ کا وعدہ اور نقد جمع ہو گیا - نقد کی تفصیل حسب ذیل ہے

وید پرچار فنڈ	دیانند ہائی سکول قریباً
الہ ۱۵۰؍	صہ؍

کنیا مہا ودیالہ جالندھر ..... ۵۰؍

اسکے علاوہ نیم خانہ فیروز پور اور پتری پاٹھ شالا لاہور کے لئے بھی دھن اکٹھا ہوا - دیانند اینگلو ویدک کالج کے لئے بھی ۵ نقد ہوا - سہ پہر کو لاؤنی بھجن وغیرہ ہوتے رہے -

باہر کے آئے بھائیوں میں بابو کہنا لعل جی کا لکچر اور مسدس قابل سننے کے تھے - جس پر بار بار اظہار خوشی ہوتے تھے - پھر پنڈت آریہ منی جی کا ویاکھیان ہوا - جنہوں نے بتلایا کہ آریہ سماج کا اشرا صرف ویدا ہی ہے - اخیر لکچر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا آریہ سماج کے نیموں پر تھا - لکچر کیا تھا - معلومات کا خزانہ تھا - لاہور کے سامعین کو مقررہ وقت تک بٹھائے رکھنا کسی معمولی آدمی کا کام نہیں ہے - پھر وقت مقررہ کے ڈیڑ گھنٹہ بعد تک سامعین کا تصویر کیطرح جمے رہنا ثابت کرتا ہے - کہ ہمارے بھائی کے اندر کس جوش سے دھرم کی اگنی پرجولت ہے - اگر پنڈت جی ایک گھنٹہ اور بولتے جاتے تو لوگ ڈٹے رہنے کے لئے طیار تھے - ہر دو روز آریہ مندر شروتاگن سے پر رہتا تھا - شام کو تو جگہ کی ابہاو سے بہت سے لوگوں کو واپس جانا پڑتا تھا - انہیں تاریخوں پر مالنس پرچارک سماج انارکلی کا بھی سالانہ جلسہ دیانند کالج کی عمارت میں ہوا - سنا گیا ہے - کہ پہلے روز تعداد سامعین کی بہت کم رہی - دوسرے دن وہاں بھی خوب رونق رہی - دیانند اینگلو ویدک کے لئے اپیل کرتے ہوئے سنا گیا ہے کہ لالہ لاجپت رائے پنجاب کے سریندر ناتھ نے آریہ سماج کے سیوکوں کی نسبت بہت سی غلط بیانیاں کیں اور انہیں ملک کا دشمن وغیرہ ظاہر کیا - اپیل کا نتیجہ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا - کیونکہ لالہ لاجپت رائے نے تو ایک صاحب کو کہا کہ نقد اور وعدہ پندرہ ہزار روپیہ ہوا ہے - سول ملٹری گزٹ نے چھپا ہے کہ دس ہزار نقد اور پندرہ ہزار کا

زیادہ ہوا - ایک صاحب نے فرمایا کہ دس ہزار
نقد اور نو ہزار کا وعدہ - ہم نہیں سمجھ سکتے
کہ اس قسم کی چالبازیوں سے حاصل کیا ہوتا
ہے - روپیہ تو جتنا ملا ہے اُتنا ہی خزانہ میں
پہونچیگا - لیکن یاد رہے کہ کوئی زمانہ آویگا
جب پبلک لالہ لاجپت رائے اور ان کے دوستوں سے
حساب مانگے گی اونکو دکھلانا ہوگا کہ دس
ہزار نقد لاہور کے جلسے پر اکٹھا کیا ہوا ابھی
خزانہ میں جمع ہے اور ایبٹ آباد کا ساڑھے
بارہ سو - راولپنڈی کا ساڑھے تیرہ سو -
گورداسپور کا چھ سو - ایک سردار کا عطیہ
ڈیڑھ ہزار - اور دیگر چھوٹی چھوٹی رقمیں
جو پہلے آچکی ہیں سب جمع کی گئی ہیں - ایک
ہی رقم کو چھ بار دکھلانے کا نتیجہ یہی ہونا چاہئے
لیکن بہرحال ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے -
جب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ رہنما دیہ لوگ جو
ایک مرتبہ کالج کو سہایتا دیکر بیٹھ رہے
تھے اب بڑے زور سے اوسکے لئے روپیہ
دے رہے ہیں - کالج کا کام تو یوں ہونا چاہتا
ہے اور ہونا چاہئے - کیونکہ کالج کسی ایک
جماعت کا نہیں بلکہ تمام آریہ پبلک کا ہے
آریہ سماجوں کا پُرشارتھ اسوقت ویدک
دھرم کے پرچار میں لگ رہا ہے - اور ویدی
اسی طرح کام ہوتا رہا - اور علاوہ روپیوں کے
اُپدیشکوں میں دھرم بھاؤ پھونکا گیا تو بہت
جلد وہ زمانہ آویگا کہ آریہ ورت میں ایک ایک
دن میں ایک ایک کالج کھل سکیگا - پرماتما
سے بنے پورک پرارتھنا ہے کہ دیالو پتا آریہ
سماج کے اُدیش کے پورن کرنے میں سہایتا
کریں! اوم شم -

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار ونکی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

جادو وہی جو سر پہ چڑھ کے بولے

(رہنمائت ہی ضروری) (رہنمائت ہی ضروری)

ماتس پرچارک اخبار دل کو نت بغور پڑھنے
والے نرپکش بھائیوں سے مخفی نہیں ہے کہ
جس پرکار ماتس پرچارکوں نے ماتس بھکشن
کے سوال پر سات پہلو بعد دیگرے بدلے
تھے اُسی پرکار جودھپور سمبندھی خطوط مندرجہ
ست دھرم پرچارک کے بارے میں بھی کئی
روپ بدلے گئے - پرتھم تو یہ ظاہر کیا جاتا تھا
کہ جودھپور سے ہمارا کسی قسم کا بھی سمبندھ
نہیں ہے - پھر یہہ پیش بندی کی گئی کہ جعلی
خطوط بنائے جا رہے ہیں - مگر جب خطوط
مُدرت ہونے شروع ہوئے تو یک دم گھبرا کر
یہہ لکھ مارا کہ ان میں کوئی دھرم وردھ
بات ہی نہیں ہے - اور کئی پرکار کے مغالطے
دیکر پبلک کے دلوں سے ان پتروں سے اوتپن
ہوا بد اثر دور کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے
پرنتو جب اسی پرکار کے ہتھکنڈوں اور
چالبازیوں سے مطلب برآمد نہ ہوا اور ظاہرہ
قربانی پر سو بہت آریہ بھائیوں نے ان پتروں کے
پڑھنے سے کمپائمان ہوکر پتروں کے سچ جھوٹ
ہونے کے بارے میں کالج ڈ لیڈروں سے پرشن
کرنے شروع کئے - اور تسلی بخش اُتر نہ ملنے پر
اوکت پارٹی سے منحرف ہونے لگے اور آریہ
پبلک کی آنکھیں کھلیں تو ناچار اپنی کرتوتوں پر
پردہ ڈالنے کے لئے پتروں کے لکھنے والے مہاتماجی
کو میدان میں آنا ہی پڑا - ہمارا خیال ہے کہ
عرصہ تک نیچرل لیڈروں میں اس بات پر
گمبھیر وچار ہوتا رہا کہ ان پتروں کے وشئے
میں کیا کارروائی کیجاوے - سروتھا منکر تو ہو ہی
نہیں سکتے تھے کیونکہ اونکو بخوبی معلوم تھا
کہ اصلی پتر ہمارے پاس موجود ہیں اور اگر
سروتھا منکر ہو گئے تو کوئی اعتبار بھی نہیں
کرے گا - اور زیادہ دھول اُڑیگی - اس لئے
ماتس پرچارک کونسل میں بہت کچھ بحث مباحثہ
کے بعد یہی قرار پایا کہ زیادہ ضروری پتر تو دوسرا
ہے اوسکی بابت تو یہہ گول مول اُتر دیا جاوے
کہ وہ سارا نہیں چھاپا گیا اور آشا کو بدلا گیا ہے
اور کہیں کہیں سے ٹکڑے چھاپے گئے ہیں -
اور پہلے پتر میں جہاں جہاں استھان خالی
چھوڑا گیا ہے وہاں وہاں موزوں شبد لکھکر
اور کہیں کہیں مناسب تبدیلیاں کرکے انکو
جعلی کا تیوں سدرت کیا جاوے - اور نوٹ
دیکر آشا کو کچھ کا کچھ جتلایا جاوے - چنانچہ ہمارے
سدھارک مورخہ ۱۰ - نومبر میں جو مراسلہ سری یت
لالہ ہنسراج جی کا سدرت ہوا ہے وہ ہمارے
وچار کی ہر پرکار سے بڑے زور کے ساتھ پشٹی
کرتا ہے -

پیشتر اسکے کہ ہم لالہ ہنسراج جی کے مراسلہ کی
پڑتال کے لئے اودیت ہوں - اوچت گیات
پڑتا ہے کہ اونکے آدیش انوسار سادھو پرکاشانند
کی جودھپور میں رسائی کی اغراض تدابیر تتھا
اون کارروائیوں کا جو کہ لالہ ہنسراج صاحب
کے مشورہ اور خاص پریرنا سے ظہور میں
آئی سنکشپت ورنن کیا جاوے تاکہ آریہ
پبلک جودھپور کا سارا معاملہ زیادہ صحت
کے ساتھ جان کر دونوں جانب کی تحریروں کا

مقابلہ کرکے ست است کا نرنے کر سکے -

اور جس ڈھنگ سے لالہ ہنسراج جی نے اپنے تائیں ڈیفنڈ کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے ہیں اُسکی تہ تک ہی پہونچ سکو -

آریہ سماج لاہور کے گپت رازدانوں سے یہہ امر مخفی نہیں ہے کہ کالج ڈلیڈروں کی شروع سے ہی یہہ کوشش رہی ہے کہ جہانتک ہوسکے آریہ سماجوں میں مذہبی سپرٹ کو اپنی دہمی قومی سپرٹ سے دبانے کے لئے اس ڈھنگ سے گپت کارروائیاں کی جاویں کہ نہ تو پبلک میں ہی بدظنی پھیلنے پاوے - اور مطلب بھی سدھ ہوجاوے

یہی کارن ہے کہ ظاہری اڈمبروں دوارہ پبلک کی ہمدردی اپنی طرف کھینچنے کے ڈھنگوں کو کام میں لانے کے سوائے کبھی کوئی یتن اس پرکار کا نہیں کیا گیا کہ جس سے آریہ سماج دہارمک اونتی میں ایک قدم بھی آگے رکھ سکے - جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ آریہ سماج میں دہرم کا اکال پڑگیا - رنگ برنگی خیالات اور اعتقادات کے آدمی بھرتی ہونے لگے - ست - پوترتا - اہنسا - نمرتا دہرم اور ایشور کے استہان میں پالسی - سکاری ہنسا - ابہمان - دہن - بدیوں اور انسان کی پوجا ہونے لگی ویدادی ست شاستروں کے ست سدہانتوں پر کمزور - بہرم بگت بدیسیوں کے ادہورے وچاروں کو ترجیح دیجانے لگی جس کا پہل انت میں وہی ہوا جو کہ نیچرل لیڈر چاہتے تھے - ارتہات سماجوں میں اس پرکار کے لوگوں کی ایک معقول تعداد موجود ہوگئی کہ جن کے نزدیک دہرم کا بچوں کے کہیل سے زیادہ ذرا بھی حقیقت نہیں رکہتا - کالج ڈلیڈروں نے اس قماش کے لوگوں کو اپنے گپت اُپدیش کے ادہیکاری جان کر اپنے پہندے میں پہنسانا شروع کیا جب کبھی مناسب موقع پاتے اُپدیش کرتے کہ ہمکو بہادر بننا چاہئیے - مانس کا سیون کئے بنا ہم دوسری قوموں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے - وغیرہ - سوامی جی کا سماجکی استہاپنی سے مکہہ تاتپریہ یہی تہا - چونکہ یہہ حضرات سماج میں بااختیار تہے اور دنیاوی مادہ پرتشٹہا بہی اچہی رکہتے ہیں - اس لئے سادہارن آدمیوں پر اثر ڈالنا کوئی کٹھن بات نہیں تہی - جب اپنے اوپدیش میں کسی قدر کامیابی ان کو نظر آنے لگی تو اوس سے حوصلہ پاکر انہوں نے زیادہ سرگرمی سے کام کرنا آرنبہ کیا اور اُپدیشکوں پر بہی اپنا ہاتھ صاف کرنے لگے -

اسی اثنا میں سادہو پرکاشانند بہی پنجاب میں آنکلا اور سماجوں میں اوپدیش کرنے لگا - مگر اوسکی زیادہ تر رہائش لاہور میں رہی اور انہیں لوگوں سے اوسکا میل ملاپ بہی رہا - سکہشا پاتے پاتے آخر سادہو جی پورے پورے منڈ گئے - اور مہان پرشوں کی گپت منڈلی کے رازدانوں میں شامل ہوگئے - جہاں کہیں سماجوں میں جاتے موقعہ پاکر اپنے مشن کا پرچار کرتے - کچھہ کال تک تو یہہ معاملہ دبا دبایا رہا آخر راز فاش ہوگیا - اور سماج کے سچے ہتیشیوں اور ویدک دہرم کے پریمیوں کو یہہ فکر دامنگیر ہوئی کہ کہیں ایسا نہو کہ ان لوگوں کے اس پرکار کے خیالات اور کارروائیاں سماج کا ملیامیٹ کردیں - ہر پرکار سے ان مہاشیوں کو سمجہایا گیا - کہ وے اس پرکار کی ٹیڑہی اور ہانی کارک کارروائیوں سے باز آویں جب انکو یہہ معلوم ہوا کہ سماج میں ایسے پرش بھی موجود ہیں کہ جو ہمارے اصلی سوروپ کو بخوبی سمجہہ گئے ہیں اور وے ضرور ہمارا مقابلہ کرینگے - تو اونہوں نے کسی مناسب موقعہ ہاتھ لگنے تک اس معاملہ کو دبانا چاہا مگر اندر ہی اندر اپنا کام برابر کرتے رہے - اور یہہ سوچ پیدا ہوئی کہ کوئی ایسا ڈھنگ نکالا جاوے - کہ خود تو علیحدہ کے علیحدہ رہیں اور مطلب بھی سدھ ہوتا رہے چنانچہ بہت غور و فکر کے بعد یہہ تجویز سوچی کہ راجپوت راجاؤں کو قومی جوش دلاکر اپنی طرف ملایا جاوے - چنانچہ جب کبھی یہہ لوگ پراوپکارنی کے اوتسو پر اجمیر آتے تو وے ہمیشہ اسی پرکار کی کوشش کرتے - اسی پریوجن کے لئے پہلے اچیتانند اور پرکاشانند اودی پور وغیرہ ریاستوں میں بہیجا گیا تہا - کہ وے وہاں پر کوئی ڈھنگ لگاویں مگر قدم نہ جمے آخر جودھپور کے مفصل حالات جاننے پر کہ جودھپور ریاست میں سماجکا بڑا پریم ہے اور اچیتانند کے گورو کی وہاں پر گدی بہی ہے - یہہ تجویز قرار پائی کہ اچیتانند وہاں بہیجا جاوے - وہ وہاں قبضہ ہی ادہر اودہر جوڑ توڑ لگاکر مہاراج صاحب تک رسائی پیدا کرے - جب قدم جم جاویں تو پرکاشانند کو وہاں بلوالے - اور مانس کا پکش لیکر مہاراجہ صاحب کو اپنا حامی بنایا جاوے - جب وے حامی ہوجاویں گے تو راج کا بل ہوجانے سے کسی کو سر اوٹھانے کی مجال نہیں رہیگی - پہر جو چاہیں گے کر سکیں گے - سماجوں کی باگ تو ہمارے ہی ہاتھوں میں ہے -

چنانچہ ایسا ہی ہوا اچیتانند جی جودھپور جا پہنچے
اور پنڈت ٹھاکر پرشاد کی غیر حاضری میں
اِدھر اُدھر جوڑ توڑ لگا کر مہاراجہ صاحب
تک رسائی پیدا کرلی مہاراجہ صاحب چونکہ
سماجک اوپدیشکوں کا بڑا مان کرتے تھے
اسلئے اونہوں نے بہت شردھا اور پریم پرگٹ
کیا - اسپر کار جب کچھ دال گلنے لگی تو موقعہ
پاکر اچیتانند جی نے مہاراج کے سامنے
پرکاشانند کی پرشنسا کے گیت گانے شروع
کئے اور کہہ سنکر اُسکو جودھپور بلوانے کیلئے
مہاراجہ صاحب سے پتر بھجوایا - اور ایک
پتر پنڈت بھیم سین جی کو بھی اس لئے بھجوایا
کہ وے سماجوں میں پرسدھ پنڈت ہیں یدی
آکر میری پرشنسا کرینگے تو مہاراجہ صاحب کے
دل میں زیادہ شردھا اور یقین ہو جائیگی -
اور سبنے تو یہ نو بہہ وسّ ہو مر ... دیر
بھی دیدیں کہ مالنے بھگتی وید انکول ہے -
چنانچہ مفصلہ ذیل پتر جو اچیتانند نے پرکاشانند
کی طرف لکھا تھا ہمارے دعوے کی پہلی پرکار
سے پشٹی کرتا ہے -

نقل پتر

پرم سنیہی سوامی پرکاشانند سرسوتی جی نمستے
آپ کو شریمانوں کیطرف سے ایک انگریزی
میں پتر بھجوایا ہے - خود مہاراج کے دستخط
ہیں - اب بھی آپ نہ آؤ تو آپ کے ورش
نشٹ ہیں - مینے بڑی مشکل سے پتر بھجوایا
ہے اسکو باچ کر اکدم اُٹھ پڑنا رستے میں
نہیں ٹھہرنا پنڈت بھیم سین جی بھی آوینگے
مینے ہی بلوایا ہے (نوٹ - اچیتانند نے جو
چال کے پتر پنڈت بھیم سین جی کو لکھے تھے
وے آریہ ورت میں مدرت ہو چکے ہیں جن

مہاشیوں نے نہ پڑھے ہوں ضرور ایک بار
پڑھیں ورنہ پرچینڈ وہ کبھی درود نہیں کرینگے -
یدی تم کہو کرینگے تو اُن کا مان سنمان کرانا تو
اپنے ہی ادھین ہے (نوٹ - پنڈت بھیم سین
جی کے ساتھ جودھپور میں جو سلوک کیا گیا وہ
پتروں میں مدرت ہو چکا ہے - لالہ ہنسراج
جی نے بھی پرکاشانند کو لکھا تھا کہ تین سو
روپے بھیم سین کو زیادہ دلوائے) کنچت
بھی فکر کرنا نہیں شیگھر چلے آؤ ایتلم بہو نا ج -
آپکا سچا ہت چنتک اچیتانند سوامی (نوٹ
پھر دوسرے صفحہ پر لکھا ہے) مہاراجہ ادھیراج
سرکار سر کرنل بہادر میرے میں پورا پورا پریم رکھتے
ہیں - اونکے پاس میں دن بھر رہتا ہوں -
سویرے کے نو بجے جا کر سندھیا کے پانچ بجے
سے پیچھے آتا ہوں - مہاراج نے مہربانی کر
... اشنگار ... رہنے کو دیا ہے جسمیں
راجا لوگ اُترتے ہیں - مہاراج سے لہار
اپنے پاس اوتارنا - مینے کہا میرا پورا پریم
ہے - میرے کو پران پریہ ہیں - چار گن انکے
ایسے ہیں - جو کہ کسی اوپدیشک میں کم ہونگے
۱ - پراوپکاری - ۲ - جتندری - ۳ - ایشور
بھگتی - نرلوبھی - آپ کا بنایا پراتھنا سروت
مینے ایک پتر پڑھکر سنایا - بہت خوش ہوئے
ایک پتر شیگھر رکھکر پنڈت سکھدیو پرشاد جی کو
ایک بھیمدواس ویاس کو بھیجا - ایک ہر جی
صاحب کو بھیجا - باندی کوئی سے چار تار سو
روپئے کے کرنے -

یہہ پتر پاتے ہی پرکاشانند معہ بھائی جگت سنگھ
کے لاہور سے چلدیا - چلنے سے پہلے ایک چال کا
پتر جو علیحدہ شایع ہوگا سکرٹری آریہ سماج
ریاست شاہپور کی معرفت مہاراجہ صاحب

کی سیوا میں روانہ کیا - اس پتر کے پڑھنے
سے پاٹھک گنوں کو بھی پرکار روشن ہو جائیگا
کہ کس کس خیالات کو لیکر پرکاشانند لاہور
سے چلا تھا - لاہور سے چلکر انبالہ میں راؤ
سولراج صاحب سے سکھشا لیتے ہوئے اور
میرٹھ میں دو پرتشٹھت پرشوں کو اپنی بھیانک
صورت کی وکھشا دیتے ہوئے دونوں مہاشے
اجمیر پہنچے - یہاں پر اُنکے ساتھ جو کچھ
بات چیت ہوئی وہ آریہ دھرم رکھشک میں
شایع ہو چکی ہے - یہیں پر کچھ دنوں سے مسٹر
ونائک راؤ خلف الرشید پنڈت گوپال راؤ
ہری جی فرخ آبادی بھی کہ جنکا ذکر لالہ ہنسراج
جی نے اپنے مراسلہ میں کیا ہے مقیم تھے -
چونکہ پرکاشانند کی مسٹر ونائک راؤ سے گہری
ہمدردی تھی اور ونائک راؤ نوکری کی تلاش میں
تھا - اسلئے پرکاشانند نے کچھ روپئے خرچ
... ایک ... تم ...
بلاویں تو تم فوراً چلے آؤ - اور جب تک یہاں
رہو اجمیر سماج کے حالات لکھتے رہو - پرکاشانند
کے ساتھ اوپک میل جول دیکھکر ہمیں ونائک راؤ
پر شک پیدا ہو گیا - چند یوم کے بعد
پرکاشانند نے ونائک راؤ کو ایک پتر لکھا -
کہ تم فوراً جودھپور چلے آؤ - یہہ پتر پاتے ہی
مسٹر ونائک راؤ چپکے چپکے رات کی گاڑی میں
جودھپور کو چلدئے وہاں پہنچتے ہی پرکاشانند
نے دو روپئے روزنکا اُسکو نوکر کرا دیا - اور
دو نوکر سیوا کے لئے نیت کر دئے - اِدھر اُدھر
گپت پتر کلینے اور باہر کے پتروں کا اُتر
دینے کی ڈیوٹی ونائک راؤ کے سپرد ہوئی -
ونائک راؤ کے ہردہ میں دھرم کا انش اوبک
تھا - اس لئے وہ پرکاشانند کی ان کارروائیوں کو

ا دیکھ سکار رز خود جو ہماری ملزمانہ جودھپور کے گپت حالات جو کہ وقتاً فوقتاً پتروں میں ملدت ہوتے رہتے ہیں بھیجتا رہا -

تمام پتر اُسی کے پاس رہتے تھے اور وہی مفصل کے پتروں کا اوتر لکھا کرتا تھا - بغیر کسی قسم کی پریرنا کے اوسنے ہمارے ایڈیٹر نام پتر لکھنے شروع کرئے - اور کیول دھرم کی رکھشا کے خیال سے ہمکو ایسا ستصالح بہم پہنچایا کہ جس دوارہ ہم نے آریہ سماجوں کے گپت شتردون کی پول کھولی اور وہی سبھی کھولیں گے ہم نڈر ہو کر کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے آریہ سماجوں کی رکھشا کے نمت لکھا ہے - اور اوس کا ایک ایک شبد ست ہے - ہم کسی بھی سنسارک دباؤ یا دھمکی سے اپنے ضمیر کا خون نہیں بہا سکتے اور جہاں تک ہو سکیگا آریہ سماجوں کے گپت شتردون کی پول کھولیں گے - ہم جھوٹے الزاموں اور بہتانوں کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے - اور آریہ سماج سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر ہماری تحریروں میں کسی پرکار کا بھی شبہہ ہو تو آریہ سماجوں میں سے چند لوگ اور نرپکش آریہ بھائیوں کی ایک کمیٹی نیت کیجاوے جس کے سامنے ہم سب کاغذات جو ہمارے پاس موجود ہیں پیش کرنیکو تیار ہیں - جو ہم پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ہم نے پرکاشانند کو مروانے کی کوشش کی وہ سراسر بے بنیاد اور سفید جھوٹ ہے - جسکی صداقت کو سادھارن پرش بھی تھوڑی سی وچار سے جان سکتا ہے - پرکاشانند کو مروانے میں ہمارا پریوجن بھی کیا ہو سکتا تھا - اور وہ ہے ہی کیا چیز کہ جس کے ناش کے لئے ہم اتنے بھاری جرم کرنے کی جرات کر سکتے - ہاں پرکاشانند نے جو ایک بڑا بھیانک فعل ہمارے برخلاف رچا جس کے نام مات سے پردہ کیا یہاں ہوتا ہے - اوسکی مفصل حقیقت معہ ثبوت ضرور ہدیہ ناظرین کرینگے - جودھپور میں جو جو دھرم ورودھ کارروائیاں ظہور میں آئیں وے وقتاً فوقتاً آریہ اخباروں میں ملدت ہوتی رہی تھیں - اس لئے اونکا دوہرانا فضول سمجھکر اب ہم لالہ ہنسراج جی کے مراسلہ کی پڑتال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں - (باقی آئندہ)

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی

دہنباد پر اپنی سوبکار

ہماری پُر از واقعات تحریر ونکا اوتر دینے میں لاجواب ہو کر لالہ مسلی دھر جی نے ایک زمانہ ساز آدمی کے سدرش اُن کو دہنباد کی آڑ میں ٹالا ہے - اور بہت کچھ جلیبی پرکٹ کی ہے - ہم لالہ صاحب کے دہنباد کو بسر و چشم سویکار کرتے ہیں - اور اون کو آشا دلاتے ہیں کہ اگر واستو میں وے اپنے چلن کو ایسا ہی ثابت کر بتلا دینگے اور ادھر اودھر کی بہتان بازی سے باز آویں گے تو ہم کو بھی اون سے کوئی دشمنی نہیں ہے - اگر ایک سچے آریہ کے سدرش آپ چالبازی سے کام نہ لینگے تو ہم کو خواہ مخواہ رگڑا اٹھانے سے کیا پریوجن نشت تتھ کے معاملہ کی طرح اگر آپ گزشتہ ذکر محققانہ طور پر ہم سے کوئی بات دریافت فرمائیں گے اور ہم کو معلوم ہوگی تو ہم کو آپکی خدمت میں عرض کرنے میں ہرگز پرہیز نہ ہوگا - ایشر آپ کو اپنی پرتگیا میں قائم رکھے -

آپ کو معلوم ہو کہ نہ ہم پراپیگنڈا کمیٹی کے رسیعہ ہیں - نہ آریہ سماج اجمیر کے - اس لئے ہر دو کی کارروائیوں سے ہمارا کوئی سروکار نہیں ہے - آپ اپنے خیالات کو درست فرمائیے - صبح کا بھولا اگر شام کو بھی گھر آجاوے تو بھی غنیمت ہے -

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی

بھارت سدھارک کی غلط بیانی

جھوٹ بولنا - بہتان تراشنا - اور بیہودہ پرشوں کو خواہ مخواہ بدنام کرنا مانس پرچارکوں کے اعلیٰ اصول ہیں - انہیں کی پیروی کرتے ہوئے بھارت سدھارک نے سوامی وشیشرانند جی اور برہمچاری نتیانند جی کو جو اُن کے خیالات کے بموجب اون کے برخلاف ہیں بدنام کرنیکا خوب موقعہ ڈھونڈھ لیا ہے - اور بیہودہ ردی کی آڑ میں لکھا چلا جاتا ہے کہ اوکت سنیاسی حراست میں ہیں یدی آریہ اخباروں میں صاف صاف لکھا جا چکا ہے کہ اونکے ساتھ کوئی اس قسم کا برتاؤ نہیں ہوا - ہاں پنڈت بالکرشن جی کے ساتھ وہاں کے کوتوال نے ضرور زیادتی کی کہ اونکو گھر سے باہر نہ نکلنے دیا - لیکن ہمارے کلیچھڑ مہاشے ایسی بات کا ہے کو سُنیں گے - وے تو اپنے مطلب ساہی کی دھن میں لگے ہوئے ہیں - لیکن یاد رہے - کہ اون کی اس پرکار کی کرتوتوں نے

پبلک اور بہی زیادہ متنفر ہوتی جاتی ہے

ویدک دہرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتہی

مانڈلہ اپر برہما

جناب اڈیٹر ست دہرم پرچارک جی ـ نمستے ـ بڑا افسوس ہے کہ ملک برہما میں ایک سماج شہر مانڈلہ میں تھا ـ کچھہ عرصہ سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے کہ لائق آریہ بہائی یہانسے تبدیل ہوکر چلے جارہے ہیں اور ستیارتہ جلسہ بہی عرصہ سے بند ہے ـ اور باقی آریہ بہائیوں کی صلاح سے آریہ سماج کا مکان بہی چہوڑ دیا گیا ہے ـ کیونکہ یہاں مکانوں کا کرایہ بہت ہے اور سماج کی آمدنی بہت کم رہگئی ـ اسواسطے سماج کا سب سامان وغیرہ فروخت کیا گیا ـ کل جائداد مبلغ ؏ نکلی ـ جوکہ بینے آریہ بہائیوں کی کثرت رائے سے مبلغ ؏ سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب لاہور کے نام مورخہ ۱۴ ـ نومبر ۱۹۱۴ء کو بذریعہ منی آرڈر بہیجدی ہیں ـ اور انکو ایک خط بہی لکھہ دیا ہے کہ مبلغات مذکور مفصلہ ذیل فنڈات میں ڈال دیجئے ـ اسواسطے آپکو لکھا جاتا ہے کہ آپ بہی براہ مہربانی اپنے امولک پرچہ میں چہاپ کر اس کی بابت پبلک کو آگاہ کردیویں ـ

ویدک پرچار فنڈ	؏
دیانند ہائی سکول	؏
دیانند اینگلو ویدک کالج	؏
استری مہا ودیالہ جالندہر	؏

یتیم خانہ فیروزپور ؏

میزان ؏

آپکا داس تلسی رام ورما پریزیڈنٹ آریہ سماج مانڈلہ

ہندو دہرم سبہا اور آریہ سماج

ہندو دہرم سبہا لاہور کے دو کشمیری چلتے پرزے جو آریہ سماج کے مقابلہ میں اکثر ڈہینگ مارا کرتے ہیں ـ پبلک سے چہپے ہوئے نہیں ـ ایک کا نام پنڈت الیشری پرشاد صاحب ہے ـ یہہ مہاشئے منطق میں اپنے آپ کو یکتائے زمان شمار کرتے ہیں ـ انکا منطق عجیب وغریب بے سروپا اور نرالے ڈہنگ کا ہونے سے یہہ صاحب اگر ایسے سمجھے جاویں تو مضائقہ نہیں ورنہ آجکل تو اپنے اپنے زعم میں لاکھوں اور کروڑوں ہیچو ما دگرے نیست کا سبق پڑھ پڑھ کر نقش مار خیالی بن رہے ہیں ـ گذشتہ سالوں میں جموں مہاراجہ صاحب والی نابھہ بہی پنڈت صاحب اپنے پورانک پنڈتوں کی جمعیت کے سمیت آریہ لوگوں کے مقابلہ میں اپنے منطق اور شاستر دانی کی پرنچے اڈوا کر گھر کو بہاگ آئے تھے ـ دوسرے صاحب پنڈت گوپی ناتھہ جی اخبار عام اور متروکاس کے مالک کے فرزند ہیں ـ متروکاس میں آریہ سماج اور اوسکے مانئیہ پرچارک صاحبوں کے بارے میں جو جو گندہ زبانی ہوا کرتی ہے ـ یا اخبار عام میں جو کچھہ لونکہ چہونک اور گالی گلوچ کا زہر اوگلا جاتا ہے ـ وہ عموماً آپ ہی کی لیاقت پر راز ...... کا حصہ اور جوہر ہے ـ یہہ ہر دو صاحب آریہ سماج پر چند ہفتوں سے پہر خصوصاً متوجہ ہوئے ہیں یعنی اپنی سبہا کیطرف سے بطور چیلنج ایک اشتہار بنام آریہ سماج چہپوا کر مختلف شہروں میں تقسیم کیا ہے ـ اور جو کچھہ اپنے اخباروں میں علی التشنیعہ اور برا بہلا لکھہ رہے ہیں وہ مزید بر آں لاہور سماج کے سالانہ جلسہ میں جو بحث کا وقت اختیار کیا گیا ہے ـ اسکو دیکھکر حضرت چاہیں پرچہایں ہو رہے ہیں ـ گویا انکی کمزوری کا راز افشا ہو گیا ـ کہو صاحب سماج میں اگر مباحثہ کرنے سے اپنے مذہب کی ہتک ہوتی ہے ـ تو آپنے پلنگ خفتہ کو بیدار ہی کیوں کیا کیا اشتہار دیکر خون لگا شہیدوں میں ہی داخل ہونا اصل مدعا تھا ـ مانا اتنے تہوڑے عرصہ میں سارے امورات فیصلہ نہیں پاسکتے لاکن مباحثہ تو شروع ہو سکتا ہے اور کم سے کم ایک دو شئے پر تو بہت کچھہ بحث ہوجاتی اور باقی کے لئے اوسی وقت کوئی خاص موقع اور تاریخ قرار پاجاتا ـ سچ تو یہہ ہے کہ کہانے کے دانت اور اور دکہانے اور رکھکر اشتہار دیکر چاہے مرد میدان تو ہمتہ ہو گئے ـ مگر حضرت پبلک آپ سے زیادہ سمجھدار ہے ـ آجتک ہندو دہرم سبہانے آریہ سماج کے مقابلہ میں سوائے ٹال مٹول کبہی کوئی مباحثہ کیا بہی ہے؟ کبہی لفظی مباحثہ

کی آڑ لیکر بھاگے کبھی مہلت مانگ کر دُم دبا گئے اور کبھی ہدایت کا ڈھکوسلہ تراشا۔ یہی حجتیں اب بھی تہ میں رکھکر آپ پانچوں سواروں میں داخل ہوتے ہیں۔ مگر لاہور سماج نے پورا موقع دیکر خاطر خواہ جواب باصواب دیدیا اس سے موزون موقع شاستر ارتھ کے شروع کرنیکا اور کون ہو سکتا تھا۔ زبانی اور طبعی امیز باتوں سے کنارہ کشی کرکے اگر مباحثہ کی نیت سے پھر بھی مستعد ہیں تو اب بھی کیا بگڑا ہے۔ کسی پردہ آریہ سماج سے نیم وغیرہ طے کرلیں۔ یا جیسا کہ لالہ منشی رام جی نے اخبار ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۶ نومبر میں چند نیم تجویز کئے ہیں۔ انکے ساتھ خط وکتابت کرلیں جسپر بطرز احسن ہر دو جانب سے طبع آزمایاں ہوکر ست شاستروں کے دوارا دھرم ادھرم کا نرنے ہو جاوے گا خالی برا بھلا کہنا اور آریہ سماج کو کوسنا دھرم سبھا میں ہرگز زندگی نہیں لاسکتا بلکہ اولٹا مضر ہانی ہے۔ بقول ؎

چراغ را کہ ایزد برفروزد
ہر آنکس تُف زند ریشش بسوزد

راقم محمد۔ آر۔ ڈی راولپنڈی

—✣—

منقولات

ویدپرچار

وید پرچار کے بارہ میں لکھنے سے بیشتر جو کچھہ آریہ سماج اور مدرسوں کی نسبت ابھی لکھہ چکے ہیں۔ اسکا سار یہاں درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کا حافظہ تازہ ہوکر صحیح نتیجہ لگانے میں سہولت بذریعہ ہو آریہ ورت کے بزرگ رشیوں نے ویدوں کی بدولت اور انکی سمجھنے کے لئے زمانہ سابق کے کل مروجہ علوم ایجاد کئے اور سکھشا کے طریقے کی بنیاد ڈالی۔ تعلیم سے خاصکر سوسائٹی کو دھارمک بنانا انکا مقصد تھا اسلئے دھارمک تعلیم کے ساتھہ دھارمک سکھشا کا ہونا لازمی سمجھا اور یہانتک دھرم کا برتاؤ لوگوں میں مستعمل کیا۔ کہ کوئی ودّھیا خواہ کسی قسم کا ہوتا۔ دھرم کا دخل ہر ایک میں ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ تعلیم کا بقایا موجودہ سنسکرت پاٹھ شالہ ہیں۔ جب ہندوں کا راج پاٹ نشٹ ہوگیا۔ اور غیر قومیں آریہ ورت میں حکمران ہوئیں تو یہہ سلسلہ بگڑتا گیا۔ آخر مسلمانوں کے عہد تک نہایت خستہ حالت میں ہوگیا۔ اور انگریزی عملداری میں اسکا خاتمہ بالخیر ہوکر نیا طریقہ تعلیم جسے مغربی طریقہ تعلیم کی ہو بہو نقل کہنا چاہئیے جاری ہوا۔ حکام نے غیر مذہب ہونے کی وجہ سے مذہبی تعلیم بالکل مدرسوں سے اٹھادی جس کی وجہ سے تعلیم یافتوں کے درمیان متشکی اور دہریہ پن کے خیالات عموماً پھیل گئے عیسائیوں اور برہمنوں نے انہیں اپنی طرف لانے کی کوشش کی۔ مگر ناکامیاب رہے۔ لیکن جب سوامی دیانند جی نے ویدک دھرم کا پرچار دھرم اور ارتھ دونوں کی سدھی کیلئے کیا۔ تو انکی ودّیا اور دیش ہت سے تسخیر ہوکر ایک معقول تعداد انگریزی خوانوں کی آریہ سماج میں شامل ہوگئی۔ مگر دھرم کو کہ جسکا پرچار سوامی جی کا اصلی مشن تھا۔ گمان غالب ہے کہ انہوں نے چنداں ضروری خیال نہیں کیا مغربی تعلیم پھیلانے کا خیال اسوقت زور سے موجزن تھا۔ اور ہمارے انگریزی خواں بھائی اسمیں سر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے تھے پس جب سوامی جی کی یادگار کا سوال پیش ہوا تو انگریزی خواں لیڈروں نے یہہ صلاح ٹھہرائی کہ ایک کالج قائم کیا جائے اور وید اور پراچین سنسکرت کے پرچار کے بہانہ آریہ سماجوں کو اسمیں ایسا پھنسایا کہ سماجیں اپنا اودیش بھولکر مدرسے قائم کرنے کی دہن میں لگ گئیں علاوہ انکے یہہ وہم بھی سماجوں میں جاگزین ہوگیا کہ ہم مدرسے بناکر حسب مطلب تعلیم دیکر دھرم کی اُنتی کرسکیں گے۔ لیکن یہہ کسی نے نہ سوچا کہ جب تک تعلیم گورنمنٹ اور یونیورسٹیوں کے اختیار میں ہے۔ اور لوگوں کے ذہن میں گورنمنٹ کی نوکری حاصل کرنے یا کسی وکالت وغیرہ پیشے میں داخل ہونا تعلیم کا مقصد ہے۔ تو وہ کب ایسی تعلیم کو پسند کرینگے۔ جس سے مطلب براری نہو؟ پس ہماری محنت وصرف زر کثیر رائیگاں جائیگی۔ یہہ مانا کہ انگریزی تعلیم کی ملک میں ضرورت ہے لیکن صرف یہی ایک ضرورت نہیں۔ اور بھی بہت سی ضرورتیں ملک میں محسوس ہو رہی ہیں۔ بیچہ آریہ سماج کس کس کو پورا کرے اور کس کس کو چھوڑے۔ آریہ سماج ایک دھرم سبھا ہے۔ اور اوسکا اودیش دھرم کا پرچار دھرم کو چھوڑکر۔ خاص کر جبکہ اوس کی از حد ضرورت ملک میں پائی جاتی ہو۔ اور دیگر پیچھے دوڑنا باوجودیکہ اُن دیگر ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے دیگر وسائل موجود ہیں۔ یا مہیا ہوسکتے ہیں عقلمندی اور دور اندیشی سے بعید ہے۔ آخر میں یہہ بھی جتلایا گیا ہے کہ محض طبیعتوں کے جوش وخروش سے سنستھائیں قائم نہیں ہوتی۔ بلکہ یکجا سنگت اور ایک

دوسرے سے ہمدردی - راستی اور منصفانہ برتاؤ سے پیدا ہوتی ہے - راستی اور منصفانہ برتاؤ دہرم کے سنگ ہیں - اسواسطے دہرم ہی کا پرچار قومیت وغیرہ کی تقویت کا باعث ہوسکتا ہے -

اب سوال یہہ ہوگا کہ دہرم کا پرچار کیونکر ہوسکتا ہے؟ منوجی نے اس سوال کا جواب ایک شلوک میں دیا ہے جسکا ترجمہ نمبرا سوامی جی نے لکھا ہے - دیکھو ستیارتھ پرکاش بھولاس تیسرا صفحہ ۳۵ بار دوم - "جو پرش اتھ یعنی سورن آدمی رتن اور کام یعنی استری آدمی سیوں میں نہیں پھنستے ہیں - انہی کو دہرم کا گیان پراپت ہوتا ہے جو دہرم کے گیان کی اچھیا کریں وے وید دوارہ دہرم کا نشچیہ کریں - کیونکہ دہرم ادہرم کا نشچیہ بنا وید کے ٹھیک ٹھیک نہیں ہوتا" ہم آریہ تو ایک طرف رہے کل ہندو ماتر منوجی کے اس کتھن کو درست جانتے اور مانتے ہیں - اس شلوک کی ہدایت کے مطابق وید پرچار اور دہرم پرچار کے معنے سمادی ہیں - انمیں صرف لفظی بھید ہے - دہرم آچرن کی جسقدر ملک میں ضرورت ہے سوچنے والوں سے پوشیدہ نہیں رسالہ ہذا کے گذشتہ اشاعتوں میں واضح طور پر جتلایا گیا ہے کہ دہرم کی عدم موجودگی سے کس قدر خرابیاں اور بربادیاں ملک میں پھیل رہی ہیں - اس قومیت ہی کے خیال کو لیجئے - کہ جسپر انگریزی دانوں کو بڑا بھروسہ ہے - اور غور کیجئے کہ یکجائی اور یگانگت پھیلانے کے واسطے دہرم پرچار کی کہاں تک ضرورت ہے - جس شخص کے آچرن ٹھیک نہیں اس سے کیا توقع ہوسکتی ہے؟ جو شخص

ایک خوب صورت چہرہ کے آگے اپنے جسم کی بیسٹا کرتا ہے - کیا دوسروں کے جسموں کو اگر ضرورت پڑے تو کام دیو کی نذر نہیں کریگا؟ جو شخص زر کی خاطر اپنے آتما کا خون کرتا ہے - کب ممکن ہے کہ زر کے لئے دیگروں کے خون سے دریغ کریگا؟ جو شخص اپنے روزمرہ کے برتاؤ میں راستی سے کام نہیں لیتا ایسے شخص سے کب توقع رکھ سکتے ہیں کہ پبلک برتاؤ میں راستی سے کام لیگا؟ جس شخص کا پرائیویٹ چلن درست نہیں ہے جسکے نجی معاملات گندے اور افشا کے قابل نہیں - کب ممکن ہوگا کہ اسکا پبلک برتاؤ منصفانہ اور راستی پر ہو؟ یورپ سے یہہ ڈھکوسلہ ہمارے ہاں بھی آگیا ہے - کہ پرائیویٹ اور پبلک کیرکٹر میں امتیاز کرنی چاہیئے ہم تو سمجھتے ہیں کہ جسوقت ایک شخص کو اول ہی پبلک خدمات سپرد ہوتی ہیں - کیا پرائیویٹ کیرکٹر نہیں - جو خدمات کے حاصل کرنے میں اسکے اعتبار یا بے اعتباری کا سبب ہوتا ہے؟ پھر جب پبلک میں ہوکر ایک شخص کا پرائیویٹ کیرکٹر اچھا نہ رہے تو کیوں یہہ امر اسکے پبلک خدمات کی نسبت بے اعتباری کا سبب نہو؟ ضرور ہونا چاہیئے -

"صرف آزادی میں آزادی کافی نہیں استری پرش دہرم ودیا اور بل برج سے سوسکشت ہونے چاہئیں - تاکہ قومی آزادی ٹھیک طور مستعمل ہو - عیبوں اور برائیوں کیلئے قانون کی ظاہری بندشیں کافی نہیں - باطنی ہی اور سند رغبتیں پیدا کرنی چاہیں تاکہ بری باتوں کے لئے جنسے کہ برائیاں پیدا ہوتی ہیں من میں جگہ نہ رہے - برائیوں کی ترغیب سے بچنے کے لئے منشوں کو ایسی امداد درکار ہے جو کہ انکے آتمک بل کو بڑھا وے - شب گنوں سے الفت کرائے - انکے من میں ست یعنی راستی کی قدر روز افزوں کرے - تاکہ وے دہرم کے بل سے بلوان ہوئے ہوں - سوسائیٹی کی بہتری کے لئے کوئی اوپائے یاس یافادم پائیدار نہیں ہوسکتی - جو کہ وہاں کی تحریکوں کو نشو ونما نکرے اور اندرونی رغبتوں اور میلانوں کو پاکیزہ اور صاف نہ بنائے - کیونکہ یہی نیک چال چلن کی بنیاد ہیں - فی زمانا منش ماتر کی سب سے بڑھکر ضرورت مضبوط شدہ - ست آچرن ہے بہت آچرن ایسا دریڑھ ہونا چاہیئے - کہ خواہ کیسی ہی ترغیب کیوں نہو - ست کے چٹان سے کوئی بھی اسے نہلا سکے - اور" ولیم اڈولانس تھاٹ - اور مہا رجہ بھرتری ہری جی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے - "راج نیتی کے جاننے والے خواہ تعریف کریں یا ہجو - دولت آئے یا جائے خواہ آج ہی موت ہو - خواہ قیامت تک زندہ رہیں - دھیر یعنی دہار مکہ پرش کبھی پات رہت نیا دہرم سے ایک قدم بھی نہیں ہٹتے" ہر ایک آدمی سوچ سکتا ہے کہ جبتک منشوں کا کیرکٹر اس قسم کا نہو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے سچی حب الوطنی اور پراپکار حیثیت نالی کے لوازمے ہیں کبھی پیدا نہیں ہوسکتے انگریزی کتابیں پڑھکر یا انگریزوں کی تقلید کو محبت وطن کہلانا تو ایک آسان امر ہے لیکن جسوقت راستی اور انصاف کی ویدی پر جان و مال قربان کرنے کا موقع آتا ہے دھارمک پرش کے سوا کون ہیں - جو ثابت قدم رہ سکیں؟ جہانتک ہم سوچ سکتے ہیں اور جس قدر ہم نے

ف لالہ لاجپت رائے جی سوامی جی کے ترجمہ کا ہمارے ترجمہ سے جو رسالہ ہند کے ٹائیٹل پیج پر درج ہوتا ہے مقابلہ کرکے دکھائیں کہ انمیں کیا فرق ہے -

مہرشی سوامی دیانند سرستی جی کی ہدایتوں اور تحریروں کو سمجھا ہے۔ ہمیں آریہ ورت کا ادّھار اسی میں دکھائی دیتا ہے۔ کہ دیش میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک دھرم کی اگنی پرچنڈ کیجائے۔ تاکہ کل عیوب کہ جن سے قوم دکھی ہو رہی ہے اس جوالا سے بھسمی بھوت ہو کر نیا اور ست کے برتاؤ سے راج آدمی سکھوں کو اس لوک میں بھوگ کر پرلوک میں موکش سکھ کے بھاگی ہوں اسکے متعلق سوامی جی کا سدھانت نیچے لکھتے ہیں اور جو جو بات سب کے سامنے مانینہ (قابل تسلیم) ہے اسکو ماننا ارتھات جیسے ستیہ بولنا۔ سب کے سامنے اچھا اور جھوٹھ (دروغ) بولنا برا ہے۔ ایسے سدھانتوں کو سوی کار کرتا ہوں۔ اور جو مت متانتر (مذاہب ایکدیگے) کے پرسپر وردھ (ایک دوسرے کے خلاف) جھگڑے ہیں۔ انکو میں پرسن (پسند) نہیں کرتا۔ کیونکہ انہی مت والوں نے اپنے متوں کا پرچار کر منشیوں کو پھنسا کے پرسپر شترو (ایک دوسرے کا دشمن) بنا دیے ہیں۔ اس بات کا ناش سرب ستیہ (کل راستی) کا پرچار کر سب کو ایک مت میں کرا دویش (عداوت) چھڑا پرسپر میں دڑھ پریتی یکت کرا کے سب سے سب کو سکھ لابھ پہنچانے کے لئے میرا پریتن (کوشش) اور ابھپرا (منشا) ہے سرب شکتی مان پرماتما کی کرپا سہائتا اور آپت جنوں کی سہانبھوتی (منصف مزاج اصحاب کی امداد اور خوشنودی) سے یہہ سدھانت سروتر (ہر جگہ) بھوگول میں شیگر یہ (جلدی) پرورت (جاری) ہو جاوے جس سے سب لوگ سہج سے دھرم آرتھ کام موکش کی سدھی کر کے سدا اُنت (ترقی کرتے) اور انندت (خوش و خورم) ہوتے رہیں) یہی میرا موکھیہ پریوجن ہے"۔ خاتیہ ستیارتھ پرکاش۔ ہر ایک عقلمند تسلیم کریگا۔ کہ سوامی جی کے ایسے سدھانتوں کے پرچار سے ملک کا ضرور سدھار ہوگا۔ صرف اب سوچنا یہہ رہا کہ ایسے پوتر دھرم کا پرچار کیونکر کیا جائے؟ ہمنے یہہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ انگریزی مدرسے قایم کرنے سے پرچار نہیں ہو سکتا۔ ذرہ دنیا کے اتہاسوں کی طرف غور کیجئے۔ اسوقت ہندوؤں کے علاوہ تین مذاہب اعلیٰ اور دنیا پر موجود ہیں۔ اول بدھ۔ دوم انصاری سوم اسلام۔ بانیان مذاہب بالا یعنی ساکھی منی گوتم بدھ۔ حضرت عیسےٰ۔ اور محمد صاحب عربی۔ یا انکے شاگردوں نے کیا اپنے اپنے مذاہب کا پرچار سکولوں کے ذریعہ کیا تھا؟ کیا پنجاب میں کوئی مدرسہ گورونانک صاحب نے بھی جاری کیا تھا؟ خود سوامی جی نے بھی پرچار کا ذریعہ مدرسے نہیں بنائے البتہ ولائتی پادریوں نے عیسوی مذہب کے پرچار کے لئے مدرسے بنائے۔ لیکن انہیں جسقدر کامیابی حاصل ہوئی وہ سب پر ظاہر اور روشن ہے۔ ہاں اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ لڑکوں کی تعلیم کے لئے مدارس ضرور بکار ہیں۔ مگر اس تعلیم کی ایک ضروری چیز یعنی دھارمک تعلیم سے آریہ سماج کو سروکار ہے پس اس غرض کے لئے وید آدی ست شاستروں کے پڑہنے پڑہانے کیلئے جس قدر کوشش کیجائے تھوڑی ہے۔ مگر یہہ امر قابل یاد رکھنے کے ہے۔ کہ معاملات دنیا کی باگ لڑکوں کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ بلکہ گرہستیوں کے ذمہ داری میں ہے۔ اور انکی تعداد بھی بہ نسبت لڑکوں کے بہت زیادہ ہے۔ انہیں دھرم پرچار کا ذریعہ مدرسے نہیں ہو سکتے۔ اس صورت میں آریہ سماج کے ودوانوں کا یہہ فرض ہے کہ آریہ سماج کو الٹے راستہ سے ہٹا کر سیدھے راہ پر لا دیں اور جسطرح بن سکے۔ تن من دھن سے خود اور دوسروں سے ویدک دھرم کے پرچار میں دل و جان سے سعی کریں اور کرا دیں۔ پرماتما اس نیک فعل میں خود سہائی یعنی مددگار ہونگے۔

خاتمہ سے پیشتر آریہ پرشوں کو ایک اور ضروری امر سے آگاہ کرنا واجب معلوم ہوتا ہے وہ امر یہہ ہے کہ اکثر اصحاب سادہ لوح آریہ سبھاسدوں کو اصولوں اور فروعات کے جھگڑوں میں ڈالکر انہیں انکے فرائض کی ادائیگی سے روک دیتی ہیں ہمنے گذشتہ اشاعتوں میں اس معاملہ کیطرف ایک دو موقع پر آریہ پرشوں کو توجہ دلائی ہے۔ اور اب مکرر انکی توجہ اسطرف مبذول کرنا چاہتے ہیں۔ کہ عوام الناس آپکے اصولونکو نہیں دیکھتے۔ اور غالباً سمجھتے بھی نہوں وہ تو آپکے روزانہ برتاؤ کو دیکھتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ کہانتک آپکے قول و فعل میں مطابقت ہے وہ تو آپکے دھرم اچرن کی طرف راغب ہو سکتے ہیں۔ نہ کہ اصولوں کی طرف دھرم اچرن کی عدم موجودگی میں اصول ردی کاغذ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے اور محض انکی یعنی اصولونکی امداد سے ایک آدمی بھی ویدک دھرم کا گراہک یعنی خواہشمند نہیں بن سکتا اصولوں کی قایمی سے پیشتر سوامی جی کی قدر

دتو قیر کم نہ تھی اصولوں کی وجہ سے زیادہ نہیں ہوگئی۔ اُنکی عزت کا باعث انکو ویدوں اور دہرم اچرن تہا اب بھی یہی آریہ سماج کی قدر و منزلت اور ترقی کا باعث ہوسکتے ہیں۔ ذرہ سوچئے تو سہی کہ دہرم کے ابھاو یعنے عدم نے اصولوں کی موجودگی میں آریہ سماج کو کیا خراب کیا۔ ادہرم اور پاپ ایک ایک شبد کے جہچہ متضاد معنے بتلا رہا ہے موجودہ یعنی خود غرضی اراتہوں کا انرتھ کر رہی ہے نیم اپ نیم قواعد اور بائی لا وغیرہ کس کام کے ہیں؟ سب بیکار رجسٹر ہیں۔ اور بے کار پڑے رہیں گے۔ تاوقتیکہ ہر ایک کے دل میں محبت اور نیا اور روپی دہرم کا تکر یعنی تخم پیدا نہیں ہوتا۔ (از ویدادہین پریمک)

آریہ پرتی ندہی سبہا

پنجاب

انتخاب عہدہ داران و ممبران انترنگ سبہا آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سال آئندہ کے لئے ۲۴ نومبر کی سادہارن سبہا میں حسب ذیل ہوا۔ لالہ منشی رام پردہان[1] رائے ٹہاکر دت دہون اور لالہ جوالا سہائے اُپ پردہان[2][3] - لالہ آتما رام منتری[4] - لالہ جے چند لپستکادہیکش[5] - ڈاکٹر پرمانند خزانچی[6] لالہ تولارام[7] - لالہ دیوراج[8] - لالہ رام کرشن[9] لالہ لارام[10] بہگت رلیا داس[11] لالہ جیونداس[12] لالہ درگا پرشاد[13] - لالہ خوشی رام[14] - پنڈت رام بہجدت[15] لالہ بالکرام ٹہیکہ دار[16] - رائے بہیم سین پلیڈر[17] لالہ شنبدیال بی - اے[18] - لالہ کدارناتھ[19] منشی کیول کرشن[20] - پنڈت دہرم چند ممبران[21]

آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے منظور کیا کہ وید پرچار فنڈ کی کل آمدنی کا ۳/۴ حصہ خرچ کیا جایا کرے۔ اور ۱/۴ حصہ بطور مستقل زر فنڈ کے جمع کیا جاوے۔ چنانچہ نومبر ۱۸۹۴ء تک کی آمدنی کا ۳/۴ حصہ آئندہ سال کے لئے بجٹ کی آمدنی میں ڈالا گیا۔

بجٹ سال آئندہ حسب ذیل منظور ہوا۔

آمدنی

وید پرچار فنڈ	وشالس آریہ سماجوں سے
......	۱۹۷۹
چارانہ مشن فنڈ	اٹا فنڈ
......	......
سندہ بلوچستان کا خاص چندہ	آمدنی سود بنک
......	......

خرچ

خرچ تنخواہ و سفر خرچ وسلی اپدیشکاں

......

تنخواہ و سفر خرچ ایک اُپدیشکا

......

تنخواہ ایک کلرک	آریہ ودیارتھی اشرم
......	......
چہپائی ٹریکٹ	پستکالے
......	......
متفرق	گذارہ پنڈت گورودت مرحوم کی بچوں کو
......	......

منہائی وشالس زرور منجملہ آمدنی وشالس

اٹا د ہہ فنڈ	......

جمع دہ زر رد منجملہ سود

......

آریہ سماجوں کی سیوا میں

نویدن

وید پرچار فنڈ کا روپیہ تا انتظام ثانی لالہ منشی رام پردہان کے نام بمقام جالندھر شہر آنا چاہیے باقی کل مدوں کا روپیہ بنام سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب بمقام امرتسر بھیجا کیجئے۔ اور کسی کے نام روپیہ نہ بھیجئے۔ کیونکہ اسطرح حساب میں گڑبڑ ہو جانا سمبہو ہے۔ آتما رام منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب

اشتہار

آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کو ایک کلرک کی ضرورت ہے جو ہندی اور اردو کے خطوط لکھ سکے اور انگریزی میں انٹرنس تک کی لیاقت رکہتا ہو۔ سوا آریہ سماج کے ممبروں کے اور کوئی صاحب بابت درخواست نہ کریں اور درخواست کے ہمراہ کسی آریہ سماج کے پریسیڈنٹ یا سکرٹری کا سارٹیفکیٹ چالچلن ضرور بھیجیں۔ درخواستیں میرے پاس ۲۰ - دسمبر ۱۸۹۴ء سے پہلے آنی چاہئیں۔

المشتہر آتما رام سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب

اکٹھی خریدنے پر نصف قیمت پر کتابیں

مندرجہ ذیل کتب تاریخ اشاعت اشتہار سے ۲۷ - دسمبر ۱۸۹۴ء تک نصف قیمت پر فروخت ہونگی۔ اگر ایک روپیہ سے کم کی خرید ہو تو یہ نرخ نہیں لیگا۔ ہمارے ایجنٹوں کو اس قیمت پر بیچنے کا ادہکار نہیں ہے۔ تفصیل کتب معہ اصل قیمت جیون چرتر

حقیقت آریہ	۴	درن بیوستہا	۳
دہرم رتنا ولی اردو	۔	ایضاً ناگری	۔
پتری کی پرارتہنا اپنے پتا سے	۔		
جیون چرتر پورن بھگت	۱۰		

منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر

الفیسی سلی صاحب کا روغن تسہیل ولادت

یہ روغن اگر بوقت حمل استریاں استعمال کریں تو درد زہ کی

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و بیز کاغذ ۲۶×۲۰ کے ۱۶ صفحو پر شایع ہوتا ہے

اور

قریب قریب ادنی رو ز مشتریاں باشاں کیخدمتمیں روانہ کیا جاتا ہے - اسمیں مفید عام مختلف خیالات کی عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل سوشیل مارل مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں و تار برقیاں و احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں - باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رامچند صاحب ویش مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں - باہر والوں سے معہ محصول ڈاک ۔ اور شہر والوں سے تین روپے چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اوٹھاویں - جو صاحب خریداری منظوری فرماکر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرماینگے انکو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا - درخواستیں بپتہ ذیل پر آنی چاہیئے - المشتہر کشن سروپ ورما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرشچین مت درپن

[اگر آپ یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ عیسائی صاحبان کے مذہب کی حقیقت کیا ہے تو اسے ضرور ملاحظہ فرمایئے]

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنہیں کرشچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی گئی ہے حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے - حضرت مسیح یگانہ نہیں تھے - حضرت مسیح کی چوری حضرت مسیح کی بیرحمی - سرقہ مویشی حضرت مسیح کی بدعلمی - سبت کے روز کام کیا - حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے - توریت کے رو سے ہو گئے کرنے پر سزا - حضرت مسیح کے معجزے معجزوں کی اقسام - بائبل کا خدا منتقم عادل - عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا - پہلی - دوسری - تیسری - چوتھی - پانچویں دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں عیسائی صاحبان کی علمی کتابوں سے سلوک تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبان کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات - فرقہ یسوع پرست ... بالی کنیز - رومن کیتھولک - پروٹسٹنٹ - یونی ٹیرین - سلکانیہ ... انجیل متی - انجیل یوحنا - رسالہ اعمال - حضرت موسی کی کتاب - حضرت سلیمان کی کتاب - لوقا کی

کتاب - عیسوی ۱۰ انجیلوں کے چند تاریخی اختلافات دوسرے حضرت مسیح کا ہند میں اوتار - تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار - بعد میں قوم کی خدمت اپیل بہت پر تاثیر الفاظ میں ادا کی ہے یہ ایک سو اسی صفحہ یعنی ۱/۲ ۸ جزو کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۶×۲۰ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے اور برائے فروخت موجود ہے باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونیکے قیمت صرف ۸ آنہ محصولڈاک اسکے علاوہ ویلیو پے ایبل اا خرچ ہونگے بعض جلدیں زیادہ خریدنے پر فیصدی کمیشن - جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرماویں ورنہ پھر یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا - المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بارہ بارہ روپیہ سیر تک بکی فروخت ہوتی ہے - روانگی نہیں ہوتی قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکثر اوتر نہیں ہوتا اور اگر وقت پر کبھی پیش آتی ہے کہ سنگساز پتھر بنانے کے بعد جو سیاہی ناقص ہو پتھر سکواتے ہیں جسکے سبب بہت حرج ہوتا ہے - ان تکلیفو سے بچنے کیلئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے جو روانگی میں بے مثل ہے اور چھاپہ کی یہ کیفیت ہے کہ چاہے پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے تو نقش کالحجر ہو جاتا - اس سیاہی نے ان نقصونکو رفع کر دیا استعمال میں نہایت قابل قدر ہے جنہیں خریدی انہوں نے تعریف کی منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے - قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے - چمن اور رمنا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و تراکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام بلندی پیدائش ملک موسم شباہت استعمال پھل پھول رنگ اقسام درخت وغیرہ دیا ہے مضامین اسکے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے - اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے - قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانے درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانے درخت (۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) بیلدار درخت
(۱۲) کھجوردار درخت (۱۳) درختان نادر (۱۴) جنگلی درخت
(۱۵) متفرق درخت مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام تراکیب باغبانی
(۱۷) لٹ منتخبات

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو تنک کو اخ اور رگاگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے - امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکہتا ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دہند - جالا - پڑوال - غبار - پہولا - سیل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخن - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑہ سکتی ہے آنکہوں کی تندرستی کیحالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمے کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکٹ مرحمت فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ تین روپے (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے (عـــ) خالص مصری سرمہ فی تولہ ۴ ~ خرچ ڈاک ذمہ خریدار جس پڑیہ پر میری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیئے -

المشتہر پروفیسر سیا سنگہ آہلو والیہ - بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر سیا سنگہ صاحب زاد لوازشکم تسلیم مزاج شریف - میںنے کئی ایک مریضوں کیواسطے آپکے یہانسے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا - حد درجہ کا مفید ہوا بلکہ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی - سرخی چشم و درد وغیرہ کے کنجکٹوائٹیس اور ٹریکوما - شروع کٹرکٹ یعنی ابتدائی موتیا بند میں بہی مفید ہے - کیونکہ کو طاقت دیتا ہے - بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکہتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بہیجدیجئے - ڈاکٹر ریاض الدین مقام نگرانگ ضلع چینیا - سرحد ماچین مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۷ء

(۲) جناب پروفیسر سیا سنگہ صاحب عرض یہہ ہیکہ میںنے پیشتر اسکے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تہا جو در آنکہوں کے مریضوں پر استعمال کیا اس سرمے نے اکسیر کا حکم کیا جسقدر اس سرمے کی تعریف کیجاوے کم ہے - اب آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماویں ڈاکٹر سدارام ہسپتال اسسٹنٹ ہنومان گڑہ راجپوتانہ مورخہ ۲ - اگست ۱۸۹۷ء

(۳) جناب پروفیسر سیا سنگہ صاحب - میںنے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مختلف مریضان چشم پر استعمال کیا اور تہوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوگئی جہانتک میرا خیال ہے میں اس سرمے سے بڑہ کر کوئی دوائی آنکہونکی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجہتا اسلئے میں مریضان چشم اور ہم اپنے پیشہ بہائیونکو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ بہی اسکو امراض چشم کیواسطے ضرور استعمال کریں کیونکہ اس سرمے سے بڑہکر کوئی اور دوائی آنکہوں کے امراض کے لئے فائدہ بخش نہیں ہے - میں پروفیسر صاحب کا تہ دلسے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو اسقدر سستے داموں پر رکہکر خلق خدا پر احسان کیا ہے اور جسکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے - ڈاکٹر خیر الدین شال - ڈویژنل میڈیکل افیسر شفاخانہ بوردٹ پام - لکہ آسام مورخہ ۱۲ - جولائی ۱۸۹۷ء

(۴) جناب سردار صاحب - بندگی - آج ۲۴ - ستمبر کو آپکا اشتہار بملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گذرا - اسپر آں بیگم صاحبہ نے مجہکو حکمدیا کہ دو تولے سرمہ ممیرہ طلب کرو اسلئے یہہ خط لکہا جاتا ہے کہ بذریعہ خط ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جو فی تولہ دو روپے ہے روانہ کریں بذریعہ ویلیو پے ایبل - اگر یہہ سرمہ مفید پڑا تو پہر دس بیس تولے کیواسطے حکم ہوگا المرا قمہ نواب العلیشاہ - پرائیویٹ کلرک بیگم صاحبہ بہاولپور مورخہ ۲۴ ستمبر

(۵) جناب سردار صاحب بندگی - پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ کا بذریعہ پوسٹ آفس بتاریخ ۲۷ ستمبر ۹۷ء کو پہونچگیا استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا اسلئے پہر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ ۶ تولے اور بذریعہ پارسل روانہ فرماویں نواب العلیشاہ پرائیویٹ کلرک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱ - اکتوبر ۱۸۹۷ء

پانچہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے

ستدہرم پرچارک پریس جالندہر میں لالہ منشی رام پبلیشر منیجر کے اہتمام سے چہپکر شائع ہوا -

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں" "ایشوریہ نیم" کا پالن"

اخبار ستدھرم پرچارک

قیمت ہر ایک سے پیشگی لیجاتی ہے

ادّیش

۱- وید وکت ست کا پرچار اور ستیہ کا بے تعصب ہو کر گیان کرنا

۲- شاستریہ آتمک سامان کی اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا

۳- کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا ہم - دھرم سمبندھی

نیم

۱- قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی معہ محصول ڈاک للعہ بلا محصول ہے طالب علموں سے سالانہ معہ محصول ہے بلا محصول

(۲) کارسپانڈنٹوں کو مفت

(۳) اجرت اشتہار فی سطر

مطبع ستدھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید بکاؤ کتابیں

ورن بیوستھا اردو — مصنفہ بابو منشی رام صاحب۔ اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر۔ قیمت ۴ر

استری سدھار اردو — استری سدھار کے لئے زوردار اپیل قیمت ار مصنفہ ایضاً

پروار میں آنند اردو — مصنفہ بخشی گوپال داس۔ اسمیں کہانی کے طور پر درشایا ہے کہ پروار میں آنند کس طرح ہو سکتا ہے قیمت ۔ر

شاستر ارتھ جھنگ گھیانہ — مصنفہ لالہ سوایا رام مختار عدالت۔ یہ شاستر ارتھ گھیانہ میں سوامی پورنا نند اور پوراانک پنڈتوں کے بمقام گھیانہ ہوا تھا۔ قیمت مجلد ۲ر

جیون چتر پورن بھگت — اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات دلپذیر لکھے گئے ہیں۔ مصنفہ لالہ دیوراج قیمت مجلد ۱ر

پرارتھنا پستک اردو — مصنفہ لالہ دیوراج صاحب۔ ایشور کی پرارتھنا اُپاسنا۔ قیمت مجلد ر

ایک دردناک نظارہ — ایک یاترا کے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اعلےٰ استری شکشا کا ہونا ضروری ہے۔ مصنفہ لالہ دیوراج قیمت ۔ر

مشنری کی پرارتھنا — مصنفہ لالہ ہری چند صاحب۔ ایک بڑا دلچسپ رسالہ ہے کون ہو سکتا ہے جو پڑھ کر نہ ہنسے۔ قیمت ر

ہانس نشید ھ اردو — مصنفہ لالہ آتما رام صاحب۔ ہانس پرچارک کے اعتراضات یکتی اور پرمان سے توڑے ہیں۔ قیمت مجلد ار

مسئلہ نیوگ پر بیان اردو — پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کا جواب۔ نہایت متانت سے فاضلانہ طور پر دئیے ہیں۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام

رامچندر جی کا سچا درشن — مصنفہ پنڈت لیکھرام۔ اسمیں مصنف نے راماین سے ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج سبزی خور تھے۔ قیمت ۲ر

امرت ورشا اردو — قیمت ۔ر

ویراگ بھجناولی حصہ دوم — قیمت ۔ر

ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں۔ سالانہ جلسوں پر پڑھنے قابل ہیں۔ قیمت ۳ پائی

بھجن آنند اردو — مصنف نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن معہ انکی سرتال کے لکھے ہیں۔ مصنفہ امر سنگھ کونسٹیبل قیمت ۔ر

سانچ کو آنچ نہیں — اسمیں ایک آریہ صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب۔ قیمت ار

درخواستیں منیجر مطبع ستدھرم پرچارک جالندھر کے نام آنی چاہیئے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

دوا	تفصیل
[illegible]	اکسیر سریع التاثیر۔ صلبی طاقت کیلئے جو کثرت فرحانات دمسکرات طفولیت کی بدکاریوں وغیرہ کو دفعہ کرنا ہو۔ فی شیشی عہ
[illegible]	اسکے استعمال سے بلاسنہ وقت آنے فائدہ ہوتا ہے۔ ہیں۔ دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت چار روپیہ
[illegible]	گھنٹے میں ورم جلن۔ بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
روغن گل	دلربا خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ درد سر۔ بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۸
[illegible]	داغ‌ناخنوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں دانت ہلانا دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ
سرمہ چشم	ضعف بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی جالا۔ روشنی کی بہت زیادتی دور کرتا ہے۔ آزما لیے
حب ذیابیطس	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری بھینسی۔ درد کمر خرابی جگر۔ پیدائش لنگردد۔ کا بیل کو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ فی تولہ عہ
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد پہلو کو دور کرتا ہے۔ فی درجن عہ
[illegible]	سوسنکا درد۔ جریان۔ یعنی ریاح بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	ہاتھ پاؤں کو بلاتکلیف ہر جن ولنگ چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ عہ
روغن [illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے۔ اندام جل۔ جرب۔ بہتا جسم کو آرام ہوتا ہے۔ عہ
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ خوبصورت آتا ہے۔ لطف یہ کہ بالوں کی نشو و نما میں مدد دیتا ہے
منجن	دانتوں کا درد۔ سیاہی۔ پیپ بہنا۔ مسوڑوں کا پھولنا سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں سے ستاکا بیٹھے ہیں۔ وہ اسکو استعمال کریں۔ فی تولہ عہ

کثیر الوقوع امراض کی بابت اگر آپ پبلک ایڈیشن و سائز مفید بھیجنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ بھیج کر ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک و سوزاک مع سوالات جوابات رسالہ ہمیضہ طبع چہارم و التحذیرات من المسکرات و رسالہ قیافہ اسطو ۱۔

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور سوچی دروازہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مٹری کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے ایسی مٹری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مجربہ نسخے آزمائی کو کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ جس سے بیچ یعنی ماہ آت گرنے سے یا کہیں کوئی خرابی آ جانے سے کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی ہر درد کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی عہ۔ گولی فی شیشی ۸ عدد عہ

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں۔ ہر سو مریضوں میں سے ۹۵ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

المشتہر گوپال ایل برمن دہلی

سند حکیم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور باقاعدہ امتحان ہم نے ہیضہ مریضوں کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات مدد کرشن ایک اسٹنٹ درکار کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۸ محصول ڈاک ۰۔ دس کتابیں سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جائیگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** کنشن لعل خزانچی سیدہ کمپنی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ - اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہو گئے ہیں۔ انکے تدارک کے لیئے یہ اکسیر ہے۔ یہ روغن مسیحا حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ عہ۔

روغن مسیحا - مایوس العلاج مرد اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ سستی آ دینے کیلیئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ بچپن کی بے عنوانیوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک - آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو بغیر منہ آئے دو ہفتہ میں دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ عہ

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ نیا یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا۔ اسکے استعمال سے سب امراض دور ہو تی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم تارا چند مجربات پنجاب

نمبر ۳۵ | مطبوعہ ۲۴ ماہ پوہ سمت ۱۹۵۱ مطابق ۷ ماہ دسمبر ۱۸۹۴ء روز جمعہ جالندھر | جلد ۶

بجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۳

एतावानस्य महिमातो ज्यायाँश्च पूरुषः पादोऽस्य विश्वा भूतानि त्रिपादस्यामृतं दिवि ॥ य० अ० ३१ म० ३ ॥

ارتھ

یہ دونو پرکار کے درشیہ (حاضر) اور ادرشیہ (غائب) برہمانڈ اُس جگدیشور کے مہتو کا اظہار ہیں جو سروویاپک پرماتما اس برہمانڈ سے بھی بڑا ہی ہے۔ اور سب چر اور اچر جگت اس ایشور کا ایک پاد ہے اور اس پرماتما کا تین پاد روپی سامرتھیہ اُسکی امر جیوتی پنج سوروپ میں موجود ہے۔ مانڈوکیہ اوپنشد میں پرماتما کے پنج سوروپ اور پنج نام کی (جو ایکار تھ واچی ہیں) دیاکھیا کرتے ہوئے اسی چتشپاد نام سے بیان کیا گیا ہے جس میں پہلا پاد جاگرت اوستھا مانی گئی ہے گویا منتر مندرجہ تشریح اور اس سے اگلے منتر کے بھاد کا وستار اُس اوپنشد کے ظاہر کرنیوالے رشی نے کیا ہے۔ یہ سارا کا سارا برہمانڈ پرماتما کی مہان گیان اور کریا روپی شکتی کا بیرونی اظہار ہے پنچ تتو کے شریر روپی قید خانے میں پھنسا ہوا جیواتما اُس پرماتما کو جاگرت اوستھا اربھات پرتھم پاد میں ہی دیکھ سکتا ہے۔ باقی تین پاد یعنی (سوپن سشپتی۔ اور تریہ) اُسی برہمکی جیوتی میں لپٹے ہوئے اسکے اندر ورتمان ہیں۔ یہہ ایک دقت ہے کہ برہماند یہہ بھی پرے اور بہت بڑا وہ پرماتمان ہے۔ اسی جاگرت اوستھا میں سانسارک وِدیاؤں کا آندولن کرنیوالے عالم پھنسے ہوئے ہیں۔ سرب جگہ پرمیشور کی مہان الیسی مہان ہے۔ کہ یدی اُسکے جاگرت حصہ کے اندر ہی نشٹ نہیں جاوے تو بار بار اُسکے اشچریہ یکت بھیتوں کو دیکھ کر لبمت ہوتا رہتا ہے۔ اور جو کیول اپنے اوپر ہی بھروسہ کر بیٹھے اور سرتی نیتوں کو سمجھنے کے ابھاؤ میں اپنی بنیاد نیم میں پھنسے مانے کو بھول جاوے تو ممکن نہیں کہ آگے بڑھ سکے۔ اسلیے وچار روپی پیروں کو زیادہ وسیع میدان میں گھمانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ایک دایرہ میں بھٹکر کہیں موت کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہو۔ اسجگہہ دنیاوی علوم کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور برہم ودیا کا آرمبھ (آغاز) ہوتا ہے

اوم شم

جلسہ سالانہ آریہ سماج جالندھر

۲۶-۲۷ دسمبر ۱۸۹۴ء کو مقرر ہے

مہاشے گن اور اوپدیشک مہاشہ اس شبھ پراوسر پر پدھار کر جلسہ کو سوبھت کریں۔ یادرہے مہاجان اور سناتن دھرم سبھا والوں کو شاستراتھ کے لیے چیلنج دیا گیا ہے

منتری آریہ سماج جالندھر

ست دھرم پرچارک

ویدک گیان کا اتھاہ کوش

تو گیان کے مہان کوش کی کُنجی مدت سے آریہ ورت کے ودوانوں کے ہاتھ میں رہی ہے اور ایک عرصے تک جسکا اندازہ کرصدیوں کے شمار سے لگانا قریباً ناممکن ہے زندگی کے دستور العمل کی ہدایتیں ہمالہ کی چوٹی سے گونجتی ہوئیں میدان کے باشندوں کے لیے اوترتی رہیں۔ اور پھر یہاں سے روئے زمین پر پھیلکر اگنت پشتوں کو شانتی اور سرلتا کی سکھشا دیتی رہیں۔ لیکن زمانہ آیا کہ کنجی بردار کے بعد دیگرے اپنا فرض پورا کرکے چلدیے اور اُنکے جانشین گیان کے کوش کی مہان شکتی کو بھولکر صرف کمر میں کنجی لٹکانے والے ہی رہگئے بیرونی جگت کی جگمگاہٹ نے اُن کو موہ لیا سوریہ کو کواڑوں کے اندر بند کرکے جگنو کی روشنی کے پیچھے دیوانہ وار بھٹکنے لگے نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ آنکے دروازوں کے خوشہ چین جنہیں کو تہذیب کا سبق دیے اے۔ لالچ دیکراُن سے کنجی بھی حاصل کی اور اشچریہ یکت اُنکے بزرگوں کے کوش کے اندر آندولن شروع کر دیا۔ جواہر اور الماس۔ ہیرے اور موتی خزانے کے اندر سے نکالکر خود خزانے کے مالکوں کو حیرت میں ڈالنے لگے۔ تب تو خزانہ کے وارث ہوشمیں

آتے۔ اور چونکہ جواہرات انہیں کی ملکیت
تھے۔ اسلئے وہ لنگیوں کی غلطیوں کو بھی
سمجھ لیتے۔ لیکن چونکہ صدیوں کے المیہ
اور برباد ہونے پر شاستر باقی رہنے نہ دیا
تھا۔ اسلئے اپنے خزانہ کے جواہرات کی
غلط تعبیر ہوتے دیکھ کر بھی بے بسی
کی حالت میں چھٹ پٹا کر رہ گئے۔

ہم نے اوپر کے تھوڑے سے شبدوں
میں اپنے ملک کی دماغی حالت کا چتر کھینچ دیا
ہے۔ کون جانتا نہیں۔ کہ مصر اور یونان۔
چین اور جاپان آریہ ورت میں علم اور ہنر
سیکھنے آتے تھے۔ اور اُن سب سے پہلے ودوانوں
کل بھوگول میں ودیا کا پرکاش ہوا۔ کپل اور
کناد۔ گوتم۔ اور ویاس۔ ہمالہ کی چوٹی سے
شانتی اور آنند کا سماچار دیش دیشانتروں
تک پہونچاتے رہے۔ زمانے نے پلٹا کھایا
اور ایشور اپاسنا کی جگہ مورتی پوجا نے
سنبھالی۔ ویدوں کے کوش کی کنجی دھوتی میں
لٹکاتے ہمارے براہمن دیوتا پوران اور تنتر
گرنتھوں کے رچنے کی فکر میں محو ہو گئے۔ اس میں
شک نہیں کہ کوئی نہ کوئی مہاتما اس امولیہ کوش
کی رکھشا کرتا ہی رہا۔ لیکن سنسار میں اخلاق پھیلانے
کا کام اور جگت گرو پدوی کا ادھکار بھارت
واسیوں کے ہاتھوں سے چھن گیا۔ پھر مسلمانوں کا
راج آیا۔ لیکن سوائے دارا شکوہ اور فیضی وغیرہ
کے کسی نے بھی ہند کے اس بے بہا خزانے
کی طرف رخ نہ کیا۔ سب کے سب مادی لوٹ کھسوٹ
میں ہی مبتلا رہے۔ انگریزوں کا زمانہ آیا لیکن
دوکانداروں کی قوم نے پہلے پہل اس طرف رخ
نہ کیا۔ لیکن رفتہ رفتہ ایسے آدمی بھی آئے۔ جو
اعلےٰ دوکانداری کرتے تھے۔ سر ولیم جونس نے

۲۲۔ جنوری ۱۷۸۴ء کو ایشیاٹک سوسائٹی
بنگال کی بنیاد رکھی۔ سنسکرت گرنتھوں کی تلاش
شروع ہوئی۔ یکے بعد دیگرے سنسکرت گرنتھ
شائع ہونے شروع ہوئے۔ لیکن یہ بھی پرانی
آڈمبروں کی شان شوکت میں ہی پھنسے رہے۔
ناٹک اور نظم پر بہت ہو گئے۔ آخر کار سچے
محقق بھی میدان میں آن اترے۔ جرمنی
اور فرانس کے ودوانوں نے ویدوں اور
سنسکرت گرنتھوں کی طرف اپنی توجہ مبذول
کی اور ان سب کی محنت سے فائدہ اٹھا کر
پروفیسر میکس مولر نے ویدوں کا پستک
پرکاشت کیا۔ پھر کیا تھا۔ انگریزی گورنمنٹ
نے دھن کی مدد دی۔ ودوانوں نے ترجمے
کرنے شروع کر دیئے۔ جسکا نتیجہ ہم یہ دیکھتے
ہیں۔ کہ قریباً کل یورپ اور امریکہ کے ودوانوں
کا ایک حصہ آج شنکراچاریہ کے دماغ کا
غلام بن رہا ہے۔

ان ودوانوں نے ہمارے موجودہ خزانے کی نسبت
کیا رائے لگائی ہے؟ [illegible]
کی رایوں کا مجموعہ پیش کرنا ہو۔ تو میکس مولر سے
بڑھکر اس خیال کو صاف ظاہر کرنیوالا کوئی نہ ملیگا
پروفیسر موصوف نے اپنی کتاب موسومہ "ہندوستان
ہمیں کیا سکھا سکتا ہے" کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے
"اگر مجھ سے پوچھا جاوے کہ کس ساہتیہ
(لٹریچر) سے یہاں یورپ میں ہم لوگ جنہوں
نے کہ صرف یونانیوں اور رومیوں اور
ایک سیمیٹک قوم یہودیوں کے خیالات پر
پرورش پائی ہے۔ وہ اصلاح لے سکتے
ہیں۔ جو کہ ہماری اندرونی زندگی کو زیادہ
مکمل۔ زیادہ وسیع۔ زیادہ عالمگیر غرضیکہ
زیادہ انسانی۔ ایک زندگی نہ صرف اسی جیون
کے لیئے بلکہ ایک نئی اور ابدی زندگی بنانے
کے لیئے ضروری ہے۔ تو میں پھر انڈیا (ہند)
کی طرف اشارہ کرونگا۔" جب وہ ودیشی
جو کہ اُن خیالات اور حالات کے اندر
نہیں پلے ہیں۔ جو کہ ویدوں کا اصلی سدھانت
اور مطلب دریافت کرنے کے لیئے ضروری ہیں۔ ہمارے
بزرگوں کے رکھشا کیئے ہوئے خزانہ کی نسبت
یہ رائے ظاہر کرتے ہیں۔ تو یہ جتلانے
کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ اس خزانے کے
حیرت انگیز سرمایہ کو اپنے اصلی رنگ اور
روپ میں ظاہر کرنیکا فرض کسقدر ہماری گردن
پر ہے۔

آریہ سماج کے بانی نے اپنے کرتبیہ کو سمجھ کر
ہی اتنا پرشارتھ ویدوں کے اصلی ارتھوں
کے ظاہر کرنے میں لگایا تھا۔ اس نے جہاں
ایک طرف بھاشیہ ویدروپی سوریہ کے گرد
سے بادلوں کو چھن بھن کرنے میں اپنا فرض ادا
کیا۔ وہاں دوسری طرف ہم ہندوؤں اور آریوں
کو بھی اپنے کرتبیہ کرم سے خبردار کر گیا۔ لیکن
سوال یہ ہے۔ کہ مہرشی دیانند کے بعد ہم لوگوں
نے کہاں تک اپنے فرض کو سمجھا ہے۔ اس
سوال کا جواب دینے سے پہلے ضروری ہے کہ
ہم مختصر طور پر اس امر پر بحث کریں۔ کہ ویدار
انگوں کے بارے میں ہمارا فرض کیا ہے۔
دنیا کے مختلف مت متانتروں کی طرف جب
ہم غور سے نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا
ہے۔ کہ باوجود چند روزہ پیدائش کے بھی
نئے سے نئے مت کے متعلق بھی اسقدر واقعات
اور تحریریں موجود ہیں۔ کہ اُن کو کسی سلسلے
میں لاکر انیہ مت والوں کو اپنے صحیح
خیالات پہونچانے کے لیئے بڑے پرشرم کی

ضرورت ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ اُس مت کے سروساداران پیروؤں کو مت کے مسئلہ سمجھانے کے لیئے بھی بڑے سامانوں کی آوشیکتا ہے۔ لیکن جب ہم کسی خاص ودیا کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک ودیا ایک اتہاس رکھتی ہے۔ اور مختلف زمانوں میں سے گزر چکی ہے۔ جن سے جب تک کہ واقفیت نہ ہو۔ اُس خاص ودیا کی اصلیت سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ اخبار کے مضمون میں اسقدر گنجائش نہیں ہو سکتی۔ کہ زیادہ تشریح کیا وے ورنہ پارسیوں۔ بودھوں۔ جینیوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے کتب خانوں اور انکی پڑتالوں کے حالات قلمبند کر کے آسانی سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ہر ایک مذہب کو اپنی ہستی قائم رکھنے کے لیئے اپنے مذہبی ساہتیہ کی کہاں تک رکھشا کرنی پڑی ہے۔ ابھی کل کی پیدائش براہمو سماج ہے۔ اسکے پستکالے اور سامان بھی ظاہر کر رہے ہیں کہ نئے سے نئے مت کو بھی اپنے مانے ہوئے اصولوں کی رکھشا کے لیئے بڑے سامانوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ودیاؤں کی طرف جب درشٹی ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک ایک علمی اصول کو سمجھنے کے لیئے بہت کچھ اتہاس جاننے کی ضرورت ہے۔ لیکن ویدک دھرم جس کا آغاز کہ وید سرشٹی کے ساتھ ہی بیان کیا جاتا ہے۔ جو مت متانتروں کی طرح صرف چند گھڑے ہوئے مسئلوں اور ظاہری آڈمبروں کا نام ہی دھرم نہیں رکھتا۔ بلکہ دھرم کا تعلق منش جیون کے ایک ایک انگ کے ساتھ سمجھتا ہے۔ جو وید ودیا کو منش ماتر کی سریشٹ آتمک ودیا کی تلاش منش جیون کا اُدیش بتلاتا ہے۔ ایسے سرووتم ویدک دھرم کی اُنتی اور اسکی رکھشا کے لیئے جہاں ایک طرف

لوگیوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ پراچین رشیوں کے آتمک بھاؤ کو سمجھنے میں لگیں۔ وہاں دوسری طرف ایک مہان پستکالے کی بھی ضرورت ہے۔ جسمیں علاوہ ویدک گیان کے اتہاس کوش کی پستکوں کے [illegible] سکیں۔ امت متانتروں اور پدارتھ ودیا کے گرنتھ بھی اکٹھے کیئے جاویں تاکہ وہ ودوان یوگی جن سنگٹھا سے ایکانت استھان میں ودیا کا کوش پا کر نرچنت وچار میں مست ہو سکیں۔

اوپر کی عبارت میں ہم نے اس شبد میں آریہ سماج کے فرض کا سار بیان کر دیا ہے۔ لیکن اپنے بھائیوں کے لیئے انکے فرائض زیادہ صاف طور پر بیان کرنے بھی ضروری معلوم ہوتے ہیں۔ تاکہ معمولی سے معمولی یوگیتا رکھنے والا آریہ سماجسٹھ پرش بھی اس مہان کاریہ میں حصہ لے سکے۔ اول فرض یہ ہے کہ ایک مہان پستکالے کھولا جاوے۔ اسکی نسبت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے وید پرچار فنڈ کے اغراض میں ذکر کیا ہے۔ اور امسال کی بجٹ میں دو سو روپیہ پستکوں کے خریدنے کے لیئے منظور بھی کیا ہے۔ لیکن ایسی سست رفتار سے کام کہاں چل سکتا ہے۔ پھر آریہ پبلک کو جبتک اس کام کو جلد انجام تک پہونچا سکتی ہے ہم ایک آسان طریقہ بتلاتے ہیں جس سے ہر ایک آریہ پرش اپنا فرض بھی ادا کر سکے اور پستکالے بھی جلد تیار ہو سکے۔

(۱) یتھا شکتی دھن کی مدد دیکر وید پرچار فنڈ کو بڑھا سکتا ہے۔ (۲) جس سجن کے پاس کوئی اپوروب گرنتھ ہو وہ اُسے پستکالے کی بھینٹ کر دیوے۔ (۳) چونکہ وید پرچار فنڈ ایک مجموعی فنڈ ہے۔ اور انہیں سے مقررہ رقم ہی پستکالے کی مد میں ہر سال منظور ہوا کریگی

اسلیئے سنسکرت کے گرنتھ خرید خرید کر سبھا کی نذر کریں۔ (۴) جہاں کہیں کسی سنسکرت گرنتھ کا پتہ ملے۔ جو کہ اب تک چھپکر شایع نہ ہوا ہو۔ تو روپیہ خرچ کر کے خود اُسے حاصل کریں۔ اگر اسقدر مقدور نہ ہو۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں اطلاع بھیجدیں اور اُسکے حاصل کرنے میں سبھا کو مدد دیویں اسکے علاوہ اور بھی سادھن آریہ پرشوں کو خود سوجھینگے۔ جنکے عمل میں لانے سے پستکالے میں قابل قدر خزانہ جمع ہو سکتا ہے۔ دوسرا فرض اس جمع کیئے ہوئے کوش میں سے آتمک رتن نکالنے کا ہے۔ اسکے وسایل بھی ایسے وسیع ہو سکتے ہیں کہ سادھارن سے سادھارن پرش بھی کچھ نہ کچھ مدد دے سکے۔ (۱) جس آریہ کے ایک سے زیادہ پتر ہیں۔ وہ پرتگیا کر لیوے کہ انہیں سے کم از کم ایک کو کنوارا رکھکر اُسے ویدک ودیا کی رکھشا کے ارپن کر دیگا۔ کیونکہ آتمک آندولن نرچنت تب ہی ہو سکتا ہے جب کہ سوائے پرم آتما کے اور کسی کے ساتھ سمبندھ نہ ہو۔ اور دماغ بھی ایک ہی طرف لگکر کام کر سکتا ہے۔ (۲) جو پرش کہ آتمک آندولن اور تتو گیان کی ترقی کا کام کر سکتے ہیں۔ اُنکے لیئے جسمانی ضرورتوں کا بہم پہونچانا۔ (۳) اپنی مذہبی اور لوگیہ تا کے انوسار یتھا شکتی ہر وقت تتو کی کھوج میں لگے رہنا اور اسکے نتیجے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں بغرض شایع ہونے کے بھیجنا۔

جب کچھ عرصہ اس طرح یہ کام کرتے ہوئے گزرا تو کچھ نہ کچھ دھرم آتما پرش ایسے نکل آوینگے۔ جو اپنی آندولن کو اپنی زندگی کا مشن بنانے کے لیئے تیار ہو جاویں۔ اور پھر

دن دور نہ ہوگا - جبکہ ویدک دھرم کے سورج کے چمکتے ہوئے چہرے پر سے ہر قسم کے پردے اٹھ جائینگے - لوگ زندگی کے مقصد کو سمجھنے لگیں گے - اور سچ مچ شانتی کا راجیہ سنسار میں دکھائی دیگا - تم آریہ بھائیو! آپ سوال کرینگے - "کیا ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب ہوگا - ؟" اسکا جواب ہمارے پاس یہی ہے کہ ہرگز نہیں - لیکن آپکی آئندہ نسلیں آپکے کرموں کا پھل اوشیہ بھوگیں گی - اور پھر آپکی آتما کیسا شانت ہوگا - جب آپ جانینگے کہ آپنے منشیہ جنم کو اکارتھ نہیں کھویا - بلکہ اپنے بھائیوں میں سچا آستکتی دھرم کی سپرٹ پھونکنے میں لگایا ہے -

اڈیٹوریل نوٹس

دھرم اور اپدیش سے بڑھکر سنسار میں اور کوئی بھی کرتبیہ منشیہ کا نہیں ہے - اگر یہ مسئلہ سچ ہے کہ اُنتی ہی منشیہ جیون کا اودیش ہے اگر قوموں کی زندگی یا موت کا سوال صرف اُنتی پر ہی منحصر ہے - تو جو اصل ہر ایک اُنتی کی جان ہو کبھی بھی نظر انداز نہیں ہو سکتا - اُنتی کرنیوالے سدا سے ہی منشیہ رہے ہیں - اور آئندہ بھی رہینگے - اور اسلیئے منشوں میں وہ اوصاف پیدا کرنا جو کہ اُنتی کے سادھن ہوں - اُنتی کی جان سمجھنا چاہیئے - اس سچائی کے ثابت کرنے کے لیئے کسی پرمان یا دلیل کی ضرورت نہیں ہے - کہ ہر ایک پرکار کی اُنتی خواہ راج نیتک (پولیٹیکل) ہو یا سماجک

ضروری ہے کہ اُنتی کے میدان میں قدم بڑھانے والے انسان دھیر - ثابت قدم - اندریوں کو قابو میں رکھنے والے سچے اور بہادر ہوں - اور یہہ مہ اور دیگر اوصاف کے منو مہاراج نے دھرم کے لکشنوں میں شامل کیئے ہیں - پس نتیجہ یہہ نکلتا ہے - کہ جب تک ایک قوم کے سبھاسد دھارمک نہ بنائے جاویں - تب تک اُس قوم سے اُنتی کی امید رکھنا عقلمندی نہیں ہے - لیکن ہر ایک بھاؤ منشیہ کے اندر اُدپن کرنے کیلیئے اُسکا اپدیش ہونا از بس ضروری ہے - اسلیئے دھرم اپدیش سے بڑھکر اور کوئی بھی کرتبیہ بھارت کے سچے سیوکوں کا نہیں ہو سکتا - خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ اُنتی کی پکار چاروں طرف گونج رہی ہے -

لیکن پرشن یہہ ہے - کہ اپدیش کا ذریعہ کیا ہے - جہاں تک کہ ہم اپنے دیش کے منشیوں کے آچرنوں کی طرف دھیان کی درشٹی ڈالتے ہیں - ہمیں یہی پرتیت ہوتا ہے - کہ ہمارے دیش کے ریفارمر اپدیش کا ذریعہ صرف بانی کو ہی سمجھے ہوئے ہیں - بانی - نسندیہہ اپدیش کا ایک ذریعہ ہے - لیکن یہہ کہنا بالکل غلط ہوگا کہ بانی ہی ایک ماتر اپدیش کا ذریعہ ہے اور نہ ہی یہہ دعویٰ ٹھیک ہے - کہ بانی سب سے اعلیٰ ذریعہ دھرم اپدیش کا ہے - اپدیش بھی منجملہ کاموں کے ایک کام ہے - اور جس طرح دیگر کام بھی اسی وقت پورا پھل لاتے ہیں - جبکہ من اور بانی کی منزل کو طے کر کے کرموں میں سدھ کیئے جاویں - اسی طرح اپدیش کا بھی ٹھیک اثر اسی وقت پڑتا ہے - جبکہ اپدیشک خود اپنے آچرن

ان اصولوں کے مطابق کر لیویں - جنکا کہ وے پرچار کر رہے ہوں - ستیارتھ آریہ سماج کے بانی نے اُنتی کی اصلیت کو بخوبی سمجھا تھا - اور اسلیئے اُس نے دھرم اپدیش کے لیئے پریرنا کی - اُسنے سمجھ لیا تھا - کہ جب تک دھرم کا سنشودھن نہیں ہوتا - تب تک کسی پرکار کی اُنتی بھی نہیں ہو سکتی لیکن ساتھ ہی اسکے اُسنے یہہ بھی جان لیا تھا کہ بانی کا اپدیش سرجے ہوئے جگت کی وستوؤں کی طرح صرف عارضی اثر پیدا کرتا ہے - اور اسلیئے اُسنے دھرم کو اپنے جیون میں سدھ کر کے زندہ اپدیش دیا - یہی طریقہ ہے - جس سے آتما کا آتما کے ساتھ گوڑھ سمبندھ جڑ سکتا ہے - لیکن افسوس کہ آریہ سماج کے ممبروں نے مہرشی دیانند کے جیون سے بہت کم شکشا حاصل کرنے کی کوشش کی - ہمیں بڑے شوک سے قبول کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے بھائیوں میں بہت کم ایسے ہیں جو دھرم کے کرتبیہ حصے کو اپنے جیون میں سدھ کر کے دکھلاتے ہوں - بدیوں سے پرہیز کرنے میں ضرور کسی قدر کوشش آریہ سماج کے ممبروں کی ہوتی ہوئی ہے - لیکن جبتک کہ کرتبیہ کرموں کو اپنے جیون میں سدھ کر کے نہیں دکھلایا جاتا - سچ مچ جب تک کہ ویدک جیون دھاما زندہ اپدیش نہیں دیا جاتا - تب تک بانی کا اپدیش صرف انہیں پرشوں پر اپنا اثر ڈالیگا - جنکے لیئے کہ ایسے اپدیشوں کی چنداں ضرورت نہیں ہے -

ہمعصر بانجر لاہور نے اخبار لنڈن ڈیلی کرانیکل

وسمیں سندیہ نہیں کہ ویدک دھرم بلکہ ہر ایک تعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں پر اثر کر رکھا ہے بہت
ناخواندہ شخص ہیں جنہوں نے ستیہ استیہ وچار نے کی نسبت سے آریہ پرشوں کا ستیہ سنگ کیا ہے یا سماج پر چارکوں کے
منہ پر اپدیشوں سے لابھ اٹھایا ہے۔ اگرچہ وہ پہلے طور پر لوک بھے کے کارن اپنے آپکو آریہ کہنے کیلئے سپشٹتا طور
پر تیار نہیں۔ مگر اسمیں ذرا سندیہ نہیں کہ وہ اپنے ہردیہ میں آریہ سماج کے سروہت مت نیموں کو اپنا کرتا ہیں
پورانک مت ابھی خود ہی تنہا ہی ریت کی دیوار کھڑی کر رہی ہے مگر ویدک دھرم کی لہر کے آگے وہ بتاشہ کی طرح بیٹھ جاوے گی
پر یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ پورانک مت والے خود بخود اپنے کو (فورا الٹھ طرف سے ناکہ پر نہیں) سچے ویدک دھرم
پر چلنے کیلئے اپنی پریہ کوشش کا مارگ پر دوڑ رہے ہیں کیا آریہ سماج کا کام ہے [illegible] پیدا کی ان مستوں کی تعداد کا
مقابلہ ان آریہ پرشوں سے کیا جاوے جنہوں نے آریہ سماج کے اصولوں کو بلا کسی دباؤ کے گرہن کیا ہے تو قطرے اور
سمندر کا بھید ہے۔ اب پیدا کی [illegible] ان پورانک مت والوں سے چند بوڑھے منتوں کو پوچھیں کہ پہلے کی اپیکشا
اب ہمارے ہاں [illegible] مذہبوں کے دلوں میں پورانک مت کی [illegible] کس قدر ہے [illegible] وہ ہی جواب دینگے کہ اب
زمانہ کی کایا کس اور ڈھنگ پر پلٹ گئی ہے۔ اور ہر ایک پلٹا کھاتی جا رہی ہے۔ ہندو دھرم میں وہ کم لوگ مورتی پوجا
کا خیال دن بدن ترک کر رہے ہیں پورانوں [illegible] رسومات کو بھی چھوڑ رہے ہیں۔ استری شکشا بدھوا بواہ بڑی عمر کی
شادی وغیرہ کی طرف رچی بلکہ ہر ایک پرچار کر رہے ہیں وہ یہ بھی کہنے میں سنکوچ نہ کرینگے کہ دنیا ست جگ کی باتوں کو
اب کال جگ میں لانا چاہتی ہے اور ہندو دھرم سے آریہ ہوتے جاتے ہیں۔ کیا ان بوڑھے بزرگوں کے اتر کا یہ
پرینام نہیں ہے کہ ویدک پرچار کس جگہ [illegible] ہوتے جاتے ہیں۔ گو پورانکوں کی یہ روشنی آریہ سماج کیلئے چنداں
تسلی کا کارن نہیں مگر اسمیں ذرا بھی سندیہ نہیں کہ پورانک اب ویدک مقدس کی شرن میں آ رہے ہیں۔ انکو
اور اندھکاروں میں وید ودیا کی روشنی پہونچا دے۔ اس شبھ کام میں آریہ سماج کی فتح تب ہوگی جب ہر ایک [illegible]
سماج آریہ سدھانتوں کو منظور کرے مگر کرم کانڈی بنیں اور دوسروں کو اپنے کرتویہ سے پریرت کریں۔
اب ضرورت اس بات کی ہے کہ آریہ اپدیشک آریہ سماجیوں کو کرم کانڈی بنانے میں پرچار کریں یا للت
[illegible] آریہ پرتندھی سبھاؤں نے اس طرف توجہ نہ دی تو وہ دن دور نہیں کہ خود آریہ سماج
[illegible] ویدک دھرم پر [illegible]
[illegible] کی تعداد پد پورانکوں [illegible]
[illegible]
[illegible]

سے ایک مضمون اخذ کیا ہے۔ جسمیں جوار کے گن بڑے زور شور سے گائے گئے ہیں۔ راقم مضمون چارلس مرفی صاحب نے جہاں ایک طرف ظاہر کیا ہے۔ کہ جوار میں پرورش کرنے کے اجزا کثرت سے پائے جاتے ہیں وہاں ساتھ ہی اسکے یہہ بھی ثابت کیا ہے کہ اسکا استعمال انسان کو تندرست رکھتا ہے۔ مرفی صاحب کا دعوی ہے کہ جوار کھانے والے انسان کو بدہضمی کی کبھی بھی شکایت نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ امریکہ کے مزدوری پیشہ لوگ زیادہ تر اسی غلہ کا استعمال کرتے ہیں اور اسلئے توانا اور تندرست رہتے ہیں۔ اب اگر مسٹر مرفی کی اس تحریر کی زیادہ تصدیق کرنا منظور ہو تو پنجاب سے بڑھکر اور کوئی ملک نہ ملیگا۔ جسمیں جوار کے استعمال کے نتائج بخوبی معلوم ہو سکیں۔ پنجاب کے زراعت پیشہ اقوام کی خاص مرغوب خوراک جوار کی روٹی اور سرسوں کا ساگ ہے۔ اگر ساتھ ایک کٹورا چھاچھ کا مل جائے۔ تو کاشتکار کو سورگ کے جھکولوں کا مزہ آجاتا ہے۔ راٹیں وغیرہ مسلمان زراعت پیشہ اقوام تو عموماً مرچ سرخ وغیرہ کا زیادہ استعمال کرنے اور حقہ کے غلام بنے رہنے کے باعث سست بھی ہوتے ہیں (اور بعضوں کو (جنہیں مسلمان راجپوتوں کا بڑا حصہ شامل ہے) تو پوست کا نشہ کام کے لائق ہی نہیں چھوڑتا۔ لیکن ہندو جاٹ اور سائینی صرف جوار کی روٹی اور سرسوں کے ساگ کے بھروسے اس مستعدی اور محنت سے کام کرسکتے ہیں۔ کہ دیکھنے والے حیرت میں ہو جاتے ہیں۔ پنجاب کے باشندوں کی نسیں اور مضبوط ہڈیاں جوار سے ہی پلی ہوئی ہیں۔ اگر غور سے دیکھیے تو معلوم ہوگا۔ کہ جہاں شہروں کے گندم خور کھتری اور برہمن کمزور اور نازک بدن ہو جاتے ہیں۔ وہاں گاؤں کے جوار خور کھتری اور جاٹ کی بناوٹ اور مضبوطی میں آپ کوئی تمیز نہیں کر سکتے۔ مغرب سے جوار کے لیئے سارٹیفکیٹ طیار ہو رہا ہے۔ اور ہم نہایت خوش ہونگے۔ جبکہ وہاں کی مہر لگنے پر ہماری قومی غذا کی پھر عزت شروع ہوگی۔ کیونکہ جب تک غذا تندرستی اور مضبوطی کو بڑھانے والی استعمال نہیں کیجاویگی۔ ہم لوگ ویسے کے ویسے ہی آلسی اور کمزور بنے رہینگے۔

ہمعصر ہارنبجر نے ہماری قیصرہ کے سنسکرت زبان اور دیسکھنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اگر ملکہ معظمہ کیتہہ سنسکرت زبان کے سیکھنے اور خصوصاً اپنشدوں کے وچارنے میں لگا دیں تو بہت ہی اچھا ہو۔ ہمارے ہمعصر کی یہہ تجویز لیکن بھی رائے قابل غور ہے۔ کہ چند پنڈتوں کی صحبت زیادہ خوشی کا باعث ہو سکتی ہے۔ بہ نسبت برٹش راجیہ کی نسبت دیکھنی حکومت کے۔

گیا کے گورو گیان مندر کے مہنت نے جو کہ بودہ مت والوں کا گڑہ ہے۔ اپنے ایک چیلے کو جنکا نام "مہاتما سادہو شانت دیوتا ہیں" ہے۔ آریہ سماجوں میں جاکر ان کے حالات دریافت کرنے کیلیئے روانہ کیا ہے۔ سادہو جی کو خاص خاص پرشن بتلائے گئے ہیں۔ جو کہ وے ہر ایک آریہ سماج سے پوچھتے ہیں۔ ہمعصر آریہ ورت داناپور آریہ سماجوں کو خبردار کرتا ہے۔ کہ سادہو جی کی طرز رفتار کی پڑتال کرتے رہیں۔ ہمارا ہمعصر کہتا ہے کہ گو بودہ سادہو کا آنا کیسا ہی اچھا ہو۔ تاہم آپکی گفتگو اس قسم کی ہے۔ کہ انپر خواہ مخواہ شک ہو رہا ہے۔ ہمعصر موصوف نے ان پرشنوں کی ایک فہرست بھی شایع کی ہے جو سادہو جی نے داناپور آریہ سماج سے پوچھے تھے۔ ان پرشنوں میں گو بہت سے ہمارے سدہانتوں سے تعلق رکھنے والے پرشن ہی ہیں تاہم ساتھ ایک پرشنوں کی پرائیوٹ سپری کی پڑتال کا مطلب سمجھ۔ پیچیدہ سا پرتیت ہو رہا ہے۔ بہرحال جہاں آریہ سماجوں کو ہر وقت نیک نیت سوالوں کے جواب دینے کے لیئے طیار رہنا چاہیئے۔ وہاں چالبازوں کی چالبازیوں سے بچنا بھی انکا فرض ہے۔

شریمتی پروپکارنی سبھا اجمیر کے سالانہ جلسہ کی تاریخ نزدیک چلی آرہی ہے اور اسوقت پر بہت سے ضروری مضامین پیش ہونگے۔ لیکن ہماری رائے میں کوئی مضمون اسقدر زیادہ ضروری نہیں ہے جیسا کہ مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کی قیمت کم کرنیکا سوال ہے۔ مہرشی دیانند نے پروپکارنی سبھا کو جہاں ایک طرف ویدک یتر آلے کا کل سرمایہ سپرد کیا تھا۔ وہاں دوسری طرف اپنی کل دہارمک ذمہ واریاں بھی انہیں کے سپرد کی تھیں۔ ویدک ساہتیہ کا پھیلانا ان ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ مہرشی کا منشا یہہ نہ تھا کہ ویدک یترالیہ اس قسم کا تجارتی کارخانہ بنایا جاوے۔ جہاں دھن کی آمدنی پر ویدک دہرم سمبندھی پستکوں کی بکری کو نیوچھاور کرنا پڑے۔ ہم نے ستمبر کی پاشرا میں اجمیر جاکر

ویدک نیترالے کو بھی دیکھا تھا۔ اور جب ہم نے مہرشی دیانند کرت رگوید آدی بھاشیہ بھومکا وغیرہ پستکیں کیول نیترالے کی الماریوں کا سر نگار بنی ہوئی دیکھیں۔ تو ہمیں بڑا کشٹ ہوا تھا ہماری رائے میں اگر ان پستکوں کی قیمت میں نمایاں کمی کی جاوے۔ تو انکی فروخت میں ترقی ہونے کے باعث نہ کیول آریہ سماج کے سدہانت ہی زیادہ آدمیوں کی نظروں سے گزر سکیں بلکہ آخرکار دھن وشہ میں بھی فایدہ ہی رہے۔ تجارت کے اصول کے مطابق سرمایہ کا تھوڑے منافع پر بھی تبدیل ہوتے رہنا بہتر ہے۔ بجائے اسکے کہ برسوں تک سرمایہ قفل بند رہکر بڑا بھاری منافع لاوے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ پراوپکارنی سبھا کے یوگیہ پردھان مہاشہ راجا دہیراج شاہپورادہیش جی ہمارے نویدن پر دھیان دینگے۔

ہم مانتے ہیں کہ اسوقت پراوپکارنی سبھا کے جائنٹ سکرٹری مستعدی سے کام کرنیکے لئے تیار ہیں۔ اور ہمیں یہہ بھی معلوم ہے کہ یہاں مہاشہ دن رات یہی سوچتے رہتے ہیں۔ کہ کسی طرح انکی معرفت آریہ سماج کی کچھ سیوا ہو سکے لیکن جب تک کہ آریہ پبلک ان کو اپنی کرنیکا راستہ نہ بتلادے۔ اور اس کوشش میں انہیں اپنی رائے سے مدد نہ دے۔ تب تک وے بھی کیا کر سکتے ہیں۔

بھارت ورش کی پرتی ندہی سبھاؤں کے

اوپر ایک سارودیشک آریہ پرتی ندہی سبھا قایم کرنیکا وچار آریہ پرشوں کا مدت سے ہو رہا ہے۔ کئی برس گزرے کہ اس ضروری کام کو (پنجاب دیش کی پرتی ندہی سبھا نے رزولیوشن پاس کیا۔ اور دیگر سبھاؤں کو خطوط لکھے تب سے قریبًا ہر ایک صوبے کی پرتی ندہی سبھا اس بارے میں خط و کتابت شروع کر چکی ہے۔ لیکن کامیابی کے معاملے میں ہنوز روز اول ہے۔ ہمنے جب اچھی طرح سوچا تو وجہ یہہ معلوم ہوئی۔ کہ ابتک مختلف آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کو ایک دوسرے سے ملکر کام کرنے کے فوائد معلوم نہیں ہیں۔ ورنہ کیا یہہ ممکن تھا۔ کہ دلی خواہش تو ہو۔ لیکن ہر ایک صوبے سے پانچ پانچ بھدر پرش بھی ملکر ابتدائی معاملات پر غور نہ کر سکیں۔ اخباروں کے کالموں اور رزولیوشنوں تک تو نوبت پہونچی لیکن اس سے آگے اس وچار کو بڑھنا نصیب نہ ہوا۔ آریہ سماج کا مشن ایک کام ایک اودیش ایک۔ پھر مختلف حصوں میں طاقت کو تقسیم کرنے سے جو نقصان ہو رہے ہیں انکا اندازہ کیونکر لگ سکتا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ ہر صوبے کے لوکل معاملات ایسے ہونگے۔ جنکا تعلق صرف صوبہ کی پرتی ندہی سبھا سے ہوگا۔ لیکن دھرم پرچار کے انتظام کا اگر ایک مرکز قایم کیا جاوے تو بڑا ہی فایدہ ہو۔ اگر سارودیشک سبھا اسوقت موجود ہوتی۔ تو رانچی اور دیگر دور دراز مقاموں سے اپدیشک کی مانگ پنجاب میں نہ آتی پھر کیا علاقہ مدراس کا پرچار ایک وہم اور خیال ہی رہتا اور کیا بھارت ورش کا کوئی بھی کونا ایسا بچتا جہاں کہ وید دھرم کی سنانیوالے اپدیشک نہ پہونچتے۔ ہم آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کے ادہکاریوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وے نے مضبوطی اور مستعدی سے اپنا سمیلان درست کرنے کے لئے طیار ہو جاویں۔ اور اختلاف کو دور کر کے ایک دوسرے کی سہایتا لیتے ہوئے ویدک دھرم کے پرچار کے کل انتظام کو کم از کم بھارت ورش میں تو ایک جھنڈے کے نیچے لے آویں۔

ہمعصر وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ روس میں ستری شکشا کی انتی کے حالات درج کر کے کنیا مہاودیالہ جالندھر کی نسبت حسب ذیل لکھتا ہے۔ مدہ پنجاب کے آریہ بھائیوں نے ایک ہی زنانہ کالج جالندھر میں بنانا چاہا۔ جسے دوسرے فریق نے پسند نہ کیا۔ اور آپس میں دو دھڑے ہو گئے۔ جنمیں سے ہر ایک دوسرے کی ترقی پر حسد اور رشک کرتا ہے ہمارے ہمعصر حیران ہونگے۔ کہ جالندھر کے آریہ بھائی صرف فی الحال ہائی سکول کھولنا چاہتے تھے جسپر اسقدر واویلا مچایا گیا تھا۔ دھڑا بندی دائمی استری شکشا کے سوال پر نہیں ہوئی بلکہ ایک دھڑے کے لوگوں نے اپنا مطلب سیدہ کرنے کے لئے بیچاری استریوں کی انتی کے سوال کو بھی جنگ میں دہر گھسیٹا۔

ریویو

گلدستہ دھرم یعنی مفید اور اخلاقی مضامین متعلقہ ویدک دھرم مولفہ لالہ بنواری لال دیش سبھا سد آریہ سماج کرنال۔ قیمت فی جلد ۱ر اس گلدستے میں مولف نے جگہہ جگہہ سے روحانی اور اخلاقی پھول اور پتیاں اکٹھے کئے ہیں۔ جنمیں پنڈت گورودت جی کے ماندوکیہ

اوپنشد بھاشیہ کا بھی اردو ترجمہ درج ہے مختلف مضامین بڑے ہی ضروری اور ویدک دہرم کے اصولوں سے پر جمع کئے گئے ہیں۔ جنکے مطالعہ سے اردو دان آریہ سماجوں کو بڑا ہی فائدہ پہونچیگا۔ یہہ کتاب حسب ذیل پتوں سے منگائی جاسکتی ہے۔ (۱) لیکچر اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی آریہ سماج لاہور اور کرنال (۲) امیچر سیوک پریس انارکلی۔ (۳) لالہ سری رام متعلم میڈیکل کالج محلہ مولیاں۔ لوہاری دروازہ۔ لاہور۔

منقولات

دبدبہ سکندری میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا حکیم تھا۔ جس نے حکمت میں تین سو ساٹھ کتابیں تصنیف کی تھیں۔ اُس زمانہ میں جو پیغمبر تھے اُن کو الہام ہوا کہ اُس حکیم سے کہدو کہ تُنے تمام روئے زمین پر اپنا نام اور شہرہ کرکے اپنی دہاک باندھی ہے۔ اور میں تیری اس شہرت کو قبول نہیں کرتا۔ پس وہ حکیم ڈرا اور اس امر سے باز رہا۔ اور ایک خالی گوشہ میں بیٹھ رہا۔ اور کہا کہ اب تو حق تعالیٰ مجھہ سے خوش ہوا۔ آواز غیبی ہوئی کہ تجھہ سے اب بھی خوش نہیں ہوں۔ پھر وہ حکیم باہر نکلا اور اُسنے عام لوگوں سے میل اور جول شروع کیا آواز غیبی ہوئی کہ اب میں تجھہ سے خوش ہوں اس حکایت سے یہہ نتیجہ مستخرج ہوتا ہے کہ نہ تو ایسی شہرت اور ناموری پر ہی خوش ہو جو نفسانیت کے بڑہانے کا کارن بنجائے اور نہ ایسی عزت اور گوشہ نشینی کو ہی پسند کرو جسکے طفیل تمہاری طبیعت میں ہر ایک سے نفرت پیدا ہو جائے۔

بعض لوگوں کے دلوں میں یہہ خیال جم جاتا ہے۔ کہ مجلسوں اور محفلوں میں میری حیثیت کے موافق عزت نہ ہوگی۔ یا اگر میں کسی مجلس میں جاؤنگا۔ تو وہ سمجھیں گے کہ اسکے علم اور عمل میں نقص ہے۔ یہہ لوگ اس خیال سے کسی مجلس میں نہیں جاتے۔ اور گوشہ نشینی پسند کرتے ہیں۔ گو خلوت جلوت سے ہزاروں ہی درجہ بہتر ہے۔ مگر اس غرض سے اگر گوشہ نشین ہو جائیں تو یہ گوشہ نشینی ایک خاص قسم کی برائی کا کارن بنجاتی ہے۔ (از۔ و۔ پ۔ س)

مراسلات

امرتسر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک نمبر ۳۲ مطبوعہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۷ء

اسکے بعد کانفرنس کا وقت تھا۔ لالہ دیوان رام جی صاحب پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے پیش کیا کہ گُن کرم انوسار ورن قایم کرنیکے گورنمنٹ سے درخواست کی جاوے کہ اس طریقہ پر شادی کی روسے جایز تصور ہو۔ اور شخص شادی کنندہ ترکہ جدی سے محروم نہ کیا جاوے۔ اور آپنے اسبات پر خاص زور دیا کہ یہی ایک طریقہ ہے جس سے کہ ہم گُن اور کرموں کے موافق پھر ورن قایم کرسکتے ہیں۔ ورنہ ہرگز نہیں۔ اسپر پنڈت دہرم چند صاحب پردہان آریہ سماج امرتسر نے تقریر کی کہ یہہ تجویز قبل از وقت ہے۔ ابھی ہمارے گھروں میں بہو بیٹیاں آریہ خیالات کی نہیں ہیں۔ اسلیئے یہہ اصول کہ ذات اور برادری کا لحاظ چھوڑ کر گُن کرم انوسار شادی وغیرہ کیجائے۔ ہانی کارک ہوگا۔ اور انتظام موجودہ میں بھی خلل واقعہ ہوگا۔ اس تقریر کے بعد پنڈت کرپا رام و پنڈت بھیم سین نے بھی تقریریں کیں۔ آخرالذکر پنڈت صاحب موصوف نے علاوہ دیگر وجوہات کے یہہ بھی فرمایا کہ جب تک ہمارے پاس یہہ وسایل نہ ہوں کہ کون برہمن کون چھتری اور کون ویش ہے۔ تب تک ہمارے لیئے موجودہ ویوستھا کا توڑنا بہت ہی خطرناک ہوگا۔ ان ہردو صاحبان کے بعد لالہ کدار ناتھ صاحب جائینٹ سکریٹری آریہ سماج لاہور نے لالہ منشی رام صاحب پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی تائید میں تقریر کی اور فرمایا کہ ضرور ویوستھا بدلنے کی ضرورت ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بھائی کی لڑکی اچھی پڑہی ہوی ہے۔ اور وہ اپنے مذہب سے اچھی واقفیت رکھتی ہے اور گُن کرم کے انوسار وہ برہمنی ہے۔ تو کیوں اسکی شادی ایسے ہی گُن والے لڑکے سے نہو۔ اور بابت وقت کے جو کہا گیا ہے۔ یہہ ٹہیک ٹہیک میری سمجھہ میں نہیں معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ وقت خود نہیں آیا کرتا ہے۔ بلکہ پہلے پرش وقت کو آپ لایا کرتے ہیں۔ چونکہ وقت کانفرنس ختم ہوگیا تھا۔ اسلیئے اس مضمون پر بحث بند کیگئی اور بوجہ اختلاف رائے زیادہ ہونے کے کوئی رزولیوشن پاس نہ ہوسکا۔ اس کے بعد بھجن ہوئے۔ بھجنوں کے بعد پنڈت رام بھجدت صاحب کا لکچر تھا۔ چونکہ پنڈت صاحب موصوف

باعث اپنی بیوی کے سخت بیمار ہونے کے
تشریف نہیں لاسکے تھے۔ اسوقت بھی پنڈت
سیم سین جی صاحب سمجھایا کہ آریہ سدانت
پرایک کا لکچر ، سدا چار پر ہوا۔ سامعین پنڈت
صاحب موصوف کے لکچر سے بہت محظوظ ہوئے
اسکے بعد پنڈت منی رام جی صاحب کا لکچر
تھا۔ مگر وہ بھی بباعث خاص کام کے تشریف
نہ لاسکے تھے۔ اسوقت بھی ماسٹر درگا پرشاد
جی صاحب کا لکچر دس اصول آریہ سماج پر
نہائت خوبی سے ہوا۔ لائق لکچرار نے بخوبی
ظاہر کر دیا کہ اس سماج کے اصولوں میں کیسی
خوبیاں بھری ہوئی ہیں۔ کہ ان پر دہرتا
سے چلکر ہم آنند سے جیون بتیت کر سکتے
ہیں۔ اور ہمیں کسی طرح کا دکھ نہیں دیکھنا پڑتا
ہے۔ بعد اختتام لکچر ماسٹر صاحب موصوف
کی استریاں موجودہ جلسہ نے بھجن گائین کیئے
اور جلسہ بعد ایک بھجن مبارکباد کے ختم ہوا
اس طرح پر آریہ سماج امرتسر کے سالانہ اُتسو
کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور اس دہرم
اوپدیش سماج نے نئے سال آئندہ میں قدم رکھا
جن جن صاحبان نے ناٹس پر چارکوں کے
پیروی اختیار کرکے اینٹی پلیٹی من مانی کارروائیاں
کیں اور ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے
جدا کرنے کی کوشش کی اور باوجود بارہا
التجا اور یاد دہانے کے ایک بھی نہ مانی
جلسہ کی کارروائی دیکھکر بہت گھبراتے
تھے اور کچھ نادم بھی تھے۔ ان صاحبان
کے جدا ہونے کے بعد جن جن خیر خواہان
دور اندیش قوم وطن نے ہمارا ہاتھ بٹایا اور
ہمارے سماج کی ممبری قبول کرکے ہمیں بہت کچھ
مدد دی۔ انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں

انہیں سے ایک رائے ستیارام صاحب اسسٹنٹ
انجنیر محکمہ انہار ہیں۔ جنکی مدد نے بہت ہی
سہارا دیا۔ رائے صاحب موصوف نوجوان
تعلیم یافتہ اور لائق ہیں۔ اور دہرم کی طرف
بھی خاص میلان طبع رکھتے ہیں۔

آپکا داس
سوہن لال شرما

کارسپانڈنس

آریہ سماج بنوں

[illegible]

سکرٹری آریہ سماج بنوں لکھتے ہیں کہ تقریباً
ایک ماہ سے پنڈت جی کی آمد آمد کے گیت ممبران
آریہ سماج خصوصاً و دیگر نگر نواسی عموماً دن رات
گا رہے تھے۔ اور ویدک الزبانی بھجنوں کی
آنکھیں لیل و نہار در راہ انتظار تک تک آخر
تھک کر پتھرا رہی تھیں۔ کہ خوش قسمتی سے
مورخہ ۲۱ نومبر کو منتری کوہاٹ سماج نے
ٹیلیگراف دیا۔ کہ آج پنڈت جی بسواری ٹانگہ
روانہ بنوں ہوا ہے۔ شام کو ٹیلیگرام پہنچتے
ہی ممبران سماج معہ بھجن منڈلی کے پنڈت
جی کے استقبال کو گئے۔ تقریباً رات کے ۹ بجے
بھجن گاتے ہوئے سماج مندر میں داخل ہوئے
بتاریخ ۲۳ ماہ حال بوقت ۴ بجے شام کو پنڈت
جی کا پہلا لکچر کھیدہ کی حاضری میں ایشور کی ہستی
پر ہوا۔ لائق لکچرار کی لیاقت اور معلومات کا
نقشہ تمہید کے اوٹھاتے ہی حاضرین کے
دلوں پر جم گیا۔ سپادک مہاشے جی پلچ نویں کے

کہ تمہید کیا تھی غضب تھا۔ پنڈت جی کی
جادو بھری تقریر نے شروتا گنوں کے دلوں پر
سچ مچ جادو کا سا اثر کردیا۔ ایشور کی ہستی
کا ایک ایک ثبوت منکران خدا کے لیے خوشی
کا باعث تھا۔ اور انکا ایک ایک لفظ ناستکوں
دہریوں اور نوین ویدانتیوں کو راہ راست
پر لا کر ایشور کی ہستی کا قائل بنا رہا تھا اور
آنکے اندر جو غلیظ مواد (بیہودہ خیالات)
بد ہضمی لینے اور یاسے جمع ہوئے پڑے
تھے۔ مسہل کا کام کر رہا تھا۔ اور ماہ سرحال
کی پیدائش سمجھنے والوں کے چھکے چھڑا دیئے
لائق لکچرار نے وید و شاستر و موجودہ سائنس
سے ثابت کر دکھایا۔ کہ جو لوگ اپنے زعم میں
سرشٹی کا ہونا بغیر کرتا کے سمجھے بیٹھے ہیں۔ وہ
سخت مغالطہ کھا رہے ہیں۔ آپ نے ایک
یکتی و پرمان دوارا سدھ کیا۔ کہ چونکہ مادہ
جڑ ہے۔ اسلئے وہ خود بخود کچھ نہیں بن سکتا
بلکہ جب اسکی شکل بدلنے والا کوئی صانع ہو
ہے اور وہ پرماتما سرو شکتیمان ہے۔ یہاں
اتنا کہدینا ہی کافی ہے۔ کہ جسقدر ثبوت دربارہ
ایشور ہستی پنڈت جی نے دیئے۔ اُن کو اگر
قلم بند کیا جاوے۔ تو ایک بڑے حجم کی
کتاب بن سکتی ہے۔ گو یہ ایک سنجیدہ مضمون
تھا۔ مگر جس طرز سے آپ سمجھاتے تھے تو
سی موٹی بدھی والا بھی عش عش کر رہا تھا۔ دوسرے
روز راہ نجات اور تیسرے روز دہرم رکشا پر
لکچر ہوا۔ ان ہر دو لکچروں کا اندازہ وہی لوگ
لگا سکتے ہیں۔ کہ جنہوں نے ان لکچروں کو سنا
ان دونوں لکچروں میں ہندو دہرم اور ہرالوں
کی آپ نے بہت عمدہ طور سے قلعی کھولی۔ ہر
لکچر سکرٹری ہندو دہرم سبھا نے بھی نہ اور

پنسل سے چند نوٹ بھی کیے۔ اسوقت گھر کو جاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ کہ ہمیں بھی اعتراض ہیں ادہر سے بلند آواز سے پکارا گیا۔ کہ جو شخص اعتراض کرنا چاہیں۔ وہ بڑی خوشی سے کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی بہت دفعہ پکارا گیا۔ مگر آنا کسنے تھا سکرٹری صاحب آخر چلدیئے۔

۱۶۔ تاریخ کو عام نوٹس ہندو دہرم والوں کے لئے خصوصاً و دیگر مذاہب کے لوگوں کے لئے عموماً اس مضمون کے چھپاں کئے گئے۔ کہ جو لوگ آریہ سماج (ویدک دہرم) پر کسی قسم کے اعتراض رکھتے ہیں۔ یا جو لوگ اپنے مذہب کی صداقت پر ثبوت رکھتے ہیں۔ اُن کو آج موقعہ دیا جاتا ہے۔ کہ وے آج چار بجے شام کے آریہ سماج مندر میں تشریف لاکر بڑی خوشی سے پیش کر سکتے ہیں۔ وقت مقررہ پر کارروائی بخوبی سے شروع کیگئی۔ کہ اتنے میں لالہ ہیرالال صاحب عرائض نویس و سکرٹری ہندو دہرم سبھا کا پیغام آیا۔ جسکا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ مجھے آج فرصت نہیں ہے۔ اتوار کو کوئی وقت مقرر کریں۔ اور میرے اعتراضات کے جواب تیار رکھیں۔ پیغام حرف بحرف سکرٹری سماج نے پڑھکر حاضرین کو سُنا دیا۔ (سُننے والوں نے لیاقت بھری تحریر پر ہنسی بھی اُڑائی) اور اُسکے واسطے اتوار کے روز بارہ بجے سے دو بجے تک مباحثہ کے واسطے وقت مقرر کرکے حاضرین جلسہ کو سُنا دیا گیا۔ ہندو مسلمانوں نے کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا آخر سماج کے ممبروں نے سرسوتی کی اُستتی پر سوال کیا۔ جسکا جواب پنڈت جی نے دیکر اُنکی تسلی کردی۔ بعد وید بہاشیہ ہوسکا اور ستیارتھ پرکاش کی کتھا پنڈت جی نے کی اور

پھر سبھا سماپت ہوئی۔

۱۷۔ تاریخ کو پنڈت جی کا لکچر نسبتی سماج کی درخواست کرنے پر "سچائی کے مضبوط چٹان" پر ہوا۔ لوگ اسروز آگے کی نسبت کم تھے۔ چونکہ اتوار کے روز مباحثہ کا وقت بارہ بجے دن کے تھا۔ اسلئے لوگ سماج مندر میں جمع ہونے لگے۔ اور سکرٹری ہندو دہرم سبھا بھی معہ پانچ چھہ پنڈتوں کے دو تین پستک لیکر آ براجے۔ پہلے پہل سکرٹری مذکور نے ایشور جیو د پرکرتی کے انادی ہونے پر اعتراض کیا۔ جسکا جواب پنڈت جی نے معقول دیکر پہر اعتراض کرنیکی جگہ نہ چھوڑی۔ مگر کب ممکن تھا۔ کہ عرضی نویس صاحب ہندو دہرم سبھا کے سکرٹری ہوکر معقول جواب ملنے پر بھی خاموشی اختیار کرلیتے۔ کیونکہ ان لوگوں نے تو جھوٹ کو تیاگ کر ستی کو گرہن کرنا ایک بہاپاپ سمجھا ہوا ہے۔ بہتیرے ہاتھہ پاؤں مارکر اپنے لایعنی کلام سے عوام کے روبرو پنڈت جی کا مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر سچائی کے آگے کب ممکن ہے۔ کہ جھوٹ کے پاؤں قائم رہ سکیں۔ جھٹ بول اُٹھے کہ اچھا کسی پستک کا حوالہ دو ہنوز پنڈت جی رگوید ہاتھہ میں لیکر ورق ہی پلٹنے لگے تھے۔ کہ ایک ہندو پنڈت جیاستی و سکرٹری صاحب یکزبان ہوکر بول اُٹھے۔ کہ ہمارے وید سے یہہ آپ کا وید ہی نہیں ملتا۔ تمہارا وید دیانند کا بنایا ہوا ہے۔ پنڈت لیکھرام جی نے جواب دیا۔ کہ اگر سوامی دیانند جی ایسے ہی تھے۔ کہ اُن میں وید بنانیکی بھی سامرتھی تھی۔ تو ہم اُنکی اور بھی بڑھ کر عزت کریں گے۔ اتنا کہکر رگوید کا پہلا منڈل سوکت ۱۶۴ منتر ۲۰ سے وہاں نکالکر کہا۔ کہ لو دیکھہ لو۔ یہہ وید منتر ایشور جیو اور پرکرتی کا انادی ہونا ثابت کررہا ہے۔ پھر جھٹ بول اُٹھے۔ کہ ہم تمہارے

وید کو ہاتھہ تک نہیں لگاتے۔ ہم اپنے وید میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ تم ہمکو صرف پتہ وید و پنڈت جی نے کہا کہ اگر ہمارا وید وید نہیں ہے تو تم اپنے وید میں دیکھہ لو۔ سکرٹری صاحب سنسکرت تو درکنار ہندی بہاشا سے بھی پورے پورے واقف تھے۔ رگوید پنڈتوں کے ہاتھہ میں دیا گیا۔ عقل کے پلے تو پہلے ہی سے اُڑ گئے تھے کوئی ادہر ہی تکیہ لگاکر تخلیہ بہانے لگ گئے۔ اور کہنے لگے کہ ہمارے وید میں تو اسکا نام و نشان ہی نہیں ہے۔ پنڈت لیکھرام جی نے اُن کے ہاتھہ سے وید کا پستک لیکر دیکھا تو وہ جگہ نکالے بیٹھے تھے۔ آدہی درجن پنڈتوں کی موجودگی میں وہ پتہ بھی ٹھیک نہ نکل سکا۔ پنڈت جی نے خود وہ منڈل و سوکت و منتر نکالکر دکھادیا۔ اور کہا کہ یا تو ایشور جیو اور پرکرتی کو اس وید پرمان سے انادی مان لو۔ ورنہ اس پرمان کا پھیر دو۔ تاکہ لوگ تمہارے جال سے نہ نکل سکیں۔ اس پرمان کا اخیر نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ رہی سہی عقل بھی بیچارے کھو بیٹھے۔ اور سکرٹری صاحب کے منہ سے تو یہہ بات بھی نکلنی دشوار ہوگئی کبھی ٹانگ اور کبھی سر کبھی ادہر کبھی اُدہر ٹیکتے جھکتے ہاتھہ اپنا اعتراض کو دہرایا۔ اور لاجواب ہوے۔ مگر مان لینے کی تو مل سے قسم کہائی تھی۔ کیونکہ اگر مان لیتے تو سارے ہندو دہرم کی ہانی ہوتی تھی اور خود بھی ہندو دہرم سبھا کے سکرٹری ہونیکے سبب یاروں میں منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتے تھے۔ اُٹھکر چلا جانا بھی محال ہوگیا۔ جان در دہان اژدہا۔ اور مشکل بر مشکل۔ سر پر سخت مصیبت۔ اب کریں تو کیا۔ چونکہ بیچارے بہائی عرضی نویس تھے۔ بیچارے کے اوپاو سوچنے لگ گئے اور تو کچھہ بن نہ پڑا۔ جہٹ کاغذ اور قلم لیکر بول

رہے۔ کہ لکھتے اور لکھواتے جاؤ۔ ادہر سے کہا گیا۔ کہ اچھا یوں ہی سہی۔ تب سکرٹری صاحب نے چند سوال کیئے۔ جنکا جواب پنڈت جی نے دندان شکن دیدیا۔ یہہ تحریری مباحثہ (جوکہ باہین سکرٹری ہندو دہرم سبھا و شریمان پنڈت لیکہرام جی ہوا۔) بخوف طوالت برآے اندراج کسی آیندہ وقت پر لنبر ط ضرورت چھوڑتا ہوں۔ ہنوز یہہ کارروائی ختم بھی نہ ہونے پائی تھی۔ کہ سوائے سکرٹری صاحب و ایک پنڈت جی مہاراج کے ہندؤں کے نامی گرامی پنڈت اپنی شکست فاش دیکھہ کر رفو چکر ہوئے۔ کارروائی ختم ہوچکی تو سکرٹری صاحب بھی گوشہ شرم میں جا پنہان ہوئے۔ اب پنڈت چندربھان جی پانچ سات پھٹے پرانے ورق کسی پران کے لیکر آن دہمکے ہوتے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ آپ نے اپنے لکچر میں کہا تھا۔ کہ کیلاش میں بیل ہیں۔ اور وہاں گوبر وغیرہ ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ مگر ہمارے گرنتھوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کیلاش سورگ کا نام ہے۔ اتنا کہکر ان ورقوں کو اولٹ پلٹ کر کیلاش کی مہماں ورنن کرنی شروع کردی تمام حاضرین اُنکی باتوں پر دل کہولکر ہنستے رہے اور اُنکی عقل پر قہقہہ لگاتے رہے بیچارے پنڈت جی اپنی طرف سے صرف تین کالم دیکھہ کر گرودہ وش ہوتے ہوئے ہر ایک کے ساتھ ہاتھا پائی کرنے کو تیار ہوتے تھے۔ جب وہ اچھی طرح سُنا چکے تو پنڈت لیکہرام جی نے اُن کے پرانوں میں سے اُس سارے کے سارے بیان کی قلعی کہولدی۔ علاوہ اسکے اور بہت سی گپیں پرانوں کی حاضرین کو سناکر اُن سے نفرت دلائی۔ بعدہ سکرٹری مہاراج معہ اپنے باقیماندہ دہرمیوں کے اپنا سا مونہہ لیکر لیبہ بانذہ پٹہ بیٹھے۔ جو لوگ تعصب کی عینک اتار کر اس

مباحثہ میں داخل ہوئے تھے۔ اُنکو نشچہ ہوگیا کہ واقعی ہندو دہرم کی بنیاد ریت کے ٹیلے پر ہے۔ جوکہ خود بخود اب گر رہی ہے۔ اور عنقریب اپنی اصلی حالت پر آکر ٹھیرنے والی ہے۔

۱۹۔ تاریخ کو پنڈت جی نے موضع کیکٹی پہرت کو دیکہا۔

۲۰۔ تاریخ کو پنڈت جی کا آخری دیاکہیان آریہ جیون پر ہوا۔ لائق لکچرار نے راجہ رامچندر و حقیقت رائے و پورن بہگت وغیرہ کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سچی زندگی اور آریہ زندگی اسی کا نام ہے۔ اس لکچر نے مردہ دلوں کے دلوں میں از سر نو جان ڈالدی۔ اور سنگدلوں کو موم بناکر زار زار رولایا۔ ایسے لکچر بہت کم سننے میں آتے ہیں۔ آخر میں میں پنڈت جی کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ہماری کامناؤں کو بہی پورا کیا۔ اور ہمکو لابہہ غائیت درجہ کا پہونچایا۔ پرماتما ہمارے پنڈت جی کو سدا آنند رکہیں۔

راولپنڈی

لالہ جے۔ آر۔ ڈمی۔ راولپنڈی سے لکہتے ہیں کہ بتاریخ ۱۸۔ اونبر کے ساپتاہک جلسہ میں معمولی ہون اور بہجن ہو چکنے پر لالہ دونی چند کپور نے اوپاسنا کرائی۔ اور لالہ خوشحال چند جی مہوک نے ویدوں کی عظمت اور اُنکا پڑہنا پڑہانا سننا سنانا آریوں کا پرم دہرم ہے" اسکو لیکر ایک پرزور اور موثر تقریر کی اور کہا کہ جب تک ہم لوگ ویدوں سے واقف نہیں ہوتے۔ یا واقفیت پیدا کرنے کے لیئے تت پر نہیں ہوتے۔ آریہ سماج کے سچے ممبر یا آریہ پرش

کہلانے کے یوگ نہیں ہوسکتے۔ آج ایبٹ آباد سماج کے ایک آریہ بھائی (جو بسبب ملازمت کے یہاں آگئے ہیں) اس سماج میں داخل ہوئے۔

۲۵۔ تاریخ کے ساپتاہک جلسہ میں معمولی ہون آدی کے بعد اوپاسنا لالہ کندن لعل جی نے کرائی اور وید بہاش بہومکا کی کتھا پنڈت بہگوان دین جی شرما نے کی۔ ازاں بعد پنڈت سیتارام جی شاستری کا ایک منوہر دیاکہیان دہرم وشے میں ہوا۔ شاستری جی نے مہابھارت میں سے مہرشی بہرگو اور بہاردواج کی گفتگو تمہید میں کہہ کر دہرم کے ہر ایک انگ پر برابر عملدرآمد کرنے کو عین ضروری ثابت کیا۔ دہرم میں وقتاً فوقتاً بگہن پڑجانے کا یہی سبب ہے۔ کہ لوگ سب انگوں پر شہادت کا رہند ہونیکے بجائے کسی ایک انگ کو ہی لے بیٹھتے ہیں۔ دہرم کے انگ کرم۔ گیان۔ اوپاسنا۔ یہہ تین ہیں۔ اگر مہاتما بدہ۔ شنکر آچاریہ وغیرہ ان تینوں کو لیکر دہرم کو اپنا آدرش بناتے۔ تو آج یہہ حالت نہ ہوتی۔ سوامی دیانند جی مہاراج اور ویدوں کا سدہانت یہی ہے۔ کہ ان تینوں کو لیکر اُنتی کریں۔ یہی دہارمک ہونیکا ایک ماسٹر پاد ہے۔

دہلی

لالہ کندن لعل منتری آریہ سماج دہلی لکہتے ہیں دہلی سے چار یا ساڑہے چار کوس کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی بستی موہنہ کی مسجد نامی ہے یہاں کے ایک معاشہ چودہری پران سنگہ ہری سنگہ جی ایک بڑے اُتساہی اور پُرجوش ممبر ہیں انہوں نے اپنے گرام میں پچھلی اتوار ستی سنگہ بڑی

بیٹھ کو کتی مہاشیوں کو یگیوپویت سنسکار کرایا تھا۔ دہلی سے بھی تیرہ چودہ صاحب سنسکار میں شریک ہونے کی غرض سے تشریف لیگئے تھے۔ سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا تھا۔ سنسکار کے ختم ہونے پر پنڈت بھگوانداس آدی نے کچھ دھرم اوپدیش کیا۔ چودھری جی نے للعہ روپیہ نقد اور ایک جوڑا پنڈت گنیشی رام جی شرما کو جو اسی کام کے لیئے دہلی سماج کی طرف سے تشریف لے گئے تھے بھینٹ کیا۔ اور بارہ روپیہ اوردان دیئے آٹھ روپیہ اور دان ملا۔ کل بیس روپیہ ملا جیمیں سے دس روپیہ وید پرچار فنڈ میں منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں بھیجدیئے گئے اور دس روپیہ دہلی سماج مندر کے لیئے خزانچی سماج کو دیدیئے گئے۔ چودھری جی اور منشی جی بڑے آستاہی اور سیر شار تھی پرتیت ہوتے ہیں۔ اور اگر ایسے ہی ویدک دھرم کی عزت انکے دلوں میں رہی تو بہت جلد ترقی کر جاوینگے

رائے ٹھاکر دت جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی سے تبدیل ہوکر دہلی تشریف لائے ہیں۔ جاتے وقت دورہ میں آپکے پانوں میں چوٹ لگ گئی تھی۔ اسوجہ سے سماج میں تشریف نہ لاسکے مگر اب دو ہفتہ سے برابر آتے ہیں۔ اور جبتک دہلی میں ہیں برابر آنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ سماج کے سچے ہیتشی معلوم ہوتے ہیں۔ آشا ہے کہ آپکے ہت اور جوش کے سبب دہلی جیسا سماج بھی کچھ ترقی کر جائے گا۔ پنڈت بالی رام جی بھی جو آریہ سماج میرٹھ کے پرجوش اور سرگرم ممبر ہیں۔ آپ بھی دو ہفتہ سے سماج میں تشریف لاتے ہیں۔ پنڈت جی پنشن لیکر دہلی تشریف لے آئے ہیں۔ اور نت سماج میں درشن دیکر رونق بخشتے رہیں۔

ان ہردو مہاشیوں کی کرپا سے پورن آشا ہے کہ سماج اپنی معمولی حد سے بہت کچھ ترقی کریگا۔

ڈیرہ اسمعیلخاں

لالہ شام لال نندوانی ڈیرہ اسمعیلخاں سے لکھتے ہیں کہ پنڈت لیکھہ رام جی ۲۲۔ نومبر ۱۸۹۴ء کی صبح کو کوہاٹ دبنوں سے دورہ کر کے اسجگہ تشریف لائے۔ اور اسی دن کی شام کو لاہور تشریف لے گئے۔ کیونکہ آپنے لاہور کے سالانہ جلسہ پر شریک ہونا تھا۔ اسلیئے آپ یہاں کوئی لکچر نہ دے سکے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہماری لائق پرتی ندھی سبھا انکے ایک دفعہ پھر درشن سے ڈیرہ والوں کو ممنون کریگی۔ کیونکہ واقعی ڈیرہ اسمعیلخاں انکے عالمانہ محققانہ لکچروں کے لیئے ترس رہا ہے

ہمارے سماج کے لائق ودوان اور سابق پریزیڈنٹ لالہ توہی رام جی بی اے مفصلی کے سفیا لیہ کے امتحان میں اول درجہ پر کامیاب ہوئے ہیں انکی اس کامیابی کی خبر پر لوکل مینونسپل بورڈ سکول دلوکل وکٹوریہ بھراتری ہائی سکول دونو بند کیئے گئے اسی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ہمارے لائق سابق پردھان نے کسقدر عزت اسجگہ اپنے شبھ اچاروں سے حاصل کی ہوئی ہے۔ ہم جہاں یہ خبر سنکر اس فرط خوشی کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ جوکہ یہاں ہر ایک ڈیرہ وال کے دل میں بھڑک رہی ہے۔ وہاں اپنے ڈیرہ اسمعیلخاں کی آئندہ بد قسمتی کو بھی نظرانداز نہیں کر سکتے جوکہ عنقریب انکی جدائی پر ڈیرہ اسمعیلخاں کو عموماً وآریہ سماج کو خصوصاً برداشت کرنی پڑیگی ہم اپنے لائق درحصل بھرد لعزیز گورنمنٹ پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔ کہ جس طرح اسنے انکی اعلےٰ لیاقتوں کی داد دی۔ اسی طرح اس ضلع کی حالت پر رحم کر کے انکی اعلےٰ خدمات اس ضلع کے سپرد کریگی ہم امید کھینگے۔ کہ ہمارے ودوان لالہ جی جسجگہ وہ رہے ۱۰ اپنے پیارے وید پرچار فنڈ کو کبھی فراموش نہیں کرینگے۔ اور اپنے اس پرن کو۔ کہ وید کا پرچار کرنا ہمارا مکھیہ اودیش ہونا چاہیئے ایک سچے آریہ کی طرح جسطرح وہ خود ہیں پورن کرینگے۔

پرشن

مہاشے ایڈیٹر اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر نمستے۔ اگر آپ اپنے اخبار گوہربار میں میرے چندسوالات مندرجہ ذیل کو جگہہ دیں۔ تاکہ کوئی ودوان پرش انکا اُتر دیوے۔ اور میرے دل کی تشفی ہو تو نہایت ممنون ومشکور ہونگا۔

(۱) میں کیا ہوں۔ (۲) کہاں سے آیا ہوں (۳) کیوں آیا ہوں۔ (۴) اور کہاں جاؤنگا۔

دھرم کا سیوک تی ایم۔ ودیارتھی دیانند نائی سکول لاہور

عمدہ نصیحت

ہفتہ گزشتہ میں ایک فوجی جنرل صاحب جو ہندوستانیوں کے بڑے خیرخواہ اور پیار کرنے والے ہیں۔ مجھے ملاقات کا موقعہ ملا آپ نے فرمایا کہ ہندوستانیوں کو مفصلہ ذیل امورات کا خیال کرنا چاہیں۔ ورنہ یہہ لوگ بڑے پچھتاوینگے۔

نمبر ۱ شادی وغمی میں خرچ ازحد کم کریں۔ نمبر ۲ ہنر سیکھنے میں متوجہ ہوں۔

نمبر ۳ - نو شخواند ضرور سیکھیں - لیکن سب لوگ
ٹانی اعلیٰ تعلیم کے پیچھے مست ہو جاویں -
نمبر ۴ - مرد ۲۵ سالہ - عورت ۱۵ سالہ عمر سے کم
شادی نہ کریں -

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب
اشتہار

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو ایک کلرک
کی ضرورت ہے - جو ہندی اور اردو کے خطوط
لکھ سکے - اور انگریزی میں انٹرنس تک کی لیاقت
رکھتا ہو - سوائے آریہ سماج کے ممبروں کے اور کوئی
صاحب درخواست نہ کریں - اور درخواست
کے ساتھ کسی آریہ سماج کے پریسیڈنٹ یا سکریٹری
کا سارٹیفکیٹ نیک چلنی ضرور بھیجیں - درخواستیں
میرے پاس ۲۰ دسمبر ۱۹۱۲ء سے پہلے آنی چاہیے

المشتہر
آتمارام سکریٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت لعل من نے ۱۸ - نومبر سے ۲۰ تک دو ویاکھیان
خوشاب میں دیئے - اور ایک ساماجک کی لڑکی
کا نام کرن سنسکار ویدوکت کرایا - ۲۱ - نومبر کو
پنڈ دادن خاں میں ایک لکچر دیا - ۲۲ سے ۲۴ نومبر تک
سالانہ جلسہ لاہور میں شامل رہے - ۲۸ - نومبر کو موضع
تلکر میں دھرم وشے پر ویاکھیان دیا - اور شام کو
وید ہوم کا کی کتھا کی - ۲۹ - اور ۳۰ - نومبر کو ذریعہ آباد
کے بازار میں ایک ایک گھنٹوں کی حاضری میں
ویاکھیان دیتے رہے - یکم دسمبر کو خانگی آریہ سماج
میں منتشیہ کے کرتیہ پر اپدیش دیا اور شام کو وید
بھوم کا سے کتھا کی دکیا ہی اچھا ہو اگر ہمارے
اپدیشک ہر روز رات کو نیم سے کسی گرنتھ کی کتھا

کیا کریں - یادی آریہ بھائی رُچی ظاہر کریں
تو اپدیشکوں کو مجبوراً کتھا کرنی پڑا کرے -

پنڈت پورن آنند جی نے ۲۶ - نومبر کو قصور
آریہ سماج میں اپدیش دیا - ۳۰ - نومبر کو گھرکہیں میں
پہونچے - وہاں یکم دسمبر تک دو لکچر دیئے - ۴ دسمبر کو
واپس قصور آئے - وہاں پرچار کر کے دوسرے روز
فیروزپور کی طرف روانہ ہوئے -

پنڈت رامرتن جی اپدیشک ۲۴ - نومبر کو
لاہور سے شہر قصور پہنچے - ۲۸ - نومبر کو بازار میں
دھرم وشے میں اپدیش دیا - حاضری ۲۰۰ - ۲۹
نومبر بازار میں حاضری ۷۰ - ۳۰ - نومبر کو لالہ
لکشمن داس جی کے پتر کا مونڈن سنسکار کرایا - ہندو
مسلمان سب شریک جلسہ ہوئے - ۵ روپیہ مختلف
فنڈوں میں دان ہوا - اسی روز شام کو دھرم شالا
میں استری ستسنگ پر لکچر ہوا جس میں ۴۰ عورتیں موجود
تھے - استریوں کے لیئے بھی سننے کا پربندھ تھا -
یکم دسمبر کو بازار میں ایک سو کی حاضری میں ویدک
اور پورانک مت کا مقابلہ کیا گیا - ۴ دسمبر کو سماج
مندر میں ورن ویوستھا پر ویاکھیان - استریوں کے
لیئے بھی پربندھ تھا - یہ پہلا ہی موقعہ تھا کہ استریاں
آریہ سماج مندر میں آئیں - شہر قصور آریہ سماج کے
متعلق ایک پتری پاٹ شالا بھی ہے جس میں ۱۶
کنیائیں سکشا پا رہی ہیں - اس پاٹ شالا کو بھی پنڈت
رامرتن جی نے دیکھا -

ساماجک خبریں

چند بھیرہ نواسی آریوں نے ۲۵ - نومبر کو
پنڈ دادن خاں میں نگر کیرتن کیا -

پنڈت گنپت رام شرما نے ۱۱ - ۱۲ نومبر کو
شاہجہانپور میں آریہ سماج کے سکریٹری بابو شیو لال جی
وکیل کے مکان پر دھرم اور وید وشے میں لکچر دیئے
سامعین پر بڑا اثر پڑا -

سکھر سماج کے دھارمک پرچارک بابو سیتارام
چند جی کی کوششوں سے گڑھی میں ایک نیا آریہ سماج
قائم ہوا -

رائچند کے زمیندار بابو شنکر سہائے جی نے
آریہ مندر کے لیئے ایک قطعہ زمین قیمتی لوسو روپیہ
دان کیا -

آریہ پرتی ندہی سبھا پشچم اوتر دیش اور اودھ
کا آٹھواں سالانہ جلسہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - دسمبر کو بمقام
لکھنؤ ہوگا جس میں بہت سی ترمیم قواعد کی پیش کی
جاویگی -

اخبار آریہ گزٹ لکھتا ہے "ویدپرچار فنڈ
(دیانند ہائی سکول شری مہا ودیالہ کے واسطے
کچھ چندہ ہوا جس کی تعداد ابھی معلوم نہیں ہو سکی
مگر بتایا جاتا ہے کہ نقد اور وعدہ سب ملا کر دو ہزار
کے اندر ہے" یہ لالہ لاجپت رائے کی تجویز
کی تحریر ہے - کیسا فخر کرتا ہوا سیتہ ہے -

برہمچاری نتیانند جی اور سوامی وشویشورانند
جی میسور کی ریاست میں وید کے دھرم کا پرچار
کر رہے ہیں -

لوکل

اتوار کو سماج مندر میں برہم یگیہ سبھا کا ایک
جلسہ پرارتھنا ادہیاستا بعد شروع ہوئی -
بخار کی شکایت بدستور ہے - سردی کی وجہ
سے انیمونیا کا سخت اندیشہ ہے - مریضان
بخار کو سردی سے بچنا چاہیئے -

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع وِدیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۶×۲۰ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

اور

قریب قریب ادنیٰ روز مشتریاں بالشان کیخدمتمیں روانہ کیا جاتا ہے - اسمیں مفید عام مختلف خیالات کی عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹیکل سوشیل مارل مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں و تار برقیاں و احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں - باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو راجچند صاحب ویش مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں - باہر والوں سے مع محصول سے اور شہر والوں سے تین روپے چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فایدہ اوٹھاویں - جو صاحب خریداری منظوری فرماکر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرماینگے انکو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا - درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئے - المشتہر کشن سروپ ورما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین ست درپن

[اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ عیسائی صاحبان کے مذہب کی حقیقت معلوم ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمایئے]

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے - حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے - حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے - حضرت مسیح کی چوری - حضرت مسیح کی بیرحمی - مسروقہ پیشی حضرت مسیح کی بیجا ملامی - سبت کے روز کام کیا - حضرت مسیح لکڑی پر پہلو اٹھ گئے - توریت کے روسی پیشگوئی کرنے پر سزا - حضرت مسیح کے معجزے معجزوں کی اقسام - بائبل کا خدا - خاتمہ بیان - اول - عیسائی دین دنیا میں کسطرح پھیلا - پہلی - دوسری - تیسری - چوتھی - پانچویں - دسویں صدی میں عیسائی صاحبان کی حکمت عملی - عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک - تثلیث اور اسکا آغاز - عیسائی صاحبوں کے فرقے اور بائبل کی تحقیقات - فرقہ یہودیہ - یعقوبیہ - ملکانیہ - پروٹسٹنٹ - رومن کیتھلک - یونانی چرچ - انجیل متی - انجیل یوحنا - رسالہ اعمال - حضرت موسیٰ کی کتاب - حضرت سلیمان کی کتاب - لوقا کی

کتاب - عیسوی - انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف - دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار - تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار - بعد میں قوم کی خدمت اپیل بہت پر تاثیر الفاظ میں دی گئی ہے یہ ایک سو اسی صفحہ یعنی ۲/۱ ۸ جزو کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے اور برائے فروخت موجود ہے باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونیکے قیمت صرف ۱۰ مع محصول ڈاک اسپر بذریعہ ویلیو پے ایبل ۱۱ خرچ ہونگے بلیس جلد سے زیادہ خریداروں پر بیس فیصدی کمیشن - جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرمادیں ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا - المشتہر کشن سروپ ورما منیجر ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بارہ بارہ روپے سیر تک کی فروخت ہوتی ہے - روانگی نہیں ہوتی قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے - چھاپ اچھی طرح نہیں ہوتا اور یا کبھی یہ بھی پیش آتی ہے کہ نگسار پتھر بنانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے

پتھر سکواتے ہیں جسکے سبب بہت ہرج ہوتا ہے - ان تکلیفوں سے بچنے کیلئے ہمنے سیاہی تیار کی ہے - جو روانگی میں بیمثل ہے اور چھاپے کی یہ کیفیت ہے کہ چاہے پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے تو نقش کالحجر ہو جائیگا - اس سیاہی کو بڑے بڑے مطبعوں نے استعمال میں نہایت قابل قدر ہے جسنے خریدی اوسنے تعریف - منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے - قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع تصاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے - چمن اور رمنا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و تراکیب بھی وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام - جنس - پیدایش - ملک - موسم - شباہت - استعمال - پھل پھول - رنگ - اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے - مضامین اسکے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے - اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور مع تصاویر ہے - قیمت صرف ایکروپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانے درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانے درخت (۶) پھل کے چھوٹے درخت
(۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) بیلدار درخت
(۱۲) میوہ دار درخت (۱۳) درختان نادرہ (۱۴) جنگلی درخت
(۱۵) متفرق درختان صدا بہار وغیرہ (۱۶) انتظام و تراکیب باغبانی
(۱۷) نوٹ منتخبات

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو ملک کوراخ اور رنگاگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمے کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے (عہ) خالص مصری سرمہ فی تولہ ۴ ہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس ڈبیہ پر میری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر سیا سنگھ آہلووالیہ۔ بمقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر سیا سنگھ صاحب زاد لطفکم تسلیم مزاج شریف۔ مینے کئی ایک مریضوں کیواسطے آپکے یہانسے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا مفید ہوا بلکہ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم وغیرہ کے کنجکٹوائٹیس اور ٹریکیوم۔ شروع کٹاریکٹ یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ آنکھ کو طاقت دیتا ہے۔ بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فائیدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام نکرانگ ضلع چنیا۔ سرحد ملک چین مورخہ ۲۵ جولائی سنہ ۱۸۹۴ع۔

(۲) جناب پروفیسر سیا سنگھ صاحب عرض یہہ ہے کہ مینے پیشتر اسکے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا اس سرمے نے اکسیر کا حکم کیا جسقدر اس سرمے کی تعریف کیجاوے کم ہے۔ اب آپکو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایکتولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماویں ڈاکٹر سدارام ہسپتال اسسٹنٹ صورتگڈھ راجپوتانہ مورخہ ۲ اگست سنہ ۱۸۹۴ع

(۳) جناب پروفیسر سیا سنگھ صاحب۔ مینے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مختلف مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی جہانتک میرا خیال ہے میں اس سرمے سے بڑھ کر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کیواسطے ضرور استعمال کریں کیونکہ اس سرمے سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کے امراض کیلئے فائیدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو اسقدر سستے داموں پر رکھکر خلق خدا پر احسان کیا ہے اور جسکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ ڈاکٹر خیر الدین شال۔ ڈویزنل میڈیکل آفیسر شفاخانہ بورڈیہا بانم۔ ملک آسام مورخہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۹۴ع

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ۲۴ ستمبر کو آپکا اشتہار ملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گذرا۔ اسپر آں بیگم صاحبہ نے مجھکو حکم دیا کہ دو تولے سرمہ ممیرہ جلد طلب کرو اسلئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بدیکھنے خط ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جو فی تولہ دو روپے ہے روانہ کریں بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید پڑا تو پھر دس بیس تولے کیواسطے حکم ہوگا الراقم نوابعلیشاہ۔ پرائیویٹ کلارک بیگم صاحب بہاولپور مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ع

(۵) جناب سردار صاحب بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ کا بذریعہ پوسٹ آفس بتاریخ ۲۷ ستمبر سنہ ۹۴ کو پہنچگیا استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا اسلئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ ۳ تولے اور بذریعہ پارسل روانہ فرماویں نوابعلیشاہ پرائیویٹ کلارک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ع

پانچہزار روپیے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے

ستدھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام پلیڈر منیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں بہتر بجاؤ سے برتیں" (یتیویہ) ینیم کا پالن"

اخبار ست دھرم پرچارک

نیم

۱۔ قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی مع محصول ڈاک ... بلا محصول ... طالب علموں سے سالانہ ... مع محصول ... بلا محصول ... کا چاہیے ... اشتہارات فی سطر کالم ایکبار کے لیے ... زیادہ کیلیے خط و کتابت ... کیجیے

اودیش

۱۔ ویدک ست کا پرچار اور ست استیا کا بے تعصب نرنے کرنا ۲۔ ستیارتھ پرکاش ... اسکے ساتھ ہی ... کے متعلق مضامین خاص شایع ... کبھی کبھی چھاپنا ... جیون چرتر پرگٹ کرنا ۴۔ دھرم سنبندھی اور دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

قیمت ہر ایک سے بلا پیشگی لیجاتی ہے

جلد ۶

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر کی نئی کتابیں

ویدک بیوتھار ... قیمت ... استری ... آریہ ... آنند ... شاستر ... جنگ ... رہبون چرتر ... بھگت ... حقیقت ... ناگری ... ایک ... پیرا ... رائل لیٹر ... بجواب ... پرچار ... بابو ... آریہ سماج ... ہمارا ... پرچار ... بجواب ... آریہ سماج ... ایک لیکھ کے اعتراضوں کا جواب ... آریہ سماج ... ست ... ناگری ... جیون چرتر ... ست ... پرکاش بجواب اعتراضات ستیا ... ۲۔ کل درخواستیں منیجر اخبار ہذا کے نام آنی چاہیے۔

آریہ اوشدھالیہ پٹیالہ

خاکسار نے چھٹے نیم کو مد نظر رکھ کر پبلک کے لیے آریہ اوشدھالیہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی بہبودی ... کر دیا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج معالجہ اندرونہ ویدک یونانی بیسرنجات سے کرانا چاہیں وہ بخوشی کر سکتے ہیں اور چند ایک نسخے جو ایک عرصہ سے ... صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں ... تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ ... خیال اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں ... آزمائش ہے ... ناظرین کی طرح ... نظر ڈالکر ... کیجیے۔

بھان اسنی انجن

بھان اسنی انجن ... امراض کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار ... پانی بہنا۔ موتیا بند۔ جلن۔ خارش۔ پڑوال وغیرہ قیمت فی تولہ ... سفید ... سیاہ ...

گوشٹ بل

داسی رس ... قوت باہ و عوارض ذیل کے لیے ... مفید ہے۔ جریان منی۔ احتلام۔ ... نسیان۔ کمزوری ... واسطے ... کے لیے ... قیمت فی ...

ضعف جگر

... ضعف ... جگر ... کا نسخہ ... قیمت ...

سنگرا کی

... ایک ... دوا ...

قیمتا ... سرما ... کی دوا ... آرام ... خواہ کیسی ہی ... قیمت ...

آتشک کی دوا ... فائدہ بخش ... **آتشک کی گولیاں** ... قیمت ...

ہیضہ اکسیر ... ضعف معدہ ... ہیضہ ... خوراک ...

لف کی گولیاں ... قیمت ...

... دیگر ادویات ... درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہیے۔

المشتہر — ... مالک آریہ اوشدھالیہ ... صحیح گورداس پور پنجاب

استری سکشا سہیلیاں اور شوقین کو مژدہ

استری سکشا پر میں نے بہت دنوں تک تلاش کیا۔ مگر کوئی ایسا پستک نہ ملا۔ جو کہ شارریک آتمک اور سماجک اُنتی سدھار کرنے والا ہو۔ مجھہ کو اس شوق بہت دنوں تک فکر تھی۔ اسی عرصہ میں میرا آنا گجرات کی جانب ہوا۔ یہاں پر مجھہ کو میری خواہش کے موافق ایک اُتم پستک جسکو کہ لوگ یہاں پر سٹینڈرڈ پستک مانتے ہیں اور گائیکوار کے راج میں کنیا پاٹ شالاؤں میں سکھشا بطور پڑھائی جاتی ہے ملگیا۔ چونکہ اسکی بہاشا ایسی تھی کہ جسکو مغربی شمالی پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں لہذا مجھہ کو اسکا اولتہا ہندی بہاشہ میں کرنا پڑا۔ اس پستک میں آٹھہ پرکرن ہیں۔ پہلے پرکرن میں بنیاد ارتھات سنسکار روپی مکان کی بنیاد دوسرے پرکرن میں ودیا۔ تیسرے میں مریادا۔ چوتھے میں دھرم پانچویں میں مہو برت۔ چھٹے میں گرہ کرتیہ۔ ارتہات گھر کا کام کاج ساتویں میں بالکوں کا پالن اور سکھشا اور آٹھویں کرتویہ کرتویہ۔ ارتہات فرائض کا ذکر ہے اب یہہ پستک بالکل تیار ہے۔ کیول چھپنا باقی ہے تین سو گراہک ہو جانے پر چھپنا شروع ہو جائیگا کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک مہاشیوں کے اُتساہ پر موقوف ہے۔ اگر اس پستک کو خرید کر بہاشا نتر کرتا کی شرم کا اچت سنمان کیا۔ تو آئندہ بھی ایسے ہی امولیہ خزانہ نذر کرنے کی ہمت بڑھیگی قیمت صرف ۱۲ ہے۔ گرجو مہاشہ پیشگی قیمت ۱۵ نومبر کے اندر اندر ارسال فرما کر مدد کرینگے اُن کو صرف ایک روپیہ دینا ہوگا۔

خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے ہونی چاہیئے۔

المشتہر پنڈت منگل سین شاستری آریہ سماج بڑودہ گجرات ۱۰

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

[illegible]	بہیر بیرا لتاثیر صلبی طاقت کیلئے جو کثرت جماع و مسکرات طفولیت کی بدکاریں عرصہ کو دور کرتا ہے فی شیشی ع
[illegible]	ایچ اہل ہو لاسنہ تنائج ظاہر ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ایک ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت چار روپیہ
[illegible]	پیٹ میں سدیم جلن۔ بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دل با خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۱
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں ... چمکدار کرتے ہیں قیمت ۲ تولہ ۸
[illegible]	مقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش سرخی جالا۔ رطوبت کی ... ہونیکو دور کرتا ہے فی تولہ ۱
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی لاغری بھینی ... خرابی جگر۔ پیدائش لیکر ... پیدا ہونے سے روکتا ہے فی تولہ ۱
[illegible]	تنخ شکم خراقر۔ ورم جگر۔ یرقان ... گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ۲۰ درجن ۸
[illegible]	سوانح کا درد۔ جریان بھیجی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ
[illegible]	چاندہ کو بلاتکلیف ... دو منٹ میں چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ ۸
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بکہ بند۔ زخم میں کیڑا پڑنے۔ ایام حمل ... کو دفع کرتا ہے سو تولہ ۲
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈہنگ آتا ہے لطف یہ کہ دھونے کی ضرورت نہیں قیمت ۱
[illegible]	دائمی بخار درد قبض بھیجی اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۸
[illegible]	جو خزانہ قانون قدرت اپنے تیئں تندرستی بگاڑ چکے ہوں۔ ... کرکے لطف دیکھو تاہی۔ فی تولہ ۲

کثیر الوقوع امراض کی ہدایت اشاعت جدید ایشی رسائل دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک و سوزاک ۱ معالجات ۱ رسالہ حفظ طبیعی چہارم ۱ ۲ المحذرات من المسکرات ۱ رسالہ قیافہ اطفو ۱

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر بسن کی بنائی ہوئی مرگی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں لوگوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہہ دوا نکالی ہے بہبرنج ضبی ذات کرنے سے انہیں کوئی خرابی آنے سے نسل میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو۔ تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی بچہ دانی کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ۸ گولی فی شیشی ۸ علاوہ محصول

عرق کافور مصفیٰ کی حکمی دوا۔ تجربہ سے

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں ۱۰۰ سو مریضوں میں ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھہ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برہمن دہلی

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر صاحب کا بنایا ہوا عرق کافور بے اشتہا ہم نے بھی ہیضہ کی حالت میں استعمال کیا مفید پایا

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۸ محصول ڈاک ۲ دس جلد سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جائیگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

المشتہر کندن لعل خزانچی میڈیکل کمپنی دہلی

یجروید ادھیائے ۳۱ منتر (۴)

त्रिपादूर्ध्व उदैत्पुरुषः पादोऽस्येहाभवत्पुनः। ततो विष्वङ् व्यक्रामत्साशनानशने अभि ॥४॥

"تین پاد بحیثیت پالک پرمیشور سب سے اوپر (اوتم) اودے کو پراپت ہوتا ہے۔ اس (پالک پرمیشور) کا ایک پاد بار بار یہاں ہوتا ہے۔ (ارتھات اسی سے سنیوگ اور وِیوگ کا چکر چلتا ہے) اسکے بعد بھوگ کرنیوالے اور بھوگ کی چیشٹا نہ کرنیوالے دونوں پرکار کے جگت کو سرو تر پراپت ہوتا ہوا وشیش کر دیاپت ہوتا ہے۔" جاگرت ارتھات پرتھم پاد ہی سرشٹی کی اتپتی تتھا وناش کا سادھن ہے اس ایک شکتی دوارا (جو کہ پرماتما میں سوابھاوک ہے کیونکہ اسکے بل گیان اور کریا سب سوابھاوک ہیں) سرب جگت کو رچکر پرماتما اپنے باقی گنوں کے سہت۔ جو کہ سادھارن منشیوں کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ رچے ہوئے جگت سے پرے براجمان ہیں۔ یعنی جگت میں ویاپک ہوتا ہوا بھی اس سے بالکل علیحدہ ہستی رکھتا ہے۔ "اودے کو پراپت ہونا" اس لیے کہا ہے کہ کہیں پرماتما کو ایک دیشی نہ سمجھ لیں جب یوگی جن سنسار کی اصلیت کا مشاہدہ

جاگرت اوستھا میں کرتے ہوئے سرجن ہار کو پرچار میں سمو ہو سکے باوجود علیحدہ الو ہو کرتے ہیں۔ اسوقت انہیں یہہ گیان ہوتا ہے کہ جاگرتا میں پہنچنے سے کیول جڑ ہی جگت رہنا پڑے گا۔ کیونکہ آتما کا بھوجن جاگرت میں الگ نہیں تھا۔ بار بار جب چاہے کے بعد سرشٹی کا آرمبھ ہوتا ہے۔ یہی پرتھم پاد جگت کی رچنا کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن کیا رچنا کا کام کر کے پرماتما رہتے ہوئے جگت اور انہیں سمجھنے والے جیو آتما کو بالکل اندھیرے میں چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا اسکے بعد کیول اندھی شکتی ان سب کو چلانے والی ہوتی ہے؟ ایشور کا گیان جواب دیتا ہے کہ ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ تین پاد بحیثیت جگت تیا ایک پاد سے جگت کی رچنا کر کے پرنچ سوروپ سے کل سچر ہوئے جگت میں خود ویاپک رہتے ہیں۔ کیول جیو دھاریوں میں ہی نہیں۔ کیول بھوگتری (بھوگ کرنیوالی) اندری دھاریوں میں ہی نہیں۔ بلکہ پرکرتی کے ایک ایک پرمانو۔ ہر ایک نہ اندریہ پدارتھوں میں بھی وہ جاگرت شکتی ہر کال میں ویاپک رہکر ان سب کو یتھا ورت نیانوسار چلا رہی ہے نہ کیول ان سب میں سادھارن ریتی سے ہی ویاپک ہے۔ جس طرح کہ آکاش ... کر ویاپک ہے۔ ارتھات سب ... ہو کر ان کو نیانوسار چلا رہا ہے۔ اوم شم

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۲، ۲۳ دسمبر ۱۸۹۴ء کو مقرر ہے۔ آریہ پرشوں درشن دیں۔ ...

ست دھرم پرچارک

بنا گیان جیو کو مکتی نہیں ہو

گیان کی مہما جسقدر آریہ ورت کے پراچین رشیوں نے گائی ہے۔ اسپر وچار کرتے ہوئے ایک مرتبہ تو انکی وجہ دریافت کرنے کی طرف ہر ایک وچار شیل پرش کی طبیعت متوجہ ہو ہی جاتی ہے۔ جہاں تک ہمنے گرنتھوں میں اندولن کیا۔ گیان کی مہما ہر ایک گرنتھ کار کو مہان ہی بتاتے پایا۔ چھ شاستروں کے علاوہ جو کہ ویدوں سے اپانگ سمجھے جاتے ہیں۔ اپنشد کے گرنتھ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ بنا گیان کے مکتی مل نہیں سکتی" زمانہ گزشتہ کے مشہور دھرم سنشودھک شنکر آچاریہ پر اپنشد ونکا یہانتک اثر ہوا کہ گیان کا وہ گاڑھا رنگ چڑھا کہ انہوں نے کرم کو جو کہ مکتی مارگ میں گیان کا سہیوگی ہے۔ بالکل جواب ہی دیدیا۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ گیان جو کہ سچے مارگ میں چلنے کا سادھن مانا گیا تھا۔ بذات خود ایک اودیش ہو گیا اور رفتہ رفتہ جبکہ منشیوں کی بدھیاں کمزور ہو گئیں تو سلا چار ملی کی مہما ہی دور ہو گئی اور بجائے اسکے کہ لوگ گیان کے ذریعہ دکھوں سے چھوٹ کر پرم آنند کو پراپت ہوتے۔ الٹے گیان اور کرم سے ایک ہونیکے کارن زیادہ تر دکھ محسوس کرنے لگے۔ باوجود اس خطرناک

نتیجے کے جوکہ اسوقت دکھائی دیتا ہے گیان کی مہماں ہمارے دلوں میں اسطرح گھر کیئے ہوئے ہے۔ اسکی وجہ کیا ہے؟ ہمارا روز مرہ کا تجربہ ہمیں یہہ بتلانے کے لیئے کافی ہے کہ کیولی پرشارتھ (جسکی پرشنشا ہر ایک دوشان کرتا ہے) دکھوں کے دور کرنے میں اسمرتھ ہے۔ جب تک کہ اسکے ساتھ کچھ ہدایت کے گنوں کا بیچار تھ گیان نہ ہووے۔ سانکھیہ شاستر کے مصنف مہرشی کپل دیو نے تینوں پرکار کے دکھوں کی نورتی کا سادہن اتینت پرشارتھ بتلایا ہے لیکن اگر صرف کپل دیو کے ایک ہی سوتر کو لے کر ایک منش دکھوں کی نورتی کا متلاشی ہووے تو کیا وہ کبھی بھی دکھوں سے چھوٹ سکتا ہے؟ ایک منش کے سر میں چوٹ لگی ہے۔ خون کے تراڑے بہہ رہے ہیں۔ ایک پرشارتھی آدمی جھٹ اوشدہوں کا گٹھہ اسکے روبرو رکھدیتا ہے۔ کیا ایسا کرنے سے زخمی کا درد دور ہوسکتا ہے؟ ایک انسان کے دل پر کسی سنبدہی کے بچھڑنے کی چوٹ لگی ہے۔ کیا اسکے جگر پر شتر کپنا کی پٹی لگانے سے اسکے آتمک درد کو کچھ بھی شانتی مل سکتی ہے۔؟ درشٹانتوں کو وسعت دیکر دیکھئے تو آپ کو خود بخود اس نتیجے پر پہونچنے میں دقت نہ ہوگی۔ کہ پرشارتھ کے ساتھ یتھارتھ سنبدھ کو جب تک نہیں جوڑتے۔ تب تک پرشارتھ دکھہ کی نورتی کا ادپاد نہیں ٹھہر سکتا۔ اسمیں شبہ نہیں کہ اگر سانکھیہ شاستر سے ہی مکتا گرہن کرنی منظور ہو تو ایک سوتر کو رہنما دی بنانے سے کام نہیں نکلتا بلکہ کل گرنتھ اور اسکے بھاؤ اپنے کو بھرمانا پڑیگا اب دیکھنا صرف یہہ باقی رہگیا۔ کہ یتھارتھ گیان پرکرتھ کی ضرورت ہو سکتا ہے۔؟ جس دکھہ کی نورتی کے لیئے یتھارتھ گیان کی ضرورت ہے۔ اگر اسکی ماہیت ہی معلوم نہ ہوئی تو انسان کیونکر اسکے دور کرنے کا یتن کرسکتا ہے۔ اس لیئے ہر ایک پرشارتھ کے پیشتر یتھارتھ گیان کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ پرشارتھ کہیں الٹا اثر نہ دکھلاوے بھارت ورش کی اوستھا پر وچار کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ دیش اسوقت بڑی گہری اودیا نہ کا کی کھائی میں گرا ہوا ہے۔ بیشمار بھارت کے سپوت اسکو اوپر لانے کی کوشش کررہے ہیں۔ اور کرتے آئے۔ لیکن دیش کی وہی حالت بنی رہی۔ آخر کار حکیم کامل بھی آن پہونچا۔ اسنے دیکھا کہ باوجود دماغی ترقی۔ مادی ترقی اور ہر قسم کی باقی ترقی کے دیش اپنی ادہوگتی کو نہیں چھوڑتا حکیم نباض پورا تھا۔ سمجھہ گیا کہ پرشارتھ الٹی طرف کیا جارہا ہے۔ جس مرض کا علاج کرتا ہے طبیب اسکی ماہیت سے ہی واقف نہیں۔ اسنے بتلادیا کہ بھارت ورش کی دشا اسلیئے بگڑی کہ اسکے سپوت دھرم مارگ سے پتت ہوگئے۔ انہوں نے سچے دھرم کی پیروی کو چھوڑدیا۔ اسنے بتلایا کہ جب تک سچے دھرم کا اپدیش نہیں ہوتا۔ سب پرشارتھ نشپھل جائیگا۔ اگر ہم دیرگھہ درشٹی ہوکر وچار کریں تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں سچے دھارمک خیالات پھیلانے سے بڑھکر اور کوئی بھی پوتر کام نہیں ہے۔ خیالات کا درست ہونا اسقدر انتی کیلیئے ضروری ہے۔ جسقدر کہ دھارمک سدھانتوں پر عمل کرنا۔ اسلیئے سچے گیان کو سدا جاری رکھنے کا سہوگی بنانے کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ ہم مدت سے اپنے پاٹھکوں مہاشیوں کی توجہ اسی کی طرف کھینچتے رہے ہیں۔ اور انہیں بتلاتے رہے ہیں۔ کہ جب تک ستیہ ویدک دھرم کا زندہ اپدیش نہیں ہوتا۔ تب تک ہمیں انتی کا منہ دیکھنا تک نصیب نہیں ہوسکتا۔ ہم اب اسقدر زور کے ساتھ اپنے ناظرین کی توجہ سچے گیان کی اپتی کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ ہر ایک ریفارمر جسنے اپنے جیون کو منش ماتر کی سیوا کے لیئے مخصوص کیا۔ اس ضرورت کو محسوس کرتا رہا ہے۔ اور اسی لیئے اپنی زندگی میں جہاں ایک طرف دھرم کی صداقتوں کی شہادت دیتا رہا۔ وہاں دوسری طرف کنٹھ سے کرہی سچے دھرم کا اپدیش دیتا۔ دوسرے لفظوں میں سچے گیان کو پھیلانے کی کوشش کرتا رہا۔

لیکن سوال یہہ ہے۔ کہ آیا ایک ایسے دیش کے خیالات کو پلٹا دینے کے لیئے جوکہ رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے ایک بر اعظم کا مقابلہ کرتا ہو کسی سنگٹھن کی بھی ضرورت ہے۔ یا نہیں۔ سنسار کا اتہاس ہمیں بتلاتا ہے۔ کہ ہر ایک ریفارمر صرف سیدھا راستہ دکھانے کا کام کرتا ہے اپنے خیالات کو پھیلانے اور انہیں زیادہ وسعت دینے کا کام وہ ہمیشہ اپنے پیروں کے لیئے میراث میں چھوڑ جاتا ہے۔ مہرشی دیانند نے بھی اسی طرح ہمیں اپنے دکھائے ہوئے راستے کا وارث مقرر کیا تھا۔ اسلیئے ہمیں بھی سنگٹھن سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم اپنا فرض پورے طور پر ادا کرسکیں۔ اس سنگٹھن میں ضروری ہوگا۔ کہ ہر ایک منش اپنی شکتی الوسار سہایتا کرے۔ سنسار کے سب کام سنگٹھن کے ساتھہ ہی چل رہے ہیں۔ اگر ایک آدمی کو اناج بونے اسے کاٹنے۔ پیسنے۔ روٹی بنانے۔ رکشا کرنی سوچنے اور اپنے شریر اور آتما کے متعلق ہر ایک کام خود کرنیکی ضرورت پڑے۔ تو ممکن نہیں کہ انگلیہ جیوا نے کرتبیہ کر ہوں کا تیاوت پالن

کر سکے۔ لیکن جب انسان ایک دوسرے کی سہایتا سے کام کرتے ہیں۔ تب کامیابی ہاتھ باندھے آگے کھڑی ہوتی ہے۔ آریہ سماج کا جو کہ اسوقت مہرشی دیانند کی ستھاناپن (قایم مقام) ہے۔ کیا فرض ہے؟ دیش کی حالت زبان حال سے پکار رہی ہے۔ کہ سچے ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہی اس سماج کا ادیش ہے۔ اس دھرم پرچار میں یدی بلا سنیاس بلا سامان قدم رکھا گیا۔ تو کامیابی ہونا مشکل ہے۔ ہر ایک کام کی سدھی تن من اور دھن تینوں کے ارپن کرنے کی ضرورت ہے لیکن نربل آتماؤں کی حالت ایسی ہے۔ کہ اگر ایک انسان سے تینوں دان مانگے جائیں تو مشکل سے دے سکتا ہے۔ اسلیئے تن والا تن۔ دھن والا دھن۔ اور سب کے سب من ارپن کریں تب یہہ مہان یگیہ جسکا آرنبھ مہرشی دیانند نے ہوا تھا سپھل ہو سکتا ہے۔

اسی سادھ بھاونا سے پرچار کرکے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ویدک دھرم کے پرچار کو وید پرچار فنڈ کا مکھیہ انگ قرار دیا ہے ایک ہی سال کے پورشارتھ کا نہیں نہیں! ہم بھول گئے۔ کیول چھ ماہ کے پورشارتھ کا یہہ نتیجہ ہے۔ کہ جہاں دو تین اپدیشک کام کرتے تھے۔ وہاں سچے ویدک گیان کو پھیلانے کے لیئے آٹھ دس پورشارتھی سجن بھرمن کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

آریہ پرشو! پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے تمہیں اپنے کرتویہ کا سیدھا مارگ دکھا دیا ہے۔ (۱) کیا تم دو پیسے دو دے سکتے ہو؟ آؤ! وید پرچار فنڈ میں دل کھولکر دان دو تاکہ زیادہ اپدیشکوں کا خرچ یہہ سبھا برداشت کر سکے۔ (۲) کیا تم اپنی ضروریات کو کم کر سکتے ہو۔ اور ساتھ ہی اپنے ویدک دھرم کا گیان بھی رکھتے ہو؟ آؤ! تھوڑے سے دن ویدک دھرم پرچار کے لیئے تیار ہو جاؤ۔ اور اپنے جیون میں دھرم کا آدرش دکھلا کر لوگوں کو سچے گیان سے خبردار کرو۔ (۳) کیا تم کچھ بھی شکتی نہ رکھتے ہوئے من سے ویدک دھرم کیا کچھ پریم رکھتے ہو؟ آؤ! اسکا سندیش اپنے ہاتھ میں لیکر ویدک دھرم کے نام پر بھکشا مانگو یگیہ مہان ہے۔ ایک دو آدمی کچھ نہیں کر سکتے لیکن اگر ہر ایک آریہ پرش مل کر دھرم پرچار کی اچھا رکھے۔ تو اس مہان یگیہ کی پورتی میں بھی کیا سندیہ ہے!

ایڈیٹوریل نوٹس

موت کو سادھارن پرش جیون کا انت مانتے ہیں۔ کنتو دیرگھ درشی سجن جانتے ہیں کہ جیو آتما کا بھوتک شریر کے کاراگار (قید خانے) سے رہائی پاتا ہے۔ واستوک (اصلی) جیون کا آرمبھ ہے بھنسار کے دھندوں میں پھنسے ہوئے آنکھ اس کو موت بڑی بھیانک نظر آتی ہے لیکن جو مہاتما پرش یوگ بل سے اندریوں کو جیو آتما کے سیوک بنا لیتے ہیں۔ انکے لیئے موت اپنا بھیانک چہرہ پریم کے ساتھ بدل دیتی ہے۔ دنیا کے غلام اور پرمیشور کے سچے سیوک میں تمیز کرنے کا بڑا مناسب موقع وہ ہے۔ جبکہ آتما کا شریر سے وِیوگ ہونے لگتا ہے۔ دنیا کا بندہ کبھی اپنے نا تمام مکان کا دھیان کرتا ہے۔ کبھی اپنے جمع شدہ سود میں دل لگاتا ہے۔ کبھی اپنے اس سامان کا خیال کرکے خون کے آنسو بہاتا ہے۔ جو کہ اسنے ہزاروں چھل کرکے جمع کیا تھا۔ لیکن ایک ایشور کا سچا بھگت پریم تپا پر بھروسہ کرتا ہوا اپنے سچے وطن پہنچنے کی خوشی میں سانسارک پدارتھوں کو بالکل بھلا دیتا ہے۔ اور شانتی کے ساتھ اس دیہہ کو تیاگ کر امر جیون کی طرف جھکتا ہے۔ دھن ہیں وے پرش جنکے لیئے موت کو اپنی ڈراونی صورت روشنی کیساتھ تبدیل کرنی پڑتی ہے!۔

پنڈت دولت رام جی سنسکرت ادھیاپک دیانند اینگلو ویدک سکول کی طرف سے لالہ سیرانند جی اسی سکول کے انگلش ادھیاپک ہمعصر آریہ مسنجر میں اعلان دیتے ہیں۔ کہ مہرشی دیانند کے نام سے جو گرنتھ منسوب کیئے جاتے ہیں انمیں بہت سی باتیں ایسی درج ہیں جو کہ مہرشی کے خیالات کے برخلاف ہیں۔ یہہ دعوی پنڈت جی کو اس ذاتی واقفیت کی بنا پر ہے۔ جو کہ انہیں سوامی دیانند سے حاصل تھی۔ چونکہ اس گفتگو کا آرمبھ مکتی سے واپس آنیکے سوال پر ہوا تھا۔ اسلیئے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی کی رائے میں سوامی دیانند جی کا یہہ سدھانت تھا کہ جیو آتما مکتی سے واپس نہیں آتا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ خالی دعوی کرنے سے کیا حاصل ہے۔ یہہ سوالات نہایت سنجیدہ ہیں اور انپر سنجیدگی سے ہی بحث ہونا لازم ہے۔ اگر پنڈت جی کا سچ مچ یہہ دعوی ہے۔ تو مناسب طریقہ یہہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بجائے دوسرے شخص کی معرفت غیر زبان میں ایسی عادی شایع کرانیکے پنڈت جی خود دیوناگری بھاشا میں اس بحث کو آریہ ورت دانا یوریاکسی اور دیوناگری بھاشا کے آریہ سماجک پتر میں چھیڑیں۔ ہمیں آشا ہے کہ پنڈت

دولت رام جی اس بحث کو کیول ستیہ اور استیہ کے نرنے کرنے کی خاطر چھیڑیں گے اور ہماری ذاتی واقفیت ہمیں یہ کہنے کے لیے مجبور کرتی ہے۔ کہ اس بحث کو پنڈت دولت رام سا سرل ہردے آدمی بڑی سہولت سے نبا بھی سکتا ہے۔ اگر پنڈت جی شروع کرنے کے لیے ابھی وید میں سدھانتوں کا ہی پتہ دلویں۔ جو کہ سوامی دیانند جی کی مسلمہ رائے کے بموجب انکے گرنتھوں میں درج ہو گئے ہوں۔ اور ساتھ ہی اسکے اپنی رائے کو بھی کے لیے جہاں کہیں پیش کریں۔ تو ہم اُسے بخوشی درج کر کے اسپر بحث کرینگے اور واقعہ کو ماننے کے لیے تیار ہونگے۔

لاہور آریہ سماج کے گزشتہ سالانہ

جلسے کے موقعہ پر دیانند اینگلو ویدک کالج کی عمارت اور ہندو ہوٹل میں حقیقت رائے کا ناٹک دکھلایا گیا۔ ہم نے سنا ہے کہ آریہ سماجسٹ نوجوانوں نے اس ناٹک کے درمیان اپنے دیش کی ضعیف الاعتقادیوں کو اچھی رنگت میں ظاہر کیا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس ناٹک کا تماشہ دکھلانے سے مطلب کیا تھا۔ اگر ناٹک کو ذریعہ پبلک اخلاق کے سدھار کے سمجھا ہے تو ضروری تھا۔ کہ ایسی لغو باتیں ناٹک کے درمیان نہ آنی چاہئیں۔ ہماری دریافت پر یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ ناٹک جس طرح پارسی کمپنی والوں نے بنایا تھا۔ ان لوگوں نے بھی بجنسہ تماشہ کر دیا لیکن جب یہی کرنا تھا تو کیوں نہ پارسیوں سے استدعا کر کے ان دنوں یہ تماشہ کرا لیا جہاں پردے بھی عمدہ اور سامان ہیں۔ اور علاوہ انکے ایکٹر پرانے کھلاڑی تھے۔

ہماری رائے میں اس وقت کم از کم پنجاب دیش ایسی حالت میں نہیں ہے۔ کہ سٹیج کو اخلاق کے سدھار کا ذریعہ بنا سکے۔ پارسی کمپنیاں آتی ہیں۔ اندر سبھا اور پریوں کے ناچ دکھلا کر ہزار ہا روپیہ کما لیجاتی ہیں۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ تعلیم یافتہ لوگوں کی آنکھوں کی ابتک وسعت نہیں ہے۔ سچ پوچھیے تو تعلیم کی بھی کچھ وقعت اسوقت نہیں ہے۔ اور ہو بھی کیونکر؟ جب بڑے بڑے ڈگری یافتہ اور عالی مرتبہ لوگ معمولی دہقانوں کی طرح پارسیوں کے بیہودہ تماشوں پر لٹو دکھائی دیں۔ اور انکے جو نقص ہیں انہیں دور کرنا تو درکنار الٹے ان کے حامی ہیں۔ تو سروسادھارن کی رایوں میں بھی تبدیلی کیونکر آسکتی ہے۔ کچھ مدت ہوئی کہ پونا کے ناٹک والے آئے تھے جو رامائن اور مہابھارت میں سے کھیل دکھایا کرتے تھے۔ ان کے پاس پردہ تو ایک ہی تھا۔ لیکن جس سبھیتا سے وے کام کرتے تھے۔ اسکے باعث انکے کھیل کا ناظرین پر بہت اچھا اثر پڑتا۔ ہماری رائے میں تعلیم یافتہ آدمی صرف پارسیوں کے بنائے ہوئے ناٹکوں کا کھیل کرنے کے بجائے کچھ فائدہ پہنچانے کے الٹے ہانی کارک ہونگے۔ جب تک کہ اعلےٰ اخلاق اور اعلےٰ خیالات کو تحریک دینے والے ناٹک نہ بنائے جاویں۔ اور ساتھ ہی اسکے کھلاڑی بھی شدھ اور پوتر خیالات لیکر سٹیج پر نہ آویں۔ تب تک پنجاب میں سٹیج ایک صحت بخش طاقت کا کام نہیں دے سکتی۔

مراسلات کے صیغے میں ہمارے ناظرین لالہ [illegible] رام امرتسری کی چٹھی ملاحظہ فرمائینگے

اس سے معلوم ہوگا کہ مشہور رائے مولراج صاحب اب صلح کے حامی بنے ہیں۔ ماسٹر درگا پرشاد جی کو انارکلی سماج میں لیکچر دلوایا۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جہاں سدھانت کا اختلاف ہو۔ وہاں پنچایتی فیصلہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ صلح کے لیے ضروری ہے۔ کہ پہلے اختلاف کی وجہ معلوم ہو۔ پھر اسکو قلمبند کر کے دونوں فریق ستیہ اور استیہ کے نرنے کی غرض سے بات چیت کریں۔ کوئٹے میں بھی صلح ہونے لگی تھی لیکن وہاں بھی لالہ لعل چند جی نے اپنی سب باتیں زبانی منوا کر تحریر پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ صلح کی ہمیشہ جب کبھی رائے مولراج صاحب یا انکے دوستوں کی طرف سے ہوئی ہے۔ اسکے بعد آریہ سماج پر کوئی نہ کوئی آفت ضرور آئی ہے۔ ۱۸۹۲ء کے نومبر کا جلسہ پرتی ندھی سبھا آریہ سماج کی کلچرڈ ہسٹری میں ہمیشہ کے لیے یادگار رہے گا وہ بھی ایک صلح کی تحریک کے بعد ہوا تھا دسمبر میں۔ پھر صلح کی تحریک ہوئی اور اسکے بعد ہی لالہ ہنسراج نے تو لاہور آریہ سماج کا روپیہ اپنے نام [illegible] تبدیل کرا کے غبن کیا۔ اور لالہ ایشور داس صاحب ایم اے نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا روپیہ ہضم کرنا ممکن نہ دیکھ۔ بنک کو خط لکھ کر سود ملنا بند کرا دیا۔ گجرات کے سالانہ جلسہ پر جب مارچ ۱۸۹۳ء کے اخیر میں ہوا۔ لالہ لعل چند ایم اے نے صلح کی تحریک کی خط و کتابت کا سلسلہ ہمارے ساتھ مئی ۱۸۹۳ء کے شروع تک جاری رہا۔ اپنے مخالفین کو صلح کا سبز باغ دکھا سماجوں

ہیں اپنے آدمی تھا جب بہت سے آریہ سماجوں کو چاپڑنا جائز قرار دیدیا - تو صلح سے منحرف ہو گئے - اور جب آریہ پرتی ندھی کے خاتمہ پر کالج سوسائٹی کے جلسے میں شریک ہونے کے لیئے گئے - تو انکی جسطرح پر کلچرڈ پوجا ہوئی ہمارے ناظرین پہلے سے ہی جانتے ہیں - اسکے بعد رائے ٹھاکر دت کی معرفت صلح کی بات چیت ہوئی - اسکے بعد ہی دیانند اینگلو ویدک کالج کے پرنسپل نے اپنی بہادری کے لیئے ہاتھ دکھلائے - اور دم کے دم میں دیکھتے دیکھتے بلند قدوں کو مجبوراً بورڈنگ ہوس چھوڑنا پڑا - اب معلوم نہیں آریہ سماجوں پر کس کلچرڈ آفت کی آمد ہے - کہ صلح کی گفتگو پھر چھڑ رہی ہے - ہاں ہم بھول گئے - فروری سنہ ۹۵ء میں منیجنگ کمیٹی کا نیا انتخاب ہوگا رائے مولراج جانتے ہیں - کہ جن آریہ سماجوں کے حقوق انکی کمیٹی نے پانو تلے سلے ہیں - وے کبھی بھی اب کسی ایسی پرچارک یا انکے حامی کو اپنا پرتی ندھی بناکر منیجنگ کمیٹی میں نہ بھیجیں گے - اب صلح کی بات چھیڑنے کا موقعہ مناسب ہے -

دیانند کالج میں اُلٹا راج قائم کرکے بھی ہمارے مہربانوں کو سنتوش نہیں آیا - اب یہ صلح کے ذریعہ سے اُن آریہ سماجوں کے جنہ سیلی ندھی ہی جنہیں اب تک منیجنگ کمیٹی سے علیحدہ کرنے کا کوئی بہانہ نہیں ملا - نکالنے کا وچار معلوم ہوتا ہے - ہم بڑے ادب سے لالہ ہنسراج بی اے - رائے مولراج ایم اے اور دیگر منّا کلچرڈ مہاشیوں سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ ہمارے دھرم پرچار کے کام میں بگھن ڈالنے کی کوشش کریں - آپ لوگ کہتے تھے کہ آپکو کالج پیارا ہے - وہ کالج قریباً آپ کی موروثی جائیداد کی مانند ہو گیا - اب تو آریہ سماج کا پیچھا چھوڑ دیجئے - آریہ پرتی ندھی سبھا کو ویدک دھرم کے پرچار کا کام نربگھن کرنے دیجئے - آپ نے کالج کمیٹی سے حقدار آریہ سماجوں کو انکے حقوق چھینکر نکالدیا - گوروودت کے بچوں کا گذارا بند کرانے کی کوشش کی - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جمع شدہ روپیہ کو معرض خطر میں ڈالدیا - اپنی طبیعت خوش کرنے کے لیئے ایک پرتی ندھی سبھا بھی گھڑ لی - کیا اب بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو نربگھن کام نہ کرنے دیجیئے گا - کیا اب بھی آریہ سماجوں کو دھرم کی تلاش میں جاتے جاتے پھر بکھیڑوں میں ڈالیے گا -

مہاشیو اسوتی کلا کو نہ جگاؤ - آریہ سماج آپکے کُل حملوں کو بھولکر اب پھر اپنے کام میں مشغول ہو رہے تھے - آپ کو انہیں چھیڑ کر کیا ملیگا - کہ آپ اپنی حکمت عملیوں سے ہمیشہ انہیں نقصان پہونچا سکے - اور اپنی رائے میں کامیاب ہوتے رہے - لیکن ظاہری کامیابی ہمیشہ کامیابی ہی نہیں ہوا کرتی - کرپا کرکے کچھ دن تو آرام لینے دو - ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے - تم ہمیں کچھ نہ کہو - پھر آریہ سماج کے ممبروں کو سوچنے کا موقع ملیگا [illegible] کی پٹی ہمیشہ آنکھوں پر نہیں بندھی رہیگی - کھلے ہی پھر خود بخود انہیں پریم [illegible] ستیہ کی جے ہوگی - اور دھرم کا باجہ آوے گا

مہاشئہ مطبع میں روپیہ کی ضرورت ہے ضرور توجہ فرماویں - راقم مہتمم

مُراسلات

لاہور

شریمان اڈیٹر جی نمستے - آج تاریخ ۱۸ ماہ نومبر سنہ ۹۴ء آتوار کے روز انارکلی سماج میں ہفتہ وار جلسہ میں ماسٹر درگا پرشاد جی شریک ہوئے - اور پریتی کے مضمون پر ایک لکچر دیا - شاید آپکے پاٹھک اس بات کے سننے سے حیران ہو جائینگے - کہ یہہ معاملہ کیسے ہو گیا - سو معلوم ہے کہ دو تین دن سے رائے مولراج ماسٹر جی کے مکان پر جاتے رہے - اثنائے گفتگو میں دونوں سماجوں کے میل ملاپ کا ذکر آیا - اور رائے مولراج نے فرمایا کہ اگر ماسٹر جی کبھی کبھی ہماری سماج میں آیا کریں - اور ہمکو بھی اپنی سماج میں بلا لیا کریں - تو رفتہ رفتہ اسمیں ملاپ کی کوئی صورت نکل آئیگی - چنانچہ اس کے مطابق ماسٹر جی نے اپنے شدھ بھاؤ سے رائے مولراج کی درخواست کو منظور فرما کر مندرجہ بالا کارروائی کی ہے - اب دیکھیں کہ اسکا کوئی نتیجہ نیک نکلتا ہے - یا اسمیں بھی کوئی حکمت عملی انکی ظاہر ہوتی ہے -

آپکا متر
آتما رام امرت سری حال
مقیم لاہور

مادہ اور اسکی قدامت

بجواب

گیان سورج اودے مصنفہ

بابو سوچ بھان مصنف

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۶ جلائی ۱۹۰۵ء سکتا کہ فرض کرو کہ اگر وہ بنا سکتا ہے۔ تو خود ترکیب باقاعدہ نہیں دے سکتا۔ لہذا مادہ نہ خود کوئی شکل باقاعدہ بنا سکتا ہے۔ نہ وہ ارادتاً کسی کو ملا یا بکھیر سکتا ہے۔ چونکہ اس تمام خلقت میں ارادہ پایا جاتا ہے۔ لہذا ازخود مادہ سے یہہ خلقت نہیں بنی۔ بلکہ اسکا ترکیب دینے والا کوئی دوسرا ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک کاریگر نے ایک جیبی گھڑی ایجاد کی۔ اور اسمیں یہہ کاریگری رکھی کہ جسقدر پیتل اسمیں ڈالا جاوے یا کسی ریت سے اسمیں پہونچا دے۔ تو اسمیں سے جیبی گھڑیاں مکمل بنکر باہر آ جایا کریں۔ اور ٹھیک وقت بھی بتلایا کریں۔ اور جو گھڑی تیار ہو کر نکلے۔ تو اسمیں بھی یہہ ہی کیفیت ہو کہ اسمیں پیتل وغیرہ ڈالنے سے اور ایک گھڑی اُسی طور کی بنکر نکل آیا کرے۔ عرصہ کے بعد موجد کا انتقال ہو جاوے۔ اور دو چار نسلیں گزر جانے کے بعد اُس زمانہ کے آدمی کیا خیال کرینگے۔ وہ کہینگے کہ ان گھڑیوں کو کسی نے نہیں بنایا ہے۔ یہہ قدیم ہیں۔ انہیں ازخود ہی خاصیت ملنے اور بکھرنے کی ہے اور قدیم سے یہہ ایسی چلی آتی ہیں۔ لہذا اُن کا کوئی بنانے والا نہیں ہے۔ ایک عاقل جسکو سمجھ بوجھ ہے۔ دنیا کی ہر ایک شے کی ماہیت سے واقف ہے۔ وہ بھی اُس گھڑی کو دیکھتا ہے اور سوچتا ہے۔ کہ مادہ ایک مفرد جز و بیجان ہے۔ اسمیں ارادہ یا عقل نہیں پایا جاتا ہے تو اُس سے یہہ گھڑی ازخود کیسے بن سکتی ہے۔ کیونکہ اسکے اندر پرزے ہیں اُنکے دیکھنے سے علمیت اور ارادہ پایا جاتا ہے اسمیں ایسی کاریگری سے پرزے لگائے گئے ہیں کہ پیتل کو خود بخود کاٹکر اسی قسم کے پرزے جو گھڑی کے واسطے موزون ہیں بنا لیتے ہیں یہہ خاص پیتل ہے جو مادہ ہے اُس سے عمل میں آنا محال ہے۔ اسواسطے وہ غور کے بعد یہہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اسکو ضرور کسی ذی روح نے جسکو عقل و فہم ہے ایجاد کیا ہے۔ بعینہ یہہ ہی کیفیت اس خلقت کی ہے کہ عاقل کل نے اسکو اختراع کیا اور ایسی صنعت رکھی کہ وہ بلا کسی رکاوٹ کے باقاعدہ اپنا کام کئیے جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مادہ ازخود بغیر دوسرے کسی ذی روح کی مدد کے نئی صنعتیں پیدا نہیں کر سکتا۔ اگر یہہ فرض کر لیا جاوے کہ مادہ میں بنانے اور بکھیرنے کی خاصیت ہے۔ تو وہ کچھہ کام ہی نہیں کر سکتا کیونکہ ملنے والی خاصیت ملنے کی طرف رجوع ہو گی اور بکھیرنے والی ملنے والے سے بگڑنا چاہیگی جس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ہر دو قوتیں اپنا اپنا کام کرتی ہوئیں ساکت ہو جاوینگی۔

جواب فصل چہارم
جانداروں کے افعال

مصنف صاحب نے اس فصل میں جیسا کہ بتیجہ دوسری فصلوں میں خلاصہ کے طور پر لکھدیا ہے۔ اسمیں تحریر نہ فرمایا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپکی غرض جانداروں کے افعال سے یہہ ہے کہ جس طرح سے طبیعت یعنی مادہ اپنے فعل سے کام کرتا ہے اور اسکا اثر پڑتا ہے۔ جیسے دو ہوا ملکر پانی کا بننا یا شعاع آفتاب کی گرمی سے آندھی کا چلنا اسی طور سے انسانی افعال بھی اثر ڈالتے ہیں۔ یعنی انسان کے فعل مسئلہ آواگون کے بموجب ایک یونی سے دوسری یونی میں خود بخود لیجاتے ہیں یا یوں کہیے کہ انسان کے فعل ہی حاکم تجویز بنکر انسانی قالب سے جانور کے قالب میں جانور کے قالب سے کسی دوسرے قالب میں لیجاتے ہیں جو انسان کے فعلوں کی جزا یا سزا کہی جا سکتی ہے۔ چونکہ اسوقت مسئلہ آواگون زیر بحث ہی نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا خیال مصنف صاحب کا ہے۔ کہ تناسخ ہوتا ہے۔ ایسا ہی میں بھی مانتا ہوں۔ بحث اس امر پر ہے کہ فعل انسان خود بخود ایک قالب سے دوسرے قالب میں لیجاتے ہیں۔ یا فعل انسان سبب تناسخ ہیں۔ جہاں تک غور کیا جاتا ہے۔ تو یہہ ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ فعل انسان باعث تناسخ ہیں نہ کہ مثل حاکم مجوز کے کام کرتے ہیں۔ خیال کیجئے کہ فعل کیا ہے۔؟ جو کیا جائے وہ فعل ہے اسمیں کسی قسم کی طاقت نہیں کہ وہ کچھہ کر سکے۔ فعل کا اثر کیا ہے۔؟ جو فعل کیا جائے۔ اسکا نتیجہ یا انجام اسکا اثر ہے۔ مثلاً ایک شخص نے چوری کی اور اسباب کو لاکر گھر میں چھپا دیا۔ چونکہ چوری بُرا کام ہے اسکا نتیجہ عدالت سے جیلخانہ ہے۔ لیکن اُس چور کا افشاء راز نہ ہوا۔ اسواسطے اسکو نہ کوئی چور کہتا ہے اور نہ وہ جیلخانہ تک جا سکتا ہے۔ اگر اسکے فعل کا اثر خود بخود پڑنا ہوتا جیسا کہ مصنف صاحب نے مانا ہے تو ضرور تھا کہ خود بخود افشاء راز ہو جاتا وہ خود جیلخانہ میں چلا جاتا۔ لیکن اسکے خلاف دیکھنے میں آتا ہے کہ افشاء راز ہو جانے اور ثبوت ہو جانے پر حاکم سزا تجویز کرتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ فعل انسانی سبب جزا و سزا کے ہیں۔ نہ کہ ازخود تجویز کرنیوالے لہذا تناسخ کی تعمیل کرانے والا کوئی دوسرا حاکم ہے۔ نہ کہ اُسکے فعل۔ مادہ کے افعال کے

بارہ میں اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ کہ مادہ بیجان ہے لہذا اسکا فعل خاصیتاً ہے نہ کہ ارادتاً۔

فصل پنجم

دُنیا کی کارروائی

مصنف صاحب نے اس فصل میں تحریر فرمایا ہے کہ " پانی ڈھال کو ڈھونڈتا ہوا گھومتا گھومتا سمندر تک پہونچ جاتا ہے " ناظرین ملاحظہ فرمائینگے۔ کہ پانی کبھی راستہ تلاش نہیں کر سکتا کیونکہ وہ چیتن (ذی روح) نہیں ہے۔ جڑ ہے۔ البتہ خاصیت کے موجب ڈھال کی طرف کو بہتا چلا جائیگا۔ اگر اتفاقیہ اونچائی آجاوے تو کیا ممکن ہے کہ پانی ایک قدم آگے بڑھ سکے۔ اگر اسمیں تلاش کا مادہ ہوتا تو ممکن تھا کہ اونچائی آجانے پر پیچھے کو لوٹ کر نشیب کا راستہ تلاش کر لیتا لیکن ایسا ہونا ناممکن ہے۔ لہذا جڑ پدارتھ از خود بجز اپنی خاصیت کے کچھہ نہیں کر سکتا۔ باقی اس فصل کا جواب تیسری فصل میں آگیا ہے۔

جواب فصل ششم

دُنیا کی حالت میں اختلاف کا باعث

واقعی جیسا کہ اختلاف کا سبب تحریر ہوا ہے بہت ٹھیک ہے۔ ایک سیارہ دوسرے سیارہ کے مقابل آجانے سے کچھہ نہ کچھہ اُس حالت میں جو اُس وقت موجود ہے۔ اختلاف آجاتا ہے۔ اور آجانا بھی چاہیئے لیکن جیسا کہ ایک نے کسی سیارہ موسومہ (ب) مقابلہ سیارہ (ج) کے آجانے پر جو اثر پڑا ہے وہی اثر جب کبھی سیارہ (ب) و (ج) مقابل ہونگے اپنا اثر ڈالینگے۔ اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ ان

سیاروں میں از خود ایسی طاقت نہیں ہے کہ کوئی حالت اپنے فرض کے موافق تبدیل کر سکیں بلکہ جس قاعدہ سے اُن میں تاثیر رکھدی گئی ہے اُسکے خلاف حرکت کر سکتا ہی نہیں۔ کیونکہ وہ جڑ یعنی مادی ہے۔ جیسا کہ مصنف صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ " وہ سیارات اور چاند و سورج یا زمین کی چال بھی اگرچہ مختلف ہے۔ مگر بیقاعدہ نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک کسی نہ کسی قاعدہ میں گردش کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر اسکی گردش قاعدہ میں نہ ہوتی تو ہرگز پہلے سے خبر ہی نہ بن سکا کرتی۔ کہ فلاں تاریخکو شکر فلاں جگہہ است ہوگا اور سنیچر فلاں وقت نکلے گا۔ ایسی خبریں ہزارہا برس کی پیشتر سے ہم لوگ بنا سکتے ہیں۔ اسواسطے جب چال ان سیارات وغیرہ کے قاعدہ میں ہے تو ہوا اور بادل وغیرہ کی حالت اگرچہ مختلف اور بے ترتیب معلوم ہوتی ہے۔ مگر ایک خاص قاعدہ کا نتیجہ ہے " باقی آئندہ

راقم ساہو برج رتن مرادآبادی

کارسپانڈنس

برمحہ جاری کرپانند

مہاشہ سوم تیراج شرما ناہار پور سے لکھتے ہیں۔ " دینانگر۔ گورداسپور۔ سری گوبند پور۔ قادیاں اور کیریاں وغیرہ قصبوں کے آریہ سماج اس نام سے بخوبی واقف ہیں۔ یہہ صاحب دینانگر آریہ سماج کے سبھاسد ہیں۔ اور پچھلے دنوں میں اکثر دینانگر سماج کی طرف سے یا خود اپنی مرضی سے کانگڑہ

سماجوں کے علاقہ میں کبھی کبھی آریہ دھرم کا اوپدیش بھی کرا کرتے تھے۔ اور خاص خاص موقعوں پر متذکرہ بالا آریہ سماجوں میں آکر گانا بھی کرتے تھے۔ جسمیں سے بعض سماجوں میں انکے بھوجن بستر کا بخوبی پربندھ بھی ہو جایا کرتا تھا۔ مگر مدت سے انکو ایک کمپنی بنانیکی دھن بھی ساتھہ ہی تھی۔ جسکے ذریعہ سے آپ روپیہ کما کر شیخ چلی کے سے خیالات کو پورا کرنا چاہتے تھے۔ سو کبھی تو جادو کی لالٹین خریدنے کی سماتی تھی کہ اودہر مالوے میں جا کر یا بہار دیش کی یاترا کر کے لوگوں کو میجک لنٹین کے ذریعہ سے ہندوں کے دیوتا اور مہاتماؤں کے درشن کرائے جائیں۔ اور ٹکٹ کے وسیلے روپیہ حاصل ہو۔ کبھی کپاس بیلنے کا بیلنا۔ کبھی آٹا پیسنے کی چکی بات کی بات میں تیار کی جاتی تھی مگر افسوس کہ ان سب سادھنوں کے لیئے پہلے بھی تھوڑی سی دھن کی اوشکتا تھی۔ جسکے حصول کے واسطے آپ بڑے بیچین اور مضطرب خاطر رہا کرتے تھے۔ غرضیکہ اسی خیال میں اودہر اودہر بھرمن کرتے ہوئے آپ قادیاں سماج میں آپہونچے اور نستری سماج سے کچھہ بات چیت کر کے یہاں تک گئے۔ نستری سماج نے روٹی کپڑے اور تھوڑی سی نقدی ماہوار کا وعدہ بھی دیا کیونکہ اس سے پہلے بھی آپکی ہائش کے پربندھ میں ایک دفعہ بات چیت ہوئی تھی۔ تو بعض ممبروں کی رائے تھی کہ ان کو رکھ لیا جاوے مگر اسدفعہ بہت ممبروں کے خیالات ان کے برخلاف میں بدل گئے تھے۔ کیونکہ آپ کی طبیعت کی چنچلتا اور ہر دوسرے کے گروہ سے لوگ کچھہ متنفر بھی ہو گئے تھے۔ اور شاید وعدہ کے بعد نستری صاحب کو بھی کچھہ تامل ہوا ہوگا۔ کہ

انکی نسبت عام ججمنٹ تو ابتک نہیں ہوئی تھی اور آپ منتری جی کے ہی ہاں کھانا وغیرہ کھایا کرتے تھے۔ ارسماج کے سالانہ جلسہ میں آپ ہی اکثر پرارتھنا اوپاسنا کیا کرایا کرتے تھے۔ مگر چونکہ ابھی تک اداری تقسیم کی آپ کو کچھ بھی پراپت نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا اور جو کچھ ملا بھی ہو گا تو وہ انکی کمیٹی کے مندرجہ کو (جو وہ بنانی چاہتے ہیں) بہت ہی قلیل مقدار تھی۔ اسلئے آپ نے سماج سے اب قرض لینے کا سلسلہ چھیڑا۔

(انکو معلوم ہو گیا تھا کہ سماج میں سماج مندر کے واسطے کچھ نقدی جمع ہے) اگرچہ سماج کا خود جلدی مندر بنا لینے کا منشاء تھا کسی نے بھی قرض دینے کی حامی نہ بھری۔ اسلئے پھر آپ نے تحریر و بھاشن جو وچار نے کے لئے بڑی کوشش سے خرید لیا تھا۔ رہن رکھنے کا ذکر چلایا۔ لیکن اس پر بھی غریب سماج سے کوئی جواب نہ ملا۔ پھر تو آپ نہ صرف قادیاں سماج بلکہ تمام آریہ سماجوں پر ناراض اور خفا ہو گئے۔ اور ممکن تھا کہ روپیہ کی اپراپتی اور ناامیدی سے آپ کوئی نہ کرنے والی بات کر بیٹھیں کہ اسی اثنا میں ہرگوبندپور سماج کا سالانہ جلسہ قریب آ پہنچا۔ جلسہ پر آپ بھی وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں کہیں ان کو سردار جگت سنگھ صاحب (جو سکھ سماج کے اوپدیشک ہیں) ملے۔ غالباً اپنا دکھ انکے پاس رویا۔ انہوں نے لالہ منہراج جی کے پاس سفارش کرنیکا اقرار کیا اور خود تسلی دی۔ بس اب تو آپ دل ہی دل میں بڑے خوش تھے۔ اور آتے ہی رات کو ویاکھیان کرنا شروع کر دیا (ہم چند آدمی پنڈت جی کو شمشان سے واپس لا رہے تھے۔ آریہ سماج قادیاں

کی دکان پر بیٹھے ہوئے کچھ دھرم چرچا کر رہے تھے اور کچھ موجودہ سماجوں کی باہم پھوٹ کی باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ آپ بھی آ کر دکان کے سامنے بازار میں آ کھڑے ہوئے۔ اور بڑے زور اور بلند آواز سے اپنا مضمون شروع کر دیا کہ بس جی گھس خور آریہ میں نے دیکھ لئے اور ہر طرح سے آزما لئے (یعنی کسی سماج سے آپکو روپیہ پراپت نہ ہوا) جھوٹے اور ہٹ کرنے والے ہیں۔ اور مہاتما منہراج جی کو ناحق اتہام لگاتے ہیں۔ حالانکہ انکی کارروائی عین وید اور دھرم شاستر کے انکول ہے۔ ماس کے پرچار کا جو ان کی نسبت خیال ہے۔ میں خود ماس کو پاپ نہیں سمجھتا۔ اور فی الحقیقت ماس کھانا پاپ نہیں ہے۔ ویدوں میں برابر لکھا ہے منو جی نے آگیا دی ہے۔ میں جب سے اس پارٹی میں آیا ہوں میرا دماغ بالکل کمزور اور ردی ہو گیا ہے۔ دال کھاتے کھاتے سخت ابتر حالت ہو گئی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ایک شخص نے پرشن کیا۔ کہ مہاراج پھر آپ کھایا کریں کون منع کرتا ہے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ بے شک میں کھاؤں گا! کھاؤنگا!! کھاؤں گا!!! اور صبح آپ بستر باندھ کر قادیاں سے چل دیئے اور اپنے پستک وغیرہ منتری صاحب کے مکان پر چھوڑ گئے (سماج کے لوگ اور شہر کے باشندے انکی اس سبھ پر شرم شرم پکارنے لگے اور تماشبین ٹھٹھہ کرنے لگے کہ بس اب آریوں کے اوپدیشک نے بھی فتوے دیدیا ہے۔ سب کو ماس کھانا چاہیئے۔ کیونکہ

ہندوؤں میں ایک یہی سوسائٹی تھی جو ماس کھانا پاپ بتلایا کرتی تھی) اور کوئی تھوڑے ہی دن گزرے ہونگے۔ کہ بھائی جگت سنگھ صاحب کا ایک پوسٹ کارڈ بھی انکے نام آ پہنچا۔ لکھا ہوا تھا کہ آپ بمشکل لاہور میں لالہ منہراج جی کے پاس چلے آویں۔ آپکی بابت سب بات چیت اور بندوبست کیا گیا ہے۔ خیر اسوقت خط تو آپکو نہ ملا۔ مگر آپ خود ہی لاہور جا پہونچے۔ اور دس دن کے بعد ماس پرچار اوپدیشک بن گئے۔ شرم شرم۔ شرم!!! اسلئے عام سماجوں کی اطلاع کے واسطے اور خاصکر مذکورہ بالا سماجوں کی واقفیت کے واسطے (کیونکہ انکے ساتھ انکا تعلق تھا) ورت کیا جاتا ہے۔ کہ آپ کو ان سے احتیاط اور پرہیز رکھنا چاہیئے کیونکہ آپکو معلوم ہو گا کہ جو شخص جب اپنی من مانی پارٹی کا طرفدار ہو جاتا ہے۔ فوراً ہی ہتھکنڈوں اور چالبازیوں کا منبع اور حکمت عملیوں اور وویش داہنہ کا مخزن بنجاتا ہے۔

لودھیانہ

لالہ پورنچند لودھیانہ سے لکھتے ہیں "چند روز ہوئے کہ لالہ بسوا رام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج لودھیانہ کی طرف سے اخبار ہذا میں نوٹس چھپا تھا۔ کہ لودھیانہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر کو ہو گا۔ چونکہ انتر نگ سبھا نے اپنے اجلاس ۹ دسمبر میں اسسال جلسہ کا کرنا نامنظور کر کے اپنے ارادہ کو ملتوی کر دیا ہے۔ اور اس اشتہار سے مغالطہ کا احتمال تھا۔ اسلئے جملہ آریہ مہاشیوں بھجن بھنڈلیوں واشتریوں۔ آریہ سماج کے منتریوں اور پردھانوں سے نویدن ہے۔ کہ اسسال آریہ سماج لودھیانہ کا سالانہ جلسہ نہیں ہو گا۔ اور کوئی صاحب تواریخ مذکورہ پر جلسہ کی

قصبہ حضرو ضلع راولپنڈی میں دھرم پرچار

ہمارے نامہ نگار لکھتے ہیں۔ کہ گزشتہ ہفتہ میں راولپنڈی سماج کی طرف سے پنڈت سیتارام جی شاستری لالہ کانشی رام جی۔ بخشی ٹیکچند جی اور لالہ دیوان چند جی قصبہ مذکور میں اپدیش کرنیکے واسطے بھیجے گئے۔ دو روز یعنی ۲۹ و ۳۰ نومبر کو مہاشہ صاحبان نے وہاں خوب سرگرمی سے کام کیا۔ ہر دو روز نگر کیرتن کیا گیا۔ پہلے دن بازار چوک میں لالہ کانشی رام نے آریہ سماج کی ضرورت پر ویاکھیان دیا۔ دوسرے دن دھرمسالہ بھائی رام داس میں پنڈت سیتارام جی شاستری نے ویدوں کے مہتو پر اور لالہ کانشی رام نے پورانک مت کے کھنڈن اور آریہ سدھانت منڈن پر لکچر دیا۔ لالہ دیوان چند اور بخشی ٹیکچند جی نے وقتاً فوقتاً بھجن گائے۔ حاضری معقول ہوتی رہی۔ اس دھرم پرچار میں حضرو کے قریباً سب باشندگان نے آریہ دھرم کی خوشخبری سن لی ہوگی۔ کیونکہ بازاروں میں اور ڈیرہ پر یا باہر اشنان کرنیکی جگہ پر مختلف اشخاص سے مختلف وشیوں پر (مثلاً [illegible] ویدانت وغیرہ) بحث مباحثہ ہوتے رہے۔ ۳۰ کی شام کو اور صاحبان تو واپس چلے آئے مگر ہمارے اُتساہی نوجوان آریہ بھائی لالہ کانشی رام (جنہوں نے دو روزہ رخصت صرف اسی کام کے لئے اور حاصل کی ہوئی تھی) ایک دن کے لئے وہاں اور ٹھہر گئے۔ اور یکم دسمبر کو تیرتھ اور برت پر ویاکھیان دیا۔ اور علاوہ کئی صاحبوں کے ساتھ دھرم چرچا کرنے کے اکثر خاص خاص اشخاص کو ملکر ان کو سماج کا اشتیاق اور رُچی دلاتے رہے۔ ساماجک کتابیں یہاں قریباً ۲ روپیہ کی فروخت ہوئیں۔ یہاں کے لوگ عموماً گورمکھی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ اسلئے گورمکھی پستکوں کی ازحد مانگ رہی۔ مگر افسوس کہ ان حروف میں کوئی کتاب نہ تھی۔ یہاں کے لوگ عموماً ستدھرم کے خواہاں پائے گئے اور بڑے پریم اور خاطر تواضع سے پیش آتے رہے۔ معلوم ہوا کہ یہاں کے سکول کے ہیڈ ماسٹر پنڈت گوبند رام جی بی اے اور لالہ سیتارام جی سیکنڈ ماسٹر اور ڈاکٹر ہردیال سنگھ جی اسسٹنٹ سرجن پکے آریہ خیالات کے ہیں۔ علاوہ ازیں کئی ایک دوکاندار سکول ماسٹر اور طالب علم وغیرہ کی شردھا بھی آریہ دھرم کی طرف اب اچھی ہو گئی ہے۔ اگر چند روز تک کوئی لائق اپدیشک یہاں رہکر کام کریں۔ تو اوشیہ سماج قائم ہو جاویگا۔ لالہ کانشی رام جی نے یہاں سے چلکر کیمل پور سماج میں ایک ویاکھیان دیا اور یہاں ساماجک پستکیں قریباً چار روپیہ کی فروخت کیں۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لائق پردھان کو اس علاقہ پوٹھوہار کی طرف خاص توجہ مبذول فرمانی چاہیئے۔ کیونکہ آج تک اس طرف آریہ دھرم کا بہت ہی کم پرچار ہونے کے سبب دھرم پرچار کی بہت سخت ضرورت ہے۔ سکھ دھرم کا اس طرف زیادہ پرچار ہونے کے سبب آشا ہے۔ کہ آریہ دھرم کو بہت جلد کامیابی ہوگی بہتر ہو کہ کوئی لائق اپدیشک آریہ سماج راولپنڈی کے پاس کچھ مدت کے لئے بھیجا جاوے۔ تاکہ جہاں جہاں مناسب ہو سماج مذکور وقتاً فوقتاً دھرم پرچار کراویں سماج کے ممبر بسبب ملازمت کے باہر بہت کم جا سکتے ہیں۔ نیز دھرم پستکیں بحروف گورمکھی بھی ضرور چھپوانی چاہیئے۔

قصور آریہ سماج

سکرٹری آریہ سماج قصور لکھتے ہیں۔ کہ پنڈت منی رام جی آریہ منی ہمارے بلانے پر ۱۷۔ نومبر ۱۹۰۹ء کو قصور تشریف لائے۔ پنڈت بھگوانداس جی دادو پنتھی جنکے ساتھ پنڈت جی موصوف کا شاستر ارتھ ہونا تھا۔ ابھی تک امرتسر سے واپس نہ آیا تھا اسواسطے شاستر ارتھ ابھی تک نہ ہو سکا۔ پنڈت جی نے چار روز تک یہاں قیام کیا۔ اور حسب ذیل وشیوں پر اپدیش کرتے رہے۔

۱۷۔ نومبر ۱۹۰۹ء پنڈت جی نے سماج میں ہون کرائی اور مورتی پوجا کھنڈن پر لکچر دیا۔ اور وید آدی شاستروں دوارا سدھ کیا۔ کہ ایشور کی مورتی بنا کر پوجا یوگ نہیں۔

۱۸۔ نومبر ۱۹۰۹ء بروز آئیتوار جیو ایشور کے وشیہ پر ویاکھیان دیا۔ تعداد حاضری معقول تھی

۱۹۔ نومبر ۱۹۰۹ء سوم وار دھرم وشیہ پر ایک منوہر اپدیش کیا۔

۲۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء منگلوار۔ پنڈت بھگوانداس کے وعدہ پورا نہ کرنے (پرتگیا پالن نہ کرنے) اسکی بہت انتظار کرکے تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲۸۔ نومبر ۱۹۰۹ء بروز بدھ پنڈت پورنانند جی مہاراج اچانک تشریف لائے۔ باعث بارش کے انکے لکچر کا انتظام نہ ہو سکا۔

۲۹۔ نومبر ۱۹۰۹ء اُنتی پر لکچر دیا۔

۳۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء علی الصباح پنڈت جی مہاراج کیمبل پور اپدیش کے واسطے چلے گئے۔ اور وہاں دو روز تک لکچر دیئے۔

۲۔ دسمبر ۱۹۰۹ء علی الصباح پنڈت جی واپس تشریف لائے۔ اتفاق سے وہی پنڈت بھگوانداس دادو پنتھی جو امرتسر گیا ہوا تھا۔ قصور میں واپس آیا۔

اسکے پیروں نے شاسترارتھ کے واسطے کہا اسکے پاس نیم کہدیئے گئے۔ کہ آپ خود دستخط کردیویں۔ اور اپنی طرف کے چند پرتشٹت منشیوں کے دستخط کرادیویں۔ کیونکہ یہاں کوئی سناتن دہرم سبھا نہیں ہے۔ اور پنڈت نے نہ دستخط کیئے۔ اور نہ دیگر سجنوں کے دستخط کرائے۔ اور تحریر کیا کہ ہم نیم وغیرہ کچھ نہیں جانتے۔ جتنے عرصہ ہماری اچھیا ہوگی ہم بولیں گے۔ اور جتنے عرصہ تم چاہو بولنا۔ پھر آنکی طرف جواب لکہا گیا۔ کہ اگر تمہیں منظور ہے دستخط کردیویں۔ ورنہ جواب دیویں۔ انہوں نے پھر ویسا جواب دیا۔ اور نیم وغیرہ منظور نہ کیئے۔ پھر شام کو آنکی طرف سے رام کرشن برہمن جو شاستراتھ کرانا چاہتا تھا۔ اسنے جواب دیدیا۔ کہ ہم شاستراتھ نہیں کرانا چاہتے۔ اسلیئے دوسری صبح کو پنڈت پورنانند جی مہاراج فیروزپور کی طرف چلے گئے۔ پنڈت بھگوانداس واود بھیتی دہی سادہو جی جو لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں پنڈت گوپی ناتھ منتری سناتن دھرم سبھا لاہور کے ساتھ تھا۔ اطلاعاً عرض کیا گیا۔

آریہ سماج راولپنڈی

ہمارے نامہ نگار لکھتے ہیں۔ ۲۰ دسمبر کے ساپتاہک جلسہ میں ہون آدی ہو کر لالہ کندن لعل جی نے اپاسنا اور پنڈت بھگوان دین جی شرما نے وید بہومکا سے کتھا کی۔ تت پشچات لالہ ہردیال سنگھ جی۔ بسیچی سوتنترتا پر سوسرتی آدی ست شاستروں کے پرمانوں سے ایک سندر ویاکھیان دیا۔ آپنے بڑی عمدگی سے درشایا کہ سوتنترتا اُس آزادی کو نہیں کہتے جو کسی قاعدہ یا کسی مسلمہ مجمع کی مقررہ پابندی کو توڑ کر باغیانہ نیت سے آزادی مشہور کیجاتی ہے۔ بلکہ یہ سوتنترتا جائیز آزادی ہے جیساکہ منو آدی مہارشیوں نے برنن کی ہے۔ اخیر میں سالانہ امتحان کا نتیجہ سنایا گیا یعنی جن صاحبان نے عہدہ داری کے لیئے درخواستیں دی تھیں انمیں سے کامیاب ہونیوالوں کا نام سنایا گیا۔ لاہور کے سالانہ جلسہ کا حال لالہ سیرامند جی نے سنایا۔ پھر لالہ دیوان چند ممبر بھجن منڈلی نے حضرو میں دھرم پرچار کی کیفیت حاضرین کو سنائی اور آرتی ہو کر کارروائی سماپت ہوئی۔

راولپنڈی آریہ سماج کے لیئے اس سال کے لیئے حسب ذیل ادہیکاری اور پرتشٹت ممبر منتخب ہوئے۔ پردہان۔ لالہ کنج بہاری لال ہیڈ اسسٹنٹ کمشنری جنرل آفس۔ اُپ پردہان۔ لالہ خوشی رام سکرٹری لالہ مرلی دہر کلارک ٹریژری آفس ضلع کوشادیکش لالہ لاجپت۔ سب پوسٹ ماسٹر شہر راولپنڈی اُپ منتری۔ لالہ دینا ناتھ خزانچی۔ لالہ سدانند کلارک ملٹری اکونٹنٹ آفس۔

پرتشٹت ممبران۔ پنڈت سیتارام جی شاستری گنگارام ہیڈ کلارک ریلوے۔ لالہ کانشی رام کلارک ملٹری۔ لالہ بھگوانداس ساہوکار صدر بازار۔

ساماجک خبریں

لودھیانہ آریہ سماج نے اپنا سالانہ جلسہ ابھی ملتوی کردیا ہے۔

خوشاب کے منتری ہرنام سنگھ جی کے گھر پتر اتپن ہوا۔ منتری جی نے ۸ر فیروزپور یتیم خانہ کو دان دیا۔

میسور راجیہ میں برہمچاری نتیانند اور سوامی وشیشورانند جی نے بڑی سرگرمی سے ویدک دھرم پرچار کیا۔ کل رؤسا و معززین شہر سننے کے لیئے آتے رہے۔ دیوان صاحب بہادر نے خاص دلچسپی ظاہر کی۔ مہاراجہ صاحب بہادر والی میسور سے بھی ہمارے دونوں پرچارکوں کی ملاقات ہوئی۔ مہاراجہ صاحب نے بڑی ہمدردی ظاہر کی۔ اور برہمچاری جی نتیانند کو اپنا اپدیشک بنانے کے لیئے بھی لکہا۔ میسور کے معززین وہاں پر آریہ سماج قایم کرنے کی فکر میں ہیں۔

شنکر سکول شاہدرہ کے ساتھ ایک یتیم خانہ کھولا گیا ہے۔ بالفعل پانچ ودیارتھی داخل ہو گئے ہیں۔ کھانا کپڑا وغیرہ کل سامان بہم پہونچایا جاتا ہے۔ لالہ گوبند رام رئیس و نمبردار شاہدرہ اور لالہ رادہا رام صاحب خزانچی شنکر سکول کمیٹی تن من دہن سے اس کام کو امداد پہونچاتے ہیں۔ جو طلبا داخل ہونا چاہیں لالہ جمنا داس سپرنٹنڈنٹ شنکر سکول کو درخواست کریں۔

شاہدرہ میں ایک سندھیا کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ طلبا و دیگر لوگوں کو سندھیا کرنا و دید منتر پڑھنا معہ سورارتھ و پرارتھنا کرنا سکھلایا جاتا ہے۔

لاہور و چھوڑالی آریہ سماج کا تفصیل ذیل انتخاب ہوا۔ لالہ جیونداس پریذیڈنٹ۔ رائے پیرارام وائس پریذیڈنٹ۔ ڈاکٹر پرمانند سکرٹری۔ لالہ سوندہی رام خزانچی۔ لالہ جگناتھ پستکادہیکش۔ لالہ درگا پرشاد لالہ خوشی رام پنڈت شاہزادہ نند لالہ شدیال بی اے۔ اور لالہ لولا رام پرتشٹت ممبران۔

سری سوامی وشیشورانند و برہمچاری نتیانند جی کے اپدیش سے بنگلور میں جو آریہ سماج قایم ہے۔ گو ابھی تعداد ممبران کم ہے۔ مگر شہر کے اچھے

اچھے ذی عزت اور رئیس اس سماج میں عہدہ دار ہوتے ہیں امید ہے کہ یہہ سماج جلد ترقی کر جاوے۔

میسور نگر میں بھی مذکورہ بالا مہاتماؤں کے اوپدیش بڑے پُر اثر ہوئے۔ یہہ شہر ریاست میسور کی راجدھانی ہے۔ خاصکر دیوان ریاست آنکے اوپدیشوں سے بہت خوش ہوئے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت پورنانند جی لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں پرچار کرکے ۲۸ نومبر سے ۲ دسمبر تک قصور اور کھیمکرن میں ویدک دھرم کا پرچار کرتے رہے۔ اسکے بعد پنڈت جی فیروزپور شہر آریہ سماج میں ۳ دسمبر کو پہونچگئے جہاں پر آنہوں نے مختلف دھرم وشیوں پر چھہ دیاکھیان دیئے۔ تعداد سامعین دن بدن بڑھتی رہی۔ پنڈت جی لکھتے ہیں کہ ضلع فیروزپور میں قریباً سات جگہہ نئے آریہ سماج قائم ہوسکتے ہیں۔ اگر کوئی ودوان اوپدیشک اس طرف دورہ کرے۔

پنڈت لعل من جی نے ۲ اور ۳ دسمبر کو خانکی آریہ سماج میں دو دیاکھیان مانس مدرہ نشیدہ اور ویدوں کے ایشوریہ ثابت کرنیکے ونشہ میں دیئے۔ ۴ اور ۵ دسمبر کو وزیرآباد کے بازار میں ایشوراوپاسنا اور سداچار پر دیاکھیان دیئے اور ایک ہون کرایا۔ ۶ دسمبر کو پنڈت جی لاور پہونچے۔ ۷ کو وہاں کے ایک اہلکار کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ اور ہون اور سنسکاروں کے لابھ پر دیاکھیان دیا۔ ۸ دسمبر کو لسواری گھوڑا حافظ آباد پہونچے۔

برہمچاری برہمانند جی نے ۱۱ نومبر کو کراچی آریہ سماج میں ایشور پرارتھنا کے بعد ایک اوپدیش دیا۔ ۱۲ نومبر کو کراچی میں رہے۔ ۱۳ نومبر کو داوری پہونچے۔ ۱۴ نومبر سے ۱۸ نومبر تک روز مرہ داوری میں لکچر دیتے رہے۔ ۲۰ نومبر کو حیدرآباد (سندھ) میں پہونچے۔ اور ۲۱ نومبر سے ۲۶ نومبر تک روزمرہ حیدرآباد میں مختلف دھرم وشیوں پر لکچر دیے ۲۷ سے ۲۹ نومبر تک آرام کرکے ۳۰ نومبر سے پھر اُسی جگہہ پرچار شروع کیا۔ ۳ دسمبر کو شجاع آباد خاص ساماجک کام کے لیئے چلے گئے۔ جہاں سے پھر حیدرآباد واپس آگئے ہیں۔

نویدن

جملہ آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں اور دیگر آریہ پرشوں سے نویدن ہے کہ کل خط وکتابت دربارہ کام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سبھا کے منتری لالہ آتمارام جی سے بمقام امرتسر ہونی چاہیئے۔ پرنتو ان کے نام وہی خطوط آنے چاہیئے۔ جنمیں کوئی خاص شخصی سوال ہو۔ کیونکہ جالندھر سے منتری کے دفتر میں خطوط بھیجنے میں بغایۂ [illegible] کا خرچ کرنا پڑتا ہے۔ البتہ جب تک کہ کوئی کارسپانڈنگ اسسٹنٹ سکریٹری مقرر نہیں ہوتا تب تک [illegible] مہاشے صرف اپنی رپورٹ پرچار کی برہان کے نام بھیجا کریں۔

آریہ سماج کا سیوک

منشی رام پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت [illegible] آریہ منی جی آریہ سماج لاہور میں اوپدیش کرکے بودھانہ بدہارے جہاں انہوں نے بڑے عالمانہ دیاکھیان دیئے۔

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر تنادریں ویدک دھرم کا پرچار کرکے راولپنڈی تشریف لے آئے۔

تازہ خبریں اور رائیں

بھارت دھرم مہامنڈل کے ہاتھوں میں سُنا گیا ہے۔ کہ ایک لاکھ تہتر ہزار چارسو اکیس روپیہ اپنے مجوزہ مہاودیالہ کے لیئے جمع ہوچکا ہے۔ بلحاظ اسکے کہ منڈل کُل ہندوں کا ہے جنمیں بڑے بڑے مہاراجے شامل ہیں۔ کل ضروری روپیہ مہاودیالہ کے لیئے ایک سال کے اندر جمع ہونا چاہیئے تھا۔

گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر میکاکی بہی ساماجک سُدھار کے لیئے دیسی لوگوں کے جلسے کر رہے ہیں۔

مس ع راب جی جو بیرسٹر بنکر آئی تہیں بڑودا کے راج میں وکالت کا کام کرینگی۔ کہا جاتا ہے کہ یہہ پہلا ہی موقع ہے کہ دُنیا میں ایک عورت نے وکالت کا کام شروع کیا ہو۔

ولائیت میں عورتوں نے پوشاک بدلنا شروع کردی ہے۔ جو بے شرمی ولائتی عورتوں کی پوشاک میں ہوتی ہے۔ اسکے لحاظ سے یہہ ضروری تھا۔ لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی اور اوٹ پٹانگ فیشن اختیار کریں۔

ہمعصر پیوپلز سرونٹ لاہور لکھتا ہے کہ کمالیہ ضلع منٹگمری میں فاحشہ عورتوں کے مکان گانوں کی آبادی سے بالکل علیحدہ ہیں۔ افسوس ہے

لاہور پر کہ باوجود مرکز شائستگی ہونیکے تک بھلے مانس شام کو انارکلی میں نکلنے سے گھبراتے ہیں۔

روس میں بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ضعف الاعتقادی کا اب تک گھر ہے شہنشاہ روس کا بیاہ کھسکا کر ملتوی کیا گیا۔ کیونکہ وہ دن منحوس سمجھا گیا۔

ہمعصر وکٹوریہ پیپر لکھتا ہے۔ کہ لاہور کے لالہ شیو پرشاد نے ایک مشین بنائی ہے جسکے ذریعہ سے تھوڑی ہی لکڑی سے صرف چند منٹ میں گیلن پانی گرم ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے مفید کام ہیں کہ جنپر اہل ملک کو توجہ کرنی چاہیئے۔

لکھنؤ کے زنانہ کالج کے لئے معقول سرمایہ جمع ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انجمن تعلقہ داران اودھ نے ۲۵ ہزار روپیہ کا اقرار کیا ہے

سنا گیا ہے کہ انگلو ورنیکولر گرلز سکول لاہور میں انگریزی پڑھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے ہماری رائے ہیں جب تک کہ اعلیٰ تعلیم کسی عورت کو دینا ممکن ہو تو اسکی تعلیم شروع کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ بہرحال ہم اشتیاق اس نئے کام کی کامیابی کی خبروں کے بڑے شوق سے منتظر رہیں گے۔

ایک جرمن پنڈت اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ رگوید میں چار گرہنوں کی طرف اشارہ ہے اور انکے ذریعہ وہ رگوید کی عمر دریافت کرنے کی فکر میں ہیں۔

بنگال کی ہر مسالہ سے ایک بنگہ جی گزشتہ جمعہ کے اوپر لٹکا ہوا جھنڈا لیکر رفو چکر ہو بیٹھے ہوئے پکڑے گئے۔ اور وہ عنقریب بید کے سزایاب ہونگے۔

جبلی علاقہ امریکہ میں سخت زلزلہ آیا۔ سو آدمی مارے گئے۔

لوکل

اتوار کو سماج مندر کے سالانہ جلسہ میں بعد ہون کے لالہ منشی رام جی نے پرارتھنا اور کتھا کی۔ اسکے بعد لالہ دیوراج جی نے کچھ خبریں سنائیں تت پشچات مسٹی [illegible] کتنی سکھ موصوف کیا چونکہ عرصہ چار پانچ ماہ سے ایک عورت کے بچہ [illegible] ہوا ہوا تھا [illegible] اسکے ہاتھ سے مٹھائی وغیرہ حاضرین جلسہ کو تقسیم کرا کر سنسکار کیا۔ چار سال میں یہ تیسرا آدمی شدھ ہوا ہے۔

بارش نے بھی [illegible] عمدہ رنگ دکھلایا [illegible] سردی بکثرت [illegible] بہت ہی افسوس ہے کہ [illegible] لالہ مدن گوپال [illegible] اتوار کے روز [illegible] کے بہادر کام کرتے ہیں۔ جب شام کو آریہ مندر سے اپنے مکان کو واپس جا رہے تھے۔ تو راستہ میں گھوڑی کی [illegible] چوٹ آئی [illegible] بالکل نہیں۔ مگر [illegible] کا شکر ہے کہ [illegible] ڈاکٹر [illegible] دن رات تک برابر [illegible] اور ہم [illegible] لالہ صاحب [illegible] ہمدردی ظاہر [illegible] رات تک لالہ صاحب کے پاس بیٹھے رہے [illegible] چار سال [illegible] لالہ صاحب کو [illegible] پرماتما لالہ صاحب [illegible] کریں۔ اور جلد صحت بخشیں۔ [illegible]

کو جبکہ ہم لالہ مدن گوپال کے مکان سے جو کہ شہر کے ایک طرف ہے اپنے مکان کو جو کہ شہر کی دوسری طرف ہے۔ آ رہے تھے وہ موقعہ ایسا خطرناک تھا کہ بادل بارش کے باعث اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ راستہ میں نہ ہم نے کوئی کانسٹبل پولیس دیکھا۔ اور نہ ہمکو کسی نے راستہ میں ٹوکا۔ ہم حیران ہیں کہ ایسی اندھیری رات میں پولیس کی طرف سے کوئی انتظام حفاظت کا نہ ہو۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اسطرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر ہفتہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شائع ہوتا ہے

اور

قریب قریب اسی دن مشتریان ذیشان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف مقالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹیکل سوشل ہر قسم کے مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو امیچند رصاحب ویش مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے مع محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپے چار آنے سالانہ مقرر کی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اوٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے۔ اُن کو ایک عمدہ اعلی مفت نذر کیا جائے گا۔ درخواستیں بپتہ ذیل آنی چاہئیے المشتہر کرشن سروپ مینیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرشچین مت درپن

اگر آپ بھولے بھالے بہائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنھیں کرشچین مذہب کی عمدہ تاریخ کہنا چاہئے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بے رحمی۔ سر خدو بیچ حضرت مسیح کی بے علمی۔ سبت کے روز کام کیا حضرت مسیح لکڑی پر ملعون ہوئے۔ توریت کے رستہ سے نیکی نہ کرنے پر سزا حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزوں کے اقسام۔ انجیل کا خدا جسم والا۔ عیسائی دین دنیا میں کسطرح پھیلا پہلی۔ دوسری۔ تیسری صدی۔ انجیلیں۔ سیرو عیسوی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک تثلیث اور اسکا آغاز۔ عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ ابیونیہ۔ بارسیلی۔ بانی کنیہ۔ رومن کیتھولک یونانی چرچ۔ ملکانیہ۔ پروٹسٹنٹ انجیل متی۔ انجیل یوحنا حضرت موسی کی کتاب۔ یشعیا کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب دانیال کی کتاب۔ وقائع عیسوی۔ انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف مع ثبوت حضرت مسیح کا عرب میں آنا۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں آنا۔ بعد میں قوم کی خدمت اصل بھی اس الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ ایک سوا سو صفحہ کی کتاب۔ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں چھپی ہے اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر...

عمدہ مفید کتاب ہونیکے قیمت صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک اور بذریعہ ویلیو پے ایبل اخرچ ہو نیکے۔ ایک جلد سے زیادہ خریدنے پر بیس فیصدی کمیشن۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرماویں۔ ورنہ یہہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ المشتہر کرشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بارہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے۔ وہ اکھڑ جاتی ہے۔ تعداد اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک قت یہہ بھی پیش آتی ہے کہ کاپی پتھر جانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے منہ سوکھتے ہیں۔ جسکے سبب نہایت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں مثل ہے۔ اور جلا کی یہہ کیفیت ہے کہ چلتے پتھر سا ایک تحریر سمجھئے۔ ذرا امتحان کو تجربہ کر جائے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو دفع کر دیا ہے استعمال میں نہایت قابل قدر ہے جسکی خریدی اسکی تعریف کی منشی جگت نرائن صاحب مہتمم نائب دیکے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں۔ کہ یہ سیاہی کاپی دانی بھی ہے۔ جیسی کہ تعریف کیگئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کرشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات وفن باغبانی کو واضح ہو۔ کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جواہر نباتات چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع نقشہ وغیرہ باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور رشا وغیرہ تیار کرنیکے قواعد و ترکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے۔ اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام منبع پیدائش رنگ موسم شناخت استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے مضامین ایسے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو ہمیشہ سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تصنیف عمدہ اعلی کاغذ عمدہ دبیز لاثانی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف مع نقشہ وغیرہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت	(۵) پھول کے سایہ کے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) نجودار درخت	(۱۶) نقشہ ما ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادرہ	(۱۷) نوٹ منتخبات

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کر کے پورے سال کی قیمت مبلغ ۲۶ روپیہ پیشگی بھجوائینگے۔ انکو ایک جیب گھڑی بنام سمپلکس واچ قیمتی چھ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے مفت نذر کیجاویگی

المشتہر مینیجر اخبار انیس ہند میرٹھ

انعام — جو شخص ثابت کرے کہ اسکو ہمارے ممیرے کے سرمہ سے بجائے فائدہ کے کسی قدر نقصان پہونچا ہے - اسکو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیا جاوے گا جو بنک میں جمع کرا دیا گیا ہے — انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن معصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو لنک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم دھند جالا - پڑوال - غبار - پھولا - بل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخونہ - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے - آنکھوں کی تندرستی کیحالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئیندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو - بڑے بڑے معزز انگریزوں اور ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ تحریر فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے - حال ہی میں گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر کو جنکو ہم نے امتحان کیمیاوی کے لیئے یہہ سرمہ دیا تھا - بعد امتحان کیمیاوی اسکی تصدیق کرتے ہیں - کہ ممیرے کا سرمہ میاں سنگھ آہلووالیہ کا تیار کیا ہوا مضر اجزاء سے بالکل پاک اور خالص اعلیٰ قسم کا سرمہ ہے اور ایک سفید جڑی بوٹی (ممیرے) سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے - بچہ سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ پانچ روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ... خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - درخواست پر پتہ صاف خوشخط تحریر ہو -

المشتھر پردفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب -

چند صاحبان کے نام معہ پتہ از سندات میں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کر کے ممیرے کے سرمہ کی بابت معتبر اکسیر خاصیت کی بالکل تصدیق کی ہے

جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دار الشفاء حیدرآباد دکن -

جناب ڈاکٹر مہری پت سہائے صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ ضلع جہانسی - بتاریخ ۲ - جولائی سنہ ۹۴ء

جناب ڈاکٹر انجہی لچھمن داس صاحب انچارج شفاخانہ چطوارہ ریاست میواڑ بتاریخ ۱۰ - جولائی سنہ ۹۴ء

جناب ڈاکٹر غفار داد خاں صاحب انچارج شفاخانہ بہور ریاست پٹیالہ - بتاریخ ۲۲ - جون سنہ ۹۴ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب انچارج شفاخانہ کانگیج ضلع ایٹہ بتاریخ ۳۰ - جون سنہ ۹۴ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور بتاریخ ۷ - جولائی سنہ ۹۴ء

جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب ڈویژنل میڈیکل آفیسر مقام نوبند بو بام مکیم نورنگ آسام ۱۴ - جولائی سنہ ۹۴ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر بتاریخ ۱۶ - جولائی ۹۴ء

کچھہ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پڑھنے والے ممیرے کے سرمہ کا اشتہار اخبار ہذا میں ملاحظہ فرماتے ہونگے اور کسقدر تعجب ہوا ہوگا کہ صد ہا میں بہت سے ڈاکٹروں اور رئیسوں اور شریفوں کی اسناد خصوصاً ڈاکٹر صاحب متحن کیمیاوی ممالک پنجاب کے سارٹیفکیٹ بھی دیکھا جاتا ہوگا - ہر چند اجمل خاں ... ہزار ہا اشتہارات شائع ہوتے ہیں جنکی تعداد ہزاروں میں سے بمشکل ... انمیں شاذ و نادر ہی ایسے نکلیں گے - جنکا اشتہار حرف بحرف سچا ہو - مگر برخلاف اسکے ممیرے کا سرمہ والا اشتہار سراپا سچا ثابت ہوا - کیونکہ ہمنے پروفیسر میاں سنگھ جی صاحب مالک کارخانہ سرمہ کو ہمیشہ دونوں قسم کے (سیاہ و سفید) سرمہ کو منگوا کر امتحاناً انکا استعمال کیا - تو بہت ہی مفید پایا - ہمارے بعض دوستوں نے کہا کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر کی قسم ہے اس سرمہ میں ڈالی گئی ہے - غرض کچھہ ہی ہو آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لیئے لاثانی اور نایاب چیز ہے - عالیجناب ارسطو زماں مسیح دوراں حکیم سید علم الدین صاحب عرف پیر جی نبیرہ خواجہ غریب نواز اجمیری اپنی ہی ... عمر ... گذاری ہے - اور باوجود حکمت اور وسیع تجربہ کے مقابلہ میں کسی کی دوا کو پسند نہیں فرماتے - اس سرمہ کا استعمال کیا اور فائدہ پا کر بہت کچھہ تعریف اسکی فرمائی - خوبی یہہ کہ کوڑیوں کے مول ہے - جاننے والے ہیں ایسی نادر او جو دسرمہ کے مول ہیں دنیا بھر کی نعمتیں ... خود گفتہ ... زرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز - ... جنکو ... اپنی آنکھوں کو بیماری سے بچانا ہیں - ...

باالخصوص ... اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ ... یہی سے ... ثابت کردے اسکو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا - ... یہی مطلب ... ہے .. (پروفیسر میاں سنگھ)

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں مِتر بھاؤ سے برتیں" "ایشوریہ نیم" کا پالن"

اودیش

۱- وید وکت ست کا پرچار اور ستہ استہ کا نرنے کرنا

۲- شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا

۳- کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا ۴- دھرم سمبندھی

اخبار ست دھرم پرچارک

قیمت ہر ایک سے بذریعہ پیشگی لی جاتی ہے

نیم

(۱) قیمت تمام خریداروں سے پیشگی معہ محصول ڈاک ہے بلا محصول ہے طالب علموں سے سالانہ معہ محصول ہے بلا محصول

(۲) کارسپانڈنٹوں کو مفت

(۳) اجرت اشتہارات فی سطر ...

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید بکاؤ کتابیں

ورن بیوستھا اردو — مصنفہ بابو منشی رام صاحب۔ اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے۔ کہ ورن کرم پر ہے۔ نہ کہ جنم پر۔ قیمت ۴

استری سدھار اردو — استری سدھار کے لیے زوردار اپیل قیمت ۱ مصنفہ ایضاً

پروا میں آنند اردو — مصنفہ بخشی گوپال داس۔ اسمیں کہانی کے طور پر درشایا ہے کہ پروار میں آنند کیسطرح رہتا ہے قیمت ۲

شاستر ارتھ جھنگ مگھیانہ — مصنفہ لالہ سوایا رام مختار عدالت۔ یہ شاستر ارتھ مابین سوامی پورنا نند اور پوراتک پنڈتوں کے بمقام مگھیانہ ہوا تھا۔ قیمت فی جلد ۱

جیون چرتر پورن بھگت — اسمیں پورن بھگت کے اصلی حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں۔ مصنفہ لالہ دیو راج قیمت فی جلد ۱

پرارتھنا پستک اردو — مصنفہ لالہ دیو راج صاحب۔ ایشور کی پرارتھنا اوپاسنا۔ قیمت فی جلد ۔

ایک دردناک نظارا — ایک ناٹک کے طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اعلیٰ استری شکشا کا ہونا ضروری ہے۔ مصنفہ لالہ دیو راج قیمت ۲

استری کی اپدیش/ اتھنا — مصنفہ لالہ ہری چند صاحب۔ ایک بڑا دلچسپ رسالہ ہے جو ہر ایک استری کو ضرور پڑھنا چاہئیے۔ قیمت ۱

ماس نشیدھ اردو — مصنفہ لالہ آتما رام صاحب۔ ماس پرچار کے اعتراضات کا یکتی اور پرمان سے توڑ ہیں۔ قیمت فی جلد ۲

مسئلہ نیوگ بزبان اردو — پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۲

رامچندر جی کا سچا درشن — نہایت متانت سے واضح طور پر ہے ہیں۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام۔ اسمیں مصنف نے رامائن سے ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج ماس اہاری تھے۔ قیمت ۱

امرت ورشا اردو — قیمت ۔

ویراگ پنجاولی خلاصہ — قیمت ۲ درج۔ سالانہ جلسوں پر پڑھنے قابل ہیں

حصہ دوم — قیمت ۲

بھجن آنند اردو — ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں۔ مصنف نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن معہ انکی سر و تال کے لکھے ہیں۔ مصنفہ امر سنگھ کوئیٹہ والے قیمت ۲

سانچ کو آنچ نہیں — اسمیں ایک کالیتھ صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب۔ قیمت ۱

حکیم ولی غلام حسین صاحب عطار کی مجرب ادویات

دوا	کیفیت
[illegible]	اکسیر الاثر [illegible] مجرب [illegible] دستور [illegible] کی بیماریوں [illegible]
[illegible]	اسکے استعمال سے [illegible] زیادہ [illegible] نہیں۔ [illegible] قیمت چار روپیہ
[illegible]	۲۰ گھنٹے میں [illegible] بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر۔ بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۸
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ وغیرہ کی خرابیاں اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت [illegible]
[illegible]	معدہ کی اصلاح [illegible] بھوک [illegible] سرخی [illegible] سستی کی شکایت [illegible] دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا [illegible] لاغری [illegible] خرابی جگر [illegible] فی تولہ [illegible]
[illegible]	نفخ شکم۔ قولنج۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا [illegible] خرابی گردہ۔ درد [illegible]
[illegible]	سوزاک [illegible] کیسا ہی [illegible] ہو [illegible] جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ
[illegible]	[illegible] قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	زخم [illegible] ناسور [illegible] زخم [illegible]
خضاب	[illegible] سیاہ رنگ [illegible]
[illegible]	[illegible] دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	[illegible]

کتاب الدفع الامراض کی بابت [illegible] سرٹیفکیٹ دیکھنا چاہو تو [illegible] ایک کارڈ [illegible] آپ کے پاس مفت [illegible] ہے۔ رسالہ [illegible] الشفا [illegible] رسالہ [illegible] دیکھو۔

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ [illegible]

ڈاکٹر برمن کی [illegible] کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں نسخہ آزمائش کر کے کوئی نسخہ کسی کو نہ دیا کرتا تھا۔ لیکن تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ [illegible] پاؤں کوئی خرابی آ جائے [illegible] کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو [illegible] کی حالت میں [illegible] اس گولی سے [illegible] آرام ہو جاتا ہے۔ [illegible] گولی فی شیشی [illegible]

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے بہت [illegible] مریضوں سے [illegible] ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ [illegible] حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

المشتہر گوپال [illegible] برمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر [illegible] کا بنایا ہوا عرق کافور [illegible] امتحان ہم نے بھی [illegible] کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات [illegible] ایک [illegible] رکھا ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ قیمت صرف [illegible] محصولڈاک [illegible] سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ [illegible] کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ المشتہر

کندن لعل [illegible] کمپنی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کی جاتی ہیں۔

کشتہ [illegible] - اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ [illegible] ہاتھ دھو چکے ہیں اگر [illegible] آزمائی کرنی چاہیں [illegible] جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوئے ہیں۔ اسکے تدارک کے لئے یہ [illegible] ہے۔ [illegible] اکسیر ہے۔ [illegible] دوائی [illegible] قیمت فی تولہ [illegible]

روغن مسیحا - [illegible] ہوتے ہیں [illegible] نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں [illegible] کی بے عوض [illegible] علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ

دوائی آتشک - آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا ہو [illegible] اگر تالو میں زخم بھی ہو گیا ہو [illegible] دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک [illegible]

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ نیا یا پرانا ہو [illegible] جریان منی کا عارضہ ہو گیا [illegible] امراض دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی تولہ [illegible]

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

نمبر ۳ | مطبوعہ ۸ پوہ سمت ۱۹ بکرمی مطابق ۲۱- دسمبر ۱۹۴۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۵

ततो विराडजायत विराजो
अधि पूरुषः। स जातो अत्य
रिच्यत पश्चाद्भूमिमथो पुरः॥

ارتھ۔۔ اُس (پرماتما کے پرتھم پادرُوپی سامرتھ) سے براٹ روپی سنسار اُتپن ہوتا ہے۔ اور براٹ کے اوپر ادھشٹھاتا ویاپک پرماتما ہوتا ہے۔ اسکے بعد وہ پہلے سے پرسدھ ہوا۔ تین پادرُوپی جگدیشور وراٹ روپی برہمانڈ میں نہ پھنستا۔ پیچھے پرتھوی کو اُتپن کرتا ہے۔"

برہم کے پنج سورُوپ پرتھم پاد ہی اروپ پرکرتی کو سروپ مان۔ برہمانڈ بنانے میں سامرتھ ہے پیشتر اسکے کہ جگت کی رچنا شروع ہو۔ اندھکار سے آبرت اروپ پرکرتی میں اُسکی مہان کریا کا آرمبھ ہوتا ہے اور ٹھیک میں نیم کا پرویش ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن کیا وراٹ روپی برہمانڈ کی (ہمارے لیئے) انتہا رچنا میں ہی برہم کا پرشارتھ سماپت ہو جاتا ہے۔ نہیں! نہیں! برہمانڈ کی رچنا اُس کے سامرتھ کے روبرو کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ اسکے اندر بڑتا ہوا تو درکنار اُس سارے وستار کو نیم پور بک چلاتا ہوا۔ اس سارے جگت کا ادھشٹھاتا بنا ہوا بھی اسمیں پھنستا نہیں۔ بلکہ اس ساری رچنا کے اندر ویاپک ہوتا ہوا بھی برہمانڈ کی سیما میں نہیں آتا۔ کیونکہ وہ برہمانڈ سے بھی پرے ہے۔ برہمانڈ کی رچنا میں اسکا کیول ایک پاد ہی لگتا ہے باقی تینوں پاد رچنا سے علیحدہ برہم میں لین رہتے ہیں۔ جبکہ برہم کا کریا شکتی سامرتھ شُدھ روپی ابید پرکرتی کا منتھن آرمبھ کرتا ہے۔ تو پہلا تت جو اسمیں سے بنا معلوم ہوتا ہے وہ پرتھوی ہے۔ اور پرتھوی کا ذکر پہلے اسلیئے کیا ہے۔ کہ اس سے پیشتر (آکاش - وایو - اگنی - آپ) جنکا ذکر ہوا ہے وے سب ذریعہ تھے۔ ایک نتیجے کے لیئے اور صرف درمیانی تبدیلی صورت کے سادھن تھے البتہ پرتھوی سے جدا استھائی سرشٹی کا آرمبھ ہوتا ہے۔ اوم شم

نصف قیمت پر کتابیں

مندرجہ ذیل کتابیں تاریخ اشاعت اشتہار سے ۲۷- دسمبر ۱۹۴۶ء تک نصف قیمت پر فروخت ہونگی۔ ایک روپیہ سے کم کے خریدار کو یہ نرخ نہیں ملیگا۔ ہمارے ایجنٹ اس نرخ سے نہیں بیچ سکتے۔

نام کتب معہ اصل قیمت

جیون چرتر حقیقت رائے ۰/۲ - بروں بوتھام دھرم رتنا دلی اردو ۰/۳ - ناگری ۰/۳ - ستری کی پرارتھنا ا نیبنا ۰/۲ - جیون چرتر لڑکم بھگت ۰/۱ - ہمارے ایجنٹوں کو اس نرخ پر بیچنے کا ادھکار نہیں ہے۔

اشتہار

ست دہرم پرچارک

دیانند کا وید بھاشیہ اور اسکی رکشا

نمبر ۱

آریہ ورت کے برتمان اتہاس میں یدی ہم دیرگھ درشٹی سے دیکھیں تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ سوامی دیانند کا وید بھاشیہ بھی ایک عجیب گھٹنا ہے۔ سماجک اور راج نیتک سدھارک اور آتما کے ہر پرکار کے سنشودھن کے لیئے بڑے بڑے دیش بھگت اس صدی میں کام کر کے چلدیئے اور کام کر رہے ہیں۔ اور انکے کارناموں سے انیسویں صدی کے بھارت ورش کا اتہاس پُر ہے۔ ان دیش ہتیشیوں کی کوششوں کے نتیجے سینکڑوں سبھا اور سوسائیٹیاں کام کر رہی ہیں لیکن یدی ان سب سبھاؤں اور سماجوں کو ایک قطار میں کھڑا کیا جائے۔ تو آریہ سماج کا سر سب سے اونچا دکھائی دیگا۔ اور اگر موجودہ صدی کے برتمان اور بھوت دگزرے ہوئے دیش ہتیشیوں کے دماغی کرموں کی پڑتال کیجاوے تو نسندیہ سوامی دیانند کا وید بھاشیہ سب کا شرومنی پرتیت ہوگا۔

ہمیں اسجگہ اس بحث سے کوئی مطلب نہیں

بحث کرتے رہے ہیں۔ اور آئندہ اسکے کئی پہلوؤں پر بحث کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسوقت ہمیں صرف اس امر پہ بحث کرنا ہے کہ ہم جاسی دیا بھاشیہ کو بھارت ورش کے دیگر ہستیوں کی اُلٹی مخنتوں پر کیوں ترجیح دیتے ہیں۔

جبدن بھارت ورش میں برٹش قوم نے باقاعدہ کوششیں اپنا راجیہ قایم کرنے کی شروع کیں۔ اور کلکتہ نگر میں ایک سپریم کورٹ قایم کیا۔ اُسی دن سے بھارت ورش کی کایا پلٹنی شروع ہو گئی۔ صدیوں کے جمے جائے خیالات میں ہل چل مچگئی۔ نئی قوم کے پُرجوش خیالات نے بھارت ورش کی سنتان کو نیند سے جھٹکا دیکر جگا دیا۔ بھارت نواسی آنکھ ملکر اودہر اودہر دیکھنے لگے۔ ابھی تک ٹھیک طور پر دیکھ نہ سکے تھے۔ کہ اُنکو ہاتھ پیر ہلانے پڑے قدم ادہر کا اُدہر پڑنے لگا۔ لڑکھڑاتے ہوئے آگے جانا ہی پڑا۔ کوئی کوٹ لے بھاگا۔ کوئی بوٹ پر موہت ہوا۔ کوئی ہوٹلوں کا غلام بنا کوئی برانڈی کا دلدادہ ہوگیا۔ غرضیکہ اس دوڑ دھوپ میں جسکے ہاتھ جو بیرونی سامان آیا اُسنے اسی کی شاگردی اختیار کی۔ لیکن اس بیڑیا دھسان میں بھی ایسے چند ایک مضبوط آتما نمودار ہوئے۔ جنہوں نے ایسی سخت ہل چل میں بھی دماغ سے کام لینا شروع کیا۔ اپنی ضروریات پر وچار کیا۔ ان سب میں پہلا راجہ رام موہن رائے تھا۔ جن بھارت کے سپوت نے مورتی پوجا کی انکار سے دیا کل ہو کر اپنے پراچین دھرم پُستکوں میں انوشن کرنیکا ارادہ کیا۔ بہت کچھ ہاتھ پیر مارے لیکن جسکے ہاتھ میں کُنجی نہ ہو۔ اُن کو خزانہ کب

کی۔ انگریزی خیالات کا ہذول اُنپر چڑہا ہوا تھا اوپنشدوں کا انگریزی میں ترجمہ تو کیا۔ لیکن اوپنشدوں کا ترجمہ کب کر سکتے تھے۔ جبکہ شبدوں کے قدموں پر ہی نہ بیٹھے۔ آخرکار بیزار ہو کر دیش اُنتی کی آرزو میں یورپ کی طرف چلدئے افسوس کہ اس سیاحی کی حالت میں اُن کا انتقال ہوگیا۔

انکے بعد مہرشی دیویندر ناتھ ٹھاکر نے کچھ عرصے تک رشیوں کے انمول واکیوں دوارا اُپدیش کیا۔ لیکن بابو کیشب چندر سین کی پُرجوش سپرٹ گھوڑ دوڑ چلنا چاہتی تھی۔ اُنہوں نے ویدوں کا آسرا ہی چھوڑ دیا۔ انجیل کے سہارے میدان میں قدم بڑہایا۔ ہمیں اُنکے نسبت لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جس ناکامیابی کا مُنہ اُنکے مشن کو دیکھنا نصیب ہوا۔ اُس سے ہمارے ناظرین عموماً واقف ہیں۔

براہمو سماج اور پرارتھنا سماجوں کی جسقدر کوششیں ہیں۔ وہ سب انہیں ریفارمروں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ انکے سوائے بہت سے پولیٹیکل اور سوشیل ریفارمر بھارت ورش میں اس صدی میں ہو گئے اور اسوقت بھی موجود ہیں۔ لیکن ان سبھوں کی کوششیں صرف انگریزی خیالات کے ذریعہ سے ہوتی رہیں۔ اور چونکہ اُن خیالات کا مخرج مختلف دیش مختلف آب ہوا۔ اور مختلف حالات متعلقہ تھے۔ اسلئے انکی بڑی بڑی کوششیں بھی کُل ملک کو ایکدم سے ہلانے کے قابل نہ ہوئیں۔

لیکن جہاں ایک طرف ہمارے دیش نواشی اپنے بےبہا خزانوں سے بےخبر دوسرے ملکوں میں دربدر ننگے پھرتے تھے۔ اُن ولیتوں کے محقق فاضل مادی زندگی کی ہرشہ چال سے تنگ آکر

جالی اور وِنس آدمی کی تحریروں کو پڑھ کر فرانس اور جرمنی کے محققوں کو یقین ہوگیا۔ کہ پراچین آریہ ورت کے لٹریچر کا خاتمہ شکنتلا کے ناٹک اور منوسمرتی پر ہی نہیں ہے۔ بلکہ ان گرنتھوں کی محرک کوئی ایسی ساہتیہ موجود ہے۔ جسمیں شاید کچھ زندگی کا مقصد ملسکے۔ انہوں نے ویدک گرنتھوں میں انوشن شروع کیا۔ جسکا نتیجہ رگوید کا وہ ترجمہ ہے۔ جوکہ پروفیسر میکس مولر نے شایع کیا ہے۔ میکس مولر آدی نے بھارت ورش کی دیش بھاشاؤں کے ترجموں کے ذریعے گئے ہوئے خیالات کی پڑتال کی۔ لیکن اُن کو آخرکار اقرار کرنا پڑا کہ کسی قسم کے صحیح خیالات دریافت کرنے کے لئیے بہت ضروری ہے۔ کہ چند ایک خیالات کے رہبروں سے بات چیت کیجاوے بجائے اسکے کہ سر دساد ہارن کے اوٹ پٹانگ خیالات کی پڑتال میں بھٹکتے پھریں۔ چنانچہ پروفیسر میکس مولر فرماتے ہیں۔ ہندوستان کا سچا اتہاس ہمیشہ چند آدمیوں کا ہی اتہاس ہوا کرتا ہے۔ اور جس طرح کہ ہم ہمالے کی اونچائی کا اندازہ ایورسیٹ پہاڑ سے لگاتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں انڈیا کا سچا اندازہ وید کا کبیشروں۔ اوپنشدوں کے رشیوں۔ ویدانت اور یوگ درشن کرتاؤں اور پورانے دھرم شاستر کاروں سے لینا چاہئیے۔ نہ کہ اُن کروڑوں آدمیوں سے جوکہ اپنے گاؤں میں ہی پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اور جوکہ ایکپل کے لئیے بھی اپنی غنودگی کے خواب زندگی سے کبھی بیدار ہی نہیں ہوئے ہیں۔ وہ دن نیکی بزرگی جسمیں یورپ کے محققوں کے دلوں پر منکشف ہوئی وہ دن بڑا ہی مبارک تھا کیونکہ اُنہوں نے اپنا سارا زور ویدوں کی اصلیت کی دریافت

ان وِدوانوں کی کوششوں کو اُن کے مغربی بھائیوں نے ہی نہیں بلکہ بھارت نواسیوں نے بھی کچھ عرصے تک سرد مہری سے دیکھا سنسکرت کی ہستی کو مرے میں جان ڈال لینے کی کوشش سے تشبیہ دیتے رہے - انگریزی زبان کے ذریعے نوبت قایم کرنیکی دھن میں مست ہوئے بھارت کا ایک زمانہ آیا - کہ انگریزی تعلیم یافتوں کا ایک ایسا فرقہ پیدا ہو گیا - جو کہ اپنی قوم کے خیالات سمجھنے کے ہی ناقابل تھا - ہاں لیکن کسی کوی نے سچ کہا ہے - "اپنے سر پر دھرم کی جیت" آخر کار بھارت نواسیوں کی آنکھیں کھولنے والا بھی ہمیں یورپ ہی تھا - انہوں نے کلکتے سے پنجاب اور راجپوتانے سے بمبئی تک وِیدوں کا ناد بجا کر دکھلا دیا - کہ اگر بھارت ورش میں کوئی قوم ہے تو سنسکرت جاننے والوں کی - ورنہ اصل میں کوئی قوم نہیں ہے - مہرشی دیانند کے عملی طور پر ثابت کیئے ہوئے ستیہ کا آخرکار میکس مولر کو بھی لوہا ماننا پڑا - چنانچہ پروفیسر موصوف فرماتے ہیں - "اس سمے بھی بعد ایک صدی کی انگریزی حکومت اور انگریزی تعلیم کے میں یقین کرتا ہوں کہ سنسکرت انڈیا میں زیادہ مروج زبان ہے - بہ نسبت اسکے کہ جو حالت لاطینی زبان کی یورپ میں ڈینٹے کے وقت میں تھی -" بھارت نواسیوں نے مہرشی کے وید نا د بجاتے ہی پھر آنکھیں کھولیں قاعدہ ہے کہ انسان اپنی کمزوری کے باعث اپنی غلطی کو ماننے میں بڑے پس و پیش کیا کرتا ہے لیکن مہرشی دیانند کے سدھانتوں سے اختلاف رکھنا ظاہر کرنیوالوں اور سبھے انشک پکار رہنے والوں کو بھی سنسکرت کی

اور زیادہ کھلیں - انہوں نے اپنے لیئے کم از کم یہہ ثابت کر لیا - یا یوں کہیئے کہ انہیں مجبوراً ماننا پڑا - کہ سب سے پرانی کتاب دنیا میں وید ہیں اور ساتھہ ہی اسکے انہیں یہہ بھی تسلیم کرنا پڑا - کہ آتما کا مکمل اتہاس اگر دریافت کرنا ہو - تو ویدوں کے صحیح مطلب کا جاننا نہایت ضروری ہے - یورپ کے سنسکرت کے وِدوانوں نے اچنبھے کیساتھہ دیکھا کہ ویدانگ بڑی خوبصورتی سے جیون کے بڑے سے بڑے گمبھیر مسایل کو حل کر رہے ہیں - انکی شردھا ویدوں کی طرف زیادہ سے زیادہ بڑھنے لگی - یہاں تک کہ میکس مولر نے یورپ کی مادہ پرستی سے گھبرا کر بے اختیار لکھدیا - "زندگی کے اندین خیالات کو حقارت کرنے کے بجائے کیا ہمیں ایک لمحے کے لیئے ٹھہر کر سوچنے کی ضرورت نہیں ہے - کہ آیا انکا فلسفہ زندگی کی نسبت بالکل غلط ہے - اور ہمارا بالکل صحیح ہے - ہم آیا یہہ دنیا صرف کام کے لیئے بنی تھی - کیونکہ ہم لوگوں نے آنند کو بھی کام سے ہی تبدیل کر لیا ہے) صرف ہل چل کے ہی لیئے بنی تھی - یا کہ ہم دہشت کے شمالی آریوں کو کسی قدر کم کام اور کسی قدر کم فرضی آنند سے سیر نہیں ہونا چاہیئے - تاکہ کسی قدر زیادہ سوچنے اور کسی قدر زیادہ آرام کا موقعہ ملے" نہ صرف اتنا ہی بلکہ فاضل پروفیسر نے بہت کچھہ اس بارے میں لکھہ کر آخرکار اقرار کیا ہے کہ زمانہ گزشتہ سے ہمیں بہت کچھہ سبق ملتے ہیں -

لیکن یورپ کے جد و جہد کا نتیجہ کیا ہوا ؟ وہی جو کہ ڈاکوؤں کی کوشش کا نتیجہ ہوا کرتا ہے ہمارے ناظرین اس سخت لفظ کو سنکر چونکیں

کے لیئے تیار ہونگے - لیکن ہم انہیں یقین دلاتے ہیں - کہ ہم ناشکرے نہیں ہیں - ہم یورپ کے وِدوانوں کے مشکور ہیں - کہ انہوں نے ہماری آنکھیں کھولدیں - ہمیں بتلا دیا کہ کیسا امولیہ کوش دھن و قیمتی خزانہ ہمیں ورثہ میں ملا ہے - لیکن اس وید روپی کوش میں ہمارے ان سچے محافظوں کی معرفت پڑتال کرنے کے بجائے میکس مولر آدی وِدوانوں نے قفل کو توڑ کر لوٹ کھسوٹ شروع کر دی - اور جب ترتیب کے بگڑ جانے سے جواہرات مٹی میں لتھ پتھ ہو گئے - تو چمکتے ہوئے ہیرے اور موتیوں کے ساتھ کالی راکھ دیکھہ کر ان انجان لٹیروں کو عجیب حیرت ہوئی - آخر کار اپنے دل کو یوں تسلی دی - کہ وید انسانی بچوں کی بلبلاہٹ کے مانند ہیں - ان میں یہہ ضدیں ممکن ہیں لیکن اندر والے کو ایسی من گھڑت باتوں سے تسلی دینا دشوار تھا - جب اپنے دل میں گھس کر دیکھتے تھے - اقرار کرنا پڑتا تھا - کہ وید کے مضمون کو سمجھنا آسان نہیں ہے - چنانچہ ایسے ہی موقعہ کی ایک تحریر پروفیسر میکس مولر کی جتلا رہی ہے کہ وہ اس بات کو بخوبی محسوس کرتے تھے کہ انہوں نے ویدوں کے وچار کو نہیں سمجھا - پروفیسر میکس مولر فرماتے ہیں - "چونکہ رگوید کے ترجمے انگریزی - فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں ہو گئے ہیں - اسلیئے یہہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ جو کچھہ وید ہمیں بتلا سکتے ہیں - ہم نے سب سیکھہ لیا - ہرگز نہیں - ان میں سے ہر ایک ترجمہ آزمائشی طور پر کیا گیا ہے - گو میں نے بذات خود گزشتہ تیس سالوں میں بہت سے ضروری منتروں کے ترجمے دیئے ہیں

پھر جتلانے کے لیئے کہ میری رائے میں وید کا ترجمہ ایسا ہونا چاہیئے - اور وہ باز منتروں کا ترجمہ یا یوں کہو کہ مطلب - جیسا کہ میں نے اسے موسوم کرنیکی جرأت کی ہے - ایک خاصی کتاب کی صورت پکڑ گیا ہے - ہم ابھی تک ویدک ساہتیہ کے اوپر کی سطح پر ہی ہیں - ..... "

اور کے اقبال سے ہمارے ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں - کہ یوروپ کے فاضل ابھی تک سمجھتے ہیں - کہ انکے کل ترجمے صرف تجربے کے طور پر کئے گئے ہیں - اور کبھی بھی دعویٰ نہیں کرتے - کہ انہوں نے ویدوں سے سب کچھ سمجھ لیا ہے - کیا شوک ہے - کہ ہمارے انگریزی پڑھے ہوئے بھائی مغرب کا حوالہ دیکر قطعی فیصلہ دیتے ہیں کہ ویدوں کی تعلیم کو از سر نو تازہ کرنا دیر تک سمہ گنوانا ہے - لیکن "گواہ چست مدعی سست" کی مثل انپر ٹھیک صادق آتی ہے -

ہمارا اس لمبی تمہید سے یہہ ثابت کرنیکا مطلب تھا - کہ اگر زمانہ حال کی کتابوں سے دس گنی کتابیں بھی بنجاویں - تب بھی جیون کے ادویش کا پتہ لگنا مشکل ہے - جب تک کہ ویدک سدہانت ٹھیک طور پر معلوم نہو - اور ہم یقین کرتے ہیں کہ جتنے حتی المقدور نہ صرف دلیلوں سے ہی بلکہ زبردست شہادتوں سے یہہ بات ثابت کردی ہے - اسمیں کسی شخص کو کلام نہیں ہو سکتا کہ پراچین رشیوں کے بعد ویدوں کا ارتھ کرنیکا ساہس کیول مہیدہر اور ساین نے ہی کیا ہے - ان میں سے مہیدہر کا بھاشیہ تو بعض جگہ ایسا بھرشٹ ہے کہ اسکا کوئی نام بھی نہیں لیتا - ہاں رگوید کا بھاشیہ ساین کرت اسوقت کے پورانک پنڈتوں میں

کے ترجموں کی بنیاد ساین کے بھاشیہ پر ہی ہے اور اسمیں کوئی کلام نہیں کہ ساین نے جسکے کام کرنیکا زمانہ کہ سنہ ۱۳۰۶ء تھا - پورانوں کا رنگ بڑے پن سے وید منتروں پر چڑھانے کی کوشش کی ہے - اگر سچ پوچھیئے تو جس طرح شنکر آچاریہ نے جیو برہم کی ایکتا کے بارے میں بھارت ورش کو غلام بنا کر انیسویں صدی میں یوروپ اور امریکہ پر اپنا سکہ جما لیا ہے - اسی طرح وید ارتھ دشا میں ساین نے کل یوروپ کو اپنا غلام بنایا ہوا ہے - ان ہر دو غلامیوں سے ہمیں آزاد کرانے والا مہرشی دیانند کا وید بھاشیہ ہے - یہہ بھاشیہ جہاں ایک طرف ہمیں خدائی کے دعویٰ کی خطرناک غار سے بچاتا ہے - وہاں دوسری طرف ہمیں مورتی پوجا کے اندھیرے گڑھے سے صحیح و سالم نکال لیجانے کا دعویٰ کرتا ہے - کیا اب بھی کسی کو مہرشی دیانند کے سچے دھرم آچاریہ ہونے میں شک ہوسکتا ہے - میکس مولر گو مہرشی دیانند کا مترنہ تھا - اُنکے سنکشیپ جیون برتانت میں بھی اُسنے اُنپر زہر اُگلا ہے لیکن آخر کار اُسے بھی مجبور ہوکر ماننا پڑا ہے کہ سوامی دیانند آچاریہ اوشیہ تھا - پروفیسر میکس مولر نے لکھا ہے - " ہم کل سنسکرت ساہتیہ کو رگوید سے آرمبھ کرکے دیانند کے رگویدآدی بھاشیہ بھومکا پر (جو کہ نہایت دلچسپ ہے) سماپت کرکے دو بڑے حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں ..... "

صدیوں کے بعد ایک دیانند نکلا جسنے کہ ویدا کے بھنڈار کو ہاتھ ڈالا - اور اُسکے اندر

عمدہ سے عمدہ آتمک بھوجن سرو ساد ہارن کے لیئے پیش کیئے - وہ رشی کا ساہس وید بھاشیہ کی صورت میں لکھا ہوا ویدک نیترا لیے اجیر میں پڑا ہے - اُسکو سرو ساد ہارن میں پھیلانے کا کام سریمتی پرادپکارنی سبھا کے سپرد ہے جنے اس کام کے لیئے بہت سے کرمچاری رکھے ہوئے ہیں - لیکن یہہ بھاشیہ ساہتیہ جو کہ ہمارے آریہ سماجوں کو ورثہ میں ملا ہوا ہے پروپکارنی سبھا صرف آریہ پرشوں کی امین ہے - آریہ سماجوں کا حق ہے - کہ سوامی کا بھاشیہ لفظ بلفظ اُنکے اندر سے نکلے ہوئے خیالات کا ہو بہو نمونہ اُنکے روبرو پیش ہو - اس فرض کو پرادپکارنی سبھا نے جس طرح ادا کیا ہوا ہے - اُسکی پڑتال کا نتیجہ ہم اپنے ناظرین کے روبرو پھر پیش کرینگے -

لوکل

آتوار کو سماج مندر میں پرارتھنا دا پاسنا دکھتا بد ستور ہوئی سالانہ جلسہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں -

ہوشیارپور آریہ سماج کا جلسہ جو ۲۱ و ۲۲ دسمبر کو مقرر تھا ملتوی کرکے بجائے اُسکے ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ فروری سنہ ۹۵ء قرار پایا ہیں -

پٹیالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر اور یکم جنوری سنہ ۹۵ء کو قرار پایا ہے - نگر کیرتن ۳۰ کو ہوگا -

مراسلات

جادو وہی جو سر پر چڑھ کے بولے

گذشتہ اشاعت سے آگے

لالہ صاحب پنجاب میں یہ خبر مشہور کی جاتی تھی کہ میرے ایک سو تین پتر آپکے پاس ہیں۔ میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مینے اتنے پتر سوامی پرکاشانند کو تو کیا کسی کو بھی اپنی زندگی میں نہیں لکھے ہونگے۔ اور میرے اتنے پتر آپکے پاس ہرگز نہیں ہیں۔ شاید دو چار پتر یا نقلیں کسی پتروں کی ہوں اور وہ بھی مکمل یا نامکمل۔

نویدن۔ اس خبر کا مول کارن بھی آپکے چیلے چانٹوں کو ہی کہنا چاہیئے۔ جو کہ آخری دم تک پبلک کو دھوکھ دیتے رہے کہ "آپکا یا آپکی پارٹی کے کسی انیہ جن کا پرکاشانند کے ساتھ پتر بیوہار یا کسی پرکار کا بھی سمبندھ نہیں ہے۔ مہاتما پارٹی کے لوگ لالہ ہنسراج جی اور رائے مولراج جی کے نام سے جعلی پتر بنا رہے ہیں" سمبھو ہے کہ اس پرکار کی حیلہ سازیوں اور دروغ گوئیوں سے چڑ کر یا تنگ آکر کسی نے کہہ دیا ہو۔ کہ آپکے اسقدر پتر ہمارے پاس ہیں ورنہ ہم نے آج تک کبھی بھی اس پرکار کا دعوی نہیں کیا۔ ہاں جودھپور کی دھرم وردھنی اور گھر تک کارروائیوں کو ہر پرکار سے اپنے ثبوت تک پہونچانے کے لیئے تو ضرور اسقدر پتر ہمارے پاس موجود ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ تاہم بھی دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ جب سے آپکے آدھے انگ پرکاشانند نے لاہور سے جودھپور میں نقل مکان کیا ہے۔ تب سے برابر اب تک آپ کا پتر بیوہار اُنکے ساتھ جاری ہے۔ اتنے عرصہ میں آپکے پتروں کی تعداد کس قدر ہونی چاہیئے۔ اُسکا اندازہ آپکے من بکھت شبدوں سے بخوبی لگ سکتا ہے "آپکے پتروں کی بہت اپیکشا لگی رہتی ہے کون دن نہیں جاتا جب دو گھنٹے روز آپکا اور جودھپور کا چنتن نہیں کرتا ہوں۔ کروں کیوں نہ۔ کیونکہ جیون کا ایک انگ اودھر کے لیئے ہے۔" (پتر نمبر ۱) "شاید دو چار پتر یا نقلیں کسی پتروں کی ہوں اور وہ بھی مکمل یا نامکمل" اس فقرے میں سے شاید یا نقلیں کسی۔ کی ہوں۔ اور وہ بھی۔ یا نامکمل۔ یہ سب شبد جو کسی قانونی دفعہ سے اخذ کیئے ہوئے معلوم دیتے ہیں نکال ڈالیئے۔ آپکے قلم سے یہ شبد شوبھا نہیں دیتے۔

لالہ صاحب۔ میں ان لوگوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ میرے پتروں کو اگر انکے پاس ہیں تو چھاپیں۔ اور نام لے کر اور نام دیکر چھاپیں تاکہ انکی حقیقت ان لوگوں پر کھل جاوے۔

نویدن۔ آپکا چیلنج ہمکو بسر و چشم منظور تھا مگر شوک کہ آپکو بہت دیر کے بعد میدان میں آنے کا ساہس ہوا۔ اگر ہم آپکے پتر آپ کا نام دیکر چھاپتے تو جادو سر پر چڑھ کے کیسے بولتا اور آپکی پوترتا اور سنجیدگی سے بھری ہوئی تحریر کے کیونکر درشن ہو سکتے۔ کیا ابھی بھی نام کی کسر باقی رہ گئی ہے۔ میرے خیال میں تو آپنے کسر نکال دی ہے۔ اور وہ بھی پوری پوری۔ ہاں اگر حقیقت کھلنے میں کچھ کسر رہ گئی ہو تو اسکی پورتی کے لیئے ہم بدل و جان حاضر ہیں۔ جلد کھولینگے۔ اب دیری نہیں ہوگی۔ اطمینان رکھیئے۔

لالہ صاحب۔ جو پتر ستیہ دھرم پرچارک میں چھپے ہیں۔ انمیں سے جہاں تک مجھے یاد ہے تیسرا پتر میرا نہیں ہے۔ پہلے دو پتر میرے ہیں۔

نویدن وصرم اور ستیہ کے چوروں آنکھیں کھول کر پڑھو۔ خیالات اوتار لو۔ اب تو مہاتما جی خود اپنے مکھاربند سے فرماتے ہیں۔ کہ "پہلے دو پتر میرے ہیں" بیشک لالہ صاحب دو پتر ہی آپکے ہیں۔ تیسرا پتر رائے مولراج صاحب کا ہے شکر ہے کہ آپکو یاد تو رہا نہیں تو دوسے بھی جواب ملتا۔ چیلے چانٹوں نے تو سبکا جواب دے ہی دیا تھا۔

لالہ صاحب۔ مگر اُن کو کل ٹھیک ٹھیک چھاپنے میں اپنا مطلب سدھ ہوتا ہوا نہ دیکھ کر چالبازوں نے یہ چال چلی ہے۔ کہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لیئے انکو کہیں کہیں سے چھاپا۔

نویدن۔ مجھے اتینت آشچریہ ہے۔ کہ آپ جیسے آستی یا نہ مہاتما کی ضمیر نے اسقدر بیباکی کی ساکھشی کیوں کر دی۔ کہیں کہیں بالکل ساودھان تبدیلیوں کے سوائے سمپورن پتر کو حرف بحرف تو آپنے اپنے قلم سے نکلا ہوا سویکار کر لیا۔ مگر تو بھی فرماتے ہیں۔ کہ کہیں کہیں سے چھاپا ہے۔ جو کہیں کہیں موزون شبد نکر اور من مانے نوٹ چڑھا کر آپنے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لیئے ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کی ہے۔ اسکی حقیقت بھی ہم آگے چلکر کھولینگے

لالہ صاحب۔ مگر دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان پتروں کے چھاپنے سے کیا غرض ہے جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں۔ اسکے تین اغراض ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ میری خط و کتابت سوامی پرکاشانند سے ہے۔ دوم یہ کہ میں پالسی پرچارک ہوں۔ سوم یہ کہ جودھپور کے نوٹیفکیشن اور سیالوں کی کارروائی میرے سر پر مڑھی جاوے۔

نویدن۔ ان پتروں کے چھاپنے سے ہمارے

منصفہ ذیل اغراض میں (اول) جودہ پور کی گورمنٹ کی سب کارروائیاں کیول آپکی پریرنا سے ہی ہوئیں سوائے رزولیوشنوں کے - اُن کے پاس ہونے میں بھی آپکو کوئی زیادہ رنج نہیں ہوا - کیول دو تین رزولیوشنوں کو آپنے ہانی کارک لکھا - ہم نے جو آپکے دو پتر مدرت کئے ہیں اُن میں سے پہلا پتر واستو میں دوسرا اور دوسرا پتر پہلا ہے - پہلے پتر میں آپنے رزولیوشنوں کے بارے میں یہہ لکھا تھا " آپنے وہاں کی سبھا سے جو رزولیوشن پاس کردیے - اون میں دو تین ہانی کارک ہیں - اسمیں میری اور آپکی اور ریاست کی بدنامی ہے - (نوٹ - لالہ صاحب کا آخری دو رزولیوشنوں کی طرف اشارہ ہے) اُن کو روکدیں - انہیں کہیں باہر مت بھیجیں (آگے نہ بھیجنے کا باعث لکھتے ہیں) ورنہ تو بڑا رولا مچ جائیگا - اور بنا بنایا کام بگڑ جائیگا " دوسرے پتر میں آپنے انہیں رزولیوشنوں کے بارے میں یہہ لکھا ہے " جودہ پور کے رزولیوشنوں نے یہاں بڑا کولاہل مچا دیا ہے اور آریہ اخباروں نے بڑا شور مچایا ہے " ان مندرجہ بالا فقروں سے سپشٹ ہے کہ رزولیوشنوں کو باہر بھیجنے سے روکنے کے لئے صرف اسی لئے لکھا کہ ان سے ساری پول کھلجانے کا آپ کو خیال تھا - اور واستو میں ایسا ہی ہے - کیونکہ یدی ہم رزولیوشنوں کو پرکاشت کرتے - تو اتنی جلدی پاپ کا گھڑا ابھی نہ پھوٹتا - آریہ پبلک کی آنکھیں تو ان رزولیوشنوں نے ہی کھولیں ورنہ آپنے تو متر کے بھیس میں مہرشی کے خون سے سینچے ہوئے پودے کو جڑ سے اکھیڑ ڈالنے کے لئے چپکے چپکے اپنے سکیم پر عملدرآمد شروع کرہی دیا تھا - (دوم) آریہ پبلک سخت تعجب میں پڑی ہوئی ہے - کہ آپ کو ویدک دھرم کا سچا خیرخواہ خیال کر رہی ہے - اور ایک ایسے شخص کو جو وقت اس گھات کرکے آریہ سماج کے گرد کو خاک میں ملانے کے لئے در پردہ ہر پرکار کی کوشش کر رہا ہے بھاتا سمجھ رہے تھے (سوم) آپ پالسی پرچارک ہیں سارے رسالے آپکے مشورے سے تیار ہوئے - دوسرا رسالہ تو آپکی نگرانی لاہور میں ہی چھپا اور تیار ہوا - تبدیلی صرف اسمیں یہہ کیگئی - کہ پہلے وہ سنگھ یا چند کے نام سے چھپا تھا - بعد ازاں نیا ٹائیٹل پیج چھپا کر لگایا گیا - پہلے اور تیسرے رسالے دیکھنے کے لئے آپکے پاس لیجائے گئے - پہلے میں آپنے بہت تبدیلیاں کرائیں ورقوں کے ورق اکھڑوا کر نئے ورق لگوائے ہر دو رسالوں کو آپ اپنے ہاتھوں سے بانٹتے رہے جو سینکڑوں سماجیوں لوگوں نے آپکے مکان پر دیکھیں (چہارم) آپنے پالسی پکش کے ودوانوں ہی اوپدیشکوں اور پنڈتوں کی بے عزتی کروائی وہاں سے نکلوایا - آئندہ جانے سے روکنے کی تدبیر کیں اور ان کو بہت پیچھے چھڑوایا - پالسی پرچارکوں کی سفارشیں کیں اور انہیں وہاں پالسی پرچار کی غرض سے نوکر کروایا (پنجم) پرتی ندھی سبھاؤں کو پالسی کے ودودہ رزولیوشن پاس کرنے سے روکنے کی کوشش کرنے کے لئے آپنے پرکاشانند کو لکھا چنانچہ ایسا ہی ہوا - جسکے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں - (ششم) سماچار پتروں میں پالسی پکش سے ایک مضمون لکھوانے کے لئے آپنے پرکاشانند کو لکھا - چنانچہ ہندوستان اور دیگر پتروں میں پرکاشانند نے خود لکھے اور دوسروں سے لکھوائے - (باقی آئندہ)

ویدک دھرم کا سیوک رنجیت چند ... بارہی

پریہ ور مہاشے ایڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک جی - کرپا کرکے مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار گوہربار میں جگہ دیکر مشکور فرمائیں -

پنڈت پورنانند جی کا لکچر فیروزپور شہر میں

پنڈت پورنانند جی اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء کو یہاں پر تشریف لائے - چونکہ اس روز لکچر کا پربندھ نہ ہو سکا اسلئے ۳ تاریخ کو (ویدانت ومت) پر لکچر ہوا - جسمیں پنڈت صاحب نے آجکل کے نوین ویدانت مت کا کھنڈن پورے طور پر کیا - اور دوسرے روز ۵ تاریخ کو پنڈت صاحب کا دیا کھیان ۵ بجے شام کے دھرم وشے پر ہوا - جسمیں پنڈت صاحب نے مندرجہ ذیل باتیں عمدہ طور سے بیان کیں - (۱) دھرم کی ضرورت (۲) دھرم کسے کہتے ہیں - (۳) دھرم کو نشٹ ہو سکتا ہے (۴) دھرم کرنے سے کیا لابھ ہے - اور ۶ تاریخ کو ۵ بجے شام کے شرادھ وشے پر لکچر ہوا - جسمیں پورے طور پر دلائل سے شرادھ کا کھنڈن کیا - تت پشچات بعینہ مضمون لکچر سے ملتا ہوا ایک بھجن (جو اسی وقت تیار کیا گیا تھا) گایا گیا - اور پھر ۷ تاریخ کی شام کو ۵ بجے ایک لکچر ہوا - جسکا مضمون دھرم مارگ کے یاتریوں کے جیون چرتر تھا - اور پھر ۸ تاریخ کی شام کو ایک لکچر (سنسکار وشے) پر ہوا - جسمیں پنڈت صاحب نے سولہ ہی سنسکاروں کا ذکر سوامی جی کے کتھن انوسار بیان کیا - جسکا اثر ناظرین پر بہت ہی عمدہ ہوا

اور پھر ۹ - تاریخ کو بروز اتوار ۳ بجے سے سماج کا کام شروع ہوا۔ جسمیں اوپاسنا پنڈت صاحب نے کروائی۔ اور ست اپدیش [illegible] ہوکر پھر پنڈت صاحب کا ایک لکچر (دیش کا سُدھار کیونکر ہو سکتا ہے) ہوا۔ جسمیں پنڈت صاحب نے یہہ بیان کیا۔ کہ جب تک ہمارے ملک سے خود غرضی دور نہ ہوگی۔ اور باہمی خلوص ایک دوسرے پر نہ ہوگا۔ اور ریشی پرچار کو واپس نہ لایا جاویگا ملک کا سُدھار نہیں ہو سکتا ہے غرضکہ پنڈت صاحب کے سارے لکچر بالکل ریکش تھے۔ اور عام لوگ بہت ہی پسند کرتے تھے اور آج ہی شام کے ۶ بجے کی گاڑی میں پنڈت سرسہ کی طرف کو روانہ ہوئے اور سماج کی طرف سے پنڈت صاحب کو انٹرمیڈیٹ کلاس کا ٹکٹ لیکر دیا گیا۔

راقم
آپکا داس منشی رام
سکرٹری آریہ سماج فیروزپور

بقیہ

صفحہ ۱۲ کالم اول سے
نمبر ۱۰
مضمون
مادہ اور اسکی قدامت
بجواب
گیان سورج اودے مصنفہ

بابو سورج بھان صاحب مصنف

جواب

باب دوم فصل ششم (مادہ نہ پیدا ہو سکتا ہے۔ نہ فنا ہو سکتا ہے۔)

مصنف رسالہ گیان سورج اودے صاحب نے بعض مسلمان و عیسائی وغیرہ کے اس اعتقاد پر کہ مادہ پیدا شدہ ہے۔ اسکی تردید میں یہہ تحریر فرماکر "(۱) باب اول کی فصل میں ہمنے یہ بات ثابت کی ہے۔ کہ دنیا میں جو چیزیں ہمکو مختلف بنتی ہوئی اور فنا ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ در اصل نہ کوئی بنی ہے نہ فنا ہوتی ہے۔ بلکہ جو چیز نئی بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے وہ کبھی پہلی چیز کی دوسری حالت بنجاتی ہے ایسا ہی جو فنا ہوتی ہے۔ وہ دوسری حالت اختیار کر لیتی ہے۔ یعنی اصل مادہ نہ پیدا ہوتا ہے۔ نہ فنا ہوتا ہے" اسی کے ساتھ خدا کے قادر مطلق ہونے پر بھی اعتراض کیا ہے۔ چونکہ میں مادہ کو ازلی اور ابدی مانتا ہوں۔ لہذا اہل اسلام اور عیسائی صاحبان کے اعتقاد سے مجھے کچھ سروکار نہیں ہے۔ وہ جو چاہیں مانیں لیکن میں مادہ کو قدیم اور غیر پیدا شدہ مانتا ہوں مجھپر اعتراض ہے تو خدا قادر مطلق ہے یا نہیں اسپر ہے۔ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں۔ کہ بابو صاحب کا یہہ خیال کہ خدا قادر مطلق اس باعث نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے سے بڑا خدا یا اپنے برابر خدا قدرت رکھنے والا نہیں کر سکتا ہے۔" کچھہ غور طلب ہے مصنف صاحب نے اپنی تحقیقات کسی موحد علما سے نہیں کی جبکہ یہی سنائی بابو سیر آپنے اعتراض

کر دیا ہے۔ خدا کا قادر مطلق ہونا یہہ نہیں ہے جیسا کہ بابو صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ بلکہ یہہ ہے کہ جسقدر کام سرشٹی کے پیدا کرنے میں پڑتا ہے۔ وہ بلا مدد غیرے اپنے ہی علم اور سمجھ اور عقل اور قدرت سے کرتا ہے۔ اس باعث وہ قادر مطلق کہلاتا ہے۔ اور اسکا قادر مطلق ہونا اس گوناگون صنعت سے جو اس دنیا میں نظر آتی ہے۔ اچھی طرح سے عیاں ہے۔ وہ قادر مطلق خود اپنی تعریف کرتا ہے۔ کہ کماحقہ قادر ہو۔ اس قدرت پر جو اسمیں ہو۔ پس برعکس اسکے کرنا یا نہ کرنا قادر مطلق کی تعریف سے باہر ہے۔ بابو صاحب نے اسوقت مادہ کی تبدیلات اور بننا بگڑنا کا حال بہت کچھہ تحریر فرمایا ہے۔ لیکن ایسا کسی جگہہ بھی تحریر نہ کیا۔ کہ صنعت بلا صانع کے اس طور پر ہوتی یا ہو سکتی ہے۔ یہہ بات بہت ٹھیک ہے۔ کہ "اصلی مادہ نہ پیدا ہوتا ہی نہ فنا ہوتا ہے" لیکن اس اصلی مادہ سے جو شکلیں و صورتیں و اجسام وغیرہ بنتے ہیں وہ ہمیشہ بگڑتے اور بنتے ہیں۔ کیونکہ بننا چند اجزا کی ملاوٹ کو کہتے ہیں۔ اور اسکے بچھڑنے کو فنا بولتے ہیں۔ اسکا دور تو دیکھنے میں برابر آتا ہے۔ اور یہہ ہی قیاس چاہتا ہے۔ کہ جو چیز بنی یعنی جب چند اجزا مرکب ہوئے ہیں انکے واسطے زمانہ بھی درکار ہے۔ جب اصلی مادہ جو بعد فنا ہونیکے لطیف ہوکر اپنی اصلیت کی طرف رجوع کر جاتا ہے۔ یا جسوقت بالکل اصلیت میں تھا تو اسوقت وہ ضرور کسی سے ترکیب پذیر ہوا۔ اور صنعت میں لایا گیا۔ اسی کو آد سرشٹی کہتے ہیں۔ اور جب یہہ کل اجسام مادی کیا سورج و چاند و زمین و سیارات وغیرہ اول

کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ (کیونکہ مرکب اجزاء ہمیشہ علیحدہ ہو جایا کرتے ہیں) اسکو پرلے کہتے ہیں۔ اسواسطے یہہ دنیا ہمیشہ سے بنتی اور بگڑتی رہتی ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ کیونکہ اجسام ترکیب پذیر کا ایک حالت پر رہنا علمی تحقیقات کے خلاف ہے۔ آپنے لکھا ہے کہ " (۵) ہمیں تعجب اس بات کا ہے کہ خدا کے ماننے والے خدا کو قدیم مانتے ہیں یعنی یہہ ہی جانتے ہیں۔ کہ بغیر بنائی ہوئی قدیم چیزیں یہہ ہی ہوا کرتی ہیں۔ مگر بغیر دلیل کے مادہ کا قدیم ہونا ناممکن سمجھتے ہیں۔"

چونکہ میں مادہ کو قدیم ماننے والا ہوں۔ اسکا جواب وہ ہی دیگا جو قدیم نہ مانتا ہوگا البتہ تعجب اس امر کا ہے۔ کہ جب مادہ اور روح قدیم ہے۔ جیسا کہ آپکا بھی خیال ہے۔ تو خدا کو قدیم ماننے سے کیا نقصان واقعہ ہوتا ہے بلکہ ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ جبکہ آپنے خود ثابت کیا ہے۔ کہ مادہ میں جاننے کی قوت نہیں ہے۔ اور یہہ دنیا جسقدر ہے اسمیں بغیر جاننے کچھہ بنا نہیں ہے۔ جسکا ثبوت ایک ایک کاریگری سے عیاں ہو رہا ہے۔ تو پھر خدا کو اس دنیا کا بنانیوالا نہ ماننا کون عقل کی بات ہے۔ کیا کوئی فعل بلا فاعل کے ہو سکتا ہے؟!

جواب فصل ہفتم

(خدا دنیا نہیں پیدا کر سکتا)

مصنف صاحب خدا دنیا پیدا نہیں کر سکتا یہہ سرخی لکھہ کر اس بات پر زور دیا ہے کہ یہہ بجز (مشاہدہ) کے خلاف ہے۔ کہ انسان بغیر ماں باپ کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ لہذا دنیا کی قدامت کے خلاف سے کوئی دلیل نہیں دے سکتا۔ ہمارے لائق دوست نے باوجود اس امر کے کہ عقلی دلائل سے خدا دنیا کا پیدا کرنے والا نہیں ہے ثابت کرنے کو قلم اوٹھایا ہے۔ لیکن نہ معلوم کہ کیوں اس نوع بنوع صنعت کی جانب سے جو ہر ایک مرکب شے میں عیاں ہے عقل سے کام نہیں لیا جاتا۔ جبکہ یہہ بات بخوبی اور پر ثابت کی گئی ہے کہ جسقدر چیزیں ترکیب پذیر ہیں وہ ضرور کسی وقت کسی سے باقاعدہ اور باضابطہ مرکب ہوتی ہیں اور ہمکو بجز خالص مادہ کے جو قدیمی ہے کوئی شے ایسی نظر نہیں پڑتی۔ جسمیں صنعت نہ ہو اور وہ ایک سے زیادہ اجزا سے مرکب نہ ہو۔ جبکہ مشاہدہ اس بات کا شاہد ہے کہ بلا کسی کی ترکیب دینے کے کوئی جسم ترکیب پذیر نہیں ہو سکتا تو پرکرتی کے خلاف یہہ کہنا انسان جو مجسم کل کا نام رکھا گیا ہے اور ہزار ہا ذرات کا ایک ذخیرہ ترکیب پذیر ہے وہ بلا کسی کی ترکیب دیئے خود بخود ترکیب پذیر ہو گیا۔ اگر آپ ایک تدبیر بھی ایسی دلویں کہ بلا ترکیب دینے کے بھی صنعت خود بخود بنجاتی ہے۔ تو اسوقت آپ کی دلیل کی کچھہ وقعت ہو سکتی ہے۔ آپنے نمبر (۱۰) میں خداوند کے قادر مطلق کے ہونے پر اعتراض کیا ہے چونکہ ہمنے اسکو فصل ششم میں ثابت کر دیا ہے۔ کہ خدا کا قادر مطلق ہونا ایسا نہیں ہے۔ جیسا کہ مصنف کتاب نے خیال کیا ہے۔

(دیکھو فصل ششم) باقی اور بہت سے اعتراضات خداوند قادر مطلق کی نسبت مثل ایسکے کہ دنیا کے پیدا کرنے کے کیا غرض تھی۔ وغیرہ وغیرہ کئے ہیں جنکا جواب ستیارتھ پرکاش میں جو آگے ستیارتھ پرکاش کا بیان کیا جائیگا۔ لہذا اسجگہ قلم نظر کی جاتی ہے۔

جواب فصل دسویں

(انتظام دنیا میں خدا کا کچھہ دخل نہیں)

جواب فصل گیارہویں

(اگر خدا کو منتظم مانا جاوے تو انسان کے افعال کچھہ نہیں ہو سکتے)

جواب فصل بارہویں

(افعال کا نتیجہ خدا نہیں دے سکتا)

ان تینوں فصلوں کا جواب سرشٹی کرم جو آخر میں لکھا جائیگا۔ اسکے دیکھنے سے بخوبی سمجھہ میں آ جائیگا۔ کہ خدا کس طور سے اس دنیا کا منتظم ہے اور کس طور سے افعال کا نتیجہ دے سکتا ہے لہذا بوجہ طوالت اسجگہ لکھنا مناسب نہ سمجھا۔

فصل تیرہویں

(یہہ دنیا خواب نہیں ہے)

مجھہ کو مصنف صاحب کی رائے سے کلیتاً اتفاق ہے۔ کہ جو شخص اس دنیا کو بطور خواب کے مانتے ہیں۔ وہ بالکل غلطی پر ہیں گویا آفتاب کو خاک سے چھپانا چاہتے ہیں۔

راقم

ساہو برج رتن مرادآبادی

مادہ اور اُسکی قدامت

بجواب

گیان سورج اودے مصنفہ بابو سورج بھان منصف

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گزشتہ نمبر ۲

सतयमेव जेती नानतम

سچائی ہرگز پوشیدہ نہیں رہتی کسی پیرایہ میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ مصنف صاحب "گیان سورج اودے" کا یہہ دعوٰی کہ اِس دُنیا کا کوئی کرتا یعنی فاعل پرمیشور یا خدا نہیں ہے۔ لیکن اِس فصل میں آپنے اچھی طرح مان لیا ہے کہ جسقدر سیارات گردش ایک دوسرے کے خلاف کرتے ہیں وہ سب باقاعدہ ہیں۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ قاعدہ کسی چیز کا از خود بنجاتا ہے یا کوئی قاعدہ دان حسب ضرورت قاعدہ وضع کیا کرتا ہے۔ مشاہدہ اور تجربہ یہہ ثابت کرتا ہے کہ بلا کسی کے وضع کیے کوئی قاعدہ نہیں بن سکتا۔ آپ ایک کلاک کو کھولکر اپنے سامنے رکھیے اور اُسکے پرزوں پر نگاہ ڈالیے کہ وہ سب پرزے ایک دوسرے کے مختلف چل رہے ہیں۔ گویا پورا نمونہ سیارات کی مختلف چال کا سامنے موجود ہے۔ تو کیا کوئی صاحب یہہ فرماینگے کہ یہہ قاعدہ جو مختلف چال کا اُنمیں ہے وہ از خود اُس مادی شے پتیل نے اختراع کرلیا۔ اسکا جواب نفی میں ہوگا کیونکہ مادہ میں قوت فہم و ادراک کی نہیں ہے اور قاعدہ کا تعلق علم و ادراک سے ہے۔ لہذا سیارات کی حرکت مختلف طور پر ہے۔ جو ہی اُس کے بنانے والا کوئی دوسرا ہے جسکو جس نام سے چاہو نامزد کرلو۔ لیکن بغیر اُس کے قاعدہ مقرر نہیں ہو سکتا اگر ایسا نہ مانا جاوے۔ تو میں سوال کرتا ہوں کہ چاند سورج جو اپنے قاعدہ سے ایک ایک دوسرے کے خلاف چال چل رہے ہیں۔ یہہ قاعدہ کس طور سے اختراع ہوا۔

جواب فصل ہفتم

سورج زمین اور جملہ سیارات قدیم ہیں

لائق مصنف صاحب نے اِس فصل میں تمام اشیا، موجودات سورج و چاند و سیارہ و درخت وغیرہ کو ہیئت مجموعی یعنی اِس شکل سے جس شکل میں کہ اب موجود ہیں قدیم یعنی ازلی ہیں یعنی یہہ کل اشیاء مذکورہ مجسم میں قدیم مانا ہے۔ غور کرنیکی جگہہ ہے کہ اگر آپ کسی رسائن ودیا کے جاننے والے سے دریافت فرمائیں کہ جسقدر اجسام آنکھ کو محسوس ہوتے ہیں۔ وہ ذرات کا مجموعہ ہے یا بہ ہیئت مجموعی وہ ایک شے ہے اگر ذرات کا مجموعہ ہے۔ جو کہ اور کسی نے اسکو ترکیب دیا ہے۔ اور ترکیب شدہ چیز کبھی قدیم یعنی ازلی نہیں ہو سکتی۔ اور جو ازلی نہیں ہے۔ وہ ابدی بھی نہیں ہو سکتی۔ لہذا یہہ کل اجسام نہ قدیم ہیں۔ اور نہ ہمیشہ ایک ایک صورت پر رہ سکتے ہیں۔ یہہ بات محتاج دریافت نہیں ہے بلکہ ہر ایک شخص جسکو کچھہ بھی عقل ہے۔ جانتا ہے۔ کہ ہر ایک شے سوکشم (لطیف) مادہ سے ملکر کثیف ہوئی ہے۔ اور یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو چیز چند اجزاء سے ملکر بنا کرتی ہے وہ کسی زمانہ میں بگڑ بھی جایا کرتی ہے۔ اُسی کا نام مرنا بگڑنا ناش ہونا یا معدوم ہو جانا ہے امتحان کیواسطے ایک موم کی بتی کو روشن کیجئے تو وہ آہستہ آہستہ جلکر بالکل غائب ہو جاویگی جسکو کہینگے کہ بتی نہیں رہی۔ کیا چیز غائب ہو گئی موم بتی کی شکل۔ کیونکہ جس مادہ سے وہ بنی تھی وہ معدوم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ قدیم ہے اِس سے یہہ ثابت ہوا۔ کہ جتنی صورتیں ہیں وہ ہمیشہ تبدیل ہوکر مادہ اصلی کی طرف رجوع کر جایا کرتا ہے۔ جسکو پرکرتی یا مادہ کہتے ہیں چنانچہ ایسا ہی مصنف صاحب رسالہ مذکور نے بھی مانا ہے۔ کہ " مادہ کی حالت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ " مادہ کی ذاتی صفت تو کبھی تبدیل ہو سکتی نہیں۔ اِس سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صفاتی جو شکل ہے۔ وہ تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔ اور سچ بھی ہے۔ جبکہ قاعدہ ایسا بتلا رہا ہے۔ تو کس طور سے کوئی علیم عقل والا کہیگا۔ کہ یہہ کل اجسام سورج چاند وغیرہ ایسی ہی مجموعی حالت سے قدیم ہیں۔ ہاں جو چیز مادہ قدیم ہو نیکے اور پرواہ رویہ سرشٹی کے ہونے سے یعنی سلسلہ وار دُنیا کے ہونے اور بگڑنے سے قدیم کہلاتی ہے۔ جیسا کہ آپنے بھی قبول کیا ہے کہ مادہ اِسکے علاوہ فصل اول میں صاف طور سے ثابت کردیا ہے کہ مادہ قدیم ہے۔ اِس سے بھی دُنیا کی قدامت ثابت ہوتی ہے۔ " اِسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ دُنیا کا سبب جو مادہ ہے وہ قدیم ہے۔ اور چونکہ وہ الواع الواع اقسام سے تشکل پذیر ہے۔ لہذا وہ کسی وقت میں تشکل پذیر ہوا ہے اور نابود بھی یعنی کسی وقت اُسکی صورت بھی تبدیل ہو جاویگی۔ اب رہی یہہ بات کہ ایک

دوسری شے کا ایسا تعلق ہے۔ کہ وہ بغیر ایک دوسرے کی کارروائی نہیں ہو سکتی اسکو میں بھی مانتا ہوں۔ اسکی مفصل شرح آخر میں جہاں سرشٹی کرم لکھا جائے گا۔ عرض کرونگا۔ لیکن مرد و عورت کا جسم چند ذرات کا مجموعہ ہے۔ وہ کسی طرح سے ازل سے ایسی حالت میں نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ وہ ترکیب پذیر شے ہمیشہ کسی وقت میں ترکیب دیجاتی ہے جسکے واسطے زمانہ کی ضرورت ہے۔ اور ایک وقت میں وہ شے اجزا کے جدا ہونے سے حالت تغیر کی قبول کر لیتی ہے۔ لہذا کل اشیاء مرکبہ بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں۔ اسلئے مرد و عورت کے جسم قدیم نہیں حادث ہیں

منقولات

لالہ فتح چند پلیڈر جہلم نے ایک سوشیل کانفرنس چکوال میں قائم کر کے ۲۹ و ۳۰ نومبر ۱۸۹۶ء کو اسکا اجلاس کیا جسمیں چند ضروری پروپوزل بتفصیل ذیل بغرض اصلاح رسومات و کمی اخراجات پیش کئے گئے۔

(۱) شادی۔ اسمیں ۹ پروپوزل رکھے گئے ہیں جنمیں سے پہلے بغرض کمی اخراجات ایک ادنے درجہ کے آدمیوں کے لئے ناچ کی ممانعت۔ دوسرے شراب خوری کی ممانعت تیسرے خیرات کا اندازہ۔

(۲) موت۔ اسمیں تین پروپوزل رکھے گئے ہیں جنمیں سے دو بغرض اصلاح رسومات تیسرا ادنی درجہ کے آدمیوں میں ایک لوتھے آدمی مرجانیکے بعد جو رانگ وغیرہ کرایا جاتا ہے اسکی اصلاح۔

(۳) متفرق (۱) خیرات زندہ پوسے لنگڑوں وغیرہ کو جنکی امداد میں مستقل ہوں دیا جانا۔

(۲) بچوں کو زیور پہنانے کی ممانعت

(۳) لڑکی اور لڑکوں کی تعلیم کے انتظام کے لئے سرمایہ کا جمع کرنا۔

(۴) دختر فروشی کی ممانعت۔

(۵) کار و بار شادی ہر دو فریق کے متعلق مفاد سوچ سمجھ کر کرنا۔

(۶) دہرمسالہ اور ٹھاکر دوارہ وغیرہ کیواسطے ایک محافظ مقرر کرنا۔ جو کہ انکے پوجاریوں کا چالچلن وغیرہ کا نگران رہے۔

ازہمدرد ہمیشہ لاہور

رسید زر اخبار و چھپوائی

سکرٹری آریہ سماج مزرا پور
رائے گنگا رام صاحب بجنور
لالہ دیوا سنگھ عرائض نویس ہوشیارپور
لالہ امراؤ سنگھ رئیس لودہانہ
لالہ دولت رام صاحب لودہانہ
لالہ رلا رام صاحب داروغہ چنگی چمن
لالہ دیوان چند اوورسیر انہار جھنگ
لالہ راجہ رام صاحب پٹیالہ
لالہ دوارکا ناتھ صاحب سکرٹری آریہ سماج انبالہ
لالہ سری رام صاحب کیپور چھبر امرتسر
لالہ گورکھ رائے پسرور
لالہ مہر چند اسسٹنٹ سرجن وکیل سہارنپور

مسٹر شمبو ناتھ باہری گجرات
لالہ کاشی ناتھ انبالہ چھاؤنی
منشی رحیم بخش گکیانہ
آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب چھپوائی
لالہ امر ناتھ بھاٹیہ لاہور
سکرٹری آریہ سماج شکرپور
لالہ بھیرو مل کپور ریاست پٹیالہ
لالہ رگھناتھ سہائے حصار
لالہ گھیر دیال صاحب اوورسیر میرٹھ
پنڈت بھگت رام صاحب لودھراں
سردار لہنا سنگھ سب اوورسیر جھنگ
لالہ منشی رام سکرٹری آریہ سماج جنید
پنڈت پرمانند بابت چھپوائی
لالہ چھجو مل کلرک سررشتہ تعلیم جالندہر
ایضاً بابت چھپوائی خود
ایضاً بابت چندہ اخبار خود
لالہ لیکھو رام صاحب چنیوٹ
لالہ رام ناتھ چوپڑہ لودہانہ اشتہار
سردار میا سنگھ آہلووالیہ بٹالہ اشاعت اشتہار

ادھم لابھ کا موقع

بر موقعہ سالانہ جلسہ آریہ سماج جالندہر و فیروز ہوشیار ہو۔ سنڈل گر بھی جو کل سماجوں میں روز روشن کی طرح مشہور ہے۔ بجائے ۲ فی سنڈل کے نقد قیمت پر صرف ایک روپیہ فی سنڈل فروخت کیا جاویگا۔ آشا ہے کہ سجن بھاشہ ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھکر بہت سے سنڈل خرید کریں گے ٭

المشتہر آپ لوگوں کا سیوک
رام ناتھ چوپڑہ لودہانہ پنجاب

آریہ سماج جالندھر کے نویں سالانہ جلسہ کا پروگرام

۲۶- دسمبر ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳- پوہ سمت بدھوار

صبح

۸ بجے سے ½۸ بجے تک ہون

½۸ سے ۹ بجے تک بھجن و وید پاٹھ

۹ سے (۹-۴۵) تک اوپاسنا و اوپدیش

(۹-۴۵) سے ۱۰ تک بھجن

۱۰ سے (۱۱-۱۵) لکچر پنڈت کرپا رام جی ایڈیٹر ویدپرچارک

(۱۱-۱۵) سے ½۱۱ تک بھجن

آرتی ہوکر جلسہ برخاست

شام

۱ بجے سے ½۱ تک بھجن

½۱ سے ۴ تک عیسائی صاحبان و سناتن سبھا سے

شاستر ارتھ مضامین (سناتن سبھا سے)

مورتی پوجا شرادہ وغیرہ اور عیسائی

صاحبان سے مسیح کی الوہیت۔

۴ بجے سے (۴-۱۵) تک کنیائیں بھجن گائینگی۔

(۴-۱۵) سے ½۵ تک لکچر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

½۵ سے (۵-۴۵) تک بھجن

آرتی ہوکر جلسہ برخاست

۲۷- دسمبر ۱۸۹۴ء مطابق ۱۴- پوہ سمت اتوار

صبح

۸ بجے سے (۸-۲۰) بجے تک ہون

(۸-۲۰) سے (۸-۵۰) بجے تک وید پاٹھ و بھجن۔

(۸-۵۰) سے ½۹ تک اوپاسنا و اوپدیش

½۹ سے (۹-۴۰) تک بھجن

(۹-۴۰) سے (۱۰-۱۰) رپورٹ آریہ سماج جالندھر

(۱۰-۱۰) سے (۱۰-۲۰) استریئیں بھجن گائینگی۔

(۱۰-۲۰) سے (۱۱-۲۰) لکچر

بھجن و آرتی ہوکر جلسہ برخاست

شام

۲ بجے سے (۲-۱۵) بجے تک بھجن

(۲-۱۵) سے (۳-۱۵) لکچر پنڈت آریہ منی جی

(۳-۱۵) سے (۳-۲۵) بھجن

(۳-۲۵) سے ۵ تک اپیل وید پرچار فنڈ ماسٹر آتما رام جی
سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔*

۵ سے (۵-۱۵) پردھان مہاشہ آریہ سماج جالندھر کا ایڈریس۔

(۵-۱۵) سے (۵-۳۰) تک بھجن

آرتی ہوکر جلسہ برخاست

*(نوٹ) مہاشہ پردھان آریہ سماج جالندھر کی آگیا بنا کسی صاحب کو جلسہ کے موقعہ پر سماج مندر میں کسی فنڈ کے لئے بھکشا مانگنے کی آگیا نہیں (بغرض تعمیل رزولیوشن انترنگ سبھا آریہ سماج جالندھر مورخہ ۶- اکتوبر ۹۴ء)

استری سماج کا جلسہ

استریوں کی نشست کا خاص انتظام کیا گیا ہے

بمکان لالہ منشی رام جی

۲۸- دسمبر ۹۴ء مطابق ۱۵- پوہ سمت بروز شکر ہوگا- ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک استریئیں ہی بھجن گائینگی- وید پاٹھ اور ہون کرینگی- اور اسمیں اوپدیش شریمتی بی بی گورہ دیوی جی ادھیاپکا آریہ کنیا پاٹھ شالا جالندھر- شریمتی سندری جی- وید کماری جی اور بھاگو لی جی کے ہونگے-

دیوراج سکرٹری آریہ سماج جالندھر شہر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

——پنڈت لعل من اوپدیشک نے ۹ سے ۱۵ دسمبر تک پھر حافظ آباد میں ہی ویدک دھرم کا پرچار کیا سوائے ایک بارش کے جبکہ بارش ہو رہی تھی پنڈت جی قریباً ہر روز لکچر دیتے رہے۔ اور کبھی کبھی رات کو وید بھاشیہ کی کتھا بھی کرتے رہے ایک نام کرن سنسکار بھی ویدک ریتی سے کرایا۔ ایک پورانک پنڈت سے بھی شاستر ارتھ کے لیئے سنسکرت میں لکھا پڑھی ہو رہی ہے۔ ویاکھیانوں میں ۴۰۰ سے ۷۰۰ تک حاضری ہوتی رہی۔

——پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے ۳-۴ اور ۵ دسمبر کو پشاور میں دھرم کی ضرورت - وید کی حفاظت - آریہ ورت کی مذہبی تواریخ - پر ویاکھیان دیئے - راولپنڈی ۹ دسمبر کو پہونچے - وہاں ویاکھیان کا پربندھ نہ ہونے کے کارن اپنے گھر موضع کہوٹہ کو روانہ ہوئے - وہاں لالہ چند بھجن گانیوالے کو ساتھ لیگئے تھے - وہاں دو روز دھرم پرچار ہوتا رہا - وہاں سے گوجر خاں پہونچکر راستے میں دھرم چرچا کرتے ہوئے - چکوال پہونچے وہاں سے پرچار کرکے راستہ میں پرچار کرتے ہوئے پنڈت جی جالندھر آریہ سماج کے جلسہ پر ۲۵ دسمبر کو آ کر شامل ہونگے۔

——پنڈت رام رتن جی مالیر کوٹلہ میں پرچار کر رہے ہیں۔

——۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو پنڈت کرپا رام صاحب آنریری اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے امرتسر سماج میں ایک منوہر ویاکھیان دیا۔

ایک ادھیاپک کی ضرورت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لیئے ایک ایسے ادھیاپک کی ضرورت ہے - جسکی ویاکھیان شکتی عمدہ آریہ اصول کا قائل ہو - تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار علاوہ سفر خرچ - حسب لیاقت - درخواستیں کسی پریسیڈنٹ آریہ سماج کی معرفت تصدیق ہو کر لالہ آتما رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام آنی چاہیئے۔

المشتہر
آتما رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سماجک خبریں

——لالہ سنت رام ممبر آریہ سماج پیانی لور کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ لالہ صاحب نے ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیئے۔

——لالہ سرنداس ممبر آریہ سماج پیانی لور کی والدہ کا دیہانت ہو گیا سنسکار ویدوکت ہوا۔ چونکہ لالہ سرنداس جی آجکل اس موقعہ پر موجود نہیں تھے - اسلیئے سارا سنسکار کے خرچ کا بوجھ آریہ سماج نے اپنے سر پر اوٹھایا۔

——ٹھاکر گرادھر سنگھ ورما کی ہمشیرہ کا بواہ سنسکار کنور ادیا سنگھ ورما خلف ٹھاکر نہال سنگھ ساکن چھاندوگ سے ویدوکت ہوا

——نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے - کہ لالہ گوپالداس پلیڈر امرتسر حال پرچارک پارٹی کے ہیڈ اور لالہ لعل چند ایم اے کے (جو کہ سنسکاروں میں وقتاً فوقتاً اپنی کمزوری دکھلاتے رہے ہیں) بھائی کی پتنی کا دیہانت ہو گیا کل رسومات گرڑ پوران کے مطابق ادا کی ہوئی - ہم جہاں لالہ صاحب کے رنج میں شریک ہوتے ہیں - وہاں ہم آنکے باوجود ہونے ایک لیڈر کے کمزوری پر افسوس کیئے بنا نہیں رہ سکتے - مفصل پھر کبھی لکھینگے۔

تازہ خبریں اور رائیں

——شاہنشاہ جرمنی ایک کتاب لکھ رہے ہیں - ہمارے دیش کے مہاراجے انگریزی ناچ پرست ہو رہے ہیں۔

——پریسیڈنٹ حال ممالک متحدہ امریکہ ایسے جفاکش ہیں - کہ خواہ کیسی ہی سخت سردی کیوں نہ پڑے - آپ دستانے ہرگز نہیں پہنتے۔

——مس سوراب جی جو امتحان بیرسٹری پاس کرکے ولایت سے آئی ہیں - ایک بمبئی یونیورسٹی کی قانونی ڈگری کا امتحان دینگی۔

——فرانس میں کوشش ہو رہی ہے - کہ قدرتی زندگی بسر کرنے کے تجربے کیئے جاویں - اور بھلا لوگوں کو اپنی حاجتیں کم کرنیکا اوپدیش ہو ہمارے دیش میں قدرتی زندگی کی جگہ مصنوعی زندگی دخیل ہوتی جاتی ہے۔

——ملک ہسپانیہ میں ضعیف الاعتقادی کا یہاں تک زور ہے - کہ منگل کا دن سفر اور بواہ دونوں کے لیے منحوس سمجھا جاتا ہے ۔

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے ۱۶ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

اور

قریب قریب ادھی روز مشتریان باشان کیخدمتمیں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کی عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹیکل سوشیل مارل مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں وتار برقیاں و احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پُر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رامچند صاحب ویش مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے معہ محصول للعہ اور شہر والوں سے تین روپے چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھاویں۔ جو صاحب خریداری منظوری فرماکر قیمت سال آئندہ پیشگی عطا فرماوینگے انکو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں بپتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ درما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مست درپن

[اگرچہ بہوجب بہا ئیونکو عیسائی صاحبان کے پہندہ سے بچانا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے]

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی جوروئیں۔ حضرت مسیح کی بدمزاجی۔ مرقس یوحنا۔ حضرت مسیح کی بدچلنی۔ سبت کے روز کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت کے رو سے خودکشی کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے معجزوں کی اقسام۔ بائبل کا خدا۔ خشم عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کسطرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ ریمونیہ یا سیونی بائی کنیز۔ رومن کیتھولک۔ یونی ٹیرین۔ ملکانیہ۔ پروٹسٹنٹ انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ احتمال حضرت موسیٰ کی کتاب۔ شعیا کی کتاب حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی

کتاب۔ عیسوی۔ انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ بعد میں قوم کی خدمت اپیل بہت پر تاثیر الفاظمیں دا کی ہے یہ ایک سو ارسٹھ صفحہ یعنی ۸ جزو کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے اور برائے فروخت موجود ہے باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونیکے قیمت صرف ۸ ر معہ محصول ڈاک اسر بذریعہ ویلیو پے ایبل ۱۱ر خرچ ہوگا مگر بلپن جلد سے زیادہ خریدنے پر بیس فیصدی کمیشن جو صاحبوں خریداری منظور ہو جلد خرید فرماویں ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا المشتہر کشن سروپ ورما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بارہ بارہ روپے سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکثر جاتی ہے جیسا کہ اچھی طرح نہیں ہوتا اور بارہا کہ وقت پیدا بھی ہو جاتی ہے کہ کمساز پتھر بنانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے

پتھر بنوانے ہیں جسکے سبب بہت ہرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کیلئے ہمنے سیاہی تیار کی ہے جو روانگی میں ہوشیار اور جمادگی یہہ کیفیت ہے کہ جیسے پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے تو نقش کالحجر ہوجائے۔ اس سیاہی نے اُن نقصوں کو رفع کردیا استعمال میں نہایت قابل قدر ہے چنانچہ خریدی اکی تعریف منشی جگت نرائن صاحب مہتمم لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار المشتہر کشن سروپ ورما مہتمم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہوگیا ہے اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور رمنا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و ترکیب بخوبی وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام معہ ہندی پیدائش ملک موسم شباہت استعمال پھل پھول رنگ اقسام و نقشہ وغیرہ دیا ہے مضامین اسکے فسانہ کے علاوہ پیدا ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانہ درخت (۳) پھل کے چھوٹے درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانہ درخت (۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) بیلدار درخت
(۱۲) کھجور دار درخت (۱۳) درختان نادر (۱۴) جنگلی درخت
(۱۵) متفرقات درخت صعانجہ وغیرہ (۱۶) انتظام و ترکیب باغبانی
(۱۷) نوٹ منتخبات

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو تبت لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے - امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے - آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمے کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکٹ مرحمت فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے (للعہ) خالص مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ - خرچ ڈاک ذمہ خریدار جس شیشی پر ممیری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیئے -

المشتہر پروفیسر سیا سنگھ آہلووالیہ - بمقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر سیا سنگھ صاحب بندہ نواز تسلیم مزاج شریف - میں نے کئی ایک مریضوں کیواسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا - حد درجہ کا مفید ہوا بافراغت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی - سرخی چشم وغیرہ کے کھجلی - ٹیس اور ٹیڑھی آنکھ - شروع کثرت یعنی ابتدائی موتیا بند میں بھی مفید ہے - بینائی کو طاقت دیتا ہے - بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے - ڈاکٹر ریاض الدین بمقام نگر اٹک ضلع جھنیا - سرحد ملک چین مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۶ء -

(۲) جناب پروفیسر سیا سنگھ صاحب عرض یہہ ہے کہ میں نے پیشتر اسکے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا اس سرمے نے اکسیر کا حکم کیا جسقدر اس سرمے کی تعریف کیجاوے کم ہے - اب آپکو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماویں ڈاکٹر سدا رام ہاسپٹل اسسٹنٹ متھرا گڈھ راجپوتانہ مورخہ ۲ - اگست ۱۸۹۶ء

(۳) جناب پروفیسر سیا سنگھ صاحب - میں نے آپکے ممیرے کے سرمے بہت مختلف مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی جہانتک میرا خیال ہے میں اس سرمے سے بڑھ کر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کیواسطے ضرور استعمال کریں کیونکہ اس سرمے سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کے امراض کیلئے فائدہ بخش نہیں ہے میں پروفیسر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو اسقدر سستے داموں پر رکھکر خلق خدا پر احسان کیا ہے اور جسکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے - ڈاکٹر خیر الدین شال - ڈویزنل میڈیکل آفیسر شفاخانہ اوڈیبام - ملک آسام مورخہ ۱۴ - جولائی ۱۸۹۶ء

(۴) جناب سردار صاحب - بندگی - آج ۲۴ - ستمبر کو آپکا اشتہار بملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گذرا - اسپر آں بیگم صاحبہ نے مجھکو حکم دیا کہ دو تولے سرمہ ممیرہ جلد طلب کرو اسلئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بدیدن خط ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جو فی تولہ دو روپے ہے روانہ کریں بذریعہ ویلیو پے ایبل - اگر یہہ سرمہ مفید پڑا تو پھر دس بیس تولے کیواسطے حکم ہوگا الراقم نواب علیشاہ - پرائیویٹ کلرک بیگم صاحبہ بہاولپور مورخہ ۲۴ - ستمبر

(۵) جناب سردار صاحب بندگی - پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ کا بذریعہ پوسٹ آفس بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۶ء کو پہنچگیا استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا اسلئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ ۳ تولے اور بذریعہ پارسل روانہ فرمادیں نواب علیشاہ پرائیویٹ کلرک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱ - اکتوبر ۱۸۹۶ء

پانچہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے

حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات دوا

نام دوا	کیفیت
[illegible]	اکسیر ہے امراض عصبی ضعف حافظہ کے لیے جو کثرت خوشیات سے ہو گئے ہوں … کو دور کرتا ہے
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا شبہ دست آئے زیادہ ہوتی ہیں … بہرہ میں کام ہو جاتا ہے قیمت چار آنہ
[illegible]	ہر گھٹنے میں درد کم جلن - بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے - قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	علاوہ خوشبو کے علاوہ … زکام - درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے - فی شیشی …
[illegible]	دانتوں کو ہلنے … سے بچاتا ہے … کی خرابیاں … قیمت … تولہ …
[illegible]	معدہ کی اصلاح - حافظہ بنیائی - بخار - خارش - سرخی … دور کرتا ہے …
[illegible]	اکثر بار پیشاب کا آنا - تشنگی - لاغری … خرابی جگر - پیدائش … دور کرتا ہے - فی تولہ …
[illegible]	نفخ شکم - قراقر - ورم جگر - یرقان - دل کا دھڑکنا - خرابی گردہ - درد پیٹ کو دور کرتا ہے …
[illegible]	سو کا درد - جیسا بھی ہو بادی و دموی … جاتا رہتا ہو - قیمت دو روپیہ
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف … چھوڑ … قیمت فی تولہ …
[illegible]	زخم - ناسور - خنازیر - بگھنڈر - زخم میں کیڑے پڑنے … دور کرتا ہے …
[illegible]	چار پانچ منٹ میں … لطف یہ کہ …
[illegible]	دماغی بخار … جیسی … جلد … دور ہو جاتے ہیں - قیمت فی تولہ …
[illegible]	جو علامات قانون قدرت … کو …

کتاب الوقوع امراض کی بہت … اگر آپ سائنٹیفک دیکھنا چاہو تو بحث … ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے - رسالہ دافع آتشک … ایک ہی … رسالہ … طبیب چہارم … المجربات من المسکرات و رسالہ … اطبع …

المشتہر حکیم و ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ … حافظ … لاہور … دروازہ

ڈاکٹر برمن کی نا امیدی کی اکسیر دوا

بہت مدتوں سے ایک … کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا - لیکن تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے … جن کی بات کرنے سے یا … کوئی خرابی آ گئی ہے … کسی طرح کا نقص … کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے … اصلی حالت میں آ جاتا ہے - اس گولی سے … کی بیماری بے آرام ہو جاتا ہے - طلاء فی شیشی … گولی فی شیشی … عدد …

عرق کافور مصفیٰ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ … ہیضہ سے … مرض ہیضہ … کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے - … ایک شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے - ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے - علاوہ ہیضہ کے … کو آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی شیشی …

المشتہر گوپال لال برمن دہلی

ست صرصر … جالندھر

… کا بنایا ہوا عرق … اس کا امتحان … ہم نے … کی … میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹوگرافی

… ایک … کتاب …

… کر کے فوٹوگرافی سیکھئے … کو … صاحب … ہے … بہت … ہے … اسے پڑھ کر … کمیشن بھی دیا جاوے گا - ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

المشتہر کندن لال … سیدہ کمپنی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے … ہیں … نقد قیمت … پیشگی …

کشتہ نقرہ - اس کے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے - رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے ہر قسم کی کمزوری کو بخاصیت مفید ہے - پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے - جو لوگ طاقت … ہو چکے ہیں انکو ضرور تجربہ آزمائی کرنی چاہیئے - خوشبو … کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہو گئے ہیں - اسکے تدارک کے لیے بہ اکسیر ہے … کے حق میں اکسیر ہے … دوائی بھیجی جاوے گی - قیمت فی تولہ …

روغن … - … ہو گئے ہیں … نہایت مفید ہے … درست ہو جاتے ہیں … فی تولہ چار روپیہ

دوائی آتشک - آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا … کیوں نہ ہو … زخم بھی ہو گیا ہو … درست … دور ہو جاتا ہے - قیمت خوراک …

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ نیا یا پرانا کیسا … ہی کیوں نہ ہو … فائدہ ہوگا - اسکے استعمال سے … دور ہو … قیمت فی تولہ …

المشتہر حکیم … مجربات پنجاب

نمبر ۲۹ | مطابق ۱۵ پوہ سمت ۱۹۵۵ بکرمی مطابق ۲۷ - دسمبر ۱۹۳۲ء روز ... جالندھر شہر | جلد ۶

یجروید ادھیائے ۳۱ - منتر ۶

तस्माद्यज्ञात्सर्वहुतः सम्भृतं पृषदाज्यम् । पशूँस्ताँश्चक्रे वायव्यानारण्या ग्राम्याश्च ये ॥६॥

[illegible] سب کے گرہن کرنے یوگیہ پوجنیہ ہوتا ہے سب دہی گھی وغیرہ ہوگیہ کے لائق [illegible] اوتپن کئے۔ جو کہ بن اور گرام کے وایو کے موافق تیزی رکھنے والے پشوؤں کو اوتپن کرتا ہے۔" اس منتر کے پہلے اور دوسرے حصے کی سنگتی لانا کچھ کٹھن نہیں ہے۔ دہی وغیرہ ہوگیہ پدارتھ کس سے اوتپن ہوئے؟ جس نے کہ بن اور گرام کے پشوؤں کو اوتپن کیا۔ پس جبکہ بھومی اوتپن ہو چکی اسکے گربھ کے اندر سے نکلنے والے پدارتھوں کے بعد پشو سرشٹی کا ظہور ہوا۔ انکی تیز رفتاری کی وایو سے مشابہت دی گئی ہے۔ جس طرح کہ وایو کبھی مند اور کبھی تیزی سے چلتی ہے۔ اسی طرح کم و بیش تیزی رکھنے والے جانور پیدا ہوئے انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک جو ہمیشہ بن کو ہی پسند کرتے ہیں۔ دوسرے وے جو کہ گرام میں آسانی سے لائے جا سکتے ہیں۔ ان جانوروں سے جتنے ہوگیہ پدارتھ منشیہ کو پراپت ہوتے ہیں انکا خاتمہ وہی پر ہوتا ہے۔ پس پرتھوی کے بعد پشو سرشٹی اور ان سے دودھ وغیرہ ہوگیہ پدارتھوں کا آغاز ہوا۔ اوم شم۔

ست دھرم پرچارک

دیانند کا وید بھاشیہ اور اسکی رکشا

نمبر ۲

ہمنے وعدہ کیا تھا کہ مہرشی دیانند کے وید بھاشیہ کی چھپائی کے متعلق شرومنی اوپکارنی سبھا نے جس طرح پر اپنا فرض ادا کیا ہے اسکی پڑتال ہم آئندہ کرینگے۔ ہمارے ناظرین بخوبی جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماجوں اور آریہ سماجی پرشوں کے بھاشیہ کا کام ہمنے کبھی نہیں کیا۔ اور یہ اسلئے کہ ہم اخباروں کو سدھار کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور سدھار تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ اپنی کمزوریاں معلوم ہوں۔ اور انکے دور کرنے کی خواہش بھی ساتھ ہی موجود ہو پس ہمارے ناظرین سمجھ لیویں گے۔ کہ اس مضمون میں بھی پروپکارنی سبھا کی تعریف کے راگ نہیں گائے جائینگے۔ کیونکہ سبھا کے ممبر ایسے کمزور دل نہیں ہیں۔ جنکو اپنے فرض کی طرف متوجہ کرنے کے لئے انکی خوشامد کی ضرورت پڑے۔ بلکہ جو جو نقص وید بھاشیہ کی چھپائی میں پیدا ہو گئے ہیں وہ ظاہر کئے جائینگے۔ اور انکے دور کرنیکا اپائے ڈھونڈنے کی کوشش کیجائیگی۔

قبل اسکے کہ ہم وید بھاشیہ کے اس حصے کی پڑتال کریں۔ جو کہ چھپ چکا ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ معلوم کیا جاوے کہ سوامی دیانند وید بھاشیہ کے متعلق کیا کچھ لکھ گئے ہیں۔ ویدوں کا بھاشیہ آرمبھ کرنے سے پہلے سوامی جی نے ویدوں کی ایک بھومکا لکھی تھی۔ جو کہ رگویدادی بھاشیہ بھومکا کے نام سے مشہور ہے۔ اور علاوہ اسکے یجروید کا سالم اور رگوید کے چھ اشٹکوں یا سات منڈلوں کا بھاشیہ کرنے کے بعد سوامی جی مہاراج کا دیہانت ہو گیا۔ وید بھاشیہ مدت سے چھپکر شائع ہو چکی ہے۔ یہاں تک کہ اسکی طبع دوم کی نوبت پہنچی ہے یجروید سالم چھپکر اب نصف قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ اور رگوید بھی تیسرے اشٹک تک پہنچ چکا ہے۔ ان گرنتھوں پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہر ایک منتر کے ارتھ کرنے میں سنسکرت اور ناگری بھاشا دونوں کا استعمال کیا گیا ہے [illegible] ۱۹۱۵ء کے زمانہ تک ہمارا یہی خیال تھا کہ سنسکرت بھاشیہ اور اسکا ناگری میں ترجمہ کل کا کل مہرشی دیانند کا کیا ہوا ہے۔ اور اسی لئے جبکہ ان ایام میں پنڈت لیکھ رام جی مشہور آریہ مسافر نے ناگری کے ترجمے کی غلطیوں کی طرف آریہ پبلک کو متوجہ کیا۔ تو ہمارے لئے اس سوال کا حل نہایت ہی مشکل معلوم ہوا کہ آیا مہرشی کے کئے ہوئے ترجمہ میں کسی کو کمی بیشی کرنے کا اختیار بھی ہے یا نہیں لیکن ہمیں سخت تعجب اور ساتھ ہی اسکے نہایت

خوشی ہوئی۔ جبکہ ہم نے اسکے بعد ویدبھاشیہ کے نوین انکوں پر یہہ نوٹس چھپا دیکھا۔ کہ ناگری بھاشیہ میں ترجمہ منترانکے نشئے پنڈت کرتے رہے ہیں۔ مہرشی دیانند کرت کیول سنسکرت کا حصہ ہے۔ پنڈت شام جی کرشن ورما ایم اے آریہ پبلک کے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے کہ پراوپکارنی سبھا کے ادہکاریوں کی آنکھیں اس نشہ میں کھولیں۔ اور بڑا زور دیکر مندکرہ صدر نوٹس نکلوایا۔

پنڈت لیکھرام جی کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ پراوپکارنی سبھا کو بھی ہلنا پڑا۔ اور سبھا کی طرف سے یجروید کے پڑتال کرنیکا کام آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے سپرد ہوا۔ پنجاب کی سبھا نے اس کام کو چند ایک آریہ پرشوں میں بانٹ دیا۔ جنمیں ہم بھی شامل تھے۔ لیکن افسوس کہ پھر کبھی نہ تو پراوپکارنی سبھا کی طرف سے کچھہ پرشتش ہوئی اور نہ ہی پنجاب کے آریوں نے اپنا فرض ادا کیا۔ لیکن پنجاب کے آریوں کی سستی کی ایک اور بھی وجہ تھی۔ پراوپکارنی سبھا کی طرف سے یجروید بھاشیہ کی پڑتال کی درخواست کے ساتھ ہماری پرتی ندہی سبھا سے یہہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ آیا ہم میں سے کوئی آریہ پرش ویدبھاشیہ کے نوین انکوں کے پروف دیکھنے کے لیئے اپنی خدمات دے سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اسکے جواب میں دو تین آریہ پرشوں کے نام لکھے گئے تھے۔ جنہوں نے اس سیوا کو سویکار کیا تھا۔ اور انتظار تھا۔ کہ اب پروف آتے ہیں۔ لیکن پروف بھیجنے کے بارے میں ہنوز روز اول ہی ہے۔ اس سے پنجاب کی آریہ پرتی ندہی سبھا نے شاید یہہ فرض کریکے کہ پراوپکارنی سبھا کو ان سے زیادہ مدد لینی منظور نہیں ہے۔ بالکل خاموشی اختیار کی۔

اب سوال یہہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ناگری ترجمے کی غلطیوں سے آیا کوئی خاص نقصان ہوا اگر یہہ غلطیاں صرف عبارت آرائی یا دیاکرن کی ہی ہوتیں۔ تو اتنی زیادہ وچار کرنیکی اسوقت ضرورت نہ ہوتی۔ کیونکہ ایسی غلطیاں دوسری بار احتیاط کے ساتھ چھاپنے سے بآسانی دور ہو سکتی ہیں۔ لیکن بھومکا اور ویدبھاشیہ کی جگہہ جگہہ ایسے ارتھ ناگری میں کیئے گئے ہیں۔ جنکا سنسکرت کی عبارت میں نام و نشان پایا نہیں جاتا اور ارتھوں کی اس کمی اور بیشی نے بعض جگھوں میں سدھانتوں میں ہل چل مچانے کی کوشش کی ہے۔ پنڈت لیکھرام جی نے جن غلطیوں کا حوالہ دیا تھا۔ ان میں ایک جگھہ تو سنسکرت کی عبارت میں کیول نام دیو شبد تھا۔ جسکا ترجمہ کرتے ہوئے پنڈتوں نے نام دیورشی لکھدیا۔ اور دوسری جگھہ سرسوتی شبد تھا۔ جسکا ترجمہ کرتے ہوئے سرسوتی ندی لکھا گیا۔ گویا پنڈتوں نے اپنی چالاکی یا اپنی جہالت کے باعث مہرشی دیانند کے اس سدھانت پر ہی پانی پھیرنا چاہا۔ کہ ویدوں میں خاص پرشوں یا مستقل آدمی کے اتہاس نہیں ملتے۔ انمیں سے جیسے کہ بلحاظ ضروریات اخبار مجبوراً مختصر کرنا پڑتا ہے۔ اسقدر گنجائش نہیں ہے کہ ویدبھاشیہ میں سے چھانٹ کر بہت سی اس قسم کی غلطیوں کو اجگہہ ظاہر کیا جاوے لیکن نمونہ کے طور پر ہم ذیل میں رگویدآدی بھاشیہ بھومکا میں سے پنڈتوں کے چھوڑے ہوئے چند حاشیے پیش کرتے ہیں۔ جن سے ہمارے ناظرین کو صاف معلوم ہو جائیگا کہ ان معدہ پرشوں نے کہاں تک مہرشی دیانند کے سدھانتوں کے بارے میں پبلک کو مغالطے میں ڈال رکھا ہے۔

(۱) رگویدآدی بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۲۱ پر یجروید کے ادھیاے ۲۱ کے منتر نمبر ۲۹ کی ویاکھیا کرتے ہوئے مہرشی دیانند نے انشن شبد کی ویاکھیا کرتے ہوئے لکھا ہے

अन्नशान

द्विती यमनश्ननमविद्यमान मश्नं भोजनं यस्मिन इति

جسکے ارتھ یہہ ہیں کہ ”دوسرا انشن یعنی اہار ہے۔ انشن لینے بھوجن کا جسمیں“ جسکا صاف مطلب یہہ نکلا۔ کہ جو بھوجن کی چنتیا نہیں کرتا تال کے لیئے مہرشی نے پرتھوی آدی لکھدیا لیکن ہمارے پنڈتوں نے یوں ارتھ کیا ہے۔ ”اور دوسرا انشن ارتھات جو جڑادی بھوجن کے لیئے بنا ہے“ ناظرین! ملاحظہ فرمائے کہ ایک لفظ کے ہیر پھیر سے مطلب کیسا الٹ گیا۔ مہرشی کا صاف مطلب یہہ ہے۔ کہ بھوجن کی چنتیا نہ کرنیوالے جڑ اور جیو سمبندہ سے رہت ہیں۔ لیکن پنڈتوں نے جیو سمبندہ سے رہت ان چیزوں کو بتایا کہ جو کہ بھوجن کے لیئے بنی ہیں۔ یعنی پھل سبزی آدی کہ پرتھوی کا درشٹانت ہی بتلا رہا ہے۔ کہ یہاں بھوجن کے لائق پدارتھوں سے مطلب نہیں ہے۔ کیونکہ پرتھوی کو آج تک کسی منشیہ نے بھوجن کی جگہہ استعمال نہیں کیا۔

پیارے ناظرین یہی منتر ہے۔ جسکو نسبتی ہیں جیو ہونیکی تائید میں بعض آریہ پُرش پیش کیا کرتے ہیں۔ اور آپنے دیکھ لیا کہ یہ دعوی کیول پنڈتوں کے ناگری ترجمے پر مبنی ہے۔ ورنہ بھاشیہ کار کی سنسکرت میں اس خیال کا کہیں پتہ بھی نہیں ملتا۔

(۲) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۳۰۵ پر بھاشیہ کار نے پُنر جنم کے لیے یجروید کے انیسویں ادھیائے منتر نمبر ۴۷ کا پرمان دیا ہے۔ اور اسکی تشریح کے لیے نروکت آدی کے حوالے دیے ہیں۔ اس منتر کے سنسکرت بھاشیہ میں دو پرکار کے جیو آتماؤں کا ذکر ہے۔

अस्मिन्संसारे पापपुण्य फलभोगाय द्वे मार्गौ स्तः। एकः पितृणां ज्ञानिनां देवानां विदुषां च द्वितीयः विद्याविज्ञानरहितानां मनुष्याणाम्॥

ارتھ " اِس سنسار میں پاپ اور پُن کا پھل بھوگانے کے لیے دو راستے ہیں۔ ایک پتروں گیانیوں۔ دیوں۔ وِدوانوں کا دوسرا ودیا بگیان رہت منشیوں کا " لیکن پنڈت بھاشیوں نے یہاں بہت سی من گھڑت عبارت داخل کرکے وہ وہ خیالات داخل کئے ہیں۔ جنکا کہ اصل بھاشیہ تھا وید منتر میں نام ونشان بھی نہیں ہے۔ پنڈت مہاشے اِس بھاشیہ کا ناگری میں یوں ارتھ کرتے ہیں " اس سنسار میں ہم دو پرکار کے جنموں کو سنتے ہیں۔ ایک منشیہ شریر کا دھارن کرنا اور دوسرا نیچ گتی سے پشو۔ پکشی۔ کیٹ

پتنگ۔ برکش آدی کا ہونا۔ منشیہ شریر کے تین بھید ہیں۔ ایک پتر یعنی اُرتھاٹ گیانی ہونا۔ دوسرا دیو ارتھات سب ودیاؤں کو پڑھکے ودوان ہونا۔ تیسرا مرتیہ ارتھات سادھارن منشیہ شریر کا دھارن کرنا وغیرہ "

اب بچار کا محل ہے۔ کہ پشو سے لیکر برکش ایک بھی شبد سنسکرت بھاشیہ میں نہیں آیا۔ اور اسلیے جو لوگ اِسجگہ سے برکشوں میں جیو کا ہونا اور یجروید کے ادھیائے ۱۲ کے منتر ۳۷ کی ویاکھیا کے ناگری ترجمے سے برکشوں میں جیو کا بھاو دیکھ کر مہرشی دیانند کے کتھن کا پرسپر ورودھ سمجھ کر بھسمت ہوا کرتے تھے۔ اُنکی آتما پر بڑا کا باپ کس طرح اٹھانے پڑے گا۔ اور منشیہ اور نیچ گتی کے بھید کا سنسکرت بھاشیہ میں پتا بھی نہیں ہے۔

پھر پتری اور دیو جو دونوں شبد ایکارتھ واچی سنسکرت میں بتلائے گئے ہیں۔ ان میں سن مانا بھید بتلانا وید ارتھ کو ہی اُلٹا کر دیتا ہے۔ کیونکہ وید منتر میں " چ " کا شبد سپشٹ پڑا ہوا ہے۔ آریہ سجن ہو گن! و چار و تو سہی کہ ایسے ارتھوں نے کتنے یگیا سو پرشوں کو ست پتھ کے گرہن کرنے سے نہ روکا ہوگا۔

(۳) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۲۰۹ پر نتیہ ہوم کے منتروں کی ویاکھیا کرتے ہوئے مہرشی دیانند نے سطر ۸ میں لکھا ہے۔

अग्निर्ज्योतिरित्यनेनैव तृतीयाहुतिर्देया तदर्थस्तु पूर्ववत्॥

ارتھ " اگر جیوتی وغیرہ اس منتر سے پھر تیسری آہوتی دینا۔ اسکا ارتھ اوپر کی طرح " اسکا ارتھ پنڈتوں نے یوں کیا ہے " تیسری ہون ہو کے پرنتو منتر سے کرنی " واضح ہے کہ یہ تیسرا منتر یعنی

अग्निर्ज्योतिर्ज्योतिरग्निः स्वाहा

معلوم ہوتا ہے کہ نیچ بھاشیہ درج کرتے وقت بھی اُس وقت کے لیکھکوں نے بھومکا کے اسی ترجمے سے دھوکھا کھا کر جیون کی تیون آہوتی پر کبھی مار دی ہے۔ پنڈتوں کی ایسی بھول کا نتیجہ یہ ہے کہ بار ہا آریہ پرش اس منتر سے ہون ہو کر آہوتی دینے کی وجہ اپنے پنڈتوں سے دریافت کرتے رہے ہیں۔ اور کوئی معقول جواب نہ پاکر ویسے ہی مشتبہ حالت میں پڑے رہے۔

اس غلطی کی بنیاد دریافت کرنے کے لیے ابھی قدر اور زیادہ وچار کی ضرورت ہے۔ اصل میں نتیہ ہون کے کُل منتر یجروید کے تیسرے ادھیائے کے منتر نمبر ۹ و نمبر ۱۰ میں پائے جاتے ہیں۔ جنمیں سے صبح اور شام کے ہون کے آخری دو منتر جو सजूर्देवेन سے شروع ہوتے ہیں۔ منتر ۱۰ ہے۔ اور باقی منتروں کا سلسلہ منتر ۹ میں اس طور پر ہے۔ کہ پہلے صبح کے ہون کا پہلا منتر اسکے بعد شام کے ہون کا پہلا منتر اسی طرح دوسرا پھر صبح کا تیسرا منتر اور اسکے بعد منتر نمبر ۹ کی سماپتی ہوتی ہے۔ اس طور پر شام کا ایک آہوتی منتر کم رہتا ہے۔ اسکی پورتی کے لیے رشی نے لکھدیا کہ

अग्निर्ज्योतिरिति मन्त्रं मनसोच्चार्य तृतीयाहुतिर्देया

ارتھ " اگر جیوتی وغیرہ اس منتر کو من سے اوچارن کرکے تیسری آہوتی دینی " من سے اوچارن کرنے کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اپنی طرف سے پہلے منتر کو اُچارن کرکے تیسری آہوتی دینی چاہیے۔ مگر لائق پنڈتوں نے من کے

سے موقع سے کر کے مہرشی نے سنسکرت بھاشیہ
میں کہیں سمجھ کر اپنی طرف سے اصلاح دے ہی
تو دی۔ اور یہ نہ سمجھے کہ موقع ہو کر بھی شبد
ادھارن ہوا کرتے ہیں۔

پیارے ناظرین! کہاں تک ان غلطیوں کا
شمار کرتے جاتے ہیں۔ نہ تو مضمون میں ہی گنجائش
رہی ہے۔ اور نہ ہی ہمیں آجکل اسقدر مہلت ملتی ہے
کہ ہم ایک پورا غلط نامہ بلکہ مغالطہ نامہ تیار کر کے
آپکے سوبرو پیش کر سکیں۔ لیکن پنڈتوں کی
خطرناک کارروائی کا کسی قدر خاکہ ہم نے کھینچ
آپکو دکھلا دیا ہے۔ اب ہم شریمتی پروپکارنی
سبھا کے دھارک پردھان مہاشہ سے نویدن
کرتے ہیں۔ کہ جس بوجھ کو انہوں نے شریمتی
سے لیکے اوپر لینے کا پاتال سے پرن کیا ہے
اسکے نبھانے کے لیے بڑی ساودھانی سے اودّت
ہوویں۔ اخیر میں ہم اختصار کے ساتھ اس
بڑے بھاری نقص کو دور کرنے کا جو ایک ہی سیدھا
ہے۔ اسے پیش کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں سے
پروپکارنی سبھا کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ
ان آریہ سماج کے دو ودوانوں کو جو گویا آدمی بھاشیہ
ہو سکتے ناگری ترجمے کو شودھنے کے کام پر
نیت کرے۔ جو ایک ایک شبد کو پڑتال کر
مہرشی کے سنسکرت بھاشیہ کا شبد ارتھ
کر دیویں اور اسکے بعد کل چھپے ہوئے وید بھاشیہ
کے ارتھ شودھ ہوا کئے جاویں۔ اور جب کل کا
غلط نامہ تیار ہو جاوے۔ تو ہر ایک اینک
کا غلط نامہ معہ وجوہات کے علیحدہ چھاپ دیا
جاوے۔ جو کہ اینک کے ساتھ ضمیمہ کے طور پر
ہر ایک خریدار کو دیا جاوے۔ اور آئندہ کے لیے
ایک خاص سب کمیٹی بنا دیویں۔ جو کہ قبل چھپنے
کے سنسکرت بھاشیہ کے ناگری ارتھوں کی پڑتال
کر لیا کرے۔ نہ کیول یہی بلکہ آئندہ کے لیے
سنسکرت بھاشیہ کے چھاپنے میں بھی زیادہ
خیال کیا جاوے۔ اگرچہ ضرور یہ سوال
پیش ہوگا۔ کہ غلط نامے چھپوانے میں بہت
سا دھن خرچ ہوگا۔ جس سے ویدک ینترالیہ کو
مالی نقصان پہونچیگا۔ لیکن یاد رہے کہ
ویدک ینترالیہ کی بنیاد روپیہ کمانے کے لیے
نہیں رکھی گئی تھی۔ بلکہ سچے ویدک سدھانتوں
کو پھیلانے کے لیے اسے مہرشی دیانند نے
قائم کیا تھا۔ اور اگر یہ ینترالیہ سچائی نہ پھیلا
کو آنکھیں دینے کے انہیں زیادہ شبہہ
ریلی اندھکار میں لیجانے کا ذریعہ بنے تو اسکے
وجود سے سرو ساداران کو کیا لابھ ہو سکتا ہے
ہم اس مضمون کو اس امید پر ختم کرتے ہیں
کہ پروپکارنی کے سبھاسد اپنے کرتبیہ کو
سمجھینگے۔ اور اسکے پالن کرنے میں سچا
پورشارتھ دکھلائینگے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پرماتما ہمارا سچا آتمک پتا ہے۔ اسکے روبرو
اسکے سب پتر (منشیہ ماتر) سمان ادھکار رکھتے
ہیں۔ اسلیئے ہمارے پراچین رشیوں نے پرماتما کی
پوجا اور دھرم چرچا کے سمے راجا اور رنک کو ایک
ادھکار دیا تھا۔ رشیوں کا زمانہ گزر گیا۔ لیکن انکے
ڈالے ہوئے خیالات اسقدر مضبوط جڑ پکڑ چکے
تھے۔ کہ باوجود صدیوں کی اتھل پتھل اور اسکے بعد
صدیوں کی گہری نیند کے بھی انکا اثر کچھ نہ
کچھ ہندوستان کے ہردیوں میں جما سا ہی ہے
ہے کہ اب تک ہندوؤں کے مندروں میں راؤ رنک
کو سمان ادھکار پوجا کرنے کا دیا جاتا ہے۔ لیکن
ایک طرف پرانوں کی بھیانک کتھائیں اور
دوسری طرف بدیشیوں کی من بھاونی رسمیں اس
نیک عادت پر کلہاڑے کا کام کرنے لگ گئی
ہیں۔ آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ رشیوں کے
سرل سیدھے راستے کی ان دونوں دشمنوں سے
رکھشا کر کے اسے منش ماتر کے لیے صاف بنا دے

عیسائی مشنری بڑے زور سے کہا کرتے
ہیں کہ منشیوں میں بھراتری بھاؤ صرف مسیح
کے اوپدیشوں نے پھیلایا ہے۔ ہم نے اپنا
اخبار شروع کرتے وقت پہلے ہی وید منتر
دوارا ثابت کر دیا تھا کہ وید پرانی ماتر کو بھائی
بھاؤ سکھلاتے ہیں۔ مسیح کی تعلیم ادھوری ہے
کہ صرف انسان کو انسان سے ہی ہمدردی
کا سبق دیتی ہے۔ وید کا مکمل گیان جیو ماتر
ماتر کو پرسپر ہمدردی کی شکشا دیتا ہے۔ خیر اس
بحث کو چھوڑ کر اب وچار یہ ہے کہ جو
بڑے بھاری اصول کی ڈینگ عیسائی
پادری ہانکا کرتے ہیں۔ آیا وہ اسکی
تعمیل بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ یوں تو ہزاروں
درشٹانت ایسے موجود ہیں۔ جن سے ثابت
ہو سکتا ہے۔ کہ عیسائی قوم اپنے قول اور
فعل میں ایکتا نہیں دکھاتی۔ لیکن حال میں
ایک عملی ثبوت ملا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ باوجود جات پات کے بندھنوں کے بے جا
سخت مخالفت کرنے کے بھی انہوں نے
ذات کی ایک نئی خوفناک انسٹیٹیوشن قائم
کی ہے۔ جسکے روبرو کہ ہندوؤں کی ذات پات
کے بندھن کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ معاصر
ٹائمز راولپنڈی اپنے ۱۵۔ دسمبر کے پرچہ میں

لکھنؤ میں فتح گنج کے مقام پر ایک آریہ
سماج پہلے تھی۔ چونکہ شہر بہت ہی بڑا ہے
اسلیے ایک جانب کے سبھاسدوں کو دوسری
طرف اتنے فاصلہ پر جانا مشکل معلوم ہوتا تھا
اور سوائے اسکے یہہ بھی گمان ہوتا ہے کہ شہر
کی دوسری طرف کے لوگ دھرم اپدیشوں سے
بالکل ہی محروم رہتے ہونگے۔ اسوقت کو معلوم
کرکے چند ایک پورشارتھی آریہ بھائی نے
ڈیوڑھی آغا میر کے محلے میں ایک دوسرا
آریہ سماج قایم کیا۔ اور اسکا تعلق بھی باقاعدہ
آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اتردیش و اودھ کے
ساتھ جوڑ لیا تھا۔ یہہ نیا آریہ سماج بھی بڑے
پورشارتھ سے پرانے آریہ سماج کے پہلو
بہ پہلو کام کرتا رہا ہے۔ ہم سماچار پتروں
میں اکثر اسکے پورشارتھ کے حالات پڑھتے
رہے ہیں۔ اور ہمارا خیال رہا ہے۔ کہ یہہ
نیا آریہ سماج شہر کے دوسرے حصے میں مفید
کام کرے گا۔ اور کبھی گمان بھی نہ تھا کہ ان
دونوں ایک شہر کے آریہ سماجوں میں کسی
قسم کی مخالفت ہوگی۔ لیکن حال میں ہی
جب آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اتردیش کے
ادھیویشن کا وگیاپن پتر ہمارے پاس بغرض
اشاعت آیا۔ تو اسمیں ایک نئے ریزولیوشن
لکھنؤ آریہ سماج کا پیش کیا ہوا دیکھ کر ہمیں
بڑی حیرت ہوئی۔ مجنسہ ریزولیوشن
حسب ذیل ہے۔ "ایک شہر میں ایک
سے زیادہ آریہ سماج نہ ہونے چاہییں اگر
نہایت ضرور ہو تو پرانی سماج کے اپہب
عہدہ دار جدید سماج کے عہدہ دار مقرر
کیے جاویں۔ مثلاً پرانے سماج کا وائس
پریسیڈنٹ جدید سماج کا پریسیڈنٹ اور
جدید سماج کے کل ممبروں کے نام پرانے
سماج کے رجسٹر میں درج ہوں"، اس ریزولیوشن
سے کم از کم یہہ بات ضرور ٹپکتی ہے۔ کہ ریزولیوشن
پیش کرنے والے آریہ سماج نے دوسرے آریہ
سماج کی کسی خاص آزادی کو پسند نہ کیا ہوگا
یا شاید اس ریزولیوشن کو محرک اور کوئی وجہ
ہو جو ہمیں اتنی دور بیٹھے ہوئے معلوم نہیں
ہو سکتی۔ ہمارے خیال میں نہیں آتا۔ کہ جب
ایک ہی پرتی ندھی سبھا کے ماتحت دونوں آریہ
سماج ہیں۔ اور سدھانت بھی انکے ایک ہیں
تو کونسی ایسی دقت ہے۔ جسکے رفع کرنے کے لیے
ایک آریہ سماج کو دوسرے کے ماتحت کرنے
کی ضرورت پڑی۔ ریزولیوشن کی اگر تشریح
کیجاوے تو اسکے اغراض صرف دو ہیں۔
(اول) نئے آریہ سماج کے ممبروں کے ناموں
کا پرانے آریہ سماج کے رجسٹر میں درج رہنا
اور (دوم) پرانے سماج کے اپادھیکاریوں کا
نئے سماج کے ادھیکاری مقرر ہونا۔ سو ممبروں
کی تعداد میں تو کوئی فرق نہیں آسکتا۔ خواہ
ایک رجسٹر میں نام درج ہوں۔ یا دونوں میں
البتہ عہدہ داروں کی حالت میں بڑی بھاری
دقت پڑیگی۔ اگر عہدہ دار جدید آریہ سماج
کے پرانی کے ماتحت ہوئے تو وہ آریہ سماج
بھی ماتحت ہوگی اور پھر انہیں ہر ایک کام
کرنے میں دوہرا کام کرنا پڑے گا۔ اول
اپنی انترنگ سبھا کرکے ایک کام کو فیصل کرنا
اسکے بعد صدر سماج میں پیش کرکے اسکی منظوری
سبھا کا حکم منگانا۔ اسکے علاوہ اور بہت سا
کام شد ہو جاویگا۔ جسکے بجائے دھرم پرچار
کام کوئی عمدگی سے ہو سکتا ہے۔ ہم امید
کرتے ہیں کہ ہمارے لکھنؤ کے بھائی اپنی اور دیگر
دقتوں کا لحاظ کرکے جنہیں کہ وے خود سوچ سکتے
ہیں۔ اس ریزولیوشن کو خود بخود واپس لے لینگے
اور ایک سماج دوسرے سے ملکر بڑے پریم
سے دونوں کام کرینگے۔

مت متانتروں کے چلانیوالوں نے
اپنا مت پھیلانے کے لیے جو جو ذریعے استعمال کیے
ہیں۔ انپر وچار کرتے ہوئے سادھارن منشیوں
کے تو ہردے کانپ اٹھتے ہیں۔ زر زمین
زن غرضیکہ جس لالچ میں کوئی انسان پھنس سکتا
اسے اسی لالچ میں پھنسا کر پچھاڑنا ان متیوں
کے بائیں ہاتھ کا کرتب رہا ہے۔ مت
متانتروں کے اتہاس ہمیں بتلا رہے ہیں
کہ گو ایسی بیجا حرکتوں سے ان متوں کو کچھ
عرصہ کے لیئے کامیابی بھی دکھلائی دی لیکن
آخرکار انکی یہہ کارستانیاں نہ صرف انہیں
کی بربادی کا باعث ہوئیں۔ بلکہ [illegible]
کو عذاب کی زنجیروں میں جکڑ گئیں۔ انہیں
زنجیروں کو توڑنے کے لیئے مہرشی دیانند نے
اپنا سارا پورشارتھ لگا دیا۔ اور وید بھاشیہ
روپی ریتی انکے کاٹنے کے لیئے ہمیں طیار
کردی۔ اس ریتی کے اندر بھی زنگار لگانے
کا پورشارتھ بہت سے منشیہ اسوقت کر رہے
ہیں۔ ہم پرماتما سے سرل ہردے ہو کر پرارتھنا
کرتے ہیں کہ پرم پتا ہمارے بھائیوں کو ان زنگ کے
پھاہوں کے پھندوں سے بچنے کی شکتی دیوے۔
اتنی پھانک دل کے لیڈر بار بار اپنے وچن
کی تائید میں [illegible] آریہ سماج کو طعنے دیتے
ہیں۔ اور فخر کے ساتھ [illegible] ہیں کہ ہم میں سے
ایک ایک آدمی ہزار [illegible] ہم انسے
پوچھتے ہیں کہ کیا ان سب کو ایک [illegible]

ہندو نہیں خرید سکتا۔ اور پھر کیا ایسا ایک مورتی پوجک ہندو بات کی بات میں وانند اینگلو ویدک کالج کے سرمائے سے زیادہ روپیہ ایک تہخانے میں نہیں لگا دیتا۔ پھر کیا تم اسوجہ پرانتہ اپنی نسبت زیادہ دھرم آتما اور نیم پالک کہنے کے لئے طیار ہو۔ اگر نہیں تو تمہارا ڈنکا بجانا دیکھتا ہے۔ باتیں پرچارک بھائیو! تم نے زیادہ دھن پیدا کیا۔ تم زیادہ دے سکتے ہو۔ ہمارے پاس دھن کم ہے۔ اسلئے ہم کم دے سکتے ہیں۔ لیکن یہہ تو بتلاؤ کہ کیا تم نے کبھی حساب بھی کیا ہے کہ ویدک نیموں کے پالن کرنے اور سچے سدھانتوں کی رکشا کرنے میں تمنے کس طرف رخ کیا ہوا ہے۔"

لیکن دھرم شہر میں بھی آریہ پرش اپنی شکتی انوسار آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ تم خود انہیں ٹکے ٹکے کے آدمی کہا کرتے تھے۔

اگر ٹکے ٹکے کے آدمیوں نے اپنے پرشارتھ سے آریہ پرتی ندھی سبھا کو بجائے ایک کے دس اپدیشک دھرم پرچار کے لئے تنخواہ کی کتی دیئے تو کیا انہوں نے کم کام کیا ہے۔ ہمیں آپ لوگوں کی دشا پر بڑا رحم آتا ہے۔ کبھی تحت تحریروں کے بند کرنے کی اپیل کرتے ہو۔ ساتھ ہی بھلے پرشوں کو گالیاں بھی دیتے جاتے ہو۔ کبھی شرمناک حملے کرتے ہو۔ کبھی روپیہ کا غرور کرتے ہو۔ کبھی سچے دھرم کو دبانے میں اسمرتھ دیکھ گھبراتے ہو۔ بیشعور آپکو نصیحت دیتے ہیں۔ کہ آپ لوگ خالی بہوت اپنے سد برو کھڑے کر کے نہ چونک اوٹھا کریں۔ بلکہ اگر کوئی آپ کا خاص اودیش ہے۔ تو اسی کے پیچھے لگ کر کام کریں۔ اور اپدیشک پیشہ کی انتی کو شانت کرکے دھرم کے مارگ پر چلنے والوں کو نہ چھیڑیں۔

منقولات

آگرہ۔ میں ایک شخص نے اپنے باپ کو مار ڈالا تھا۔ اور سر پتھر سے پھوڑ ڈالا تھا۔ عدالت سشن سے اسکو حکم پھانسی کا دیدیا گیا ہے۔ سنا جاتا ہے۔ کہ بوقت پیشی مقدمہ ملزم نے ایسی چند حرکتیں کی ہیں کہ جتنے مجنونیت ملزم کا خیال ہو۔ جس زمانہ میں بیٹے باپ سے ایسا سلوک کریں۔ اس زمانہ میں جو نہ ہو وہی تعجب ہے۔ ایک عورت نے جس کو حمل حرام کا تھا۔ بچہ کے پیدا ہوتے ہی اسکو کنوئیں میں ڈال دیا۔ مگر فوراً راز کھل گیا اور بچے کو کنوئیں سے زندہ نکالا گیا۔ ملزمہ مفرورہ ہے۔ اور بچہ اب تک زندہ ہے اور بے رحم ماں کا دودھ پیتا ہے۔ یہہ عورت بیوہ قوم کی برہمنی ہے۔ ظاہرا بوجہ شرم برادری کے یہہ فعل اس سے صادر ہوا ہوگا۔

اے بھائیو بیوہ عورات کے عقد ثانی میں بہتری ہے۔ یا اس قسم کی صورتوں میں خود ہی غور کرو۔ ... ازدو کندریہ میر سیالکوٹ

التماس۔ ویلیو پے ایبل پارسل اخبار ہذا ... صاحبان اپنا اپنا حساب ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۱ع تک بذریعہ ... ملاحظہ فرمائیں۔ آپ اگر ہمارے حساب کی غلطی معلوم ہو تو ... مال کو دو امانت میں رکھو اور مفید جواب تحریر کریں۔ فوراً جواب دیا جاویگا۔ ... ورنہ خرچ ویلیو پے ایبل ... نقصان دینا پڑیگا۔

المشتہر منیجر اخبار ہذا

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

گورداسپور

بہت شوک سے کہنا پڑتا ہے کہ ماسٹر مرلی دھر صاحب کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع صبح کے وقت جبکہ میں سیر سے واپس آرہا تھا۔ تو ایک آدمی ایک رقعہ لالہ سولال شتری فریق مخالف کا میرے نام لایا۔ جس میں لکھا تھا کہ ماسٹر مرلیدھر جی کی دھرم پتنی مر گئی ہیں۔ اپنے ممبران کو اطلاع دے دیں۔ تاکہ سنسکار کا انتظام کیا جاوے۔ میں نے فوراً مہاشہ مرلیدھر پوری پچھان اور پنڈت امرناتھ جی منتری سماج کو اطلاع دی۔ اور آپکے مشورے قرار پایا۔ کہ ایسے وقت میں آریہ پرشوں کو ضرور مدد کرنی چاہئے۔ غرضیکہ ممبران کو اطلاع دی گئی۔ ممبران ملازم کچہری نے رخصت لے لی۔ اور سکول کے ودیارتھیوں کو رخصت مل گئی۔ اور دس بجے کے قریب آریہ پرش ویراگ کے بھجن گاتے ہوئے شمشان بھومی کو روانہ ہوئے۔ مہاشہ مرلیدھر جی نے سنسکار کرایا تھا۔ اور آپکے ساتھ لالہ امرت لال اور لالہ ٹھاکر پرشاد۔ اور پنڈت رام رتنا وید منتروں کا اوچارن کرتے تھے۔ اور ماسٹر مرلیدھر جی اور پنڈت امرناتھ جی اور لالہ ... لال اور

اور لالہ سالگرام آہوتیاں ڈالتے
تھے۔ اُس دن بارش کا عجب
زور تھا۔ سردی بھی اپنی پوری
اومنگوں پر تھی۔ ڈیڑھ بجے آریہ
پُرش اس کارج سے فارغ ہوئے
بعد ازاں مہاشہ مرلی دھر پوری
نے نہایت موثر اور ویراگ بھری
پرارتھنا کی۔ اخیر میں ہم سب
لوگ ماسٹر مرلی دھر جی کے مکان
پر آئے۔ جبکہ ہوتے وقت
بیٹھے ماسٹر مرلی دھر جی کو دھیرج
رکھنے کے لیے چند الفاظ کہے تھے
تاکہ انکے حوصلہ کو دیکھ کر انکے
بال بچے بھی باحوصلہ رہیں۔
لیکن اس موقعہ پر ماسٹر جی نہ
رک سکے اور زار زار رونے
لگ گئے۔ ماسٹر جی کی یہ حالت
دیکھ کر تمام ممبران کے جو آگئے
اتنی رنج و الم میں تھے۔ آنسو بھر
آئے۔

ہمیں ماسٹر جی سے کمال
ہمدردی ہے۔ کہ ان کو اخیر
عمر میں ایسا صدمہ جانکاہ
واقعہ ہوا ہے۔
ایشور انکو اور انکے سمبندھیوں
کو شانتی دیوے۔

راقم
لبھو رام [illegible]
سکریٹری آریہ سماج
[illegible]

مطبع نول کشور لکھنؤ

جناب ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر۔
بعد آداب آنکہ۔ آجکل چھاپہ خانہ نولکشور
لکھنؤ میں ایسی بدانتظامی ہوگئی ہے
کہ کسی جگہ ایسی ہوگی۔ چونکہ میں نے دو تین
بار متواتر خط واسطے ایک جلد بھاگوت کے
لکھا۔ وہاں سے بھاگوت کا آنا تو درکنار جواب
سے بھی اطلاع نہ ہوئی۔

راقم رام پرشاد گوڈس کلرک
جالندھر شہر۔

پریہ ور مہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک۔ نمستے
الفاظ ذیل درج اخبار فرماکر ممنون فرماوینگے۔
چونکہ نیازمند نے برہم چرج درپن پرشن
اوپنشد کا اردو ترجمہ معہ مول تیار کیا ہے
جسکے طبع کرنے کا ارادہ ہے۔ چونکہ ہر دو
گرنتھ سوامی آتمارام اوپدیشک گورو کل سبھا
و پنڈت بھیم سین جی مہاراج کی ہیں۔ اور انہوں نے انکا
بھی اردو کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ امید ہے کہ ہر دو
مہاتما نیازمند کو طبع کرنے کے لئے اجازت
بخشینگے۔ کیونکہ یہہ خدمت پبلک کی ہے
میری خود غرضی نہیں ہے۔ اور انہوں نے
پرُوپکار کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ضرور ہی
بذریعہ اخبار ست دھرم پرچارک اطلاع
بخشینگے۔

آپ کا داس
پورن چند شرما ہیڈ ورکر ضلع
امرتسر۔ مقام جوڑہ ڈاکخانہ [illegible]

اکال گڑھ

نمستے

واقعہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کو پنڈت لال من جی
مہاراج آریہ اوپدیشک ساکن فتح آباد و حافظ آباد
سے پرچار کرتے ہوئے اکال گڈھ تشریف لائے
اور دیوان سنت رام منصف کے مکان پر ٹھہرے
پنڈت جی نے فرمایا کہ ہم نے سنا تھا۔ کہ اکال گڑھ
ایک پرانا شہر ہے۔ اور وہاں پنڈت عالم و
فاضل بہت ہیں۔ اسواسطے ہم زیادہ اسی غرض
سے یہاں آئے ہیں کہ شاید کسی پنڈت مہاتما سے
شاستر ارتھ ہو جاوے۔ چنانچہ دیوان صاحب نے
برہمنوں میں سے ایک بڑے عالم فاضل پنڈت
کو بلایا اور شاستر ارتھ کے واسطے کہا۔ لیکن ان
پنڈت صاحب نے شاستر ارتھ کرنا منظور نہ کیا
پھر عام لکچر کے واسطے تجویز ہوئی۔ چنانچہ
شہر میں اشتہار لگائے گئے۔ کہ آج مورخہ ۱۸۔ دسمبر
۱۹۰۶ء کو پنڈت لال من جی مہاراج کا لکچر
مسافر خانہ میں ہوگا۔ فرش وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔
اور پنڈت جی مہاراج نے لکچر بہت پر تاثیر
دیا۔ اور حاضرین جلسہ میں ہر قسم کے مذہب
کے لوگ شامل تھے۔ اور انہوں نے لکچر کے ختم
ہونے پر بہت خوشی ظاہر کی۔ اور پوپوں کے
پاکھنڈوں کو قبول کیا۔ چونکہ نوٹس میں یہہ بھی
لکھا گیا تھا۔ کہ اگر کسی صاحب کو آریہ سماج
کے کسی اصول پر کوئی اعتراض ہووے تو وہ
بھی اپنے شنکا کو دور کر سکتا ہے۔ اسواسطے
پنڈت صاحب نے برسر اجلاس فرمایا۔ کہ
اگر کسی صاحب کو کچھ اعتراض ہے۔ تو وہ بیشک سوال
و جواب کر سکتا ہے۔ لیکن کسی آدمی نے سوال نہ
کیا۔ اور پنڈت صاحب کے پر تاثیر لکچر نے

لوگوں کے دلوں پر بہت اثر کیا اور ایک برہمن گوشائیں صاحب نے اُن کو اپنا مہمان بنایا - اور مورخہ ۱۹ - دسمبر سنہ ۹۲ع بوقت ۴ بجے دن کے اُسی برہمن گوشائیں نے دیانند صاحب مصنف کے مقام پر کچھ جنم پتری کے بارے میں سوال و جواب کیا - تو برہمن گوسائیں صاحب نے اقرار کیا کہ بے شک یہہ کسی شاستر وید میں نہیں لکھا - یہہ صرف برہمنوں کے فریب اور کمانے کی چالبازیاں ہیں - چونکہ شہر کے بہت آدمیوں کی خواہش تھی - کہ ایک اور لکچر ہو - اسواسطے ۱۹ - دسمبر سنہ ۹۲ع کو بھی پہلے کی طرح نوٹس لگائے گئے - اور نیز ڈونڈی بھی پٹوائی گئی - چنانچہ ۱۹ - دسمبر سنہ ۹۲ع کو دیوان دیوی دیال صاحب آنریری مجسٹریٹ مرحوم کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا - پہلے لالہ حاکم رائے بی اے وایک دو اور صاحب نے بھجنوں سے حاضرین جلسہ کو آنند دیا - پنڈت صاحب نے اوپاسنا کی - اور بعد ازاں استری شکشا اور آدمی کے روز کے کرتب کے وشے میں دیا کھیان بہت ہی پرتاثیر دیا - اور شرادہ کا خوب کھنڈن کیا اور شرادہ کا ٹھیک مطلب لوگوں کو سمجھایا حاضرین جلسہ بہت خوش ہوئے - اور نیز ایک صاحب کے کچھہ سوالوں کا جواب بھی بہر اجلاس دیا گیا -

اور نیز واضح رہے کہ اس قصبہ میں سنہ ۱۸۹۱ع میں آریہ سماج قائم تھی - لیکن ایک دو الٰہی ممبروں کے چلے جانے سے اور نیز اپدیشک صاحبان کی کم آمدورفت سے آریہ سماج ٹوٹ گیا - اب پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خدمت میں نہایت ادب سے التجا ہے کہ اپدیشک مہاشہ کی خدمت میں اطلاع دیویں کہ اس طرح اس قصبہ میں بھی پرچار کیا کریں - امید ہو سکتی ہے کہ اپدیشک مہاشوں کی توجہ سے یہاں ایک عمدہ سماج قائم ہو جاویگا -

راقم

جیرام داس وردا سابق سکرٹری

سابق آریہ سماج

مہاشہ ایڈیٹر صاحب دہرم پرچارک جالندھر - نمستے - کرپا کرکے من لکھت پتر کو شکریہ کے اپنے پرچارک میں مندرج کرکے کرتارتھ کیجئے گا - لالہ منشی رام جی نے آریہ مسنجر میں جو چٹھی چھپوائی ہے اسکا مضمون انکا اپنا لکھا ہوا ہے اور اس مضمون سے میرا مطلب ظاہر نہیں ہو سکتا - میرا مطلب یہہ نہیں تھا - کہ سوامی جی کسی وشے میں کچھہ اُلٹا مانتے تھے اور لکھا کچھہ اور ہے - میں بے شک مکتی سے اواپس نہیں سمجھتا اگرچہ اس وشے پر آریہ سماج کے ساتھ شاستر ارتھ کرنا نہیں چاہتا - کیونکہ یہہ ایک سے زیادہ جھگڑا ہے - اور جو لالہ منشی رام سے میری یہہ گفتگو ہوئی تھی کہ سنہ ۱۸۷۶ع میں جو کاشی میں پڑھتا تھا گو مجھے ویاکرن کی اُسوقت پوری لیاقت نہیں تھی - مگر میں ویاکرن اچھی طرح سمجھتا تھا اور سوامی جی کے پاس تقریباً ہر روز جایا کرتا تھا - اپنے تجربہ سے جانتا تھا کہ سوامی جی کو ویاکرن کی بڑی بھاری لیاقت ہے - اور اچھے اچھے ودوانوں سے جو سوامی جی کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے جایا کرتے تھے ان سے سنتا تھا کہ انہیں ہو کو ویاکرن بہت ہی اچھا آتا ہے - اور وہ کہا کرتے تھے کہ ہم ایسے بڑے بڑے ویاکرن بغیر بھاش کے ارتھ نہیں کر سکتے - مگر اس سادہو کے اپنے جو شرتی پیش کیجاتی ہے اُسکا جھٹ پٹ اپنے مطلب کا ارتھ نکال لیتا ہے - اور ویاکرن سے پورا کر دیتا ہے - اب جو میں دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول میں جو ویدانگ پرکاش پڑہانے کا اتفاق ہوا تو مینے دیکھا کہ ویدانگ پرکاش میں بعض بعض ایسی غلطیاں پائی جاتی ہیں کہ معمولی ودوان بھی نہیں کر سکتا - اگر مینے سوامی جی کو نہ دیکھا ہوا ہوتا تو آج مجھے نشچے ہو جاتا کہ سوامی جی کو ویاکرن نہیں آتا تھا - اسلیئے میری یہہ رائے ہے - کہ سوامی جی کے گرنتھوں میں اور لوگوں کا بھی کچھہ دخل ہے جنکو سوامی جی کام کی زیادتی سے یا اور کسی سبب سے نہیں دیکھہ سکے رہے - اس بات کا فیصلہ ہونا ضروری ہے تاکہ آئندہ ودوان یہہ نشچے نہ کر لیں کہ یہہ غلطیاں سوامی جی نے کیں - اور اسوقت اس امر کا فیصلہ ہونا آسان ہے کیونکہ اُن کے ساتھ کام کرنیوالے پنڈت بہیمسین یا پنڈت جوالا دت وغیرہ موجود ہیں - اسیر لالہ منشی رام جی کو اگر ہاں اس بات کا فیصلہ بہت جلدی ہونا چاہیئے کہیں تو میں کسی اخبار میں بھی دیدوں - اس سے پہلے مکتی کے وشے میں بھی اُنکے ساتھ میری بات چیت ہوئی تھی مگر مینے اُن سے یہہ نہیں کہا کہ مجھے ذاتی واقفیت سے معلوم ہے کہ سوامی جی مکتی سے پُنرآورتی نہیں مانتے تھے - بس اگر ویدانگ پرکاش میں کوئی صاحب سب غلطیاں دیکھنی چاہیں تو میں اُنکو دکھا سکتا ہوں - ۲۵ - دسمبر سنہ ۱۸۹۲ع

دستخط دولت رام

اڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر - نمستے

نور افشاں ۳۰ نومبر ۱۸۹۶ع جلد ۲۲ نمبر ۴۸ صفحہ ۵ کالم ۲ میں بعنوان "چند ضروری باتیں" ایکشخص ملک روشن خاں نے لکھا ہے "ایک دن لیکھرام آریہ امام ۱۸۹۳ء میں مقام گجرات رو برو ئے مجمع عام یوں گوہر بار ہوئے تھے کہ پیدائش یسوع مسیح صرف بائبل اور قرآن ہی سے ثابت نہیں بلکہ یہہ پاک پیدائش ویدوں میں بھی معجزانہ بہ تصریح و تفصیل موجود ہے - اتنا کہہ کر کچھہ سنسکرت کے منتر پڑھے - اور انکا ترجمہ انجیل لوقا کے ساتھہ جا لگاتا تھا - یعنی جبرائیل فرشتہ کا کنواری مریم کو بشارت دینا اور خدا کا سایہ بتلانا اور یسوع کی پاک پیدائش معجزانہ بیان کرنا اور اُسکا ویسے ہی وقوع آنا - اب مقام حیرت ہے کہ وہی لیکھرام اپنے اُسی منہ سے کہتے ہیں کہ مریم بیشتر از تولید یسوع ذکریاہ کے گھر میں جا رہی تھی - بس ہاں سے حاملہ (معاذ اللہ) ہو کر آئی ہے"

پنڈت صاحب - اپنے اس اعتراض کے جواب کے لیئے اپنے وہی پیشکردہ منتر نکالو کیا آجکل وہ وید معدوم ہو گئے یا اپنے ہاتھوں سے اہی گت آپ ہی بنانی منظور تھی یا کہ ہم ہی جھوٹھہ کا تودہ و طومار جوڑ رہے ہیں؟ خیر صاحب جو ہو سو ہو - لیکن بہت سے گجراتی معزز اشخاص اب تک زندہ موجود ہیں - جو کہ آپ کے منتر جوں کے توں آپکو سنا سکتے ہیں - ذرا سوچ کر سنسکرت کا نام لینا اس آریہ ستیا کو ہماری بھی ڈنڈوت "

پیارے اڈیٹر - یہہ تحریر سراپا بہتان اور تودہ طوفان ہے - اس میں نام ماتر سچائی بھی نہ تھی - میں نے کبھی بھی نہیں کہا - کہ مسیح کی پاک پیدائش ویدوں میں بطور معجزہ یا پیشینگوئی درج ہے اور نہ کبھی کوئی منتر اس بے بنیاد دعوی کے ثبوت میں دیسکتا - اور نہ کوئی ایسا منتر ویدوں میں موجود ہے - جس شخص کا یہہ اعتقاد ہو وہ بیشک عیسائی ہے - اور مجھے ایسے اعتقاد سے سراسر نفرت ہے - جو لوگ میری عادت کو جانتے ہیں - وہ سمجھیں گے کہ ملک روشن خاں اور اسی طرح عیسائی مشنریوں کی اور تحریریں کسقدر وقعت کے قابل ہیں - میں نہیں جانتا کہ اتنا بے بنیاد جھوٹھا بہتان روشن خاں نے اپنی نور افشاں میں میری نسبت کیوں لکھا کیا کسی ناواقف آریہ کو دھوکا دینا تو مقصود نہیں؟ یا طعن اور بہتان نا شگفتہ حاصل کرنے کا منشا رہے - یا کوئی اور مخفی مدعا دل میں ٹھیرایا ہے - ناظرین آپ جان لیں کہ کس طرح کی چالبازیوں سے روشن خاں جیسے کیٹی کٹ (مشنری) عیسائی دین کی اشاعت کر رہے ہیں - ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۴ء تک جو میری مصنفہ (آئینہ انجیل سچے دھرم کی شہادت - صداقت رگ وید تحقیق دین عیسوی - صداقت اصول و تعلیم آریہ سماج جہہ حصہ - آریہ ہندو اور نمستے کی تحقیقات - کرشچین مت درپن وغیرہ) کتب ہیں - ان کا جواب آج تک عیسائیوں سے کچھہ نہ بنا - اور نہ کبھی مباحثہ کے واسطے طیار ہوئے - اب شاید تمام عیسائیوں کی طرف سے ان تمام کتب کے جواب میں ملک روشن خاں نے بھی مناسب سمجھا - کہ جواب نہ سہی عتاب ہی سہی - یہہ بے بنیاد اور جھوٹھا بہتان گھڑا - پرمیشور ایسے بُرے خیالات سے ہر ایک انسان کو بچا دے -

راقم لیکھرام آریہ مسافر
از چکوال آریہ سماج

پرشنوں کے اُتر

پرم پریہ مہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک نمستے - ست دھرم پرچارک ۷ دسمبر ۱۸۹۵ع کے صفحہ ۱۱ کالم ۳ میں چند پرشن درج ہیں جنکا اُتر حسب منشاء ویدانت مت دیا جاتا ہے اخبار میں درج کر کے ممنون فرما دیں -

(۱) پرشن میں کیا ہوں - اُتر - آپ جیو آتما انادی ہیں -

(۲) کہاں سے آیا ہوں اُتر - سرشٹی کے اٹل پرواہ سے -

(۳) کیوں آیا ہوں - اُتر - پورب جنموں کا اور اس جنم کے کرموں کا پھل ابھشٹ ہو گئنے کے لیئے - اور ایشور اوپاسنا اور پراُپکار کے لیئے آپ یہاں آئے ہیں -

(۴) کہاں جاؤنگا - اپنے کرموں کے انوسار مرتیو سمے کے وقت جو خیالات پیدا ہونگے - ایشور کی آگیا سے آپ وہاں اوشیہ جاؤنیگے - ایسا ہم ویدانت پرشنوں کا کتھن ہے -

علاوہ اسکے جناب بی ایم صاحب و دیگر آریہ مہاشوں سے بڑی نمرتا سے پرارتھنا ہے - کہ وے دس اوپنشدیں اور سوامی شنکر اچاریہ و سوامی دیانند سرسوتی جی - جنکا حال میں بھاشیہ پنڈت بھیم سین شرما نے کر کے اپنے سرسوتی یتنترالیہ پریاگ میں چھاپا ہے - اور ہر ایک جگہہ سے اوشیہ مل سکتی ہیں - ضرور ہی پڑھیں - پھر دیکھیے کہ پرمیشور سے ات پریت جیو آتما کو کیسی شانتی پراپت ہوتی ہے - راقم پورن چند شرما ہیڈ ماسٹر ... ضلع امرتسر

رانچی

اڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر - نمستے

آریہ سماج رانچی بخدمت پرتی ندہی پنجاب ایک اپیل کی ہے - چونکہ صوبہ بہار میں کوئی پرتی ندہی سبھا ضابطہ قایم نہیں ہے - ونہ کچھ کاروائی کی جاتی ہے - [illegible] آریہ [illegible] رانچی پنجاب پرتی ندہی [illegible] ہوکر اور [illegible] فایدہ اٹھانا [illegible] [illegible] آریہ [illegible] اخبار [illegible] آریہ سماج [illegible] شامل ہوجائے [illegible] -

الراقم

سیکرٹری آریہ سماج رانچی

آریہ سماج راولپنڈی

بتاریخ ۱۰ اور ۱۱ ماہ [illegible] جلسہ [illegible] پنڈت [illegible] ودیا بھاشن [illegible] - تاریخ [illegible] جلسہ میں [illegible] لالہ [illegible] رام [illegible] وید پرچار کی ضرورت اور [illegible] استعمال کرنے [illegible] دینے والے صاحب [illegible] - جنہوں نے [illegible] اسلن کی حاضری [illegible] -

راولپنڈی آریہ سماج کے نام کی چٹھی پتر

عموماً اُن صاحبان کو (جو سماج مندر زبردستی دباکر ناجایز سماج بنائے ہوئے ہیں) ملجانے سے امید پڑتی ہے کہ اکثر ضروری پتر بیوہار میں ہرجہ ہوتا ہوگا - کیونکہ ہانس پرچارکوں کے ہاتھ ایسے پتر جب آجاتے ہونگے - تو وہ کب کسی کا جواب دیتے یا تعمیل کرتے ہونگے - معلوم نہیں کہ لوکل سماج کے ادھکاری کیوں نہیں اس گڑبڑ کا انتظام کرتے - اگر باہر کے آریہ سماج کرپا کرکے آئیندہ سکرٹری آریہ سماج راولپنڈی کا نام (جو وقتاً فوقتاً اخبار ست دھرم پرچارک میں شایع ہوجاتا ہے) بھی لفافہ پر لکھدیا کریں - تو خطوط ناجایز سماج میں نہ جاسکیں گے اگر سکرٹری کا نام نہ یاد رہے تو یہہ پتہ لکھدینا کافی ہوگا - آریہ سماج راولپنڈی واقعہ سرائے چودھری شیر سنگھ صاحب رائے بہادر -

آریہ سماج راولپنڈی کا سکول کا سالانہ امتحان ہولیا نتیجہ نہایت عمدہ نکلا یہاں کے تمام دیگر مدارس کی نسبت اس سکول کے لڑکے زیادہ پاس ہوئے - استادوں کی محنت پر شاباش ہے -

راقم

جی - آر - ڈی

لاونی

مصنفہ لالہ گنگارام دھرم ساکن شہر راولپنڈی

ٹیک

آپا پنتھی وید ورودھی ایسا پُرش کہاتا ہے
پشو پکشی کا مارنا کھانا جایز جو بتلاتا ہے

ودیا سے بھگون سرشٹی کو نج کرتا سے کری اتپن
سکھی رہیں سب دکھی نہ ہوئیں یہی چاہے وہ کمن کمن
کرے اپاؤ جنسے رکشا ہو اور ہوئے پالن پوشن
ایسے برہم کے وید میں کیسی ہنسا کا آدی دوشن
ہے بدھی میں پھیر اسکی جو کوئی دوش لگاتا ہے
آپا پنتھی وید ورودھی ایسا پُرش کہاتا ہے

ودیاوان بھارت بھومی پر مسلمان جب سے آئے
نندت کرم ہتن جیو نکا دھی ساتھ اپنے لائے
اتیاچار سے لوبھ سے جبھی لوبھی جن گئے بہکائے
اگیہ جن اشناو کب تبھی سے پاپ کرم پُن ٹھہرائے
انسی بیو ستھا پر اب ہنک سنسار دکھلاتا ہے
آپا پنتھی وید ورودھی ایسا پُرش کہاتا ہے

ست شاستر اور سمرتی انتم سبھی کا یہی متا
پرم دھرم اہنسا جانو سب جیون کو ہو رکشا
جہاں کہیں وامی پرشوں نے گڑبڑ کو ہے دیا مچا
وہ دوان ایسے اکشیپ کی سدا سے ہیں کرتے نندا
نہ جانے پھر مانس کا بھکشک کیوں اتنا شور مچاتا ہے
آپا پنتھی وید ورودھی ایسا پُرش کہاتا ہے

سداچار بھگتی پرمان اور رشی منی کی کہتوں کو
دیانند کے ست اپدیش کے جرت ہوئے رتنوں کو
ہوجاویں سب نشٹ پھر شٹھ اب کر تجے ایسی بتوں کو
جیسے کہ رس نے عقل ڈبودی ہوگئے سب بھتوں کو
ہو نیچ جو مانس کا کھانا دھرم الکول بتاتا ہے
آپا پنتھی وید ورودھی ایسا پُرش کہاتا ہے

دیکھے شیر تن بنتے جاویں سبھ پُرش انگلینڈ باشی
کئی ڈاکٹر کہتے ہیں لکچر چھوڑ مانس ہو بھل آشی
نوک نوک ہو وید الوکامی اور ہوئے بیادھ بہناشی
کہے ہانس بھکشن کو اُتم اور چ پیدا دی کا ابلاشی
جیون جان لیجے دکھیان سے وہ مورکھ یہی پھرتا ہے
آپا پنتھی وید ورودھی ایسا پُرش کہاتا ہے

چھپا رہتا ہیں گلا کٹن کو منہ سے کہیں ہم کھدائی
آنکھیہ موند کرکے اوپاسنا جگتی بہا رہے ودشائی
نکلے بھگت کے سوانگ کو کب تک مل سکتی ہے رسائی
پول ڈھول کا ہو کر پرگٹ انتو ہوئی جگ ہنسائی
کپٹ پالیسی من ہیں اور ہے باہر اور دکھاتا ہے
آپا پنتھی وید ور دھی ایسا پرش کہاتا ہے

انس ہو جن پرچار ہیں انتو تن من جن کو لگا کر رہے
وید پہا پنڈتوں کی ستی شکر ہنسی اڑاتے رہے
اپنی الگ سبھائیں بنا کر پھوٹ اور ویر پھیلاتے رہے
زبردستی سے سندر کالج بنج ادھکار ہیں لاتے رہے
چھل ہٹ کپٹ ادھرم کا سستر نہک پکڑ کر آتا ہے
آپا پنتھی وید ور دھی ایسا پرش کہاتا ہے

گنگا رام اس ہین دشا سے من کیوں نہ شوکاتر ہو ...
آپا پنتھ کو دیکھ دیکھ کر بیکل ہو جب آتر ہو
سبھی نیند سے جاگو ویدی تم آریہ پوت سوپاتر ہو
دھرم کی کھنا سے ہکت نہ ہوئے بدھی مان جو چاتر ہو
کٹھن ہے جو پورشارتھ سے اپنا منہ چھپاتا ہو
آپا پنتھی ویچ ورودھی ایسا پرش کہاتا ہے

لیکھ پرچار سے ہی جگت کا اودہار ہے
پرٹ سب کا ہو نہیں اتم اور یہ پرچار ہے

سنیوں کے سیتھوں کے بچوں کو نگاہ غور سے
دیکھ لو سب کا یہی تو ہے یہ سار ہے
... آگیا کا دنیا میں ہو پرچار جب
کس طرح سمجھو ہمارے دیش کا ادھار ہے
... پر ہی کیول ترپت ہو جاتے ہیں جو
... کو کیسے مل سکے ادھکار ہے
... ہوں نہ گھر گھر جب تلک آئے گن

ستیہ کی اُنتی کا ہونا کٹھن ہے دشوار ہے
گانوں میں قصبوں میں جبتک ویدپرچارک ہوں
سر پھتا دستر ہے جانو دھرم کا پرچار ہے
اپنے پورشارتھ کو کھویا اب تلک تمنے جدہر
دھوکھے کی ٹٹی میں ہاروں نے بنائی آڑ ہے
خون بہا کر اپنا پورشارتھ دیا تھا جنکے ہاتھ
وہ بنا بیٹھے وراثت اور بنج ادھکار ہے
شوک اپنی بھول پر ست کیجیو اور جاگئے
آپ کا کرتبہ مکھیہ اب وید کا پرچار ہے
دیکھئے اسکو من سے دھن سے جس طرح ہو سکے
دھرم کی بنتی بھی یہی ہر بار ہے سو بار ہے

گورداسپور

"حالات دیہات دھرم پتنی ماسٹر مرلی دھر صاحب پریزیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور وائس پریزیڈنٹ آریہ سماج گورداسپور جنکی بابت اخبار بھارت سدھار میں چھپ چکا ہے مفصل طور پر تحریر کرتا ہوں۔ کرپا کرکے اپنے اخبار میں درج فرما دیں۔

۱۴۔ دسمبر ۱۸۹۴ء کو دو بجے قبل دوپہر دھرم پتنی ماسٹر جی کا دیہانت ہوا۔ صبح ہوتے ہی لوگ ماسٹر جی کے مکان پر آنے شروع ہو گئے۔ باوجودیکہ بارش شدت سے ہو رہی تھی۔ ایک سو سے زیادہ آدمی جمع ہو گئے تھے۔ جنمیں لالہ سنت رام صاحب سکرٹری اور پنڈت امرناتھ صاحب اور لالہ امر سنگھ پوری پر وہاں بھی شامل تھے۔ جو لیڈنگ ممبر دوسرے سماج کے ہیں۔ دس بجے کے قریب شمشان کی طرف چلے گئے۔ آگے ممبران آریہ سماج اور دیگر دوست بھجن گاتے جاتے ہیں اور پیچھے پیچھے دیگر صاحبان جاتے تھے شمشان

میں پہونچکر باوجودیکہ بارش ہو رہی تھی تو بھی پوری پوری ویدک ریتی سے ماسٹر جی کے چھوٹے لڑکے امرت رائے نے اور خود ماسٹر جی نے اور لالہ مرلیدھر صاحب پوری نے سنسکار کرایا۔ اسقدر سامگری اور گھرت ڈالا گیا تھا کہ نہ صرف شمشان بھومی میں بھی بلکہ دور دور تک خوشبو سی خوشبو آ رہی تھی۔ باوجودیکہ اس ملک میں رواج ہے کہ آیت وار کی رات کے پہلے ہستیوں کو چن لیتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں کا خیال کہ منتر جنتر والے چھا کو جگا لیتے ہیں۔ تو بھی ماسٹر جی نے اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ اور چوتھے اور سوموار کو استھان وراکھ وغیرہ اٹھوا کر جبکہ اگنی بالکل شانت ہو گئی تھی۔ دریائے بیاس میں ڈلوا دیں۔ غرض کسی قسم کی وید ورودھ کوئی بات نہیں کی گئی۔ جس مکان میں دیہانت ہوا تھا۔ اُس مکان میں صبح و شام کئی روز تک ہون ہوتا رہا۔ اور شانتی اور سوستی واچن کے منتر پڑھے جاتے رہے ماسٹر جی کی دھرم پتنی نے اپنی زندگی میں حسب ذیل دان دیا تھا۔ دیانند اینگلو ویدک کالج ۔۔ فیروزپور یتیم خانہ ۔۔ بریلی یتیم خانہ ۔۔ نیز انکل ۔۔ روپیہ دیا۔ عام محتاجوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک روپیہ دیہانت کے بعد موافق رائے سری سوامی جی مہاراج جو انہوں نے سنسکار ودھی کے اخیر میں صفحہ ۲۴۶ پر درج فرمائی ہے۔ ماسٹر جی نے حسب ذیل دان کیا۔ یتیم خانہ فیروزپور دو روپیہ ماہوار ایک سال تک کیلئے۔ اور اودیہ ... ایک روپیہ ماہوار ایک سال کے لئے۔ ... میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ ایشور ... کو سکھ پراپت کرے۔ اور ماسٹر جی اور ... سمبندھیوں کو شانتی دیویں۔ ... سکرٹری آریہ سماج گورداسپور

سماجک خبریں

ٹپیالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱- دسمبر ۱۸۹۴ء اور یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو ہوگا - نگر کیرتن ۳۰ دسمبر کو ہے -

مقام بگھرایا تحصیل ہاتہرس ضلع علی گڈھ میں ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے - جسکے منتری مہاشہ جیتارام جی ہیں -

لالہ مرلیدھر جی ریاضی ٹیچر گورداسپور کی پتنی کا دیہانت ۱۴- دسمبر کو ہوا - مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - ہم لالہ صاحب کے ساتھ اس افسوسناک موقعہ پر ہمدردی کرتے ہیں - ہمیں امید ہے کہ لالہ صاحب اس کٹھن موقعہ میں بھی پرم تپا سے شانتی دان لیوینگے -

دالہ ور ضلع گوجرانوالہ میں لالہ سرسنی پرشاد کے گھر میں پُتر اتپن ہوا - جات کرم سنسکار ویدوکت ہوا - لالہ صاحب نے دو روپیہ دیانند ہائی سکول کو دان دیئے - پھر نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا - اور حسب ذیل دان دیا وید پرچار فنڈ عہ - دیانند ہائی سکول عہ - کنیا مہاودیالہ جالندہر عہ - یتیم خانہ فیروزپور عہ - پنڈت لعل من دہنگوت دت عہ -

بھوانی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۳ و ۲۴- فروری ۱۸۹۵ء کو قرار پایا ہے -

پنجاب آریہ پرتی ندہی سبھا میں اسوقت ۶۷ آریہ سماجیں شامل ہیں - اور ۹۰ ممبر پرتی ندہی سبھا کے ہیں -

آریہ ودیارتھی آشرم لاہور میں اسوقت ۴۸ بورڈرس داخل ہیں - جو ۷ مختلف کالجوں اور اسکولوں میں تعلیم پاتے ہیں -

تازہ خبریں اور رائیں

امریکہ مستورات بہ نسبت مذہبی تعلیم کے ڈاکٹری کی تعلیم کو زیادہ پسند کرتی ہیں چنانچہ جہاں ۲۷۵ مذہبی پرچارکا ہیں وہاں ۲۵۰۰ ڈاکٹر ہیں -

سدہ آشرم کے بارے میں لالہ رام رکہا مل انسپکٹر ڈاکخانجات کراچی کا تیر ہمارے یہاں چھپا تھا جسمیں درج تھا کہ دادو علاقہ سندہ کے ٹھاکر دہنو داس سدہ آشرم لیجانے کیلئے طیار ہیں - بشرطیکہ چار سو روپیہ سفر خرچ کے لیئے کوئی آدمی لیجاوے - اب پنڈت نندکشور شرما آریوپدیشک لوہارو ضلع شاہجہانپور آپکے ساتھ جانے کو تیار ہیں - دیکھیں اقرار پر ٹھکر دہنو داس قایم رہتے ہیں یا نہیں -

راج بیکانیر میں ایک پبلک لیبرتاری کھولا جاویگا جسمیں سنسکرت کی بہت سی نایاب پستکیں جو راج کے پاس دستی تحریر کی موجود ہیں رکھی جاوینگی -

اشتہارات

ایک اگروال کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

(۱) عمر ۱۵- اور ۲۰ سال کے درمیان ہو - کوئی عضو ناکارہ نہ ہو - سنگل اور گوئل گوتر ہو -

(۲) تعلیم انٹرنس کلاس سے کم نہ ہو - موروثی یا ذاتی آمدنی معقول ہو -

لڑکی کے اوصاف حسب ذیل ہیں

عمر ۱۰ سال ۹ ماہ - ہندی اچھی طرح لکھ پڑہ سکتی گرل سکول اجمیر کی پہلی جماعت میں ہے - علاوہ اسکے کشیدہ اور اونی رسوئی کا کام بھی جانتی ہے - خانہ داری کا کام رسوئی وغیرہ بھی کرسکتی ہے - زیادہ حال خط وکتابت سے معلوم ہوسکتا ہے -

المشتہر لکشمی نراین صدر خزانہ اجمیر

اپدیشک کی ضرورت

کروڑ ضلع ڈیرہ اسمعیلخاں کے لیئے ایک ایسے اپدیشک کی ضرورت ہے جو مڈل تک انگریزی پڑھا ہو - آریہ خیالات کا ہو - سنسکرت جانتا ہو عمر زیادہ ۲۰ سال شادی شدہ ہو - اگر اسکی عورت اپدیشکا کا کام دیسکے تو اسکا بھی انتظام ہو سکتا ہے - تین سال تک اسے ضرور رہنا پڑے گا تنخواہ بالفعل عہ روپیہ ماہوار سفر خرچ نصف دیا جاویگا درخواست کیساتھ ہمراہ کسی سماج کے پردہان کی تصدیق المشتہر - گنگارام منتری آریہ سماج کروڑ

اگروال ور کی ضرورت

ہمکو ایک کنیا کیلیئے ور کی تلاش ہے - کنیا ودیوناگری جانتی ہے - اور عمر تقریباً ۱۲ سال کی ور کی عمر ۱۵ سال سے ۲۰ تھا ۲۲ برس تک ہو ور دیش بھگتیا تعلیم یافتہ خوبصورت نیک چلن تندرست خاندانی ہو - جس کسیکو سندہ کی خواہش ہو مہربانی ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں - شادی کا رسم انوسار ہوگی المشتہر بنسی لعل منتری آریہ سماج ضلع گوجرانوالہ

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن پریس سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے

اور [illegible] روز مشتریان با شان کے پاس روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ [illegible] معاشرت پولیٹکل سوشیل پارل مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں و تار برقیاں و احکام گورنمنٹ [illegible] دلچسپ اور باذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پُر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی [illegible] خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رام چند [illegible] مالک مطبع و اخبار نے [illegible] درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے مع محصول [illegible] اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر [illegible] تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھاویں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرماویںگے انکو [illegible] [illegible] نذر کیا جاویگا۔ درخواستیں بپتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ [illegible] ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

پتھر سکولہ تھی [illegible] جسکے سبب بہت ہرج ہوتا ہے ان تکلیفوں سے بچنے کیلئے ہمنے سیاہی تیار کی ہے جو روانگی میں بیش [illegible] اور جماؤ کی یہ کیفیت ہے کہ چاہے پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے تو نقش کالحجر ہو جاوے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت قابل قدر ہے جسنے خریدی اسنے تعریف [illegible] منشی جگت نرائن [illegible] مالک [illegible] لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ [illegible] مطبع میں [illegible] جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے اسکا [illegible] درختوں کے مفصل حالات مع تقاویہ باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے۔ چمن اور رمنا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و ترکیب بخوبی وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی [illegible] خلاصہ کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے [illegible] درخت [illegible] انگریزی نام [illegible] ملک موسم شباہت استعمال پھل پھول رنگ اقسام [illegible] وغیرہ دیا ہے مضامین اسکے فسانہ کے طور پر [illegible] اور [illegible] معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں [illegible] بہت سے عالم اور [illegible] پسند فرمایا ہے۔ [illegible] معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور [illegible] مع تقاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے ہر قسم درخت (۲) پھول کے میوہ درخت (۳) پھل کے [illegible] درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے [illegible] درخت (۶) پھول کے [illegible] درخت
(۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما پتوں کے درخت (۱۰) [illegible] درخت (۱۱) بیلدار درخت
(۱۲) کھجور دار درخت (۱۳) درختان نادر (۱۴) جنگلی درخت
(۱۵) متفرق درخت مع مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۷) نوٹ منتخبات

[illegible] اہلیلوں کے چند تاریخی اختلافات [illegible] امریکہ میں اوتار۔ ہندوں میں قوم کی خدمت [illegible] بہت [illegible] الفاظ میں [illegible] ایک [illegible] صفحہ یعنی [illegible] جزو کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر [illegible] مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے اور برائے فروخت موجود ہے باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونیکے قیمت صرف ۸ محصول ڈاک [illegible] ایک [illegible] خرچ ہو گا جو صاحب [illegible] زیادہ خریدینگے انسے [illegible] کمیشن [illegible] خریداری منظور ہو جلد خرید فرماویں ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بارہ [illegible] روپیہ سیر یا [illegible] کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے اکثر جاتی ہے جماؤ بھی [illegible] نہیں ہوتا اور [illegible] [illegible]

کرسچین مت درپن

[illegible] عیسائی صاحبان کے [illegible] منظور ہو تو ضرور ملاحظہ فرمایئے

[illegible] ذیل مضامین درج ہیں جنہیں کرسچین [illegible] [illegible] ہے حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ [illegible] حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے حضرت [illegible] حضرت مسیح کی بیرحمی۔ سرقہ یوسفی۔ حضرت [illegible] کے روز کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر [illegible] [illegible] حضرت مسیح کے معجزے [illegible] جہنم عادل۔ عیسائی دین [illegible] [illegible] دوسری تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں [illegible] عیسائی صاحبان کی حکمت عملی عیسائی [illegible] تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی [illegible] بائبل کی حقیقت۔ فرقہ یسوعیہ یا یسوعی [illegible] یونی ٹیرین۔ کیتھولک۔ پروٹسٹنٹ [illegible] رسالہ احوال حضرت موسیٰ کی [illegible] کتاب۔ [illegible]

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو لنک لواخ اور نگا مٹ کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے بہم [illegible] کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ [illegible] پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے آنکھوں کی تندرستی کیحالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماریکا اثر ہو بڑے بڑے معزز انگریزوں [illegible] لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمے کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے [illegible] دو روپیہ رکھی اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے [illegible] خالص مصری سرمہ فی تولہ ۸ محصول ڈاک ذمہ خریدار جس ڈبیہ پر میری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر سیا سنگہ آہلووالیہ۔ بمقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ اسناد

(۱) جناب پروفیسر سیا سنگہ صاحب [illegible] تسلیم مزاج شریف۔ بندے کی ایک بیوی مریض کیواسطے آپ سے پہلے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ حدرجہ کا مفید ہوا بلکہ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم و دردِ چشم کے کھجلی اور دیگر امراض بھی [illegible] شروع کتر کیٹ یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ آنکھ کو طاقت دیتا ہے۔ بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام نکرآگ ضلع چنیا۔ سرحد مکہ چین۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۱۴ء۔

(۲) جناب پروفیسر سیا سنگہ صاحب عرض یہہ ہے کہ میں نے پیشتر اسکے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا اس سرمے نے اکسیر کا حکم کیا جسقدر اس سرمے کی تعریف کیجاوے کم ہے۔ اب آپ کی خدمت [illegible] ایک تولہ سرمہ سفید [illegible] بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرمادیں۔ ڈاکٹر عبدالرحیم ہاسپٹل اسسٹنٹ چتور گڈہ راجپوتانہ مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۱۴ء

(۳) جناب پروفیسر سیا سنگہ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مختلف مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی جہانتک میرا خیال ہے میں اس سرمے سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو نہایت زور سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کیواسطے ضرور استعمال کریں کیونکہ اس سرمے سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کے امراض کیلئے فائدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو اسقدر سستے داموں پر رکھکر خلق خدا پر احسان کیا ہے اور جسکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ ڈاکٹر خیر الدین صاحب ایل۔ ایم۔ ایس ڈویژنل میڈیکل آفیسر [illegible] باہم۔ ملک آسام مورخہ ۱۴۔ جولائی ۱۹۱۴ء

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ۲۴ کے اشتہار ملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہادر پور گذرا۔ آں بیگم صاحبہ نے مجھکو حکم دیا کہ دو تولے سرمہ طلب کرو اسلئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بہت جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جسکی قیمت [illegible] ہے روانہ کریں بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر سفید بڑا تو پھر دس تولے کیواسطے حکم [illegible] نواب علیشاہ۔ پرائیویٹ کلارک بیگم صاحبہ بہادر بلوچستان

(۵) جناب سردار صاحب بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ بذریعہ پوسٹ آفس بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۱۴ء کو پہنچا بہت ہی مفید معلوم ہوا اسلئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے ۳ تولے اور بذریعہ پارسل روانہ فرمادیں۔ [illegible] پرائیویٹ کلارک حضور بیگم صاحبہ بہادر بلوچستان ۱۱۔ اکتوبر [illegible]

پانچہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سند [illegible]

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

الشورہ نیم کا پالن — ہم سب الپسماین منتی بھاؤ سے برتیں — الشورہ نیم کا پالن

ॐ

ست دھرم پرچارک

جلد

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید کتابیں

درن ابیوستھا اردو

استری سدھار اردو

پرداریں آنند اردو

شاستر ارتھ جھنگ نگینہ

جیون پرلوپرسن بھگت

پرارتھنا پستک اردو

ایک دردناک نظارہ

پتری کالی پرارتھنا

اتہاس شدھی اردو

منشی یوگ اردو

رامچندر جی کا سچا درشن

امرت برشا اردو

ویراگ سبھاولی اول

حصہ دوم

بھجن آنند اردو

سچ کو آنچ نہیں

خط و کتابت منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہیئے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

نام	کیفیت
[illegible]	یہ میرے امراض عصبی طاقت کیلئے جو کثرت [illegible] سست و ضعیف [illegible]
[illegible]	[illegible] فائدہ ہوتا ہے [illegible] آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] بار بار حاجت بول کو دور کرتی ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	[illegible] دانتوں کا درد [illegible] سیاہ [illegible] فی شیشی ۱۲
[illegible]	دانتوں کو [illegible] گوشت خورہ [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	سفوف [illegible] جالا [illegible]
[illegible]	[illegible] کمزوری [illegible] فی شیشی [illegible]
[illegible]	نفخ شکم [illegible] درد [illegible]
[illegible]	سوزاک [illegible] جلن [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	زخم [illegible] ناسور [illegible] زخم میں [illegible]
[illegible]	جاپانی [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	ملیریا بخار [illegible] فی تولہ [illegible]
[illegible]	جو خضاب [illegible] دکھلاتا ہے فی تولہ [illegible]

کثیر التعداد امراض کی بابت دوا [illegible] و سرٹیفکٹ دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیج کر ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے [illegible] آتشک [illegible] مجربات [illegible] رسالہ [illegible] طبع چہارم [illegible] رسالہ قیافہ [illegible]

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ [illegible] لاہور [illegible]

ڈاکٹر حسن کی اصلی ہولی نامردی کی اکسیر دوا

[illegible] بہت دنوں سے [illegible] سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ [illegible] بہت کوشش سے [illegible] ہے [illegible] یا [illegible] کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو [illegible] اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے [illegible] کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ [illegible] فی شیشی [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

عرق کافور مصفیٰ کی حکمی دوا

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ [illegible] سے [illegible] آرام ہو جاتا ہے [illegible] حافظہ کا [illegible] ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہوتا ہے قیمت فی شیشی [illegible] **المشتہر** [illegible] ڈاکٹر حسن کا بنایا ہوا عرق کافور [illegible]

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات [illegible] ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف [illegible] محصول ڈاک [illegible]

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاوے گا۔ [illegible] کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** [illegible]

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل [illegible] ہیں [illegible] **کشتہ نقرہ** [illegible] ضعف [illegible] رنگت چہرہ کی [illegible] کمزوری کو [illegible] جو لوگ طاقت [illegible] آزمائی کرنی چاہیئے [illegible] نقص پیدا ہوتے ہیں [illegible]

روغن مسیحا۔ [illegible] درست ہو جاتے ہیں [illegible] فی تولہ [illegible]

دوائی [illegible]۔ [illegible] قیمت [illegible]

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب [illegible] کا عارضہ ہو گیا ہو [illegible] دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ [illegible]

المشتہر حکیم [illegible] گجرات پنجاب

اشتہار

[illegible] کا مشہور و معروف ناول [illegible] قیمت [illegible] فروخت کیلئے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو مجھ سے طلب فرماوے۔

یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۷

तस्माद्यज्ञात्सर्वहुत ऋचः सामानि जज्ञिरे। छन्दांसि जज्ञिरे तस्माद्यजुस्तस्मादजायत ॥ य० अ० ३१। मं० ७

ارتھ "اُسی یگیہ سوروپ پرماتما سے جو سروا ہوتی کا کیندر ہے۔ رگوید اور سام وید اُتپن ہوتے ہیں۔ اُسی سے اتھروید اُتپن ہوتا اور اُسی سے یجروید اُتپن ہوتا ہے" پچھلے منتر میں جنگلی جانوروں کی پیدائش کے بعد گرام کے جانوروں کی پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے ... کا ہونا شائع سمجھا گیا ہے ... سرشٹی کا بن اور گرام ... زمانے میں ہونا ہے ... جب تک ... گرام نہیں بن سکتے ... کی بنیاد نہیں پڑتی۔ تب تک گرام ... کا اتر نا لازم تھا۔ اوپنشد کار رشی بے شمار پکارتے ہیں۔ وہ گیان اور کریا کے ... دیا ہے! تم ہو۔ یہتیں ہیں ... گیان اور کریا کا پرکاش اور ... ہوتا ہے۔" جب تک کہ پرکرتی سے

تعلق رہا۔ اور اُسکے بعد جب تک کہ جیو ایسی حالت میں اُتپن ہوتا رہا۔ جبیں کہ گیان کی سادھن کوئی کارتو بہا در رہا۔ تب تک کریا کا مہان گُن کام کرتا رہا۔ لیکن جیوں ہی کہ گراموں کی بنیاد پڑی۔ یعنی جیو آتما گیان کی سادھن کو ٹی پورے نشوونما کی حالت میں ساتھ لئے پیدا ہوا۔ اُسی وقت گیان کا چکر چلا۔ اور اُس یگیہ سوروپ چھپتا پرماتما نے اپنی اُسی ایک ظاہر کی ہوئی بادشکتی دوارا رگ یجو سام اور اتھرو ان چاروں ویدوں کا پرکاش کیا۔

ستدھرم پرچارک

آریہ سماج جالندھر شہر کا نواں سالانہ جلسہ

جالندھر شہر آریہ سماج کے سالانہ جلسے از بس ہی مشہور رہتے ہیں۔ جالندھر نگر مذہبی دھرم ہا منڈل کا ایک طرح سے کیندر سمجھا جاتا ہے اور اس لئے آنجگہ آریہ سماج کا زجمین کام کرتے رہنا ایک بجز ستہا سمجھنی چاہیئے۔ ساتھ ہی اس کے جگہ جگہ مہا سدوں کے دھرم میں شردھا ہونے کے کارن ہم اس پریم کا اندازہ لگانے

ہیں جوکہ آریہ سماجتھ پرشوں کو اس آریہ سماج کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ ہے۔ تو پہلا سالانہ جلسوں پہ آریہ پُرشوں کی معمول سے زیادہ بھیڑ بھاڑ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ اس سال کے سالانہ جلسے کے موقعہ پر خاص طور کے بگھن پڑتے رہے۔ لیکن باوجود ایسی مشکلات کے سامنے آنکے بھی جس حوصلا اور پریم کے ساتھ جالندھر شہر آریہ سماج کے ممبروں نے اپنے باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی سہایتا سے اس دھرم کاریہ کو سماپت کیا۔ اسمیں ہم الیشور کا ادرشیہ ہاتھ دیکھتے ہیں۔ پرتھم بگھن تو یہ ہوا۔ کہ ۲۳ اور ۲۴ دسمبر کو برابر بارش ہوتی رہی جسکے باعث کہ سر سنگار کا کام ٹھیک موقعہ پر شروع نہ ہو سکا۔ لیکن ۲۴ دسمبر کی رات کو بادل کی گرج اور بجلی کی کڑاک نے یقین دلا دیا۔ کہ آسمان صبح تک صاف ہو جائے گا۔ ۲۵ کی صبح کو بادلوں کا نام و نشان باقی نہ رہا۔ سماج مندر کی نئی بخشی دیواریں کے اندر عالیشان سائبان نصب کیے گئے۔ دروازہ پر سبزی عجیب بہار دیتی تھی۔ دیواروں پر گملوں کی قطاروں نے جنیں بہت سے آریہ استری سماج شالا جالندھر کی کنیاؤں کے کھینچے ہوئے تھے آریہ مندر کو ایک منوہر باٹکا بنا دیا تھا۔ آریہ بھائی آ رہے تھے۔ لیکن اسی اثنا میں ۲۵ دسمبر کے دو بجے دن کے وقت عزیز گنشورام جالندھر آریہ سماج کے ممبر اور لالہ دیوراج جی منتری کے ملسی زاد بھائی کے دیہانت ہونے کی خبر سماج مندر میں پہنچی

لالہ دیوراج لالہ بھگت رام جی اور انکے دیگر بھائی بھتیجے جو سب سماج مندر میں کام کر رہے تھے۔ اسیوقت گھر پہونچکر اپنے عزیز کی ارتھی لیکر شمشان بھومی کی طرف روانہ ہوئے۔ پرہاں مہاشہ نے جواب تک گزر رہیں۔ اسوقت کمال استقلال سے کام بیچ ہاتھ لیلیا۔ اور ہر ایک کام کی نگرانی کرتے ہوئے کسی میں بھی ترٹی نہیں ہونے دی استقبال کا انتظام اسسال نہایت ہی عمدہ رہا۔ گو کئی بھائیوں کو رات کے وقت آئے پیدل آنا پڑا۔ کہ سواریاں مقرر شدہ ریلوے سٹیشن پر نہ پہونچ سکیں۔ تاہم بمقابلہ گزشتہ سالوں کے انتظام اچھا رہا۔ باہر سے دو سو سے زیادہ آریہ بھائی شریک ہوئے جنہیں ڈیرہ اسمعیلخاں اور نجیب آباد سے دور دراز جگہوں کے آدمی بھی شامل تھے۔ اس جگہ یہہ بھی ذکر کر دینا مناسب ہے کہ بھوجن کے انتظام کی بھی اس سال آریہ بھائیوں کو کوئی شکایت نہیں رہی۔

چار بجے شام کو آریہ بھائی انگریزی باجہ کے ساتھ چار منڈلیوں میں بھجن گاتے ہوئے سماج مندر سے روانہ ہوئے۔ شہر میں جاکر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشکوں نے ویدمنتروں کا سوربہت اچارن شروع کیا۔ جنکا کہیں کہیں ارتہ بھی سنایا جاتا رہا لوگ بڑی شردہا سے سنتے رہے۔ باوجود گنپت رام کی بیوقت موت کی خبر سننے اور اسلیئے بہت سے بھائیوں کی غیر حاضری کے بھی نگر کیرتن بڑے پریم سے ہوتا رہا۔ اور لالہ دیوراج جی بھی کتھب بہت آتشیتی سنسکار وبکٹ بیتی سے کرنے کے بعد سماج مندر میں کام کرنے کے لیئے آ پہونچے

ہوئے۔

ہردوار رسمہ وبہاگ کے انوسار کاروائی ہوتی رہی۔ لیکن قبل اسکے کہ ہم اُس کارروائی کا سارانش اپنے پاٹھک گنوں کی سیوا میں نویدن کریں۔ ہم یہہ جتلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ کون کون اپدیشک اسوقت میں شریک ہونیکے لیئے پدہارے تھے۔ کیونکہ سمہ کے ابھاو سے بہت سے اپدیشکوں کو اپدیش دینے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے (۱) پنڈت آریہ منی جی (۲) پنڈت لیکھرام جی (۳) پنڈت پورنانند جی (۴) پنڈت لال چند جی (۵) پنڈت تالعل من جی (۶) پنڈت کرپارام جی (۷) دہلی سے پنڈت گنپتی شرما جی (۸) لاہور سے ماسٹر درگا پرشاد جی (۹) امرتسر سے ماسٹر آتمارام جی۔ (۱۰) ترنتارن سے پنڈت رام بھجدت جی۔ وغیرہ تشریف لائے تھے۔

۲۶ دسمبر کی صبح کو ۸ بجے ہون شروع ہوا۔ پھر بھجن ہوکر پنڈت پورنانند جی نے ایشور پرارتھنا کے بعد اپدیش شروع کیا ویدمنتر کا ارتھ کر کے پنڈت جی نے جتلایا کہ جب تک آتمک یگیہ کی سامگری دیکر منش نہیں جلتا۔ تب تک پرماتما کے دربار میں پہنچ نہیں سکتا۔ انہوں نے اس مہان یگیہ کے لیئے اہم سمرن کے لیئے اپیل کی۔ ایک ایک شبد اپدیشک کے ہردے سے نکلتا ہوا پرتیت ہوتا تھا۔ اور اسلیئے شروتاگن کے ہردیوں میں گھر کرتا جاتا تھا۔ اسکے بعد پنڈت کرپارام جی کا وارشک ویاکھیان ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔ سہپہر کو بھجنوں کے بعد ۲ ½ بجے دھرم چرچا کا

سمہ آیا۔ چونکہ عیسائی صاحبان کو مسیح کی الوہیت پر اور ہندو صاحبان کو مورتی پوجا اور شرادہ وشہ میں شاستراتھ کرنیکے لیئے چیلنج پہلے سے دیا جاچکا تھا۔ اسلیئے دریافت کیا گیا اگر کوئی صاحب ان میں سے تشریف لائے ہیں۔ تو وچار شروع ہو۔ جب پانچ منٹ کی خاموشی سے معلوم ہوگیا۔ کہ کوئی صاحب تشریف نہیں لائے۔ تو اور صاحبان کو پرشنوتر کی اجازت دی گئی۔ جب اور کوئی صاحب بھی باوجود ایک لائق ہونے کے بھی نہ اوٹھے۔ تو آریہ سماج کے ممبروں کو اجازت دی گئی۔ اسجگہہ یہہ جتلا دینا ضروری ہے کہ دہرم سبہا جالندھر سے شاستراتھ کے وشہ میں علیحدہ پتر ویوہار بھی ہو رہا تھا جسکا سارانش اسوقت سنایا گیا تھا۔ اور جسکی کل کارروائی کا خلاصہ علیحدہ درج ہوتا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے ہندو بھائی جب دستور سابق سچے اور اسچے سمیے وچار سے ڈرتے پھرتے ہیں۔ پہلا پرشن دو بار ہی آتمارام نے ویدوشہ میں کیا تھا۔ جسکا اُتر پنڈت کرپارام جی نے دیا۔ اسکے بعد ایک اور نوجوان نے پوچھا۔ لیکن جب وہ مطلب نہ سمجھا سکا۔ تو اُسکی طرف سے پنڈت سچ ہو شن شاستری جی نے ویدوشہ میں ہی پرشن کیا جسکا اُتر پنڈت لیکھرام جی نے دیا۔ دھرم چرچا کے وقت میں سے چونکہ کچھہ سمہ نکل آیا تھا اسلیئے بخشی گوپالداس جی نے اُس سمہ میں ایک زبردست اپیل کنیا مہاودیالہ کے حق میں مسدس کی شکل میں کی۔ جسنے شروتاگن کے دلوں کو ہلادیا۔ یہہ مسدس اگر بخشی صاحب

بھیجیں گے۔ تو ہم کبھی آئندہ پرچہ میں چھاپنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مدس کے ختم ہوتے ہی آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر کی کنیاؤں نے اپنے مہاودیالہ کے لیئے ایک بھجن کی صورت میں اپیل کی۔ جو کہ اُن کو لالہ دیوراج جی نے بنا کر دیا تھا۔ اس بھجن نے بعض سرل ہردیوں کو ایسا دہلا دیا کہ کتنی بھدر پرشوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرتے ہم نے دیکھے۔ چونکہ اس بھجن کی نقل کے لیئے بہت سے بھدر پرشوں کی فرمایش آئی ہوئی ہیں۔ اسلیئے ہم اُنکے فائدے کے لیئے اُسے بجنسہ یہاں درج کرتے ہیں۔

بھجن

سنو آریہ گن نربلوں کی پکار
مہاودیالہ کو کردو تیار
نہیں کیا ہیں سنتان ہم آپ کی
لبار و نہ من سے ہماری کستھتی
ہیں آریہ گن سمجھ سکتا دھرم
جو سدھریں ہمارے تمہارے بھی کرم
ہیں اُنتی شکھر پر لے چلو
ہمارا کرو کام بھولو پھلو
کیا ایک ودیالے ہمارے لیئے
بنے گا نہ اُدیوگ سے آپ کے
نہیں مانگتیں تم سے ہم راجیہ کو
نہ ہیرے نہ پہنے کے بھی داج کو
سجن جب یہ ہارے ہو اس تب میں جو
مہاودیالہ کا در ہم کو دو
نراکشر ہیں کنیائیں جس دیش کی
رساتل میں اُس دیش کی ہے گتی
بناؤ ہمیں سیتا اور گارگی
پڑھاؤ ہمیں ہوویں بُرہی متی
نیارے اوچیت ہے یہی آپ کو
کہ سنکشا ہماری کو پورن کرو
یہی وید شاستر کا اوپدیش ہے
دیانند سوامی کا اوپدیش ہے
نہ بھولو کرائی اس اوپدیش کو
یتن کنیا شکشا کا شیگھر کرو
اہے چند متہ تھے آریہ کوئی
یہہ اُن کے بچن ہیں سنو تم سبھی
وہ پتھروں سے کرتے ہو تم پریم پریتی
سُپتری سے کرتے ہو ایسی انیتی
بہنیں نراکشر رہیں آہ اپنی بہائی
تم سا ہوا اور کون ہے انیائی
بھارت کو اپنے سدھارا جو چاہو
تو سارے کہی تم اپنی پتری پڑھاؤ"
لبار و نہ تم ہٹ ہے آریہ گن!
مہاودیالہ کا کردو یتن
بچاؤ ہمیں پارساگر کے پار
مہاودیالہ کو کردو تیار
ہمارے لیئے ادھیاپکا ہووے
ہمارے لیئے لیسٹکا لہ ہووے
ہمارے لیئے کنیا آشرم کھلے
کہ ودیا پڑھیں جسمیں ہم دہاں ہے
ونے کنیاؤں کی ہے باربار
مہاودیالہ کو کردو تیار

اس بھجن کے بعد پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا ویاکھیان دھرم کی پریکشا پر بڑا عالمانہ لیکن عام فہم ہوا۔ پنڈت جی نے دھرم کی پریکشا کے لیئے کسوٹی شلاخ بنانا اور ہتھوڑے کی چوٹ۔ اِن چار سادھنوں کی اُس طرح ضرورت بیان کی جس طرح عام چیز و نکمی پرکھنا کے لیئے ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے ان چار دل سترک وغیرہ سے مشابہت دیکر دُنیا کے رائج الوقت مذاہب کے من گھڑت مسلوں کی ان سادھنوں دوارا پریکشا کی۔ اور آخر کار ثابت کیا۔ ایک ست سناتن ویدک دھرم ہی اس پریکشا میں اُتیرن ہو سکتا ہے اس لکچر کا ایسا اثر ہوا کہ ایک سادھو جو آگرہ کے رائے سالگرام کا چیلہ ہو چکا تھا۔ اور رادھا سوامی کے جاپ میں محو تھا۔ ویاکل ہوا۔ پنڈت جی سے پھر لا اور آخر کار ویدک دھرم کا قائل ہو کر اُس نے رائے سالگرام کو پوسٹ کارڈ بھیجا کہ پنڈت لیکھرام کا لکچر سنکر اُسے رادھا سوامی کے مت پر وشواس نہیں رہا۔ بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا۔

لالہ ہرکشن لعل صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لا کا لکچر

اسی شب کو ۸ بجے لالہ ہرکشن لال بی اے بیرسٹرایٹ لا مینیجنگ ڈائرکٹر پنجاب نیشنل بنک نے جو استریوں کی اعلیٰ تعلیم کے بڑے حامی ہیں۔ آریہ مندر میں ستری سکھشا پر انگریزی میں لکچر دیا۔ لالہ صاحب کا طرز بیان بڑا ہی سنجیدہ اور سرل ہے۔ سامعین چیدہ تھے جنکی کُل تعداد ۱۵۰ سے زیادہ ہوگی۔ لالہ ہرکشن لال جی نے پونے دو گھنٹوں تک اس مضمون کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی۔ آپ نے کسی جگہ بھی مطلب کو لفاظی پر قربان نہیں کیا۔ بلکہ اپنے ہر ایک دعوے کو دلیل سے ثابت کیا۔ یوں تو لکچرار نے مضمون کا کوئی بھی ممکن پہلو نہیں چھوڑا جس پر بحث نہ کی ہو۔ لیکن جگہ کی تنگی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم ان میں سے صرف چند ایک کا ہی ذکر کریں جو لوگ یہہ عذر پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ افلاس کی وجہ ابھی تک مردوں کی تعلیم کا ہی پورا انتظام نہیں ہو سکتا۔ انکو لائق لکچرار نے جواب دیا۔ کہ

وسیلئے منتری سکشا نہایت ضروری ہے کیونکہ پڑھی لکھی عورت اپنے غریب خاوند کو امور خانہ داری میں اور بیاہ شادیوں کے ناجائز اخراجات کو ہٹوانے میں مدد دیکر کفایت سے گذارہ کرا سکیگی۔ جن لوگوں کا خیال ہے تعلیم سے آزادی ملیگی۔ اور آزادی سے مستورات کی اخلاقی حالت میں فرق آئیگا۔ اُنکے جواب میں لکچرار نے اپنا درشٹانت پیش کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب وہ ولایت کو گئے۔ ہر ایک جوان عورت سے شادی کرنے کو اُنکا دل للچاتا تھا۔ لیکن کچھہ روز وہاں رہکر جب عورتوں سے ملنا کوئی بات نہ رہی تو نوجوان اور خوبصورت عورتوں کے ساتھہ دن رات رہنے کے باوجود ایسے خیال بھی اُنکے دلوں میں نہیں گزرتے تھے عام دلیلیں جو کہ اب تک دیجا چکی ہیں۔ اُن سب کو فاضل لکچرار نے بڑی خوبی سے ثابت کیا روس کے مدرسوں کے حالات بیان کرتے ہوئے انہوں نے دکھلایا کہ تعلیم جو کہ مردوں کو بدچلن نہیں بلکہ نیک چلن بنا لیتی ہے۔ وہ عورتوں کو بھی بدچلن نہیں بنا سکتی۔ کہاں تک بیان کرتے جائیں۔ ہم لالہ ہرکشنداس لال جی سے درخواست کرتے ہیں کہ وے اپنی کل دلیلوں کو قلم بند کر کے پمفلٹ کی شکل میں بزبان انگریزی شایع کر دیں۔ تاکہ اُسکا ترجمہ اردو میں بھی شایع کیا جاوے تو سرسادھارن کے لیئے بڑا مفید ہوگا۔ لالہ ہرکشن لال جی کے ساتھہ لکچر اصول کے لحاظ سے گو ہمارا پورا اتفاق ہے۔ تاہم بعض تفصیل یا درشٹانتوں کی سبت میں ہماری رائے اُن سے متفق نہیں ہے۔ لیکن وہ معاملات اتنے خفیف ہیں۔ جنکا ذکر کچھہ ضروری نہیں ہے۔ لکچرار کا شکریہ ادا ہو کر جلسہ ۱۰ بجے برخاست ہوا۔ اُسکے بعد

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن ہوا۔ جسمیں مدنے اوپدیشکوں کی تقرری منظور ہوئی اور ایک کلرک سکرٹری کے آفس کے لیئے مقرر ہوا۔ اِسکے علاوہ اور بہت سا ضروری کام طے ہوا۔

۲۷۔ دسمبر کی صبحکو ہون اور وید پاٹھہ ہوا جسکے بعد ایک بھجن ہو کر پنڈت رام بھجدت نے ایشور پرارتھنا کے بعد اپنا اوپدیش شروع کیا۔ ہمارے بھائی کی فصاحت اور اُنکا دھارمک جوش آریہ دنیا میں مشہور ہی ہے۔ اُنھوں نے آریہ سماج کا دھن ایشوریہ جسمانی طاقت تعداد وغیرہ میں ہر ایک سانسارک انش میں ہندو بھائیوں سے مقابلہ کر کے اور یہ دکھلا کر کہ کسی انش میں بھی ہندوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آخر کار بڑے بڑے ویدک شبدوں میں ثابت کیا کہ ایک دھرم آچرن ہی ہے جسمیں آریہ سماج مقابلہ کر سکتا ہے۔ لائق لکچرار نے پوچھا کہ کیا آریہ پُرش اس انش میں اپنا فرض ادا کرتے ہیں؟ جواب کون نہیں جانتا۔ ہمارے بھائی نے آریہ پُرشوں سے سچے آریہ بننے کے لیئے بڑی زبردست اپیل کی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپیل اسوقت کے موجود آریہ پُرشوں پر ضرور مستقل تاثیر پیدا کریگی۔ اس سرمن کے بعد ایک بھجن ہو کر لالہ دیوراج جی منتری نے

آریہ سماج جالندھر شہر کی سالانہ رپورٹ	سنانے کا آرمبھ کیا اس رپورٹ سے معلوم

ہوا کہ سماج کا کام حسب معمول ممبران کرتے ہی رہے ہیں۔ تعداد ممبران میں دو سالوں کے اندر ۱۰ کا اضافہ ہوا۔ یعنی اسوقت ممبران درج رجسٹر ۲۲ ہیں۔ اوپدیش وغیرہ کے حالات معمولی درج کر کے سنسکار کل ۱۳ ویدک ریتی سے ہوئے۔ جنمیں سے لالہ رلا رام جیٹھہ پرادھان چودھری کے پُتر کی ہوگا

انتیشٹھی سنسکار قابل خاص ذکر کے ہے۔ کیونکہ مرحوم چودھری صاحب نے ۷۴ برس کی اوستھا میں جب دھرم بہادر سے برادری کا مقابلہ کیا اور آخر کار برادری شامل ہوئی۔ وہ نوجوانوں کے دھارمک اُتساہ کو بڑھانے والا ہے۔ تین اشخاص جو مسلمان ہو گئے تھے شدھ کر کے واپس لائے گئے۔ کل آمدنی وخرچ دو سال بابت ماہواری چندہ دان پاتر وغیرہ ۷۸۶ روپیہ ۹ آنے ۳ پائی ہوئے اور خرچ ۷۳۸ روپیہ ہوئے۔ انہیں دو سالوں میں مندر فنڈ کے لیئے آمدنی ۵۷۴ روپیہ ۱۱ آنے ۹ پائی ہوئی۔ اور خرچ ۸۵۹ روپیہ ۱۲ آنے ۹ پائی ہوئے۔ ایتفاقات لالہ رام کرشن جی پرلوک کے مندر فنڈ کے ذمہ ۲۸۵ روپیہ ۹ آنے باقی ہیں۔ اس قرضہ کی ادائگی کا بندوبست کر کے جالندھری آریہ سبھاسد پُرشوں پر لازم ہے کہ بہت جلد ایک پاٹھشالہ گرہ طیار کرا دیں رپورٹ سے یہہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اب تک جالندھر آریہ سماج نے مندر پر ۳۱۳۶ روپیہ خرچ کیا۔ دیانند اینگلو ویدک کالج کے لیئے ۶۰۲۵ روپیہ دیا۔ اور اسکے سوا بہت سا دھن یتیم خانہ فیروز پور و بریلی جیکا گو فنڈ اوپدیشک کلاس وغیرہ کو دیا گیا۔ اسکے بعد

آریہ کنیا پاٹھشالا جالندھر	کے حالات

درج تھے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس پاٹھشالا کا خرچ قریباً ساٹھہ روپیہ ماہوار ہے جو سب کا سب گیمنٹ اور ماہوار چندوں سے چلتا ہے۔ اور رپورٹ کے الفاظ میں "مہا ودیالہ فنڈ کا پاٹھشالا فنڈ سے علیحدہ حساب ہے۔ اور مہا ودیالہ فنڈ سے پاٹھشالا کے لیئے ایک پائی بھی نہیں لیگئی" رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ ۸۰ کنیائیں اسوقت تعلیم پاتی ہیں۔ جنمیں ۷ کنیائیں وہ

شامل ہیں جو ڈیرہ اسمعیلخاں بہاولپور
ترنتارن گلہٹی اور کوئٹہ
جنڈیالہ
سے شکشا کے لیئے آئی ہوئی ہیں اور سہ ستر شکشا
آریہ پریواروں میں نواس کر لی ہیں۔ کنیا
آشرم کا جب انتظام ہو گیا تو یہ کنیائیں
اسمیں داخل کیجاوینگی۔ پڑھائی کے لیئے
چھ جماعتیں ہیں۔ چار بدھوائیں شکشا پاتی
ہیں۔ جنہیں وظیفے ملتے ہیں۔ اسکے بعد شری
مہاشہ نے کنیاؤں کے بنائے ہوئے مٹی کے
کھلونے۔ مٹھائی۔ کاغذ کے خوبصورت
پنکھے۔ کاغذ کے دیگر کھلونے۔ انکے کاڑھے
خوبصورت سے خوبصورت رومال اور میز پوش
گلوبند۔ پاجامے۔ اور رومالوں پر کڑھے
ہوئے وید منتر غرضیکہ دستکاری کے عجیب
عجیب نمونے پیش کیئے۔ جنہیں اسکے بعد آریہ
بھائی برابر خرید کرتے رہے۔ ان چیزوں پر
ایک نظر ڈالنے سے ہی یقین ہو جاتا تھا
کہ جالندھر کی آریہ کنیا پاٹھ شالا ستری فیشنیبل
لیڈیاں پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ سچی
دھارمک گرہستنیاں بنا کر نکالیگا۔ معلوم ہوا
کہ جب سے یہ کنیا پاٹھ شالا قائم ہوئی ہے
یعنی تین سالوں سے اب تک ۳۵۹۱ روپیہ
۵ آنے ۶ پائی۔ جالندھر آریہ سماج نے
اس انسٹیٹیوشن پر خرچ کیا اور ۱۳۶ روپیہ
۶ پائی اسوقت پاٹھ شالا کے کوش میں بقایا
موجود ہے۔ اسکے بعد

کنیا مہا ودیالہ کی تحریک کا ذکر تھا۔ جس سے معلوم
ہوا۔ کہ سال حال میں اسکے
لیئے دھن اکٹھا کرنے کا اچھا پریتن کیا گیا۔
اس پورشارتھ کا نتیجہ تو شام کو معلوم ہوا
تھا۔ لیکن رپورٹ سے اسوقت تک کی آمدنی
کی قسم بتلا دی۔ یعنی کل آمدنی ۶۵۲۵ روپیہ
۱۱ آنے ۹ پائی ہوئی۔ جسمیں سے ایک جادو
لالٹین خریدنے اور مہا ودیالہ کی تحریک
کے لیئے ٹریکٹ وغیرہ چھپوانے میں ۱۰۲ روپیہ
۴ آنے ۳ پائی خرچ ہوئے۔ بقایا سیونگ
بنک میں جمع ہے۔ رپورٹ کے خاتمہ پر
چند ضروری ہدایتیں درج تھیں۔

رپورٹ کو آریہ بھائیوں نے بڑی دلچسپی
سے سنا اور اسکے بعد کنیاؤں نے سوستی
وید پاٹھ کر کے ایک بھجن گایا۔ اس کے
بعد ماسٹر درگا پرشاد جی کا ویاکھیان ہوا
ماسٹر جی نے بڑا دلچسپ ویاکھیان دیا
جسکے خاتمہ پر انہوں نے ستری شکشا اور
ستریوں کے ادھکار دلانے پر زور دیا۔ اور خاتمہ پر ایک بدھوا کے لیئے
۳ روپیہ ماہوار وظیفہ دینے کا وعدہ
فرمایا۔ بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا۔

خط و کتابت

شاسترارتھ مابین آریہ سماج و ہندو دھرم سبھا جالندھر

از جانب آریہ سماج

عرض ہے کہ آریہ سماج جالندھر کے سالانہ
جلسہ پر جو ۲۶-۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ع
کو آریہ مندر میں ہوگا۔ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ کو
۱/۲ ۲ سے ۴ بجے شام تک آریہ پرش سناتن
سبھا سے مورتی پوجا شرادھ
وغیرہ اور عیسائی صاحبان سے مسیح کی
الوہیت پر ستیہ اسیتیہ کا نرنا کرنے اور
ان مضامین پر تحقیق اور پرمان سے بحث
کرنے کے لیئے تیار ہیں۔

ممبران سناتن سبھا و عیسائی صاحبان
آریہ پرشوں کے اس چیلنج کو قبول فرما کر
وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

المشتہر
دیوراج سکرٹری آریہ سماج جالندھر شہر

جواب از جانب دھرم سبھا

آپکے نوٹس کے جواب میں اطلاع دیجاتی ہے
کہ سناتن دھرم سبھا جالندھر شہر شاسترارتھ
ویدارتھ پورانارتھ کرنے کو ہر وقت تیار
ہے۔ آپکا نوٹس ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء جسمیں ۱/۲ ۲
گھنٹہ وقت رکھا گیا ہے۔ یہ ایسے اعلےٰ مضامین
کے لیئے کافی نہیں ہے۔ پہلے بھی چند دفعہ
آپکی طرف سے ہی پہلو تہی ہوتی رہی ہے۔ دھرم
سبھا تو ہر وقت تیار ہے۔

بشرطیکہ

(الف) ایسے شاسترارتھ کے واسطے کوئی
ایسا مکان تجویز ہونا چاہیئے۔ جو دھرم سبھا
اور آریہ سماج کا نہ ہو۔

(ب) کوئی ودوان کمیٹی شاستری ثالث
ہونا چاہیئے۔ جو باہمی اتفاق رائے سے منتخب

(ج) مورتی پوجن و شرادھ وغیرہ کے
واسطے ایک ایک دن مقرر ہونا چاہیئے۔

پس سناتن دھرم سبھا ہر ایک مضمون پر

پران دیکھنے سے تسلی کرنے کو تیار ہے۔

المشتہر
بسنت رام سکرٹری سناتن دھرم سبھا جالندھر شہر

ازجانب آریہ سماج

پورانوں کا ارتھ کرنے کو تو آپ ضرور تیار ہیں۔ لیکن وید ارتھ سے آپکی پہلو تہی کا حال جالندھر نواسی خوب جانتے ہیں۔ ہر وقت کی تیاری ظاہر کرکے آپ ہمیشہ معاملہ کو دھوکے میں ڈالتے رہے۔ اور اب بھی [illegible] میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اچھا یدی آپ نے ہمارے یہاں آنا منظور فرمایا تھا۔ تو ہمکو بھی اپنے یہاں دھرم سبھا کے سالانہ جلسے میں بلا لیتے۔ آپکی شرطوں کا جواب حسب ذیل ہے۔ (۱) ایسا مکان جو دھرم سبھا اور آریہ سماج کے مکان سے علیحدہ ہو۔ آپ خود تجویز کیجئے۔ ہمیں منظور ہوگا۔ بشرطیکہ کوئی مورتی کا مندر نہ ہو۔ (۲) مدھیست کی اوٹ لینا پورانی کاریگری ہے۔ نہ آج تک کبھی مدھیست کے نام پر اتفاق ہوا۔ اور نہ آئندہ ہونیکی امید ہے۔ مدھیست کل شروتاگن کو رکھیئے۔ وہ اپنے لئے خود ستیاستیہ کا نرنے کرینگے۔ (۳) جو دن مورتی پوجا و شرادھ وغیرہ شاستر ارتھ کے لئے آپ مقرر کریں ہمیں منظور ہوگا۔

چونکہ ہمنے آپ کا کہنا مان لیا۔ امید ہے کہ آپ بھی شاستر ارتھ کے لئے تیار ہو جاوینگے اور اس طرح پہلو تہی نہ کریں گے۔ جیسے کہ آپ نے پنڈت پریتم شرما کے آنے پر اور ہمارے ۱۸۹۶ء کے وارشکوتسب کے موقعہ پر کی تھی نہ صرف یہی بلکہ جہاں [illegible] لسوڑے کا جواب آپنے اب دیا ہے۔ ہم ویدوں پر پورن وشواس رکھتے ہیں۔ اسلئے اپنے سدھانتوں پر ہر وقت وچار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ کا بھی ایسا ہی وشواس مورتی پوجا پر ہے۔ تو امید ہے کہ آپ اب کوئی حجت نہ کریں گے۔

المشتہر
دیوراج منتری آریہ سماج جالندھر

ازجانب دھرم سبھا

آپکے جوابی اشتہار کے مضمون کو پڑھکر خوشی حاصل ہوئی۔ اور اسکے ساتھ ہی افسوس پیدا ہوا۔ کہ آپ صاحبان نے انگریزی زبان کی تعلیم یافتہ اور نئی روشنی کے گرویدہ ہوکر ہمارے جوابی نوٹس کا مطلب ٹھیک ٹھیک نہیں سمجھا۔ ہمارے جوابی نوٹس میں صرف پورانوں کا ہی ذکر نہیں تھا۔ بلکہ اُسمیں صاف طور پر وید اور شاستر کے الفاظ درج ہیں۔ مگر نہایت تعجب کی بات ہے کہ آپکی تیز نظر سے وہ الفاظ کیونکر غائب ہو گئے اسلئے ہم مجبور ہوکر اُسی عبارت کو جو ہم نے پہلے جواب میں لکھی تھی۔ دوبارہ درج کرتے ہیں اور وہ یہہ ہے۔ کہ سناتن دھرم سبھا وید شاستر اور پورانوں میں شاستر ارتھ کرنیکو ہر وقت طیار ہے۔ بشرطیکہ

(الف) ایسے اعلیٰ مضامین پر جلسہ میں تھوڑے سے وقت یعنی ڈیڑھ گھنٹہ جو آپنے مقرر کیا ہے۔ شاستر ارتھ ہونا نا ممکن ہے۔ اسواسطے ہر ایک مضامین کے لئے [illegible] گھنٹہ منظور کرکے ہمکو اطلاع دیں اور مکان کی بابت امید ہے۔ کہ [illegible] کے ترتیب کے میدان کو پسند کرینگے۔

(ب) مدھیست کا مقرر کرنا شاستر ارتھ کے لئے پورانی کاریگری نہیں ہے۔ بلکہ دنیا بھر میں قدیمی قاعدہ ہے۔ کہ جب فریقین میں دو مختلف مضامین پر فیصلہ طلب ہوں تو اسکے واسطے ایک یا چند مدھیستوں کا مقرر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور افسوس ہے کہ آپنے اسکو ایک حیلہ سمجھا ہے۔ بلکہ یہہ صاف ظاہر ہے۔ کہ جو فریق مدھیست کو منظور کرنے سے انکار کرے وہ کمزور ہوتا ہے اور اسکی طرف سے ہی ٹالمٹول سمجھا جاتا ہے۔

پنڈت پریتم شرما کا جو آپنے حوالہ دیا ہے سو اسموقعہ پر بھی پنڈت جوندلال صاحب کے مکان پر آپکی طرف سے ہی پہلو تہی ہوئی تھی۔ بلکہ یہہ یاد ہونا چاہیئے کہ دیوان [illegible] صاحب بہادر سی ایس آئی و لالہ ساگرچند ام صاحب واسطے نرنے کرنے کے مقرر ہوکر وکیل خانہ میں سبھا ہوئی تھی اسوقت بھی آپکی طرف سے ہی یہہ ہی ٹالمٹول تھا۔

اب چونکہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء تک ہمارا سالانہ جلسہ ختم ہوگا اسلئے یکم و دوم جنوری ۱۸۹۷ء کو اور آگے جب بھی ہم ہر وقت طیار ہیں۔

نوٹ۔ یہہ پتر آریہ سماج میں مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو بوقت ۲½ بجے دن کے موصول ہوا۔ ایڈیٹر

ازجانب دھرم سبھا

اس سے پہلے جواب الجواب نوٹس آپکی خدمت میں روانہ ہو چکا ہے۔ اُسکے جواب کا آج تک انتظار کیا گیا۔ مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ چونکہ دھرم سبھا جالندھر کا سالانہ جلسہ ۱۳ دسمبر سے شروع

ہے اور پنڈت صاحبان جو اس جگہ تشریف
لائے ہوئے ہیں۔ سب کے سب کل کو یہاں سے چلے
جاوینگے۔ اسلیئے اگر آپکا ارادہ شاستراتھ کرنیکا
ہے تو بواپسی آج ہی جواب بھیج دیویں اور تاریخ
شاستراتھ کی یکم جنوری ۱۸۹۳ء مقرر کریں
تاکہ پنڈت صاحبان موصوف کو یکم جنوری کے
لیئے روک لیا جاوے۔ اور دھرم سبھا اور ہے
کی خدمت میں التماس کیا جاوے۔ کہ وہ ایک
تاریخ سالانہ جلسے کے لیئے ملتوی کر دیں۔ اگر آج
جواب نہیں آویگا۔ تو آپکی طرف سے پہلو تہی
سمجھی جاویگی۔

(نوٹ - ۲۹ دسمبر ۹۲ء بوقت ۸ بجے رات
موصول ہوا) ایڈیٹر

ازجانب آریہ سماج

نقل۔ چونکہ لالہ دیوراج جی منتری آریہ سماج
جالندھر شہر آج ۲ بجے کی گاڑی میں آریہ سماج
میرٹھ شہر کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونیکے
لیئے چلے گئے ہیں۔ اسلیئے آپکا ۲۹ دسمبر ۱۸۹۲ء
کا لکھا ہوا پتر مجھے آپکے آدمی نے آج ہی ۸
بجے رات کے دیا۔ آپنے جو جواب الجواب والے
نوٹس کا ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو قریبًا ۴½ بجے دن کے
بھیجا تھا۔ اسمیں آپنے صاف لکھدیا تھا کہ
۳۱ دسمبر تک آپکو شاستراتھ کے لیئے فرصت
نہیں ہے۔ اسلیئے اس تاریخ سے دو روز پیشتر
آپکی یہ شکایت کہ ہم نے جواب نہیں بھیجا
ٹھیک نہیں ہے۔ لیکن سوائے اسکے شاید آپ
بھول گئے کہ ہم اپنے جواب الجواب والے نوٹس
میں آپکی کل شرائط علاوہ مدھستھ والے جھگڑے
کے مان چکے ہیں۔ اور شاستراتھ کے لیئے
دن کا تقرر آپ پر چھوڑ چکے ہیں۔ لیکن
آپنے اپنے جواب الجواب میں پھر بھی شاستراتھ
کے لیئے کوئی خاص دن مقرر نہ کیا۔ آپکے ۲۹ دسمبر
والے نوٹس کا جواب حسب ذیل ہے۔

(۱) ہم نے پہلے ہی مان لیا ہے۔ کہ مورتی پوجا
اور شرادھ وغیرہ پر ایک ایک دن بحث ہو۔
اب آپنے ہر ایک مضمون کے لیئے چھ چھ گھنٹے
تجویز کیئے ہیں۔ کیا چھ گھنٹے ایک دن سے زیادہ
ہوتے ہیں۔ کہ آپنے دوبارہ لکھنے کی تکلیف گوارا
فرمائی ہے۔

(۲) کھٹ شاستری مدھستھ کی شرط کی نسبت
جو جواب ہم نے آپکو دیا تھا۔ اسکا آپنے
کوئی جواب نہیں دیا۔ آپنے صرف یہ لکھا
ہے کہ فیصلے کے واسطے ایک یا چند مدھستوں کا
مقرر کرنا بہت ضروری ہوتا ہے" ہم نے
ایک مدھستھ سویکار نہیں کیا۔ بلکہ کل سامعین کو
مدھستھ قرار دیا ہے۔ گویا ہم نے آپکی تحریر کے
مطابق چند مدھستھ مان لیئے۔ جو کہ اپنے لیئے
خود فیصلہ کرینگے۔ (۳) آپنے پھر بھی کوئی
خاص تاریخ مقرر نہیں فرمائی۔ حالانکہ ہمنے
آپکو کھلی اجازت تاریخ مقرر کرنیکے لیئے دی تھی

(۴) دیوی تالاب کا میدان غیر محفوظ ہے اور
آپ جانتے ہیں۔ کہ دیوی کا مندر پاس ہے
ایسی جگہ مورتی پوجا پر بحث شاید باعث اشتعال
جاہلوں کے ہو۔ اسلیئے آپ کوئی محفوظ جگہ
تجویز کریں۔ مثلاً سائگل صاحب یا رائے بہادر
منشی کنہیا لال صاحب بہادر وغیرہ کے مکانات میں
سے کوئی ایک۔ اگر اور کوئی مکان آپکی پسند
خاطر نہ ہو۔ تو ہمیں دیوی تالاب کا میدان ہی
منظور ہوگا۔

چونکہ ہمیں پنچ کے طور پر لالہ کاشی رام صاحب
وکیل گوجرانوالہ نے اطمینان دلایا ہے۔ کہ آپ
مدھستھ والے جھگڑے کو چھوڑنے کے لیئے
تیار ہیں۔ اور اسلیئے امید پڑتی ہے۔ کہ ضرور
شاستراتھ ہوگا۔ پس زیادہ طوالت سے
بچنے کے لیئے کل خط وکتابت کا نتیجہ معہ چند ضروری
شرائط کے آپکی خدمت میں التماس کرتا ہوں
امید ہے کہ آپ انہیں منظور فرما کر مجھے جلد
اطلاع بخشیں گے۔ تاکہ ستیہ استیہ کا نرنے
سرو سادھارن پرشوں کو کرنیکا موقعہ ملے۔

(۱) شاستراتھ کسی محفوظ مکان میں ہو۔ جیسے
آپ پسند کریں۔ یا دیوی تالاب کا میدان میں اگر
آپکی مرضی ایسی ہی ہو۔

(۲) اول شاستراتھ مورتی پوجا پر ۳ جنوری
۱۸۹۳ء کو ہو۔ ۴ جنوری ۱۸۹۳ء کو شاستراتھ
مرتک شرادھ وغیرہ پر ہو۔ اور اسکے بعد جس جس
مضمون پر فریقین کی مرضی ہوتی جاوے۔ اس اس
کے لیئے ایک ایک روز مقرر کیا جاوے۔ ہر روز
چھ چھ گھنٹہ شاستراتھ ہو۔ جیسا کہ آپنے لکھا
ہے۔ (۳) دعوی کرنے والا تقریر شروع
کرے۔ اور دوسرا فریق جواب دے۔ اسی طرح
ہر دو فریق پانچ پانچ مرتبہ ایک ایک مضمون پر
بولیں۔ ہر مرتبہ تقریر کنندہ آدھ گھنٹہ بولے
جسمیں پانچ منٹ وہ بھی شامل ہونگے جنمیں کہ وہ
اس تقریر کا خلاصہ لکھا جاویگا۔ (۴) ایک
معزز صاحب میر مجلس صرف وقت کی پابندی
رکھانے اور شور وغل بند کرنے کے لیئے فریقین
کی مرضی سے مقرر ہوں۔ اور ہر روز سبھا ۱ بجے
دن سے ۷ بجے دن تک ہوا کرے۔

(۵) کل تقریروں کا خلاصہ سوال وجواب کی
صورت میں علیحدہ شائع کرنے کا ہر فریق کو
اختیار ہوگا۔ بشرطیکہ جس فریق کی تقریر کا
خلاصہ ہو۔ اسکے دستخط اسپر موجود ہوں۔

ان مختصر شرائط کو مان کر بڑی آسانی سے ہم آپ ہمیں پریم کے ساتھ وچار کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بہت جلد ان شرائط کو قبول فرما کر ہمیں کل تک اطلاع دینگے۔ کیونکہ اگر آپ نے شاسترارتھ کرنا منظور کر لیا۔ تو ہم اپنے اپدیشکوں کو جو پٹیالہ اور میرٹھ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر گئے ہوئے ہیں۔ فوراً بلا لینگے۔ ورنہ وے اپدیش کے لیے اپنے دوروں پر چلے جائینگے۔

۲۹ دسمبر ۱۸۹۴ء

وقت ۱۲ بجے رات

ازجانب دھرم سبھا

واضح ہو کہ آپکا پتر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۴ء پہونچا۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پتر میں صرف تاریخ یکم جنوری ۱۸۹۵ء مقرر کیگئی ہے۔ آپ نے پھر اس تاریخ کو مقرر نہیں رکھا۔ اور تاریخ بدل دی ہے۔ تو ایسے آپ شاسترارتھ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔

اور دوسرا جو آپنے شرائط مفرد کی شاسترارتھ میں لکھی ہیں۔ وہ متعلقہ انتظام کے ہیں لیکن شاسترارتھ کے نیم نہیں ہیں۔ اسلیئے شاسترارتھ کے نیم ذیل میں لکھتے ہیں۔ کہ آپ انپر غور کر کے لکھ بھیجیں۔ کہ آیا آپ کو یہ نیم قبول ہیں۔ کیونکہ بغیر نیم ہوئے آپ جانتے ہیں۔ نتیجہ کچھ نہیں نکلے گا۔

قواعد فی شاسترارتھ

(۱) بید بیدانگ پرمان ہونگی۔ پرماننتر کو اسکے انوسار دکھانے ہونگے اور نیز بادی پرتی بادی کو سنسکرت بھاشا میں کلپ دوارا اپنا اپنا پکھ ستھاپن کرنا ہوگا۔

(۲) پہلے کوٹی میں قبول کی ہوئی گیتی کا تمام اوتر کوٹی میں قبول کرنا پڑے گا۔

(۳) سوال جواب کا پکھ سمان پر کرن ہوگا۔

(۴) تین نمبر تک سوال جواب جسکا اتیرتر انو کا بھی ہوگا۔ وہ پرجیت سمجھا جاویگا۔

(۵) پراست پورکھ تمام دھرم سبھا سماجوں میں پھر شاسترارتھ کرنے میں اپنی اندھکار کا دستخط کر دیگا۔

اب آخر میں لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر یکم جنوری ۱۸۹۵ء تاریخ مقرر ہو۔ اور نیم بالا منظور ہو۔ تو کوٹھی رائے صاحب رائے کنہیا لال صاحب بہادر میں ہم شاسترارتھ کرنے کو تیار ہیں۔ اگر کچھ بھی لیت و لعل ہے تو سمجھا جاویگا۔ کہ آپ پہلو تہی کرتے ہیں۔ آج ہی اسکا جواب دیا جاوے۔

المرقوم ۳۰ دسمبر ۱۸۹۴ء ۴ بجے دن کے

(نوٹ۔ یہہ پتر ۳۰ دسمبر ۱۸۹۴ء کو ۴ بجے پچاس منٹ پر دن کو موصول ہوا) ایڈیٹر

ازجانب آریہ سماج

نمستے۔ کیسے شوک کی جگہہ ہے۔ کہ آپ خود تو شاسترارتھ سے صاف پہلو تہی کرتے ہیں ہماری سرل تحریر کا جواب پیچیدہ الفاظ میں دیتے ہیں۔ اور شاسترارتھ سے پہلو تہی کر نیکا دوش الٹا ہم پر دھرتے ہیں۔ آپ یاد کیجیے کہ ہماری تاکید کے باوجود آپنے اپنے ۲۹ دسمبر کے پتر میں کوئی خاص تحریر مقرر نہیں کی تھی۔ ہم نے اسلیئے ۲۔ جنوری سے شاسترارتھ کا آرمبھ کرنا سویکار کیا تھا اب آپکی بڑی خواہش یکم جنوری ۱۸۹۵ء سے شاسترارتھ شروع کرنیکی ہے۔ تو ہم اس تاریخ سے شاسترارتھ شروع کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پس یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو شاسترارتھ موری تو چار پر ہوگا۔ ۲۔ جنوری ۱۸۹۵ء کو شاسترارتھ شردوشتہ میں ہوگا۔ اور اسکے بعد ایک ایک دن فریقین کی سمتی سے ایک ایک دشتہ کے لیئے رکھا جاویگا۔

مدہست کے بارے میں آپنے کوئی ذکر نہیں کیا پس نتیجہ یہہ نکلا کہ آپنے مدہست والے جھگڑے کو چھوڑ دیا۔ ہم اسکے لیئے آپکو مبارکباد دیتے ہیں آپنے ہماری لکھی ہوئی شرائط کو متعلقہ انتظام قرار دیا لیکن صاف الفاظ میں نہ لکھا کہ آیا آپ انہیں سویکار کرتے ہیں یا نہیں۔ صاف تحریر فرمایئے کہ آپکو وہ انتظامی نیم سویکرت ہیں۔

یہاں تک تو ان شرائط کی نسبت ذکر ختم ہوا جنپر آپ اب تک زور دیتے رہے۔ لیکن اب آپ اور نیا رنگ لائے ہیں نئے نیم گھڑ کر لکھ مارے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ شاسترارتھ نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ حسب دستور سابق ٹالمٹولا کرتے ہیں۔ ان نیموں کی نسبت حسب ذیل نمبروار گذارش ہے۔

(۱) بید تو ہمیں معلوم نہیں کسے کہتے ہیں البتہ ہم وید کو ماننے والے ہیں۔ اسلیئے وید اور ہمارے لیئے ہمیں سوتہ پرمان منظور ہیں ویدانگ بھی وید انوکول ہونے سے پرتہ پرمان رشی مانتے ہی آئے ہیں۔ پس وید سوتہ پرمان باقی رشی پرنیت گرنتھ کل وید انوکول ہونے سے پرتہ پرمان ہمیں سویکرت ہیں۔ باقی آئندہ

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کا ذمہ دار نہیں ہے)

جادو وہی جو سر پر چڑھکے بولے

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

لالہ صاحب۔ "آریہ سماج ریاست میں نہ ہوئے اور پھیلے" کو چھوڑ کر "مشورہ پتھ پردشن ہو" اپنی طرف سے دھارمک ودیارتھی اور پرچارک ایڈیٹر نے لگا دیئے ہیں۔

نویدن۔ ایسا گیات پڑتا ہے۔ کہ یا تو آپنے یہہ تبدیلی جان بوجھہ کر کی تھی۔ یا خط کی نقل کرنے کے ابعاد میں یاد داشت پر بھروسہ کرکے ایسا کرنے کی دلیری کی ہے۔ دونوں صورتوں میں آپ اس بناوٹ کے الزام سے بری نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو پتر ہم نے مدرت کر دیا ہے۔ اسمیں "مشورہ پتھ" بھی شبد ہیں۔ اور واقعات بھی جو ظہور کیا تھا اسکو پُشٹ کرتے ہیں۔ کیونکہ آج تک جتنی کوششیں جودہ پور میں آپ لوگوں کی طرف سے کی گئیں۔ وے سب کی سب اُسکے پرم مشورہ پتھ مانس پرچار کے نیچے ہی گئیں۔ کیونکہ آریہ سماج ادنی کے لئے پھر آپ کس منہ سے یہہ لکھتے ہیں کہ ہمارا تو یہہ بیہودہ ہے۔

لالہ صاحب۔ کیوں ہمارے سماج کی بگھتی کا شبد اخبار میں درج کرنے سے کوئی پوشیدہ راز فاش ہوتا تھا۔ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہہ پتر لکھا گیا تھا۔ جبکہ جودھپور کے رزولیوشن پاس ہو چکے تھے۔ اور اس تیم کا یہہ مقصد تھا کہ سوامی پرکاشانند مانس کے جھگڑے سے ہٹ کر سماج کے عام کام میں لگیں۔

نویدن۔ ناظرین اصلی خط میں بیان وآت دیگر جگہہ خالی چھوڑی ہوئی ہے ہم اپنی طرف سے "سماج کی بگھتی" یہہ شبد کیسے لکھ سکتے تھے۔ ہم نے بھی جیوں کا تیوں چھاپ دیا۔ اگر ہمیں تبدیلی کرنی منظور ہوتی۔ تو بجائے خالی جگہہ چھوڑنے کے اپنی طرف سے کوئی شبد درج کر دیتے۔ جیسا کہ لالہ منہراج جی نے کیا ہے۔ یہہ خط پرکاشانند کو اسوقت لکھا گیا تھا۔ جبکہ وہ لالہ صاحب کے پہلے خط کی تعمیل میں بہہ تن مصروف تھا۔ یدی لالہ صاحب کا مقصد پرکاشانند کو مانس کے جھگڑے سے روکنے کا ہوتا تو خود اس کو چالیں نہ بتلاتے۔ اور صاف صاف شبدوں میں اسے ایسا کرنے سے روکتے۔ خود تو اُسے مانس پرچار کے لئے بھیجا اور طرح طرح کی چالیں بتلائیں۔ اور ہدایتیں لکھہ کر روانہ کیں۔ اور اب لکھتے ہیں کہ میرا مقصد یہہ تھا کہ وہ اس جھگڑے کو چھوڑ کر سماج کے عام کام میں لگیں۔ بناوٹ ہو تو ایسی ہو۔ پاٹھک گن لالہ منہراج جی اس نوٹ کو بغور پڑھیں کہ آیا ان کا مقصد انکے لکھے ہوئے شبدوں سے کسی پرکار بھی نکل سکتا ہے۔

لالہ صاحب۔ میرے اس سوامی اچیتانند کا شکایتی پتر اسوقت پہونچا تھا وغیرہ۔

نویدن۔ بہتر ہوتا کہ آپ یہہ شکایتی پتر مدرت کر دیتے۔ تاکہ پاٹھک کو بخوبی معلوم ہو جاتا کہ اچیتانند جی کی کیا شکایت تھی جسکو پڑھکر آپنے اچیتانند کے وشے میں پرکاشانند کو لکھا کہ "پریکٹس میں سوامی اچیتانند کا دخل رکھیں۔ (بہتر ہے نہیں) اور یدی انکے پردے میں دہرم کا انکار ادھین ہو جائے۔ تو کیا اچھا ہو۔" آپنے اوپدیشکوں کا ذہن سوامی اچیتانند کے وش میں کر دیا ہے ٹھیک نہیں کیونکہ (۱) وہ جلدی بدل جاتے ہیں کبھی کچھہ اور کبھی کچھہ۔ اُن کا حال (۲) جیسا سب پر پرگٹ ہوگا۔ تو اوشواس اُتپن ہوگا۔ (۳) بیکار اوپدیشکوں پر کیا ہوگا۔ ہر بات میں جھگڑا نہ کرنا پڑے۔ ناظرین اسکو بغور پڑھیں اور لالہ منہراج جی کے نوٹ پر بھی وچار کریں کہ لالہ صاحب کے نوٹ میں کسقدر چالاکی بھری ہوئی ہے۔ بات اصل میں یہہ ہے۔ کہ اچیتانند دل سے مانس پرچار کے برخلاف تھا۔ وہ کیول یہی چاہتا تھا۔ کہ کسی نہ کسی طرح سے مٹھہ پر قابض ہو جاؤں۔ پرکاشانند کا چت ہر وقت یہی رہتا تھا۔ کہ جس طرح سے ہو سکے مانس کا پرچار کیا جاوے۔ ایسے اچیتانند کو یہہ خیال ہوا۔ کہ اگر میں عام طور سے مانس پرچارک مشہور ہو گیا تو مجھے مٹھہ نہیں مل سکے گا۔ اسلئے اُسنے پرکاشانند کو بہت کچھہ سمجھایا بجھایا۔ کہ وہ کسی طرح سے باز آوے۔ مگر اُسنے ایک نہ مانی اور ان میں سخت رنجش پیدا ہو گئی۔ یہاں تک کہ اچیتانند جی ناراض ہو کر اجمیر آنیکو طیار ہو گئے مگر پرکاشانند نے منت خوشامد کر کے اور پاؤں پڑ کر منا لیا۔ اسپر اچیتانند جی نے وہ شکایتی پتر جسکا ذکر کہ لالہ منہراج جی نے کیا ہے۔ لالہ منہراج جی کو لکھا۔ اس پتر کو پڑھکر لالہ منہراج جی تاڑ گئے۔ کہ اچیتانند ہمارے مشن کے برخلاف ہے۔ اسلئے انہوں نے مندرجہ بالا باتیں اچیتانند کے وشے میں پرکاشانند کو تحریر کیں۔ جنپر پرکاشانند نے پوری پوری تعمیل کی اور گورو جی کی ایسی گت بنائی۔ اور وہ ناک میں دم کیا کہ وچارے گورو جی کو جودہ پور چھوڑنا ہی پڑا۔

لالہ صاحب۔ کیونکہ ناگزر دیارتھی جی ان چھوڑے ہوئے حروف سے کچھہ مدلیش ہے۔ کہ ان بیچاروں کو

اوڑا دیا ہے۔ یا اِس جگہہ بھی پرتی نہ ہی کے کانفرنات میں سے لفظ انترنگ چاہیئے کی سبھی نکار روائی ہوئی۔ ناظرین جودھپور کا ماہواری خرچ وغیرہ۔

نویدن واہ مہاراج شبد تو خوب موزوں رکھ دیئے۔ کیا ہی اُتم ہوتا یدی آپ اپنے اصلی نبر میں ڈاٹ کی جگہہ اہنسا ستّو دن کو لکھ دیتے تاکہ اب آپ کو یہہ بناوٹ کرنے اور آشا کو پٹنے کے لیئے من مانا نوٹ لگانے کی تکلیف گوارا نہ کرنی پڑتی۔ ناظرین لالہ صاحب کے نوٹ کو سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل واقعات کے ساتھ مقابلہ کیجئے پھر آپکو لالہ صاحب کی چالاکی کا پرچے بخوبی ملجاویگا۔ کئی سالوں سے ریاست جودھپور میں پنڈت ٹھاکر پرشاد جی۔ پنڈت گنیش رامچندر جی۔ پنڈت اچلیشر جی۔ عمر دان جی چارن چار اویدیشک چلے آتے تھے۔ ان میں سے تین اویدیشک تو برائے نام کہنے چاہیئے کیونکہ نہ ہی تو اُن کو سامار کھ سدھانتوں سے پریتی تھی۔ اور نہ ہی انہوں نے کبھی کہیں جاکر پرچار ہی کیا۔ کیول پنڈت گنیش رامچندر جی کو اویدیشک کہنا چاہیئے۔ کہ جو تن من دھن سے ویدک دھرم کے پرچار میں سرگرم ہے۔ اور تمام مارواڑ کا کئی بار دورہ کرکے ستیہ دھرم کا اویدیش کیا۔ مارواڑ کا بچہ بچہ ان کے نام اور کام سے واقف ہے اور اُنکے ستیاچرن اور درڑہ وشواس کا ساکشی ہے۔ سب سے پرتھم تو پنڈت ٹھاکر پرشاد جی کو لوبھ دیکر اپنی طرف ملا لیا گیا۔ اور لالہ منہراج کے ارشاد بموجب پنڈت بھیم سین جی سے بدلوایا گیا۔ اوکت پنڈت جی ابھی تک ریاست کے

نوکر ہیں۔ او کبھی اُنہوں نے ویدک دھرم کا پرچار نہیں کیا۔ اور نہ ہی وے سامار جک سدھانتوں کو ہی مانتے ہیں۔ پہلے تو کبھی کبھی پرچار کیا ہی کرتے تھے مگر جب سے اویدیشکوں کا پربندھ لالہ منہراج جی کے آدھے انگ کے ہاتھ میں آیا ہے۔ الحمداللہ اور خیر صلا ہے۔ پھر پنڈت گنیش رامچندر جی پروار شروع ہوئے۔ اور ہر پرکار کے یتن کیئے گئے۔ کہ کسی طرح سے وے ان کے پکش میں آجاویں۔ مگر انہوں نے ایک نہ سُنی اور اِن لوگوں کی خوب ہی قلعی کہولتے رہے۔ آخر مہاراجہ صاحب کو ورغلا کر گنیش رامچندر آپ کو گالیاں نکالتا ہے اس کو موقوف کرا لیا گیا۔ موقوفی کی خبر جب سوتنتر پنڈت جی کو پہونچی تو بہت پرسن ہوئے کہ چاندی کی بہیر قسمی کٹ گئی۔ اسکے بعد پنڈت اچلیشر اور عمر دان چارن کی باری آئی ان سے کہا گیا کہ تم آنس پرچار کے رسالوں پر دستخط کردو۔ انہوں نے انکار کیا اِسپر ان کو موقوف کروا کر پنڈت لال چند ودیا بھاسکر کو اُنکے استھان میں بھرتی کروایا اور اُن کے نام سے آتش بھوجن نامی ٹریکٹ نکلوایا۔ ناظرین یہ اویدیشکوں کا حال ہے۔ جو لالہ منہراج جی کی پریرنا سے ہوا۔ پہلے تو پنڈت گنیش رامچندر جی کے ہونے سے کچھہ نہ کچھہ پرچار ہوتا تھا مگر جب سے انتظام لالہ صاحب کے ہاتھوں میں آیا ہے۔ پرچار بالکل بند ہو گیا ہے یہانتک تو اپنے پورانے اڈے پر چلے گئے۔ پرکاشانند نے جودھپور سے کبھی قدم باہر نہیں رکھا شہر میں یہہ حال ہے کہ سب لوگ گھبرا کر رہتے ہیں دور کوئی پوچھتا تک نہیں۔ آریہ سماج سے

لوگوں سے نفرت ہو گئی ہے۔ ہاں مانس پرچار تو اِس عرصہ میں خوب ہوا۔ دھرم پرچار کی تو ایک ٹریکٹ بھی نہیں نکلی۔ مانس پرچار کی تو چار پُستکیں چھپ گئیں۔ اور سینکڑوں کاپیاں مفت تقسیم ہوئیں۔ روپیوں کی بھی خوب برشا ہوئی۔ جسنے ذرا بھی مانس کا پکش لے لیا۔ اسکی تو چاندی ہو گئی۔ اب تک قریباً بارہ ہزار روپیہ اِس پاپ کرم میں خرچ کیا جا چکا ہے۔ اور زیادہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ مگر کسی دھرم کارِیہ میں ایک کوڑی بھی خرچ نہیں کی گئی۔ بیشک سماج کی اُنتی ویسی کا ہی نام ہے۔

لالہ صاحب - سوامی پرکاشانند نے اُن کو (برہمچاری وشنودت) بلایا تھا۔ مگر وے نہیں گئے وغیرہ۔

نویدن۔ کیوں لالہ صاحب پرکاشانند نے برہمچاری وشنودت کو کس غرض کے لیئے بلایا تھا۔ کیا سوامی اچیتانند جی کی گدی نشینی کا اُتسو تھا یا کہ کوئی سنسکار یہ تھا۔ بہرحال کوئی کام تو ضرور ہوگا۔ جسکے سر انجام کے لیئے مہمان کے لیئے انکا وہاں جانا ضروری ہوا۔ ناظرین اصل بات یہہ ہے کہ پرکاشانند نے مانس پرچار کے مہان یگ میں سہایتا دینے کے لیئے اوکت برہمچاری جی کو جودھپور بلوایا تھا۔ جسکے جواب میں لالہ منہراج جی نے لکھا کہ ”برہمچاری وشنودت جی جو دھرم شالہ میں گئے ہوئے ہیں۔ اور جیسے اُن سے پوچھا ہے وغیرہ“

لالہ صاحب۔ شاید وِدیارتھی جی یا سیادک کو الہام ہوا ہوگا۔ کہ یہاں کام سے مطلب مانس پرچار کا ہے۔

نویدن۔ الہام تو مہان پرشوں کو ہوا کرتا ہے

ہم جیسے سنسارک پرش اس مہان کاریہ کے یوگیہ کب ہوسکتے ہیں۔ آپنے ہی لکھہ دیا ہوتا کہ" ایہہ پانچ آدمی ہیں۔ جو آپ کا کام کرسکتے ہیں۔ ہہ سے اصل مطلب کیا ہے۔ اسمیں کچھہ شک ہنیں کہ اس فقرے میں آپ نے بڑی بھاری لیاقت خرچ کی ہے۔ مگر اسکا مطلب بالکل صاف ہے۔ پرکاشانند نے آپکو لکھا تھا۔ مانس وشیک پستک بنا اور مانس پرچار پر سہایتا دینے کے لیے کچھہ آدمیوں کی اُٹھ سکتا ہے۔ جسکے اوتر میں آپنے ان پانچ آدمیوں کے نام لکھے۔ اور یہہ بات روز روشن کی طرح ہویدا ہے کہ یہہ سب کے سب مانس پرچارکوں کے ٹکڑے خور اور چیلے ہیں۔ اگر دھرم پرچار یا کسی اور اُتم کام سے تات پریہ ہوتا تو آپ کسی اور پرش کا بھی نام لکھتے۔ تمام کے تمام ایسے آدمیوں کا ہی نام لکھنا جو کہ مانس پرچارکوں کے پکے چیلے یہہ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان شبدوں سے مانس پرچار کا ہی تات پریہ ہے اور واقعات بھی اسکی پشٹی کر رہے ہیں۔ برہم چاری دشونت تو آپ کا کٹر چیلا مشہور ہی ہے۔ پنڈت راجہ رام کی بابت تو کہنا ہی کیا۔ بھارت بھنڈار میں مانس وشیک پستکوں میں چھپتے رہتے ہیں۔ وہ سب کے سب آپ ہی نکال کر دیتے رہے ہیں۔ آپکو یدی مانس پرچار کی ساری پونجی کہا جاوے تو بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ پنجاب بھر میں یہی ایک پنڈت ہے۔ جو کہ مانس پرچارکوں کا پورا پورا سہایک ہے۔ پنڈت دیوی چند جی تو مشہور آفاق ہی ہیں۔ اسی کرتیہ پر ڈیرہ اسمٰعیلخاں سے نکلے۔ آپکی سفارش سے جودہ پور میں مانس پرچار پستک تیار کرنے کے لیے نیت ہوئے اور مانس بھوجن سنسکار پر

رکھکر چار سو روپئے انعام حاصل کیا۔ اور اب سہنت کے پچاس روپئے اڑا رہے ہیں۔ پنڈت بہاری لال جی کے بارے میں اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ لاہور سماج کے اوتسو پر جو چند اتہرووید کے منتر چھاپ کر بانٹے گئے تھے۔ یہہ آپنے ہی ڈھونڈ کر نکالے تھے۔ آپ رائے مولراج کے خاص بھگت اور مشہور و معروف پنڈت ستکرناتھ کے بڑے بھراتا ہے۔ پنڈت کرپا رام فیروز پور والا شاید ابھی تک مانس پرچارک سماج کا اپدیشک ہے۔ ناظرین واقعات کو دھیان میں رکھہ کر لالہ صاحب کے پتر کو پڑھیں

لالہ صاحب "ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی نوکری چھوڑ دے گا" ان حروف کے بجائے ودیارتھی صاحب نے اپنی طرف سے یہہ لفظ، پرنتو اس کاریہ میں اچھی سہایتا ملیگی۔ شامل کر دئے ہیں وغیرہ۔

نویدن:۔ ناظرین اوپدیش کرنا ہی جانتا ہے "ان شبدوں کے ساتھہ دوسرے شبد ہی بالکل غیر موزوں نظر پڑتے ہیں جو کہ لالہ صاحب نے لکھ دیئے ہیں۔ اصلی شبد وہی ہیں جو کہ میں نے لکھے ہیں اور واقعات بھی ان کی پشٹی کرتے ہیں چنانچہ اس کاریہ (مانس پرچار کے پستک طیار کرنا) میں پنڈت دیوی چند نے پوری پوری سہایتا دی اور تیسرے حصہ مانس بھوجن پر تو انکا نام ہی صاف لکھا ہے۔ خیر اگر لالہ منشی راج جی کے شبد ہی مان لئے جاویں۔ تو بھی مطلب ایک ہی ہے۔ لالہ صاحب کے پتر کا ایک ایک شبد ہمارے دعوے کو ثابت کر رہا ہے "ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی نوکری چھوڑ دے گا" یہہ شبد ہمارے مدت کئے ہوئے پتر میں صاف صاف لکھے

ہوئے ہیں ناظرین پرچارک میں دیکھہ لیں شاید لالہ صاحب کی نظر نہ پڑے ہوں۔

لالہ صاحب "یدی ودیارتھی کے سامان جودہ پور میں ہے۔ اور پھر اوپدیشک بنایا جاوے تو اچھا ہے۔ ودیارتھی جی ان شبدوں کو کہاں گئے ہیں۔ وغیرہ۔

نویدن۔ نہیں مہاشئے یہہ شبد میں کہاں نہیں گیا۔ کاتب کی غلطی سے یہہ شبد، "پنڈت منشی راج وہاں کا اوپدیشک تو بنا ہی ہے" اسکے بعد چھپ گئے ہیں"۔ ہاں ٹھاکروں کے ساتھ" کے بجائے ودیارتھی کے سامان" ضرور کاتب کی غلطی ہے۔

لالہ صاحب۔ میرا یہہ مطلب تھا کہ اسمیں جھگڑا نہ ہو۔ اور سوامی جی کو پرارتھنا اور اپاسنا اور آریہ سماج کے متن سے دل سے پیار ہو اور بڑھے۔

نویدن۔ آپنے شاید آریہ پبلک کو بالکل اندھا سمجھہ رکھا ہے۔ کہ اس قسم کی اندھا دھند تحریریں کرکے اپنی کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا اس وقت تک سوامی جی کو پرارتھنا اپاسنا اور آریہ سماج کے متن سے پیار نہ تھا جو آپنے ایسا لکھا۔ آپکے جان نثار چیلے ایڈیٹر آریہ گزٹ کی رائے کے انوسار تو سوامی اچیتانند جی سماجوں میں اودیتہ پنڈت اور سچے سنیاسی ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ انکے ہردے میں پرارتھنا اپاسنا کا ہی پریم نہیں۔ کیا سوامی اچیتانند جی ناستک ہیں یا نہیں۔ ناظرین اصل بات یہہ ہے کہ پرکاشانند نے لالہ منشی راج جی کو لکھا تھا کہ اچیتانند دل سے مانس پرچار کے برخلاف ہے۔ اور جلسہ سے تکرار کرتا ہے کبھی تو اُٹھ کر جاتا ہے۔ اور کبھی کھنڈن کرنے لگ جاتا ہے۔ وغیرہ اسکے اوتر میں لالہ منشی راج جی نے

لکھا کہ "یدی آنکھے ہردے میں دھرم کا انکرا اتپن ہو جائے تو کیا اچھا" ارتھات دل سے اسلام پرچار کا حامی ہو جائے تو کیا اچھا ہو۔

لالہ صاحب - دو باتوں سے مجھے نتیجہ ہوتا ہے کہ لالہ منشی رام آدمی کو کوئی جن ہمارے پتروں کی باتیں لکھ دیتا ہے۔ چنانچہ ست دھرم پرچارک میں یہہ بات چھپی ہے۔ کہ میں نے آپکو رزولیوشن بدلنے کے لئے لکھا تھا۔ اور بھارت سدھار کو روپیہ ملجانے کا سماچار بھی انہیں پہلے پہونچ گیا۔ (نوٹ آریہ گزٹ فیروزپور کا نام دو بار منشی جی نے اپنی طرف سے درج کر دیا ہے۔ ایڈیٹر)

نویدن - ناظرین اس پتر کی عبارت کو جسکو لالہ صاحب نے حرف بحرف سویکار کیا ہے بغور پڑھیں اور سچ بتلادیں کہ آپ کو بھی کچھ شبہ ہے۔ کہ لالہ منشی رام جی سنگھے پرکاشانند کو اسلام پرچار میں پرچار کی سہائتا نہیں دی کیا آریہ سماجی انہی کے لئے کہ یہ بھی تو کوئی گپت بات ہے کیونکہ کوئی اُتم بات بھی اپنے بھائیوں سے گپت رکھی جاتی ہے۔ آپ شاید پوچھیں گے۔ کہ وے گپت باتیں کیا ہیں۔ دو باتیں تو لالہ صاحب نے نمونہ کے لئے خود بتلادی ہیں۔ باقی کے لئے پتر نمبر ۲ جو اصل میں نمبر اول ہے بغور ملاحظہ فرماویں۔ اصل میں بات یہہ ہے۔ کہ دوسرا پتر جو رجسٹری دوارا پرکاشانند کے پاس پہونچا تھا۔ جب ہمارے ہاتھ لگا تو ہم نے لالہ منشی رام جی کو انہی کی خاص خاص باتیں لکھیں۔ انہوں نے انہی سے کئی ایک باتیں پرچارک کے ایڈیٹوریل نوٹس میں درست کردیں۔ جب وے باتیں لالہ مہاراج جی کی نظر سے گزریں تو وے چونک گئے۔ کہ ان کو کیسے معلوم ہو گیا۔ انہوں نے پرکاشانند کو لکھا کہ "آپ خیال رکھیں کوئی آپکی سند دیکھی ہیں سے اُڑا نہیں لیجاتا۔ کیونکہ آپ کا بہاؤ وشواسی نہیں۔ میں پتروں کو بڑا رکھشت رکھتا ہوں۔ آپ یا تو بڑی سادھانی سے رکھیں۔ یا پتر پھاڑ ڈالا کریں۔ اور پھر بات کیا کریں۔" ناظرین مہاتما جی کے قلم سے نکلے ہوئے مندرجہ بالا شبدوں کو بار بار پڑھیں اور ایشور کو ساکشی مانکر سچ بتلادیں کہ ان شبدوں سے مہاتما جی کی لیلا کیا کچھ پرگٹ ہوتی ہے۔ حاشیہ چڑھانا فضول ہے۔ شبد خود بول رہے ہیں۔

لالہ صاحب - یہی پتر تھا جسکے پہونچنے سے مہاتما پارٹی کے سرگرم دوست دنانک راؤ کو پکڑا گیا۔ وغیرہ۔

نویدن - شوک کہ مہاتما جی بجائے اس کے کہ اپنی کرتوتوں پر نادم ہوں۔ الٹے نازاں ہوتے ہیں۔ اور جھوٹ کا طوفان باندھ کر اپنے دھرماتماپن کا ثبوت دیتے ہیں۔ ناظرین اصل بات یہہ ہے کہ جب دنانک راؤ کی سہائتا سے ہم ان دھرم شترؤں کے پول کھولتے رہے۔ اور انکے کئی بڑے بڑے بنے بنائے منصوبوں کو جنکا مفصل ورنن علیحدہ شائع ہوگا۔ خاک میں ملاتے رہے۔ تو ان کو شک ہوا کہ ضرور ہمارا کوئی گھر کا بھیدی ہماری گپت باتوں کو پرگٹ کر دیتا ہے۔ چنانچہ ایک پتر میں بابا ہرے کرشن نے پرکاشانند کو لکھا کہ ضرور کوئی آدمی تمہارے پتر پڑھتا ہے۔ اور یہہ پتر لالہ مہاراج جی نے لکھا۔ پتر کے پہونچنے پر پرکاشانند کو دنانک راؤ پر شک ہوا۔ اور ایک دن جبکہ دنانک راؤ مکان پر نہ تھا۔ اسکا صندوق توڑ کر تین خط نکال لئے۔ جنمیں پرکاشانند اور اچاریہ جی کی پوری پوری لیلا لکھی ہوئی تھی۔ جب دنانک راؤ مکان پر واپس آیا۔ اور اپنا صندوق ٹوٹا دیکھا تو پرکاشانند سے پوچھا کہ میرا صندوق کس نے توڑا ہے۔ اسوقت تو پرکاشانند نے کہا کہ مجھے کچھ خبر نہیں ہے۔ میں کیا جانوں کس نے توڑا۔ مگر جب رات خوب پڑگئی اور قریبا دس بجے کا وقت ہو گیا۔ تو سب دروازے مکان کے بند کرکے دنانک راؤ سے کہا۔ کہ صندوق ہم نے ہی توڑا ہے۔ اور خط نکال لئے ہیں۔ تم وزیر چند وغیرہ سے ملے ہوئے ہو اور ان کو میرے پتر جو مہاراج جی بھیجتے رہے ہیں بھیجتے رہتے ہو۔ میں تمکو قید کرادونگا۔ غرضیکہ انکو بہت دھمکایا۔ اور گورو چیلا دونوں نے اسے مارا پیٹا بھی اور اس سے کہا کہ تم ہمکو ایک کاغذ اس مضمون کا لکھ دو کہ "وزیر چند اور لالہ رام بھجی نے مجھے یہاں پرکاشانند کو زہر دینے کے لئے بھیجا تھا۔ اور انکے سوا پیچھے میرے لالہ رام بھجی اور وزیر چند کے پاس جتنے بھی خطوط اور اخباروں میں ان دونوں کے برخلاف مضامین ہوں وہ تو تمام جھوٹے ہونگے۔ وہ میں ہی پولیس کے حوالے کرتا ہوں۔" دنانک راؤ نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ اور بہت کچھ رو پیٹ کر گورو چیلا دونوں مہاشوں سے پرارتھنا کی۔ کہ آپ ایسا انرتھ نہ کریں۔ میرے چاہے پران چلے جاویں۔ مگر میں اس پرکار کا صریح جھوٹ ہرگز نہیں لکھونگا۔ اسپر گورو چیلا دونوں نے اسکو مارنا شروع کیا۔ مگر اُسنے سویکار نہ کیا۔ اسی پرکار ہوتے ہوتے صبح ہوگئی۔ باقی آئندہ

راقم

میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ریاض ہند [illegible] سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر ہفتہ کو نہایت آب و تاب سے بخط عمدہ و بہتر کاغذ پر ۲۰ صفحہ پر شائع ہوتا ہے

[illegible] اور مضامین مفید [illegible] ناظرین کیا جاتا ہے [illegible] علاوہ اخلاقی [illegible] اصل اصلاح [illegible] مضامین [illegible] احکام گورنمنٹ [illegible] اپنے [illegible] لطائف [illegible] نادر [illegible] ملکی و غیرہ اور ملک کا مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود [illegible] عالی ہمت بابو [illegible] ایڈیٹر [illegible] اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے [illegible] سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ [illegible] صاحب خریداری کی منظوری [illegible] قیمت سالانہ [illegible] عطا فرمائینگے ان کو [illegible] مفت [illegible] جاتا ہے۔

المشتہر

[illegible] مطبع [illegible] اخبار انیس ہند میرٹھ

کی فروخت ہوتی ہے۔ [illegible] نہیں ہوتی [illegible] ایک [illegible] چلتا ہے۔ اور [illegible] کاپی [illegible] ہے وہ [illegible] جاتی ہے۔ [illegible] نہیں ہوتا۔ اور ایک [illegible] ہے۔ کہ [illegible] ہو جو سیاہی [illegible] ہوتے [illegible] ہیں۔ سبب [illegible] ہوتا ہے۔ ان [illegible] سے [illegible] سیاہی تیار کی ہے۔ جو [illegible] ہے۔ اور [illegible] کیفیت ہے کہ [illegible] سفید [illegible] نقش [illegible] ان نقصوں کو رفع کر دیا [illegible] استعمال میں نہایت [illegible] قدر ہے۔ [illegible] صاحب [illegible] کہ [illegible] سیاہی کاپی [illegible] قیمت [illegible] محصول [illegible]

المشتہر [illegible] مطبع [illegible] میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات [illegible] مطبع میں [illegible] نباتات [illegible] پرتھم کے درختوں کے مفصل حالات [illegible] کرنے [illegible] اور [illegible] تیار کر کے [illegible] بات فروگذاشت نہیں [illegible] خود [illegible] ہر درخت کا [illegible] انگریزی [illegible] پھل پھول رنگ [illegible] وغیرہ درج [illegible] نہایت معتبر [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہے۔ [illegible] کاغذ عمدہ [illegible] کتاب نہایت خوشخط اور صاف [illegible] قیمت صرف [illegible]

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے پودے درخت (۲) پھول [illegible] درخت (۳) [illegible] (۴) پھل کے پودے درخت (۵) پھل [illegible] درخت (۶) [illegible] (۷) خوشبودار درخت (۸) [illegible] (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) [illegible] درخت (۱۱) [illegible] (۱۲) [illegible] (۱۳) [illegible] (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) [illegible] (۱۶) [illegible] انتظام [illegible] (۱۷) [illegible]

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے [illegible] ایک سال کی قیمت [illegible] روپیہ [illegible] گھڑی [illegible] چھ روپیہ [illegible]

المشتہر [illegible] اخبار انیس ہند میرٹھ

[illegible] مسیح [illegible]

[illegible] عیسائی [illegible] مسیح [illegible] حضرت مسیح [illegible] عیسائی دین [illegible] عیسائی صاحبان [illegible] تثلیث اور [illegible] حضرت [illegible] کتاب۔ [illegible] حضرت مسیح [illegible] حضرت مسیح کا [illegible] کی خدمت میں [illegible] ادا کی ہے۔ [illegible] کتاب عمدہ [illegible] کاغذ [illegible] نہایت [illegible] کتاب مطبع ریاض ہند میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور [illegible] فروخت [illegible] کتاب [illegible] قیمت صرف [illegible] خرید [illegible]

المشتہر [illegible] مطبع ریاض ہند میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

[illegible] سیاہی تحریر کاپی میں [illegible]

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخونہ۔ پانی جانا وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (۲۰) خالص مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جن کو یہہ ممیری کا سرمہ وہ جلدی بھیجنی چاہیئے۔ **المشتہر** پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب زاد نوازشکم۔ تسلیم مزاج شریف میں نے کئی ایک لوگوں کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ خدا کا شکر ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم و پڑبال کے کھجلی آنکھیں اور ٹیڑھی آم شروع کرنے کے لیئے یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ میرے ان فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجیے۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع جھنگ سرحد تاک چین۔ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۱۲ء

(۲) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب۔ عرض یہہ ہے کہ میں نے پیشتر ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جتنی آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس سرمہ نے اکسیر کا حکم کیا۔ جتنی اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماویں

ڈاکٹر سدا رام اسسٹنٹ سرجن صورت گڑھ بیکانیر مورخہ ۲ اگست ۱۹۱۲ء

(۳) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب۔ میں نے آپ کے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سرمے سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلیئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ کیونکہ اس سرمے سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لیئے فائدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو ایسے سستے داموں پر بیچکر خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور ایسی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ ڈاکٹر خیر الدین شال ڈویژنل میڈیکل آفیسر شفاخانہ بوہنگیو بام تانکا سام مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۲ء

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ۴ دسمبر کو آپکا اشتہار ملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گذرا پھر آپ بیگم صاحبہ نے مجھہ کو حکم دیا۔ کہ دو تولہ ممیرہ جلد طلب کرو۔ اسلیئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بمجرد خط ہذا جلدی دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ ۴ تولہ دو روپیہ سے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید پڑا۔ تو پھر دس بیس تولہ واسطے حکم ہے۔ الراقم نواب علی شاہ کلارک بیگم صاحبہ بہاولپور مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۱۲ء

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ بعد سرمہ ممیرہ سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس تاریخ ۱۹۱۲ء کو پہونچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی معلوم ہوا۔ اسلیئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ اور بذریعہ پارسل روانہ فرمادیں۔ نواب علی پرائیوٹ کلارک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرکے سرمے کی سندات میں سے ایک بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بینک میں اسی مطلب کیلیے جمع کیا گیا ہے۔ میاں سنگھ آہلووالیہ

ओं

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ایشوریہ نیم کا پالن — ہم سب آپس میں مِتر بھاؤ سے برتیں — ایشوریہ نیم کا پالن

ओं सत्यधर्मप्रचारक ओं

جلد — ست دھرم پرچارک — نمبر

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	یہ بے نظیر طاقت کیلئے جو اثر دکھاتی ہے ... وسعت ... کی وجہ ... [illegible]
[illegible]	... ہاضمہ ... ہو جاتا ہے ... ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲
[illegible]	... بار بار حاجت اول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دل ... زکام ... درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۸
[illegible]	دانتوں کو ہلنے ... بدبو ... دانت ... قیمت ...
[illegible]	... حافظہ بینائی ... خارش سرخی ... دور کرتا ہے
[illegible]	... نقل ... لاغری ... کو پیدا ہونے ... فی شیشی ... روپیہ۔
[illegible]	... درد جگر ... دل ... دور کرتا ہے ...
[illegible]	سوزاک ... جریان ... دور ... میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	... چہرہ ... فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم ... ناسور ... زخم میں ...
[illegible]	... نامردی ... لطف ... کی ضرورت نہیں قیمت ...
[illegible]	... درد ... اعضا شکنی سب ... دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۰
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ... ہیں۔ ... لطف دکھلاتا ہے فی تولہ ۱۰

کثیر الوقوع امراض کی بابت ... سٹیفکیٹ دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیج ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے رسالہ دافع آتشک و سوزاک معالجات ... رسالہ ہیضہ طبع چہارم ... رسالہ قیافہ ارسطو و

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر رحمن کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ جو جلق یعنی ہاتھ گرنے سے یا اس میں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو۔ تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ۲ عدد گولی ... ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ ... ۱۰۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ **المشتہر** گوپال لال رحمن ... مہر ... ڈاکٹر رحمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہیضہ ... کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹوگرافی

کتاب تجربات مدد گر ... ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی قیمت صرف ... محصولڈاک ... روپیہ دس پیسے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** ... کمپنی ...

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل کے بھیجی جاتی ہیں

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل و دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بیمین شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کیلئے یہ آبحیات ہے۔ یہ روغن مسیحا حاجتمندوں کے ... اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ ...

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد ... ہوتے ہیں۔ ... نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں ... مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ ... ہوئی ہو۔ اگر ناک میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ ... دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ ...

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے یہ دو امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ...

المشتہر حکیم ... گجرات پنجاب

اشتہار

بیاض دلی کا مشہور معروف ناول مصنفہ ... قیمت ... کاپی فروخت کیلئے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو۔ مجھ سے طلب فرماوے

نمبر ۴۰ | مطبوعہ ۲۹ پوہ سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۸

तस्मादश्वा अजायन्त ये के चोभयादतः। गावो ह ज[illegible] तस्मात्तस्माज्जाता अजावयः॥

ارتھ - اُسی پرماتما سے گھوڑے او[ر] جو اوپر نیچے دونوں طرف دانت رکھنے والے پشو ہیں وے اُتپن ہوئے اُسی سے گائیں نشچے کر اُتپن ہوئیں اور اُسی سے بھیڑ بکری وغیرہ اُتپن ہوئیں ‟گھوڑے گائے بکری وغیرہ اقسام کے جانور اسوقت کرشی کے واہن ہوئے - جبکہ منشیوں نے ایشور یہ وید دوارا بتا گیان کی سادھن کوٹی کو اونچ کر ہر ایک چیز کو پرکھنے کے قابل بنایا -

یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۹

तं यज्ञं बर्हिषि प्रौक्षन् पुरुषं जातमग्रतः। तेन देवा अयजन्त साध्या ऋषयश्च ये॥

ارتھ ‟ہے منشیو ! جو ودوان اور یوگ سادھن کرنیوالے منتر درشٹا رشی سرشٹی سے پہلے پیدا ہوئے یگیہ سوروپ پورن پرم اتما کو مانس گیان روپی یگیہ میں دھارن کرتے ہیں - وہی اسکا پوجن کرتے ہیں - اُس پرماتما کو تم بھی اپنے کلیان کیلیئے دھارن کرو،،

اُس پرماتما کا اتیو سوکشم نج سوروپ جسمیں جاگرت کے علاوہ باقی تینوں پادلین ہو رہے ہیں - کیول یوگی جنوں کے ہی انوبھو کرنے کے یوگیہ ہے - اسی لیئے رشیوں نے اُسے انترکرن کا ہی گراہیہ بتلایا ہے - مانس یگیہ میں جب یوگی جن اُسے دھارن کرتے ہیں - تب کچھ بھی کچھ سیما نہیں رہتی - اسلیئے جب تک کہ تری پاد جگدیشور کا سوروپ دیکھنے کے لایق انترکرن نہ ہو - دُکھوں سے چھٹکارا مشکل ہے - لیکن جس طرح کہ منشیہ روپی سنسیل جیتن کو جاننے کے لیئے ضروری ہے کہ اُسکے ستھول شریر کی پہچان کی جاوے - قبل اس کے کہ اُس کے انترییہ بھاؤں ارتھات اُس کے نج سوروپ کا پتہ لگ سکے - اسی طرح قبل اس کے کہ پوچھنیہ پرمیشور کے نج سوروپ کو سمجھ سکیں - اُسکی ایک پاد روپی جاگرت شکتی کے وستار پر وچار کرنا اور درشیہ اور ادرشیہ جگت میں اُسے ڈھونڈھنا ضروری ہے - اس اندولن کے لیئے شکشا اگلے منتر سے شروع ہوتی ہے -

اویدیشکوں کی سیوا میں نویدن

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دنیک تھا پرتشٹھت اویدیشک مہاشیوں کو ودیت ہو کہ جب کسی ستھان کو چھوڑ کر دوسرے ستھان میں اویدیشک آدمی نے کے لیئے جانے لگیں تب فوراً بوقت روانگی ایک کارڈ پر اپنا آئیندہ پتہ لکھکر سکریٹری پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں امرتسر ارسال کر دیا کریں - کیونکہ تاریخوار اُنکے دورے کے مقام بعض اوقات نہ معلوم ہونے سے منی آرڈر تار یا پتر آدمی بھیجنے میں دقت ہوتی ہے - یدی پتر لکھتے سمے اویدیشک مہاشے آگامی یا آئیندہ تین دنوں کا لحاظ کر کے پتہ لکھیں - تو دفتر میں کارڈ پہنچنے وقت کے نواس ستھان کا پتہ آسانی سے ملجائیگا -

جملہ خط و کتابت بنام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا امرتسر ہونی چاہیئے -

المشتہر

آتمارام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا امرتسر

ستیہ دھرم پرچارک

آریہ سماج جالندھر شہر کا نواں

سالانہ جلسہ

گذشتہ اشاعت سے آگے دیکھو

سہ پہر کی کارروائی پھر بھجنوں سے شروع ہوئی - اسکے بعد ٹھیک وقت پنڈت آریہ منی جی ہمارے مشہور ویدانت اچاریہ ویاکھیان دینے کیلیئے کھڑے ہوئے - اُنہوں نے اتھ ہی

مختصر سی تمہید کے بعد کلپ برکھش کی کتھا سُناکر پرشن کیا۔ کہ آریہ پرشوں کا کلپ ترو کیا ہے۔ ؟ انہوں نے ثابت کیا کہ ودیا اور اُس میں بھی سرشٹ برہمہ ودیا آریوں کے لئے کلپ ترو ہے۔ انہوں نے ودیا کے پرا اور اپرا دو بھید منڈک اوپنشد کے واکیہ دوارا بیان کرکے بتلایا۔ کہ چونکہ یہ اُپنشد سرشٹ برہمہ ودیا کی ویاکھیا کرتا ہے۔ اسلئے اُسے منڈک ارتھات شرومنی کا خطاب ملا ہے۔ انہوں نے اس اُپنشد کے پہلے واکیہ کی ویاکھیا کرکے پرمانوں سے ثابت کیا۔ کہ مغربی سنسکرتگیہ لوگ وید منتروں کی معمولی دلیلوں کو بھی مشکل سے سمجھتے ہیں۔ انہوں نے ترک کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ کیول ترک سچا رہبر نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ویدوں کی شرن لینا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ وید ایشور کے گیان کے پرکاش کا ذریعہ ہے۔ لائق لکچرار نے کہا کہ لوگ ویدک خیالات رکھنے والوں پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ دھن کی نندا کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ دھن کیول بہرنگ دبیرونی سادھن اُنتی کا ہے حالانکہ برہمہ ودیا انترنگ سادھن ہے اسلئے برہمہ ودیا پر سے دھن کو وار کر پھینک دینا چاہیئے۔ خاتمہ پر آریہ منی جی نے ظاہر کیا کہ رام مصر شاستری کاشی کے مشہور ودوان نے ویدانت سوتروں کی بودھائن ورتی سے ثابت کیا ہے۔ کہ شنکر آچاریہ نے بودھیاین کا حوالہ دیتے ہوئے بھی اُس رشی کے منتویہ کے برخلاف اُپدیش کیا ہے پنڈت جی کا ویاکھیان برا فاضلانہ تھا۔

اس ویاکھیان کے خاتمہ پر ایک بھجن ہوا۔ پھر چند صاحبان کی فرمائش پر آریہ کنیا پاٹھشالا کی لڑکیوں نے گزشتہ دن والا مہا ودیالہ کی اپیل کے متعلق بھجن گایا۔ جسکے خاتمہ پر

(۱) لالہ آتما رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب	ویاکھیان دینے کے لئے کھڑے

ہوئے۔ ہمارے بھائی ان لائق اور دھارمک نوجوانوں میں سے ہیں جنہیں آریہ سماج کو آئندہ بہت کچھ امید ہے آپ کا لکچر شروع سے خاتمہ تک معلومات کا خزانہ تھا۔ انہوں نے سائنس اور پرمارتھک دونوں پرکار کی اُنتیوں کا ذکر کرتے ہوئے۔ پروفیسر ڈارون کے مشہور مسئلہ کا ذکر چھیڑا۔ جہاں انہوں نے انسان کی پیدائش کرمشہ بندر سے مانی ہے۔ اسپر یوروپین فیلسوفوں کے اعتراضات کا بڑی خوبی سے ذکر کیا اور دلائل سے ثابت کیا۔ کہ یہ مسئلہ قائم رہ نہیں سکتا۔ ویاکھیان داتا نے اس مغربی مسئلہ کی کہ "طاقتور کمزوروں کو جذب کر جاتے ہیں۔" خوب قلعی کھولی اور اُس وید منتر کا حوالہ دیکر جسکا ترجمہ کہ اس اخبار کی پیشانی پر ہر ہفتہ نکلتا ہے دکھلایا۔ کہ وید مقدس دھرم کا کیسا اعلٰے معراج سکھاتے ہیں۔ مغربی فیلسوفیوں کی معلومات کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے بھائی نے دنیا کی اور انسان کے اصلی مخرج کی نسبت یوروپین سائنس دانوں کے اختلاف دکھلائے۔ اور اسکے بعد منو کا واکیہ پیش کیا۔ جہاں مہرشی نے سرشٹی کو

ساتوک۔ راجس اور تامس تین حصوں میں تقسیم کرکے ایک ایک کو آتم۔ مدہیم اور نکرشٹ تین تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور پھر اٹھ قسم کی بوا ۱۵ اٹھ قسم کے نشان گنے ہیں تاکہ کل جیوالوں کو ایکا کولی میں رکھا ہو۔ سنسکرت فلاسفی کی خوبی دکھلا کر لکچرار نے بڑے دعوے سے کہا کہ جہاں مغربی فلاسفی ختم ہوتی ہے وہاں سنسکرت فلاسفی کا آغاز ہے۔ اسکے پیچھے سنسکرت فلاسفی کی ماں وید ودیا کا ذکر کرتے ہوئے لکچرار نے بڑے پرجوش الفاظ میں وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل کی۔ روپیہ نقد جمع ہونا شروع ہوا۔ اور اقرار بھی ہوئے۔ لیکن چونکہ کنیا مہاودیالہ ایک بڑا بھاری کام جو کہ آریہ سماج نے اپنے ذمہ اُٹھایا ہوا ہے اور اُسکی تکمیل کا بوجھ ابھی آریہ سماج کے ممبروں کی گردنوں پر ہے۔ اس لئے بوجہ لوکل تحریک ہونیکے کنیا مہاودیالہ کے لئے بہت زیادہ چندہ ہوا۔ جسکے لئے کہ ہم جالندھر آریہ سماج کو مبارکباد کہتے ہیں۔ مختلف فنڈوں میں چندہ حسب ذیل ہوا۔

	نقدی	کل	اقراری	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اسکے علاوہ دیانند ہائی سکول کے لیے بھی
روپیہ اسوقت ہوئے۔ امید ہے۔ کہ
اور روپیہ اسمیں شامل ہو کر بہنچہ دیانند ہائی
سکول کے پاس بھیجا جاویگا۔ چندہ جمع ہو جانے
کے بعد پنڈت لیکھرام جی نے ایک ساز ہونکا
کارڈ سنایا۔ جو کہ اُنکے پاس آئے سالگرام چیلہ
سوامی کو لکھا تھا۔ یہہ سادھو مادھو سوامی
کی گدی کا چیلہ تھا۔ اور پنڈت لیکھرام
جی کے ویاکھیان سنکر آریہ سماج کے اصولوں
کا گرہن کرنیوالا بنا۔ خاتمہ پر لالہ رام کرشن
جی پردھان نے باہر سے آئے ہوئے آریہ
بھائیوں اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا
اور سپارک کیا و جلسہ گانے بجانے اور آرتی
کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اس سالانہ جلسہ
کی کامیابی نے جالندھر نواسی آریوں کے
دل خوب بڑھا دیے ہیں۔ اور ہم امید
کرتے ہیں کہ آئندہ سال ہمارے بھائی
اُنتی کے میدان میں زیادہ جوش کے ساتھ
قدم رکھیں گے۔

۳۰ دسمبر ۹۴ء کو ہمارے مکان میں
ستری سماج کا جلسہ گیارہ بجے سے
شروع ہوا۔ پرنتو سب بہنوں نے جنکی
تعداد ایک سو اور دو سو کے درمیان تھی
بڑے پریم سے ہری کیرتن کیا۔ پھر سوستی
وید پاٹھ کر کے ہون کیا۔ اسکے بعد شریمتی
گوردیوی ادھیاپکا پاٹشالا شریمتی
یشودا جی دھرم پتنی ماسٹر آتمارام جی
شریمتی بھاگیہ وتی۔ شریمتی وید کماری
آدی دیویوں نے بڑے اُتم ویاکھیان
دیئے۔ شریمتی یشودا جی کے ویاکھیان
کی خصوصاً استریوں نے بہت تعریف کی

اسوقت بھی ستریوں نے کنیا مہا ودیالہ
کو نہیں بھلایا۔ اور قریباً سو روپیہ نقد
اور بہت سے برتن کنیا آشرم کے لیے
جمع ہو گئے۔

آریہ سماج جالندھر نے نئے سال میں قدم رکھا
ہے۔ نیا انتخاب بھی تیار ہونیوالا ہے۔ ہم
اپنے بھائیوں کی سیوا میں اپیل کرتے ہیں
کہ وے جہاں ایک طرف ستری شکشا کے
لیے کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں دوسری
طرف ویدک دھرم کے پرچار اور آتمک
اُنتی کو بھی نہ بھلائیں۔ جو کہ اُسوقت
جالندھر آریہ سماج کا ایک ماتر گورو
تھا۔ جبکہ اس آریہ سماج کے پاس
نہ بہت دھن تھا اور نہ جائداد۔ جالندھر
ہ... کیا سندھیا اگنی ہوتر اور پرمارتھ
اُپاسنا بنا ہم اپنی گرہن کی ہوئی ہدی پر
جمے رہ سکتے ہیں۔؟ اپنے ہردیوں سے پوچھو
اوم شم

دھرم سبھا جالندھر
کا
سالانہ جلسہ

۲۸ دسمبر ۱۸۹۴ء سے شروع تھا۔ اُسروز
وید بھگوان کی سواری نکلی۔ ہاتھی پر
وید کا پستک رکھا گیا۔ جسپر کپڑوں کے
خول چڑھا کر چنور ہو رہا تھا۔ گویا یہ لوگ
زبان حال سے منت کر رہے تھے
کہ ہے وید بھگوان! اپنی کپڑوں کے خول
میں لپٹے رہو۔ کہیں اسکے اندر سے نکلکر

پورانوں کا پول نہ ظاہر کر دینا۔" لیکن
زمانے نے عجیب پلٹا کھایا ہے۔ اب
اندھیری رات کا زمانہ گیا۔ دن کا
اُجالا ہوا۔ ویدک گیان کو سروسادھارن
سے کون جدا کر سکتا ہے۔ جب سواری
دھرم سبھا کے قریب پہونچی۔ تو ہم بھی
دھرم سبھا کا نگر کیرتن دیکھنے چلے گئے
تھے۔ پہلے ایک منڈلی تھی جسمیں ایک
کہنا شرک رہا تھا۔ اور ایک بھجن گایا
جا رہا تھا۔ جسکا مطلب یہہ تھا۔ کہ دھرم
سبھا میں شامل ہونیوالے پھولتے پھلتے
ہیں۔ برخلاف اسکے آریہ سماجی خراب
ہونگے۔ ایک ہوشیارپوری گنڈوں
کی ٹولی تھی۔ جنہوں نے کہ ہم لوگوں کو
سامنے کھڑے دیکھ کر بے نقط ہی سنانی
شروع کیں۔ اور جب ہم سے سب سہتے
ہی رہے۔ تو وے خود شرمندہ ہو رہے
لیکن وید بھگوان کی سواری کے ٹھیک پیچھے
جو منڈلی گا رہی تھی۔ اُسکا راگ سنکر
سب بھڑک اُٹھے۔ اُسکی ٹیک تھی
"رد کاہنا نے جوبن لوٹ لیو برسانے میں"
دھرم سبھا میں ویدوں کی آرتی اُتارتے
ہوئے بھی ہم نے پوجاری ہیرا لال جی کو
دیکھا۔ جلوگوں کے ساتھ دو چار ہوتے ہی
پوجاری جی مسکرا دیے۔ کیا اسکی وجہ کوئی
صاحب بتلا سکتے ہیں۔

۲۹ تاریخ کو پھر ہم دھرم سبھا کا لکچر
دیکھنے گئے۔ ہم نے تعجب سے دیکھا کہ جہاں
آریہ سماج کے جلسہ میں رونق ہر سال
بڑھتی جاتی ہے۔ وہاں دھرم سبھا میں تعداد
حاضرین اور سالوں کی نسبت کہیں کم تھی

کیا تو وہ زمانہ تھا کہ دھرم سبھا ایسی بلند میں تِل گھسنے کو جگہ نہ ہوتی تھی - کیا اب کہ بجائے چار ہزار کے پانچ سو کی بھیڑ بھاڑ رہ گئی - یہ ایک ثبوت ہے - کہ جالندھر نواسیوں کی نظروں میں یہاں کی دھرم سبھا اور اُسکے اصول گرتے جاتے ہیں - سوامی برہمانند بھارتی کا لکچر انگریزی میں شروع ہوا - اُپ نشتری نے تو لکھا کہ سوامی صاحب ثابت کریں گے - کہ ورن ہوستھا جنم پر قایم ہونی چاہیئے - لیکن سوامی صاحب نے اُٹھتے ہی پہلے اتفاق پر زور دیا پھر نفاق کی بنیاد آریہ سماجیوں کو گالیاں دینے لگے - پھر سوامی دیانند کی تعریف کی پھر اُن کو قابل نفرت بتلانے لگے - غرضیکہ اسی طرح کی ضدین سے انہیں کام رہا - پھر برہمن گرنتھوں کے وید ہونے میں بحث شروع کردی - اور مہرشی دیانند کی نسبت بہت سی من مانی غلطیوں کا ورش لگا کر بیان کرتے رہے مثلاً آپ نے فرمایا کہ سوامی دیانند چھ ویدانگوں میں سے صرف دو کو مانتے تھے - پھر اس خیالی دعوی کا کھنڈن شروع کردیا - افسوس کہ یہ لوگ کس دلیری سے لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکتے ہیں - خیر آخر کار بھارتی جی مضمون پر آئے تو جوش میں آکر ڈسایڈیشل کا ڈگریا کا ایٹ فارم سمجھ لیا -) بول اُٹھے کہ پنجاب کے کچھ ہی اصلی کشتری ہیں - اور کہ پتت ہونے سے برہمن شودر ہو جاتا ہے - اب دھرم سبھا والے حیران کہ معاملہ کیا ہے - فوراً بھارتی صاحب کو گھڑیاں دکھانے لگے - بھارتی جی بھی تاڑ گئے - کہ چوک ہوگئی فوراً ہوسم اور گنتا کا سائنٹفک بزن دینا شروع کردیا اور خاتمہ پر لوٹے بھارت کو اُبھارنے کی اپیل کی ۳۰ دسمبر کو تو ہم نہیں جا سکے - کیونکہ اسدن اتوار

ہونیکے باعث ہم آریہ سماج کے جلسے میں شریک رہے - لیکن ۳۱ دسمبر کو بہر قریباً ۲ بجے دن کے پہونچے - وقت جلسہ کے شروع ہونے کا ۳ بجے تھا - اس لیئے ہم سمجھے تھے - کہ خوب رونق ہوگی لیکن کیا تعجب ہوا جبکہ ہم نے صرف پچاس ساٹھ آدمی بیٹھے دیکھے - ادرگنیش پوجا کا سامان رکھا ہوا - ہلوگ واپس چلے آنے لگے - لیکن چونکہ پنڈت گنیش دت کا ویاکھیان شروع ہی ہوگیا تھا اسلیئے ٹھہر گئے - ان پنڈت صاحب نے یوں تو بہت کچھ کہا لیکن ایک شلوک پیش کرکے فرمایا کہ گیانیوں کو مورتی پوجن سے کچھ فایدہ نہیں - اور جو لوگ موڑھ ہیں انکا مورتی پوجا کیے بنا نہیں سکتی ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے بڑھکر مورتی پوجن کا کھنڈن اور کیا ہو سکتا ہے - پنڈت صاحب نے اپنی تاریخی معلومات کا ثبوت اسوقت دیا جبکہ فرمانے لگے کہ افغانوں نے جب دھرم کا ناش کیا تب شنکر آچاریہ نے دھرم کی رکشا کی کہیں کہیں انگریزی شبد بھی پنڈت صاحب استعمال کرتے تھے - لیکن بالکل بے محل اور غلط ان پنڈت صاحب نے فرمایا کہ دیش کو بدہضمی اور دیگر بیماریاں ہوگئی تھیں - سوامی دیانند نے جو کہ کامل وید تھا جلاب دیدیا - کیونکہ بیماری اسقدر بڑھ گئی تھی کہ بلا معدہ صاف ہوئے کوئی دوا کارگر نہیں ہو سکتی تھی - انکے پیچھے گوپال شاستری جی نے اپنے ویاکھیان میں کاشی سے لیکر کشمیر تک سب ودوانوں کو رگڑ مارا - کاشی والونکو گھو سدھانت والے قرار دیا - اور اپنی فلاسفی کچھ کہلانا چاہتے تھے - لیکن آخر کار دلیل یہ دی کہ اگر وید مانوگے تو ست نارائن کی کتھا کے علاوہ ہر ایک پورانک لیلا ماننی پڑیگی - لکچر سنانے والا تھا - دھرم سبھا کی سالانہ رپورٹ بھی اسی وقت

داروغہ آگیا رام صاحب نے پڑھی - جس سے معلوم ہوا کہ اس سال ۷۸ روپیہ مستقل فنڈ میں سے خرچ کرنا پڑا - کیونکہ آمدنی ۹۰ روپے دو سو سے کم ہوئی تھی - ہم یہ سنکر حیران ہوئے - کہ دھرم سبھا کے پاس اب مکانات اور نقد ملاکر قریب آٹھ ہزار روپیوں کی جائداد ہے - کیونکہ اگر دھرم سبھا کی ہی رپورٹوں کو مان لیا جاوے تو اب تک پچیس اور تیس ہزار کے درمیان آمدنی سبھا کو ہو چکی ہوگی - ہم نہیں سمجھتے کہ اس روپیہ کے خرچ سے کیا فایدہ ہے - جبکہ یہاں کی پاٹ شالا زیادہ تر باہر کے پڑھے ہوئے ودیارتھیوں سے امتحان پر اکیہ وشارد وغیرہ کا دلاکر کارگذاری کا صرف دکھلاوا کر دیتی ہے - ہم دھرم سبھا کے ماسدران سے زیادہ امید کرتے ہیں کہ وے کم از کم یہ تو کریں - کہ سبھا کا روپیہ سنسکرت ودیا کی بڑھتی میں جہاں تک ہو سکے خرچ ہوا کرے - ہم نے سُنا ہے کہ چند ہمدردیش دھرم سبھا سکول کی رجسٹری کے لیئے پریرنا کر رہے ہیں - ہم بہت خوش ہونگے جب دھرم سبھا کے ممبر پاٹ شالا کو رجسٹری کرا کے اپنے آئندہ ارادے کا نیک ثبوت دیں گے - ایک بات ابھی مرتبہ قابل ذکر ہے - کہ دھرم سبھا کے لیڈر اب سوامی دیانند جی کی خدمات کے مجبوراً قایل ہو چلے ہیں -

(نوٹ) جگہ کی کمی کے باعث خلاصہ شاستراتھ جو دھرم سبھا

مراسلات

نامہ نگاران اپنی اپنی تحریرات کے خود ذمہ وار ہیں

خط وکتابت

شاستر ارتھ مابین آریہ سماج وہندو دھرم سبھا جالندھر

سلسلہ کیلئے پرچارک ہفتہ گذشتہ دیکھو
ایلئے وادی پرتی وادی کو ہر ایک نسبت
اپنا وید انکول ثابت کرنا ہوگا۔ (۲) یہہ کوئی
نیم مقرر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو فریق
ایک مرتبہ ایک یکتی یا پرمان دے چکا ہے
پھر اُس سے پھر جائیگا۔ تو شروتا گن خود سمجھ
لینگے۔ کہ اسکی بحث عزت کے قابل نہیں ہے۔
(۳) اس نیم کو بھی ہم ایسا ہی فالتو سمجھتے ہیں
جیساکہ دوسرا ہے۔ اگر کوئی فریق مضمون پرکرن
سے نکل جاویگا۔ تو خود شرمسار ہوگا۔ (۴) یہہ تو
فرمایئے کہ فیصلہ کون کریگا۔ کہ تین دفعہ تک
کوئی فریق مضمون سے نکل چکا ہے۔ یہہ نیم بھی
غیر ضروری ہے۔ شروتا گن اور اُس کے
بعد سرب سادھارن جنکے پاس شاستر ارتھ کی
چھپی ہوئی رپورٹ پہونچیگی۔ خود نتیجہ
نکال لینگے۔ کہ کون فریق پراست ہوا۔
(۵) پراست ہونیکا فیصلہ کون دیگا۔ جب
اسکا فیصلہ کرنیوالا کوئی خاص شخص نہیں۔
تو یہہ نیم فضول ہے۔
آپکی تحریر کا جواب صرف اتنے دیا گیا ہے
ہماد منشی کنہیا لال جی کے کوٹھی کا استھان بھی
منظور ہے۔ اب اگر آپ نے پھر سے نیم اور
کھڑے کر پیش کیے تو اسمیں کچھ بھی شک نہ رہیگا
کہ آپ صرف شاستر ارتھ سے بھاگتے ہیں اگر
آپ فی الحقیقت اپنے مانے ہوئے سدھانتوں
کو سچا سمجھتے ہیں۔ تو آپ کو بالکل پہلوتہی نہ کرنی
چاہیئے۔ آپکا پتر مجھے بارہ بجے کے پچاس منٹ
بعد دن کے پہونچا۔ اور جواب ۳ بجے دن کے
اسکے ذریعہ بھیجا جاتا ہے۔

۳۰ دسمبر ۱۸۹۴ء

(نوٹ) یہہ پتر ۳ بجے دن کے تاریخ ۳۰
دسمبر ۱۸۹۴ء کو روانہ ہوا۔ ایڈیٹر

❀

دھرم سبھا کیطرف سے

بجواب آپکے نوٹس مؤرخہ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۴ء
کے جو آپنے دو بجے دن کے لکھا۔ اور ساڑھے چار بجے
وقت ہمارے پاس پہونچا۔ حسب ذیل تحریر کیا
جاتا ہے۔

(۱) میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ باوجودیکہ
آپکا نوٹس شاستر ارتھ کے وچار کا ہے
مگر فضول لفظی نکتہ چینی آپکے جوابی خطوط
میں کثرت سے ہے۔ جس سے کچھ فائدہ نہیں
ہوتا۔

(۲) جبکہ ہمارے جواب الجواب نوٹس کا جواب
۲۹ دسمبر کی شام تک نہ آیا تو لاچار ہوکر
یاددہانی کرنی پڑی۔ اور اُسمیں صاف
الفاظ میں تحریر کیا گیا تھا۔ کہ یکم جنوری
۱۸۹۵ء واسطے شاستر ارتھ مقرر کیجاوے
مگر اُس کے جواب میں آپنے ۳ و ۴ جنوری ۱۸۹۵ء
مقرر کرکے خود بخود دو مضامین تحریر کیے
جنکے واسطے پہلے سے کوئی اتفاق باہمی نہیں
ہوا تھا۔ مگر خوشی کی بات ہے۔ کہ آخر کار
آپنے آپکے خط میں یکم جنوری ۱۸۹۵ء
واسطے شاستر ارتھ کے منظور کرلی ہے۔ چونکہ اب
تاریخ مقرر ہو گئی ہے اور مکان رائے بہادر
کنہیا لال صاحب کا ہر دو فریق کو منظور ہے
اسلیئے اب مناسب ہے۔ کہ قواعد متعلق انتظام
وقت و اصول مرتب کیئے جاویں۔ جن کے
مطابق شاستر ارتھ ہوگا۔

(۳) جو قواعد آپنے متعلق انتظام و وقت
تحریر کیئے ہیں۔ اُن سے پورے طور پر ہمکو اتفاق
نہیں ہے۔ جسقدر اختلاف ہے۔ وہ تحریر کیا جاتا
ہے۔

اول۔ تاریخ بجائے ۳ و ۴ جنوری ۱۸۹۵ء کے مقرر ہو گئی
ہے۔ اسمیں کوئی اختلاف نہیں ہے

دوم جب دو فریق میں شاستر ارتھ ہووے
تو ہمیشہ ضروری ہوتا ہے کہ ایک مضمون ایک فریق
کی طرف سے اور دوسرا فریق ثانی کی طرف سے
پیش کیا جاتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ ایک ہی
فریق کی مرضی کے مطابق کل مضامین شاستر ارتھ
کے واسطے تجویز کیئے جاویں۔ اسلیئے اگر آپ مورتی
پوجن کے مضمون پر شاستر ارتھ کرنا چاہتے
ہیں تو ہماری طرف سے مضمون ادویت ہے
آپ ادویت کو مانتے ہیں اسلیئے آپ کو سدھ کرنا
ہوگا۔ اور ہم اسکی تردید کرکے ادویت کو سدھ
کریں گے۔ ہم مورتی پوجن جسکو سناتن دھرمی
ہر ایک ادھیکاری کیلئے مانتے ہیں۔ اور آپ
نہیں مانتے۔ اسلیئے ہم مورتی پوجن کو ثابت
کرینگے۔ اور آپکو اسکی تردید کرنی ہوگی۔ آپکے
شرادھ اور دیگر مضامین پر جنکی نسبت اختلاف
رائے ہے شاستر ارتھ کیا جاویگا۔ اب دیکھنا
ہے کہ پہلے کس مضمون پر بحث کیجاوے۔ اسکی
نسبت ہمارے خیال میں پہلے ادویت پر شاستر ارتھ
ہونا چاہیئے کیونکہ اس مضمون سے پہلے سدھ
ہو جاویگا کہ کونسی ست وستو ہے جسکی پوجا

ہونی چاہیئے۔ اور آیا انکی پوجا ہو سکتی یعنی
پرتیک بنا کر ہو سکتی ہے یا نہیں - جب نیوگ و
اودیت کا مسئلہ طے ہو جاویگا - اسکے بعد آپکے
مضمون پر جسکو آپ مورتی پوجن کہتے ہیں
شاستر ارتھ کیا جاویگا - چھ گھنٹے کے عرصہ
کو اخیر میں آپنے مان لیا ہے وہ منظور ہے۔
سیوم - جو آپنے سیوم قاعدہ میں لکھا ہے
کہ خلاصہ تقریر کا لکھا جاوے - یہہ درست
نہیں ہے - ہر ایک لفظ تقریر کنندہ کا
لکھا جانا چاہیئے -
چہارم - آپکا قاعدہ چہارم منظور ہے -
پنجم - آپکا قاعدہ پنجم حسب تحریر دوم قابل ترمیم
ہے - اور دستخط فریق کے نہیں ہونگے - بلکہ
میر مجلس کے ہونگے - اگر میر مجلس کے دستخط منظور
نہ ہوں - تو ہر دو فریق ایک ایک منصف
اپنا مقرر کر سکتے ہیں - ان دونوں کے دستخط
تحریر پر ہونے چاہیئے - اصل تحریر منصفان
کے پاس رہیگی - اور جو نقل ان سے بجاویگی
اس پر نقل مطابق اصل کے دستخط منصفان
کے ہونگے -
(۴) جو نیوگ شاستر ارتھ کے ہے آج آپکی
خدمت میں تحریر کر کے بھیجے ہیں - وہ نیوگ کوئی ہمارے
من گھڑت نہیں ہیں - بلکہ وہ اصول قدیمی
ہیں جنکے مطابق ہمیشہ سے شاستر ارتھ ہوتا رہا
ہے - اگر آپکو انکے قبول کرنے میں کچھ اعتراض
یا تامل ہو - تو مناسب طریقہ یہہ ہے کہ آپ
آج رات کو ہمارے ساتھ وکالت خانہ کچہری
میں اکٹھے ہو کر زبانی طے کر لیویں - تا کہ یکم
جنوری ۱۸۹۵ء کو محض نیوگ مقرر کرنے میں
وقت خرچ نہ ہو جاوے -
(۵) یہہ ہمارا آخری نوٹس ہے - اگر آپ نتیجہ کا
فیصلہ کرنا چاہتے ہیں - تو اب کوئی جھگڑے
کی بات باقی نہیں رہی - آپ آ کے بہادر
پنڈت کنہیا لال صاحب کے مکان پر یکم
جنوری ۱۸۹۵ء کو آ جاویں - ساڑھے نو
بجے کے گیارہ بجے سے پانچ بجے شام تک شاستر
مقرر ہوگا - اور آج رات کو جواب ضرور
اگر نیوگ جو بھیجے ہیں - وہ منظور ہیں تو بہتر
ورنہ آج رات کو زبانی فیصلہ کر کے تحریر کر لیویں
اگر اسکا جواب آج نہیں ملیگا - تو آپکی ہار بھی
صاف طور پر ثابت ہو جاویگی -

۳۰ - دسمبر ۱۸۹۴ء

آریہ سماج کا خط

آپکا آخری نوٹس میری آخری اپیل کے
جواب میں بھیجے ہم ۱۰ بجے رات کے ملا آپنے
جواب آج رات کو ہی مانگا ہے - لیکن آپکا
بھیجا ہوا آدمی زیادہ نہیں ٹھہر سکتا تھا -
اسلیئے آپ رخصت کیا گیا - یہہ جواب آج
رات کو بھیجا جاتا ہے - اگر آپ میرے آدمی
کو نہ ملے تو مجبوراً آپکو نوٹس کل ملیگا - جسکے
لیئے میں ذمہ وار نہ ہونگا -
(۱) لفظی نکتہ چینی سے اگر کوئی ارتھ سیدھ
نہ ہوتا تو میں ہرگز ایسا نہ کرتا - لفظ غلط لکھنے
سے ارتھ میں کیا فرق نہیں آ جاتا - اگر آ جاتا
ہے تو اُسے درست کرنا لازمی ہے -
(۲) آپکی لمبی تحریر کی کیا ضرورت تھی - جبکہ
ہم نے یکم جنوری ۱۸۹۵ء سے شاستر ارتھ کا
شروع کرنا مان لیا - غرضیکہ وقت اور مکان
آپ کا ہی تجویز کیا ہمیں منظور ہے -
اب معاملہ انتظامی قواعد کا سوقت کا فیصلہ
تو ہو چکا - لیکن مضامین کی نسبت آپنے ایک
اور گل کھلایا ہے - ہم خوب جانتے تھے کہ آپ
ہر تحریر میں نیا روپ لا دینگے - جب سے آریہ سماج
جالندھر شہر نے آپکو شاستر ارتھ کے لیئے پرتگیا
کیا - تب سے ہی مورتی پوجا اور شرادھ وغیرہ
کے الفاظ درج کیئے چلے آتے ہیں - نہ صرف
یہی بلکہ آپکے پہلے ہی بھیجے ہوئے نوٹس میں
مورتی پوجا اور شرادھ وغیرہ پر شاستر ارتھ
کرنا ایک طرح سے سویکرت بھی ہو چکا ہے -
چنانچہ آپکے ۲۵ - دسمبر والے نوٹس میں تحریر
درج ہے جسب ذیل ہے - " مورتی پوجا و
شرادھ وغیرہ کے واسطے ایک ایک دن مقرر
ہونا چاہیئے - " معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ
جواب لکھتے وقت اپنے گزشتہ جوابوں اور
انکی عبارت کو سامنے نہیں رکھ لیا کرتے - کیا اب
بھی آپ " دیا نند کو لی میں قبول کیئے ہوئے
ہیں - اور کوئی ہیں " انکار کر سکتے ہیں ؟ ہاں
ودیت اودیت واد پر بھی بحث آپ کر سکتے
ہیں - لیکن انکے لیئے سلسلہ منظور شدہ کے لحاظ
سے تاریخ ۳ - جنوری ۱۸۹۵ء مقرر کرنی ہوگی
لیکن آپ پہلے یہہ تو بتلائیے کہ آپکی
دھرم سبھا کا سدھانت ایسی وشئے پر کیا ہے ؟
آپ جانتے ہیں اکثر صاحبان دویت وادی ہیں
اور اکثر اودیت وادی - جس مضمون پر خود
آپکی سبھا میں وروده ہو - وہ آپکا سدھانت
نہیں کہلا سکتا - لیکن باینہمہ ہم اس مضمون پر
بھی بحث کے لیئے طیار ہیں - لیکن سلسلہ وہی
ہوگا - کہ جسے آپ مان چکے ہیں - آپ اپنے
نوٹس میں اس امر پر بحث کر رہے ہیں کہ آیا
اول بحث کس مضمون پر ہونی چاہیئے - لیکن
آپکا منطق ہماری سمجھ میں نہ آیا - جب آریہ سماج

اور دھرم سبھا دونوں کے سبھاسد بر مقصد پر پرشور
کو ست مانتے ہیں۔ تو مورتی پوجا پر بحث کرنے
سے پیشتر وید اور اوید وار کے فیصلہ
کرنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اگر
کوئی فریق جیوآتما کی مورتی کا پوجن پرتی پادن
کرتا تو آپکی دلیل میں کچھ جان بھی سمجھی جاتی پر
اول تو آپ پہلے مان چکے ہیں۔ کہ مورتی پوجا
شرادھ وغیرہ پر سلسلہ وار بحث ہوگی دوم
جو دلیل آپنے وید اور اوید پر
پہلے بحث کی ضرورت کے لئے دی وہ غلط ہے
اپنے سلسلہ بدلنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے
اگر تقریر کنندہ کی کل تقریر لکھی جاوے جیسی
تب بھی منظور ہے۔ میر مجلس کے دستخط اور دیگر
شرائط کا جو کچھ تحریر وغیرہ کی نسبت لکھتے ہیں
ہمیں سب منظور ہیں۔

آپکے آج بھیجے ہوئے نئے نیموں کی نسبت ہم
اپنا جواب آپکو بھیجدیا ہے۔ آپ نے ہمارے
اعتراضوں کا کچھ جواب نہیں دیا۔ اول ہم آپکا
ہم نے نیموں کے طریقے کے مطابق مان ہی لیا
ہے۔ باقیوں کا نسبت یا معین کے متعلق ہے
پس غیر ضروری ہیں۔ وجہ وکالت خاتمہ میں
معلوم نہیں کہ ہماری طرف سے کیسے روبرو ہے۔ آپ تو
وہاں تشریف نہیں رکھتے۔ افسوس کہ ہم برابر
آپکی شرائط مانتے چلے جائیں۔ اور آپ ہر مرتبہ
ایک نئی الوکھی شرط ایزاد کرکے ہمیں شاستراتھ
سے پہلو تہی کرنے والا قرار دیدیں۔ اپنے مانے
ہوئے قاعدوں کو جواب دیکر نئے قاعدے مقرر
کر چکیں اور لکھیں یہ کہ کوئی جھگڑے کی
بات باقی نہیں رہی۔ وقت کی ترمیم گیارہ سے
پانچ بجے تک بھی ہمیں منظور ہے۔ اگر واقعی
آپکی رائے میں کوئی جھگڑے کی بات باقی
نہیں رکھتی۔ تو آپنے استقدر اپنی تحریر کی تکذیب
کیوں گوارا کی۔ ہم پیشتر بھی آپسے یہی پرارتھنا
کرینگے۔ کہ آپ ستیہ اور استیہ کے نرنے کے لئے
ادیوقت ہو جائیے اور نئے نئے جھگڑے پیش کرکے
شاستراتھ سے نہ ٹلیں۔

۳۰۔ دسمبر ۱۸۹۲ء بوقت ۹ بجے

دھرم سبھا کی طرف سے

تسلیم۔
آپکا تحریری مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۲ء جو ۹ بجے رات کا
لکھا ہوا تھا پایا۔

اب چونکہ یکم جنوری ۱۸۹۳ء بہت نزدیک یعنی
کل ہی ہے۔ اسلئے آپکے طول طویل خط وکتابت
کا فائدہ زیادہ نہیں دکھائی دیگا۔ کیونکہ کل یکم جنوری
کو ۱۲ بجے کے بعد ہم شاستراتھ کے لئے بموجب انہیں
نیموں شاستراتھ کرینگے جو لکھے چکے ہیں۔ کوٹھی جناب
رائے کنہیا لال صاحب بہادر میں موجود ہو جاوینگے
آپ براہ مہربانی شاستراتھ کے لئے وہاں تشریف
لے آویں۔

اگرچہ آپکے اس فقرہ سے کہ (اول ہم تو نے
آپکا مان ہی لیا ہے) یقین ہوتا ہے۔ کہ آپ
ان نیموں کو مان ہی چکے ہیں۔ زیادہ اب اس بارہ
میں جھگڑا نہیں کرینگے۔ اگر آپکو انمیں ابھی کچھ
کلفت ہوگا۔ تو مضائقہ نہیں پہلے نیموں میں رہکر
شاستراتھ کر ہونگے۔ پھر مطلب کا جھگڑا ہوگا۔
ہمنے تو چاہا تھا کہ رات کے وقت پہلے وکیل خانہ
میں جمع ہوکر اس گفتگو کو زبانی رفع کر لیتے مگر
آپنے اس سے بھی انکار کیا اب نہیں چاہتے۔ کہ اب
یوں ہی آپکے التوا میں وقت مقررہ ہی گزر
جاوے۔ یقین جانیئے کہ آپ تیار ہیں۔ ہم تیار
ہو چکے ہیں۔

مکان پر اگر یا دیا آئے تو ہم آدھ گھنٹہ انتظار کرینگے
اور رائے کنہیا لال صاحب ہماری اس بات کی
گواہ ہونگے۔ اور اسکا نتیجہ جو ہوگا۔ اسکے کہنے
کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

یہ آخری خط وکتابت بطور اعلان شاستراتھ
ہے۔ اب آپکے جواب کی کچھ ضرورت نہیں ہے
اگر کوئی بات قابل بحث باقی ہے۔ تو کل پبلک کے
سامنے فیصلہ ہو جاویگا۔

۳۰۔ دسمبر ۱۸۹۲ء ۱۲ بجے دن کے
نقل یہ ہے بتاریخ ۳ بجے شام ۳۱ دسمبر ۱۸۹۲ء کو موصول ہوا

دھرم سبھا کی طرف سے

آپنے اپنے نوٹس مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۲ء دروقت
۹ بجے رات) فقرہ ۴ میں تحریر کیا تھا۔ کہ
بجائے دیوی تالاب کے میدان کے جو غیر محفوظ
ہے اور دیوی کا مندر پاس ہے وغیرہ وغیرہ۔ کوئی
محفوظ جگہ تجویز کریں تو بہتر ہو اور ساتھ ہی
اسکے آپنے دو مکانات کا ذکر کیا ایک رائے اگر ل صاحب
کا اور دوسرا رائے بہادر منشی کنہیا لال صاحب۔ آپکی
تحریر پر بعد دریافت رائے بہادر منشی کنہیا لال
صاحب کے آپکے مکان کی نسبت اتفاق لے
ظاہر کیا گیا تھا لیکن تعجب رائے موصوف کی
پاس اسبارہ میں تحریر کیا گیا تو رائے موصوف
نے ۹ بجے رات کے مکان کے دینے سے
تحریری قطعی انکار کردیا۔ اس تنگی وقت میں
پنڈت جوند لال صاحب نے مہربانی فرماکر اپنے
باغ کی نشست گاہ میں شاستراتھ کا ہونا وقت
مقررہ پر منظور فرما لیا ہے۔ اسلئے آپ براہ مہربانی
وقت مقررہ پر مکان پنڈت جوند لال صاحب
پر تشریف لے آویں۔ واسطے رفع اندیشہ شورہ
غل عوام بہتر ہے کہ زیادہ سے زیادہ دس صاحب
آپکی طرف سے اور دس ہماری طرف سے جمع

ہو نگے۔ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۴ء وقت ۹½ بجے رات

نوٹ - یہہ خبر ۱۰ بجے رات ۳۱ دسمبر ۱۸۹۴ء کو موصول ہوا۔ ایڈیٹر

آریہ سماج کیطرف سے

نمستے - آپکا ۹½ بجے رات کا لکھا ہوا خط مجھے دس بجے راتکے ملا۔ افسوس ہے کہ آپ مکان کے معاملے میں بھی پل پل پر رنگ بدلتے ہیں۔ رائے بہادر منشی کنہیالال صاحب آپکی سبھا کے انترنگ سبھا کے ممبر ہیں۔ آخروقت پر انکا جواب دیدینا تعجب انگیز ہے۔ چندو لال کے باغ میں بھی پوری دو لاکھ ہے خیر آپکی جہاں مرضی ہو بلوا یئے۔ ہم اپنے لکھے ہوئے قواعد کے مطابق ہر میدان میں شاستر ارتھ کر نیکے لیئے طیار ہیں۔ جمع ہو نیوالے لوگوں کی تعداد میں کمی کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ جن لوگوں کی بہتری کے لیئے شاستر ارتھ ہوگا۔ انکی تعداد میں کون کمی کر سکتا ہے۔ لیکن آپ خاطر جمع فرما دیں۔ ہم وقت مقررہ پر پنڈت چندو لعل کے مکان پر ضرور پہونچ جاوینگے آپنے جواب دینے سے ہمیں منع کیا تھا۔ اسلیئے آپکے آج والے پہلے خط کا جواب نہیں دیا گیا تھا۔

۳۱ دسمبر ۱۸۹۴ء وقت ۱۰ بجکر ۱۰ منٹ

آریہ سماج کی طرف سے منشی کنہیالال صاحب کی خدمت میں

مکرم بندہ جناب منشی کنہیالال صاحب رائے بہادر آداب - دھرم سبھا کا رات جو خط مجھے ملا اسمیں لکھا ہے کہ آپنے پہلے مکان شاستر ارتھ کے لیئے دینے کا اقرار کیا تھا اور پھر کل رات ۹½ تحریری انکار کر دیا۔ کیا آپنے فی الحقیقت پہلے مکان دینے کا اقرار کیا تھا۔ براہ عنایت تحریر فرما دیں۔ کہ آیا آپنے پہلے وعدہ کیا تھا۔

یکم جنوری ۱۸۹۵ء آپکا داس منشی رام

جواب ازجانب رائے بہادر

آداب - مجھسے نہ کسی نے پوچھا نہ میں نے کسی سے اقرار کیا۔ صرف رات ۹ بجے دھرم سبھا کا رقعہ آیا۔ تو میں نے لکھ دیا تھا کہ مکان خالی نہیں۔

کنہیالال یکم جنوری ۱۸۹۵ء

جادو وہی جو سرپر چڑھکے بولے

گذشتہ اشاعت سے آگے

تب پرکاشانند نے ایک سنکھیئے کا ٹکڑا جو اُسنے پہلے منگوا رکھا تھا۔ اپنے صندوق سے نکال کر دونا ہتھ پر رکھکر ونایک راؤ سے کہا کہ یا تو جو کچھ میں کہتا ہوں لکھدو ورنہ ابھی پولیس کو بلاکر تمہیں گرفتار کراتا ہوں۔ کہ یہہ مجھکو زہر دینے لگا تھا۔ یہہ حال دیکھکر ونایک راؤ کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور چہرہ زرد ہو گیا ہرچند دونوں شنڈوں کو سمجھایا کہ اسقدر ظلم نہ کرو۔ ایشور سے ڈرو۔ مگر وے کب مانتے تھے پرکاشانند کا تو کلیجہ کباب ہو رہا تھا کہ ہائے دشٹ نے ہماری ساری پول کھولدی اور بنا بنایا کام بگاڑ دیا۔ اور کچھ نہیں تو وزیر چند و دیارتھی اور رام داس جی کے برخلاف تو آج اسوقت ضرور لکھوا لیا جاوے۔ آخر جب بہت دیر ہو گئی اور ونایک راؤ نے ایک نہ مانی تو پرکاشانند نے کہا کہ اچھا تم یہہ لکھدو کہ میں ایک سو روپیہ رام داس اور وزیر چند کو دے آیا ہوں۔ انہوں نے ورغلا کر مجھکو یہاں بھیجا ہے۔ یہہ بڑے بدمعاش ہیں وغیرہ ونایک راؤ نے جیسا تیسا جان بچانے کے لیئے ناچار یہہ لکھدیا۔ اور صبح ہوتے ہی سارے ماجرے سے ہمیں اطلاع دی۔ ونایک راؤ کا دوبارہ پھر علیحدہ شاستری ہوگا۔ پھر ونایک راؤ وہاں سے چلا آیا۔ اور اپنے گھر چلا گیا۔ یہہ ہے اصل حقیقت جو ہمنے صاف صاف بیان کر دی۔

لالہ صاحب - وہ دیارتھی جی نے اس جگہہ پر درج کیا ہے۔ "آئندہ سادھو ان بنا چاہیئے اگر ایماندار ہی ہو تو ایسی ہو۔ وغیرہ۔

نویدان - جو کچھ تھا ہم نے لکھدیا۔ ہماری آنکھیں تو دھوکہ بازی نہیں کرتیں۔ آپکا اتہاس دھوکہ بازی کرتا ہے۔ جو کسی پرکار کی بناوٹ سے بھی نہیں ڈرتا۔

لالہ صاحب - آپ ... جہاں پور دیکھئے ... نہیں۔ یدی نہیں تو کب تک جاوینگے پنڈت مولراج وہاں کا ودیالنکر تو ایسا ہی ہے۔

نویدان - شاہپورہ کا سارا اتہاس ہمارے پاس موجود ہے۔ اسکو ہم شنکیپر مدرت کریں گے۔ اسکے او لوکن سے ناظرین کو منکشف ہو جاویگا۔ کہ وہاں جانیکا تاثیر بھی کیول مانس پرچار ہی تھا۔ پنڈت مولراج کٹر مانس پرچارک اور آریہ سماجوں کا شتر ہے اسکو آریہ سماج سے ذرا بھی پریم نہیں۔ پرکاشانند کی پریرنا سے جو جو لیلا اُسنے شاہپورہ میں کی۔ انکا مفصل حال بھی ہو یدا ناظرین ہوگا۔ لالہ صاحب جی لکھتے ہیں کہ پنڈت سوامی تلسی رام جی

تو بنا ہی ہے" ارتھات وہ بھی مانس کے پکش کا ہی ہے۔

لالہ صاحب۔ ناظرین میرا یہہ خیال ہے۔ کہ جب تک راجپوتانہ کے ٹھاکروں میں سماج نہیں پھیلے گا تبھی جب تک اس دیش میں مضبوط نہیں ہوگی۔

نویدن۔ آپکا خیال تو ٹھیک ہے۔ مگر یہاں پر انکشافات یہہ اور بھی ہے۔ ناظرین اصل بات یہہ ہے کہ راو راجہ تیج سنگھ جی اور وہاں کے دیگر رئیس مانس پر چارکوں کے سخت مخالف ہیں۔ چنانچہ اچلانند نے جو پتر پنڈت بھیم سین جی کے نام بھیجا تھا۔ اور وہ آریہ ورت میں درج ہو چکا ہے۔ اُسمیں بھی لکھا تھا۔ کہ" راو راجہ تیج سنگھ جی سے بچکر رہیں وے اپنے پکش کے نہیں" اور اب تک وے مانس پر چارکوں کی کوشش کے برخلاف ہیں۔ پرکاشانند نے انکا حال لالہ منشی راج جی کو لکھا جسکے اوتر میں لالہ صاحب موصوف نے تحریر فرمایا کہ" راو راجہ تیج سنگھ کا کیا حال ہے" ارتھات وے اپنے پکش میں ہوئے ہیں یا کہ ابھی تک مخالف ہیں۔

لالہ صاحب۔ میں دو یارتھی جی کا شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے اوپر کے پیراگراف کو نہ چھاپنے سے میرا ارادہ فاش نہ کی۔

نویدن۔ کیوں مہاراج۔ سچ بتلائیے۔ آپکی آنکھیں دھوکا کھاتی ہیں۔ یا کہ میری کہ پیراگراف سارا لکھا ہوا آپکی درشٹی میں نہ پڑے۔ اب اپنا دھنیاواد واپس لیجئے۔ اور جو کچھ گالی گلوچ اپنے نوٹوں میں دی ہے واپس دیجئے۔ ناظرین ان دونوں پیراگرافوں کو بغور پڑھیں۔ اور لالہ صاحب کے دھرماتما پن کا اندازہ لگا دیں کہ اپنے پکش کو بڑھاتا میں کیسے کیسے شبہہ و چار پیدا ہوتے ہیں۔ اسی پرکار کی ناجائز کارروائیوں

سے کالج میں اپنا سکہ جمایا گیا۔

لالہ صاحب۔ لاہور سماج کے منتری نے کچھ سوال (نمبر دپرکاشانند) کئے تھے یہہ فقرہ کہ" آپ لاہور سماج کے تیر کا اوتر دیں شانت رہے۔ انکشافات پر یہہ ہے۔ کہ آپکے اُتروں کی نقل سب جلسوں میں بھیجیں۔ اور انکا کیا حق ہے کہ آپ پر ایسے سوال کریں۔" آسکے متعلق پتر وغیرہ۔

نویدن۔ کرپا ندھان آپکی آنکھوں نے پھر دھوکا کھایا۔ یہہ شبد ہمارے پتر میں سب سے صاف صاف لکھے ہوئے ہیں۔ ان شبدوں سے منتری آریہ سماج لاہور کی توہین نہیں ٹپکتی۔ آنحضرت کی پول کھلتی ہے۔ کہ پرکاشانند کچھ بھی تجربات بھی آپکی ستی سے کرتا ہے اور کٹھ پتلی کی طرح آپکے ہاتھوں میں ناچتا ہے جو کچھ کیا آپکی پریرنا اور سمتی سے کیا۔ ناظرین لالہ منشی راج جی اس گندی پالیسی سے بھرے ہوئے شبدوں کو بغور ملاحظہ فرما دیں۔

لالہ صاحب۔ ودیارتھی جی نے ان فقروں کو اڑا کر صرف آخری فقرہ کو نمبرہ کے پہلے پیرا کے بعد کر دیا ہے وغیرہ۔

نویدن۔ ہم نے کوئی تبدیلی نہیں کی اور نہ ہی کوئی شبد ہی اڑایا ہے ہاں کاتب کی غلطی سے" اسکی ایک نقل بھیجدیا پر اُنہیں سماج سے منتری کے" اسکے آگے تھے یہ شبد" اُسکا نام لکھدیں۔ اور پتر کے اوپر پرائیویٹ شبد لکھدیں" چھپنے میں رہ گئے ہیں۔ چنانچہ اخبار میں بھی یہہ جگہہ خالی ہی ہے اور اسکے آگے کے یہہ شبد" نہیں۔ تو وہ پتر لاہور سماج میں پیش کرکے آپکو خارج کرنے کا پرستاو کرے گا۔" پانچویں دریں چھپ گئے ہیں۔ یہہ غلطی کاتب کی ہے۔

لالہ صاحب۔ مجھے دو سو روپیہ پہونچگیا ہے وہ روپیہ مہاشہ رادھاکشن کو دے دیا ہے اور انہوں نے بھارت سدھار فنڈ میں داخل کر دیا ہے۔ مہاراج صاحب کی سہایتا کی نسبت دھنیاواد دیتے ہیں۔

نویدن۔ اس سے پہلے کے پتر میں جو ہم یہہ نمبر ۲ کے نام سے درج کر چکے ہیں۔ لالہ منشی راج جی نے بھارت سدھار کو سہایتا دلوانے کے لئے پرکاشانند کو لکھا تھا۔ اس پتر میں سہایتا کی پراپتی سویکار کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ دو سو روپیہ بھارت سدھار فنڈ میں داخل کر دیا ہے۔ وغیرہ۔ وے حضرات جو یہہ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ لالہ منشی راج جی وغیرہ کا بھارت سدھار سے کوئی سمبندھ نہیں ہے ان شبدوں کو آنکھیں کھولکر دیکھیں۔ کیا ایک مانس پرچارک اخبار کو ہر پرکار کی سہایتا دینے والا مانس پرچار کا حامی نہیں کہا جا سکتا اس سے یہہ بھی تحقیقات ہوگیا۔ کہ بھارت سدھار کے لئے ایک فنڈ کھولا گیا ہے۔ اور لالہ منشی راج ایڈیٹر کے قبضہ میں ہے۔

لالہ صاحب۔ ودیارتھی صاحب نے وہاں کی سماج کے منتری کو اپنے انکول بنا دیا" یہہ فقرہ اوپر کے فقرہ کو بدلکر بیان ہے۔

نویدن۔ اصلی خط میں" وہاں کے منتری کو اپنے انکول بنا دیں" یہہ فقرہ موجود ہے ہم نے کوئی کمی بیشی نہیں کی۔ لالہ صاحب سب پتروں میں برابر ہدایت کرتے رہے ہیں۔ کہ منتری کو انکول رکھنا۔ کیونکہ ریاست کا سب کاروبار انہیں کے ہاتھ میں ہے پرکاشانند کے جو نوٹس درج ہونگے ان سے ناظرین کو اسکی صداقت بخوبی معلوم ہو جاویگی باقی آئندہ۔ ویدک دھرم کا سیوک زیر چند ودیارتھی

نمستے۔

آج اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۵ پوہ سمبت کے صفحہ دس پر پنڈت دولت رام جی کا پتر میری نظر سے گزرا۔ جسکے پڑھنے سے اُس شخص کے دل میں جسنے میرے پتر مطبوعہ آریہ سینچر کو نہیں پڑھا ہے۔ چند اعتراضات میری تحریر کی راستی پر پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ میں نے صرف ستّ است کے نرنے کی خاطر چند سطور اخبار مذکورہ بالا میں درج کرائی تھیں۔ اور انمیں جو کچھ لکھا ہے اُسکی صداقت کا میں اپنے آپکو ذمہ دار سمجھتا ہوں لہذا اُن شکوک کے رفع کرنے کے لیئے بھی چند الفاظ تحریر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ آشا ہے کہ آپ کرپا کر کے جلدی انکو اپنے پتر میں جگہ دیکر ممنون فرما دیں گے۔

اعتراضات یہہ ہیں (۱) پنڈت جی کا مطلب میرے پتر کے مضمون سے ظاہر نہیں ہو سکا۔ اور اُن کا مطلب یہہ نہیں تھا۔ کہ سوامی جی نے مکتی دشیہ پر لکھا کچھہ اور ہے اور مانتے کچھہ اور تھے۔ (۲) پنڈت جی کو صرف ویدانگ پرکاش ہی میں ملاوٹ معلوم ہوتی ہے۔ نہ کہ سوامی کرت سب پستکوں میں اور نیز پنڈت جی نے یہہ کبھی نہیں کہا کہ مجھے ذاتی واقفیت سے معلوم ہے۔ کہ سوامی جی مکتی سے پنر آورتی نہیں مانتے تھے

دربارہ اعتراض [illegible] صرف اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ جب [illegible] نے اپنے پتر کا لفظی ترجمہ کر کے پنڈت جی کے گوشگذار کر دیا تھا۔ پیشتر اسکے کہ وہ پریس میں بھیجا جائے۔ تو اسوقت کیوں نہ پنڈت جی نے اسمیں تغیر و تبدل کرنیکے لیئے مجھے ہدایت کی۔ بلکہ اسوقت تو انہوں نے یہہ کہا تھا کہ فی الحال اتنا کافی ہے۔ جب کوئی شخص اس کے جواب میں قلم اوٹھائیگا۔ تو اسوقت مفصل طور پر بحث کیجائیگی۔ دیگر میں نے اپنے پتر میں کہیں بھی اس امر کا اظہار نہیں کیا۔ کہ پنڈت جی سوامی جی کی بابت کہتے تھے کہ وہ مکتی دشیہ پر مانتے کچھہ اور تھے۔ اور انہوں نے لکھا کچھہ اور ہے۔ کیونکہ میری تحریر کا مطلب یہہ تھا کہ "پنڈت جی کے ساتھ مکتی دشیہ پر گفتگو کرنے کے اثناء میں انہوں نے یہہ کہا کہ سوامی جی کے نام سے جو کتابیں چھپی ہوئی ہیں۔ ان میں بہت کچھہ ملاوٹ معلوم ہوتی ہے اور انمیں بہت سی باتیں ایسی لکھی ہوئی ہیں جن کو میں ذاتی واقفیت سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ سوامی جی نے ہرگز نہیں لکھی ہونگی"

چونکہ مکتی دشیہ پر ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے یہہ الفاظ کہے تھے۔ اس سے یہہ نتیجہ تو بے شک نکل سکتا ہے۔ کہ انکو مکتی دشیہ پر سوامی جی کے لیکھہ میں بھی ملاوٹ کا احتمال ہے۔ نہ کہ یہہ کہ سوامی جی مانتے کچھہ اور تھے اور لکھتے کچھہ اور ہیں۔ یہہ پنڈت جی نے غلطی سے نتیجہ نکالا ہے۔ جو لو[illegible] سے شاید انہوں نے [illegible] ہے۔ ورنہ جب میں نے ان کو خط [illegible] سنایا تھا۔ اسوقت اگر ان کو یہہ مطلب معلوم ہوتا تو ضرور مجھے ایسا لکھنے سے روک دیتے۔

اعتراض دوم کے جواب میں یہہ عرض ہے کہ مثال کے طور پر پنڈت جی نے بے شک یہہ الفاظ کہے تھے کہ "چنانچہ ویدانگ پرکاش میں سینکڑوں ایسی غلطیاں پائی جاتی ہیں جنکو ذاتی واقفیت کے باعث میں سوامی جی سے منسوب نہیں کر سکتا۔ اور اسی طرح سے ستیارتھ پرکاش آدی میں بھی ملاوٹ کا احتمال ہے" علاوہ ازیں اس امر کے ثبوت میں کہ پنڈت جی کو سوامی جی کے لیکھہ دربارہ مکتی دشیہ میں بھی ملاوٹ کا احتمال ہے۔ واضح رہے کہ ایک دن جب میں اور پنڈت جی معہ کلرک اسسٹنٹ کلرک کالج کمیٹی بیلون ایسینٹ Balloon Ascent دیکھنے کے لیئے جا رہے تھے۔ تو راستہ میں انہوں نے صاف الفاظ میں یہہ کہا تھا کہ مکتی سے پنر آورتی کے ثبوت میں ایک جگہہ اپنشد کا ایک بچن ستیارتھ پرکاش میں درج ہے جسکے پاٹھہ میں تبدیلی کی ہوئی ہے۔ اور اس سبب سے اسکے معنوں میں تبدیلی پائی جاتی ہے۔ اور اسی طرح سے ایک اور جگہہ ایک پرمان دیا ہوا ہے۔ جسکے معنے دو مختلف جگہوں مختلف کیئے ہوئے ہیں۔ اور سنسکار ودھی کی بابت بھی انہوں نے فرمایا کہ اسمیں بھی بہت سی جگہہ شاستروں سے اخذ کیئے ہوئے ایسے وارد پائے جاتے ہیں جنکا ایک حصہ لیلیا گیا ہے اور دوسرا چھوڑ دیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جن الفاظ سے صاف طور پر میری تحریر کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ پنڈت جی نہ صرف ویدانگ پرکاش ہی میں ملاوٹ مانتے ہیں۔ بلکہ ستیارتھ پرکاش آدی سب سوامی کرت گرنتھوں میں بھی۔

اب رہی یہہ بات کہ آیا پنڈت جی نے کبھی کہا ہے یا نہ کہ مجھے ذاتی واقفیت سے معلوم ہے کہ سوامی جی مکتی سے پنر آورتی نہیں مانتے تھے۔ اسکی بابت میرے انگریزی پتر کے پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا۔ کہ کوئی لفظ اسمیں ایسا درج نہیں ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ پنڈت جی نے مکتی دشیہ میں ملاوٹ کے احتمال کی بنیاد بھی ذاتی واقفیت پر رکھی ہے۔ کیونکہ اسمیں تو صرف یہہ لکھا تھا۔ کہ وہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو ذاتی واقفیت کے باعث وہ سوامی جی کی لکھی نہیں مان سکتے

ممکن ہے کہ مکتی دشا سے پھر آورتی نہ ماننے
کی بابت انکی سوامی جی سے بات چیت نہ ہوئی ہو
مگر اتنا تو ضرور ہی صاف ظاہر ہے۔ کہ جب
وہ ستیارتھ پرکاش میں مکتی دشا پر سوامی جی
کے لیکھ میں فاؤلٹ ثابت کرنیکی کوشش کرتے
ہیں۔ تو انکے یہہ معنے ہیں کہ مکتی سے پھر آورتی
کا لیکھ سوامی جی کا نہیں ہے۔ یا یہہ کہنا چاہیے
کہ سوامی جی مکتی سے پھر آورتی نہیں مانتے تھے گو
انکی ذاتی واقفیت سے یہہ بات معلوم نہ ہو
مگر انکا یہہ خیال تو ضرور ہے۔

آپکا داس لاہور
ہیرانند سکینڈ انگلش ٹیچر ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج

نمستے۔
اسوقت ایک کتاب موسومہ گلزار معانی جسکے
مصنف ملک ہیراج جی مقام تونسی ہیں" میرے
ہاتھ میں ہے۔ آپ اُس کتاب کے (چمن سوم
گل ہشتم صفحہ ۱۸۰) میں یوں رقمطراز ہیں۔ کہ
کوئی چیز از زمان یا مکان آتما کو اپنی اصلی حالت
سے تبدیل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر باعث
عشق ازلی یعنی مایا کی خواہش کثرت سے ہستی علم و
سرور میں فرق معلوم ہونے لگتا ہے۔ سو مایا
کچھہ چیز نہیں ہے۔ آتما کے پوشیدہ کرنے کو
ایسی طاقت نہیں بلکہ مایا آتما کے آسرے ہے
مگر جس طرح پانی سے سوال پیدا ہوکر پانی کو پوشیدہ
کرلیتا ہے۔ یا جس طرح تاریکی گھر کی دیواروں سے
پیدا ہوکر تاریک کر دیتی
ہے۔ اسی طرح مایا نے آتما سے ظہور پاکر آتما کو
ڈھانپ لیا ہے۔) تردید بلا نسبت تمثیل مندرجہ
صدر یہہ اعتراض ہے۔ کہ آتما دکھے مایا بھی
نہیں ہے۔ پس آتما سے مایا کا پیدا ہوکر آتما کو
ڈھانپ لینا ناممکن ہے۔ اگر مانا جاوے تو آتما کا
وکاری ہونا ممکن متخیل۔ سو یہہ دونوں امر وید
شرتی سے خلاف ہیں۔ جیساکہ کتاب گلزار معانی
کے صفحہ نمبر ۳ ۱ میں عبارت تمہید کے آتما کی بابت
بہت کچھہ لکھا ہے۔ مختصر یہہ ہے۔ کہ آتما شدھ ہے
یعنے (اودیا سے فارغ ہے) وغیرہ وغیرہ۔ لیکن
قیاس میں نہیں آسکتا ہے۔ کہ ایسے آتما پر مایا
کیونکر غالب آکر اسکو ڈھانپ لیتی ہے۔ عموماً
غالب اور مغلوب میں جو فرق ہے۔ وہ ہر کہ ومہ
پر روشن ہے۔ یہاں برخلاف اُسکے دکھائی دیتا
ہے۔ اور جو تمثیل پانی اور سوال دیگر دیوار کی
نسبت آتما و مایا کے دی گئی ہے۔ وہ صادق
نہیں آتی ہیں۔ کیا معنے کہ پانی کے اندر زیادہ دن
ٹھہرے رہنے و گندہ ہو جانے سے جو دکار پیدا
ہوا اُس سے سوال بن گئی۔ اور علت دیواریں تھے
گھر میں تاریکی ہوئی۔ تو آتما جملہ ایسی علتوں سے
پاک و صاف و منزہ و مبرا ہے۔
اب خیال کرنے کا مقام ہے۔ کہ آتما تو شدھ بدھ
اور آنند سروپ ہے۔ اُسکے ساتھہ دیوار اور سوال
کی تمثیل دینا بعید از دانائی ہے۔ یعنی پانی بسبب جسم
اجرا ایک ہی مقام پر ٹھہرے رہنے سے گندہ اور
سوال والا ہوگا۔ جہاں دیوار ہوگی وہاں تاریکی
ضرور ہوگی۔ جہاں میدان صاف ہوگا اُسکے
برعکس ہوگا۔ بنا علیہ میری عموماً جملہ پنڈتوں
اور خصوصاً ملک صاحب مصنف گلزار معانی
اور ملک چاندو رام صاحب مقام منٹگمری کی
سیوا میں سونئے التماس ہے۔ کہ میری تردید
کو عین انصاف کی نظر سے ملاحظہ فرماکر تسلی بخش
جواب دیکر مشکور فرمادیں گے۔

آپکا داس
ننگن رائے سکرٹری آریہ سماج کمالیہ

کارسپانڈنس

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی آرا کا ذمہ وار نہیں

لالہ گردھاری لال ممبر آریہ سماج ملتان شہر سے
دنیا لالہ منراج پر کئی بار انکے منتویہ کے بارے میں
پرشن ہو چکے ہیں۔ ہمیشہ منتشبہ جواب ملا۔ آپکی
کبھی سرسوتی چلانے سے فائدہ کیا ہوگا۔ ایڈیٹر

کوہ دھرم سالہ

ڈاکٹر سیتا رام ورما کوہ دھرم سالہ سے لکھتے ہیں۔ مجھے
اس خبر کے سننے سے نہایت ہی رنج ہوا ہے۔ کہ
ڈاکٹر گوردت سنگھہ جو میری جگہہ پر بوستان تعینات تھے
بعارضہ نمونیا اس دار المحن دنیا سے کوچ کر گئے
سنا گیا ہے کہ آپ نے ابھی ماہ اکتوبر میں شادی کی
تھی۔ آپ آریہ سماج وزیر آباد کے ممبر اور پکے
آریہ تھے۔ ہم پرماتما سے بار بار پرارتھنا کرتے ہیں۔ وہ
انکے آتما کو شانتی دیں۔ اور انکے رشتہ دار و
لواحقوں کے ساتھہ اس رنج میں ہمدردی کریں"

انبالہ چھاونی

مہتہ گوبند لال جی انبالہ چھاونی سے لکھتے ہیں
کہ ہندو محمڈن ہائی سکول کے طالب علموں اور
چند ایک آریہ مہاشئوں میں اس بات کی بڑی خواہش
ہے۔ کہ موجودہ وقت کے فحش گیتوں کے رفع
کرنے میں کچھہ کوشش کی جاوے۔ اور جبتک
عمدہ اور چیدہ طور پر بھری گیتوں کا پرچار نہ کیا جاوے
تب تک نوجوانوں کی طبیعتوں سے یہہ زہریلا اثر
دور نہیں ہوسکتا۔ جو کہ گندہ گیت سننے گانے میں

پڑھا جایا کرتا ہے۔

اِس بات کی تحریک خفیہ طور پر کئی طالب علموں میں ہوتی رہی۔ اور آخرش پرم پتا پرمیشور کی کرپا سے معرض ظہور میں بھی آگئی ہے۔ یعنی کل ۳۔ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء لالہ راجہ مل صاحب پریذیڈنٹ کے مکان پر ایک پرائیوٹ میٹنگ ہوئی جسمیں قرار پایا۔ کہ ایک بھجن منڈلی قایم کیجاوے جسکا منشاء صرف ایشور کی پرارتھنا اوپاسنا۔ اتوار کے روز ۵ بجے سے ۶ بجے شام تک بھجن گانے کا ہو۔ اور اگر کوئی ممبر یا غیر شخص اِس بات کی خواہش رکھے کہ بھجن منڈلی اسکے مقررہ وقت پر آنکے مکان پر ہری گن گاین کرے۔ تو بڑی خوشی کے ساتھ سب مہاشے مختلف مقامات پر بھجن گانے کے لیے تیار ہیں۔ چند ضروری امورات پر بحث ہو کر ذیل کے عہدہ دار مقرر کیئے گئے۔ لالہ دلیپ چند جی پردہان۔ لالہ آنند سروپ جی اُپ پردہان۔ مہتہ گوردتا مل جی سکرٹری۔ لالہ ترلوک داس جی اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ سردیال سنگھ جی لائبریرین۔ لالہ جوالا پرشاد جی کوشادھیکش۔ ممبران لالہ بالمکند جی۔ لالہ امراؤ سنگھ جی۔ لالہ انبا پرشاد جی۔ پنڈت شیو پرشاد جی لالہ بھولا ناتھ جی۔ بابو بسنت لال جی۔

پانچ الایچی تقسیم کیئے جانے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ ہم سب لالہ انبا پرشاد جی کے ازحد مشکور ہیں۔ جنھوں نے اِس نیک کام کے لیے اپنا مکان دیا اور دری فرش۔ لیمپ وغیرہ سے زیبائش دی۔

ہم پتا پرمیشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ دیا کریں۔ کہ ہم سب اپنے نیم پالن کرنے میں تتپر رہیں۔ اور ہمیشہ انکے پوتر نام کے پرچار کرنے میں کوشش کرتے رہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت لعل مل جی نے ۱۰ دسمبر سنہ گذشتہ تک دورہ

حافظ آباد میں ۱۵ کی حاضری میں وشنہ ایشور اوپاسنا پر ویاکھیان دیا۔ ۱۶ کو اکال گڑھ میں پہونچے۔ ۱۸ و ۱۹ کو اکال گڑھ میں دو ویاکھیان دیئے۔ ہر ایک میں حاضری اوسطاً ۱۰۰ کے قریب ہی ۲۰ کو خانکی پہونچے۔ اُسی رات وہاں ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی۔ ۲۱ سو کو سمجھ نہیں رہا۔ ۲۲ کو ویاکھیان موکش کے وشے پر حاضری ۵۰۔

سماجک خبریں

لالہ منشی رام منتری آریہ سماج جیند نے باہ اسوج اپنی صحت یابی پر ایک انگشتری طلا اور ایک چھلا طلا قیمتی قریباً ویڈ روپیہ کا لوکل آریہ سماج کو دان دیا۔ اور ایسے اینکے جاننے کی اس سماج کیطرف ضرورت ہے۔

لالہ کشمیری مل ہیڈ ماسٹر دیہاتی سکول بہمبر (ریاست جموں) نے معہ منشی ونت رام اور دیگر وکلا ریاست یتیم خانہ کے لیے چندہ کی فہرست کھولی۔ خود میرپور کے بازار میں بھکشا کی ۱۲ روپیہ وصول ہوئے۔ جو پردہان یتیم خانہ کمیٹی فیروزپور کے نام بھیجے گئے۔

سری نگر آریہ سماج کا سالانہ چناؤ ہوا۔ لالہ گوبند رام پردہان۔ لالہ گوبند سہائے اُپ پردہان۔ لالہ ہری چند جی منتری۔ لالہ گوربخش رائے اُپ منتری۔ لالہ دیال چند کوشادھیکش۔ خوشحال سنگھ لائبریرین۔

تصحیح

پرچہ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۴۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء بضمیمہ کے بیان کے

صفحہ ۱۲ کالم میں متعلقہ انتخاب آریہ سماج راولپنڈی کا ماسٹر سکھرام جی جو لائبریرین منتخب ہوئے ہیں انکا نام غلطی سے نہیں لکھا گیا۔

الملتمس گنگا رام سہم از راولپنڈی

اشتہارات

تاج الاخبار

شہر جموں کا مشہور اور معزز ہفتہ وار اخبار۔ رعایا کا خیر خواہ۔ گورنمنٹ کا شیر۔ آزادی کا دلدادہ پولیٹیکل میدان کا بہادر سپاہی۔ سوشیل ریفارم کا مذہب اسپیکر۔ تہذیب اور شائستگی کا عمدہ سرگروہ

صفحہ ۱۶

سلیمجکے روز ۱۸×۲۲ کی بڑی تقطیع پر راولپنڈی سے بازار سے شایع ہوتا ہے۔ قیمت عوام سے للعہ طلبا سے للعہ روپیہ

چیدا رام بھٹہ پرپرائیٹر

نوٹس

مندرجہ ذیل کتابیں اور نیم لپیکا دھیکش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے مل سکتی ہیں۔

(۱) سیلہ تحفہ ہر دوار پر آریہ دھرم پرچار اردو ار
(۲) ریاست ناہن سرمور میں آریہ دھرم پرچار " ۲۰ پائی
(۳) مورتی پوجا وچار ہندی ۳
(۴) کیفیت شاستر ارتھ جموں اردو ار
(۵) نیم ہندی ۸ تقطیع فلسکیپ مختلف رنگوں کی ۲۰۰ فی سینکڑہ
(۶) نیم " ہندی " ۵ فی روپیہ
(۷) نیم اردو ۵۰ فی روپیہ

المشتہر جے چند لپیکا دھیکش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و بیز کاغذ ۲۰×۳۰ کے ۱۶ صفحوں پر شائع ہوتا ہے

ذریعہ [illegible] در مشتریان ہندوستان کی خدمت میں ادا کیا جاتا ہے - اسمیں علاوہ عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاقی حسن معاشرت پولیٹیکل و سوشل اصلاح کے مضامین صنعت و تعلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور پر مذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں تصحیحیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں - باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو مہا چند [illegible] مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں - باہر والوں سے مع محصول [illegible] اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے - تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا دیں - جو صاحب خریداری کی منظوری فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے ان کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا - درخواستیں بپتہ ذیل پر آنی چاہیے - المشتہر

کرشن سروپ درما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

(اگر آپ [illegible] عیسائی [illegible] سے بچانا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے) اس کتاب میں [illegible] مذہب کی تردید عمدہ [illegible] میں کی ہے حضرت مسیح [illegible] حضرت مسیح کی جوانی - حضرت مسیح کی [illegible] حضرت مسیح کی [illegible] سبت کے روز کام کیا حضرت مسیح [illegible] پر سزا - حضرت مسیح کے معجزوں [illegible] عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا - پہلی - دوسری - تیسری - چوتھی - پانچویں - دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی [illegible] عیسائی صاحبوں [illegible] تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائیبل کی تحقیقات - [illegible] رسالہ اعمال - حضرت موسیٰ کی کتاب [illegible] حضرت سلیمان کی کتاب - [illegible] عیسوی انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف - دوسرے حضرت [illegible] تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار بعد میں قوم کی خدمت میں اصل بہشت [illegible] الفاظ میں ادا کی ہے - یہ ایک سو اسی صفحہ یعنی ۱۰ جزو کی کتاب عمدہ و بیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے - اور برائے فروخت موجود ہے - باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف ۸ر محصولڈاک [illegible] زیادہ خریدنے پر [illegible] صاحبوں کو خریداری منظور ہو - خرید فرمادیں - ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا - المشتہر کرشن سروپ درما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے - کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود کچھ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے - روانگی نہیں ہوتی - قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے - اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکثر [illegible] جاتی ہے - جماؤ اچھی طرح نہیں ہوتا - اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے - کہ سنگساز پتھر بنانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے پتھر سکواتے ہیں - جسکے سبب بہت حرج ہوتا ہے - ان تکلیفوں سے بچنے کے لیے ہمنے سیاہی تیار کی ہے - جو روانی میں [illegible] ہے - اور جماؤ کی یہ کیفیت ہے کہ چلتے پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے - تو نقش کا [illegible] ہو جاتے - اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا - استعمال میں نہایت قابل قدر ہے - جنے خود ہی اسکی تعریف کی - منشی [illegible] صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار -

المشتہر کرشن سروپ درما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جسکو تیار ہو گیا ہے - اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع [illegible] و تیار باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور [illegible] وغیرہ تیار کرکے قواعد و ترکیب تختہ بندی وغیرہ درج میں کوئی بات فروگذاشت نہیں کی گئی - بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام [illegible] موسم شناخت استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے - مضامین اسکے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں - اس کتاب کو تحسین سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے - اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ و بیز [illegible] اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف مع نقشہ جات کے ہے - قیمت صرف ایک روپیہ -

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانے درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانے درخت (۶) پھل کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) بیلدار درخت (۱۲) کھجور دار درخت (۱۳) درختان نادر (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی (۱۷) نوٹ منتخبات -

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار مہیا کرکے پورے سال کی قیمت مبلغ [illegible] روپیہ پیشگی بھجوا دینگے - انکو ایک جیبی گھڑی نہایت [illegible] چھ روپیہ جو بہت خوبصورت دینے والی ہے - مفت نذر کی جاویگی -

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ ہے جو خالص مصری سرمہ اور ممیرے سے جو ملک تبت اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھ کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور نامی ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ خرچ قیمت (عہ) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (عہ) خالص مصری سرمہ فی تولہ (عہ) خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس پتہ پر میری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ اسنادات

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب زاد لطفکم۔ تسلیم۔ مزاج شریف۔ میں نے کئی ایک لیمپوں کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ خدا کا شکر ہوا۔ بالکل صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم و پڑبال کے کھجلی وغیرہ میں اور نیز اور شروع کثرت کی یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے۔ بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ بیشمار فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجیے۔ :- ڈاکٹر ریاض الدین بمقام [illegible] ضلع [illegible] سرحد [illegible] مورخہ ۵ جولائی ۱۹۱۲ء

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ عرض یہ ہے کہ میں نے پیشتر ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسکو آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس سرمے نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپ کو دوبارہ تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرما دیں۔

ڈاکٹر سید ابراہیم اسسٹنٹ سرجن [illegible] مورخہ ۲ اگست ۱۹۱۲ء

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی۔ جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا۔ اسلیے میں مریضان چشم اور ہمپیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ کیونکہ اس سرمے سے بڑھ کر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لیے فائدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو ایجاد کر کے ناواقفوں پر بلکہ خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور انکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

ڈاکٹر خیر الدین شاہ [illegible] اسسٹنٹ سرجن [illegible] مورخہ [illegible] جولائی ۱۹۱۲ء

(۴) جناب میرزا صاحب۔ بندگی۔ آج ۲۲ دسمبر کو آپکا [illegible] ملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گزرا۔ ہر ہائی نس بیگم صاحبہ نے مجھکو حکم دیا۔ کہ دو تولہ سرمہ ممیرے جلد طلب کرو۔ اسلیے یہ خط لکھا جاتا ہے کہ بمجرد ملاحظہ خط ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرا سیاہ جو فی تولہ دو روپیہ ہے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہ سرمہ مفید ہوا۔ تو پھر دس بیس تولہ کے واسطے حکم ہے۔ الراقم نواب علیشاہ پرائیویٹ کلرک بیگم صاحبہ بہاولپور مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۱ء

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرا سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس تاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۱ء کو پہنچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلیے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ ۱۰ تولہ اور بذریعہ پارسل روانہ فرما دیں۔ نواب علیشاہ پرائیویٹ کلرک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سرمے کی بناوٹ میں ایک ذرہ بھی نقلی ثابت کر دے اسکو پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں ابھی طلب کے لیے جمع کیا گیا ہے۔ :- میا سنگھ آہلووالیہ

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام پلیڈر منیجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

اوم

الیشوریہ نیم کا پالن — سم سب الیشماں ستی بھاؤ — سے برتیں فریاد — الیشوریہ نیم کا پالن

ست دھرم پرچارک

جلد — جالندھر

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید کتابیں

کتاب	کیفیت
درن بیوستھا ارد	مصنفہ بابو بستی رام صاحب - اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ درن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر۔ قیمت ۴
استری سدھار اردو	استری سدھار کے لیے زوردار اپیل قیمت ۱/ مصنفہ
پرداہ میں آنند اردو	مصنفہ بخشی گوپال داس - اسمیں کہانی کے طور پر دکھایا ہے - کہ پردہ میں آنند کس طرح ہو سکتا ہے قیمت
شاستر رتھ جھنگ مگھیانا	مصنفہ لالہ سودا یارام مختار عدالت - یہہ شاستر رتھ باہمی آریا سماج اور پوراناک پنڈتوں کے بمقام مگھیانہ ہوا تھا - قیمت مجلد ۲
جیون پر لوپ بھگت	اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں - مصنفہ لالہ دیوراج قیمت مجلد
پرارتھنا پستک اردو	مصنفہ لالہ دیوراج صاحب - ایشور کی پرارتھنا - قیمت مجلد ۔
ایک دردناک نظارہ	ایک ناٹک کے طور پر ثابت کیا گیا ہے - کہ اچھی استری شکشا کا ہونا ضروری ہے - مصنفہ لالہ دیوراج

کتاب	کیفیت
پتری کی پرارتھنا	مصنفہ لالہ ہرچند صاحب - ایک عجیب ٹریکٹ ہے کون ہردا ہے کہ پڑھکر آنسو پات نہ کرے قیمت ۱/
ناانس نشیدہ اردو	مصنفہ لالہ آتما رام صاحب - ناانس پرچارک کے اعتراضات لکھکر اور پرمان لکھے ہیں قیمت
ایضاً حصہ دوم قیمت	پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کا جواب قیمت ۱/
ستیہ یوگ اردو	ارجوابات فاضلانہ ہیں - مصنفہ پنڈت لیکھرام
رامچندر جی کا سچا درشن	مصنفہ پنڈت لیکھرام - اسمیں پنڈت جی نے ثابت کیا ہے - کہ رامچندر جی مہاراج گوشت خور نہ تھے
امرت برشا اردو	قیمت ۰ - ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ
ویراگ سمجھاونی	قیمت ۰ - بھجن درج ہیں سالانہ جلسوں پر
حصہ دوم	قیمت - پڑھنے کے قابل ہیں۔
بھجن آنند اردو	مصنف نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن معہ انگی سروتار کے لکھے ہیں - مصنفہ امر سنگھ گوپڑ نواسی قیمت
سچ کو آنچ نہیں	اسمیں ایک کالتھ صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے - مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب قیمت ۱/

درخواستیں بنام مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہیے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	سریع التاثیر صلبی طاقت کیلئے جو کثرت مشت زنی و سحرِ طفولیت کی بیماریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی ؏
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا منہ تھے آئے فائدہ ہوتا ہے پھوڑا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ؏
[illegible]	ہر قسم کے ورم جلن بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ؏
[illegible]	دانتوں کو ہلنے کیڑا لگنے بدبو گوشت خورہ مسوڑھوں کی خرابیاں دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت فی تولہ ؏
[illegible]	مقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش سرخی جالا دھند کی بدا ہونے کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ؏
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری بے چینی ضعف خرابی جگر پیدا کرنے والی شکر دور کرکے انکو پیدا ہونے نہیں دیتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	نفخ شکم قولنج۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے۔ قیمت ؏
[illegible]	سوزاک کا درد۔ جریان پرانی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	چاندی کو بلا تکلیف کے ایک دستہ چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ ناسور۔ خنازیر۔ پھوڑا پھنسی زخم میں کیڑے پڑنے۔ ایام حمل خسرہ چیچک وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت ؏
خضاب	چار پانچ ہفتے میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ؏
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر قبض بے چینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ؏
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی کھو چکے ہیں۔ وہ استعمال کرکے لطف دیکھتا ہے فی تولہ ؏

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب علاج تشخیص و سائنٹفک دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ بڑا دافع آتشک و سوزاک مع علاجات و تدبیر اور رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۱۲ اور المخدرات و رسالہ قیافہ ارسطو ۱۰

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر حسن کی بنائی ہوئی مردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بسیرج یعنی دوا مات کرنے سے یا انمیں کوئی خرابی آنے سے نسل میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو۔ تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردہ کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ؏ عدد گولی ؏

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ کتنا ہی سخت ہو مریض ؏ و کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہوتا ہے قیمت فی شیشی ؏ المشتہر گوپال داس بی اے ایڈیٹر پرچارک لکھتا ہے ڈاکٹر حسن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہیضہ بد ہضمی کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹو گرافی

کتاب تجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی قیمت صرف ؏ محصول ڈاک ۰ روپیہ وی پی سے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ المشتہر کنسن لعل خزانچی ... کمپنی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کے بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بانجی صفت مفید ہے۔ جھوٹی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ اسکے تدارک کے لیے یہ آب حیات ہے۔ یہ روغن مسیحا حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ ؏

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد اس سے صحیح ہوتے ہیں۔ سست آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں بچپن کی بد عادتوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنی ہی بگڑا ہوا کیوں ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر دوسرے دوا کے دو ہفتے میں دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ ؏

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے یہ دو امراض دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ؏

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

اشتہار

پنڈت ... کا مشہور معروف ناول مصنفہ سوامی ... قیمت ۱ روپیہ کاپی فروخت کے لیے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو۔ مجھ سے طلب فرماوے

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۷ ماگھ سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۱۰ جنوری ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

تیسرا اوپدیش نمبر ۱۰ شلوک ۱۰

वस्तुकं पं स्वदंथ:का ति
या व्यकलयन । मु रवं किम
स्यासीत्कि म्बाहु किमु रू पादा
उच्यते ॥ १०

ارتھ وہ جس پرش (پرماتما) انیک پرکار سے دھارن کرتے ہو۔ اسکو کتنے پرکار سے کلپنا کرتے ہیں۔ اسکا مکھ (منہ) کون؟ اسکی بانہیں؟ اسکے پاؤں کون؟ کہے جاتے ہیں"۔ یوگی جن جس پرم پرش کو بہتیار طریقوں پر دھارن کرتے ہیں۔ یعنی انگنت سادھن اپنے لیے جس پرماتما کو پرتیکش کرنے میں لگاتے ہیں۔ وہ ہے تو کیول ایک۔ اور اپنے سوروپ سے اکھنڈ (قوت بیانیہ کی طاقت سے باہر) لیکن جو ایک پاد روپی سارتھ اسکا جیو اور پرکرتی کو نیا نہ بار چلاتا ہوا انہیں وشیش کر دیا ہے یہ ہو رہا ہے۔ ارتھات اُس پر برہم کی انت شکتی کے بہیرونی اظہار کو ہم النکار روپ سے کئی پرکار وشیش کر بیان کر سکتے ہیں۔ وشیش کر شبدوں کا استعمال یہی ظاہر کرتا ہے۔ کر سا انیہ طور پر تو برہم ایک ہی ہے۔ لیکن وشیش کر اُسکے ورات روپ کھینچکر کئی پرکار سے بیان کر سکتے ہیں۔ اسی بھاؤ کے اظہار میں کٹھ اوپنشد کی پانچویں ولی میں رشی نے فرمایا ہے۔ کہ جس طرح

آگ ہر ایک چیز میں نئی شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ لیکن ہے اُن چیزوں سے علیحدہ اور صرف ایک۔ اسی طرح پرماتما کی ایک پاد روپی شکتی گو ہر ایک چیز میں جُدی جُدی ظاہری شکل پکڑتی ہے۔ تاہم ہی الگ ہیں النکار روپ سے برہم کو جاگرت میں تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ اُس سلسلہ تلاش کو آگے سوالوں کی صورت میں بیان کرتے ہیں اور اُسکے بعد جوابوں کی صورت میں وید ہر ایک سچے متلاشی کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جاگرت برہم کی مہما دکھلانے کے لیے تیار ہیں۔ اُس جاگرت برہم کا مکھ یعنی دماغ اسکا باہو یعنی بہج بل اُسکی جانگھ۔ اور اُسکے پاؤں کیا ہیں؟ یعنی برہم کی ایک پاد روپی شکتی کو یدی ایک شریر دھاری منش کلپت کریں جسکا شریر کہ سارے جگت کو فرض کیا جائے تو اوپر کہے ہوئے انگ کن کن پدارتھوں کو سمجھنا چاہیئے۔ اس سوال کا جواب آئندہ منتر میں دیا گیا ہے۔

بھجن

(وید کی مہما)

کرو وید ودیا کا پرچار مل کر
اسی میں ہے بھلا یو شد ہار تمہارا
یہہ ہے وہ انت اور انوپم بھنڈارا
ہوا جس سے دھنوان برہمانڈ سارا
یہہ ہے وہ سورج سچے علموں کا پتنگ
ملا آدی سرشٹی میں جو گیان ودارا
یہہ ہے وہ سوکش پد امرت کا ساگر
جو تھا رشیوں منیو نکو پرانوں سے پیارا
درشنوں کے کرتا اور اوپنشد وکتا
مہاں گاوتے جنکی سنسار سارا
وید ہی تو تھا کیول اُنکا سہارا
کہ جس سے یہہ تو گیان اُنہوں نے نکھارا
وید ہی کے بل سے شنکر اور دیانند
دہرم شتروں کو تہا رن میں پچھاڑا
ویدوں پر آتی ہے نربہر تمہاری
گو ورا سی میں تمہارا ہے سہارا
جو شنوک ہو سچے پربھو کے پیارے
تو ویدوں کا ہر جا بجا دو نقارا

اوپدیشکوں کی سیوا میں

نوید

شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے ورکنگ تھا پرتشٹت اوپدیشک مہاشیوں کو دیت ہو۔ کہ جب کسی استھان کو چھوڑ کر دوسرے استھان میں اوپدیش آدی کے لیئے جانے لگیں تب فوراً بوقت روانگی ایک کارڈ پر اپنا آئندہ پتہ لکھ کر سکرٹری پرتی ندہی سبھا کے دفتر میں امرتسر ارسال کر دیا کریں۔ کیونکہ تاریخوار اُنکے دورے کے مقام بعض اوقات

نہ معلوم ہونے سے منی آرڈر۔ تار یا پتر آدی بھیجنے میں دقت ہوتی ہے۔ یدی پتر لکھنے سمے اپدیشک مہاشے آگامی یا آئیندہ تین دنوں کا لحاظ کرکے پتہ لکھیں۔ تو دفتر میں کارڈ بھیجے وقت کے نواس استھان کا پتہ آسانی سے مل جائے گا۔ جملہ خط وکتابت بنام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب امرتسر ہونی چاہیئے۔

المشتہر

آتمارام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب امرتسر

ایڈیٹوریل نوٹس

پوترتا ہی ایک ماتر پرمانند کا سادھن ہے۔ دھرم کے سارے لکشن ایک پوترتا کے شبد میں آجاتے ہیں۔ آچار شدھی پر اسلیئے مہاتما جن سدیو سے زور دیتے آئے ہیں جو ہردا شدھ نہیں اس سے نہ دھیرج کی آشا ہو سکتی اور نہ سنتوش کی پہر ایسے ہردے سے منش سماج یا اسکے کسی حصہ کے لیے نشکام اپکار کی سمبھاونا ہم کیسے کرسکتے ہیں۔ کیونکہ منش ماتر کو برابر ہی بھاؤ سے وہی انسان دیکھ سکتا ہے۔ جس نے کہ پہلے کر اس پوترتا کے درشن کیے ہوں۔ جسکی نگہ میں کہ سارا ہی ماترستھان ہیں۔ اور پریم بہاؤ کے درشن وہی کرسکتا ہے۔ جو کہ خود شدھ ہو۔ کیونکہ پوترتا شدھ سوروپ ہیں۔ اسکی نشٹ گامی ہونیکے لیے ملین وستر (میلے کپڑے) اتار کر چلنے کی ضرورت ہے۔ اسلیے پوترتا کا پرچار منشیہ ماتر کا ادیش ہونا چاہیئے۔ تاکہ سب بھائی سوچ کر ہوکر شدھ سوروپ کے سمیپ آسن لیجا سکیں۔

ویدک دھرم کی کلپت ستیاناشر دہا بزرگی ہے کہ یہ عملی دھرم ہے بیشمار کرت ستیاناش خیال دھرم بیوہارک جیون سے جدا کرنے کی شکشا دیتے ہیں۔ وہاں ویدک دھرم سکھاتا ہے۔ کہ منش جیون کے ایک ایک حصے میں دھرم کا راجیہ ہونا چاہیئے۔ یہ بھید کیوں؟ اسلیئے کہ منش کرت متوں کی بنیاد چند ایک من گھڑت مسلوں پر ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے ویدک دھرم کی بنیاد ایشوریہ عالمگیر نیموں پر ہے۔ لیکن شوک کہ ویدانویائی رشیوں کی سنتان بھی بھیڑیا دھسان خلقت کی ہی پیروی کرنے لگ گئی ہے۔ اس انقلاب کا نہایت زبردست ثبوت دسمبر گزشتہ کے نیشنل کانگریس کے اجلاس پر ملا۔ جو کہ مدراس نگر میں ہوا تھا مسٹر نارٹن ایک پرسدھ بیرسٹر ہیں۔ یہ صاحب بہادر نیشنل کانگریس کے بڑے مضبوط مددگار تھے۔ بھارت ورش سے جب پانچ سات صاحبان کا ڈیپوٹیشن انگلستان میں نیشنل کانگریس کے اغراض کا پرچار کرنے کے لیئے گیا۔ تب آپ انہیں سے ایک تھے۔ اسکے بعد بھی برابر بڑے پرشارتھ سے قومی سبھا کا کام انجام دیتے رہے۔ بھارت ورش کی خدمت کے صلے میں وہ گورنر جنرل ہند کی کونسل کے وکالتاً ممبر بنائے گئے۔ لیکن اسی اثنا میں انہوں نے ایک اپنے دوست مسٹر ریلیون کی بیوی صاحبہ کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کیا۔ ابھی کل کی ہی بات ہے۔ کہ مسٹر نارٹن پر استغاثہ فوجداری زیر دفعہ ۴۹۷ تعزیرات ہند دایر ہوا۔ آخرکار انہیں اپنے جرم کا اقبال کرنا پڑا۔ مسٹر ریلیون نے معاف کردیا۔ اور فوجداری عدالت سے جیوں تیوں کرکے بیرسٹر صاحب نے چھٹکارا پایا۔ اخباروں میں اسپر بہت چرچا ہوا۔ مسٹر نارٹن نے کونسل ہند میں استعفا دیدیا۔ لوگوں نے سمجھا کہ صاحب بہادر اپنے کیے پر نادم ہیں۔ نیک دلوں نے پرارتھنا کی کہ مسٹر نارٹن آئیندہ کے لیئے راہ راست پر آجاوینگے۔ لیکن حال کی کانگریس میں وہ پھر شریک ہونے کے لیئے تیار ہوئے۔ ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے۔ کمیٹی استقبالیہ کے ممبر ہوئے۔ یہاں تک کہ ایک خاص رزولیوشن کی تحریک کرنے کی انہیں اجازت دی گئی۔ تب تو پوترتا کے سیوکوں سے نہ رہا گیا۔ مس مولر ایک تھیاسفسٹ لیڈی نے بھری کانگریس میں پوترتا کے نام پر اپنی آواز بلند کی۔ لیکن وہاں سنتا کون تھا۔ بڑے بڑے مشہور پولیٹیکل لیڈروں نے مسٹر نارٹن کا ساتھ دیا۔ یہ کیوں؟ اسلیئے کہ انہیں ویدک شکشا کا لیش ماتر اثر نہیں تھا۔ وہ سب کے سب بیوہار کو دھرم سے جدا کرنے والے تھے۔ ہم اپنے سودیشی بھائیوں کے اس عمل پر سخت حیران ہیں کیا وہ شخص جسے اپنے کھوٹے کام کی بدولت خود بخود کونسل ہند سے علیحدہ ہونا پڑا قوم کی پوتر ویدی پر بیٹھنے کے قابل سمجھا جاسکتا ہے۔ کیا ایک شخص جسنے کہ اپنے متر کے ساتھ دروہ کرنے سے دریغ نہ کیا اور دروہ بھی کیسا! ہم پوچھتے ہیں۔ کہ

سیا ایسا شخص ملکی بہبودی کے کام کو بھی
کسی وقت اپنے فرضیوں پر قربان نہیں کر سکتا
ہم جہاں سودیشیوں کی اس حرکت پر
سخت نادم ہیں۔ کہ اُنہوں نے اپوترتا
کا ساتھ دیا وہاں آنریبل آئے بہادر
سو براسیاپر اور اُنکے ساتھیوں کی اخلاقی
دلیری کو دیکھکر کسی قدر اپنے دل کو ڈھارس
دیتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ راج نیتک
کاموں کو دھرم کے راجیہ سے نکالکر لوگ
کس طرح پردیش سدھار کی آشا رکھ سکتے
ہیں۔ رشیوں اور قوموں کے اُدھار خون
کی ندیاں بہا کر ہوئے ہیں۔ لیکن کیا اندریو
کے غلام رشیوں کے داس کبھی کبھی دیش اور
قوم کے لیئے قربانی کر سکتے ہیں۔ نہیں!
نہیں۔ جنے پرم پتا کے جو کہ شدھ سوروپ
ہیں۔ درشن نہیں کیئے۔ وہ کب سچا پاتر
کا سیوک بن سکتا ہے۔ بھارت لو سپوا
شدھ سوروپ کا انوکرن کرو۔ یہی تم
اپنے بھائیوں کے کلیش دور کرنے میں ترقی
پر ہونا چاہتی ہو۔

ہمنے معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ پنجاب
یونیورسٹی نے انٹرنس کے امیدواروں
کی سنسکرت بھاشا میں پریکشا لینے کے لیئے
ایک مسیحی صاحب کو نیت کیا ہے۔ ہم پوچھتے
ہیں کہ کیا کوئی پنڈت پریکشا کرنے کے
لائق پنجاب یا دوسرے صوبوں میں نہیں
رہا۔ گذشتہ سالوں میں مسٹر سٹرسن کو
پریکشک مقرر کرکے یونیورسٹی نے دیکھ
لیا تھا۔ کہ سنسکرت کی پریکشا غیر زبان
کے ودوان کے سپرد کرنے میں کیسی دقت
ہوا کرتی ہے۔ ہمارا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے
کہ سنسکرت کے ممتحن مسلمان اور عیسائی
صاحبان بوجہ اختلاف مذہب کے نہ ہونے
چاہیئے۔ بلکہ ہماری شکایت صرف یہ ہے
کہ جو لوگ سنسکرت کے خیالات میں نہیں
پلے۔ اُن سے ممتحن کا نازک فرض ادا ہونا
مشکل ہے۔ ہم مقرر شدہ ممتحن صاحب کے واقف
نہیں ہیں۔ اور اسلیئے اُن کے حُسن و قبح
کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن یہ ضرور
کہینگے۔ کہ جب تک سنسکرت کی تعلیم کا کام
اُن پنڈتوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو نہایت
سے اسکی خوبیوں پر محو ہوتے چلے آئے
ہیں۔ تب تک پریکشک بھی اُنہی فرقہ
میں سے مقرر ہونے چاہیئے۔ ورنہ پریکشک
اور امیدوار کے خیالات میں فرق ہونے
کے باعث ممکن ہے۔ کہ وہ ودیارتھیوں کے
بھاؤ کو نہ سمجھ کر پریکشک سنسکرت بھاشا
کی اُنتی میں ایک رکاوٹ ثابت ہوں۔

ویدوں کے گمبھیر آشے کو پورن رتی سے
سمجھنے والا آج ایک بھی ودوان دکھائی
نہیں دیتا۔ جس طرف نظر ڈالتے ہیں ناامیدی
ہی ناامیدی دکھائی دیتی ہے۔ ایسے گھور
سمے میں یہ دھرم کی پیاس سے ویاکل ہوئے
ہردے پراچین رشیوں کے شانتی دایک
ستھانوں کی اور ہی نظر ڈالتے ہیں۔
لیکن پراچین رشیوں کے جمع ہوئے کوش
اسوقت ایسی بھومی میں گڑے ہوئے ہیں
جنکا کہ پتہ نہیں ملتا۔ آریہ سماج کو اگر
کوئی ڈھارس بندھتی ہے۔ تو مہرشی دیانند
کے اُس لیکھ کو پڑھ کر جبکہ اُنہوں نے
رشی کرت بھاشیوں کا ذکر کیا ہے۔ ویدوں کے
اُپانگ ایک ویدانت درشن کو ہی لے
لیجیے۔ شنکراچاریہ کے بھاشیہ نے ایک
زمانے کو سودائی بنا چھوڑا ہے۔ لیکن
پراچین بھاشیہ بودھاین کا بیان کیا
جاتا ہے۔ شنکر نے بھی اُسکی طرف کئی
جگہوں میں اشارہ کیا ہے۔ اِس بھاشیہ
کا کچھ پتہ لگا ہے۔ اُس کے حاصل کرنے
کی کسی قدر کوشش بھی شروع ہوئی تھی
لیکن دھن کا ابھاؤ ان کاموں میں بڑا
بگھن کاری ہو جاتا ہے۔ آریہ سماجیوں
نے رشیوں کی ویاکھیاؤں کے حاصل کرنے
کا اب تک کوئی اُدیوگ نہیں کیا تھا اور
کرتے بھی کیونکر؟ اُنہوں نے اپنی ادرش
کو ہی مہرشی کے مرنے کے بعد بُھلا دیا تھا
لیکن بڑے ہی ہرش (خوشی) کا سماچار
ہے کہ آریہ سماج اپنے کرتویہ کو سمجھنے
لگ گئے ہیں۔ پنڈت پورن آنند جی آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشک
جاتے ہوئے ملتان ٹھہرے تھے۔ وہاں
اُنہوں نے بودھاین بھاشیہ کا ذکر کیا
اور ایک ویاکھیان میں رشی کرت گرنتھوں
کے جمع کرنے کے لیئے آریہ بھائیوں سے
اپیل کی۔ اُسی وقت ... روپیوں کے
قریب ... آگیا۔ وید پرچار۔ فنڈ
کا ایک اُدیش لیکھ کالے کھولنا اور
دوسرا پُستکیں چھپوانا بھی ہے۔ یدی آریہ
پرش اس فنڈ کو دھن سے سہائتا دیویں
تو آشا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بہت
جلد ویدانگوں کے جمع کرنے کا کام پورا
کر سکے۔

ویدک دھرم کے گورو کو نہ سمجھنے والے
ہمارے سن مانے کلچرڈ بھائی اپنی گوہیہ
پالیسی سے آریہ پبلک کو خبردار پاکر آپ
پینترے بدلنے لگ گئے ہیں۔ کہاں وہ زمانہ
تھا کہ کلچرڈ ایم اے سنسکاروں کو کرتبیہ
کرم نہیں خیال کرتے تھے۔ کہاں آج کہ
انہیں کے سہیوگی ہون کی ضرورت کو
درشاتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے سیوکوں
کے خیالات کو لیکر انہیں کے برخلاف
پیش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے لیکھوں
تک میں انکا انوکرن کرتے ہیں۔ ہمیں یہ
دیکھ کر تسلی ہوتی ہے۔ کہ گو آج یہ لوگ
کیول دھوکھا دینے کے لئے ہی کیوں نہ انوکرن
کریں تاہم ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ انکے خیالات
درست ہو جاویں۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں
کہ یہ لوگ ہر ہفتہ جھوٹ کی بوچھار کر
رہے ہیں۔ اور گندے لٹریچر سے پاٹھک
گنوں کے دماغ پراگندہ کرنے میں بالکل
نہیں چوکتے۔ تو ہماری امید یاس سے
تبدیل ہو جاتی ہے۔ ہمیں امید تھی کہ یہ
لوگ تھک کر خود بخود چپ ہو جائینگے
لیکن افسوس کہ یہ لوگ اپنی آتما کا بدستور
خون کرتے چلے جاتے ہیں۔ پبلک گالیوں
کا جواب تو ہمارے پاس کچھ ہے ہی نہیں
لیکن ہماری نسبت در پردہ یہ لوگ جو
کچھ غلط بیانیاں پھیلاتے پھرتے ہیں
انکا کچھ حد و حساب نہیں ہمیں بذات خود
ان حملوں سے کوئی بھی رنج نہیں پہونچتا لیکن
ہم کلچرڈ مہاشیوں سے ہی پوچھتے ہیں۔ کہ
انکے اپنے آتما کی گتی ہوگی۔

رائے مولراج جی کے چیلے اب سکھ بھائیوں کو
آریہ پرشوں کے برخلاف کرنے کی
کوشش کر رہے ہیں۔ جب سے انارکلی
میں اپنا جتھا قایم کیا ہے۔ اسی دن سے
کبھی کبھی گرنتھ صاحب کی کتھا کر کے
سکھ بھائیوں کو جھوٹی قومی پکار کے
دام میں پھنسانے کی کوشش کیجاتی
ہے۔ اور ساتھ ہی ایسے پبلک لیکھوں
میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش
میں جو کلمات گورو نانک جی مہاراج
کے برخلاف لکھے گئے۔ انہیں کاٹ
دینا چاہئیے۔ ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ آیا
سکھ بھائیوں کی توہین کرنیوالے آریہ
پرش ہیں۔ یا کہ مانس پرچارک؟ وہ اسکا
جواب دیتے ہیں کہ مانس پرچارک۔ کیا
گرنتھی فتح سیا جسمیں گورو نانک جی
مہاراج پر وحشیانہ حملے کئے گئے تھے
کسی آریہ پرش نے لکھا تھا؟ کیا اس گرنتھ
کے مصنف سنت رادھا کشن نہیں تھے
جنہوں نے مانسکھیہ پرچار میں ایک کتاب
حال ہی میں لکھی ہے۔ اور کیا یہ امر واقع
نہیں ہے۔ کہ جب تک اس بیہودہ تحریر
پرست [illegible] ہم پرچارک میں ریویو نہیں
نکلا تھا۔ تب تک ہمارے سکھ بھائی آریہ
سماج کے دشمن بنے ہوئے تھے۔ ہم نہیں سمجھتے
کہ ہمارے سکھ بھائی مانس پرچارکوں کے
فریب میں کبھی بھی آوینگے۔ جو لوگ مہرشی
دیانند کو جواب دیتے ہیں۔ جو لوگ
کہ جھوٹے دیش بھگتی کے نشہ میں ہنسلے کا
پرچار کرکے بھراتری بھاؤ پر حملہ آور [illegible]

ہیں۔ ان سے کب امید ہے کہ گورو نانک
جی کے واکیوں کی بھی جائز عزت کرتے
رہیں۔ آپکے عالمگیر اصولوں پر چلتے
رہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ۱۹۱۲ء کے
دسمبر تک رائے مولراج صاحب واقعی
پرتیہان پراونشیل سبھا کا کام نہیں
کرتے تھے۔ پھر انہوں نے کیوں یہ الفاظ
ستیارتھ پرکاش میں سے کٹوانے کی کوشش کی
کیا آج کوئی نیا الہام ہوا ہے۔ ہم اس
شخص کی جو کہ نیک نیتی سے کوئی سوال
پیش کرے عزت کر سکتے ہیں۔ لیکن
جو لوگ کہ سوارتھ سدہی کے لئے
اور جسے اپنا شترو سمجھتے ہیں۔ اسے نقصان
پہونچانے کی غرض سے بناوٹی باتیں
پیش کرتے رہیں۔ انکی حالت پر ہمیں
بڑا ہی افسوس آتا ہے۔

مانس پرچارک دل سکھوں سے آریہ
سماج کی نااتفاقی کرانے کا دوش آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اوپدیشکوں پر
لگاتا ہے۔ لیکن کیا پبلک یہ بھول
سکتی ہے۔ کہ انہیں کے پرچارک بھائی
جگت سنگھ نے پردھان کے منع کرتے
کرتے یہ سوال سری گوبند پور میں چھیڑا
تھا۔ اور سکھوں کو آریہ سماج سے
بھڑکانے کی کوشش کی تھی۔
ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جو لوگ اپنے آہنسک
آچاریہ کے وشواس گھات کرنیوالے
ہیں وہ دوسروں کو کیا لابھ پہونچا
سکیں گے۔

دھرم سبھا کے ساتھ شاستر ارتھ ہو گی

... ناظرین ہمیں خط وکتابت کی بابت ... لکھتے ہیں۔ جو کہ ہمیں آریہ سماج ... اور دھرم سبھا درباره شاستر ارتھ ہو رہی تھی۔ اب ہم مختصر حال یکم جنوری ۱۹۵۰ء کی کارروائی کا لکھنا مناسب سمجھتے ہیں۔

یکم جنوری ۱۹۵۰ء کو گیاره بجے سے پانچ منٹ پیشتر جالندھر آریہ سماج کے سبھاسد معہ پنڈت آریہ مُنی جی کے پنڈت جوند لعل کے مکان پر پہنچ گئے۔ دھرم سبھا کے پنڈت اور پردہان منتری آدی پہلے سے براجمان تھے۔ ہم سب بھی بیٹھ گئے۔ جلسہ میں انتظام رکھنے کے لیئے پنڈت دیوی چند وکیل پردہان فریقین کی رضامندی سے مقرر کیے گئے۔ آریہ سماج کی طرف سے گذارش ہوئی۔ کہ جگہ تنگ ہے (صرف ایک کمره تھا جسمیں زیاده سے زیاده ۶۰ یا ۷۰ آدمی بیٹھ سکتے تھے) لیکن فریق ثانی کی طرف سے عذر ہوا کہ فی الحال نیم شاستر ارتھ یہاں طے کر لیئے جاویں۔ اسپر پردہان مہاشہ کی ایما سے ہم نے کل خط وکتابت پڑھکر حاضرین جلسہ کو سنائی۔ جسپر ہم نے کہدیا کہ چونکہ دھرم سبھا کی طرف سے نیم شاستر ارتھ پیش ہو رہے تھے۔ اسلیئے پہلے دھرم سبھا بتلادے کہ کن کن گرنتھوں کو اس شاستر ارتھ میں پرمانک مانا جاویگا۔ اسپر دھرم سبھا کی طرف سے بابو لکھیا سنگھ وکیل کپورتھلہ جواب دینے کے لیئے نیت کیئے گئے۔ اور ہر دو فریق کا کتھن لفظ بلفظ لکھا گیا۔ اور پردہان کا فیصلہ بھی قلمبند ہوا۔ جسوقت پردہان کی طرف سے نقل ملیگی پبلک کی آگاہی کے لیئے شائع کیجاویگی۔

اس کے بعد دویت اور ادویت پر بحث ہونا قرار پایا۔ جو ما بین پنڈت گھمبر دیال اور پنڈت آریہ مُنی جی کے ہوئی۔ یہہ بحث بھی تحریر ہوئی اور اسی وقت شائع ہو سکتی ہے۔ جبکہ نقل پردہان کی طرف سے ملجاوے۔ ہم نے مضمون پر بحث ہونے کے پیشتر جتلا دیا تھا۔ کہ دقیق مضمون ہے۔ حاضرین جلسہ کی سمجھ میں کچھ نہ آوے گا لیکن دوسرے فریق نے اسپر زور دیا اور پردہان نے بھی ایسی ہی صلاح دی۔ آخر کار ہمارا کتھن سچا نکلا۔ حاضرین میں سے ایک بھی بحث کو نہ سمجھ سکا۔ اگر مورتی پوجن پر بحث ہوتی تو ضرور لوگ دلچسپی سے سنتے اور سمجھ کر اپنے لیئے کچھ نتیجہ نکال سکتے۔ مورتی پوجا پر بحث کے لیئے فروری ۱۹۵۰ء کا مہینا پردہان نے نیت کیا ہے۔ تاریخ اب تک کوئی مقرر نہیں ہوئی۔ دیکھیں دھرم سبھا کونسی تاریخ منظور کرتی ہے۔

مُراسلات

(ادیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں)

کنیا پاٹ شالا گوجرانوالہ

... جنوری ۱۹۵۰ء کو جناب مسٹر ... صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست کپورتھلہ و دیوٹر جناب مہاراجہ صاحب بہادر والئی کپورتھلہ معہ مسٹر ... صاحب بموجب حکم جناب ... ہی مہاراجہ صاحب ریاست ... میں واسطے معائنہ گرل سکول تشریف لائے ... دوسرے ... جنوری کو معائنہ گرل سکول

کیا۔ آپ حیران و پریشان تھے کہ کیونکر اسقدر کثیر تعداد لڑکیوں کی جمع کی گئی۔ اور کس طرح اتنی جلدی یعنے ۹ مہینے کے عرصہ کے اندر اسقدر دو جماعتوں کی پڑھائی قریباً ختم کیگئی آپ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کی زبان سے پنجاب سیریز کی پہلی اور دوسری کتاب کی حکایتیں سنکر کہتے تھے۔ کہ لڑکے کبھی بھی اتنی جلدی سبق نہیں کرتے۔ واضح رہے کہ یہاں شاستری اور گورمکھی دو قسم کی پڑھائی ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ انگریزی مشین کی سلائی اور کشیده وغیرہ سب سیکھ لڑکیاں اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں۔ گو یہی تک کیتی ہیں۔ مگر صاحب بہادر تعجب اسوقت کرتے تھے۔ کہ جب لڑکیاں سیونگ مشین چلاتی تھیں۔ تقریباً کل شہر کے لوگ اہلکار وغیرہ اس بات سے پہلے قطعی ناواقف تھے وہ یہہ نہ جانتے تھے کہ کیا ہوتا ہے۔ کیونکہ مخالفت بہت تھی۔ اور اسکو وہ کچھ عار جانتے تھے۔ اس شہر کے کسی شخص نے گرل سکول آج تک اندر سے نہ دیکھا تھا۔ اور نہ دیکھنے کی اجازت تھی۔ ہمیں ہر روز برے شبدوں سے یاد کیا جاتا تھا۔ مگر ہمیشہ ست کی جے ہوتی ہے۔ ... جنوری کا دن اس شہر کے لوگوں کے دلوں کو یکلخت پلٹ دینے والا ہوا۔ اول ہی اول جبکہ صاحب بہادر گرل سکول میں داخل ہوئے۔ تو سات لڑکیوں نے جو کہ دوسری جماعت شاستری میں ہیں۔ حسب ذیل شبد ... گایا۔

باقد ... سنیئے سری مہاراج
ہیں ... ودیا دان ... تو سدھریں ساری کاج
ہم ... سب لڑکیاں ... رکھو ... انجان

اپنی کرپا سے ہمیں ودیا دیجیے دان
سب بالا اس شالا کی سمرنگیے دن رات
سری گورو نانک آپکا بڑا کریں پرتاپ
سب بالا اس شالا کی سمرنگیں رین
سمرز دوڈ اور مسٹر وڈ پائیں سدا چین

اسی طرح گورکھی برنچ کی ایک لڑکی نے ایڈریس دیا۔ یہہ لڑکی ۹ سال کی عمر کی تھی۔ اور کاغذ پر ایڈریس لکھا ہوا میز کے برابر کھڑے ہو کر سنایا۔ گو ایڈریس کی مختصر عبارت تھی مگر یہہ الفاظ کہ (بھارت ورش کی سپتریوں پر جو انیاء ہوتا تھا اور جسکا یہہ ٹک کلیش ہی تھا۔ آپکے ودیا دان سے وہ کلیش اب نشچہ ہے کہ نورت ہو جاویگا۔ اور بھارت کھنڈ کا ادہار ہوگا) ناظرین کے دلوں کو ہلا سکتے تھے وڈ صاحب نے اپنی جیب خاص سے دس روپیہ نقد مٹھائی کے واسطے عطا کیے اور ۷ روپیہ ماہوار جسکی منظوری سری مہاراجہ صاحب نے گرل سکول کے معاینہ پر منحصر رکھی تھی۔ وہ بھی حکم دے گئے۔ کہ ۷ جنوری سے تنخواہ اور بائیکہ وغیرہ سب سری مہاراج صاحب دیں گے۔ اور انتظام ہمارے ہاتھ میں رہیگا۔ اور معاینہ انکا ہوگا۔ (نوٹ) اسوقت ۷ لڑکیاں درج رجسٹر ہیں اور امید ہے انکی تعداد چند روز میں ہو جاویگی۔ (۲) میں تہ دل سے لالہ سکھدیال صاحب تحصیلدار اور میاں غریب بخش صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے منظوری سری مہاراج سے لیکر دی۔

راقم
سیکرٹری گوپال داس

اڈیٹر اخبار سٹرم پرچارک جالندہر
بہت ہی عجیب سے سنکر نام ڈاک میں آئی معلوم ہوتا ہے کہ تم تک اسلام سے کسی صاحب الہدیہ نے اپنے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں واقعی شکایت ٹھیک سچا ہے۔ آریہ پرتی ندہی سبہا کو ضرور ایسے دور دراز ملکوں میں وید پرچار کا کوئی قرار واقعی پربندھ کرنا چاہیئے ہاں یہہ بات ضرور ہے۔ کہ آریہ پبلک وید پرچار فنڈ کیلیے دل کھولکر پرتی ندہی سبھا کی مدد کرے۔ پھر دیکھیے کہ پرتی ندہی ایسے کاموں میں کیا کچھہ مدد کرتی ہے۔

ہمہیا سنگھ خادم

جیداس از لاہور

جناب پریذیڈنٹ صاحب۔ تسلیم
کہیے کیا خبر ہے آجکل آپکی سبھا ترقی پر ہے یا تنزل پر۔ کیا کچھہ آریہ سماج کا میدان کار ہندوستان ہی ہے اور کیا یہہ سماج ہندوستان کے باہر نہیں جانا چاہتی ہے۔ افسوس صد افسوس۔ ہندوؤں کو تو گمراہ کرنا معلوم ہے لیکن عیسائیوں کو دیکھہ کر شاید کچھہ خوف معلوم ہوتا ہے۔ اپنے گھر ہی میں بیٹھکر گلگلا بجانا آتا ہے کہیں باہر جانے کی طبیعت نہیں ہوتی ہے۔ ذرا شرم کو دور کر دیجیے۔ اور مکان سے نکلکر گمراہ لوگوں کی خبر لیجیے۔ نہیں تو تھوڑے عرصہ میں اس سماج کا نام دنیا سے رہنے نہ رہیگا۔ ذرا قدم اوٹھائیے اور شلنگ کی طرف قدم بڑہائیے۔ اور اس ملک کی زبان سیکھیے اور اس ملک کے باشندوں کو اپنے مذہب کا سپرو بنائیے۔ تب ہم جانینگے کہ ہاں دنیا میں ایک زبردست سماج ہے

یہاں کے لوگ ہندو مذہب کو نہایت درجہ پسند کرتے ہیں۔ لیکن مجبوراً انکو عیسائیوں کی باتیں ماننی پڑتی ہیں۔ یہہ کیا بات ہے سخت شرم ہے ایسی سماج پر۔ مکان سے نکلیے اور ہمیوترہ کو پار کیجیے اور یہاں تھوڑے عرصہ تک قیام کیجیے۔ اور یہاں کی زبان سیکھیے۔ اور بڑے بڑے دفتروں میں نوکری تلاش کیجیے۔ یعنی بہادر بورڈ سیکریٹریٹ ریلوے وغیرہ اور یہاں کی ہوا کھائیے۔ اور اپنی تندرستی کو بنائیے اور اپنے مذہب کو پھیلائیے۔ اور دیکھیے کسقدر لوگ آپکے مذہب کے پیرو ہوتے ہیں۔ حالانکہ میں آریہ سماجی نہیں ہوں۔ لیکن مجھہ کو وہ مذہب بہت ہی پسند ہے۔ میرا میلان بھی اسی طرف ہے۔ لیکن میں اپنے باپ دادا کے مذہب کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔ آپکے ایک چیلے جنکا نام شاید رُدرہ لال تھا۔ اور جو کہ شاید میرٹھہ کے رہنے والے تھے۔ یہاں سپاہی بھرتی ہونے کیلیے آئے۔ لیکن وہ بیچارے اکیلے کیا کر سکتے ہیں۔ انکی کوشش بے سود ہوئی کیونکہ وہ یہاں سے دوسری جگہہ بدلی ہو گئے۔ ورنہ شاید کچھہ کوشش انکی رائیگانی زیادہ ہوتی۔ پھر کبھی جب وقت ملیگا۔ لکھونگا مت بھولنا۔ اگر یہہ سماج یہاں آنیکا ارادہ نہیں کرتی۔ تو انکو بڑی شرم ہے تھوڑے عرصہ کے بعد اخباروں میں آنکل نکلیں گے۔ خبردار جلد انتظام ہو۔ اگر ویانند کے چیلے ہو۔

از دفتر آریہ سماج لاہور

مہاشہ اڈیٹر - نمستے - مفصلہ ذیل رزولیوشن جو کہ انترنگ سبھا آریہ سماج وچھووالی منعقدہ ۲ - جنوری ۱۸۹۵ء میں بالاتفاق راے پاس ہوا - اپنے اخبار میں درج فرما دیں ۔

"جگت سنگھ داس کی تجویز دربارہ انسداد شادی کم سنی اور ڈاکٹر پرمانند کی تجویز بابت ویدوکت بواہ پیش ہوئیں - اسپر بالاتفاق راے یہہ نتیجہ ہوا - کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے درخواست کیجاوے - کہ وہ ایک اس قسم کا رجسٹر کھولے - جسمیں ان اشخاص کے نام درج ہوں جو ویدک نیتی انوسار (جیسا کہ ویدوں میں درج ہے اور جسکی بابت سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی میں ذکر کیا ہے - کہ ۱۶ - برس کی لڑکی اور ۲۵ - برس کا لڑکا کہ جنمیں گن کرم سبھاو آپسمیں ملجاویں -) شادی کرنے کو تیار ہوں اور جب ان اشخاص کی کافی تعداد ہو جاوے گو عملی طور پر اس کام کے کرنے میں کسی قسم کی دقت پیدا نہ ہو سکے - تب اسکو قانوناً جائز کرایا جاوے "

پرمانند سکرٹری آریہ سماج وچھووالی

نوٹ

[برہمچاری پرمانند جی کے پاس ذیل کا خط منتری آریہ سماج کا آیا ہے جو بجنسہ درج اخبار کرنے کے لئے برہمچاری جی نے بھیجا ہے -]

مہاشے - نمستے - آپکا خط آیا سرفراز فرمایا - ہمنے خود پرتی ندہی سبھا سے قطع تعلق جانکر نہیں کیا - بلکہ اصل بات یہہ ہے - کہ پچھلے سال یہاں کی سماج میں دس تو کیا بلکہ سات ممبر بھی باقی نہیں رہے - کیونکہ باقی ممبروں کی تبدیلیاں ہو گئیں - اور چونکہ اسکے بعد جب یہہ سماج پرتی ندہی میں اپنا ڈیلی گیٹ نہیں بھیج سکتا تھا - لہذا اسکا قطع تعلق پرتی ندہی سے سمجھا گیا - آپ نے شاید دو اخبار میں دیکھکر ایسا غلط خیال کر لیا ہوگا - مگر حقیقت میں یہہ بات نہیں ہے اخباروں کی خبر مختلف سماجوں سے نکلتی ہیں آجکل کچھہ اعتبار نہیں کرنا چاہئیے - وہ چاہے جو کچھہ لکھہ دیویں - ہماری سماج طرح سے اصلی پرتی ندہی سبھا سے یعنے بمعیت پریذیڈنٹ لالہ منشی رام جی اپنا تعلق رکھنا چاہتی ہے - اور اسکے ماتحت اپنے آپ کو سمجھتی ہے - اور جس وقت اس سماج میں دس ممبر باقاعدہ چندہ دینے والے ہو جاوینگے - پھر سماج اپنا ڈیلی گیٹ مقرر کریگی - اور اپنی سالانہ آمدنی کا دسواں حصہ بھی بہت خوشی سے بھیجیگی - اور زیادہ کیا لکھدیں - آپ خود یہاں کا حال بچشم خود حال ہی میں دیکھہ گئے ہیں -

آپ کا داس

جے رام منتری آریہ سماج ستر ضلع حصار

کارسپانڈنٹ

آریہ سماج کیریاں کا بابت

لالہ کنہیا لال منتری لکھتے ہیں - کہ ۲۰ - نومبر ۱۸۹۴ء کو لالہ گوپال مل جی کے گرہ ستھان کی پرتشٹھا کے لئے نگر کیرتن ہوا - بعد ازاں لالہ گوپال مل جی کے گرہ پر ممبران آریہ سماج نے سوستی واچن اور شانتی پرکرن کے منتر پڑھے اور اکٹھے ہوکر لالہ نہچندداس جی نے ایشور اپاسنا کرائی - اسکے اپرانت بھجن اور آرتی ہوکر کارروائی ختم ہوئی - لالہ گوپال مل جی نے اسموقعہ پر ممبران آریہ سماج و دیگر ہنود بھائیوں کو پریتی بھوجن کرایا - زیادہ تر خوشی کا مقام یہہ ہے - کہ پریتی بھوجن میں وہ شخص شامل تھے - جو کہ آریہ سماج کے نام سے ہی نفرت کرتے ہیں - اسموقعہ پر لالہ گوپال مل جی نے ۸ - کنیا پاٹھ شالہ جالندھر اور ۸ - یتیم خانہ فیروز پور اور ۸ - آریہ سماج کیریاں کو دان دیا - لالہ گوپال مل جی کا کام قابل قدر ہے -

۹ - دسمبر ۱۸۹۴ء آریہ سماج کیریاں کا انتخاب حسب ذیل ہوا - چودہری نہچندداس جی پردھان لالہ جیونمل و حکیم رامسرنداس جی اپ پردھان لالہ کنہیا لال منتری - لالہ منشی رام جی اپ منتری لالہ گنگا رام جی کوشادھیکش - لالہ رادھاکشن جی پستکادھیکش مقرر ہوئے -

۲۲ - دسمبر کو آریہ سماج کا سپتاہک جلسہ چوک سنگر میں ہوا - پہلے بھجن گائن ہوا - بعد لالہ کنہیا لال جی نے آریہ سماج کی اُنتی کس طرح سے ہو سکتی ہے - اس وشے پر ویاکھیان دیا - حاضری قریباً ۳۰ کے تھی اثر اچھا ہوا -

۳۰ - دسمبر ۱۸۹۴ء کو سماج کا سپتاہک جلسہ چوک سنگر میں کیا گیا بھجن ہوکر لالہ کنہیا لال نے اپاسنا کرائی - بعد حکیم رامسرنداس جی نے سرشٹی اُتپتی وشے پر ایک منوہر اور موثر ویاکھیان دیا - حاضری ۲۵ کے قریب تھی - حاضرین کو

عمدہ اثر ہوا۔

گورداسپور

پنڈت امرناتھ لکھتے ہیں " موخہ ۹ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو نام کرن سنسکار فرزند ارجمند لالہ بسنت رام صاحب سکرٹری آریہ سماج پنڈت پورنانند جی نے کرایا۔ جو کہ اتفاق سے یہاں پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ بعد از فراغت رسوم جملہ حاضرین کو پرشاد تقسیم ہوا اور سکرٹری صاحب نے عہ روپیہ کنیا مہاودیالہ اور ایک دید پر چار فنڈ کے واسطے دان دیا۔ پرمیشور مولود کی عمر دراز کرے۔ بوقت شب سماج میں پنڈت صاحب نے آریہ سماج کی ضرورت کے وشئے پر لکچر دیا۔ جو طلباء باہر سے امتحان دینے کے واسطے آئے تھے۔ بہت مستفید ہوئے۔ ارادہ تھا۔ کہ اس موقعہ کے واسطے پرچار کا انتظام کرایا جاوے۔ مگر پرمیشور کی کرپا سے خود بخود انتظام ہو گیا۔ میرے خیال خام میں ہم کو ایسے موقعہ کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔ کام کے واسطے یہہ ایک عمدہ موقعہ ہوتا ہے خصوصاً گورداسپور جیسی جگہ پر۔ ابر محیط آسمان ہے۔ ترشح ہوتا ہے۔ سردی عین لیوا پر ہے۔ "

آریہ سماج کروڑ

لالہ گنگا رام لکھتے ہیں۔ کہ کروڑ آریہ سماج کا ۲ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو انتخاب عہدہ داران کا ہوا۔ سال سنہ ۱۹۱۱ء کے لیئے حسب ذیل عہدہ داران ہوئے۔ پنڈت مولراج جی پردھان پنشنی منشی لعل جی لالہ دسندہ رام جی اُپ پردہان۔ لالہ دہرم چند منتری۔ لالہ موہن لال اُپ منتری لالہ جسونت رام خزانچی۔ گنگا رام پستکادھکش لالہ ہیرا رام۔ لالہ خوشی رام پرتشٹت ممبران لالہ لعل چند۔ لالہ بیلی رام پرتی ندہی (۲) اخیر دسمبر ۱۹۱۰ء ایک سو چھ روپیہ نو دو سماج ذا کے مختلف انسٹیوشنوں کا آیا تھا۔ سب کا سب براہ کرم بذریعہ منی آرڈر بھیجا گیا ہے دیانند اینگلو ویدک کالج عہ ایڈیٹر بھارت سدھار ہتیت سال ۱۹۱۱ء عہ عہدہ دار قوم سیوا میں سکرٹری مینجنگ کمیٹی دیانند اینگلو ویدک کالج پرتی ندہی بھیجا دسواں حصہ چاند پہ مشن فنڈ عہ۔ دالہ عہ وید پر چار فنڈ عہ۔ یتیم خانہ سیوا میں سکرٹری یتیم خانہ ریسہ (۳) آج لالہ دسندہ رام اُپ پردہان کے بیٹے کا بستر دہارن سنسکار ویدک ریتی سے آریہ مندر میں لبدھ مون کے ہوا۔ آپکے پیچھے ایک بنیا کے لڑکے کا لالہ دسندہ رام نے عہ دہنیا نے عہ سماج کو دان دیا۔ "

مالیرکوٹلہ

پنڈت رام رتن جی لکھتے ہیں یہ جب سورج اودے ہوتا ہے۔ ایک منش کے آگے ہاتھ دینے سے پرکاش نہیں رکتا۔ جب پرش کو جل کی پیاس ہے۔ موہنہ ہاتھ دہو کے کبھی نہیں بجھتی۔ ایسے ہی سے ورتمان سمے میں ویدروپ سورج کا پرکاش دور دیشیوں کی کیول کلپنا سے نہیں ڈھانپا جا سکتا۔ اور دہرم کی پیاس ادہرم ابھیاس سے نہیں بجھتی۔

مالیرکوٹلہ میں تین ماہ ہوئے۔ کہ ایک ویش بچہ کا سہرنا نام تھا مر گیا۔ جب آچاریہ اُسکی کریا کرم کرنے کو آیا۔ تو سب لیف لالی اوک کریا کی سامگری موجود کر گئی۔ آچاریہ صاحب نے زمانہ کے انقلاب اور ویدمعدور کی روشنی کو مد نظر نہ رکھ کر اپنی عادت کے موافق اڑنا شروع کیا۔ سرشید مریک شریک کے وارثان نے منت سماجت کی مگر وہ کب ماننے کے تھے۔ آخرش انہوں نے دق آکر آچارج صاحب کو گھر سے باہر نکالدیا۔ اور کل سامان کریا بازار میں فروخت کر کے نقدی اسکی اپاہگوں کو تقسیم کردی۔ لیتے وقت کسی نے بھی عذر نہ کیا کہ یہہ پاتک کا دان ہے "

آریہ سماج راولپنڈی

ہمارے نامہ نگار لکھتے ہیں۔ کہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کے سپتاہک جلسہ میں ہون ہمجن آدی کے پیچھے پنڈت سیتا رام جی شاستری نے اوپاسنا کرائی۔ اور لالہ جمنا پرشاد سکرٹری آریہ سماج پشاور (جو کچھہ دن کے لیئے بکار سرکار عارضی طور پر یہاں تبدیل ہو کر آئے ہوئے ہیں) نے ویاکھیان دیا۔ خلاصہ ویاکھیان کا یہہ تھا۔ کہ ہم کو وید کی آگیا انوسار چل کر اپنا جیون سدھارنا چاہیئے۔ ویدمیں پشو آدی کی رکھشا کرنے کی سخت تاکید ہے۔ جو لوگ بھیڑ بکری وغیرہ جیوں کا ناش کرنا اور ان کا بکشن جائز بتلاتے ہیں۔ وہ وید کی آگیا کے برخلاف اور پاپ کرم کرتے ہیں۔ وید میں ایسے نندت کرم کی مخالفت برابر پائی جاتی ہے۔ اور سب کو شکھشا پہونچانا ہی پرم دہرم ہے

۲۰۔ دسمبر کے سپتاہک جلسہ میں حسب معمول ہون آدی کے بعد پنڈت بھگوان دین جی شرما نے اوپاسنا اور وید بھاشیہ سے مکامئے کتھا کرائی۔

آجکل راولپنڈی میں تھیٹریکل کلب بنانے کا خیال زور سے پیدا ہو رہا ہے۔ اول گورو سنگھ سبھا کی طرف سے ٹل بینتی کا ناٹک کیا گیا۔ پھر ہمارے کالج والے دوستوں نے اپنا کلب کھڑا کرنے کی کوشش شروع کی۔ چنانچہ سماج مندر میں رات دن اپنے بھجن منڈلی کے میراثی اوستاد سے ناٹک کے سبق سیکھتے رہے۔ اور آخر دسمبر کی بندرہ تاریخ کو راجہ ہریشچندر کا ناٹک ایک سٹیج سے کیا گیا۔ اس عہد کا نام آریہ تھیٹریکل کلب جو مشہور ہو چکا تھا۔ اب اسکی تردید کیگئی ہے اور جتلایا گیا ہے کہ اسکا کوئی تعلق آریہ سماج سے نہیں۔ ایں ہم غنیمت است۔ سناتن دھرم سبھا والوں نے بھی راجہ ہریشچندر کا ناٹک اپنی شکتی انوسار کر دکھلایا۔

ملتان چھاونی

آج واقعہ ۲۔ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء کو آریہ سماج ملتان چھاونی کے ممبروں کا عام جلسہ ہوا۔ حاضری ممبران ذیل بتجاویز ذیل منظور ہوئیں۔ سردار گوربخش سنگھ پریذیڈنٹ لالہ ٹھاکر مل منتری۔ لالہ سالگرام خزانچی۔ لالہ نانکچند۔ لالہ فقیر بابل۔ لالہ سکھدیال لالہ سری کرشن اپ پردھان۔

تجویز۔ چونکہ لالہ سالگرام خزانچی و لالہ ٹھاکر مل منتری سماج اور لالہ فقیر بابل کی تبدیلی ہونے والی ہے۔ اسواسطے سماج کے کام کا انتظام کیا جاوے۔

فیصلہ چونکہ اب ادہکار یان کیواسطے کوئی صاحب دستیاب نہیں ہو سکتے۔ اس واسطے سب کی کمیٹی سے یہہ قرار پایا کہ اس سماج کو فی الحال اسطرح سے بند کیا جاوے کہ جسقدر باقیماندہ ممبران اس سماج کے ہیں۔ انکے نام حسب معمول باقاعدہ طور پر شہر سماج میں تبدیل کیئے جاویں۔ جب پھر کبھی چھاؤنی سے پھر از سر نو سماج یہاں کھولا جاسکیگا۔ موجودہ مال و اسباب وغیرہ اس سماج کا بعد تصفیہ حساب کتاب لین دین فہرست بناکر بحوالہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور جسکے پردہان اسوقت لالہ منشیرام جی جالندہر نواسی اور منتری ماسٹر آتما رام جی حال ساکن امرتسر ہیں۔ انکو دیا جاوے کل ممبران موجودہ اس سماج کے بند کرنے میں افسوس کرتے ہیں۔ مگر چونکہ سماج کے قایم رکھنے کا خاطر خواہ انتظام بوجہ تبدیلی ممبران و ادہکاریان مندرجہ بالا ہونا مشکل بلکہ غیر ممکن ہے۔ اسلیئے امر جاری ہے۔

نقل اس رزولیوشن کی بخدمت مندرجہ بالا منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور معہ زرنقد و مال و اسباب بہمراہ فہرست بھیجی جاوے۔ اور لکھا جاوے۔ کہ اگر پرتی ندہی سبھا مناسب سمجھے تو اسکو کسی اخبار میں شایع کرا لیوے۔ جو کچھہ زرنقد و دیگر مال و اسباب ہے۔ اسکو جسطرح پرتی ندہی سبھا مناسب سمجھے۔ استعمال میں لاوے۔ اور رجسٹر انترنگ سبھا و آمدنی خرچ سماج نذا بھی پرتی ندہی سبھا کے پاس بھیجے جاویں۔ ایک رجسٹر جسمیں نام ممبران معہ چندہ وغیرہ درج ہیں شہر سماج کو تبدیلی کیا جاوے۔

رسید کل مال اسباب مہاشہ سکریٹری پرتی ندہی سبھا پنجاب کر پاکر کے بنام موجودہ پریذیڈنٹ یعنی سردار گوربخش سنگھ بھیجدیویں۔

جو روپیہ اسوقت ڈاکخانہ میں جمع ہے وہ لالہ سالگرام جی واپس لیکر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور کو بھیجدیوے۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پریہ ور مہاشہ۔ اوڈیٹر ست دھرم پرچارک۔ نمستے کرپاکر کے اس پرچار رپورٹ کو اپنے ست دھرم پرچارک میں شایع کر کے ممنون فرماویں۔

آپکا سیوک

आत्मा राम

سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

برہمچاری برہمانند جی اوپدیشک

کا

اوپدیش ترانت

مورخہ ۲۰۔ اکتوبر سے ۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء تک

(۱) جالندہر سے امرتسر تشریف لائے۔ اوپاسنا اور ہون کرائے۔ اور لیکچر دیئے۔ امرتسر سے ودیانند جی کو ساتھ لیکر لاہور ہوتے ہوئے منٹگمری پہنچے اور وہاں ہر دو صاحبان نے اوپاسنا سنسکار ہون کرائے۔ اور ویاکھیان دیئے منٹگمری سے

شجاع آباد تشریف لیگئے۔ اور وہاں اوپاسنا کرائی اور لیکچر دیئے۔ پھر شجاع آباد سے بہاولپور چلے گئے اور وہاں اوپاسنا کرائی اور ویاکھیان دیئے۔ پھر وہاں سے سکھر تشریف لے گئے۔ اور وہاں لیکچر دیئے۔ اور سکھر سے دیانند جی کو واپس لاہور بھیجکر آپ اکیلے کراچی تشریف لے گئے۔ اور وہاں اوپاسنا کرائی۔ اور اوپدیش کیا۔ وہاں سے دادو جاکر اوپاسنا کرائی اور لیکچر دیئے۔ اور پھر دادو سے حیدرآباد آکر اوپاسنا کرائی اور اوپدیش کیا۔

مورخہ ۹ - دسمبر سے ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۳ء تک

(۲) ۹-۱۰ دسمبر ۱۸۹۳ء کو حیدرآباد (سندھ) میں اوپدیش دیا۔ اور اوپاسنا کرائی۔ ۱۰ کو آرام کیا۔ ۱۱- کو حیدرآباد سے میرپور خاص تشریف لے گئے۔ اور ۱۲ سے ۱۶ تک وہاں قیام کیا۔ اس اثناء میں دھرم - برہمچریہ بھگتی - مع مانس نشیدھ پر لیکچر دیئے۔ اور ۱۶- تاریخ کو میرپور خاص کے سٹیشن ماسٹر کو خیالات آریہ سماج کی طرف پھیر دیئے۔ یہ صاحب رادھا سوامی مت کے پیرو تھے۔ ۱۷- کو سٹیشن ماسٹر صاحب کا یگیوپویت سنسکار کرایا گیا۔ جنہوں نے دو روپیہ وید پرچار فنڈ کی امداد میں عطا فرمائے ۱۸- کو حیدرآباد واپس گئے۔ ۲۰- کو حیدرآباد سے سکھر روانہ ہوئے۔ ۲۱- کو سکھر میں بر سر بازار ایک ویاکھیان دیا۔ اور رات کو سماج مندر میں اوپدیش کیا۔ ۲۲- کو سدھ بیلہ میں ویاکھیان دیا اور ایک پنڈت سے مورتی پوجا پر مباحثہ کیا۔ ۲۳- کو سکھر میں واپس آکر سماج مندر میں اوپاسنا کرائی اور ویاکھیان دیا۔ ۲۴- کو پرانے سکھر میں آئے۔ جہاں کہ ایک حکیم صاحب کی دوکان پر دو برہمنوں سے دھرم چرچا کیا ۲۵- کو سکھر میں مورتی پوجا پر ویاکھیان ہوا ۲۶- کو غریب آباد میں اوپاسنا کرائی۔ اور اوپدیش دیا۔ ۲۷ کو آرام کیا۔ ۲۸- کو سکھر میں من کی ایکاگرتا پر ویاکھیان دیا۔ ۲۹- کو روڑھی آریہ سماج کے مندر میں اوپاسنا کرائی اور بازار میں ویاکھیان دیا۔ ۳۰- کو سکھر میں اوپاسنا کرائی اور اوپدیش دیا۔ ۳۱- دسمبر کو پرانے سکھر میں حکیم صاحب کی دوکان پر ایک برہمن سے دھرم چرچا کیا۔

پنڈت رام بھجدت صاحب بی۔ اے کا اوپدیش

۲۲ دسمبر کی شام کو ترنتارن سے روانہ ہوکر لاہور پہونچے۔ لاہور آریہ سماج کے پردھان جی کے آگیا انوسار رام نگر کو ۲۳- تاریخ کی صبح کا جانا ملتوی کیا۔ اور ۲۳ کی صبح کو لاہور آریہ سماج میں "سرشٹی کی اُتپتی اور ایشور وشئے" پر ویاکھیان دیا۔ ۲۳ کی شام کو لاہور سے روانہ ہو رات مہاشے برکت رام وید میمبر آریہ سماج وزیرآباد کے ہاں ٹھہرے۔ ان سے ضروری بات چیت کی۔ ۲۴ کی صبح کو رام نگر کو روانہ ہوئے۔ قریباً ۱۲ بجے وہاں پہونچے۔ شام کو سماج مندر میں "آریہ سماج کیا ہے" کے وشئے پر ویاکھیان دیا۔ ۲۵- تاریخ کو باقی سارا وقت اور ۲۵ تاریخ کی دوپہر سماجک پُرشوں کے اُتساہ بڑھانے نے سبھاسد جگ میمبر پیدا کرنے آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے پھر سے باقاعدہ منعقد کرنے میں صرف کی۔ ۱ بجے سے ۳ بجے دوپہر کے "ایشور کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں" کے وشئے پر برسر بازار لیکچر دیا۔ چار اشخاص نے آریہ سماج کی میمبری سویکار کی جنمیں سے ایک ماسٹر شنکر داس صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول رام نگر اور دوسرے وہاں کے ڈاکخانہ کے بابو تھے۔ آشا ہے کہ اگر پرتی ندھی سبھا خاص توجہ سے اوپدیشکوں کو وہاں بھیجتی رہی۔ تو سماج ہذا اچھا کام بڑے اُتساہ اور پریم سے کرنے لگ جائیگی۔

میرے پہنچنے پر معلوم ہوا۔ کہ عرصہ تین ماہ سے کوئی جلسہ آریہ سماج کا نہیں ہوا۔ کیونکہ ایک دو سُرگرم مشنری میمبر باہر تشریف لے گئے اور پیچھے کوئی کام کرنیوالا آدمی نہ رہا۔ اس سماج کے پردھان ایک بزرگ۔ خوش خلق۔ سادہ مہاشے ہیں۔ اور سکرٹری صاحب نوجوان ہوشیار مدرس ہیں۔ ایک دو اور بھی میمبر تھے۔ جو اگر ریگولر کام کرتے۔ تو کر سکتے تھے۔ لیکن وہ پرسنار رہتی میمبروں کے چلے جانے سے وہ بھی کام کرنے سے دست بردار ہو گئے اب وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ کو ہم خوب اُتساہ سے کام کرینگے۔ بڑی سخت شکایت ان لوگوں کی یہ تھی۔ کہ اوپدیشک صاحبان اکثر ریلوے اسٹیشن پر کے سماجیں جاتے ہیں۔ گاؤں میں نہیں جاتے۔ رام نگر کے متصل ولاور پور۔ تر کی۔ گھرؤ آریہ سماجیں ہیں پالیہ سماج بھی پاس ہے۔ لیکن تسلی بخش حالت میں ہے۔ کم ہمتی کمزوری اور آریہ سماج رام نگر کے قریباً کالعدم ہو جانیکی وجہ صرف اُتساہ کا ابھاو

بتلایا گیا ہے۔ رام نگر ... کا اگرہ ایک عمدہ چھوٹا قصبہ ہے۔ جہاں آسانی سے ایک خاصی سماج قایم ہو سکتی ہے۔ لالہ بھگوتی پرشاد جی کے انتشاہ کی تعریف اکثر سننے میں آئی ہے لیکن جہاں وہ بہت کچھ سمجھا سکتے ہیں وہاں باقاعدہ لکچر دینے سے عاری ہیں۔ اس چھوٹے سے علاقہ میں ایک اپدیشک برسات کے علاوہ باقی موسموں میں آسانی سے کام کر سکتا ہے۔ برسات میں بھی کوئی خاص تکلیف نہیں۔ علاوہ اس کے کہ گھر کچے ہیں۔ لوگ سمجھدار معلوم ہوتے ہیں۔ اور سماج سے کوئی خاص بیر وہ نہیں کرتے۔ بوجہ تنگی وقت میں چھالیہ۔ ترکی اور ولادرپور کے سماجوں کو نہ دیکھ سکا۔ ۲۵ تاریخکی رات کو وزیرآباد واپس آپہنچا۔

رسید بابت ماہ دسمبر ۹۴ء
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

۲ دسمبر ۹۴ء لالہ تھیلی رام ماڈل ویدیہ چار فنڈ	[illegible]	[illegible]
" کنیا مہاودیالہ		[illegible]
" دیانند ہائی سکول		[illegible]
" یتیم خانہ فیروزپور		[illegible]
" دیانند اینگلو ویدک کالج		[illegible]
۱۰ دسمبر ۹۴ء آریہ سماج دہلی۔ دشانش		[illegible]
" ویدپرچار فنڈ		[illegible]
" مشن فنڈ		[illegible]
" آریہ سماج گجرات دشانش		[illegible]
" امرتسر		[illegible]
۱۰ دسمبر ۹۴ء آریہ سماج گوجرخان دشانش		[illegible]
" بھوانی چارآنہ فنڈ		[illegible]
" گورداسپور دشانش		[illegible]
" ملتان چھاؤنی		[illegible]
" داور		[illegible]
" گوجرانوالہ		[illegible]
" آریہ سماج جالندھر چھاؤنی دشانش		[illegible]
" شرقپور	" ماہ اکتوبر ۹۴	[illegible]
" چارآنہ فنڈ		[illegible]
۳ دسمبر ۹۴ء پنڈت لالمن بابت حساب سبھا		[illegible]
۱۲ دسمبر ۹۴ء آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں دشانش		[illegible]
" قصور		[illegible]
۲۷ دسمبر ۹۴ء پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا بچت سال گزشتہ		[illegible]
" آریہ سماج جالندھر شہر دشانش		[illegible]
" پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا سال حال کی منظور شدہ بجٹ میں سے		[illegible]

میزان کل گیارہ سو ستائیس روپیہ پانچ آنہ چھ پائی

الراقم

خرچ بابت ماہ دسمبر ۹۴ء	[illegible]
پس بچت بابت ماہ دسمبر ۹۴ء	[illegible]

* نوٹ اس ماہ میں گزشتہ سال کے واجب الادا بجٹ سے بہوں کا روپیہ دیا گیا۔ اور اخیر دسمبر تک سب کا حساب بیباق کیا گیا ہے۔

دستخط

آتما رام سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

دھرم کے سچے شیدائیوں کی سیوا میں
نویدن

سرب آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں سے پرارتھنا ہے کہ ہونکہ نیا سال آرمبھ ہو گیا ہے۔ اسلئے وہ کرپا کر کے بہت جلدی سال حال کا روپیہ ویدپرچار انیکی باہداد چار آنہ فنڈ ارسال فرماویں۔ سجن جنو یدی آپ برشتار نہ کریں تو یہہ فنڈ تکمیل کو پہونچ سکتا ہے۔ سال میں ایک دفعہ چار آنہ دینا کسی کو بھی گراں نہیں گزرتا۔ البتہ وصول کرنیوالے دھرم انوراگیوں کا شیش پرشرم درکار ہے۔ آپنے جس اتساہ سے پچھلے سال اس فنڈ کی امداد میں روپیہ بھیجا ہے۔ آشا ہے کہ آپ ویسے ہی اتساہ سے اب کے بھی دھرم پرچار رونپی یگیہ کی سامگری کو پورن کریں گے۔

آپکا سیوک

آتما رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

کنیا مہاودیالہ جالندھر

(۱) بھائی سندر سنگھ جی کے ادیوگ سے مہاودیالہ کے لیئے ڈیرہ دون میں چندہ جمع ہو رہا ہے [illegible] اب تک وصول بھی ہو چکے ہیں۔

(۲) انبالہ میں پنڈت دیوی چند جی مہاودیالہ کے لیئے پرشرم کر رہے ہیں۔

(۳) لیڈی ڈاکٹر ... دیوی جی کپورتھلہ میں کنیا پاٹ شالا جالندھر کے لیئے بہت کوشش کر رہی ہیں۔ جنکا ابھی دھنیاواد ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے تعلیم پانے کے لیئے پہلے ہی ایک بدھوا بھیجی تھی۔ اب ایک اور بدھوا کو بھیجنے کا پربندھ کیا ہے۔ اور بھی بدھوائیں میرٹھ وغیرہ کی طرف سے آنے والی ہیں۔ افسوس کہ روپیہ کے ہونے کی

۲۴۴ ... کی فوتم کنیا مہاودیالہ جالندھر۔ دیانند ہائی سکول لاہور۔ یتیم خانہ فیروزپور۔ اینگلو ویدک کالج لاہور کے مہتمموں کو بھیجی گئیں۔ رسیدیں موجود ہیں۔ ۱۲

ہم ان سب کو یہاں بلوانے کی سامرتھ نہیں رکھتے۔ یدی ہمارے پاس دھن ہوتا اور ودّیا پرچار اور وظیفے ہوتے تو ان میں سے چند ایسی بدھوائیں ہیں۔ جو دو تین سال کی ہی تعلیم سے عمدہ اُدھیاپکا یا پرچارکائیں بن سکتی ہیں۔ ایک بدھوا نے گورمکھی میں گرنتھ صاحب پڑھا ہوا ہے سنسکرت کی بدھوا استیار تھ پرکاش پڑھ سکتی ہے۔ ایشور کی دیا ہے پرش جو بدھواؤں کی حالت پر ترس کھاتے ہیں۔ اس طرف ضرور توجہ کریں۔

دیو راج

لوکل

—— سنیچر وار کو ان طلباء کے لیے جو کہ مڈل کا امتحان دینے آئے ہوئے تھے ایک خاص جلسہ کیا گیا۔ لالہ دیو راج جی نے طلباء کی زندگی پر لیکچر دیا۔ اور آکو سھا کی تقسیم کی گئی۔

—— اتوار کی صبح کو پنڈت پرمانند جی کے ستھان پر دیش کے سمبندھ میں ہون ہوا جس پر پنڈت جی نے ذیل کا دان دیا۔ کنیا پاٹھشالا جالندھر ۵ یتیم خانہ فیروزپور ۵۔ دیانند اینگلو سکول ۵۔

—— شام کو آریہ سماج کے ساپتاہک ستسنگ میں بعد ہون دیار تھنا کے پنڈت سری پت جی نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی پھر لالہ دیو راج جی نے دختر کشی پر لیکچر دیتے ہوئے جتلایا۔ کہ استری سکھشا کے ہونے سے اس پاپ کا ناش ہو جاوے گا۔

سماج مندر میں ساپتاہک جلسہ پر اب استریاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ جگہ کے نہ ہونے سے پہلے انتظام نہ تھا۔ لیکن گورو دیوی ادھیاپکا کنیا پاٹھشالا کی کوشش سے امید ہے کہ بہت سی استریاں سماج مندر میں آیا کریں گی۔

سردارنی سد اکور جی ساکن بستی علاقہ قصور ملک اودھ کی طرف اپنے علاقہ کو جاتی ہوئیں جالندھر میں تین دن رہیں۔ پاٹھشالا کا بھی ملاحظہ کیا۔ ایک روپیہ کنیاؤں کو مٹھائی کے لئے دیا۔ دو لیکچر دیئے۔ ایک استری سماج میں اور دوسرا لالہ منشی رام جی کے ستھان پر جس میں قریباً پچاس کے استریاں جمع تھیں۔ سردارنی صاحبہ کا منشاء ہے کہ اپنے علاقہ میں ان کا جو لیکچر ہونا ہے۔ جو دیر نہیں آویں۔ اگلی سماج کا انتخاب ۲۸ جنوری ۱۹۰۹ء کو ہوگا۔ جن صاحبوں نے چندہ نہیں دیا جلد ارسال فرما دیں۔

سماجک خبریں

سنکرانت کے دن دالمیر کو آریہ سماج کے درشنارتھی سبھاسدوں نے ویدپرچار فنڈ کے لیے کچھ روپیہ کی کی۔ جس میں ۳ روپیہ وصول ہوئے۔

آریہ سماج شہر فیروزپور کا سالانہ جلسہ ۲۰ اور ۲۱ مارچ ۱۹۰۹ء کو قرار پایا ہے۔

دہلی آریہ سماج کا انتخاب ۱۹۰۹ء کے لیے حسب ذیل ہوا لالہ گورو بار ہی لال جی وکیل پردھان۔ لالہ کندن لال جی شاستری۔ پنڈت دوارکا داس جی اپ منتری کنور بدری کرشن جی وکیل اپ پردھان۔ لالہ امیر داس جی کوشادھیکش۔ ماسٹر بیجا گر بھٹ لال جی پستکادھیکش پنڈت ہرگوبند جی۔ ماسٹر سیوا رام جی سیکرٹری ودیارتھی ہیرا لال۔ لالہ سالگرام۔ اور لالہ ہری داس صاحبان انترنگ ہوئے۔

دیانند ہائی سکول لاہور میں طالب علموں کی تعداد اس قدر بڑھ گئی ہے کہ مڈل ورنیکیولر کے لیے مجبوراً دوسری جگہ سید مٹھا بازار میں جگہ لینی پڑی۔

اشتہارات

درکار ہے

پنجاب کے ایک شہر یا قصبہ کے ہائی سکول کے لیے ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جس کی لیاقت کم از کم بی اے تک کی ہو۔ اور اگر بی ٹی پاس ہو تو بہتر ہے۔ نیک چلن اور آریہ خیالات والا ہونا چاہیے۔ تنخواہ سو روپیہ ماہوار دیا جاوے گی۔ سنتوشی ویش کی سیوا کرنے والے مہاشوں کے لیے عمدہ ذریعہ معاش ہے درخواست معہ نقول اسناد بنام ماسٹر آتما رام امرتسر بھیجیں۔

تاج الاخبار

سرحد کا مشہور اور معزز سینچر۔ رعایا کا خیر خواہ گورنمنٹ کا شیدا آزادی کا دلدادہ۔ پولیٹیکل مسائل کا جادو بیانی شعلہ بیان عام کا مہذب اسپیکر۔ تہذیب اور متانت کا حامی۔ میگزین ہفتہ وار سنیچر کے روز ۱۸+۲۲ کی بڑی تقطیع پر راولپنڈی صدر بازار سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت عوام سے للعہ روپیہ طلباء سے ۲ روپیہ

المشتہر

جیوا رام ہتا پر پروپرائیٹر

نوٹس

مندرجہ ذیل رسالے اور نیم لیکا پکٹس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے مل سکتے ہیں۔

(۱) ستیارتھ پرکاش پر آریہ دھرم پرچار اردو ۲ پائی

(۲) ریاست نابھ میں آریہ دھرم پرچار ۲ پائی

(۳) ممباسہ میں پرچار سندھی زبان میں ۲

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

زیب و ترتیب اسکی در مشتریان عالیشان کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں [illegible] علاوہ مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹیکل سوشیل اصل مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں و تار برقیاں و احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور با مذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت **بابو مہاچند** ودیش مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں - باہر والوں سے معہ محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فایدہ اوٹھاویں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرماوینگے اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جاویگا۔ درخواستیں بہ پتہ ذیل پر آنی چاہیے۔ **المشتہر**

کشن سروپ درما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگر آپ بے بہا نسخہ بہا نیکو عیسائی صاحبان کے ہتھکنڈے دیکھنا منظور ہو تو ضرور اسکو خرید فرمائیے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنہیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ دلیلوں کے ساتھ کی گئی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف بڑھئی کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح [illegible] حضرت مسیح کی چوری - حضرت مسیح کی ہیرا پھیری - بیرتھ مولستی - حضرت مسیح [illegible] حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے - [illegible] کے معجزے - معجزوں کے اقسام - بائبل کا خدا رحیم اور عادل - عیسائی دین دنیا میں کس طرح [illegible] پہلا - پہلی - دوسری - تیسری - چوتھی - پانچویں [illegible] کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں - عیسائی صاحبوں کے علمی کتابوں سے [illegible] صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات - [illegible] بائی - کنیز [illegible] یونانی شہزادہ - ملکانیہ - پروٹسٹنٹ - انجیل متی - انجیل یوحنا - رسالہ اعمال - حضرت موسیٰ کی کتاب [illegible] شعیا کی کتاب - حضرت سلیمان کی کتاب - [illegible] اختلاف - دوسرے حضرت مسیح کا عربانی [illegible] بعد میں قوم کی خدمت میں اپیل [illegible] ادا کی ہے۔ [illegible] یہ نہایت آب و تاب اڑھائی صفحہ یعنی ۸ جزو کی کتاب عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر [illegible] کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف ۸ محصول ڈاک [illegible] لگیگے۔ [illegible] جلد سے زیادہ خریدنے پر [illegible] بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال [illegible] خرید فرمادیں۔ ورنہ [illegible] بعض صاحبوں کو خریداری منظور ہو [illegible] تا ایسا ہیرا ہاتھ نہ آئیگا۔ **المشتہر** کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے۔ جماؤ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے۔ کہ نکسان پتھر بنانیکے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے پتھر گھسوانے ہیں۔ جسکے سبب بہت ہرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لیے ہمنے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں لاثانی ہے۔ اور جماؤ کی یہ کیفیت ہے کہ چاہیے پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے۔ تو نقش کالحجر ہو جاوے۔ الغرض سیاہی نے ان سب نقصوں کو رفع کر دیا۔ استعمال میں نہایت قابل قدر ہے۔ جنہوں نے خریدی اسنے تعریف کی۔ منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و شوقین باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ جسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ نقشہ و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور روش وغیرہ تیار کرکے قواعد و ترکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کی گئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے جسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام ہندی پیدائش ملک موسم نشانات استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اسکے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ و دبیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور خلاف معمول تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانے درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانے درخت (۶) پھل کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) بیلدار درخت (۱۲) کھجوردار درخت (۱۳) درختان نادر (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی - (۱۷) فہرست متفرقات -

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار بہم پہنچا کر کے پورے سال کی قیمت مبلغ عہ روپیہ پیشگی بھجوا دینگے۔ انکو ایک جیبی گھڑی نام سیلکس اعلیٰ قیمتی چھ روپیہ جو بہت خوش وقت دینے والی ہے۔ مفت نذر کی جاویگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو ملک تبت اور لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ آنکھ سے پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھ کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے صرف دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (۲۰) خالص مصری سرمہ فی تولہ ۱ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس پڑیہ پر میری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ۔ بمقام ٹبالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب زاد لطفکم۔ تسلیم۔ مزاج شریف۔ میں نے کئی ایک مریضوں کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ جو نہایت مفید ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم و پڑبال کے کچھ تھوڑا نہیں اور بہت بھی آرام شروع کر دیتا ہے یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے۔ بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجئے۔ ڈاکٹر ریاض الدین متعلقہ [illegible] ضلع جھنگ۔ سرحد [illegible]۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۱۳ء

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ عرض یہ ہے کہ میں نے پیشتر آپسے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرما دیں۔

ڈاکٹر سید ابراہیم ہسپتال اسسٹنٹ صورت گڑھ [illegible] مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۱۳ء

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ میں نے آپ کے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی۔ جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سے بڑھ کر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلیے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ کیونکہ اس سرمہ سے بڑھ کر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لیے فائدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو ایجاد کر کے عاموں پر بلکہ خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور اسکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

ڈاکٹر خیر الدین شال بدو ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر افغانستان بمقام [illegible] مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۳ء

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ۲۴ دسمبر کو آپکا اشتہار ملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گزرا۔ سرکار بیگم صاحبہ نے مجھ کو حکم دیا۔ کہ دو تولہ سرمہ ممیرہ جلد طلب کرو۔ اسلیے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بمجرد خط ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جو فی تولہ دو روپیہ ہے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید پڑا۔ تو پھر دس بیس تولہ کے واسطے حکم ہے۔ الراقم نواب علی شاہ پرائیویٹ کلرک بیگم صاحبہ بہاولپور مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۲ء

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۲ء کو پہونچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلیے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ ۱۲ تولہ اور بذریعہ پارسل روانہ فرما دیں۔ نواب علی شاہ پرائیویٹ کلرک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لیے جمع کیا گیا ہے۔ میا سنگھ آہلووالیہ

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओ३म्

विश्व वसुधा समाज भ…

اشور یہ نیم کا پالن ہم سب اپسمان مت بھاؤ سے برتیں پرواد اشور یہ نیم کا پالن

اوم اوم

ست دھرم پرچارک

جلد ۲ ۔ نمبر

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے				بروز جمعہ جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید کتابیں

دران بیدی ستہار اردو — مصنفہ الجھی رام صاحب۔ اسمیں مصنف ویدو شاستروں کے بیان سے درشایا ہے کہ دوران کریم رسم ہے کہ نہیں۔ قیمت ۴/

استری سدہار اردو — استری سدہار کے لیئے زور دار اپیل قیمت ۱/

پردارتھ انند اردو — مصنفہ بھگتی گوپال داس۔ اسمیں کہانی کے طور پر دکھلایا ہے کہ پردارتھ انند کس طرح ہو سکتا ہے۔ قیمت

شاستر ارتھ جگ ناتھ — مصنفہ لالہ دیا رام مختار عدالت۔ یہہ شاستر ارتھ سوامی لوپتا نند اور پوران پنڈت لوگوں کے بیچ ہوا تھا۔ قیمت مجلد ۸/

جیون چرتر پوسن بھگت — اسمیں پوسن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں۔ مصنفہ لالہ دیو راج قیمت مجلد ۸/

پراتھنا پستک اردو — مصنفہ لالہ دیوراج صاحب۔ ایشور کی پراتھنا۔ قیمت مجلد

ایک دردناک نظارہ — ایک یاترا کے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ لڑکی کو استری سکشا کا ہونا ضروری ہے۔ مصنفہ لالہ دیوراج

ہتری کی پراتھنا

بانس نشیدہ اردو ایضاً حصہ دوم ۲ قیمت

ستیہ یوگ اردو

رامچندر جی کا بچا درشن

امرت برشا اردو

ویراگ سبھا دلی الہام حصہ دوم

بھجن آنند اردو

سانچ کو آنچ نہیں

مصنفہ لالہ ہرچند صاحب۔ ایک برادری سبھا آمیز کون ہرداہے کہ پٹ بچہ آنسو بات بکرم قیمت ۲/

مصنفہ لالہ آتما رام صاحب۔ بانس پرچارک کے اعتراضات بکتی اور پران ٹوڑ سے ہیں قیمت ۲/

پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کا جواب قیمت ار جوابات فاضلانہ ہیں۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام۔ اسمیں پنڈت جی نے ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج بھی ماری بھوگ

قیمت ۰/ — ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ

قیمت ۰/ — بھجن درج ہیں سالانہ جلسوں پر

قیمت ۰/ — پڑھنے کے قابل ہیں۔

مصنف نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن مصنف کی سرتار سے لکھے ہیں۔ مصنفہ امر سنگھ کویتا نواسی قیمت

اسمیں ایک کالتہ صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب۔ قیمت ۱/

درخواستیں منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہیئے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

دوا	فوائد
[illegible]	سریع التاثیر جلی طاقت کیلئے جو کثرت دوجہات وسحرت وطفولیت کی بیماریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی ۲
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا منہ میں آئے فائدہ ہوتا ہے۔ پہولتا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ۸
[illegible]	ہر گھنٹہ میں دو دم جلن بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے نہیں دیتا ہے۔ فی شیشی ۱
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت ۸ تولہ ۳
[illegible]	ستوم البصر۔ حافظہ بینائی۔ غبار۔ خارش سرخی جالا۔ رتوندی کی شکایت دفع ہو کر دور کرتا ہے شیشی ۲
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ لنگی۔ لاغری بیچینی درد کمر خرابی جگر۔ پیدائش لیکوریا۔ کا نیل کو پیدا ہونے نہیں دیتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد پیٹ کو دور کرتا ہے ۲ درجن ۲
[illegible]	سونے کا درد۔ جریان ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	چاند کو یا کلیف برج دلیلہ چہرا سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑے پڑنے۔ ایام حمل خسرہ چیچک مضر دور کرتا ہے تولہ ۲
خضاب	چاہے پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ۲
[illegible]	وبائی بخار۔ درد سر نبض بیچینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۸
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی کو کھو چکے ہیں۔ درست کرکے لطف دکھاتا ہے فی تولہ صرف

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت دیا ب سید ایش و سارٹیفکیٹ دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے رسالہ دافع آتشک وسوزاک معہ معالجات ۱/ رسالہ صفیہ طبع چہارم ۲/ المحذرات امتحان ۱/ رسالہ قیافہ ارسطو و

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر رسن کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں نسخوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن مجھے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیسرج یعنی وہات گرنے سے یا انہیں کی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو۔ تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ۸۰ عدد گولی ۱۰

عرق کافور صفیہ کی حکمی دوا تجربہ سے

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ کبھی نہیں ہوتا یہ سو مریضوں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اس کا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸/

المشتہر گوپال داس رسن بی ایچ مدیر جالندھر ڈاکٹر رسن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہیضہ بہ بعضی کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۱۸ محصول ڈاک ۔ بردین داس سے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** منشی لعل خریدی ہے مکر کمیٹی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں اکسیر دوا کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت بھیجو یا بذریعہ ویلیو پے ایبل منگاؤ

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر گردہ و شانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے دور کرنے کیلئے یہ اکسیر ہے۔ یہ روغن مسیحا حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ ۴

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ سست آدمیوں کیلئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں بچپن کی بے اعتدالیوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر منہ آئے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ ۴

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے یہ دو امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱

المشتہر حکیم تاراچند گجرات پنجاب

اشتہار

پنجابی کا مشہور معروف ناول مصنفہ سوامی گیارام قیمت ۱۰ آنہ کاپی فروخت کیلئے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو مجھ سے طلب فرماوے۔

نمبر ۴۲ مطبوعہ ۱۴ - ماگھ سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۲۵ - جنوری ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر جلد ۶

یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۱

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासी
द्बाहू राजन्यः कृतः ऊरू
तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शू
द्रो अजायत ॥११॥

ارتھ - سبھ یعنی پرمیشور اور وید دونوں کا جاننے اور اپدیش دینے والا برہمن - اس دیکھیا وروپی سرشٹی کرتا برھم (کے درشٹ روپ میں مکھ ہے - (اس برہم نے اس ور اٹ روپ میں) بھجا (رکھشا دھرم) کشتری کو کیا - اس برھم کا ویشیہ (ہر ن کرنے والا) اپاچن کرنے والا) جنگھا ہے - اور پاؤں شودر (اپن ہوا) - مکھ ہی گیان اندریوں کا نواس ستھان ہے - اور اُنکے ساتھ ایک ہی کرم اندری جسکے دوارا سیدہ کیئے ہوئے گیان کا پرکاش ہو سکتا ہے - موجود ہے - پس برہمن منشیہ سماج کے اس حصہ کا نام ہے جو گیان کے سادھن میں لگے رہیں - اور پھر اسکا اپدیش بھی کر کے منشیہ ماتر کے اپکار میں لگے رہیں - لیکن گیانی نرگھن کام کر نہیں سکتے - جب تک کہ بیرونی رکاوٹوں سے انکی رکھشا کرنے والے کشتری موجود نہ ہوں - اور ان سب کا کام تجارت چل نہیں سکتا - جب تک کہ کلا کوشل میں نپن ہو کر ویشیہ دونوں کا پالن پوشن نکریں اور جب تک منشیہ سماج کا وہ حصہ جو کہ ودیا سے ہین ہے - ان تینوں کی سیوا میں نت پر دھرم کی مریادا پر نہیں چلتا - تب تک جگت روپی کلپت دیہہ ٹھیک طور پر اپنا اُودیش پورن نہیں کر سکتی - پس اس کل انتظام کا ہونا لازمی تھا - اس منتر میں جو سو کشم بھاو درشایا گیا ہے - اسکو نظر انداز کر کے منشوں نے کیا کیا بیہودہ کلپنا ہیں کی ہیں - یہاں تک کہ منشیہ سماج کی دشا کو ہی ایک طرح سے آسمان پر سے گرا کر پاتال کو پہونچا دیا - سنیہہ اپنشد کار نے سچ کہا ہے - کہ جو انسان یہہ دعوی کرتا ہے - کہ اسنے برھم کو ٹھیک جان لیا - اسنے کچھ بھی نہ جانا - کیونکہ سرشٹی کی رچنا کو دیکھکر جو کہ صرف اسکے جاگرت پاد کا بیرونی اظہار ہے - تری پاد روپی برھم کو کب سمجھ سکتا ہے جو کہ کیول آتما کے ہی درشن کرنے کے لائق ہے - اور جو انسان کہتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتا - وہ بھی جھوٹھا ہے کیونکہ پرتھوی اور اکاش - چندر اور سورج دو رکتوں جائیں منش شریر کی بناوٹ ہر ایک اسکی مہیما کی شہادت دیتی ہے تو اسکے انکار بھی یدی گھٹ سکتا ہے - تو اسکے پرتھم پاد کے بیرونی اظہار میں - ورنہ جو تیاں برھم ہے انکار کی بھی گنجا کہاں ہے !

بھجن

(راگ آسا)

جگ ونبیں تج سمرن تمکو - سندر تم روپ (ہی پرچھا)
(۱) سندر جگ تو سندر رچنا - پاون پرم - اتوپ
(۲) سندیش تو سندر کرونا - سندر بنائے انوٹ -
(۳) تو سو سندر یہہ کو بھول کے پرتیم - آن گراہک کوپ
(۴) پریم گود میں لیکر مجھہ کو - کر دو انند سروپ

ستدھرم پرچارک

وواہ سنسکار

وواہ سنسکار اُس منوہر آشرم کی بنیاد ہے جسے کہ باقی آشرموں کا آدھار ستھان ہمارے رشیوں نے مانا ہے - گرہست آشرم میں پرویش کرنے کے لیئے یہی ایک دروازہ ہے - اسلیئے اسکی ماہیت دریافت کرنا ہر ایک گرہستی کے لیئے نہایت ضروری ہے - تاکہ اپنے کرتبیہ کرموں کو سمجھہ کر منش اپنے اور اپنے سجاتیوں (بھائیوں) کے لیئے شانتی اور امرت کی برشا اسی مرت لوک میں لاسکیں -

وواہ مرکب ہے دو شبدوں کا - وی (वि) بمعنے وشیش اور واہ (वाह) بمعنے لایا جائے یا لایا گیا - پس بواہ اس کاریہ کو کہتے ہیں - جسمیں وشیش نیموں سے لایا جاوے بواہ شبد ہی جتلا رہا ہے - کہ وہ سادھارن نیم جو کہ سب سنسکاروں کی جان ہیں - بواہ سنسکار کے لیئے کافی نہیں - اور ساتھ ہی اسکے یہہ بھی جتلاتا ہے - کہ سنسکار کے کل سمبندھ ہو...

نوٹ: لفظ اسام توام ہے - اسلیئے آئندہ بواہ لکھیں گے تاکہ ہر سادھارن کی سمجھ میں آجاوے

یہہ سمبندہ شرومنی ہے۔

سنسار کی رچنا میں گہری درشٹی ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ باوجود ظاہری شمار پیچیدگیوں کے یہہ جگت دیرگھہ درشیوں کے لیئے سادگی کا نمونہ ہے۔ ستھول درشٹی سے جہاں ہم نے منشیہ اور پشو سے پشو تک کو ہم تمیز کرتے تھے۔ وہاں سوکشم درشٹی کے ڈالتے ہی بھوگتری اور بھوگیہ۔ کیول دو پرکار کی شکتیاں ہی کام کرتی ہوئی ہیں پرتیت ہوتی ہیں۔ اسمیں سندیہہ نہیں کہ زمانہ موجودہ کے سائنس والوں نے سنسار کو حد سے بڑھکر پیچیدہ ثابت کرنے کی کوشش کی لیکن پیچیدگی کی تلاش میں چلتے چلتے انہیں سادگی کا ثبوت ملا اور پھر انہیں اقرار کرنا پڑا۔ کہ سب پیچیدگیاں منش کرت ہیں۔ اور اسلیئے جبتک کہ حالکی پیچیدہ تہذیب کو زمانہ گزشتہ کی سادہ زندگی سے تبدیل نہیں کیا جاتا۔ تبتک سنسار جوکہ واستو میں سکھہ کا سادھن بنایا گیا تھا دکھہ ساگر ہی بنا رہیگا۔

ہم بتلا رہے تھے کہ سنسار کے کل انتظام میں بھوگتری اور بھوگیہ دو پرکار کی شکتیاں کام کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ یہہ شکتیاں ایک دوسرے کے مخالف کام نہیں کر رہیں بلکہ ایک کی دوسری سہایک بنی ہوئی پرسپر ایک دوسرے کی کمی کو پورن کرتی ہیں جہاں بھوگیہ شکتی کو وناشک سوت سے بچانے کے لیئے بھوگتری شکتی اُسے ہلاتی رہتی ہے۔ وہاں بھوگتری کو ستھر رکھنے کے لیئے بھوگیہ شکتی اُسکی بھینگم چال کو روکتی ہے۔ اسلیئے اگر ان میں سے ایک کو پرشارتھہ کہیں تو دوسری کو شانتی کہہ سکتے ہیں۔ اگر ایک کو بدھی کہیں تو دوسری کو پریم کہہ سکتے ہیں۔ کیا ہم ان شکتیوں کو سنسار میں جدا جدا مجسم مانتے ہیں؟ کیا ہمارا یہہ مطلب ہے کہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوکر یہہ شکتیاں کام کرتی ہیں؟ ہرگز نہیں! جس طرح پانچوں جڑ تتو ارتھات پرتھوی جل وایو اگنی اور آکاش جوکہ کیول گندھ رس سپرش روپ اور شبد گن والوں کے جدے جدے نام ہیں اپنی خالص حالت میں جدے جدے کہیں بھی نظر نہیں آتے۔ بلکہ جس پدارتھہ میں ایک تتو کا گن وشیش پرتیت ہوتا ہے وہی نام اُس پدارتھہ کا رکھہ لیتے ہیں۔ اسی طرح گو بھوگتری اور بھوگیہ دونوں شکتیاں ایک سے دوسری کبھی جدا کام نہیں کرتی تاہم جس پران دھاری میں جس شکتی کی وشیشتا دکھائی دیتی ہے۔ اُسکے ساتھہ اسی شکتی کو منسوب کرتے ہیں۔

اسی نیم کے مطابق چیتن سرشٹی میں نر اور مادہ کی حالت ہے۔ منشیہ سرشٹی میں بھی جس سے کہ اس مضمون کا گہرا سمبندھہ ہے۔ یہی نیم کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ یدی پرش کو بدھی کا نمونہ مانیں تو ستری کو پریم کا کوش ماننا پڑتا ہے۔ یدی پرش کو دماغ مانیں تو ستری کو دل ماننا پڑتا ہے۔ لیکن کیا اس کتھن سے یہہ مراد ہے کہ ستری میں دماغ اور بدھی کا ابھاؤ ہے؟ یا یہہ کہ پرش پریم اور ہردے سے شونیہ ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ مطلب یہہ ہے۔ کہ جہاں پرش میں بدھی کی وشیشتا ہوتی ہے۔ اور پریم کی سادھن کوٹی کو وہ آچھادت کیئے رہتی ہے۔ وہاں ستری کے اندر پریم کا ہی راجیہ دکھائی دیتا ہے۔ ستری اور پرش کے اندر یہہ دونوں مختلف طاقتیں ایک دوسرے کی مخالف کام نہیں کرتیں۔ بلکہ ایک سے دوسری کو مدد ملتی ہے۔ ان دونوں کے گنوں کا بھید ہی انہیں ایک دوسرے کی طرف آکرشت کرتا ہے۔ پس ایشور نیم ہی ہمیں صاف جتلا رہا ہے کہ ستری کو پرش اور پرش کو ستری کی ضرورت ہے۔ ایک کے بنا دوسرا مکمل زندگی بسر نہیں کرسکتا۔ سنسار روپی اتھاہ سمندر سے پار اُترنے کے لیئے دونوں کا میل ضروری ہے۔

بواہ کا ادیش

پرم آتما کی وچتر رچنا۔ اور اسمیں ڈھونڈنے ڈھونڈنے پرماتما کے سوابھاوک سچ گن ہمیں بتلاتے ہیں کہ پرادیکار ہی ایک ماتر سکھہ کا سادھن ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں پرم آتما سکھہ سروپ ہیں۔ وہاں سوبھاؤ سے ہی پروپکار کا گن بھی اُنمیں موجود ہے انت جگت کی رچنا اور اسمیں جاری دل اور سکھوں کی پرشا بتلا رہی ہے۔ کہ مرتبہ پرسوارتھہ آنند سوروپ کا گن ہے۔ اور پھر پورن وشواس ہو جاتا ہے۔ کہ دکھیا کی جگہہ سکھہ آنہیں سکتا۔ جب تک کہ پروپکار میں منشیہ رت نہ ہو جاوے لیکن پروپکار منشیہ کا سوابھاوک گن نہیں ہے یدی شکشا ٹھیک ہو۔ تو منشیہ اعلیٰ درجہ کا پروپکاری سجن بن سکتا ہے۔ اور یدی شکشا ہی غلط ہو۔ تو وہ دُراچاری درجن بھی بن سکتا ہے۔ پس پروپکار کی بھی اُسے سرشٹی کے آدھین اسی طرح شکشا ہونی

جاہیئے تھی۔ جس طرح کہ اور ضروریات کی اب دیکھنا یہہ ہے کہ آیا پرماتما کی طرف سے ہمیں کیا شکشا ملتی ہے۔ اس شکشا کے لیئے جہاں ہمیں ایک طرف پرماتما کے اپدیش روپی وید کی امرت دھارا کا پان کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں دوسری طرف اُسکے بیرونی اظہار یعنے جگت کی بناوٹ کے اندر بھی تفتیش کرنا لازمی امر ہے۔ وید جہاں ہمیں

मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि
भूतानि समीक्षामहे॥

کاہیش دیتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں کہ پران دھاری (جاندار) ماتر کو متر کی نگاہ سے دیکھو۔ وہاں نر ناری۔ پشو اور پکشی کے لیئے سمان وایو جل آدی کی رچنا کر یا پی اور سنیہ آتماؤں کے لیئے سمان موقع دکھوں سے چھوٹنے کا دے پرماتما بتا رہا ہے۔ کہ پراوپکار کی عادت ڈالو تاکہ تم بھی پیراگون کر کے میرے شانتی دھام میں پہونچنے کے ادہکاری ہو سکو۔

نیچر منشیہ کی الہامی کتاب ایک ایسی دانتہ ہے جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ اس سنسار میں سرو سادھارن ایک دم سے کسی خیال کو بھی جذب نہیں کر سکتے۔ اور ویدی وہ خیال سوکشم اور گمبھیر ہو تو پھر اُسکے ٹھیک طور پر سمجھنے کے لیئے بیرونی درشٹانتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ہم الپ جیوا اپنی اس کمزوری کو پرماتما سے شکشا پا کر کسیقدر سمجھنے لگ گئے ہیں۔ تو اسمیں کلام نہیں کہ سروگیہ پرماتما اس راز سے بخوبی واقف تھا۔ ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ پرم پتا نے یہہ دیکھ کر کہ ہم اگیان میں پھنسے ہوئے انسان اُسکی سوکشم آواز کو سُننے کے لائق نہیں رہتے۔ ستری اور پرش کو سینکھی سرشٹی

اُتپن کرنے کا ذریعہ بنایا۔ اور بچپن میں نئے اُتپن جیو کی حالت ایسی بنائی کہ سنسار کو ماتا اور پتا کو پروپکار کا پہلا سبق حاصل ہو۔ رشیوں اور مہاتماؤں کے دل سے نکلی ہوئی پرارتھنائیں اور ابھلاشا سے بھری ہوئی گمبھیر سنستی کی دھارائیں اکثر حیرت میں ڈالا کرتی تھیں۔ ہم سنستی روپی دھنیہ باد کا مطلب نہ سمجھ کر بعض وقت حیران ہوتے تھے۔ لیکن جب سے بواہ کی مہما ہمیں ویدوں اور رشی دالیوں کے دوارا ودت ہوئی۔ اور ہم نے دیکھا کہ پرماتما نے ہماری شکشا کے لیئے ہم الپہ جیووں کو سرشٹی کی اُتپتی کا سلسلہ قائم رکھنے کے لیئے اپنے ستھاپن (قائم مقام) کا ادہکار دیا۔ اُسوقت سے ہمارا دم سوم اُسکی ستتی میں محو ہونا چاہتا ہے۔ ابھی اُسوقت اس زبردست پریم کا راز کھلا۔ جو کہ قدرتی طور پر پرش کو ستری اور ستری کو پرش سے سوبھہ اوتھا میں ہوتا ہے۔ ہمیں اسوقت اپنی گزشتہ مورکھتا کا گیان ہوا۔ جسکے باعث کہ ہم ستری پرش کے پرسپر پریم کو میتھنی (حیوانی خواہش پورا کرنے کا محرک سمجھتے تھے۔ ماتا اور پتر کا پریم۔ بھائی اور بہن کا پریم۔ متر سے متر کا پریم۔ سب کے سب ہمنے اس سنسارک تجربے میں دیکھے۔ لیکن الترویہ نیم کا پالن کرتے ہوئے پتی اور پتنی کا پریم جس پروپکار کی شکشا دیتا ہے۔ وہ کچھہ بات ہی نرالی ہے۔ ہاں جس طرح ہم جیوا گیان میں پھنسکر اپنی دیگر فرائض کو بھول سکتے ہیں۔ اسی طرح اودیا اندھکار میں پھنسکر اس پوتر سمبندھ کو بھی اپنی موت کا سامان بنا سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے دُراچاروں کے

باعث آدرش میں کچھہ فرق نہیں آ سکتا بس الغرض یہہ نیم ہمیں شکشا دیتا ہے۔ کہ ویشیش نیموں سے ستری اور پرش کا پرسپر سمبندھ اسلیئے جوڑا جاتا ہے۔ ارتھات اُنکا بواہ اسلیئے کرنا چاہیئے کہ

(۱) وے سرشٹی اُتپتی کا سلسلہ بدستور جاری رکھتے ہوئے سنتان کی پرورش میں پراوپکار کا ابتدائی گیان اور تجربہ حاصل کریں۔

(۲) وے اس پراوپکار کے دائرہ کو اپنے پریوار سے آگے بڑھاتے ہوئے مہاتماؤں کے اس قول پر عمل کرنے کے لائق بنیں کہ

अयं निजः परो वेति गणना
लघुचेतसाम्। उदारचरिता
[illegible] [illegible] कुटुम्बकम्॥

ارتھ "یہہ اپنا ہے۔ یہہ بیگانہ ہے۔ یہہ تنگدل آدمیوں کا وچار ہے۔ فراخدلوں کے لیئے سدا جگت ہی ایک کُٹمب ہے"

(۳) ستری اور پرش آتما سے آتما کا میل کر کے ایک دوسرے کو بل اور سہارا دیتے ہوئے پرماتما کی آگیا پالن کرتے ہوئے ہاتھہ میں ہاتھہ دیئے مکتی دوار تک پہونچیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے بیان کیئے ہوئے اس آدرش پر بہت سے اعتراض اُٹھائے جائینگے۔ اور اسپر ناقابل عمل ہونے کا دوش لگایا جائیگا۔ لیکن ہمارا پرشن یہہ ہے۔ کہ ناقابل عمل کسکو کہتے ہیں؟ ایک چوروں کی بستی میں سچائی کا اپدیش ہونے پر یہہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ اپدیش ناقابل عمل ہے کیونکہ کیئے؟ چوروں کے لیئے لیکن چونکہ صدہا لوگ سچائی پر عمل کرتے ہیں۔ اسلیئے وہ اپدیش ناقابل عمل نہیں ٹھہرتا۔ بلکہ صاف ثابت ہو جاتا ہے

ایڈیٹوریل نوٹس

دھن ہیں وے یوگی جن جو پربتوں کی کندروں میں بیٹھے ہوئے جیوتی سروپ پرماتما کے دھیان میں مگن ہیں۔ دھن ہیں وے اِیشور کے سیچے پُتر جو پراننی ماتر کو مِتر درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ دھن ہیں وے امرت پُتر جو تن من دھن سے اِیشوری گیان کے ودیتہ بھنڈار وید ودیا کا پرچار کرنے میں تت پر ہیں۔ دھن ہیں وے سجن جن جو بھارت کنیاؤں کی ہیں۔ ادھیتا پر انسو پات کر رہے ہیں اور انکے ادوہار کے لیئے کٹی بدھ ہیں۔

پرنتو دھکار ہے سنسار کے داسوں پر کہ جن کے من میں یہہ کلپنا ہوتی ہے۔ "ایک رمنیہ اُدیان کے مدھ میں ایک سنگ مرمر کا حوض بنا ہوا ہو۔ جو جل سے لبالب بھرا ہوا ہو۔ اُسکے تٹ پر ایک سندر ناری کے گلے میں ہاتھ ڈالے ہوئے کھڑے ہوں۔ وہ اپنے ہاتھ میں سے ہمیں مدرا کے پیگ بھر بھر پلا رہی ہو۔" ہائے اِسی پرکار کے ملین سنکلپ وکلپوں میں ہمارے جیسے سنسار کے وشیوں میں پھنسے ہوئے پُرشوں کی آیو کشین ہوتی چلی جاتی ہے۔ دیا بھنڈار پربھو ہم پر کرونا کرو۔ آپکی کرپا سے ہمارا من شبھ وچار کرنیوالا ہو۔

مدراس کی گزشتہ سوشیل کانفرنس میں "ودھوا وِواہ" کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسٹر ویدمورتی مودولی نے جو منوہر وکتریتا کی تھی اسکا ایک ایک شبد وچار کے لائق ہے۔ مسٹر مودولی نے کہا کہ یہہ خیال بڑا نقصان دہ ہے کہ ایک انسان کی پبلک زندگی کا اسکی پرائیویٹ زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ہم کیونکر یقین کر لیویں کہ ایک انسان جو اپنے نج کے بیوہاروں میں اشدھ اور دُشٹ سوبھاؤ ہے۔ وہ زیادہ عرصہ تک اپنی پبلک زندگی میں ایماندار رہ سکیگا۔ لائق لکچرار نے اِس امر واقعہ پر افسوس ظاہر کیا کہ ہمارے دیش میں بواہ کے آتمک سمبندھ کی پابندی صرف استری جاتی پر ہی لازمی سمجھی جاتی ہے۔ جہاں ایک غلطی کے شبہ کی بدولت غریب استری کے برخلاف ظلم و ستم کا انجن تیز کیا جاتا ہے۔ وہاں دُراچاری پُرش کے لیئے ایک کلمہ بھی ملامت کا نہیں نکلتا۔ مسٹر مودولی نے اِس بات پر بڑا زور دیا۔ اور جو اظہار خوشی کہ انکی پرجوش تقریر کے وقت بیان کیا جاتا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ سوشیل کانفرنس کے ممبروں نے انکے ساتھ پورا اتفاق کیا۔ لیکن یہہ ہمارے دیش کے آچار کی اسوقت بڑی ہین اوستھا ہو رہی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جہاں جالندھر کے ضلع میں دو بائیں ایسی دیویاں موجود ہیں۔ جنہیں صرف شک کی وجہ پر برادری نے اُنتج سے بھی بدتر قرار دیا۔ اور اُنکے ساتھ ظالمانہ سلوک کیئے وہاں اسی ضلع کے پاس کا رہنے والا ایک شخص موجود تھا جسنے کہ اپنی بہن اہ! اپنی حقیقی بہن! کو کلنکت کیا۔ اور پھر بھلے مانسوں کی سوسائٹی میں شامل ہے۔ ہر ایک برادری کا چودھری اُسکی خاطر کرتا ہے۔ ہمارے شہر میں بھی بہت سے ایسے پُرش موجود ہیں۔ جنکے دُراچرن ضرب المثل ہیں۔ جنکا نہ کیول رشتہ دار عورتوں سے بیبھچار کرنا ثابت ہو چکا ہے۔ جنہوں نے ایک نہیں دو نہیں چار چار بھلے مانس گھروں کی عزت خاک میں ملانے کے سارٹیفکیٹ حاصل کیئے ہوئے ہیں۔ لیکن شوک کہ انکی عزت ہماری سوسائٹی کی نظروں میں ایشور بھگتوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ ہمارے ناظرین اپنے اپنے ستھانوں کے حالات پر ایک ایک سرسری نظر بھی ڈالیں گے۔ تو انہیں ہماری تحریر کی سچائی کو قبول کرنا پڑیگا۔ پیارے بھائیو! آپ اپنے گزشتہ اعمال کی پڑتال کرو۔ اور پھر جواب دو کہ جن معمولی غلطیوں کی بدولت استریوں نے تمہارے ہاتھوں سے بے حد دکھ برداشت کیئے ہیں۔ اُنسے کہیں بڑھ کر جرموں کے لیئے کیا آپ نے کبھی اپنے ہمجنس مردوں کی عزت کو ایک انچ بھی گھٹایا ہے؟ پُرش اور استری دونوں کا ملکر گرہستھ آشرم بنتا ہے۔ کیا بد پُرش اپنے ناپاک عمل سے گرہستھ روپی سوچھ دھام کو گندہ نہیں کر سکتا۔ یہہ تو سادھارن ستری پُرشوں کی دشا ہے لیکن جو پُرش کہ دیش سدھار کا دعوی کریں ریفارمر کہلا کر بڑی ذمہداری کا بوجھ اُٹھانے کا وعدہ کریں۔ اُنکے دُراچار نہ کیول اُنہیں کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ بلکہ دور دور تک اپنا عمل پہونچاتے ہیں۔

پیارے ناظرین! آپ بڑی گمبھیرتا سے برت پتی پرماتما کو ساکشی سمجھ کر دڑھ پرتگیا کرو۔ کہ آپ کسی پُرش کی عزت نہ کرو گے۔

اگر اس کے آچرن شدھ نہیں ہیں۔ وہ آچاری نہ دیش بھگت ہو سکتا ہے نہ دہرم پریمی۔ جنہوں ذاتی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھا وہ پبلک ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں کب ثابت قدم رہ سکتا ہے۔

لاہور آریہ سماج کا منظور کیا ہوا ایک

بڑا ضروری رزولیوشن ہمارے گزشتہ نمبر میں شایع ہوا تھا۔ اس رزولیوشن کا مطلب یہہ تھا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی معرفت ایک رجسٹر کھولا جاوے جسمیں کُل اُن لوگوں کے نام درج ہوں۔ جو کہ ویدک ریتی سے پورن یوا اوستھا میں بواہ کرانے کا پرن دھارن کرنا چاہیں۔ ہمارے ناظرین بھولے نہیں ہونگے۔ کہ ۱۹۰۸ء کے خاتمہ پر ہمنے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں تحریک کی تھی۔ کہ ایک رجسٹر تیار کیا جاوے جسمیں ہر آریہ پُرش کی سنتان کے حالات درج رہیں۔ یہہ رجسٹر ہر سال شایع کر دیا جایا کرے تاکہ آریہ پُرشوں کو آپس میں رشتے ناطے کرنے میں سہولت ہو۔ جسوقت یہہ سوال سبھا میں پیش ہوا ہم سوکیت کی طرف چلے گئے تھے اور سبھا کے ادہویشن کا نوٹس نہ ملنے کے باعث جلسہ میں شریک نہ ہو سکے۔ سبھا میں یہہ تجویز گر گئی۔ اور اُسوقت کے اُپ منتری جی نے سبھا کا رزولیوشن اپنے حاشیہ کے ساتھ اخباروں میں شایع کرایا خاص وجہ نامنظوری کی یہ دی کہ آریوں کو فراخ دایرہ بواہ کے لئے بنانا چاہیئے۔ اور اپنی کنیاؤں کا بواہ پورانک خاندانوں میں کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری کنیائیں پریوار کے پریوار آریہ بنا سکیں۔ اسکے بعد کچھہ ایسی

حالت رہی۔ اور پے درپے اس قسم کے نئے اور مشکل سوالات سامنے آن کھڑے ہوئے۔ کہ اسپر وچار نہو سکا۔ ہماری رائے میں لاہور آریہ سماج کا رزولیوشن ایک عملی طریقہ ہے جو بہ کے بڑے بھاری اصول کی تعمیل کرنیکا بتلاتا ہے جو ہم نے بتلایا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر آریہ پُرش اس خیال سے اپنی سنتانوں کے ناطے چھوٹی عمر میں کر دیتے ہیں۔ کہ اُن میں آیندہ کی وقتیں برداشت کرنیکی طاقت نہیں ہوتی۔ اگر رجسٹر مجوزہ لاہور آریہ سماج کھلجاوے تو اوشواس کا ایک بڑا بھاری کارن دور ہو جاوے اس خیال کے مخالف ہماری رائے میں کوئی بھی آریہ پُرش نہیں ہو سکتا۔ البتہ وہ لوگ جو امید رکھتے ہیں۔ کہ کسی خاص مطلب کے لیئے یہہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ امید رکھتے ہیں کہ موجودہ آریوں کی سور کھا کنیائیں تعلیم یافتہ ناستکوں کو آریہ بنا سکیں گی اگر اس خیال کی مخالفت کریں۔ تو کوئی تعجب نہ ہوگا۔

ہم آشا رکھتے ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور آریہ سماج کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے بہت جلد اس ضروری وشئے میں عملدرآمد کریگی۔

شمشان بھومی میں کھوپری

شمشان بھومی کے پرانت بھاگ میں ایک کھوپری دانت نکالے ہوئے وایو بہرنے کے کارن کھنکھاتی ہوئی مانو سنسارک وشئیوں سے اندھے پُرشوں کے وہاموہ جال پر ہنس کر کہتی ہے۔ "تمہارا وہ چاندسا مکھڑا کیا ہوا تمہارے وے مدھور ہونٹ کہاں ہیں؟ تمہارے وہ مرگ نین کہاں گئے۔؟ تمہاری مدھر باتیں کہاں گئیں۔؟ تمہارے سوگندھت کالے گھنگھریالے بال کہاں گئے۔؟ کام دیو کے دھنش کی نیائیں ٹیڑھی بھوئیں مٹکانا کیا ہوا۔

میسور راجیہ کے ادھی پتی کی بیوقت موت کا حال سنکر کون بھارت نواسی ہے۔ جس کا ہردا کمپایمان نہیں ہوا۔ وہ کونسا دیش بھگت ہے جو خون کے آنسو نہیں لایا اس نوجوان مہاراجے نے اپنی چھوٹی سی عمر میں ہی ریاست کو انصاف اور معقولیت کا نمونہ بنانے کی کوشش کی تھی علاوہ بہت سی راج نیتک اصلاحوں کے اس سہردے پُرش نے ستریوں کی حالت پر بخوبی غور کیا اور اُن کو ودیا بھنڈار سے نکالنے کے لیئے ایک بہتری مہاودیالہ قایم کیا۔ جو بڑی ترقی پر ہے۔ سورگباشی مہاراجہ بڑے ملنسار اور ابھمان رہت تھے۔ اور سچے دیش بھگت تھے۔ جہاں کہیں جاتے تھے تعلیم یافتہ لوگوں کے ملنے کے لیئے انکا دربار کھلا رہتا تھا۔ دو تین مہینوں سے سوامی وشیشورانند اور برہمچاری نتیانند جی کے میسور تشریف لیجانے پر انکی رُچی دہرم کی طرف بڑہ چلی تھی۔ ان پرسدھ آریوپدیشکوں سے ملکر مہاراجہ صاحب نے دہرم کی بزرگی کو محسوس کیا اور اسلیئے ویدک سبھا قایم کراکی خود اسکے مربی بننا سویکار کیا۔ لیکن شوک کہ دہرم بھومی میں ابھی ایک بھی عملی قدم نہ رکھنے پائے تھے۔ کہ کال نے آن گھیرا

یہہ کال کا چکر بھی چتر گھٹتا ہے۔ منشیہ ایک پل اپنا نہیں کہہ سکتے۔ اس سرائے فانی میں بستر بروقت بندھا ہوا رہنا چاہیئے۔ نہ معلوم کس وقت کال کوچ کا نقارا بجا دیوے۔ سورگباشی مہاراجہ کے یوراج کے لیئے گورنمنٹ برطانیہ نے گدی نشینی کا حکم دیدیا ہے۔ اور چونکہ دیوان سر سیتا رام جی اپنے جنکے اتم پورشارتھ اور اسولیہ سکشا کا نتیجہ سرگباشی مہاراجہ کے اعلیٰ عمل تھے۔ اب تک ریاست کی باگ اپنے ہاتھ میں لیئے ہوئے ہیں۔ اسلیئے امید پڑتی ہے۔ کہ ورتمان مہاراجہ کی نابالغی کی حالت میں بھی انتظام ریاست ترقی ہی کریگا۔ اور اگر دیوان بہادر کے جیون کا اثر نابالغ مہاراجہ پر پڑتا گیا۔ تو ہمیں امید رکھنا چاہیئے۔ کہ یہہ ریاست کسی نہ کسی وقت ویدک دھرم کی ترقی کا ذریعہ بن سکیگی۔

مراسلے

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ شام لال نندوانی۔ آپ جب تک کہ کل مضمون نہ بھیجیں چھپنا شروع نہیں ہو سکتا ایسا نہ ہو کہ مضمون ادھورا ہی شائع ہو جاوے

ایڈیٹر ہو

جادو وہی جو سر پر چڑھ کے بولے

گذشتہ سے پیوستہ

لالہ صاحب۔ ناظرین میری یہہ دلی خواہش رہی ہے کہ ریاست میں آریہ دھرم پھیلے اور افسوس کا مقام ہے کہ مہاراجہ صاحب جیسے لائق مددگار ہونے پر بھی لوگ کچھ کام نہیں کرتے وغیرہ۔

نویدن۔ آپکی دلی خواہش چاہے کچھ ہی کیوں نہ رہی ہو۔ مگر ہمیں ذرا بھی سندیہہ نہیں۔ کہ آپ نے دھرم پرچار کی دھن میں اپنے جودھ پور کے سکھا سنے کو ہمیشہ کے لیئے بگاڑ دیا۔ بیشک مہاراجہ صاحب آریہ سماج کے پورے عقیدتی اور سچے بھگت تھے مگر شوک کہ آپ نے اپنی کارگزاریوں سے انکا دل گھٹا کر دیا۔ اور سوامی جی کی بھگتی بھی کم کر دی آپ ہی انصاف فرماویں کہ جب سے پرکاشانند جودھ پور گیا ہے۔ ریاست میں آریہ دھرم کا پرچار کسقدر ہوا ہے۔ یہہ ہم بھی سویکار کرتے ہیں۔ کہ اگر پرکاشانند مانس پرچار کی دھن کو چھوڑ کر آریہ دھرم کے پرچار میں یتن کرتا اور مہاراجہ صاحب سے کہہ کر اوتم اوتم اپدیشک پرچار کے لیئے نیت کرواتا تو ضرور وہ آریہ سماجوں کی سر اہنیہ سیوا کر سکتا تھا۔ پرنتو شوک کہ مانس پرچار کی دھن نے کچھہ نہ کرنے دیا اور الٹی ہانی کی۔

لالہ صاحب۔ کالج کمیٹی کے لیئے نام نیت کرنے سے پہلے راجہ کی اور سے یہہ لکھا جانا اوشیک ہے۔ کہ ہمارا روپیہ جودھ پور سماج کو کریڈٹ ہو۔

نویدن۔ ناظرین! مندرجہ بالا الفاظ آریہ سماجوں کے اول نمبر کے مہاتما کی قلم سے نکلے ہوئے ہیں۔ ان کو بار بار بغور پڑھیں اور سچ بتلاویں۔ کہ کیا آریہ سماجوں کے لیئے شرم کا مقام نہیں ہے۔ کہ ان کا اول شرینی کا مہاتما اسقدر صاف باطن اور لنگلیٹ ہے۔ کہ اس معاملے کی اصل حقیقت اس طرح پر ہے۔ کہ جب کالج کا ڈیپوٹیشن جودھ پور میں گیا تھا۔ تو مہاراجہ صاحب نے خود کئی ہزار روپیئے کالج کو دان دیئے تھے۔ جب کالج کمیٹی میں مانس پرچارکوں کو بھرتی کر کے اپنا سکہ جمانے کی پالیسی پر عملدرآمد ہونا آرمبھ ہوا۔ تو لالہ منشی رام جی نے پرکاشانند کو لکھا۔ کہ تم مہاراجہ صاحب سے یہہ لکھوا کر بھجوا دو کہ جو روپیہ ہم نے کالج کو دیا ہے وہ جودھ پور سماج کی طرف سے جسکی نہ ہی کوئی انتر نگ سبھا تھی اور نہ ہی کبھی آج تک کوئی نیم پوروک کارروائی ہی ہوئی سمجھا جاوے۔ جب مہاراجہ صاحب ایسا لکھدیں تو پھر آپ جودھ پور سماج کے منتری کی طرف سے ایک پتر سکرٹری کالج کمیٹی کے نام بھجوا دیں۔ کہ جودھ پور سماج لالہ پورن چند وکیل اور پنڈت امرناتھ جی کو منیجنگ کمیٹی میں اپنے پرتی ندھی نیت کرتی ہے۔

لالہ صاحب۔ ناظرین میں نے بھی کم و کاست آپکے سامنے پتر پیش کر دیا ہے۔ وغیرہ۔

نویدن۔ ناظرین ہم نے لالہ منشی رام جی کی غلط بیانیوں اور چالاکیوں کی واقعات کی بنا پر تردید کر دی ہے۔ اور جو انہوں نے چار پانچ استھان پر تبدیلیاں کی ہیں۔ انکی اصلیت بھی ظاہر کر دی ہے۔ اب آپ کا یہہ فرض ہے کہ آپ ان کارگذاریوں کا پورا پورا نوٹس لیں۔ اور ان سے درخواست کریں کہ وے یدی چاہتے ہیں کہ انپر کسی قسم کا حرف نہ آسکے۔ تو نڈر ہو کر سب پتر جو کہ انہوں نے پرکاشانند کی طرف آج تک لکھے ہیں بلے کم و کاست چھپا دیں۔ کم از کم دوسرا پتر کل کا کل

تو ضرور ہی مدد فرماویں۔ تا کہ ہماری کارروائیاں اور بناوٹ سبھوں پر ظاہر ہو جاوے۔ ہم خوبی سے کہتے ہیں کہ دوسرے پیپر کا ایک ایک شبد ست ہے۔ اور لالہ منشی رام جی کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اسکو اسّت ثابت کریں۔

ویدک دھرم کا سیوک
ذریعہ چند ودیارتھی

ٹپالہ

سری یُت مہاشے اڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک۔ نمستے۔ ممنون ہونگا مضمون کو اپنے اخبار میں تھوڑا سا جگہ مرحمت کر کے کرتارتھ کیجئے گا۔ بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کو بوقت ۴ بجے شام کے نگر کیرتن معہ انگریزی باجہ و جھنڈی ہائے سے ہری ہوم نام سے ہوا۔ اور باہر کے مہاشیوں نے جو کرپا کی شامل نگر کیرتن ہوئے۔ منددجہ ذیل تھے۔ ماسٹر آتما رام صاحب سکرٹری پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پنڈت آریہ منی جی۔ پنڈت رام رتن جی صاحب۔ پنڈت گنپتی جی صاحب۔ پنڈت راجہ رام جی صاحب بھائی جگت سنگھ صاحب۔ پنڈت دیو دت صاحب لالہ تیلو رام صاحب۔ لالہ بسنت رائے صاحب بتاریخ ۳۱ دسمبر۔ صبح کے وقت ہون ہوا بعدازاں بھجن گائین ہو کر پنڈت راجہ رام صاحب نے اوپاسنا واد پر اُپدیش دیا۔ اور پنڈت گنپتی جی صاحب نے ایشور وشے پر ویاکھیان نہایت عمدگی سے بذریعہ پرمانوں کے دیا۔ بعدازاں بھجن لاولی نے پنڈت رام رتن صاحب اوپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بہت دلچسپی سے سامعین کو پرسن کیا۔

آرتی ہو کر صبح کا جلسہ برخاست ہوا۔ بعد دو پہر کے ۲ بجے سے بھجن ہو کر پنڈت سری رام جی صاحب کا مون وشے پر ویاکھیان ہوا۔ بعدازاں بھائی جگت سنگھ جی نے مہاتما دیال کے جیون پر۔ بعد ہمارے لائق لکچرار سر دمنی پنڈت آریہ منی جی۔ گو آپنے بہت تھوڑی دیر ویاکھیان دیا۔ کیونکہ پنڈت جی صاحب درد گردہ سے بیمار تھے۔ اور پھر پریذیڈنٹ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ایک تار اُسی وقت واسطے شاستر ارتھ کے آ گیا تھا۔ پنڈت جی نے جلد لکچر ختم کر کے جانیکا ارادہ کیا۔ بعدازاں ایک دوسرے لائق لکچرار جنکی فصاحت بیانی نے کل سامعین جلسہ کو ایک جادو کا سا عالم بنا دیا تھا۔ وہ ماسٹر آتما رام صاحب سکرٹری پرتی ندھی سبھا پنجاب ہیں۔ اُن کا ویاکھیان دیش اُنتی پر ہوا۔ انکی طرز بیانی نے کل حاضرین جلسہ کو ایسا محو کیا۔ کہ سب لوگ انکی لیاقت کی جو تعریف بیان کرتے تھے۔ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ اسکا بڑا ثبوت آپ صاحبان کے روبرو یہہ پیش کرتا ہوں۔ کہ ہمارے لائق فائق وقدردان علم جناب عبد الغفور خاں صاحب جج ہائی کورٹ ریاست پٹیالہ انکی طرز بیانی عش عش سناتے تھے۔ اور نہایت تعریف ماسٹر صاحب کی لیاقت کی فرماتے تھے۔ دوسرے یہہ کہ دوسرے روز کے واسطے اخیر میں لکچر کہنے کے لئے سفارش کی تھی۔ گو خانصاحب بباعث علیل ہونے طبیعت کے دوسرے روز شامل جلسہ نہ ہو سکے۔ بعدہ بھجن و آرتی کے جلسہ برخاست ہوا۔ بتاریخ یکم جنوری آٹھ بجے صبح سے بعد ہون کے جلسہ شروع ہوا۔ اول بھجن گائین کیئے گئے۔ بعدازاں پنڈت رام رتن جی صاحب نے اپنا بڑی شانتی پوربک

کرائی۔ بھجن ہو کر ویاکھیان شروع ہوئے۔ اول پنڈت گنپتی جی نے آریہ سماج کے اصولوں پر ویاکھیان نہایت عمدگی سے دیا۔ بعدازاں پنڈت جانکی رام صاحب نے بھی اسی وشے پر ویاکھیان دیا۔ انکے بعد پنڈت رام رتن صاحب نے لاولی بھجنوں سے کل سامعین کو خوش کیا۔ بعد آرتی کے جلسہ صبح کا برخاست ہوا۔ دوپہر کو دو بجے بھجن ہو کر سالانہ رپورٹ سنائی گئی۔ اور پنڈت راجہ رام صاحب نے ودیا وشے پر ویاکھیان نہایت پُر زور دیا۔ بعدازاں ماسٹر آتما رام صاحب کی جادو بھری تقریر ہوئی۔ آج بہ نسبت پہلے روز کے آپکے ویاکھیان تعریف سنکر حاضرین بہت کثرت سے تھے۔ یہاں تک کہ لوگوں کا ہجوم کا ہجوم کھڑا تھا۔ آپکی پر معنے تقریر منش کے جیون پر شروع ہوئی۔ آپ جنابنے بخوبی دکھلایا کہ بلا ویدیا کے منش کا ادھار ہونا مشکل ہے۔ زیادہ طول بیانی انکے ویاکھیان کی کہاں تک کرتا جاؤں مجھہ کو خوف ہے کہ شاید اڈیٹر صاحب طول عبارت کو دیکھہ کر مضمون کو مدد نہ کریں۔ اسواسطے مختصر طریق سے عرض کیئے بغیر رہا بھی نہیں جاتا۔ تاریخوں کے حوالہ جات اور بڑی بڑی بھاری علمانہ نظیروں سے ثابت کر دکھلایا کہ وید پرچار ہی سے منش کا جیون سپھل ہو سکتا ہے۔ بعد آرتی کے سالانہ جلسہ خیر سے ختم ہوا۔ کسی طرح کا جھگڑا نہیں پڑا جلسہ میں کسی فنڈ کے واسطے اپیل نہیں کیگئی کہ شاید کسی قسم کا جھگڑا نہ ہو جاوے۔ کیونکہ انترنگ سبھا نے پیشتر ہی سے یہہ رزولیوشن پاس کر دیا تھا۔ کہ اینگلو ویدک کالج کے واسطے اپیل نہ کیا جاوے۔ چنانچہ ہمارے مہاشوں کرپا جی کو جھگڑا ڈالنے کی صورت پیدا کیئے بغیر چین نہ پڑی۔ کیونکہ وہ تو شروع جلسہ سے ہی دانت پیستے تھے۔ بلکہ بہت سی کارروائیاں بھی کیں یہاں تک کہ پنڈت راجہ رام صاحب کا لکچر دوسرے

روز اخیر میں تاریخ یکم جنوری کی شام جلسہ میں رکھنے کے لیے بہت کوشش کی گئی جسمیں انکی بہت سی چالبازیاں پوشیدہ تھیں۔ مگر عام لوگوں نے ماسٹر آتما رام صاحب کا لکچر اخیر میں رکھنے کے لیے کہا۔ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ ایسی ایسی خفیف باتوں سے۔ اور روک۔ روک سائی سے سوائے نفاق کے اور کیا حاصل ہوتا ہے۔ مگر ہمارے کلچرڈ مہاشوں کا یہہ ہی تو کور سترا ہے۔ اور انکے خیال میں یہہ تو بڑا بھاری دیش انتی کا مشن ہاتھ آیا ہے۔ پیارے سجنوں پٹیالہ سماج نے کسقدر سے رہت ہو کر دونوں طرف کے اوپدیشک بلائے تھے۔ اور نیز یہہ ہی موقعہ ہمارے کلچرڈ مہاشوں کے امتحان کا تھا۔ جسمیں وہ ادھورے اترے۔

کیونکہ چند ممبروں نے جو کارروائیاں بذریعہ اخبارات پڑھیں اور سنی تھیں۔ وہ چشم دید نظارا انکی آنکھوں کے سامنے سے گزر گیا اور پورا پورا ثبوت ممبران پٹیالہ سماج کو مل گیا کہ واقعی کلچرڈ مہاشہ اپنے کرتبوں سے ہرگز باز نہیں آتے۔ خواہ کتنا ہی دوسرا آدمی پیچھے کیوں نہ ہٹے۔ اور شانتی ہونیکے اوپائے کیوں نہ کرے۔ اب انکی کرتوتوں کا مختصر سا حال سنیئے چونکہ پٹیالہ سماج کا سالانہ جلسہ نہایت شانتی پوربک ختم ہو گیا تھا۔ اور کلچرڈ مہاشیوں کے دلوں میں دل ولے اٹھ رہے تھے۔ اور تو انکو کچھہ نہ سوجھی۔ یہہ ہی خلل ڈالنے والی چال چلی کہ بعد رخصت ہونے سب مہاشوں کے بھائی جگت سنگھ صاحب۔ پنڈت راجہ رام صاحب و پنڈت سری رام صاحب بعد میں ٹھہر گئے۔ اور تاریخ ۲۲۔ پوہ بروز جمعہ سپتاہک جلسہ آریہ سماج پٹیالہ میں بھائی جگت سنگھ صاحب و پنڈت آتما رام صاحب کے دیا کھیانوں کا ممبران سماج کے دلوں میں

اتساہ پیدا کیا۔ جو کہ سب کو بسر و چشم منظور تھا مگر جب دشہ دریافت کیا۔ تو ودیا دشہ رکھنے کو کہا۔ مگر جب ممبران سماج کو اس ودیا دشے سے اپیل کرنیکی بو آئی تو کہا گیا۔ کہ جلسہ سالانہ پر کوئی اپیل نہیں کیا گیا ہے۔ اور اسکا حاضرین جلسہ پر بہت عمدہ اثر پڑا ہے۔ اب بعد میں ختم ہونے جلسہ کے ایک خاص فنڈ یعنی اینگلو ویدک کالج کے لیئے اپیل کرنا نامناسب ہے ہر چند انکو سمجھایا گیا۔ بھلا انکا تو یہہ ہی مطلب تھا کہ کسی نہ کسی طریق سے ممبران سماج میں نا اتفاقی پھیلے۔ اور یہی انکی چال تھی۔ جو ممبران سماج سمجھہ گئے۔ غرض بعد بہت کشمکش ایک ممبر سماج نے بلا منظوری اور بلا دستخط پنڈت گوری دت صاحب شاستری پریذیڈنٹ و ماسٹر پربھو دیال صاحب سکریٹری و ماسٹر پرسرام صاحب اسسٹنٹ سکریٹری و خزانچی آریہ سماج کے نوٹس آریہ سماج کے اپنے نام سے لکھہ کر کہ بھائی جگت سنگھہ صاحب و پنڈت راجہ رام صاحب ودیا دشہ پر دیا کھیان دینگے۔ شہر میں چسپاں کرا دیے۔ ایسی کارروائی کو دیکھہ کر ممبران سماج نہایت حیرت میں ہوئے۔ خاصکر پنڈت گوری دت صاحب پریذیڈنٹ سماج۔ چنانچہ انہوں نے نہایت نمرتا سے کہا۔ کہ بلا دستخط منتری سماج کے نوٹس شہر میں چسپاں کرنے۔ اور بلا منظوری ممبران انترنگ سبھا دیا کھیان دلا کر اینگلو ویدک کالج کے لیئے بعد جلسہ کے اپیل کرنا بالکل بیقاعدہ ہے۔ چنانچہ پریذیڈنٹ صاحب کو یہہ جواب دیا گیا۔ کہ یہہ اپیل سماج کی طرف سے نہ کیا جاویگا بلکہ پنچ کے طریق پر یہہ کارروائی ہونے کی ہے اور آپ سے دو تین گھنٹوں کے واسطے سماج مندر

مانگ کر لیتا ہوں۔ اور ادھر ۲۲ پوہ کو شام کے جلسہ سنگھ سبھا میں جو بڑی دھوم دھام سے ہوا تھا سکریٹری سنگھ سبھا نے اپنی سبھا میں یہہ کہا کہ کل ۲۳ پوہ کو آریہ سماج میں دیا کھیان ہونگے چنانچہ منتری صاحب سنگھ سبھا نے بدیں الفاظ بیان فرمایا۔ کہ منتری آریہ سماج درخواست کرتے ہیں کہ کل آریہ سماج میں دیا کھیان ہونگے اب غور فرمائیے کہ اوپر میں بیان کر چکا ہوں کہ بلا اجازت پریذیڈنٹ و منتری کے نوٹس چسپاں کرائے گئے۔ اور دو تین گھنٹوں کیواسطے پنچ کے طریق پر سماج کا مکان مانگا گیا۔ اور ادھر منتری صاحب سنگھ سبھا سے یہہ کہلوایا گیا۔ بھلا سب کارروائیاں کلچرڈ مہاشوں کی خالی از علت ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ پریذیڈنٹ صاحب نے صاف کہہ دیا کہ آپکی ایسی کارروائیوں سے آپکو سماج مندر میں دیا کھیان دیکر اپیل کرنیکی میں ہرگز اجازت نہیں دیتا ہوں۔ پھر چند ممبران جو حامی کلچرڈ پارٹی کے تھے۔ انہوں نے بلا رضامندی پریذیڈنٹ کے سماج مندر کے دروازہ کا قفل کھلوا کر دری وغیرہ بچھوا کر دیا کھیان دلوانا شروع کر دیا۔ ایسی سینہ زوری کو دیکھہ کر پنڈت گوری دت صاحب نے فساد کی صورت پیدا نہ کرنی پسند کر کے استعفا پریذیڈنٹی سے لکھہ کر کہ کل کارروائی بے قاعدہ کی گئی ہے۔ اسی وقت کل حاضرین میں کہہ کر اور دیکر واپس اسی وقت چلے آئے۔ سماجک ممبر دو تین ہی موجود تھے اور کوئی سماجک ادہکاری رضامندی سے وہاں موجود نہ تھا۔ سوائے ایک دو کے۔ جو انکی کارروائی کو دیکھنے گئے تھے۔ حاضری سامعین بہت تھوڑی تھی۔ گو پہلے سے بہت سے

ہاتھ پاؤں مارے تھے۔ یہاں تک کے اہلکاران ریاست کے نام خط بھیجے تھے۔ مگر کوئی تشریف نہ لایا ماسٹر پربھودیال صاحب سکرٹری سماج نے اسی کارروائی سے استعفا لکھ کر دیدیا ہے۔ پیارے سجنوں۔ اے بھارت ورش کے داہوں۔ جو لوگ نفاق کا بیج بونے کے لئے چاروں طرف ہاتھ پیر مارتے پھرتے ہیں ابھی ان چالبازیوں سے مطلع نہ تھا تعجب سے لوگ ہو گئے میں نہ آویں۔ کہ جیسے پٹیالہ سماج کو پہلے انکی چالبازیوں سے چنداں خبر نہ تھی۔ بلکہ باہمی ناچاقی کا اتہام لگا کر لوگوں کو گمراہ کرتے تھے۔ اب ممبران سماج نے بچشم خود نظارہ لیا ہے۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔

اب تو ہمارے ایک ایک ممبر سے سچ کے طریق پر کاپچڑ دھاشونکی بابت دریافت فرماویں۔ تو کیا آپکو سیدہی سناتے ہیں ہیچ تو تحریر میں بہت خاموشی اختیار کی ہے ان سے زبانی سننے میں آپ کو حال معلوم ہوگا۔ کوئی ایسا اوپائے سوچکر عام پرچار کیجئے۔ تاکہ ہر ایک ممبر کو انکی چالبازیوں سے آگاہی ہوتی رہے۔ پیارے بھائیو وہ لوگ دید منتروں میں بھی شک رکھتے ہیں کہ جسکی بابت دوسرے مضمون میں صاف طریق پر ظاہر کرونگا۔ جو کہ اُن مہاشوں سے بروقت گفتگو ظہور میں آیا۔ بلکہ سوامی جی کے بارہ میں جو ایک مہاشے نے فرمایا ہے اُس کو پنڈت گنپتی جی صاحب شاید پرکاشت کرینگے۔

لقلم ایشور داس شرما ممبر آریہ سماج پٹیالہ

نوبیر سست برہم پرچارک۔ نمستے

مندرجہ ذیل سوال از جانب سوتی رام موضع گوبند کی در جواب منجانب گپت اس از گہر تل جو کہ نوین ویدانتی ہے۔ اپنے قیمتی اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرمادیں۔

۱ اودیا انادی ہی یا نوین اگر انادی ہے تو برہم کے ساتھ ایک دوسری چیز ثابت ہوگی حالانکہ نوین ویدانتی ایک برہم کے سوائے دوسری کوئی چیز نہیں مانتے۔ اور اگر نوین ہے تو کہاں سے آئی۔ کیونکہ نیستی سے ہستی کبھی ہو نہیں سکتی ہے۔ جو چیز جہاں ہوتی ہے وہی پیدا ہوتی ہے۔ **جواب** ویدانت سدھانت میں چھے انادی مانتے ہیں۔ اور انادی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ انادی سانت اور انادی اننت سانت یعنی کلپت کے یہہ معنے ہیں کہ جسکی آتپتی کا آغاز نہ ہووے۔ اور ناش گیان سے ہو جاوے۔ جیسے اودیا۔ جیو۔ جیو الیشر کا بھید جڑھ چیتن کا بھید۔ جڑھ ہوں کا پرسپر بھید۔ اور انادی اننت صرف برہم ہی پر حاوی ہو سکتا ہے۔ یعنی وہ جس کا آغاز انجام نہ ہو۔ تینوں کال۔ دیش۔ وستو۔ پرچھید سے رہت ہووے ایسا برہم ہی ہے۔ تو اب صاف ظاہر ہے کہ جو انادی سانت یا کلپت یعنی مفروض ہووے۔ وہ اپنے ادہشٹھان سے یعنی اصل سے الگ نہیں رہ سکتے۔ جیسے پرش کا سونا اور جاگنا۔ پرش بمنزلہ انادی اننت۔ اور سونا جاگنا انادی سانت ماننا چاہئے۔ تو جائے غور ہے۔ کہ سونا جاگنا کسی حالت میں پرش سے الگ نہیں رہ سکتا۔

سوال نمبر ۲ برہم شدہ ہے یا اشدہ اگر شدہ ہے تو اودیا کہاں سے آئی۔ اگر اودیا اشدہ ہے تو کبھی شدہ نہ رہا۔ کیونکہ صفت موصوف سے کبھی علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ ناپاک وید کرم شدہ ہوا قانون نہ رہنا چاہئے۔ برہم نے رکھا۔ برہم نے چرایا۔ برہم ہی سزا دینے والا ہوا چور اور ساہوکار ایک جیسے ہوگئے۔ یہہ اصول جگت کو ہالی کارک ہوگا۔ اگر برہم شدہ ہے تو اودیا کیوں گرہن کیا۔ کیونکہ خود بخود کوئی آدمی پھانسی لینا نہیں چاہتا ہے اگر اودیا خود بخود آئی تو باعث جڑھ ہونے کے آ نہیں سکتی ہے۔

جواب نمبر ۲۔ برہم شدہ اور اشدہ سے مبرا ہے۔ پہلے سوال میں عرض کیا گیا ہے۔ کہ برہم دیش۔ کال۔ وستو۔ پرچھید سے رہت ہے اگر برہم کو شدہ مانا جاوے تو اسکے مخالف اشدہ ماننا پڑیگا۔ تو ایک وستو شدہ اور ایک اشدہ پس برہم دیش کال وستو والا ہو گیا۔ جو وستو دیش کال والا ہوتا ہے وہ انادی سانت اور ناش روپ ہوتا ہے۔ تو ظاہر صاف ہے کہ برہم کو شدہ یا اشدہ کہنا درست نہیں ہے اور اودیا کو برہم کے ساتھ کوئی لگاؤ نہیں ہے اودیا صرف برہم میں کلپت یعنی مفروض ہے جو وستو کسی میں مفروض ہوتی ہے۔ وہ اصل میں اپنا سروپ نہیں رکھتی۔ ادھشٹھان ہی ہوتا ہے۔ اور وہ ادھشٹھان کو بگاڑ بھی نہیں سکتی مثال مرو تھل یعنی ریگستان میں باعث کرنوں سورج کے جل ظاہر ہو رہا ہے۔ در اصل جل نہیں ہے۔ اور اس فرضی جل سے اُس ریگستان کو تر کیا ہوا ہے۔ صرف ریگستان ہی درست ہے۔

سوال نمبر ۳۔ اگر برہم سرب بیاپک ہے تو کس چیز میں بیاپک ہے۔ دوسری چیز میں بیاپک ہوا کرتا ہے۔ تو دوسری چیز انادی ثابت ہوگی۔

جواب نمبر ۳۔ برہم سرب اسرب بیاپک

بیاپ بھاؤ سے رہت ہے - جواب نمبر ۲ سے ظاہر ہے - دستو دیش کال والے میں سرب اسرب بیاپک بیاپ ہوتا ہے - اگر سرب کہیں تو الپ کے اپیکھا ہے - اور الپ ہووے تو سرب ہوتا ہے اور بیاپ ہووے تو بیاپک ہوتا ہے - برہم سنپورن ہے یہہ بھید برہم میں نہیں ہوسکتے - سنپورن عضووں کا مجموعہ برہم کا سوروپ ہے - دوسری چیز علاوہ برہم سے ثابت نہیں - اسواسطے کوئی چیز سوائے برہم کے انادی اننت نہ ہوئی -

سوال نمبر ۴ - برہم چیتن ہے - یا جیو اگر چیتن اور سرب بیاپک ہے - تو برہمانڈ ایک سریر سمجہا جاویگا - جب ایک انگ کو ادویا کی چوٹ پیڑا ہوگی - تو تمام برہمانڈ اودیا میں مبتلا ہو جاویگا کیونکہ تمام چھوٹے چھوٹے برہم اسکے انگ ہیں اس صورت میں برہم اودیا سے کہیں نہ نکلیگا اور نہ نکلا ہوگا - اگر ایک برہم کو پیڑا ہووے اور دوسرے کو خبر تک نہ ہو - تو علیحدہ علیحدہ ہو جاوینگے اس صورت میں برہم سرب بیاپک نہ رہا - ایک برہم اودیا میں پھنسا ہوا جہاں جہاں جاوے - شدہ برہم کو جو اس جگہ پوتر تھا - اشدہ کرتا جاویگا - جو جو چھوڑتا جاویگا - پوتر ہو جاویگا -

جواب نمبر ۴ برہم چیتن اور جڑ بیاپک اور بیاپ بھاؤ سے علیحدہ ہے - برہم میں مفروض اودیا کے باعث سے دکھ سکھ جڑ چیتن بیاپک اور بیاپ مفروض کیئے گئے - وہ مفروض اودیا پرچھن اور ایک دیش میں رہنے والی ہے اس اودیا مفروض سے سکھ دکھ مفروض ہو ہوئے بھی پرچھن ہوتے ہے - اسواسطے پرچھن دکھ سکھ یعنی ایک سریر کی پیڑا دوسرے کو نہیں ہوسکتی مثل ایک مٹی سے کئی برتن تیار

ہوتے ہیں - کاسہ - گھڑا - کنالی وغیرہ - کاسہ کا کام گھڑا اور گھڑا کا کام کنالی آپس میں ایک دوسرے کا کام نہیں دیکتے اور نہ ایک کے پھوٹ جانے سے دوسرے کو خلل اور ہرج پہونچتا ہے -

سوال نمبر ۵ - اگر سرب بیاپک چیتن ہے تو کاشی والا برہم گھسرتل والے برہم کی خبر کیوں نہیں جانتا - ایک آریہ اور ایک نوین ویدانتی بن رہا ہے -

جواب نمبر ۵ - جڑ کا جاننا اور نہ جاننا برہم میں نہیں ہے - برہم الکشن جواب نمبر ۲ میں ظاہر ہے ایسا برہم کس کو جانے اور کیا جانے جاننا اور نہ جاننا صرف مفروض اودیا کا یہہ نام جو انتہکرن کے پرتی ہوئی ہے - اسمیں مفروض ہیں - ایک آریہ اور ایک نوین ویدانتی - یہہ بھی صرف انتہکرن کی برتیاں ہیں کلپت یعنی مفروض ہیں - ورنہ ہم برہم میں آریہ اور نوین ویدانتی اوست یعنی بناوٹی ہیں -

جناب من - اگرچہ جناب کا سوال درحقیقت ایک ہی تھا یعنی پہلے سوال کے جواب سے فیصلہ ہو سکتا ہے - لیکن چونکہ جناب نے نمبر وار سوال پیش کیئے - اسلیئے جواب بھی جہاں تک ناقص فہم میں آئے - گذارش کیئے گئے ہیں -

صاحب من ہر ایک چیز پانچ انش سے مرکب ہوتی ہے - جو ان پانچوں سے خالی ہووے وہ کوئی چیز نہیں ہے - وہ یہہ ہیں - کہ استی بھاتی - پریے - نام - روپ - اینیں سے استی بھاتی پریے یہہ ہر وقت ہر کال ہر وستو میں جیوں کی تیوں ہیں - صرف نام اور روپ کا جو کہ فرضی ہیں ابھاؤ ہوتا ہے - واستو میں صرف برہم ہی سب ہے - اور کوئی دوسری چیز نہیں

ہے - الراقم گمنیڈاس از گھسرتل

نوٹ یہہ بحث تحریری ہے - آئندہ جو ہوگی وہ بھی چھپی جاویگی -

المشتہر سدھی رام از گوہنکی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت راہرتن - یکم جنوری کو پٹیالہ سماج کے اتسب میں شامل ہوکر بحاضری ۱۰۰ لا دفنی اور بھجن گائے - اور اوپدیش کرائی - یہہ اتسو بہت ہی آنند دایک ہوا - ۲ کو بھجن منڈلی میں شامل ہوکر بھجن گاتے - ۴ - کو ودیارتھی آشرم میں ہون اور اوپدیش کرائی - ۵ - کو سنور علاقہ پٹیالہ میں ایک وریکھیان دیا - اور لالہ عبد العزیز ماسٹر رائیسے سے پرشن اوتر ہوئے - ہر کو مالیرکوٹلہ پہنچے - اور ۸ - کو وہاں اوپدیش دیا - ۹ - کو پرشن اوتر ہوتے رہے - بارش کے سبب سے کوئی کام نہ ہوا - ۱۰ - کو پرشن اوتر ہوئے ۱۱ - کو سماج مندر میں اوپدیش کرائی - اور ۱۲ - کو اوپدیش دیکر - چونکہ آج سنکرانت تھی - وید پرچار فنڈ کی سہایتا کے لیئے کچھ اپیل کی گئی تھی اسکو پھر اوپدیش کیا گیا ہے - ۱۵ - کو گراموں سے آئے ہوئے لوگوں سے وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں بات چیت کرتے رہے -

سماچار خبریں

— آریہ سماج بیان پور کا انتخاب سال ۱۹۲۵ء کے لیئے حسب ذیل ہوا - لالہ بخشی رام پردھان

سردار ہری سنگھ جی اُپ پردھان۔ منتری سوم راج گری لالہ میگھ رام اسسٹنٹ سکرٹری - لالہ ٹھاکر رام جی کوشادھیکش - لالہ صاحب گوپال جی پستکادھیکش - لالہ جگت رام و بسنت رام جی ممبران منتخب ہوئے -

موضع بھاگووالہ (متصل پٹیالہ) میں ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا -

لالہ بھگوتی پرشاد جی کی دھرم پتنی کا دیہانت بمقام دلاور ہوا - خانگی آریہ سماج سے پنڈت جوالا پرشاد اور تین دیگر اور لوکل سماج کے کل ممبران ازراہ ہمدردی شامل ہو کر سنسکار ہوئے - جو کہ ویدک ریتی سے کیا گیا - اس موقعہ پر لالہ اودھو رام جی نے ایشور پرارتھنا کرائی اور لالہ بھگوتی پرشاد جی نے حسب ذیل دان دیا - وید پرچار فنڈ ... یتیم خانہ فیروزپور ... یتیم خانہ بریلی ... لوکل ہندو فنڈ ... ایشور لالہ صاحب کو شانتی پردان کریں -

آریہ سماج ڈیرہ اسمعیل خاں کا سالانہ جلسہ ۱۰ اور ۱۱ مارچ ۱۸۹۵ء کو تعطیل ہولی میں ہوگا -

برہمچاری نتیانند جی اور سوامی وشویشورانند جی مدراس سوشیل کانفرنس سے ہو کر میسور کے راستے اب اجمیر پہنچ گئے ہیں - جہاں سے انکا ارادہ شاہپورہ راجپوتانہ میں جانیکا ہے -

قصبہ تیرکوٹ ضلع ... میں بھی ایک آریہ سماج ستھاپت ہوا ہے -

بھیرا میں لالہ جمعیت رائے ولد لالہ گوکل چند جی کی بہن کا بواہ لالہ رام چند اپال ... کلرک دفتر ریلوے سے ہوا - ور اور بدھو دونوں کھتری قوم میں سے ہیں - ور کی عمر ۲۰ سال اور بدھو کی ۱۵ سال - بواہ سنسکار پنڈت گوکل چند جی پردھان آریہ سماج بھیرا نے بمدد پنڈت بھگت رام ویدک ریتی سے کرایا - ور و بدھو کے پرسپر اقراروں کا ترجمہ کیا گیا - اور سب مراتب حاضرین کو سمجھائے گئے - جنکا ... پرشوں پر بہت ہی اچھا اثر پڑا - کل برادری نے ویدک ریتی کے بواہ کرم کی بزرگی کو قبول کیا - چھ روپیہ دان ہوا - اور پانچ روپیہ پنڈتوں کی بھینٹ کیے گئے - ایشور ور بدھو کو چرنجیو کریں -

خبریں اور رائیں

۲۵ دسمبر گزشتہ میں جو ویش سبھا کا جلسہ ہاپوڑ ہوا - اسمیں استری سکشا پر بڑا زور دیا گیا اور ناگری پستکوں کی تیاری کا رزولیوشن پاس کیا گیا -

کائستھ کانفرنس بھی انہیں ایام میں بمقام بنارس ہوا جسمیں اصلاح قومی کے متعلق بہت سے ضروری رزولیوشن پاس ہوئے -

بابو پرتاپ چندر رائے کا جنہوں نے کہ مہابھارت کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا - بنگال میں دیہانت ہو گیا -

مس مولر نے ایک بنگالی لڑکے رکھنچر گھوس کو متبنیٰ بنایا ہے - سنا جاتا ہے کہ اس نوجوان کو تعلیم دلا کر مس مولر آخرش اُسے پارلیمنٹ میں داخل کرائینگی -

گورکھپور کے مشہور رئیس راجہ درگا پرشاد جی کا دیہانت ہو گیا - یہ صاحب ذات کے کھتری تھے - اپنے ہمقوموں کی بہت ہی آؤبھگت کیا کرتے تھے - کونسل قانونی ممالک مغربی و شمالی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں - باوجود صاحب تمول ہونیکے مزاج میں بکمال انکسار تھا - صرف ایک بیوہ چھوڑ مرے ہیں جو لکھوکھا کی جائیداد کی وارث ہے - اولاد کوئی نہ تھی -

ہمعصر ایڈوکیٹ لکھنؤ اخبار عام وغیرہ کا حوالہ دیکر لکھتا ہے کہ شمالی ہند کے دیسی اخبارات مسٹر نارٹن کی کانگریس میں موجودگی کے برخلاف نہیں ہیں - اور وہ ایک مخالف اخباروں کا نام لکھکر جتلاتا ہے کہ اسلیئے برخلاف ہیں کہ انکی نیشنل کانگریس سے ہمدردی نہیں ہے - ہمعصر موصوف کا یہ خیال غلط ہے - پنجاب کے دیسی اخباروں نے جنکی کانگریس سے گہری ہمدردی ہے مسٹر نارٹن کے چلن پر یکزبان ہو کر نفرت ظاہر کی ہے - جو لوگ پولیٹکل اغراض کے لیئے پوترتا کا خون کرتے ہیں سچ مچ اپنی بہت ... کر رہے ہیں -

ندیا کے پنڈت کالج کی کانفرنس بھی گزشتہ بڑے دن کی تعطیلوں میں حسب دستور سابق ہوئی جسمیں بہت سے شاستر وشئے پر بحث مباحثے ہوتے رہے - کیا ہی اچھا ہو - اگر یہ کانفرنس کچھ عملی کام بھی کیا کرے -

حیدرآباد دکن کے مشہور ڈاکٹر اگھورناتھ چٹوپادھیائے کی لڑکی شریمتی سروجنی دیوی ہونہار تعلیم یافتہ لیڈی ہیں - انہوں نے ۱۲ برس کی عمر میں انٹرنس پاس کیا - اب عمر ۱۵ سال کی ہے - اور وہ انگریزی نظم لکھ چکی ہیں - انکی تعلیم کے لیئے نظام حیدرآباد نے تین سو پونڈ سالانہ دینا قبول کیا ہے -

پنڈت شام جی کرشن ورما ایم اے جو اودے پور کے قونسلر تھے ریاست جوناگڈھ کے دیوان مقرر ہوئے -

بھیرا میں تقریب کامیابی لالہ لکھمی داس امتحان بیرسٹری ایک پارٹی لالہ ... نے دی جسمیں

علاوہ اخلاقی مذہبی اور سوشیل کتابوں کے عمدہ عمدہ اخبار بھی موجود رہتے ہیں۔ جہیز نواسی بھائیوں کو اس سے فائدہ اوٹھانا چاہیئے۔

لوکل

جالندھر آریہ سماج کے پردھان لالہ رام کرشن جی کے بچہ کا نام کرن سنسکار ۲۰ جنوری کی صبح کو ویدک ریتی سے ہوا۔ لڑکے کا نام دھرم دت رکھا گیا۔ پردھان مہاشہ نے موجودہ بھائیوں کو شیرینی تقسیم کی اور ۵ روپیہ کنیا مہاودیالہ ۵ روپیہ پرچار فنڈ اور یتیم خانہ فیروزپور کو دان دیئے۔

شام کو سماج مندر میں لالہ منشی رام نے اتھرو وید پارائن کے بعد یجروید کے ۳۱ ادھیائے کے منتروں کی ویاکھیا کی۔ ویاکھیا کے بعد منتری لوکل سماج نے ان بھائیوں کے نام سنائے۔ جو کہ اسوقت تک ماہوار چندہ ادا کر کے آریہ سبھاسد بن چکے تھے۔ سماج مندر میں حاضری اس ہفتہ کم تھی۔ ممبران آریہ سماج کو چاہیئے کہ سبھوں کی حاضری کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

لالہ مدن گوپال اب بالکل راضی ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ جو امید ہے کہ جلد رفع ہو جاویگی۔ ڈاکٹر بھگوانداس جی کو مبارک ہو۔ کیونکہ یہ سب آپکی محنت اور استقلال کا نتیجہ ہے۔

۲۰ جنوری کی رات سے بارش شروع ہو کر ۲۱ کی شام تک جاری رہی۔ جالندھر میں بارش کے لیے بہار کا سماں بندھ رہا ہے۔

چار گورے ایک گانو میں شکار کو گئے۔ ایک پالتو سور کو مارنے لگے۔ ایک ہندو نے منع کیا۔ پھر ایک نمبردار دوڑے۔ بندوق الٹی کر کے جو ایک گورے نے ماری ایک دیہاتی کا سر کھل گیا۔ اسپر شور مچا۔ جسکو پانچ سات دیہاتی دیکھتے کہ یہ دوڑے کہ معاملہ کیا ہے۔ اسپر ایک گورے نے مور کا شکار چھوڑ کر تاک کر بندوق داغ دی اور ایک انسان کا شکار کر لیا۔ دیہاتی بیچارے دنگ ہو گئے۔ مردہ کی لاش کے گرد ہوئے۔ اور گورے وہاں سے چمپت۔ راستے میں پکڑے گئے۔ پولیس بھی جا پہنچی۔ رات کو گانو کے کیمپ اٹھ کر اور بھینسوں کا دودھ زبردستی حاصل کر کے آگے کو آگ لگا دی گئی۔ گوروں کا چالان ہو گیا۔ مقدمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے محکمہ میں سپرد ہے۔ لیکن تعجب کہ یہاں جمال الدین کوتوال چھاؤنی کے جلسازی کے مقدمہ کے لیے ایک بیرسٹر اور ایک سرکاری وکیل پیروکار تھے۔ وہاں اس خون کے مقدمہ میں صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب مجسٹریٹ ضلع کسی وکیل سے پیروی از جانب استغاثہ کرانا ضروری نہیں سمجھتے۔ مقدمہ زیر تحقیقات ہے۔ دیکھیں نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

ایک نیا سماج قائم ہوا

موضع بھاگووال متصل بٹالہ جو کہ کلانور اور بٹالہ کے درمیان میں واقعہ ہے۔ پچھلے ہفتہ سے آریہ سماج قائم ہو کر عہدہ داران ذیل منتخب ہوئے ہیں۔ سردار کشن سنگھ صاحب جاگیردار پردھان۔ منشی فقیر چند صاحب ساہوکار کوشادھیکش۔ اور پنڈت ... اور متھراداس پوری سکرٹری۔ اور پانچ کس ممبران انترنگ سبھا قرار پائے۔

یہ سماج صاحبان ذیل کی مہربانی سے قائم ہوا ہے۔ اور صاحبان ذیل اسمیں شامل ہیں۔ سردار کشن سنگھ صاحب و منشی فقیر چند صاحبان و متھراداس و مسمی ہری شاہ اور مسمی بیلی رام و لالہ گلاب رائے و لالہ مایو مل و چودھری ودا سنگھ و مسمی پرمانند داس۔ اور سب صاحبان نے کچھ کچھ دان بھی دیا۔ جو سماج کی موجودہ ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ ہم سردار کشن سنگھ صاحب پردھان کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع دیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰-۲۶ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے

قریب قریب اسکی درخشاں تاباں مضامین کی خدمت پیش کیا جاتا ہے۔ اکثر مضامین عام مختلف خیالات کے پر [illegible] مضامین مفید تعلیم کی تازہ خبریں تار۔ برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اپڈیٹ مذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے خاص ہمت بابو ہرا چند صاحب ولش مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر دو جب کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے معہ محصول ۴ روپیہ اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ تمام لوگ فایدہ اوٹھا دیں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے ان کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواست بہ تبدیل پتہ آنی چاہیے۔

المشتہر

کشن سروپ درما منیجر دفتر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

(اگر آپ حقیقت مذہب عیسائی صاحبان کے بہتر سے سچا منظور ہو تو ضرور ملاحظہ فرمائیے)
اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین [illegible] کرسچین مذہب کی تردید عمدہ دلائل سے کی ہے حضرت مسیح [illegible] بیٹے تھے حضرت مسیح بے گناہ نہیں تھے حضرت مسیح کی بے رحمی۔ سیر قوم موسوی۔ حضرت مسیح کی ابنیت کے روز تمام کیا حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ لونت کے ماتحت نزول نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزوں کے اقسام۔ انجیل کا مندرجہ ذیل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی غلطیاں۔ عیسائی صاحبوں کی علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ [illegible]۔ بانی۔ کیتھولک۔ یونانی۔ [illegible]۔ پروٹسٹنٹ۔ [illegible]۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ یوحنا کی کتاب۔ عیسوی انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا مذہب یہی اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار لینا۔ قوم کی خدمت میں اپنی پہنت پر تاثیر الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ نسخہ ۸ جزو کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع دیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف ۸ محصولڈاک [illegible] ہونگے۔ تین جلد سے زیادہ خریدنے پر [illegible] صاحب کو خریداری منظور ہو خرید فرمادیں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔

المشتہر کشن سروپ درما منیجر دیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود قیمت بارہ روپیہ سیر تک

کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکثر جاتی ہے۔ جماؤ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے۔ کہ سنگساز پتھر بنانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے پتھر سکواتے ہیں۔ جسکے سبب بہت ہرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لیے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں اول ہے۔ اور جماؤ کی یہ کیفیت ہے کہ چاہے پتھر پر ایک لکیر کھینچ لیجیے۔ تو نقش کا لجر ہو جائے سو اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت قابل قدر ہے۔ جسنے خریدی اسنے تعریف کی۔ منشی جگجیون لال صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے قیمت فی سیر ۸ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ درما منیجر دیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و شوقین باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جسکو تیار ہو گیا ہے جس میں نباتات و درختوں کے مفصل حالات مع تفصیل [illegible] کرنے [illegible] اور [illegible] تیار کرنے کے قواعد [illegible] بات فروگذاشت نہیں کی گئی۔ ملاحظہ اس کتاب کی [illegible] ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام علیحدہ [illegible] پھل پھول رنگ اقسام شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اسکے نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز [illegible] کتاب نہایت خوشخط اور صاف [illegible] ہے۔ قیمت صرف [illegible]

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے چھوٹے درخت (۳) پھل کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت۔ (۵) پھل کے خاص درخت (۶) [illegible] (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملہ کے درخت (۱۱) سایہ دار درخت (۱۲) جوہردار درخت (۱۳) درختان [illegible] (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت مصالہ وغیرہ انتظام تراکیب باغبانی (۱۶) [illegible]

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے خریدار ہو کر پورے سال کی قیمت مبلغ [illegible] روپیہ پیشگی بھیجینگے۔ انکو ایک عمدہ گھڑی [illegible] چھ روپیہ جو بہت مضبوط و ٹھیک وقت دینے والی ہے۔ مفت نذر کی جائیگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند۔ شہر میرٹھ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو کہ سرخ اور کنگست کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ ہر ایک تندرست ہو انسان ایسے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ ... اور ممیرے کا سفید کرشمہ ... بیمار ہونگے ... یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ... کافی ہے ... خالص مصری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک ذمہ خریدار ... سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ... خالص سیاہ فی ماشہ ... وہ جلدی بھیجنی چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر تیا سنگھ آہلو والیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر تیا سنگھ صاحب ... تسلیم ... آپ کے سرمے کو ایک مریض کے واسطے ... استعمال کیا۔ ... بہت ہی مفید ہوا۔ ... سرمہ ... سرخی چشم ... اور ... ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ ... بہت مریضوں پر استعمال کیا۔ ... واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ... اور بھیج دیجئے۔ ڈاکٹر ریاض الدین ... ضلع جہلم ... سرحد ... مورخہ ۵۔ جولائی سنہ ...

(۲) جناب پروفیسر تیا سنگھ صاحب۔ عرض یہ ہے کہ پیشتر ایک تولہ سرمہ سیاہ آپ سے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ... سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرما دیں۔

ڈاکٹر ... اسسٹنٹ سرجن ... مورخہ ... اگست ...

(۳) جناب پروفیسر تیا سنگھ صاحب۔ میں نے آپ کے سرمے کا بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور خود بھی ... استعمال سے آنکھوں کی صحت ہوئی جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سرمے سے بڑھکر کوئی آنکھوں کی بیماری کے واسطے بہتر نہیں سمجھتا۔ ... مریضان چشم ... بھائیوں کو ... زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسکو ... کے لئے ضرور استعمال کریں۔ ... آنکھوں کی امراض کے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو ... دام پر ... خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ ... ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

ڈاکٹر خیر الدین ... سول ڈسپنسری میڈیکل آفیسر ... مورخہ ... جولائی ...

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ... ہمارے ... بیگم صاحبہ بہاولپور ... آپ بیگم صاحب نے مجھ کو حکم دیا۔ کہ دو تولہ سرمہ میری ... طلب کرو۔ اسلئے یہ خط لکھا جاتا ہے کہ یہ مین خط پاتے جلد دو تولے سرمہ میری سیاہ جو فی تولہ دو روپیہ ہے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہ سرمہ مفید رہا۔ تو پھر دس بیس تولہ کے واسطے حکم ہے۔ الراقم نواب علی شاہ پرائیویٹ کلرک بیگم صاحبہ بہاولپور مورخہ ... ستمبر ...

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ میری سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس ... ستمبر ... کو پہنچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ ... تولے اور بذریعہ پارسل روانہ فرما دیں۔ نواب علی شاہ پرائیویٹ کلرک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱۔ اکتوبر ...

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے سرمے کی سنا... میں ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے جمع کیا گیا ہے۔ ... تیا سنگھ آہلو والیہ

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام پبلشر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

بروز جمعہ جا…

شہر سے شائع…

ورن بیوستھا…

استری سدھار…

پرنالیں اَت…

شاستر ارتھ…

جیون پریوپن بھگ…

پرارتھنا پستک ار…

ایک دردناک نظارہ	…	پانچ کوپن ایک	اس میں ایک کتاب … صاحب کے اعتراضات کا جواب ہے مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب۔ قیمت …

درخواستیں منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہیئے

ओ३म्

॥ आनंद कंद भगवान कृष्णाचंद्र जी की जय ॥



जन्माष्टमी महोत्सव

नीतिज्ञ, जरनैल, फिलासफर, गोपाल, बंशीवाले, महाराज, धर्मसंस्थापक, योगीराज आनंद कंद **भगवान कृष्णाचंद्र जी महाराज**, "जिन्होंने पांच हजार वर्ष पूर्व अपने बुद्धि व बाहुबल से भारतवर्ष में अधर्म को नाश कर धर्म की स्थापना की और गीतामृत पिलाया" के जन्मदिवस पर बरोज जन्माष्टमी, भादों बदी ८ सम्वत १९८४ तदनुसार २० अगस्त १९२७ शनिवार को रात्री के ८॥ बजे कटहरा नौहरिया में लुध्याना निवासी आर्य, हिंदू, सिख तथा जैनियों की विराट सभा होगी जिसमें उनके जीवन पर मनोहर, विद्वत्तापूर्ण तथा शिक्षाप्रद भजन व व्याख्यान होगें। प्रत्येक नर नारी से प्रार्थना है कि समय पर पधार कर **भगवान कृष्णाचद्र के प्रति** अपनी श्रद्धाञ्जली भेटकरें।

निवेदक—

(१) रामशरण दास (प्रधान आर्य समाज चौड़ा बाजार)
(२) शिवप्रसाद (प्रधान आर्य समाज साबुन बाजार)
(३) अच्छरूराम (प्रधान आर्य समाज कालेज सेकशन)
(४) मेलाराम (प्रधान हिंदू सभा)
(५) दिलाराम (प्रधान स्नातन धर्म प्रचारक सभा)
(६) फत्तूराम (प्रधान जैन मित्र मण्डल)
(७) दलीपसिंह (मंत्री सिंह सभा)

सेवक स्टीम प्रेस लुधियाना

ओं

विनय वदन्ति भगवान् ...

ایشوریہ نیم کا پالن ۔ ہم سب اپیلمین متی بھاؤ ۔ سے بریتین سرار ۔ ایشوریہ نیم کا پالن

ओं सत्यधर्मप्रचारक ओं

ست دھرم پرچارک

ماہانہ ۔ جلد ۲

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید کتابیں

ورن ویوستھا اردو — مصنفہ بابو بستی رام صاحب ۔ اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم سے ہے نہ کہ جنم سے ۔ قیمت ۳

استری سُدھار اردو — استری سُدھار کے لیئے زور دار اپیل قیمت ۱

پرواہیں آنند اردو — مصنفہ بھگتی گوپال داس ۔ اسمیں کہانی کے طور پر دکھایا ہے کہ پرواہیں آنند کس طرح ہو سکتا ہے قیمت ۲

شاستر ارتھ جھنگ مگھیانا — مصنفہ لالہ سوایا رام مختار عدالت ۔ یہ شاستر ارتھ سوامی پورنا نند اور ایک پنڈتوں کے بیچ مقام مگھیانہ ہوا تھا ۔ قیمت فی جلد ۱

جیون پرتر پورن بھگت — اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں ۔ مصنفہ لالہ دیوراج قیمت فی جلد ۱

پرارتھنا پستک اردو — مصنفہ لالہ دیوراج صاحب ۔ ایشور کی پرارتھنا اور اپاسنا ۔ قیمت فی جلد ۱

ایک دردناک نظارہ — ایک ناٹک کے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اچھی استری سکشا کا ہونا ضروری ہے ۔ مصنفہ لالہ دیوراج

پتری کی پرارتھنا — مصنفہ لالہ ہرچند صاحب ۔ ایک برہمن امیر کا کون ہو رہا ہے کہ ۔۔۔ قیمت ۱

ہانس شدیدہ اردو — مصنفہ لالہ اتما رام صاحب ۔ ہانس پرچارک کے اعتراضات ... قیمت ۱ ۔ ایضاً حصہ دوم قیمت

ستیہ یوگ اردو — پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کا جواب قیمت ۱ ۔ جوابات فاضلانہ ہیں ۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام

رامچندر جی کا سچا درشن — مصنفہ پنڈت لیکھرام ۔ اسمیں ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج بھی ۔۔۔ قیمت

امرت پرشا اردو — قیمت ۔ ان بھجنوں میں چیدہ چیدہ

ویراگ بھجناولی — قیمت ۔ بھجن درج کیئے ہیں

حصہ دوم — قیمت ۔ پڑھنے کے قابل ہیں

بھجن آنند اردو — مصنفہ نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن جو اس کے سرتار کے لکھے ہیں ۔ مصنفہ امر سنگھ ۔ قیمت

سانچ کو آنچ نہیں — اسمیں ایک کا شہنہ صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے ۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب قیمت ۱

درخواستیں منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہیئے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

دوا	کیفیت
[illegible]	یہ سریع التاثیر جبلی طاقت کیلئے جو کثرت دو شنائی وسکوت و لعوبیت کی بیماریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی
[illegible]	اسکے استعمال سے بلاشبہ فوراً آتے فائدہ ہوتا ہے پہلی ہی دن وو دفعہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت للعہ
[illegible]	ہر قسم کے نفخ وریم حلق بار بار حاجت اول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۲
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑہ کی خرابیاں دانت چمکیلا ہوتے ہیں قیمت فی تولہ ۳
[illegible]	ضعف بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش سُرخی جالا۔ دھندلی کی دوا ہے نیکو دور کرتا ہے شیشی ۲
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری بے چینی۔ درد کمر خرابی جگر۔ بیمار الحسن البکر۔ وکار نیل کو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ۲ درجن ۱۰
[illegible]	مسوڑوں کا درد۔ جریان ریحی ہو یا بادی وو دفعہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	جاندہ کو بلا تکلیف بیج دنشہ چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے۔ ایام مل خسرہ چیچک وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ۲
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ۲
[illegible]	وبائی بخار۔ درد سر۔ نبض بے چینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۰
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی گنوا چکے ہیں۔ دیکھئے کیا لطف دکھلاتا ہے فی تولہ ۲۰

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب علاج و سائیفکٹ دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیج ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے بیاد و انع آتشک و سوزاک میں معالجات لبیدار و رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۲۱ المحذرات و رسالہ قیافہ ارسطو و

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر مین کی بنائی ہوئی امرتی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ کرتا تھا لیکن لمبے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ سیرج یعنی دھات گرنے سے یا اسمیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ۸۰ عدد گولی ۲

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا ثابت ہوگیا ہے

ثابت ہوگیا ہے۔ کہ اب ہیضہ کی بہت قدر نہیں یا مفرد ہے۔ ۸ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو الم ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ **المشتہر** کرپال لال سن ہی دھرم پرچارک کے ایجنٹ جاہر ڈاکٹر مین کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہیضہ ہی کی حالتوں میں استعمال کیا مفید ہے

شائقین فوٹوگرافی

کی تجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی قیمت صرف ۱ محصولڈاک ۰ ردس اس سے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** لعل خزانچی ہیضہ کمیٹی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں

کشتہ نقرہ ایکے کھانے سے اسہال، ضعف جگر، گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے ماندہ ہو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے دور کرنے کیلئے یہہ آب حیات ہے۔ یہ دعوی مسیحا جاتے مندوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ ۱۰

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد اس سے صحتیاب ہوتے ہیں سست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں بچپن کی بے اعتدالیوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ اگر بالکل ہی بگڑ گیا ہو۔ بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ہفتہ ہفتہ

دوائی سوزاک۔ سوزاک۔ خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو تو اسکے استعمال سے یہہ امراض دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۰

المشتہر حکیم تاراچند گجرات پنجاب

اشتہار

بدارنی کا مشہور و معروف ناول مصنفہ سوامی کرپارام قیمت ۱ اسکی کاپی فروخت کے لیئے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو مجھ سے طلب فرماوے

نمبر ۴۳ | مطبوعہ ۲۱۔ ماگھ سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق یکم فروری ۱۸۹۵ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

یجروید ادھیاے ۳۱ منتر ۱۲

चन्द्रमा मनसो जातश्चक्षोः
सूर्यो अजायत श्रोत्राद्वायु
श्च प्राणश्च मुखादग्निर
जायत ॥१२॥

ارتھ: چندرماں اُس (ایشور) کی (وراٹ روپی) من کے سمان روپی سامرتھ سے اُتپن ہوا۔ اور سورج اُسکے چکشو روپی سامرتھ سے اُتپن ہوا۔ اُسکے شروتر روپی سامرتھ سے وایو (ہوا) اور پران (سانس) اور مُکھ روپی سامرتھ سے اگنی اُتپن ہوئی ۔۔ جس طرح منشیہ شریر کی کُل بناوٹ میں من تیز چلنے والا اور تمام اندریوں کو حرکت دینے والا ہے۔ اسی طرح چندرماں برہمانڈ روپی شریر میں سب جیوتیوں سے زیادہ تیز چلنے والا ہے۔ جس طرح منشیہ شریر کے تمام انگوں کی رہنمائی کرنے والے نیتر ہیں۔ اسی طرح برہمانڈ کے تمام لوک لوکانتر کو روشنی دینے والا اور ساتھ ہی اسکے اپنی آکرشن شکتی سے اُن سب کو سم اوستھا میں رکھنے والا سورج ہے۔ جسطرح شروتر منشیہ شریر میں شبد کو درشانے والے ہیں۔ اسی طرح وایو شبد کا پرکٹ کرنے والا ہے اور جس طرح ہر ایک پدارتھ جب تک کہ مُکھ دوارا ٹھیک طور پر چبایا نجاوے۔ تب تک منشیہ دیہہ کے لیئے کچھ کارگر نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگنی اس برہمانڈ میں پدارتھوں کو چھن بھن کر کے انہیں شدھ اوستھا میں لاتا ہے۔ ۱! اگر غور سے کرنے میں دریافت کر دیا گیا ہے۔ جگت گرو نے کیسی سرل ریتی سے سرشٹی کرم اور اُسکے انتظام کی تصویر انسانی من کے روبرو کھینچ دی ہے۔ دھن ہیں جگدیشور اُنکی مہماں کو انکا ہی گیان کٹھن کر سکتا ہے۔ نربل منش کی کیا شکتی ہے۔

بھجن

بھاگ اور ڈھولی دونوں میں گایا جا سکتا ہے

بھج جگدیش عمر ہی تھوڑی
چار جنے لینے کو آئے دینے کاٹھ کی گھوڑی
جوڑ کوڑیا اُسے چھوڑ دینا جیسے برنداون کی ہوری
بھج جگدیش
اس مندر کے نو دروازے ان کال نے گھیرے
اُڑ گئے ہنسا چھٹ گیا پنچھی دیہہ بندھن کو توڑی
بھج جگدیش
پالی پچھڑا کی مار دوڑے بہیاں پکڑ تنگا بھالی
ہیرا پکڑ دو کی زیادہ دوڑے بچھڑی ہنسا کی جوڑی
بھج جگدیش
پریم پتا کا سمرن کر کے گانٹھ باندھ لے پوڑھی
کیا تیرو واحد بتا ہو پلی جن جو رسی تن توڑی
بھج جگدیش

ست دھرم پرچارک کی قیمت میں کمی کیونکر ہو سکتی ہے؟

ناظرین کو بیا پریم اس پتر سے ہے وہ چھپا نہیں ہے۔ ہمارے پاس روز اس پرچہ کی قیمت کم کرنیکے لیئے درخواستیں آتی ہیں اکثر سجن قیمت کی زیادتی کی شکایت کرتے ہوئے نمونہ کا پرچہ منگا کر بہی افسوس کے ساتھ آئیندہ خریداری کی جرأت نہیں کرتے۔ ہمیں ایسے پریمی سجنوں کی پرچارک سے علیحدگی کا بڑا افسوس ہوتا ہے۔ لیکن کریں تو کیا کریں ہر سال کچھ نہ کچھ گھاٹا برداشت کر کے ہم نے آج تک اس پرچہ کو چلایا ہے۔ اور باوجود سخت تکالیف کے اسکو جیوت رکھا ہے۔ اس وقت بھی ایسے پُرش موجود ہیں جو کہ اپنے ذمہ کا بقایا اس خیال پر ادا نہیں کرتے۔ کہ اسکے خیالات ہم سے نہیں ملتے۔ دیانتداری کا خون کرنا گوارا کرتے ہیں۔ لیکن دشمن کو واجب قرضہ سے بھی جواب دینا داخل ثواب سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم نے اب مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اپنے خریداروں کی سہولیت کی کوشش کریں۔ اور کم قیمت پر بھی آنکی سیوا میں اس پتر کو پہونچا دیں۔ یہہ کسطرح ہو سکتا ہے؟ بہات ظاہر ہے کہ جسقدر زیادہ اشاعت ہوگی اُسی قدر چھپائی وغیرہ پر خرچ کم آئیگا۔ پس اگر یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۲ تک ہمارے خریدار ہی کوشش سے چار سو خریدار نئے اس قسم کے پیدا کر دیویں۔ جو کہ یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۲ کو پرچہ جاری ہونے پر اپنا منگانے کی درخواستیں بھیجدیں۔ تو ہم یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۲ سے پرچارک کی قیمت ۲ روپیہ سالانہ معہ محصول ڈاک کر دینگے اور اس صورت میں کسی شخص کیساتھ رعایت نہ کیجاویگی ہم منتظر رہینگے کہ ہمارے خریدار اس پرچے کیلئے کہاں تک کوشش کرتے ہیں۔ اگر یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۲ تک اسقدر درخواستیں نہ آئیں تو پھر قیمت بدستور ۳ روپیہ سالانہ رہیگی : المشتہر [illegible]

ست دھرم پرچارک

وِواہ سنسکار

سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر سہ پرچارک ۲۰ مطبوعہ ماگہ سنہ موجودہ بھارت ورش کے کسی حصہ میں چلے جائیے۔ اور ستیہ بولنے کا اُپدیش دیجیے۔ فوراً سامعین میں سے ایک آواز آویگی "مہاشہ جی تم کہتے تو سچ ہو لیکن سچ بول کر دُنیا میں گذارا ہونا مشکل ہے" کیا اِس سادھارن منش کے لیئے مشکل ہونے سے سچ بولنا ناقابل عمل ہو جاتا ہے۔ سچ بات یہہ ہے۔ کہ منش ہمیشہ آدرش کو اپنی قابلیت کی سطح پر گھسیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بجائے اِس کے کہ خود ہوشیار ہو کر کے آدرش کی اونچائی تک پہونچنے کی کوشش کریں۔ بواہ کے اصول پر سادھارن پُرش ہی نہیں بلکہ تعلیم یافتہ ہونیکا دم بھرنے والے بھی اکثر اعتراض کر بیٹھتے ہیں۔ کہ جب قدرت نے ستری اور پُرش کو سبھوگ کے لیئے بنایا۔ تو سبھوگ کی قدرتی چیشٹا کو محدود کرنا ناقابل عمل ہے۔ ہم اِس منطق پر حیران ہیں۔ کیا البتہ اندریاں منش کو دبا جانا اِس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اُن کے استعمال میں کوئی حد نہیں ہونا چاہیئے اِس دلیل پر تو انسان کو دن بھر کھانا چاہیئے کیونکہ اُسکے منہ ہے۔ دن بھر ہاتھ ہلاتے چاہیئے دن بھر چلتے رہنا چاہیئے۔ لیکن ایسا کرنیوالے کو سنسار میں سودائی کا خطاب دیا جاتا ہے۔ پھر سبھوگ کے کرم پر حد لگانا بالکل خلاف قدرت نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ عین قانون قدرت کے مطابق ہے۔ ایک کام کے خلاف قدرت ہونیکا بڑا سادہ ثبوت یہہ ہوا کرتا ہے۔ کہ اُس سے دُکھ ہو۔ اور زیادہ سبھوگ انیتما بھوگ۔ دُکھ ساگر میں ڈبونے والا ہوتا ہے۔ اِسلیئے خلاف قدرت ہے۔

برہمچریہ آشرم میں جو جو بیان کرائے ہیں۔ اور جن جن کٹھن سادھنوں کی ہاں شکشا دی گئی ہے۔ اِن میں کوئی بھی بلا وجہ نہیں ہے ہر ایک سادھن ہمارے رشیوں نے وید کی آگیا کو سر پر دھر کے اِسکے استریہ بھاو کے انوسار قایم کیا ہے۔ گروکل میں مختلف جگہوں سے آئے ہوئے پتر اور پتریوں کا ایک پریوار کی طرح نواس اور اِس ذریعہ سے اپنا ودلیش کو دور کر کے انسانی ہمدردی کے دایرے کو بڑھانا ویرج کی رکشا کر کے آئندہ کے بچے آتمک بل اُن کے لیئے تیاری کرنا اور سانسارک رشتوں کو سادھنوں سے دبا کر اُنہیں آتما کا ادہکار جانا کچھہ بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ اور اگر بواہ سے مراد کیول حیوانی خواہشوں کو پورا کرنا ہی ہوتا تو اِس قسم کے کٹھن سادھن بواہ کے ذریعہ گرہستہ آشرم میں پرویش کرنیوالے منشیوں کے لیئے نہ نیت کیئے جاتے۔ برہمچریہ کا زمانہ اُن فرائض کے لیئے تیاری کا زمانہ ہے۔ جنکا ادا کرنا کہ گرہستہ آشرم کا پرم دھرم قرار دیا گیا ہے۔ اِسلیئے اگر برہمچریہ آشرم کو علم کا زمانہ مانا جاوے۔ تو گرہستہ آشرم کو عمل کا زمانہ ماننا پڑے گا۔ ایشوریہ سرشٹی کا ایک سرسری مشاہدہ ہمیں یہہ شکشا دینے کے لئے کافی ہے۔ کہ کسی منش کی اعلیٰ سے اعلیٰ ودیا حاصل کر چکنے کے بعد بھی ہم اُسکے علمی معراج پر نہیں پہونچ سکتے۔ جب تک کہ آرنبھ سے اُس حاصل کی ہوئی ودیا کو عمل میں نہ لاویں۔ اِسی ایشوریہ نیم کے مطابق جس پروپکار کا مانسک گیان حاصل کر کے ہم نے برہمچریہ کا سیون کرتے ہوئے برہمانڈ کا گیان حاصل کیا تھا۔ اُسی پروپکار کے اعلیٰ گُن کا عملی سادھن بھی ہم گرہستہ آرنبھ کریں۔

پروپکار کے عملی سادھن روپی مکان کا دروازہ بواہ سنسکار ہے۔ پرماتما کے نیم میں۔ ستری اور پُرش کی بناوٹ ہی ایسی رکھی گئی ہے کہ ایک کی طبیعت دوسرے کی طرف آکرشت ہو اُنکو علیحدہ علیحدہ خاص خاص وہ گُن عطا کیئے گئے۔ کہ ایک کی کمی کو دوسرا پورا کر سکے۔ جہاں اِن دونوں کے پرسپر پریم اور ملاپ کو منشیہ سرشٹی کی اُتپتی کا سادھن بنایا۔ وہاں اُنکو اِس قسم کے بھی گن پردان کیئے۔ جو کہ اُنکے پرسپر میل سے اُتپن ہوئے بالک کی پالنا کریں اُنہیں سہایتا دیویں۔ لیکن ساتھہ ہی اُس کے اپنے اُتپن کیئے ہوئے بالک کی طرف ستری پُرش کے ہردے میں ایسا پریم اُتپن کیا۔ کہ اُنہیں مجبور ہو کر پہلا قدم پروپکار کے میدان میں رکھنا پڑے۔ جن سجنوں نے بواہت جوڑوں کی زندگی کا مشاہدہ سنجو لی کیا ہے۔ اُنہیں معلوم ہے۔ کہ بواہ ہوتے ہی (یا ہمارے اِبھاگی دیش میں یوں کہیئے۔ کہ پرسپر میل ہوتے ہی کیونکہ بواہ کے سمے تو بر اور بدھو بچہ ہی ہوتے ہیں) ستری پُرشوں میں جو محبت ہوتی ہے۔ وہ زیادہ تر خود غرضی پر مبنی دیکھی جاتی ہے۔ دونوں کی حرکات یہہ ظاہر کرتی ہیں۔ کہ ایک دوسرے سے جسقدر زیادہ خوشی حاصل کر سکیں کرنا چاہتے ہیں۔ اِس خوشی کا جوش یہانتک

بڑھ جاتا ہے۔ کہ بدی ٹھیک سکشا نہ پائی ہو۔ تو
نوجوان استری اور پرش کچھ سمجھ کے بیتے ہیں
پالن کرنیوالے کو بھی بھول جاتے ہیں۔ لیکن
جیوں ہی کہ ایک نیا جیو اتما انکے مدھ میں
نمودار ہوتا ہے۔ انکے پرسپر پریم کی سنگت
بھی بدل جاتی ہے۔ جہاں جوش کا طوفان
چل رہا تھا۔ وہاں آنند کی شیتل لہر کا نواس
ہو جاتا ہے۔ نیا پرانی ان دونوں کے پریم کو
سوچنے اور پوتر بنانے کا سادھن ٹھہرتا
ہے۔ یہ ایشوریہ نیم ہمیں سپشٹ سکھا دیتا ہے
کہ سنتان اوتپتی کا کام ایک بڑا پوتر کام ہے
اور اسلیے اسمیں پرورشٹ ہونے کے لیے بڑے
سوچ بچار کی ضرورت ہے۔ لیکن جب ہم
دیکھتے ہیں کہ ماتا اور پتا کے آلس اور پرمود بہر
سے بچے کا آلس اور پرمود بڑھتا ہے۔ یہاں تک
کہ انکی ہنسک حالت تک بچے کی انسانی حالت
کو اپنے سانچے میں ڈھال لیتی ہے۔ تو ہمیں کوئی سندیہ
نہیں رہتا۔ کہ پرماتما کی آگیا پالن کرنے کے
لیے ستری پرش کی بواہ سنسکار میں پرسپر
آتمک میل کی پرتگیا ہونی چاہیے۔ اور پھر
جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ گرہستھ آشرم
پر اوپکار کی شکشا کے لیے ایک سکول
ہے جسمیں سے گزر کر آتمک انتی کرتے ہوئے
ہمیں برہم دھام تک پہنچنا ہے۔ تو ہمیں ماننا
پڑتا ہے۔ کہ ستری اور پرش کا مرتے دم تک
آتمک سمبندھ ہی پرماتما کا اپدیش ہے۔
اور یہ کیونکر ہو سکتا ہمیں اس نتیجے پر پہنچاتی ہے
کہ ستری اور پرش کا پرسپر سمبندھ آتمک ہونا
چاہیے۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ بواہ سنسکار
سانسارک معاہدوں کی طرح ایک معاہدہ
نہیں ہو سکتا۔ نہ اسکے متعلق وے نیم ہو سکتے
ہیں۔ جو کہ سانسارک معاہدوں پر حکمرانی
کرتے ہیں۔ بلکہ بواہ سنسکار اس آستھا کا
نام ہے۔ جسمیں کہ رشی نیموں سے لایا جاتا ہے
آہا! جب ہم ایشور کے تریکش نیموں پر
وچار کر ان سے شکشا حاصل کر اس نتیجے پر پہنچتے
ہیں تو ہماری نظروں میں اپنے پراچین رشیوں
کی عزت کسقدر بڑھ جاتی ہے۔ جنہوں کہ
ایک ایک شبد کے اندر بے شمار علم کے
خزانے بھر دیے ہیں۔ ہماری لکھی ہوئی
کل ہو سکا اور اسکا جسقدر زیادہ سے زیادہ
وستار ہم سوچ سکتے ہیں۔ ایک
ودواہ شبد میں آجاتا ہے۔ باقی آئندہ

विवाह

ایڈیٹوریل نوٹس

جس منشیہ کا کوئی ادیش نہیں۔ اسے
کبھی بھی منن شیل نہیں کہہ سکتے۔ ادیش
ہین منشیہ نے آج تک کوئی اعلے
کامیابی حاصل نہیں کی۔ اور اسکی
وجہ صاف ظاہر ہے۔ جس منشیہ کا
کوئی ادیش نہیں اسکے لیے کام کرنیکا
کوئی مرکز نہیں ہے۔ تیر ہمیشہ نشانے
پر لگتا ہے۔ اور جب کوئی نشانہ موجود
نہ ہو۔ تو تیر بے طرح کسی ایک طرف
گر پڑتا ہے۔ اسلیے منش کو اپنا کوئی نہ
کوئی خاص ادیش ضرور قرار دینا
چاہیے۔ تاکہ اسکے ہاتھ پیر ہلانے کا
کوئی نتیجہ برآمد ہو۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ادیش کس پرکار
کا ہونا چاہیے۔ ہم ان سب پرشوں کو اصول
کے پابند سمجھتے ہیں۔ جنکا کہ کچھ نہ کچھ ادیش
ہو۔ ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔ کہ وہ ادیش
اچھا ہے یا برا۔ اور جو لوگ کہ کوئی بھی
ادیش نہیں رکھتے۔ ہم انہیں بے اصولے
انسان کہنے کے لیے مجبور ہیں۔ لیکن سوال پھر
وہی رہتا ہے۔ کہ ادیش کس قسم کا ہونا
چاہیے۔ بے اصولاپن کی زیادہ تحقیقات
کرنے کی اسلیے ضرورت نہیں ہے۔ کہ بے
اصولے آدمی نہ سنسار کا اپنے ارادے
سے کوئی فائدہ کر سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی نقصان
لیکن جو لوگ کہ کسی نہ کسی ادیش کو اپنا نشانہ
بناتے ہیں۔ وے لوگ ضرور اپنے کرموں کا
نقش سنسار کے اتہاس پر چھوڑ جاتے
ہیں۔ اسلیے منش کو ایک ادیش کو نشانہ
بنانے سے پہلے ضرور یہ فیصلہ کرنا چاہیے
کہ آیا اسکا مجوزہ ادیش سنسار کے لیے مفید
ثابت ہوگا۔ یا کہ الٹا ہانی کارک ہوگا۔
اس فیصلہ کے لیے ہمارا رہبر کون ہے۔؟
نسندیہ ایشوریہ نیم اور انکی ویاکھیا کرنے
والے وید ہی اس وستر آندولن میں ہمارے
رہبر ہو سکتے ہیں۔ پس آریہ پرشو! قبل اسکے
کہ تم اپنا کوئی ادیش بناؤ۔ ویدوں اور
پرتیکش آدی پرمانوں سے اسکو سچا اور
نیکی کی طرف لیجانے والا ثابت کرلو۔ کیونکہ
اگر ایسا نہ کروگے۔ تو ممکن ہے۔ کہ تمہارا
من مانا ادیش کہیں بجائے تمکو انتی کی
سیڑھی پر چڑھانے کے تنزل کی غار میں
نہ جھونک دے۔

ستریوں کے لیئے بھارت نواشی نوین کلادیہ مکاروں (شاعروں) نے ابلا کا شبد استعمال کیا ہے - درحقیقت موجودہ صورت میں بھارت پتریاں ابلا ہی بنی ہوئی ہیں - ودیا ہین ہونے کے کارن آتمک بل کا تو لیش ماتر نہیں رہا - اور شارریک بل مردوں کے ظلم نے چھین لیا - ایسی بے بسی کی حالت میں بھی جب ہم اُن پر زیادہ اتیاچار ہوتا دیکھتے ہیں - تو کلیجہ منہ کو آتا ہے - کون نہیں جانتا کہ اودیا ہی میں بھٹک کر منشیہ انگنت غلطیاں کر بیٹھتا ہے - پھر اگر اس اودیا کے کارن بھارت پتریاں بھی پرت دھرم سے پتت ہو جاویں - تو تعجب کی کونسی بات ہے لیکن افسوس کہ جہاں بدقسمت ناری جاتی عورتوں کو اچھوتوں سے بدتر سمجھا جاتا ہے وہاں بے دھڑک سبچاری پرشوں کی طرف کوئی شخص انگلی اٹھانے کی بھی جرات نہیں کرتا - کیا ایسے نردئی پرشوں نے کبھی یہ بھی سوچا ہے - کہ جو ہزاروں ویشیائیں ہمارے شہروں اور قصبوں میں دکھلائی دیتی ہیں - اُن کو گمراہ کرنے والے مرد تھے - اور اسلیئے کیا ہمارا فرض نہیں ہے - کہ بجائے اُن سے نفرت کرنے اور ناک بھوں چڑھانے کے اُنکے ساتھ سچی انسانی ہمدردی کا اظہار کریں - اور اُن کو گمراہی کے ٹھکانے سے نکالنے کا پریم کریں جہاں بیٹھی ہیں - غریبوں نے بنکشالے اور دھا دیالے قائم ہوتے ہیں - وہاں نیک تجربہ کار اور پڑھی ستریوں کے زیر اہتمام کوئی ایسا دیون آشرم کھولیں نہیں - وہ استریاں جو ودیا کے کارن بیچاری تلی ہو گئی تھیں - اور اب آنکھ کھلنے پر نیک راستہ اختیار کرنا چاہتی ہیں سنسار کے سنگدل طعنوں سے محفوظ طور کی بسر کر سکیں -

آریہ کنیا پاٹھشالا جالندھر

رائے بہادر لالہ پیارے لال صاحب انسپکٹر نے کنیا پاٹھشالا کا امتحان لیا ہے ابھی تک نتیجہ نہیں نکلا -

پاٹھشالا میں تعداد کنیا ٠ ٩ ہے اور یہہ تعداد روز بروز بڑھنے کی امید ہے - لالہ دولت رام نائب محافظ دفتر کا پورشارتھ دھنیا دیو گیہ ہے - جو اپنے محلہ میں کنیاؤں کو پاٹھشالا میں بھیجنے کے لیئے اتساہ کرتے رہتے ہیں

سنتا دیوی جسے لیڈی ڈاکٹر کپور تھلہ نے شکشا پانے کے لیئے جالندھر بھیجا تھا - بڑی سوشیلا بدھوا تھی - پاٹھشالا کی دوسری شرینی میں پڑھتی تھی - بیچاری کا دیہانت ٢٠ ماہ حال کو ہو گیا ڈاکٹر بھگوانداس نے بڑی تندہی سے علاج کیا - مگر ایشور کی اچھا کو کون روک سکتا ہے - پاٹھشالا کی کنیائیں بھی سارا وقت سنتا دیوی جی کی بیمارداری کرتی رہیں - خصوصاً ڈاکٹر بھگوانداس جی کی کنیا پاربتی نے جو سنتا دیوی کی ہم جماعت تھی بڑی سیوا کی - سنتا دیوی کا یہاں کوئی سمبندھی نہ تھا لیکن مرنے سے دو دن پہلے یہ بندہ کرتے اسنے یہہ شبد کہے (سماج میرا مائی باپ ہے اور میں سب سماج کی کنیا ہوں - میری بیماری اچھی ہو گئی تو ہون کرا دینگی - یدی مر گئی تو میرا سنسکار کرا دینا) سنسکار ویدک ریتی سے ہوا -

سنتا دیوی کے مرنے کا ممبران سماج اور استری سماج کی دیویوں و پاٹھشالا کی سب کنیاؤں کو رنج ہے - کیونکہ یہہ اچھی ودیا پکا ہونیوالی تھی -

باہر سے بدھواؤں کی درخواستیں آ رہی ہیں لیکن وظیفہ نہ ہونے سے ان بدھواؤں کی ودیا پراپتی کی اچھا کو نہ پورا کرنے کیوجہ سے بیا ہو رہی انیتی شروع ہے - ہمارے پچھلے نوٹ پر استری شکشا سے پریم کرنے والے کئی ایک کی دھرم شالا اپنی کی جیت کر شری مہتے سردار کو پال سنگھ صاحب امرتسر نواسی نے ۱۲ ماہوار کا ایک وظیفہ پردان کیا ہے - سنا ہے کہ اسی پرکار سے اور دھرماتما سجن بھی توجہ فرمائینگے - سردار صاحب موصوف نے یہہ وظیفہ اپنی دھرم پتنی شریمتی اتم دیوی جی کی یادگار میں دیا ہے - اور واستو میں اس سے بہتر اور کونسی یادگار ہوگی - ایشور دیا سے اتم دیوی کا شبھ نام سے یادگاری ہوا - اتم ادھیاپکا اور پرچارکا بنے گی - وہ رتنا استری پرشوں کی تھوڑی سی توجہ سے استری شکشا بیڑا پار ہو سکتا ہے - ہم نے تجربہ کیا ہے کہ بہت سی کنیائیں ہیں جو ودیا پراپت کر کے دیش میں سُرت کی چھپ امرت - اپکار کی جگہ پرکاش ست کے استھان میں ست انوالی ہو سکتی ہیں - لیکن تعلیم جاری نہیں رکھ سکتیں - صرف اسلیئے کہ ان کے ماتا پتا تعلیم کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے - کتابیں لیکر نہیں دے سکتے - اور یدی ایسی کنیاؤں کو وظائف دیئے جاویں - اور سہایتا کی جاوے تو بہت سی ودشی کنیائیں پیدا ہو سکیں - یدی ہم دوردیش

مہرشی دیانند کے وید بھاشیہ کی رکشا کے لیے جو پہل ہم نے اپنے گذشتہ دو نمبروں میں کی تھی اکارتھ نہیں گئی۔ ہم اپنے ناظرین کو بڑی خوشی سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ پروپکارنی سبھا نے اپنے گذشتہ اجلاس میں پاس کیا ہے۔ کہ مہرشی دیانند کرت پستکوں کے شودھنے کے لیے پنڈت لیکھرام جی کو لکھا جاوے کہ وہ اشدھیاں چھانٹ کر سپرنٹنڈنٹ ویدک یترالیہ کو پاس لکھ بھیجیں۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں یہہ سنکر بہت ہی رنج ہوا ہے۔ کہ سبھا نے مہرشی دیانند کا کل کیا ہوا بھاشیہ جو ابھی تک نہیں چھپا۔ رکیا۔ رگی چھاپنے کا وچار ترک کر لیا ہے۔ ابھی بات تک یہہ نہ معلوم ہوا کہ آیا سبھا نے صرف مہرشی کا کیا ہوا سنسکرت بھاشیہ ہی کیول چھاپنے کا وچار کیا ہے یا کہ اسکا ہندی ترجمہ بھی ابھی کرا کر چھاپنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک ہم نے وچار کیا ہے جو خرابیاں کہ بھاشیہ میں نکلیں پنڈتوں کے ہندی ترجمے کا نتیجہ تھیں۔ اس لیے ہم سبھا کی سیوا میں پھر نویدن کرینگے کہ کیول سنسکرت بھاشیہ چھپوا دیں۔ اور ہندی ترجمہ اسوقت کے لیے چھوڑیں جبکہ کل بھاشیہ کا ترجمہ ہو کر ودوان آریہ پرشوں کی ایک خاص سبھا میں پیش ہو کر منظور ہو جاوے۔

جالندھر شہر آریہ سماج کے گذشتہ سالانہ جلسہ کا حال لکھتے ہوئے ہم اسکا ایک بڑا دلچسپ حصہ بیان کرنا بھول گئے تھے۔ علاوہ اس رقم کے جو کہ اسوقت نقد وصول ہوئی بہت سے پرشوں اور استریوں نے مجوزہ کنیا آشرم کے لیے سونے کے کپڑے اور برتن بھی دان کیے نہ صرف یہی بلکہ بعض ستریوں نے زیور بھی کنیا مہاودیالے کے ارپن کیے۔ اُتسب کے موقعہ پر کنیا پاٹھ شالا کے پاس کنیاؤں کی دستکاری کے نمونے بھی بہت سے موجود تھے۔ انکی بنائی ہوئی مٹھائی بھی فروخت کے لیے رکھی ہوئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان چیزوں کی فروخت سے قریباً ۳۰ روپیہ یا اس سے زیادہ کی آمدنی پاٹھ شالا کو ہوئی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوکل کنیا پاٹھ شالا کے ساتھ ستریوں کا پریم بڑھتا جاتا ہے۔ ہماری رائے میں اس سے بڑھکر اور کوئی آثار اس انسٹیٹیوشن کی کامیابی کے ہو نہیں سکتی۔

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں کچھ عرصہ ہوا کہ ایک ہندوستانی تعلیم یافتہ کا خط چھپا تھا جو انہوں نے امرتسر کے مشنری زنانہ مدرسہ کی لیڈی منیجر کو لکھا تھا۔ اس خط میں ہندوستانی تعلیم یافتہ صاحب نے صلاح دی تھی کہ تعلیم نسواں میں سوئی بنانے کی سکشا ہونی ضروری ہے۔ اس پر ہمارے ہمعصر نے خوشی کا اظہار کر کے لکھا تھا۔ کہ ہندوستانی لوگ تعلیم کے عملی پہلو کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ جالندھر آریہ سماج کی کنیا پاٹھ شالا میں سوئی بنانے کی سکشا جاری ہوئے ڈیڑھ سالوں سے زیادہ ہو چکا۔ اس عرصے میں ہماری پتریوں نے علاوہ معمولی سوئی بنانا سیکھنے کے سلائی وغیرہ بنانا بھی کسی قدر سیکھ لیا ہے ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ جس عمر کی لڑکیاں ہماری پاٹھ شالا میں امور خانہ داری میں عمدہ مادہ رکھتی ہیں۔ اس عمر کی ان پڑھ لڑکیاں صرف گڑیوں کا کھیل ہی جانتی ہیں۔ با وجود اس عملی ثبوت کے جو کہ یہہ پاٹھ شالا دے رہا ہے۔ اور اپنے کرتبوں سے بتلا رہا ہے کہ مجوزہ کنیا مہاودیالہ گرہستی دیویاں پیدا کرنے کا یتن کرے گا۔ کیسی شرم کی بات ہے۔ کہ ایسے مخالف برابر وہی ہانک لگاتے چلے جاتے ہیں کہ جالندھری آریہ ایم اے اور بی اے پاس کی ہوئی گرہست آشرم سے بیزار "لیڈیاں" پیدا کرنا چاہتا ہے کہ پاٹھ شالا کا امتحان جو کہ ۲۷۔ جنوری کو ہوا اختیار رہا تھا۔ کہ ہماری کنیائیں دھرم کی سکشا پا کر مضبوط دل نیکی اور بد چلن بھگوے پوشوں اور گرہستی دھوکہ بازوں کے دام میں پھنسنے کے قابل ہی نہ رہینگی۔ یہہ تو علیحدہ مضمون تھا۔ لیکن سوال یہہ ہے کہ آیا مشن اور گورنمنٹ کے زنانہ مدرسوں میں بھی جس آدمی کی سکشا ہونا ممکن ہی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ موجودہ صورت میں ہندوؤں کی لڑکیوں کو پاک آدرش میں عیسائی مشنریوں کے سکولوں میں سہولیت کے ساتھ سکشا کیونکر ہو سکتی ہے۔ اور جبکہ انکی اصلی غرض عیسائی بنانا ہے۔ تو ممکن نہیں کہ ایسے ہنر سکھانے میں وہ زیادہ وقت اور روپیہ خرچ کرنا گوارا کریں۔ سرکاری مدرسوں میں ایسی سکشا کے لیے وقت ہی ملنا مشکل ہے۔ کیونکہ جس طرح کی پاٹھ ودھی لڑکوں کے سکولوں کی تقلید میں سررشتہ تعلیم نے رکھی ہے وہ لڑکیوں کا پورا سمے کھا جاتی ہے یہی گزرہتی

بنانے کا کام اگر کوئی انسٹیٹیوشن ہمنے لگے ہیں تو
وہی جو ہم لوگ اپنی بہتریوں کے لیے خود
قائم کریں۔ بس جالندھر آریہ سماج کے
ممبر۔ اگر دیش میں استری شکشا پھیلانا
چاہتے ہیں تو بہت جلد تن من دھن سے
کوشش کر کے کنیا مہاودیالہ کو مکمل کریں۔

---

۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء کے سول اینڈ ملٹری
گزٹ میں حسب ذیل خبر نکلی ہے۔
"ہم سنتے ہیں کہ باشندگان لکھنؤ اور
سیتاپور کے قصبوں کے درمیان ایک
تالاب کے دریافت ہونے پر شور مچ رہا
ہے۔ جسکی نسبت کہ حیرت انگیز صحت بخش
طاقتیں منسوب کیجاتی ہیں یہہ تالاب کمالپور
اور خیرآباد کے درمیان واقع ہے۔ اور
اودھ روہیلکھنڈ ریلوے لائن پر ہے۔ اندھوں
لنگڑوں وغیرہ کے ہجوم کے ہجوم اس
صحت بخش تالاب کی طرف چلے جا رہے
ہیں۔ کوڑھی تک اس تالاب میں غوطہ
لگا کر صحیح سالم باہر نکلتے ہوئے کہے جاتے ہیں
ہمیں اس کہانی کے صحت کا اقرار کرنے
میں افسوس ہوگا۔ لیکن قریباً آس پاس
کے تمام باشندے اسکی نسبت گفتگو کرتے
ہیں۔ اور اسپر پورا اعتقاد رکھتے ہیں
بے شک یہہ صرف [illegible] اعتقاد
کے ذریعہ صحت کی ہے"

ہم نے اس خبر کو کچھ تعجب کے ساتھ نہیں
سنا۔ ہم اپنے تجربے سے جانتے ہیں کہ
ہندوستان اس زمانہ میں ہمیشہ اس قسم کے
ضعیف الاعتقادی کا شکار رہا ہے۔ باوجود تعلیم
کی ترقی اور مغربی سائنس کی پیروی
کے بھی ہندو دل صدیوں سے اسقدر
ضعیف الاعتقاد ہو چکے ہیں۔ کہ ان میں ابتک
تحقیقات کا مادہ ہی پیدا نہیں ہوا۔ تعلیم
نے صرف اسقدر فرق ڈالا ہے۔ کہ جس طرح
جاہلوں کو دھوکہ دینے والے جاہل ہوا کرتے
تھے۔ اسی طرح اب تعلیم یافتوں کو دھوکہ
دینے والے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔

اوپر لکھی ہوئی خبر کی طرف ہم لکھنؤ
اور اسکے آس پاس کے آریہ سماجوں کی توجہ
خاص طور پر کھینچنا چاہتے ہیں۔ اور ان سے
امید رکھتے ہیں کہ وہ اس خبر کی نسبت
تحقیقات کرینگے۔ کہ کہاں تک یہہ صحیح
ہے اور کیا اصل راز کیا ہے۔ ہم اس تحقیقات
میں اپنے بھائیوں کی رہنمائی کے لیے ایک
خاص واقعہ کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں
جو کہ اس موقعہ پر خالی از لطف نہ ہوگا۔
ضلع بانس بریلی کے تھانہ بھٹیری کے
قریب ریاست رامپور کی حد پر ایک ندی
دوجورہ نامی ہے۔ غدر ۱۸۵۷ء سے تین
چار سال بعد کا ذکر ہے۔ کہ دفعتاً بانس
بریلی اور اسکے گرد و نواح میں مشہور
ہو گیا۔ کہ ندی مذکور پر آپ سے آپ بالو
(ریت) کا پل بن گیا ہے۔ کسی چھوٹی ندی
میں جسکی چوڑائی معمولی نالے کے برابر
بھی نہ ہو۔ ایک خاص جگہ ریتی پڑ جانا
کچھ غیر معمولی بات نہیں سمجھی جاتی لیکن
یہاں ساتھ ہی یہہ بھی مشہور ہو گیا۔ کہ
اس خاص جگہ پر نہانے والا اندھا۔ لنگڑا
لولا۔ کوڑھی اپنے مرض کو چھوڑ بھلا
چنگا ہو جاتا ہے۔ ہر دوار کے کنبھ سے
بڑھکر میلا جلد ہوا۔ لیکن خیال یہہ ہے کہ کچھ
عرصہ تک (چونکہ اس جگہ کی مہماں
قریباً چار ماہ تک ہوتی رہی) اس جگہ
کی شہرت گو مستحکم قائم رہ سکی۔ مثل مشہور ہے
کہ پیروں کو مرید اور اڑانے والے ہوا
کرتے ہیں۔ بریلی میں ایک قوم مثل پنجاب
کے راولوں کی ہے۔ انہیں سے چند آدمی
چاروں طرف بکھر گئے۔ اور یہہ رویہ
اختیار کیا کہ ایک آدمی خود اپنے
تئیں اندھا ظاہر کرتا۔ ایک قافلہ اور لوگوں
کا بنا کر چلدیتا۔ ساتھ دو چار اور اندھے
بھی ہوتے۔ چلتے چلتے راستہ میں خود ظاہر
کرنے لگتا۔ کہ مجھے کچھ کچھ سوجھنے لگ گیا ہے
اور ندی میں غوطہ لگاتے ہی آنکھیں کھولدیتا
اسپر دوسرے اندھوں کو بھی مجبوراً کہنا پڑتا
کہ کچھ کچھ بینائی ہماری بھی درست ہونے لگ
گئی ہے۔ میلہ کا ہجوم اسقدر ہوا۔ کہ روایت
ہے کہ بتاشے ایک روپیہ کے پاؤ بکے راستہ
میں بکنے لگ گئے تھے۔ آخرکار [illegible] میلا
مسٹر [illegible] مجسٹریٹ ضلع نے تحقیقات
کی۔ چونکہ قوم کے لوگ ہی اس جگہ
پجاری بن گئے تھے۔ اسلیئے اسپر شک ہوا
یہہ لوگ بالو کے پل میں جو دن کو
کمی ہو جاتی تھی۔ اسی رات کو پوری
کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ اسی قوم کے بعض
ممبر اندھے بنے ہوئے پکڑے گئے۔ جو دونوں
آنکھوں والے تھے۔ اسپر حکماً میلا بند کیا گیا
اور جس طرح بالو کا پل پانچ سات دن میں
غائب ہو گیا۔ اسی طرح اس استھان کی
مہماں بھی چل بسی۔
یہہ واقعہ اسقدر پرانا نہیں ہے۔ کہ اسکی

تبدیلی ہو سکے - ہمارے اپنے ایسے بھگت موجود نہیں جو اسوقت بالغ برٹش میں موجود تھے - اور جنھوں نے کہ اس واقعہ کی تحقیقات میں حصہ لیا - گو ہو والی افواہ کی نسبت تحقیقات کرنے کا فرض آریہ سماج کا ہے - کیونکہ جہاں ستیہ کا گرہن کرنا ہر ایک کا فرض ہے - وہاں استیہ کے چھوڑنے اور چھڑانے میں کوشش کرنا بھی اپنے کرتبوں میں سے ایک ہے -

---

کاشی سے ایک سچائی کی کچھ وستو ایک کاغذ انگلش بھاشا میں چھپا ہوا آیا ہے - جسکی ایک کاپی ہمارے پاس بھی پہنچی ہے - اس کاغذ پر مسز اینی بسنٹ اور تھیاسوفیکل سوسائٹی سے اپیل کیگئی ہے - اور ظاہر کیا گیا ہے - کہ مسز بسنٹ کے موجودہ کام سے کچھ فائدہ نہ ہوگا - کیونکہ وہ کسی جگہ ٹھہرتی نہیں اور اس لیئے ملک کی اصلی حالت سے انکو بالکل واقفیت نہیں ہے - گو اس اپیل میں بہت سے واقعات کا ذکر ہے جنمیں سے بعض کو ٹھیک طور پر ہم اپیل ظاہر نہیں کر سکتے - لیکن عبارت کی غلطی اور پیچیدگی کے درمیان بھی انکی اصلی غرض کو ہم سمجھ سکتے ہیں - انکے لیکھ کا سار یہ ہے کہ جو اصول انسانوں کو دھنی پونر اور مفید زندگی بسر کرنا سکھاتے ہیں - وے خواہ ناستک پن کے نام سے پکارے جائیں - زیادہ تر مفید ہیں - ان اصولوں کی نسبت جو خواہ اپنے آپ کو ایشور کا قائل ظاہر کریں - لیکن عمل میں انیشور یہ ہوں - قسم

اپیل نے نوین ویدانت یعنی جیو برہمہ کی ایکتا کے مسئلہ کو مؤخر الذکر زمرے میں شامل کیا ہے - اور اس کے جو کچھ خطرناک نتائج زمانہ حال کے سادھوؤں کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں - انکی طرف مسز بسنٹ کی توجہ کھینچی ہے - اس کے برخلاف گوتم بدھ کو ناستک بیان کیا ہے - اس بنا پر کہ گو وہ انیشور وادی کہا جاتا ہے - تاہم وہ اصول سچے ایشور وادیوں کے اوپدیش کرتا تھا - گو اُنہم نے بھارت ورش کی موجودہ حالت کو بیان کرتے ہوئے کسی قدر شاعرانہ مبالغہ سے کام لیا ہے - تاہم اسمیں شبہ نہیں کہ اسوقت ہمارے دیش کی آتمک اوستھا بڑی شوچنیہ ہے - ہماری رائے میں مسز بسنٹ اس قابل نہیں ہو سکتیں - کہ وہ اس دیش کے لیئے کسی ستیہ کا پرچار کر سکیں - جب تک کہ وہ اسکی اندرونی حالت کی پوری پوری تحقیقات نہ کر لیں - ممکن ہے کہ باہری رنگ دیکھکر انہیں اپنے کام پر شانتی ہوتی ہو - لیکن انہیں اسدن کا بھی خیال چاہیئے - جبکہ اصلی حالت پر ظاہر ہونے پر شاید انہیں اپنے کیئے ہوئے کام پر پچھتانا پڑے - اسوقت جہاں تک ہمنے غور کیا ہے - مسز بسنٹ کے خیالات کی پیروی کرنیوالے ٹھیک طور پر انہیں سمجھتے ہیں - مسز بسنٹ اپنی لاثانی تقریروں میں جو کچھ تعریف آدرش آریہ ورت کی کرتی ہیں - اور جس پراچین فلاسفی کی مہما کا گان کرتی ہیں - انکے پیرو ان سب باتوں کو اپنی موجودہ حالت کے ساتھ منسوب کر کے اپنے لیئے ہوائی قلعے بنا رہے ہیں

جب سنسار کا وجود ایک امر واقعہ ہے جسے انیشور وادی دلیلیں بھی مشکل ثابت نہیں کر سکتیں - تو اسمیں شبہ نہیں کہ کسی نہ کسی دن سبز باغ دکھانے والوں کی آنکھیں کھلیں گی - اور پھر اپنی گزشتہ حالت پر پچھتانے سے کچھ بھی ہاتھ نہ آئیگا -

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

مہاشئی ایڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک - نمستے - بھارت سدھار ۱۹ جنوری کے ایڈیٹوریل کالم میں جو میری نسبت مندرجہ ذیل سخت الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں - اس کا میں ہاشن پرچارک پارٹی کا شکر گزار ہوں - وہ الفاظ یہ ہیں - شر انگیز تقریروں سے نقصان پہونچایا - اپنی مکروہ گفتگو - ہائے ملعون یہ کیا کلمہ تو نے کہے - مہاپنچ اور پاپی - محسن کش - وہ چار پنچ آریہ - کوتہ اندیش - ان عنایتوں کے علاوہ وہ ساری کی ساری تحریر بالکل بے بنیاد اور غلط ہے - میں نے وہاں کوئی لکچر گورو گوبند سنگھ جی یا بابا نانک جی کے خلاف نہیں دیا - اور نہ کسی اور جگہ - اور نہ ان کو میں برا آدمی سمجھتا ہوں - بلکہ ان کو ہندو قوم کا خیرخواہ مانتا ہوں - اور نہ انکے اپکار کو کبھی میں فراموش کر سکتا ہوں - میری اس تحریر کی شہادت میری مصنفہ تکذیب براہین احمدیہ صفحہ [illegible] سے [illegible] تک اور نسخہ خبط احمدیہ صفحہ [illegible] سے [illegible] تک ہے

ہوسکتی ہے۔ پس میں نہیں جانتا۔ کہ ایسی دل دکھانیوالی تحریروں سے وہ بہبودی کا [illegible] کرتے ہیں۔ یا بگاڑ۔

رقمہ لیکھ رام آریہ مسافر

لودہانہ آریہ سماج کا انتخاب

حسب ذیل ہوا۔ لالہ تلسی رام وکیل پریذیڈنٹ۔ لالہ رامچند اس خزانچی وائس پریذیڈنٹ۔ امر داس سنگھ سکرٹری۔ لالہ لاجپت رائے اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ [illegible] خزانچی۔ لالہ لاجپت رائے۔ لالہ برج لال۔ بابو [illegible] داس ممبر۔

گرل سکول آریہ سماج پشاور

پریہ ور مہاشہ ایڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک نمستے۔ کرپا کر کے ذیل کے مضمون کو اپنے پیپر میں چھاپ کر ممنون فرماویں۔ اس سماج نے گرل سکول ۱۲ مارچ ۱۸۹۱ء میں کھولا تھا۔ آج تک کوشش سے ترقی ہوتی رہی۔ آج ۷۰ کنیا درج رجسٹر ہیں۔ امتحان سالانہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوا تھا۔ جماعتیں چھ ہی گئیں پانچویں جماعت میں ۸ کنیا تھیں۔ مگر اس امتحان سے پہلے ۵ کنیا بسبب شادی وغیرہ کے کاموں کے اسکول سے علیحدہ ہو گئیں۔ امتحان کے صرف تین کنیا اس جماعت میں تھیں۔

اس جماعت کے ممتحن ذیل کے صاحبان تھے۔ شریمان پنڈت لکھمی دت شرما جی جو لالہ [illegible] صاحب آنریری مجسٹریٹ کے سنسکرت شالہ میں ہیڈ پنڈت ہیں۔ اور مہتمم بھی اس سنسکرت شالہ کے ہیں۔ ذیل مضامین کے ممتحن تھے۔ اوپاسنا کا سننا۔ رجو پاٹھ سنسکرت شیل تناکر ہندی چارہ پاٹھ ہندی۔ ویاکرن بھاشا۔ سوکھتا استری دھرم۔ اور لکھائی ہندی۔

شریمان پنڈت سورج نارائن جی ذیل کے مضامین کے ممتحن تھے۔ حساب بحساب مضمون بنانا ہندی۔ جغرافیہ۔ دستکاری۔ سندھیا۔

امتحان کے بعد تحریری نتیجہ جو ان ممتحنوں نے دیا ذیل میں درج ہے۔

مضامین	اول کنیا	دوم کنیا	سوم کنیا
اوپاسنا میں	۴۷/۵۰	۳۴/۵۰	۴۵/۵۰
رجو پاٹھ سنسکرت میں	۴۵/۵۰	۴۳/۵۰	۳۲/۵۰
شیل تناکر میں	۴۹/۵۰	۳۱/۵۰	۳۶/۵۰
چارہ پاٹھ میں	۴۴/۵۰	۴۴/۵۰	۳۴/۵۰
ویاکرن میں	۳۶/۵۰	۴۰/۵۰	۳۹/۵۰
سوکھتا استری دھرم	۳۹/۵۰	۴۲/۵۰	۳۹/۵۰
لکھائی میں	۴۰/۵۰	[illegible]	۳۲/۵۰
حساب میں	۶۵/۱۰۰	۴۵/۱۰۰	[illegible]/۱۰۰
مضمون بنانا	۴۵/۵۰	۴۵/۵۰	۳۰/۵۰
جغرافیہ میں	۳۵/۱۰۰	۳۵/۱۰۰	۳۵/۱۰۰
دستکاری میں	[illegible]	۳۸/۵۰	۳۸/۵۰
سندھیا میں	[illegible]	[illegible]	۴۰/۵۰
میزان کل	[illegible]/۶۰۰	۴۷۵/۶۰۰	[illegible]

لتعریف کیساتھ ان کنیاؤں نے ۵ پانچویں شرینی کا امتحان پاس کیا۔ اور انکو سارٹیفکٹ سماج کی شالہ کی طرف سے دستخطی ممتحن کے دیئے گئے ہیں۔

۲۳ جنوری ۱۸۹۶ء کو استری سماج کا جلسہ مندر میں ہوا۔ مندر استریوں سے بھر گیا تھا کنیا شالہ کے سب حاضر تھیں۔ اور بھی کنیا شہر کی آئی تھیں۔

ان تینوں کنیاؤں نے جنہوں نے امتحان پاس کیا ہے۔ استریوں کو بھجن سنائے۔ اوپاسنا سنائی۔ آریہ بھی دھرم سے وید منتر اور ودیا کھیان سناتے۔

ہون ان تینوں کنیاؤں نے کیا۔ وید منتر سوورسے پڑھے۔ ہون منتر جو علیحدہ شکل دیوری سے چھپے ہیں۔ عمدہ سور سے پڑھ لیتے ہوئے تھے۔ وہی پڑھ کر ہون کیا۔ استریاں بہت خوش ہوئیں۔ نہایت ہی عمدہ تاثیر شہر کی استریوں پر ارہی سماج کی شالہ کی کنیا کے ہون کرنے سے ہوئے پیچھے کا انعام تقسیم ہوا۔ اور لالہ سر[illegible] صاحب ممبر سماج کے دھرم پتنی نے ۱۵ عدد چوبی رنگین اور ۱۶ عدد رومال ریشمی علاوہ پیچھے کے سامان حسب انعام کے اپنی گرہ سے کنیاؤں میں انعام میں تقسیم کئیں۔ وہ شکر ادا ہے۔ وقت تقسیم اس انعام کے رائے بہادر [illegible] ایشور داس صاحب کی دھرم پتنی پردہ نشین کی ہمدردی پر نیت تھیں۔ امید ہے۔ کہ ان تین کنیاؤں میں سے ایک کنیا اسی شالہ میں ادہیاپکا مقرر کیجاویگی۔

اس شالہ کی امداد تو سارا سماج کرتا ہے مگر خاص کر لالہ صاحب لچھمن داس وکیل بہ [illegible] انشاء سے امداد دیتے ہیں۔

بابو [illegible] رام صاحب پردہان سماج نے علاوہ رقم چندہ انعام کے ۳۰ عدد لکڑی کے کھلونے ہوشیارپوری ساخت شالہ کے انعام میں تقسیم کرائے۔

اس شالہ میں دو ادہیاپکا ہیں۔ اور پردہ نشین کنیاؤں کو بلانیوالی۔

داس سیتارام منتری شالہ

ٹانک وزیرستان کے دلچسپ حالات

اس سرحدی ٹانک کے حالات مختصرۃً حسب دریافت جناب عرض ذیل ہیں۔

شہر ٹانک تک تو میدان ہے۔ اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے یہہ جگہہ تیس میل پر واقع ہے۔ یہاں تک ٹانگہ وغیرہ ہر قسم کی سواری ملسکتی ہے۔ اور ہر ایک آرام کے سامان پراپت ہو سکتے ہیں۔ ٹانک سے آگے [illegible] نامی ہے۔ یہاں پر سرکار کا ایک بھاری قلعہ ہے جسمیں سرکاری فوج ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اس قلعہ میں تار گھر اور ڈاک کے علاوہ ایک عمدہ ڈاک بنگلہ بھی بنا ہوا ہے۔ گو یہاں تک تانگہ وغیرہ اگر لایا جاوے تو آسکتا ہے۔ مگر یہہ ممکن نہیں کہ دو چار آدمی بغیر سنتری کے ٹانک سے یہاں گزر سکیں۔ پانی افراط سے ہے اور ایسا پرتیت ہوتا ہے کہ ٹانک میدان ہے۔ یہاں سے آگے چلکر قریباً ۹ میل کے ایک گاؤں [illegible] نامی آباد ہے۔ یہاں پر بھی سرحدی فوج کے چند سپاہی رہتے ہیں۔ [illegible] مکان سرکاری اور ایک ڈاک بنگلہ بنا ہوا ہے۔ ویسکے آگے سے پہاڑ شروع ہوتا ہے۔ [illegible] میں [illegible] ایک [illegible] ایک بھاری نالہ [illegible] بہا ہوا [illegible] ہے۔ ویسکے سر پر بھی ایک چوکی [illegible] پہرہ [illegible] ہے۔ جو ایک چھوٹے سے مکان میں رہتی ہے۔ یہاں سے [illegible] راستہ میں اور بھی بعض چوکیاں [illegible] خوفناک

بنی ہوئی ہیں۔ اُن سے گزرتے ہوئے [illegible] کچھہ نامی آتا ہے۔ گویا [illegible] سے چلکر اس جگہہ آرام کیا جاتا ہے۔ یہاں پر ایک میدان ہے جسکے اِردگرد پہاڑ اور ایک طرف [illegible] ہے۔ ایک قلعہ تو سرکار کا میدان میں ہے۔ اور دوسرا میدان کے ساتھہ ہے جو پہاڑ ہے۔ اسکی [illegible] پر اس میں بھی تار وغیرہ کا انتظام ہے۔ اور ایک کثیر تعداد میں سپاہی رہتے ہیں۔ اسکے آگے پہاڑ سے گزرتے ہوئے سرکار کا آخری قلعہ مقام کھجوری کچھہ میں واقع ہے۔ یہہ قلعہ بڑا بھاری بنا ہوا ہے اور اسکے ساتھہ ہی ایک اور چھوٹا قلعہ ہے۔۔ اور سرکار کا بھی آخری مقام سرحدی ہے گویا اسکے آگے اور سرکار کی حد نہیں ہے۔ نیچے اسکے ایک مہان نالہ چلتا ہے۔ ہوا کا یہاں بڑا زور ہے۔ یہاں پر سلسلہ تار اور ڈاک ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہاں پر بھی سرکار کا بڑا بھاری گودام جمع رہتا ہے۔ اور خصوصاً آجکل کے دنوں جبتک کہ سرحد پر چڑھائی ہے۔ کمسریٹ کا بھاری انتظام ہے۔ اور اس قلعہ میں سرحدی فوج کا کافی طور پر انتظام ہے رسالہ کے بھی قریباً پچاس جوان رہتے ہیں [illegible] تک تو درخت کا کہیں بھی نام ہے۔ مگر [illegible] سے آگے یہاں تک ایک درخت بھی دیکھنے میں نہیں آتا۔ یہاں بڑے بڑے میدان اور پتھریلے ہیں۔ آجکل کے بیچ سخت سردی اور گرمیوں کے دنوں میں سخت گرمی ہوتی ہے۔ برف بھی جہاں سے پہاڑ شروع ہوتے ہیں [illegible] پڑتی ہے۔ اور خاص خاص پہاڑوں پر ہمیشہ [illegible] ہے اور باقی خالی پہاڑ ننگے نظر آتے ہیں۔ جہاں سے آگے چلکر بڑا بھاری خطرہ ہے۔ کیونکہ چور وزیری [illegible] ایک

یک حملہ آور ہوتے ہیں اور تار وغیرہ توڑ جاتے ہیں۔ یہانسے آگے چلکر ایک جگہہ چپین نامی آتی ہے۔ جہاں پر پہاڑوں کے درمیان ایک بھاری میدان واقع ہے۔ اور پانی کا بھی ایک بھاری چشمہ ہے یہہ جگہہ ایک ویران سی ہی ہے۔ کوئی آبادی نہیں صرف جنگل ہے۔ سرکاری فوج کھجوری کچھہ سے چلکر بوجہ پانی اور میدان یہاں پر ہی ٹھہرتی ہے۔ اور یہاں سے گزر کر کرب کوٹ نامی جگہہ پر مقام کرتی ہے یہہ پہاڑ کوئی دس میل کوئی بارہ میل کے لگ بھگ واقعہ ہیں۔ نامی کی وجہ انکی یہہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ انکے اردگرد دور دور فاصلوں پر گاؤں آباد ہیں۔ جنکے نام شاید یہی ہیں۔ اسلیئے انکے علاقہ کو بھی اسی نام سے پکارتے ہیں۔ اِن جنگلوں میں بہت سے قبرستان ملتے ہیں کہ جنمیں بڑی بڑی اونچیں قبریں بنائی ہوتی ہیں اور اکثروں پر رنگ برنگ کپڑے کی جھنڈیاں لٹکتی ہیں۔ اور کئیوں پر رنگ مختلف قسم کے ڈالے ہوئے ہیں اس سے بھی انومان ہوتا ہے۔ کہ اِن لوگوں میں قبر پرستی اور پیر پرستی کی فضول رسمیں بڑے زور سے جاری ہیں۔ سنا ہے اسی کرب کوٹ میں پہلے ایک کمپاس والے انگریز کو وزیریوں نے ہلاک کیا تھا۔ اور یہاں پر ایک راستہ کانی گرم سے بھی بہادر و پہاڑ محسود قوم کے وزیریوں کے لیئے آنے کو آسان ہے اور اکثر یہاں پر خطرہ رہتا ہے۔ یہاں سے آگے چلکر راستہ میں پانی ہی پانی سے گزرنا پڑتا ہے اور ادہر ادہر نالے کے چند اونچی گڑھیاں آباد ہیں۔ جو اسوقت رعایا سرکار ہو گئی ہیں

یہاں سے ۹ میل والٹو نامی جگہہ ہے کہ جہاں کہ انکا مشہور چھاپہ گزشتہ ۳۔ نومبر ۱۸۹۴ء کو ہماری پلٹن پر پڑا تھا۔ یہاں پر سب سے زیادہ آنند دایک ایک پانی کا چشمہ ہے۔ اور یہہ چشمہ اسقدر بہان ہے۔ کہ اسکے ساتھہ ہی ایک بھاری نالہ بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہہ چشمہ ایک میدان میں واقعہ ہے۔ یہاں پر ہی ہمارے والافنٹ برگیڈ آباد ہے۔ پانی اسکا بڑا مقوی اور گرم ہے۔ صبح کے وقت اگر سردی کا مارا شخص اسمیں جا گھسے تو گرم ہو جاتا ہے۔ آہا ایشور کی جہاں کا یہاں پر کیا اچھا نظارہ ہے۔ یہی چشمہ ہم سب کا سچ مچ جیون ہے۔ والٹو کا میدان بھی ایک بھاری میدان ہے۔ مگر درخت کا یہاں تک بھی نام نہیں ہے۔ سردی کا یہاں کچھہ ٹھکانہ نہیں۔ ارد گرد پہاڑوں پر برف پڑی ہوئی ہے۔ رات کو خواہ کتنا ہی پانی رکھا جاوے تمام جم جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خیموں کے اندر لوٹوں اور مشکوں میں رکھے ہوئے پانی جم جاتے ہیں۔ بمشکل انہیں توڑ توڑ کر نکالا جا کر اور پانی ڈالا جاتا ہے۔ صبح ۸ بجے اٹھکر ہاتھہ منہ دھویا ہوا پانی جو زمین پر گرتا ہے اسی وقت برف بنکر ایسا سخت ہو جاتا ہے کہ مانو پتھر ہے۔ اسجگہ پر بھی چند گانوں ارد گرد وزیریوں کے آباد ہیں۔ جو اسپایا کے نام سے مشہور ہیں۔ عرصہ تک تو ہمیں یہاں ہی رہنا نصیب ہوا۔ بعد ۱۸۔ دسمبر ۱۸۹۴ء کو وزیریوں کے ملک پر چڑھائی ہوئی اور ہمیں بھی ہمراہ پلٹن جانا پڑا۔ پہلے روز والٹو سے چلکر مقام خیسرہ میں پہونچے۔ اس راستہ میں درخت کثرت سے تھے۔ کہ جن کی درشن

سے ایک طرح کا الہاد ہوا۔ کیونکہ عرصہ سے درختوں کی شکل نہ دیکھی تھی۔ یہاں کے پہاڑ سرسبز ہیں درخت پست قد تمام اس علاقہ میں دیکھے گئے۔ خیسرہ ایک بھاری گانو ہے۔ اسے دیکھکر بڑا آنند ہوتا ہے۔ ایسی جگہہ اور اس طریقہ سے بنا ہوا ہے۔ کہ مانو قدرت نے ہی اسے ایسی جگہہ دی ہے۔ اور گرد اسکے بڑے بڑے اونچے پہاڑ ہیں۔ اور بیچ میں بڑا بھاری نالا بہتا ہے۔ جسکے ارد گرد پہاڑ نالہ کی نیچائی سے لیکر اونچائی تک ہر دو طرف ایسے طریقہ سے گھرے ہوئے ہیں اور بیچ میں دریا کا آنند اور اسکے کناروں پر کھیتی کا ہونا اور بھی آنند دایک معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہہ لوگ بڑے غلیظ ہیں۔ ایسے استھان تو دراصل دیو استھان ہونے چاہیئے تھے۔ مگر یہہ لوگ تو سچ مچ خونخوار اور ملیکش ہیں۔ اور بڑے اپوتر ہیں۔ آخر کار اس گانوں نے بھی سرکار کا جرمانہ منظور کیا۔ اور ملا پوندہ کے مریدوں وغیرہ کے جسقدر گھر یہاں تھے اور جو بھاگ گئے تھے انکے تمام گھر جلا دیئے گئے۔ اور اسباب جو ہاتھ آیا لوٹ لیا گیا۔ ایکروز یہاں مقام کرکے آگے بڑھے اور ایک یہاں جنگل سے گزرتے ہوئے جبکہ ریر گارڈ پر وزیریوں نے چند گولیاں چلائیں۔ کہ جس سے ایک سپاہی زخمی ہوا اس بھاری درے سے جہانکہ سنا جاتا تھا سخت مقابلہ ہوگا گزرے۔ مگر کچھہ نہ ہوا۔ دراصل اگر وہ لوگ یہاں پر کچھہ کرتے تو بہت ہی کامیاب ہوتے۔ پڑاؤ پر پہونچنے تک چھیڑ چھاڑ سی رہی۔ جب ہم کو وہاں پہونچے تو پہاڑ پر سے دو گولیاں کیمپ کے اندر

پڑیں۔ مگر ایشر کی کرپا رہی کہ کسی آدمی کے نہ لگیں صرف دو راس خچریں زخمی ہوئیں جو ماردی گئیں۔ یہاں دریا کے کنارے ایک چھوٹا سا گانوں آباد ہے۔ وہ بھی جلایا ہوا۔ اور گھاس و لکڑی آدمی لیکر کیمپ کی مدد کی۔ اس رات بہت خطرہ جنگ کا رہا۔ مگر ایشر کی کرپا سے خیریت رہی۔ چونکہ راستہ میں بڑا بھاری جنگل اور پہاڑ تھا اور راستہ چڑھائی وار تھا۔ اسلیئے شتروں پر جو اسباب از قسم راشن وغیرہ لدا ہوا تھا۔ تب نقصان ہوا۔ یعنی بوجہ ہو جانے نصف رات کے ہزاروں کا نقصان سرکار کو ہوا اور مال پورا نہ آیا۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ابھی کیمپ میں قریباً دو ہزار شتر ہیں۔ وہ کس طرح گزر سکتے ہیں۔ رات کو چونکہ راستہ میں ہزارہا من غلہ وغیرہ گر گیا تھا جسے وزیری سفیروں نے راستہ سے ہٹا کر جنگل میں کر دیا۔ نتیجہ یہہ پلٹن گئی۔ اور جو اسباب ملا واپس لائے۔ اور ہم دوسرے روز مقام کانی گرم جو وزیرستان کے ہیڈکوارٹر کی جگہہ ہے پہونچے اور گزشتہ تمام رات سونا نصیب ہوا یہہ گانوں انکا بڑا مشہور اور آباد ہے اور اس میں دو ہزار سے زیادہ گھر انکے معلوم ہوتے ہیں۔ اور ایک دریا کے کنارے پر واقعہ ہے۔ یہاں پر ایک اعلا عمدہ چشمہ ہے۔ کہ اسکا پانی ایسی طاقت رکھتا ہے کہ روغن زرد سے بھی بڑھ کر ہے۔ اسکی بابت اس سے بھی زیادہ مشہور ہے۔ مگر اسمیں کلام نہیں۔ کہ اسکا پانی بہت عمدہ ہے۔ ایسے ایسے قدرتی پرماتما کے پیدا کئے ہوئے

دیکھ کر اسکی مہان کا پورا ثبوت ملتا ہے۔
باقی آئندہ
رہتم از دانو

سماچک خبریں

سوامی نتشانند جی لکھنؤ سے آگرہ گئے تھے۔ جہاں انہوں نے رادھا سوامی مت کا بہت سا امتحان کیا۔ اُن سے جو بات چیت رائے سالگرام اور اُنکے چیلوں کی ہوئی وہ بڑے دلچسپ پیرایہ میں آریہ درپن اخبار میں چھپی ہے۔

سوامی وشیشورانند اور برہمچاری نتیانند جی کو مدراس میں دہرم اوپدیش کے لئے آنریبل جسٹس مہادیو گوبند رانڈے صاحب جج ہائی کورٹ بمبئی نے پریرت کیا تھا۔ اور اپنے بہت سے متر ملوں کے نام پتر بھی دئے تھے۔

شریمان کھیر اوہیش نے دیانند آشرم سکول اجمیر کا ملاحظہ کیا اور ایک سو روپیہ آریہ سماج اجمیر کو نقد دیئے۔ اور چھ ہزار روپیہ کی لاگت کا ایک نیا کمرہ بنوا دینے کا وعدہ فرمایا۔

بجے گڑھ ضلع علی گڈہ میں ایک آریہ سماج قایم ہوا۔ جسکے فی الحال ۱۷ ممبر ہیں۔

پراوپکارنی سبھا نے پاس کیا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے انگریزی ترجمہ کے لئے اعلان دیا جاوے۔ اور جب بہت سے ترجمے آجاویں۔ تو جو سب سے عمدہ ترجمہ ہو پسند کرکے مترجم کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جاوے۔ اور حق چھپائی سبھا کو رہے۔ ہم سبھا کو اس فیصلہ پر مبارکباد دیتے ہیں۔

پراوپکارنی سبھا نے تین ہزار روپیہ ویدک یتیمالیہ کے مکان کے لئے منظور کیا۔ اور یہ بھی نشچت ہوا۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا بنگالی زبان میں جو ترجمہ ہوا ہے۔ راؤ صاحب کو چھپیر سے منگا کر شایع کیا جاوے۔

آریہ سماج اجمیر نے ایک یتیم خانہ کھولنے کا وچار کیا ہے۔

آریہ سماج سبی (ملک بلوچستان) کا سالانہ جلسہ ۱۶ اور ۱۷۔ فروری ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔

میرٹھ میں ڈاکٹر سوپر صاحب کے جواب میں پروفیسر گنگا پرشاد ایم اے نے آواگون (تناسخ) کے ثبوت میں ایک مدلل لکچر آریہ مندر میں دیا۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت لیکھرام جی لاہور میں مہرشی دیانند کی سوانح عمری لکھنے کے لئے مقیم ہیں۔ جب لکھ چکیں گے۔ تب سبھا پڑتال کرکے چھپوانے کا بندوبست کریگی۔

پنڈت لیکھرام جی اپنی دہرم پتنی کو لاہور لانے کے لئے گھر گئے تھے۔ راستہ میں حسب طلب آریہ سماج گجرات وہاں ٹھہرے۔ جہاں ایک بھائی کو جنکی طبیعت کچھ مذہب اسلام کی طرف مایل تھی۔ ویدک دہرم کی بزرگی دکھلا کر مضبوط دل کیا۔ ۱۸ جنوری کو لالہ موسیٰ میں آپ کا لکچر ۲۰۰ کی حاضری میں ہوا اور ۱۹۔ کو گجرات میں بحاضری ۲۰۰ اشخاص ست دہرم کی پراپتی پر ایک لکچر دیا۔ پنڈت جی کے ساتھ خط و کتابت معرفت الہجوزمدار جی پردہان آریہ سماج لاہور ہونی چاہیئے۔

ویدپرچار فنڈ

آمدنی

آمدنی نہایت اخیر اکتوبر جو شایع ہو چکی ہے۔	[illegible]
گورداسپور آریہ سماج	[illegible]
فروخت انگوٹھی نقرہ از آریہ سماج دینانگر	[illegible]
لاہور آریہ سماج از آریہ سماج	[illegible]
از سکرٹری بابت آمدنی متفرق	[illegible]
سکرٹری سبھا نے سہارنپور جمع کیا	[illegible]
لالہ ہزاری لال چند وسی برسنکار	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج کسولی	[illegible]
آریہ سماج دینانگر	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج جالندہر شہر	[illegible]
میزان کل	[illegible]

خرچ

آریہ ودیارتھی آشرم بابت ۱۹۰۴ء	[illegible]
سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب منجملہ بجٹ ۱۹۰۵ء	[illegible]
آریہ ودیارتھی آشرم منجملہ منظوری ۱۹۰۵ء پیشگی	[illegible]
میزان کل	[illegible]

بقایا

بمہ امانت منشی رام پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب۔

آریہ سماج بان پورنے ... فنڈ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے لئے منظور کیا ہے۔

تازہ خبریں اور رائیں

شتری پاٹ شالا ہمگواڑہ کا لالہ منہراج جی کی دھرم پتنی نے معائنہ کیا۔ اور اپنے پاس سے مٹھائی تقسیم کی۔ اور ایک روپیہ لڑکیوں کو دیا۔ دیوان راجب صاحب کے پوتے کے بیاہ میں پاٹھ شالا کو چار روپیہ دان ملا۔

حیدرآباد کے سید حسین بلگرامی کی صاحبزادی نے الف اے کا امتحان پاس کیا۔ کہا گیا ہے۔ کہ اب یہ نیک لڑکی بی اے کے امتحان کی تیاری کر رہی ہے۔

اکال گڑھ میں ۱۰ فروری کو بابہی اور پنجابی کھتریوں کا بڑا بھاری جلسہ ہونیوالا ہے۔

بابو رمیش چندر دت کمشنر بردوان کونسل واضعان قانون بنگال کے ممبر مقرر ہوئے۔

دیوان رامناتھ صاحب سابق ڈسٹرکٹ جج لاہور کے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے۔

افسوس سے سنا گیا ہے۔ کہ سر متھو سوامی ائیر جج ہائیکورٹ مدراس کا دیہانت ہو گیا۔ مرحوم بڑے ہند اور بڑے سرل سبھاؤ تھے۔

لوکل

جس گورے نے ایک ہندو جٹ کو بندوق سے ہلاک کیا تھا۔ وہ صاحب ڈپٹی کمشنر جالندھر کی عدالت سے رہا ہو گیا۔

اتوار گزشتہ کو سماج مندر میں الیوسہ ہوا تھا کے بعد لالہ منشی رام نے یجروید کے دو منتروں کی ویاکھیا کی۔ جسکے بعد لالہ گوجرمل نے [illegible] آستیک کی بنیاد پر مسئلہ تناسخ کی ضرورت پر لیکچر دیا۔

اسی روز سماج کی انترنگ سبھا کا انتخاب سال ۱۹۰۴ء کے لیے حسب ذیل ہوا۔ لالہ رام کرشن وکیل پردھان۔ لالہ منشی رام وکیل اپ پردھان۔ لالہ دیوراج ساہوکار منتری۔ لالہ سنت رام ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اپ منتری۔ لالہ ملاوامل اپ منتری۔ لالہ ماہو رام کوشادھکش۔ لالہ گوجرمل فرنس پستکادھکش۔ لالہ اننت رائے۔ پنڈت پرانتھ ناتھ باجپئی۔ رائے زادہ بھگت رام بیرسٹر سبھاسدان۔ لالہ گنپال پرتی ندھی سبھا سد۔ امید ہے کہ ایک ہفتہ تک باقی پرتی ندھی ممبر بھی منتخب ہو جاینگے۔

رائے بہادر بابو بیلی لال انسپکٹر مدارس سنے اتوار کے روز آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر کا امتحان لیا۔ رائے بہادر ۰۰ مارچ ۱۹۰۴ء سے پنشن لینے والے ہیں۔ آپکے علیحدگی سے جالندھر نواسیوں کو رنج ہو گا۔ یہاں کی تعلیم یافتہ سوسائٹی کی آپسے بڑی دابستگی تھی۔

بیرودار کو صبح کے وقت لالہ منشی رام جی کے پتر کا اوپنین سنسکار ویدوکت ہوا۔ اسکے بعد شبھ ارتبت کے منانیکے واسطے سب آریہ پرش رائے مولت رام کے باغ میں گئے۔ اور وہاں پر نہایت ہی ہوجن بھی ہوا مفصل آئندہ ہفتہ درج ہو گا۔

کنیا آشرم میں۔ کنیاؤں کو داخل کرنے کے لیے بہت درخواستیں آرہی ہیں۔ کسو نہایت افسوس ہے۔ کہ پاٹ شالا کے نزدیک کوئی ایسا مکان نہیں ملتا۔ جسمیں کنیا آشرم کھل سکے۔ ادھیکاریاں پاٹ شالا کوشش کر رہے ہیں۔ اور ایک مکان خرید کرنے کی اچھا ہوئی ہے۔ ایشور ہمارا منورتھ پورا کریں۔ تاکہ ہمارا آشرم کھل جاوے۔

دیوراج
سیکرٹری آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر

اشتہارات

اشتہار

مندرجہ ذیل رسالے اور نیم پستکاد کنیا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے مل سکتے ہیں۔

(۱) ستیارتھ پرکاش [illegible] آریہ دھرم پرچار اردو قیمت مجلد ۰۰ پائی۔

ریاست ناہن میں آریہ دھرم پرچار قیمت فی جلد ۰۰ پائی۔

سوامی دیانند جی کا چار ہندی زبان میں قیمت مجلد ۰۰ [illegible] شاستر ارتھ [illegible] قیمت مجلد [illegible] نیم ہندی [illegible] مختلف [illegible] ۰۰ فی روپیہ۔

نیم ہندی ۰۰ فی روپیہ۔ نیم اردو ۰۰ فی روپیہ۔

المشتہر
چندر بھان [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

بھولی آریہ سماج

سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳ فروری ۱۹۰۴ء کو ہو گا۔ مہاشے [illegible] اگر جلسہ کی رونق بڑھانا چاہیں۔ [illegible]

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و بیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحہ پر شائع ہوتا ہے

ذریعہ اس کے [illegible] مشتریان [illegible] کو بذریعہ اشتہار [illegible] کیا جاتا ہے۔ اس میں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق و حسن معاشرت بالتفصیل مشمول اصل مضامین منصفانہ تعلیم کی تازہ خبریں نادر تراجم احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور پاکیزہ مذاق لطائف و ظرائف بہ تجربہ کی [illegible] ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو [illegible] مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب کے لحاظ سے [illegible]۔ باہر والوں سے مع محصول [illegible] اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا دیں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے ان کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں بپتہ ذیل پر آنی چاہیئے۔ **المشتہر**

کشن سروپ درما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

(اگر آپ عیسائی مذہب کو [illegible] سمجھنا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں)

اس کتاب میں [illegible] مضامین [illegible] ہیں [illegible] کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے [illegible] حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی [illegible] حضرت مسیح کی [illegible] بہشت کے [illegible] کام کیا [illegible] حضرت مسیح [illegible] عیسائی دین دنیا میں اس طرح [illegible] عیسائی صاحبان کی [illegible] صدی کے عیسائی [illegible] تثلیث اور [illegible] عیسائی [illegible] عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور انجیل کی تحقیقات۔ فرقہ [illegible] پادری۔ کنیز [illegible] انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ [illegible] حضرت موسیٰ کی کتاب [illegible] حضرت سلیمان کی کتاب۔ [illegible] کتاب۔ [illegible] تاریخی [illegible] حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار [illegible] کی خدمت [illegible] بہشت پر [illegible] الفاظ میں ادا کی ہے۔ [illegible] کتاب عمدہ و بیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب [illegible] مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور بغرض فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف [illegible] ہے [illegible] زیادہ خریدنے پر [illegible] صاحب [illegible] خریداری منظور ہو۔ خرید فرمادیں۔ ورنہ [illegible] کتاب [illegible] گا۔ **المشتہر** کشن سروپ درما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کالی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کالی میں باوجود [illegible] کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ دائمی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور تحریر پر جو کالی لگائی جاتی ہے وہ اکثر جاتی ہے۔ جاذ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت بھی پیش آتی ہے کہ [illegible] بہتر بنانے کے لئے جب سیاہی ناقص ہونے [illegible] ہیں۔ جسکے سبب نہایت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو دائمی ہوتی ہے۔ اور جاذ کی یہ کیفیت ہے کہ جتنے تہ پر ایک [illegible] کیجئے۔ نقش [illegible] ہو جائے۔ [illegible] سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا۔ استعمال میں نہایت قابل قدر ہے۔ جتنے خریدی اتنے تعریف کی [illegible] صاحب شہر لاہور کے [illegible] سیاہی کالی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے قیمت فی سیر [illegible] روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ درما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و شوقین باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جسکو تیار ہو گیا ہے [illegible] ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع تصاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے انجمن اور [illegible] تیار کرنے کے قواعد و ترکیب [illegible] وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کی گئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے [illegible] ہر درخت کا [illegible] انگریزی نام [illegible] موسم [illegible] پھل پھول رنگ اقسام [illegible] وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اچھے زمانہ کے [illegible] نہایت معتبر [illegible] کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو نہایت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع [illegible] کاغذ عمدہ و بیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور [illegible] ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانہ درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانہ درخت (۶) پھل کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) بیل کے درخت (۱۱) سایہ دار درخت (۱۲) کھجور دار درخت (۱۳) درختان نادر (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت سماوی وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی۔ (۱۷) [illegible]

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے [illegible] خریدار ہو کر پورے سال کی قیمت مبلغ [illegible] روپیہ پیشگی بھیجیں گے۔ انکو ایک جیبی گھڑی [illegible] قیمتی چھ روپیہ جو بہت عمدہ وقت دینے والی ہے۔ مفت [illegible] دی جاویگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو ملک تاتار اور ترکستان کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کیحالت میں ایسے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ چہار روپیہ ... سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ ... روپیہ (۲) خالص مصری سرمہ فی تولہ ... جو صاحب ... ممیرے کا سرمہ منگانا چاہیں وہ جلدی منگا لیں۔

المشتہر پروفیسر ... سنگھ ... بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر ... سنگھ صاحب ... تسلیم مزاج شریف میں نے کئی ایک لوگوں کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا ... بہت مفید ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم ... کے ... اور ... شروع ... یعنی ابتدائی موتیا بند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ تیرے بہ ... فایدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجئے۔ ڈاکٹر ریاض الدین بمقام ... ضلع چھپا ... سرحد ... مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۴ء

(۲) جناب پروفیسر ... سنگھ صاحب ... عرض ہے کہ میں نے پیشتر آپکے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا چند آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس سرمے نے اکسیر کا حکم کیا۔ چند اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ... سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرما دیں

ڈاکٹر ... اسسٹنٹ سرجن ... مورخہ ۲ اگست ۱۸۹۴ء

(۳) جناب پروفیسر ... سنگھ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی جہاں تک میرا خیال ہے۔ میں اس سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلئے میں مریضان چشم اور ہمپیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ کیونکہ اس سرمہ سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لئے فایدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو ایجاد کر کے سستے داموں پر بیچکر خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور اسکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ ڈاکٹر خیر الدین ... ... مورخہ ... جولائی ۱۸۹۴ء

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ... آپکا ... بملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہادر ... گذرا ...

آں بیگم صاحبہ نے مجھکو حکم دیا۔ کہ دو تولہ سرمہ ممیرہ جلد طلب کرو۔ اسلئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ یہیں خط ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جو فی تولہ ... روپیہ ہے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید ہوا۔ تو پھر دس بیس تولے واسطے ... ہیں۔ الراقم نواب علی شاہ پرائیویٹ ... بیگم صاحبہ بہادر ... مورخہ ... ستمبر ۱۸۹۴ء

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس بتاریخ ... ستمبر ۱۸۹۴ء کو پہنچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ ... اور بذریعہ پارسل روانہ فرما دیں۔ نواب علی شاہ پرائیویٹ کلرک حضور بیگم صاحبہ بہادر ... ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۴ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں ایک سند بھی فرضی ثابت کر دے۔ اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ ... کے ... میں اسی طلب کے لئے ... ہے ... الیہ

ओं

निश्चय चक्षुष समीक्षा भजे

الشور یہ نیم کا پالن ضم سب الیمان منی بھاؤ سے برتیں فلاں الشور یہ نیم کا پالن

اوم اوم

ست دھرم پرچارک

جلد باب

برور جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	برور جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید کتابیں

کتاب	تفصیل
درن بیوستھا اردو	مصنفہ بابو بستی رام صاحب - اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر - قیمت ۳
استری سنسکار اردو	استری سنسکار کے لیے زور دار اپیل قیمت ۱ر مصنفہ
پروارمیں آنند اردو	مصنفہ بخشی گوپال داس - اسمیں کہانی کے طور پر دکھایا ہے کہ پروار میں آنند کس طرح ہو سکتا ہے قیمت
شاستر ارتھ جیکنگ کھنا	مصنفہ لالہ سوایا رام مختار عدالت - یہہ شاستر ارتھ سوامی پورنانند اور دیو ساج کے لیڈروں کے بیچ میں ہوا تھا قیمت مجلد ۸
جیون چرتر پورن بھگت	اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں - مصنفہ لالہ دیوراج قیمت مجلد ۸
پرارتھنا پستک اردو	مصنفہ لالہ دیوراج صاحب - ایشور کی پرارتھنا اوپاسنا قیمت مجلد ۲
ایک دردناک نظارہ	ایک یاترا کے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ آجکل استری سکھشا کا ہونا ضروری ہے - مصنفہ لالہ دیوراج

کتاب	تفصیل
ستری کی پرارتھنا	مصنفہ لالہ ہرچند صاحب - ایک برہمچاری امیر کون ہو رہا ہے کہ پڑھ کر آنسو بہتا ہے قیمت ۱ر
انس نشیدہ اردو	مصنفہ لالہ آتما رام صاحب - انس پرچارک کے اعتراضات جو گیتا اور پران پر ہیں قیمت
ایضاً حصہ دوم ارقیمت	
سنسکار یوگ اردو	پادری کی تمیز کے اعتراضات کا جواب قیمت
	ارجوابات فاضلانہ ہیں - مصنفہ پنڈت لیکھرام
رام چندر جی کا سچا درشن	مصنفہ پنڈت لیکھرام - اسمیں پنڈت جی نے ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج ہمارے بزرگ تھے
امرت برشا اردو	قیمت ۱ر - ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ
ویراگ بھجناولی	قیمت ۱ر - بھجن ودیج سالانہ جلسوں پر
حصہ دوم	قیمت ۱ر - پڑھنے کے قابل ہیں
بھجن آنند اردو	مصنفہ نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن جو کہ کئی بار کے لکھے ہیں - مصنفہ امر سنگھ گویند نواسی قیمت
سانچ کو آنچ نہیں	اسمیں ایک کالیہ صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے - مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب قیمت ۱ر

درخواستیں مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر کے نام آنی چاہیئے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

نام	کیفیت
[illegible]	یہ ہر ایک انسان کی صلبی طاقت کیلئے جو کثرت دستورات طفولیت کی بدکاریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	اسکے استعمال سے بار دو ہفتے آتے فائدہ ہوتا ہے بہولتا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible]	یہ گنٹھیا درد وریم جلن بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دو ریا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی [illegible]
[illegible]	دانتوں کو ہلنے کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑہ کی خرابیاں دانت نکالنے [illegible] قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	مقوی معدہ۔ حافظہ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی بالا۔ روشنی کی [illegible]
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تنگی۔ لاغری۔ تپ یعنی درد گردہ خرابی جگر [illegible] کو پیدا ہونے دور کرتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	درد شکم قولنج۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے۔ [illegible]
[illegible]	سوزاک درد۔ جریان ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف ہر ج دلنہ چہرہ اسکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑے پڑنے۔ ایام حمل خرد جیات [illegible]
[illegible]	چار پانچ منٹ میں خیاذ نگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف بہت یا پرہیز کی ضرورت نہیں قیمت ہے
[illegible]	[illegible] درد سر قبض بیچینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی کا بیچکے ہیں۔ [illegible] کے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ [illegible]

کثیر الوقوع امراض کی ہدایت دار سپاہ پلیٹن د سائیفکٹ دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے رسالہ دافع آتشک سوزاک مع معالجات [illegible] رسالہ ہیضہ طبع چہارم [illegible] الخیرات [illegible] رسالہ قیافہ ارسطو [illegible]

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور رتی دروازہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ کرتا تھا لیکن مجھے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا ملی ہے۔ بیرونی تمام گرنے سے یا آنکھ کی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی طاقت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردہ کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی [illegible] عدد گولی [illegible]

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ بہت دور نہیں [illegible] ہے۔ وہ ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ استعمال کا حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی [illegible] المشتہر گوپال داس [illegible] دھرم [illegible] ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہیضہ ہی بعض کی حالتوں میں [illegible] مفید پایا۔

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی قیمت صرف [illegible] محصول ڈاک۔ روپیہ یا دس سے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ المشتہر سندر لعل خزانچی [illegible] کمیٹی [illegible]

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ و مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت باختہ ہو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے [illegible] یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کیلئے یہ اکسیر ہے [illegible] کے حق میں اکسیر ہے [illegible] قیمت فی تولہ [illegible]

روغن مسیحا یہ اس العلاج مرد اس سے [illegible] ہوتے ہیں۔ سست آدمیوں کیلئے نہایت مفید ہے [illegible] درست ہو جاتے ہیں بچپن کی بے [illegible] کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا [illegible] ہو۔ اگر ناسور یا سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر منہ آئے دو ہفتہ میں دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ [illegible]

دوائی سوزاک سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے یہ دو امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ [illegible]

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

اشتہار

بیلاونی کا مشہور و معروف ناول مصنفہ سوامی [illegible] قیمت [illegible] کی کاپی فروخت کیلئے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو۔ مجھ سے طلب فرماوے۔

نمبر ۴۵ | مطبوعہ ۱۲ پھاگن سمت ۲۰۱۱ بکرمی مطابق ۲۲ فروری سنہ ۱۹۵۵ء بروز جمعہ | جلد ۶

یجروید ادھیائے ۳۴ منتر ۱۵

स साक्षात्कृत [illegible] ऋषयपाहिता
मम [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
पुरुषम् ।।१९।।

ارتھ: جس اپاسنا یگیہ کو وستار دیتے ہوئے ودوان لوگ جن جانے کے لائق پرماتما کو ہردے میں مضبوط باندھتے ہیں۔ اُسکے ساتوں نگادری آدی چھند سات سوت کے لپیٹوں کے سمان ہیں۔ اور اکیس یعنی پرکرتی مہتتو۔ اہنکار۔ پانچ سوکشم بھوت پانچ ستھول بھوت۔ پانچ گیان اندری اور ستو۔ رج۔ تم (تینوں گن) اسا مگری کی گئی ہے۔ سوپن اوستھا میں مانسک یگیہ کو وستار دیکھتے ہی جاگرت کی دنیا کا دور ہونا سمجھتی ہے۔ گیان کی بڑھی کی پہلی منزل یعنی جاگرت اوستھا سچ سچ ہردے کو دیا کل کرنیوالی ہوتی ہے۔ جب تک کہ ایشور پرپتی کا کچھ معلوم نہ تھا۔ سوشپتی میں گیان روپی اسے بھی ایک طرح کی شانتی پہنچ رہا تھا۔ لیکن جیونہی کہ جاگرت اوستھا میں حرکت شروع ہوتی فوراً ہلچل مچگئی۔ اور ہردے دیا کل ہو کر چنچل ہونے لگا۔ ایک گندے تالاب کا پانی بدی کسی پاتر میں رکھ دیں۔ تو انکی مٹی نیچے جم کر ایک طرح کی شوبھا اسمیں پرتیت ہوگی۔ لیکن اگر اُسے سچ مچ شدھ کرنے کی اُمنگ ہو۔ تو آگ پر رکھتے ہی اسمیں گڑبڑ مچ جائیگی۔ سب وکار الٹ پلٹ ہو کر کچھ عرصے کے لئے بدبو پیدا کرینگے۔ لیکن وکاروں کے دور ہونے پر جب پانی کو چھان کر رکھا جائے۔ تو پھر اسکا آنند ہی نرالا ہوگا۔ یہی حالت جاگرت اوستھا سے گذر کر سوپن اوستھا میں ہوتی ہے۔ ہر ایک یگیہ میں سامگری لازمی ہے۔ جس طرح ستھول یگیہ میں ستھول پدارتھ ہونیہ ہوتے ہیں۔ اسیطرح سوکشم مانسک یگیہ میں اکیسوں ستھول پدارتھ ہونیہ پدارتھ ہیں۔ جنمیں کہ پرماتما کا اندولن کرتا ہے اور گایتری آدی چھند۔ گیان کا سادھن بنانے والے (ارتھات اکیس پدارتھ روپی سامگری کا استعمال چلانے والے) ساتوں پرتنجا روپی سوت کے لپیٹے ہیں۔ جنکی مدد سے کہ پرماتما کو ہردے میں تلاش کر کے اسکی حضوری کی مضبوط گرہ باندھی جاتی ہے۔

نوٹس

ایک لڑکا عمر ۲۵-۲۶ کے درمیان کارک شاہرہ ۵۵ روپے۔ بیرون جا بر آمدنی ۵۰ روپے ماہوار گرگ گوتر اگروال ایک اگروال لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے جو کہ گرگ نہ ہو اور شادی بھی ویدک ریتی سے کرنا چاہتی ہے۔ خط و کتابت معرفت ہذا۔ پاتند باج بھی جا بھیجی جاوے۔

ست دھرم پرچارک

کیا تمہیں معلوم ہے؟

(۱) کہ ہندوستان میں ۲۵ کروڑ ان پڑھ موجود ہیں؟

(۲) کیا تمہیں معلوم ہے کہ یورپ میں ۵ فیصدی بھی مشکل سے ایسی عورتیں ہونگی جنہوں نے تعلیم نہ پائی ہو۔ اور ہندوستان میں ایک فیصدی بھی پڑھی لکھی عورتیں نہیں۔؟

(۳) کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ دیس کی استریوں کی ادھوگتی کا اثر دیش کی اُنتی کو روکنے والا ہوتا ہے؟

۴۔ کیا تمہیں پتہ ہے کہ ہندوستان میں استریں قید خانوں میں پڑی ہوئی ہیں؟

۵۔ کیا تمہیں ویدک دھرم کے پرچار میں استریوں کی طرف رکاوٹ نہیں ہے۔؟

۶۔ کیا سنسکار نہ کرنے کے وقت تمہاری بیوی۔ تمہاری بہن۔ ماتا نے تمہیں بُرا بھلا نہیں کہا۔ اور کیا وہ رُدی چلاتی نہیں؟

۷۔ کیا پورن برہم چریہ کے پشچات ہی کا بواہ کرنے کے خیال کی تمہاری ماتا۔ بھاریا پرشنسا کرتی ہیں؟

۸۔ کیا مرتک شرادھ کو تلانجلی دیکر وقت تمہاری بیوی نے اپنے سر پر اعتراض نہیں اُٹھا دی؟

۹۔ کیا تمہارے گھر کی استریں تمہارے مجبول کو شردھا سے سنتی ہیں۔؟

۱۰ - کیا تمہاری استریاں ویدک دھرم کے مہت کو سمجھ سکتی ہیں - ؟

۱۱ - تمنے کیا یہہ بات سُنی ہے کہ صرف پنجاب میں ہی بال بیواہ کی کوریتی نے ایسی ۱۰۱۶ کنیاؤں کو جنکی عمر ۴ برس سے کم ہے بدھوا بنا دیا ہے - اور تمہارے بال بیواہ سے ایسی ۳۴۹۳ کنیائیں جو دس برس سے کم عمر کی ہیں بیدھو دشا کو پراپت ہو رہی ہیں -
!! کیا دیش باسی نہیں جانتے - کہ ویدک تمہوں کے ہیرپھیر چلنے سے ۴ برس سے کم عمر والی ۹۱۳۶ کنیاؤں کو ہمنے بدھوا بنایا ہوا ہے - اور ۱۹ برس کی ۲۵۴۰۰ بدھوائیں تمہاری جان کو رو رہی ہیں - ؟

۱۲ - کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ دیش میں جب تک ودیا نہ پھیلے گی - کوریتیاں دور نہ ہونگی - اور ودیا پھیلانے کے لیئے استریوں کی مدد درکار ہے -

۱۳ - کیا تمھیں یہہ بات درست ہے - کہ استری شکشا کے لیئے پاٹ شالائیں چاہیئے - اور پاٹ شالاؤں میں ادھیاپکائیں چاہیئے - ؟

۱۴ - اور کہ استری شکشا کا پرچار جب تک اعلے تعلیم پھیلے گی کبھی نہیں ہو سکتا - نہ ادھیاپکائیں اور پرچارکائیں مل سکتی ہیں -

ان سوالوں کا اتر دو - اور پھر کہو کہ ہم تو ہم سے مانگتے نہیں کہ کنیا پاٹ شالائیں قایم کرو اور کنیا مہا ودیالہ کو شیگھر ہی استھاپت کرو - کیا ہماری بھکشا ضروری نہیں - مگر کنیا پاٹ شالائیں ہو لیں - اور ان پاٹ شالاؤں کو چلانے - اور ان پاٹ شالاؤں کے نمونہ کے لیئے مہا ودیالہ بنے تب کام چلیگا - مہا ودیالہ کے قایم ہونے سے
(۱) کنیا دنگی شاردیک - مانسک اور دھارمک

اوستھا سدھر جائیگی -
(۲) وہ شبھ ودیا میں اُنتی کرینگی -
(۳) وہ گرہ کاریہ مریادا کو بھی بھلی بھانت کرینگی -
(۴) اندوگتا کے نیم اور سوا تنترتا (حفظانِ صحت) ودیا کو پاکر ہماری کنیائیں دیش سے روگوں کا ناش کرینگی -
(۵) ادھیاپکائیں اور پرچارکائیں پیدا ہونگی -
آریہ پرشو - مہا ودیالہ - کب قایم ہوگا ؟
دیوراج

بی بی راجدیوی

پہلی بی بی راجدیوی نے ماتا جی سے کئی بار کہا تھا کہ میں آریہ کی باتیں سننا چاہتی ہوں - مجھ سے چلا نہیں جاتا - اپنے پنڈت کو میرے پاس بھیجدو - سمہ ابھاو سے میں انکے درشن نہ کر سکا - آٹھ دن ہوئے کہ ماتا جی اور سری متی سندری جی کے ساتھ راجدیوی جی کے گھر پر گیا - میں نے انکا نام تو سنا تھا - کنتو درشن نہیں کیئے تھے -

ایک چھوٹے سے کمرہ میں لیپن دیا ہوا تھا دیواروں پر گولو پھیرا ہوا تھا - اور ایک طاق میں بہت سی پستکیں جھاڑنوں میں بندھی ہوئی دھری تھیں - کاٹھ کی ایک چھوٹی سی چوکی کو آگے رکھے ہوئے اُجلے بستر پر ڈیرہ لیئے ہوئے سادھی لگا کر سری متی راجدیوی جی براجمان تھیں - مکھ پر شانتی اور گمبھیرتا کے چنہ پرکاشت تھے - کمرہ میں اسوقت دس بارہ

استریاں بھی موجود تھیں - جو شردھا اور آدر کے ساتھ [illegible] پہنچ گئیں -
جیسے ماتا بچہ کو پریم درشٹی سے دیکھتی اور بُلاتی ہے - جیسے گائے اپنے بچھڑے کو دیا بھاؤ سے پکارتی ہے - راجدیوی جی نے مجھے بیٹھنے کو کہا - میرے بیٹھ جانے پر سری متی جی نے آپ اٹھکر میرے سامنے ورک کیا کہ ہم کچھ سننا چاہتے ہیں - کنتو آپ اٹھکر گو رکھی میں [illegible] نے کہا کہ میں آپکو کئیں ادکید میں سے کچھ سناتا ہوں - کتھا کی سماپتی پر [illegible] ہوتی ہوئی راجدیوی جی نے [illegible] دیا - اور کہا کہ ہم نے تو اور بھی پرکار کی باتیں سُنی ہوئی تھیں - آریہ دھرم تو بڑا اچھا ہے - میں نے ان سے بھکشا مانگی کہ یدی آپ آگیا دیں تو آپکے [illegible] استریاں ہیں وہ سب یدی اپنی کنیاؤں کو پاٹ شالا میں پڑھنے کیلیئے بھیجیں تو بڑی دیا ہو - سری متی جی نے "تتھاستو" یہہ شبد کہا -
راجدیوی جی بال برہمچارنی - اور بڑی دھرماتما استری ہیں - انکی آیو اسوقت ساٹھ برس کے لگ بھگ ہے - سینکڑوں استریاں انکو گورو کرکے مانتی ہیں - اور دس پانچ استریاں ہر وقت سیوا میں اوپستھت رہتی ہیں -
کنتو شوک یہہ ہے کہ انہوں نے ویدی گرنتھ پڑھے ہیں - جو نہیں ودوانوں نے رچے ہوئے ہیں - سنسکرت بھی انہوں نے [illegible] ہیں سنسکرت یا ہندی بھاشا نہیں جانتیں - یدی ایسی دھرماتما شبھ آچاری استریاں آریہ دھرم انوائی ہو جائیں تو ہمارا کتنا بھلا ہو - ہمیں ایسی استریوں کو اوپدیشک بنانے کے ادیشیہ سے کوشش کرنی چاہیئے - اور یہہ کوشش تب ہی

چہار ایک ہو سکتی ہے۔ جبکہ استری پرچارکائیں ہوں۔ جبکہ ایسی استریاں ہوں جو آریہ دھرم کے مہت کو سمجھنے والی ہوں۔ جو ودیا کو پاکر ایسی دہرتا واستریوں سے ملیں اور آریہ دھرم کے مہت کو انکے دل میں پرویشٹ کریں۔

شرومنی پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے بجٹ میں ۵۰ روپیہ ماہوار ایک پرچارکا کے لیئے منظور کیے ہوئے ہیں۔ کنتو پرچارکا کوئی ملتی نہیں۔ اور نہ ملنے کی آشا ہے۔ یدی پرتی ندھی سبھا پنجاب کچھ وظیفہ مقرر کردے۔ تو وہ بہو آئیں جو اسوقت آریہ کنیا پاٹھشالا میں تعلیم پارہی ہیں۔ عمدہ اپدیشکا اور پرچارکائیں بن سکتی ہیں۔ ایسی بہوئیں مل سکتی ہیں جو خود پاٹھشالا پانے کے لیئے تیار ہیں۔ اور جن سے ہم اپدیشکا اور پرچارکا کا کام لے سکتے ہیں۔ اس وشے میں پرتی ندھی سبھا میں تحریک بھی کیگئی ہے۔ اور آشا ہے کہ شرومنی پرتی ندھی سبھا کے ممبر اسپر اوشیہ دھیان دینگے۔ اور یہ بہوآؤں کو وظیفہ دیکر انہیں سوشکشتا بناکر دیش کا بھلا کرینگے۔

(دیو راج)

ضرورت

سب آریہ بھائیوں کو ودت ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک مہان پستکالیہ کھولنے کا ارادہ کیا ہے۔ اور اس سال دو سو روپیہ اس کاریہ کے لیئے منظور فرمایا ہے۔ پرنتو دو سو روپیہ سے بہت تھوڑی پستکیں خریدی جاسکتی ہیں کیا کریں۔ ورہن کا بہاو ہی لاچار ہیں۔ پرانے ستیارتھ پرکاش۔ سنسکار ودہی۔ سندھیا کی پستکالیہ کے لیئے بڑی ضرورت ہے۔ اگر کوئی بھائی دان کریں تو بڑی کرپا ہوگی اور سبھا بڑا دہنیاد کریگی۔ اگر کوئی صاحب اور کوئی پستک دان کریں۔ تو بڑی خوشی اور دہنیاد سے سویکار ہوگا۔ جس کسی بھائی کو کوئی نکہت (قلمی) پستک ملے۔ جو ابتک نہ چھپ چکا ہو۔ تو اوشیہ مجھ کو اطلاع دیں۔ یا پستکالیہ کے لیئے دان کرانے کا بندوبست کریں۔

المشتہر
جے چند پستکاپرکیش
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاران کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

ملک وزیرستان کے دلچسپ حالات

سلسلہ کیلیئے دیکھو پرچارک نمبر ۴۳ صفحہ ۶

سنہ ۱۹۰۵ع

منش ماتر پر شوک آتا ہے۔ کہ باوجود ایسے پدارتھوں کے ملتے ہوئے بھی اُس سے پتا کا سمرن تک نہیں کرتے کیمپ کے وہاں پہونچتے ہی حسب دستور انہیں کھانا بنانے کے لیئے کہا گیا۔ جبیرہاں کا نواب آیا اور گیارہ عدد بندوقیں جو ہماری پروز لڑائی گم ہوئی تھیں۔ سرکار کے حوالہ کردیں بس پھر کیا تھا انکے گانوں کو ترنج تک نہ لگائی گئی۔ یہاں پر چند یوم تک مقام رہا۔ اور خوب منڈی لگتی رہی۔ سینکڑوں روپیہ کے ہتھیار وغیرہ لوگوں نے خریدے اور ہر روز کالم کی صورت میں پلٹنیں ادہر ادہر جاکر انکے گانوں وغیرہ کو جلاتی رہیں۔ اس عرصہ میں ہماری پلٹن کو حکم ملا۔ کہ خنڈولہ جاکر گودام لائے۔ چنانچہ ہم گئے۔ یہ راستہ کائی کردم سے خنڈولہ تک برابر نالے ہی نالے کا ہے۔ اور تین پڑاؤ برابر پانی ہی پانی میں چلنا پڑتا ہے کہیں کہیں خشکی بھی آجاتی ہے۔ پہلے ہی روز اول پڑاؤ پر دشمنوں نے خوب ہی گولیوں کی بارش کی اور پتھروں کی اوٹ لے لے کر جان بچائی۔ اُسروز بھی خچریں مریں۔ اسپر سرکاری سپاہی انکے تعاقب میں گئے اور خوب ہی گولیاں چلائیں۔ پھر تو وہ بھاگ گئے۔ اور غرضیکہ بارہ بجے دن سے شام تک گولیاں چلتی رہیں۔ اس نالے کے ارد گرد انکے بہت سے گھر آباد ہیں۔ جو جلائے اور لوٹے گئے۔ ایک آن کی آن میں اُنکا تمام گانوں سرنگ لگاکر اُڑا دیا جاتا رہا۔ بعد ازاں رات کو دوہنی نامی پڑاؤ پر جو ایک جنگل برلب نالہ ہے۔ پہونچے اور آرام کیا۔ آرام کیا کرنا تھا۔ رات کو برف پڑنی شروع ہوئی اور صبح ہوتے ہی تمام سفیدی ہی سفیدی ہوگئی۔ یہاں نمبر ہیں ۳۸ نمبر دوگرہ پلٹن ملی۔ جو ہمارے ساتھ جانی تھی۔ غرضیکہ صبح کو برف برساتے ہوئے اور کمر کمر تک پانی

عبور کرتے ہوئے پھر روانہ ہوئے۔ اسوقت کا نظارہ قابلِ دید تھا۔ اُدہر ایشور کی قدرت کا نظارہ دیکھ کر آنند ہو رہا تھا۔ اور اودہر برف اور پانی کی تکلیف کا مقابلہ بھی کچھ کم نہ تھا۔ غرضیکہ تمام دن برف پڑتی رہی اور شام کو ہمارا سفر ختم ہوا۔ اور نصیب ہوا۔ اسروز مجھے اونٹ کی سواری ملگئی تھی اور عموماً اس سفر میں اونٹ کی سواری بہت نصیب ہوئی۔ اپنی تکلیف کو جب تکلیف سمجھوں تو اُن آدمیوں کو دیکھکر کہ جو کمر پانی طے کرتے جاتے تھے شانتی ہو جاتی تھی۔ غرضیکہ اس رات رہکر مقام جبڈولہ دوسرے روز پہونچ گئے۔ یہہ جگہہ بھی سرکار کی آخری سرحدی جگہہ ہے۔ یہاں پر دو قلعہ سرکار کے بنے ہوئے ہیں۔ اور کافی مقدار میں پہرہ اور رسالہ رہتا ہے۔ ڈاک گھر کے علاوہ تار گھر بھی یہاں ہے۔ اور ٹانک سے یہاں تک ابھی فیلڈ تک تار کا انتظام ہے ٹانک یہاں سے ۱۶ میل ہے۔ ہوا یہاں کی ایسی سخت ہے۔ کہ آدمی کو اپنے بہاؤ کیطرف کھینچ لیئے جاتی ہے۔ لیکن آجکل کے لیئے جبکہ سردی کا اسقدر زور ہو۔ اسکے اُلٹی بہاؤ کا آنند جو اس موسم میں تکلیف دہ ہی بڑا دکھدائی ہو رہا تھا۔ لیکن خیموں میں رہنا اور کپڑوں کی کمی سفر کا معاملہ اس سے بھی بڑھکر ہے۔ یہہ ہوا دلیش کی تیزی سے کم نہ تھی۔ غرضیکہ جوں توں دو روز وہاں بھی کاٹے۔ پھر پیچھے کو گودام لیکر واپس ہوئے عجیب نظارہ تھا کہ جو لوگ گولیاں چلاتے تھے۔ اور راستہ گزرنے نہیں دیتے تھے پہاڑوں پر کپڑے کے اشارہ کرتے ہوئے

معلوم ہوئے۔ کہ چلے جاؤ۔ راستہ صاف ہے ہم لوگ بڑے آنند سے دوسرے دن اُسی وہتی پڑاو پر پہونچے۔ جہاں سے کہ برف برسانے آئے تھے۔ یہاں سے اب دوسری طرف جانا پڑا۔ غرضیکہ صبح ہوتے ہی گلی کرام کا راستہ چھوڑ بعد عرض شمولیت سکنڈ برگیڈ مقام مکین کو روانہ ہوگئی۔ یہاں سے مکین ۷ میل کے قریب ہے۔ یہہ دوہی ایسی سرد جگہہ ہے۔ کہ پھر ہیں یہاں سے قدرے قدرے بوندا باندی اور برف برسانے جانا پڑا غرضیکہ بارہ بجے کے بعد ہم مکین پہونچے۔ یہاں پر دو برگیڈ جمع تھے۔ اور بڑی بھاری رونق تھی یہہ جگہہ وزیریوں کی ایک مشہور جگہہ ہے۔ آبادی بہت ہے۔ مگر تمام علاقہ سنسان نظر آیا۔ لوگ بھاگ گئے ہوئے تھے یہاں پر ایک بڑا بھاری میدان ہے ایک طرف دریا بہتا ہے۔ اور ہرسہ اطراف پہاڑ ہیں۔ جگہہ بڑی پُر فضا اور سرسبز ہے۔ وزیریوں کے پہاڑوں کی بلند بلند جگہو پر قلعے کی صورت میں بنے ہوئے گھر عجیب آنند دیتے ہیں۔ انکے گھروں کی بناوٹ ایک نرالے ہی قسم کی ہے۔ تمام گاؤں کے اردگرد قلعہ کی طرح فصیل بناکر دروازہ پر ایک بھاری برج کوئی تیس چالیس ہاتھ اونچا۔ اور اسمیں جگہہ جگہہ سوراخ بندوق چلانے کے لیئے بنے ہوئے ہیں برج کی چوڑائی بھی اسقدر ہوتی ہے۔ کہ ایک خاصے گھر سے کم نہیں۔ اور یہہ برج دفتر لیسہ نمبر لہ بھی ہوتے ہیں۔ اور انمیں بھی رہنے کے لیئے عمدہ اٹھان سے ہوتے ہیں۔ خصوصاً انکے ہر ایک گاؤں ایسی

شکل پر بنے ہوئے ہیں۔ اور ایسی جگہہ تجویز کرتے کہ جہاں کوئی مار نہ سکے۔ اور یہہ اچھی طرح مار سکیں۔ اس سے بھی انکی چوری اور خونخواری کا ثبوت ملتا ہے درمیان میں راستہ۔ اور ادہر اودہر گھر کوئی دو چار آدمی دیکھے۔ جب انکا کام تمام کیا۔ سوائے انکے کہ جو رہا ہے۔ اور تمام گاؤں مسمار کر دیئے گئے۔ ان مذہبیوں کو اپنے کرموں کی تو خوب سزا ملگئی۔ علاوہ اسکے پہاڑوں میں غاریں جگہہ جگہہ بنائی ہوئی ہیں اور ان میں ہی رہتے ہیں۔ اور اپنے پشو وغیرہ بھی انہیں میں باندہتے ہیں۔ صفائی کا بالکل لحاظ نہیں رکھتے۔ بڑے ہی غلیظ رہتے ہیں۔ کھیتی بہت کم ہے۔ کہیں کہیں تھوڑی تھوڑی نظر آتی ہے۔ صرف لوٹ مار ہی ان کا پیشہ معلوم ہوتا ہے۔ پوشاک انکی گدیوں جیسی ہی ہے۔ مگر گرم نہیں۔ صرف چادر پوشھوا ہی ختم کا پہنتے ہیں۔ اور جولہ گدیوں کی قسم کا ہے۔ کمر میں ضرور کچھہ نہ کچھہ بندھا ہوا رکھتے ہیں۔ ایسے بھی کہ انمیں چھرہ اور چھوٹی سی پستول بھی لگا رہتے ہیں انکے ہر ایک آدمی کے پاس میں ہتھیار دیکھے۔ ایسا کوئی نظر آیا۔ کہ جسکے پاس ایک ہتھیار سے کم ہو۔ بندوقیں وہی پرانی قسم کی توڑے دار وغیرہ۔ البتہ تلواریں اچھی دیکھی گئی ہیں۔ اور تلوار چلانے میں یہہ لوگ بڑے دھنی ہیں۔ افسروں سے بات چیت کرنے پر معلوم ہوا۔ اور کہنے لگے کہ اگر سرکار کے پاس ایسی بندوقیں اور توپیں نہ ہوں۔ اور پھر ہم سے تلوار سے لڑائی کرے

دویت ادویت سمباد

سلسلہ کیلیئے دیکھو پرچارک نمبر ۲ جلد ۱۹۵۱

ہم مفصلہ ذیل اعتراض خدمت نوین ویدانتی بمقام گوجرانوالہ بھیجے گئے تھے۔ ٹالمٹولا کر دیا۔ اب تک کچھ جواب نہیں دیا ہے۔ پس انکو بھی اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون فرمائیں۔

پہلے سوال کے جواب سے ظاہر ہے کہ "ایک برہم انادی اننت ہے اور سب اودیا وغیرہ انادی شانت اور یہہ انادی شانت کلپت برہم کے ہیں۔ جو کہ گیان سے ناش ہوجاتے ہیں" دوسری جگہہ یہہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کلپت اودیا وغیرہ اپنے آشرے یعنی برہم سے کبھی علیحدہ نہیں ہوسکتے۔ اور نہ کبھی برہم کو بگاڑ سکتے ہیں" تو ویدانتی صاحب بتلاویں کہ برہم انادی اننت جسکا ناش کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا تو اُس کا کلپت اودیا وغیرہ اُسکے ساتھ ضرور رہے گا۔ گیان سے اُسکا ناش کبھی گا جبکہ یہہ تسلیم کرتے ہیں "کہ کلپت اپنے آشرے سے علیحدہ نہیں ہوسکتا۔" دوسری جگہہ اودیا کو علیحدہ خیال کرکے تسلیم کرتے ہیں "کہ برہم کو بگاڑ نہیں ہوسکتا۔" اگر کسی قسم کا سہارا یا لگاؤ برہم کے ساتھ نہیں ہے۔ تو اودیا جدا کیوں نہیں ہوتی ہے۔ سرشٹی میں کوئی چیز بغیر لگاؤ اور تعلق کے دوسرے کے پاس ٹھہر نہیں سکتی ہے۔ تو اس صورت میں اودیا کا لگاؤ برہم کے ساتھ بموجب نوین ویدانتی ضرور ہے۔ اگرچہ وہ نوین متر تا کا رشتہ مانا جاوے۔ تو بھی برہم اودیا سے خالی نہ ہوا کیونکہ متر وہ دو اشخاص ہوتے ہیں۔ جن کا بھاؤ ایک ہو۔ پس برہم شدہ کو نوین ویدانتی نے اودیا کے ساتھہ جوڑ کر اناپ شناپ اُسمیں بھر دیا ہے۔ آگے چلکر کچھ اس سے صاف مانا ہے "جو چیز کسی میں مفروض ہوتی ہے وہ اصلیں اپنا سوروپ نہیں رکھتی۔ ادھشٹھان ہی ہوتا ہے۔ اور وہ ادھشٹھان ہی کو بگاڑ بھی نہیں سکتی۔" ناظرین خیال کریں۔ اسکے یہہ معنے ہوئے یا نہیں۔ کہ مفروض ادھشٹھان سے نکلی اور ادھشٹھان میں غائب ہوگئی۔ اگر اسکا یہہ مطلب نہیں تو وہ اودیا کہاں سے آئی اور کہاں گئی۔ نیستی سے ہستی ہو نہیں سکتی۔ سائنس کے اِس اکھنڈ سدھانت کا کیا بندوبست کرو گے۔ اس اودیا کو ناش کرنے کے واسطے دو مثالیں تحریر کیں۔ پہلی مثال میں پرش کا سونا اور جاگنا اور دوسرے مثال میں جل کو ناش والا بتلایا ہے۔ اگر سونا اور جاگنا کوئی چیز نہیں ہے۔ تو کون سلاتا اور کون جگاتا ہے۔ تو کوئی چیز ضرور ہے۔ جسنے انسان کی حالت کو بدل کر سلا دیا۔ اور سوکشم روپ رکھنی ہی باعث سوکشم ہونیکے نظر نہیں آسکتی۔ ہوا کے صدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوا ضرور ہے لیکن ہوا نظر نہیں آتی۔ دوربین سے ہوا کا جسم دکھلائی دے گا۔ کیا جو چیز آپ کو نظر نہیں آتی۔ یا جو آپکی حد نظر سے پرے پڑی ہوئی ہے۔ اُسکا ناش سمجھا جاویگا۔ ہرگز نہیں دوسری مثال میں پانی کو دیکھ کر کسی شخص نے ریگستان کو ہی دیکھ کر پانی خیال کیا۔ کیا پانی کا وجود نہیں۔ اگر اگیان کے باعث کسی چیز کو پانی خیال کیا۔ تو اس صورت میں پانی کا ناش سمجھا جاویگا۔ ہرگز نہیں۔ پس مثال ایسی دو۔ جو چیز وجود والی نہ ہووے اور برتیت ہووے پس معلوم ہوا کہ نوین ویدانتی اودیا کو ایشر کا گن مانتے ہیں۔ تو اس صورت میں جگت کی اُتپتی ماننی ہوگی۔ اُسکا کیا بندوبست کروگے۔

مثال سے ظاہر ہے۔ ایک بڑھیا عورت ایک سوت کی انٹی لیکر پہاڑی ملک میں جاتی تھی تو کسی جگہہ وہ سوت کی انٹی گر گئی۔ بفاصلہ دو کوس پر جا کر اُسکو سوت کا گرنا معلوم ہوا فوراً واسطے تلاش سوت کے گھبرائی ہوئی واپس دوڑی۔ راستہ میں ایک پُرش اُسکو ملا۔ اور کہنے لگا۔ ہے مائی تم مت دوڑو۔ دھیرج دھر کر آہستہ آہستہ جاؤ۔ کیونکہ پہاڑی لوگ ایماندار۔ خدا ترس۔ امانتدار کسی کی پرائی چیز کو نہ اوٹھانے والے اور نہ چرانے والے ہیں۔ بڑھیا نے جواب دیا کہ میں بھی اِن پہاڑی لوگوں کو ایسا ہی خیال کرتی ہوں۔ مگر مجھہ کو خطرہ ہے کہ کوئی نوین ویدانتی اُسکو نہ اوٹھا لیوے۔

چوتھے سوال کے جواب میں تحریر کرتے ہیں "برہم چیتن اور جڑ ودیا یک دبھاپ بھاؤ سے علیحدہ ہے" اِسکے ثبوت کرنے کیواسطے ایک مثال دیتے ہیں۔ "جو ایک مٹی سے کئی برتن تیار ہوتے ہیں۔ کاسہ وگھڑا۔ کنالی وغیرہ کاسہ کا کام گھڑا اور گھڑا کا کام کنالی ایک دوسرے کا کام نہیں دیسکتے اور نہ ایک کے پھوٹ جانے سے دوسرے کو خلل اور ہرج ہوتا ہے۔" یعنی ایک برہم اور اُس سے انیک برہم پیدا ہوگئے۔ ایک کے دکھہ اور فوت ہونیکے دوسرے کو ہرج نہیں ہوتا ہے۔ یہہ مثال بھی ٹھیک نہیں ہے مٹی کارن کے گن وکرم سب کے سب کاسہ وکنالی کارج میں موجود ہوتے ہیں یعنی مٹی ٹھوس۔ کنالی بھی ٹھوس۔ مٹی جڑ۔ کنالی بھی جڑ

مٹی کے ادہار پانی رہتا ہے۔ کنالی کے
ادہار بھی پدارتھ مٹی کے ادہار رہتے ہیں
کنالی میں بھی۔ وغیرہ۔ جتنی مٹی زیادہ ہوگی
وہ زیادہ کام دیوے گی۔ اور جتنی کم ہوگی
کم کام دیوے گی۔ تو اسی طرح ایک برہم کے
گن کرم چھوٹے چھوٹے برہم میں ضرور
ہونے چاہئیے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ جیسے برہم پرمیشور
نے انیک ستارے انیک سورج۔ انیک
پرتھوی پیدا کردی۔ تو چھوٹا برہم ایک ہی
پرتھوی بنا دیوے۔ یا کم سے کم ایک رنگٹا
پیدا کر دیوے۔ پرمیشور برہم عالم غیب ہے
چھوٹے برہم کو اپنے شریر اور گھر کا کل
حال یاد نہیں ہے۔ کہ فلاں وستو جو رکھی
تھی وہ یاد کیوں نہیں۔ برہم انیک دشٹوں
کو سزا دے رہا ہے۔ چھوٹا برہم اپنے دشمن کو
بھی فنا کرنے میں سمرتھ نہیں ہے۔ برہم برکھا
کر کے انیک جیووں کو سکھ دے رہا ہے
اور پدارتھ پیدا کر رہا ہے۔ چھوٹا برہم اپنی
روٹی کے واسطے بھی بعض وقت محتاج
ہوتا ہے۔ اور جبکہ بارش نہ ہووے تو
تمام چھوٹے چھوٹے برہم ویاکل نظر آتے ہیں
تو کیوں نہیں تمام ملکر یا علیحدہ علیحدہ
برخلاف تقسیم متفرقہ کے بارش کر کے اپنے
اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے بڑا برہم تمام کو
دودھ دہی دے رہا ہے۔ چھوٹا برہم باعث
نہ ہونے توفیق ایک مادہ گاؤ گاؤ دیش کے
اپنی استری سے مادہ بکوہ پیدا کر لیوے۔
پس ثابت ہوا کہ جیو برہم سے پیدا نہیں ہوا
اگر ہوتا تو ضرور کارن کے گن و کرم جیو میں
ہوتے۔
پانچویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں "جاننا

اور نہ جاننا صرف مفروض اودیا کا یہہ نام
جو انتشکرن نے برتتے ہوئے ہیں انہیں مفروض
ہیں" جاننا چیتن کا گن ہے نہ کہ جڑ کا۔
انتشکرن جڑ وستو ہے تو اسکو گیان کیسا
ہوگا۔ جب منکھ شریر کو چھوڑتا ہے تو سب
اندریاں معہ انتشکرن موجود رہتی ہیں۔ تو
اس مردہ شریر کو گیان کیوں نہیں ہوتا۔ حالانکہ
تسلیم کر چکے ہو۔ کہ مفروض اپنے ادھشٹھان
سے علیحدہ نہیں ہوسکتا۔ ادھشٹھان انتشکرن
موجود ہے۔ تو مفروض گیان ضرور چاہیئے
مگر ایسا نہیں۔ شریر زندہ کے اندر ایک گیان
والی چیز جیو ہے۔ باعث سوکشم ہونے کے
نظر نہیں آتی۔ اسکو دیکھنے کے واسطے
آتمک ودیا کا بھنڈار وید ہی ہے۔ اور کچھہ
نہیں۔ اخیر میں جاکر نوین ویدانتی نے
ہر ایک چیز پانچ الش سے مرکب مان کر
اس سے دو کا ناش کر کے تین موجود مانی
ہے۔ اور ان کو پرمیشور میں بھی خیال کیا
ہے تو بتلاویں۔ ہر ایک گن و کرم علیحدہ
علیحدہ ہیں۔ یا ایک اگر ایک نہیں تو وہ
ایک وستو ہوئی۔ اگر علیحدہ علیحدہ ہیں تو
پرمیشور مختلف حالت والا ہوا۔ دوم پرمیشور
مرکب سنجوگ کے پیشتر علیحدہ علیحدہ اشیاء تھا
تو اسکو کس نے مرکب کیا۔ جس چیز کا دوسرے
کے ساتھ سنجوگ ہوتا ہے۔ تو ضرور ایک روز
ویوگ ہی ہوتا ہے۔ تو اس حساب سے
نوین ویدانتی کا پرمیشور ضرور ایک روز مر جاویگا۔

الراقم
موتی رام
از گوبند کی

مسٹر اڈیٹر۔ تسلیم کر کے مندرجہ ذیل سطور اپنے
اخبار میں درج فرما کر ممنون کریں۔ اور جیسے
قوم کھتریاں کی فرقہ بندی ہوئی ہے۔ گروہ
بارہیاں گروہ بونجاہیاں کو اپنی دختران کا
ناطہ کبھی نہیں دیا تھا۔ بلکہ لیتے چلے آئے
تھے۔ بونجاہیاں کی باراں ذاتوں نے اکٹھے
منتقل ہو کر ہر دو طرف داد و ستد ناطہ ہائے کا باراں
سے بند کر دیے ہوئے تھے۔ جس سے میدان
بہت تنگ ہو گیا تھا۔ اور ہمیشہ ناموافق
جوڑے بنا کرتے تھے۔ اور جو شخص برخلاف
انتظام موجودہ چلتا تھا۔ وہ ہدف تکالیف
برادری ہوتا تھا اور خارج از برادری کیا
جاتا تھا۔ ارکان گروہ بارہی نے اس نقص
کو محسوس کر کے مناسب سمجھا۔ کہ موجودہ سسٹم کو
بدلا جاوے اور وہ فوقیت کا خیال جو مدت
مدید سے ان کے دماغ میں چلا آتا ہے۔ اسکو
دور کیا جاوے۔ پس انہوں نے اپنی برادری
میں وعظ کرنا شروع کیا۔ کہ سب کھتری
مساوی ہیں۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ اس اصلاح
کی خاطر ایک جلسہ مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۱۵
کو مشہور قصبہ اکال گڑھ میں بمکان جناب لالہ
دیوان سنت رام چوپڑہ منعقد قرار پایا۔
جسمیں قوم بارہی کی طرف سے گروہ باران
بونجاہی اس روے و آنروے جناب کے
خدمت میں واسطے شمولیت کے خطوط ارسال
کیئے گئے۔ چنانچہ ایک بڑا بھاری مجمع تاریخ مقررہ
پر ہوا۔ جسمیں قوم باہری یعنی چوپڑہ سہگل
دھاون۔ تلواڑ ٹنڈن سیکھڑی۔ مہدرو
دوہر وغیرہ نے بونجاہی کی بارہ ذاتوں یعنی
ودگل۔ کوچھڑ۔ پوری۔ نندے۔ بھیے
سوبتی۔ ہانڈے۔ ڈوہرے۔ کھولر
اوپل۔ بھلے۔ سہگل کو ناطے دینے منظور کیئے

اور آئندہ کے واسطے یہہ دستور بنا دیا ہے کہ ہر ایک ذات بذریعہ درخواست شامل اس برادری موسومہ باہری بونجاہی میں ہوسکتی ہے۔ یہہ قوم کھتریاں کی تواریخ میں پہلی نظیر ہے۔ کہ باہریاں نے مذکورہ بالا بونجاہیوں کو ناطے دینے قبول کیے ہیں۔ ارکان بانیان بونجاہی کو مبارک ہو۔ کہ جس مدعا کی خاطر داد وستد ناطہ ہائے کا بارہیوں سے انکے بزرگوں نے بند کیا تھا۔ وہ آج پورا ہوگیا ہے۔ اور ان کی کوشش بہرہ ور اور کامیاب ہوئی ہے۔ اور جس مقصد کے واسطے انھوں نے اپنے جگری بھائیوں سے چند روزہ جدائی اختیار کی تھی آج انہیں بھائیوں نے خود بخود جمع ہوکر اپنی مسلمہ اور دیرینہ فوقیت کو چھوڑ کر یہہ منظور فرمایا ہے۔ کہ درحقیقت سب کھتری مساوی درجہ کے ہیں اور ہماری فوقیت اتفاقیہ اور بے بنیاد تھی۔ چنانچہ چند ایک ناطے بھی بارہیوں کی طرف سے ہوگئے ہیں۔ مثلاً ناطہ دختر دیوان سنت رام صاحب چوپڑہ اکالگڑھ بخانہ دیوان نرنجن داس صاحب وکیل رئیس گوجرات۔ ناطہ دختر دیوان ہرگوپال صاحب چوپڑہ اکالگڑھ بخانہ دیوان نندگوپال صاحب خلف دیوان دھنپت رائے صاحب کوچھڑ گوجرات ناطہ دختر لالہ جوالا داس صاحب چوپڑہ مختار گوجرانوالہ بخانہ لالہ ہرنام داس صاحب پوری ساکن گھگھڑ تل سول۔ ناظرہ گوجرات۔ اور خوشی کی بات ہے۔ کہ لایق اور فائق بونجاہی صاحبان نے بھی بارہیوں کو بونجاہیوں سے شامل ہونے کیواسطے تیار دیکھکر اپنے قاعدے کو توڑ دیا ہے۔ مثل رائے دیوانچند صاحب پوری سیالکوٹ نے اپنی دختر کی شادی بخانہ دیوان ٹھاکرداس صاحب چوپڑہ وزیرآباد اور لالہ شمبھوداس صاحب کوچھڑ وکیل و رئیس گوجرات نے حاکم رائے بی اے چوپڑہ ساکن جاہل ضلع گوجرانوالہ سے اپنی دختر کی شادی کردی ہے اور لالہ رام رتن شاہ کھولر گوجرات نے اپنی دختر کا ناطہ لالہ شیو سہائے چوپڑہ بی اے کلاس کے ساتھہ اور سردار گوردت سنگھ مہتہ ساکن منچر ضلع گوجرانوالہ نے اپنی لڑکی کا ناطہ بخانہ لالہ ٹھاکرداس چوپڑہ ساکن رامپورہ ضلع گوجرانوالہ۔ اور لالہ گوبند رام مہتہ ملازم ریاست جموں و کشمیر نے اپنی لڑکی کا ناطہ بخانہ لالہ کیشو رام چوپڑہ اکالگڑھ اور لالہ ہر بھگوان و لالہ بہالچند مہتہ ساکنان مڑیالہ نے اپنی دختران کے ناطے بخانہ لالہ مہرچند و حویلی رام چوپڑہ ساکن اکالگڑہ کیئے ہیں۔ اور باقی بہت سے بونجاہی صاحبان نے ایسے ہی تحریری دستخط دیدیئے ہیں۔ امید ہے کہ چند مخالفین جو باقی رہگئے ہیں۔ وہ بھی بارہیوں کا سابقہ قصور معاف کرکے اپنے مدت سے بچھڑے ہوئے بھائیوں سے بڑے تپاک سے بغلگیر ہونگے اور اس اصلاح قومی میں تن من دھن سے امداد کرینگے۔

الراقم

نیازمند حاکم رائے چوپڑہ بی اے ایل ایل بی کلاس جنرل سکرٹری برادری باہری اضلاع گوجرانوالہ سیالکوٹ گوجرات وغیرہ

آریہ آشرم کمیٹی اور پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب اور ماسٹر درگا پرشاد اور آریہ مہاشاؤں کی سیوا میں پرارتھنا

مہاشہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جی۔ نمستے۔ ایک یتیم کے لیئے ذیل کی پرارتھنا کو اپنے اخبار گوہربار میں جگہہ دیکر ممنون فرماویں۔

یتیم مذکور نے اینگلو ورنیکولر مڈل پاس کیا ہوا ہے۔ اور اب فورتھ کلاس ہائی سکول میں پڑھتا ہے۔ آج تک اسکو اسکا ماموں خرچ دیتا رہا ہے۔ چونکہ اُسکا بھی گذارہ بمشکل ہے۔ اور سرکاری مدرسوں کی پڑھائی وغیرہ کے خرچ کی بابت بھی سب پر عیاں ہے۔ اور بوجہ عدم موجودگی خرچ وہ سکول چھوڑنے والا ہے۔ کیا آریہ آشرم کمیٹی اُس یتیم کی آریہ آشرم کے لنگر میں بلا خرچ روٹی کے (جوکہ ساٹھہ لڑکوں کے لنگر میں ایک لڑکے کی روٹی کی بچت کا نکلنا کچھہ بڑی بات نہیں ہے۔) پرورش کرکے ودیا دان دیگی کیا پردھان صاحب موصوف اُس یتیم کی بابت کمیٹی سے سفارش کرینگے۔ کیا ماسٹر درگا پرشاد صاحب اُس یتیم کی فیس معاف کرکے اپنے سکول میں ودیا کا دان دیں گے یا کیا کوئی ایسا آریہ پُرش ہے جو اُس یتیم کو ۳ تین روپیہ ماہوار دیکر پرتی ندھی سبھا کو

اس یتیم کے خرچ کے زیر بار ہونے سے بچا دے (امید ہے کہ بہت ایسے ہونگے) ایسے یتیم کی پالنا کرنی اور اسکو ودیا دان دینا (جو کہ صرف اسکے انٹرنس پاس کرنے تک ہو گا) آریہ سماج اور آریہ پرتی ندہی سبھا کا کہیہ اُدیش ہے - اور امید ہے۔ کہ اس اودیش کو کوئی نہ کوئی ستر پورا کرینگے - اور اگر کوئی صاحب اس اودیش کو اپنے ذمہ لے تو بذریعہ ستدہرم پرچارک اطلاع دے - اور یہہ کام بہت جلد پورا ہونا چاہیئے - کیونکہ اس یتیم کی پڑہائی میں بہت ہرج ہو گا -

آپکا شبھ چنتک
رام نراین آریہ سبھاسد آریہ سماج دینانگر
ضلع گورداسپور

کرسپانڈنس

ریاست الور

ڈاکٹر شنکر داس جی ریاست الور سے لکھتے ہیں - کہ ان دنوں سوامی نتیانند جی مہاراج اوپدیشک پرتی ندہی سبھا راجپوتانہ الور میں آئے ہوئے ہیں - اور اپنے منوہر ویاکھیانوں سے جو فائدہ پہونچا رہے ہیں - اس سے عوام کو نہایت فائدہ پہونچ رہا ہے - آپ ۲۴ جنوری کو ریواڑی سے الور میں تشریف لائے اور ہر روز شہر میں مختلف مضامین پر بہت سے لکچر دیئے - جنمیں حاضری کی تعداد دو سو اڑہائی سو سے کم کبھی نہیں ہوئی چونکہ پہلے کبھی اوپدیشک اسجگہہ نہیں آیا - اسواسطے عام شہر میں تہلکہ پڑ گیا - چنانچہ بہت شہر نوسیوں نے مختلف اعتراض کیئے - جنکا جواب باصواب دیا گیا - بلکہ ایک ذی جند عیسائی صاحب سوامی جی کے پاس ہسپتال فتح پلٹن جہانکہ سوامی جی مہاراج اُترے ہوئے تھے آئے - اور دو گھنٹہ تک خوب اُن کے ساتھہ بات چیت ہوئی - اور جس سے وہ لوگ بالکل لاجواب ہو گئے - اور اپنا سا منہہ لیکر چلے گئے - ایک روز ایک برہمن اوپدیشک مہا منڈل سبھا نے ایک نوٹس ہمارے پاس بہیجا کہ جو درباره شاستر ارتھہ مورتی پوجا کے تھا جسکا جواب اُن کو اُسی روز بہیجدیا گیا مگر اُنہوں نے کچھہ جواب نہیں دیا - اور سوامی جی مہاراج برابر شہر میں متصل شفاخانہ پربچ کرتے رہے - جس سے بہت سے لوگوں کے خیالات درست ہو گئے - اگر ایسے ہی اوپدیشک کبھی کبھی پرتی ندہی سبھا بہیجتی رہی - تو امید ہے - کہ تہوڑے عرصہ میں سماج یہاں قایم ہو جاوے -

چونکہ یہاں لوگ پنڈت لیکہرام صاحب کی تعریف سنکر اُنکے درشن کے بہت خواہاں ہیں - اگر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اس اوپکار میں سہایتا دینے کے واسطے پنڈت صاحب موصوف کو اس طرف روانہ کرے - تو اُنکی آمد و رفت کا خرچ یعنی کرایہ ریل وغیرہ ہم دے سکتے ہیں - کیونکہ یہاں پر چند نوجوان لڑکوں کے خیالات اسلام کی طرف راغب ہیں - اور اُنکا یہاں آنا ضروری ہے

نارووال

لالہ سکھرام منتری آریہ سماج نارووال لکھتے ہیں - کہ نارووال سماج میں پنڈت برکت رام پردہان مقرر تھے اور وہ اوپدیش بھی پورا کرتے تھے - قصبہ نارووال میں تاریخ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ فروری ۱۸۹۵ء کو میلہ بڑا بھاری ہوتا ہے - ہمیشہ سال بسال ہوتا رہتا ہے - اور دور دور سے عیسائی صاحب برائے اوپدیش آتے ہیں - سالہائے گزشتہ میں تو پردہان صاحب اوپدیش کرتے رہتے تھے - اب پردہان صاحب نے برخلاف رزولیوشن پاس شدہ کے مدہ ماس کا پرچار کیا ہے - اُن کو بذریعہ نوٹس سماج سے خارج کر دیا ہے - اگر وہ پرایچت بموجب رزولیوشن پاس یافتہ کے کر لیویں تو سماج میں داخل ہو سکتے ہیں -

براہ مہربانی یہہ مضمون اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں شایع کر دیویں - نہایت مہربانی ہو گی -

اور نیز بخدمت لالہ صاحب لالہ منشی رام جی نویدن ہو - کہ سماج ہذا کرایہ آمد و رفت کا برابر دیوے گا - کوئی لائق اوپدیشک ۱۸ - فروری ۱۸۹۵ء میں ضرور بہیجدیویں -

مضمون نوٹس

جو بنام برکت رائے ممبر سماج نارووال نے دیا ہے

آپ نے برخلاف رزولیوشن آریہ سماج نارووال کے مدہ ماس کا استعمال کیا ہے اسواسطے نوٹس ہذا کے ذریعہ سے آگاہ کیا جاتا ہے

کہ آپ سماج سے اپنے آپکو علیحدہ سمجھو۔ اور یہ
بیلہ بموجب قاعدہ سابقہ کے آپ اوپدیش
کرنے کے مستحق نہیں ہیں۔ جب تک بموجب حکم
پرتی ندہی سبھا پنجاب کے اپنا پرائسچت نہ
کرالو۔

گوجرانوالہ آریہ سماج

ہمارے نامہ نگار لکھتے ہیں۔ کہ ۹۔ فروری ۹۵ء
کی صبح کو پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر
جو آجکل سرگباشی سوامی جی کی سوانح عمری کے
مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ چند امور کے دریافت
کے لیئے جو سوامی جی کی گوجرانوالہ کی
تشریف آوری سے متعلق تھے یہاں تشریف
لائے تھے۔ اور دو روز تک برابر نسبت سوالات
دریافت کرکے بطور یادداشت کے
قلمبند کرتے رہے۔ حسن اتفاق سے منشی جیونداس
صاحب پریسیڈنٹ آریہ سماج لاہور بھی داماد
خرید کسی قدر ظہروت کے جو تقریب شادی اپنی
پوتی کے آئے ہوئے تھے اور گوجرانوالہ میں
عمدہ اور بہ کفایت ملتے تھے۔ اس شہر میں
آئے ہوئے تھے۔

۱۰ فروری ۱۸۹۵ء کی شام کو پنڈت لیکھرام
جی نے ایک لکچر بھی سماج میں دیا۔ جسکا عنوان
"ہماری موجودہ تحقیقات" تھا۔ لکچر بہت سادہ
طور پر تھا۔ اور اُنہیں آپنے بتلایا۔ کہ پچھلے زمانہ
کے حالات کو تحقیق کرتے وقت ہمیں موجودہ
زمانہ کے خیالات کا اثر اپنے دلمیں رکھنا بڑی
بھاری غلطی ہے۔ جسسے کہ ہم صحیح نتیجہ پر نہیں
پہونچ سکتے۔

اسی ۹۔ فروری ۹۵ء کی شام کو لاہور سے
لالہ ہنسراج جی معہ پنڈت راجہ رام جی و ماسٹر
ملاوا رام جی کے سوق افزائے گوجرانوالہ ہوئے
سماج میں تو اُنکی طرف سے کوئی چٹھی وغیرہ اس
تشریف آوری کی بابت نہیں آئی تھی لیکن
اکثر معزز اصحاب کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ شہر
کے بعضے لڑکوں سے اُنکا اس بارہ میں خط و کتابت
ہے۔ آخر کار اُنکے رفیقوں کی طرف سے یہہ
تحریک ہوئی۔ کہ سماج میں اُنکا اور پنڈت راجہ رام
جی کا لکچر کرایا جاوے۔ چونکہ فی زمانہ لالہ صاحب
اور اُنکے ہمراہی ماس کے سیون کی تائیدیں کل انڈیا
کی سماجوں کے مقابلہ اور مخالفت پر مستعد تصور کیئے
جاتے ہیں۔ جسکی تصدیق اُنکے ہیڈکوارٹر جودہ پور
یا اُنکے معتقد اور مستعد و النیر برکاتانند وغیرہ
کی کارروائیوں سے اور نیز طلباء ڈی اے وی
کالج کے موجودہ حالات اور خیالات سے ہوتی
ہے۔ اور اسی خاطر لالہ صاحب کے ہمراہیوں کی سماج
اور اُنکی پرتی ندہی سبھا وغیرہ سب علیحدہ ہی ہے
لہذا آریہ سماج کی طرف سے ظاہر کیا گیا۔ کہ اس
سماج کے لیئے لالہ صاحب اور اُنکے ہمراہیوں کے
ساتھ موجودہ نااتفاقی اور جنگ و جدل وغیرہ میں
شریک اور اُنکا رفیق تصور ہوتا۔ یا اُسکی طرف
سے در پردہ یہہ ثابت ہونا مناسب نہیں ہے
کہ لالہ صاحب وغیرہ کی جانب سے کوئی کارروائی
قابل اعتراض یا لائق لغزش نہیں ہوئی ہے وغیرہ
وغیرہ۔ اور نظر باین حالات سماج کو اُنکا لکچر
کرانے میں تامل ہے۔ ہاں اگر لالہ صاحب اپنی
دستخطی تحریر کے ذریعہ سے یہہ ظاہر کردیویں کہ
وہ بھی ماس کے استعمال کو ناجائز اور وید
ورودھ تسلیم کرتے ہیں۔ تو سماج کو اُنکا لکچر کرانے
میں کوئی تامل نہیں ہوسکتا۔ مگر لالہ صاحب نے
باوجود التجا اپنے رفیقوں کے بھی یہہ لکھکر نہ دیا
اور انجام کار پرانی منڈی میں اُنکا ایک لکچر سودیشی
وستو پرچار پر ہوا۔

عرصہ سے یہہ کہا جارہا تھا کہ لالہ صاحب
کو اس اخلاقی اور مذہبی مسئلہ سے کوئی کاوش
اور خلش نہیں ہے۔ مگر آج ان باتوں کی اصلیت
بخوبی منکشف ہوگئی۔

نیز اسی شہر میں عام خیال ہے کہ لالہ صاحب
کی سابقہ اور حال کی تشریف آوری محض چیلوں
کے بڑھانے اور پکا کرنے کی غرض سے یا اس اراد
سے تھی کہ لاہور اور امرتسر وغیرہ کی طرح یہاں
بھی سماج میں گڑبڑ مچ کر اُنکے حسب مطلب ایک
دوسری سماج بن جاوے۔ علاوہ بریں لوگ
خیال کرتے ہیں کہ سماج میں اُنکے لکچر کی تحریک
بھی غالباً اُسی بنا پر تھی۔ کہ اگر سماج میں اُنکا اور
راجہ رام جی کا لکچر کرایا گیا تو اس سماج کی نسبت اکثر
سماجوں کی ناراضگی اور بدگمانی کو تقویت
ملیگی۔ اور اگر سماج کی طرف سے انکار رہا تو
ہم سماج کو اپنے مریدوں اور رفیقوں کے زیر عتاب
کرینگے۔ کیونکہ دو دفعہ کی تشریف آوری سے
اُنکی ایک معقول تعداد بنگئی ہے۔ مگر ہم بہت
خوش ہیں۔ کہ سماج کے ذمہ اب کوئی الزام نہیں
ہے۔ اگر ہے تو لالہ صاحب کے ذمہ ہے۔

لوکل

۱۳ فروری کے تیجو بازار میں پنڈت باج جی
کی تیجی دوکان پر آپ نشدوں کی کتھا شروع ہوئی
پہلے برہش اپنشد شروع کیگئی۔ لالہ منشی رام
پردھان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کتھا کرتے ہیں
آئیتوار کو سماج مندر میں لالہ منشی رام جی نے بڑی

کرا کر یجروید سے کتھا کی ۔ اسکے بعد لالہ دیوراج جی نے ایک لکچر دیا ۔ اور لالہ گو جرمل نے انتیس خبریں سُنائیں ۔

کنیا پاٹ شالا روز مرہ ترقی پر ہے ۔ قریباً اسکو کے لڑکیاں وداد ہیا بکائیں اور ودادہیا پکھہ رہیں ۔ اورساتویں جماعت تک پڑہائی ہے ۔ ایک بدہوا اور امرت سر سے ودیا پار جن کے لیئے آئی ہے جسکو بیر وظیفہ ملیگا ۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

رسید بابت جنوری ۱۸۹۵ء

بچت ماہ دسمبر ۱۸۹۴ء	۱۰۱۵ ۵ ۹ ۱۰
۱۰ - جنوری ۱۸۹۵ء سکرٹری آریہ سماج لودہیانہ دشانش	۵
۱۰ - جنوری ۱۸۹۵ء لالہ شیو پرشاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر دہلی وید پرچار فنڈ	عـ۵
۱۱ - جنوری - لالہ گنگا رام منتری آریہ سماج کرور ہریشن فنڈ بنگی ۱۸۹۵ء	۵ ۱۲
۔۔ وید پرچار فنڈ (ماہ - اکتوبر ۱۸۹۴ء سے جنوری ۱۸۹۵ء تک)	۵ ۱۲
۔۔ بقایا دشانش ۱۸۹۴ء	للعہ
۲۶ ۔۔ لالہ جے چند لاہور - دشانش ڈیرہ غازیخان آریہ سماج ۔	۱۹ ۹
۲۹ ۔۔ مسٹر ڈوبل منتری آریہ سماج حیدر آباد بقایا دشانش سال گزشتہ اپریل ۱۸۹۳ء سے مارچ ۱۸۹۴ء تک	۱۲
۔۔ دشانش اپریل ۱۸۹۴ء سے دسمبر ۱۸۹۴ء تک	۵ ۱۲
۳۰ - جنوری ۱۸۹۵ء ۔ لالہ کندن لال منتری آریہ سماج سکھر ۔ وید پرچار فنڈ	للعہ
۳۱ ۔۔ لالہ ٹوپن داس منتری آریہ سماج غریب آباد دشانش جنوری ۱۸۹۴ء سے دسمبر ۱۸۹۴ء تک سے	
۳۱ - جنوری - منتری آریہ سماج لدہانہ بقایا دشانش ۱۸۹۴ء	
میزان آمدن - (ماہ جنوری ۱۸۹۵ء)	۶ ۸
پچھلا بقایا (ماہ دسمبر ۱۸۹۴ء)	۱۰۱۵ ۵ ۹
میزان کل	۱۱۳ ۷ ۸
اخراجات ماہ جنوری ۱۸۹۵ء	۱۰۱۵ ۶ ۸
بقایا ماہ جنوری ۱۸۹۵ء	۹۸ ۱

پنڈت لیکہرام جی آریہ مسافر کا اپدیش پرتانت ۔ ۹ - فروری ۱۸۹۵ء یعنی ویدار کو پنڈت لیکہرام جی منٹگمری گئے ۔ اور ۵ بجے سے ۷ بجے تک سو ڈیڑہ سو پرشوں کی حاضری میں " ہمارے دیش کی ضرورت " پر ایک موثر لکچر دیا ۔

پنڈت نعل من جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۲۹ - جنوری کو و ۳۰ جنوری کو حافظ آباد (گوجرانوالہ) میں بحاضری چالیس پچاس اشخاص دو ویاکھیان دیئے ۔ اور ۳۱ کو ایک منڈن سنسکار کرایا ۔ یکم ۲ فروری کو ونیکے (گوجرانوالہ) میں دو کتھا سنائیں ۔ اور دو ویاکھیان دیئے ۔ دونو دن ۔ حاضری شروتا پچاس کی ہی ۔

۳ - فروری سے ۱۱ - فروری تک جلالپور جٹیاں میں ٹھہرے ۔ اور اس اثنا میں ہر روز ایک ویاکھیان دیا ۔ اور ایک کتھا سنائی ۔ شروتا گن ہر روز ۷ سے ۱۰ تک آتے رہے ۔ چار پانچ اشخاص آریہ سماج کے سبھا سد بنے اور پانچ چھ آدمیوں کو آریہ بنایا ۔

برہمچاری برہمانند جی اپدیشک سبھا آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۲۰ - جنوری کو سکھر سماج مندر میں بحاضری ۴۰ اشخاص اپاسنا کرائی ۔ اور اپدیش دیا ۔ ۲۱ - کو پرانے سکھر میں ایک حکیم صاحب کی دوکان پر بحث مباحثہ کیا ۔ ۲۲ - کو سکھر سماج مندر میں ویدوں کے وشے پر ویاکھیان دیا ۔ ۲۴ - کو غریب آباد سماج کو پرتی ندہی سبھا پنجاب سے ملحق کرانے کے واسطے فارم پر کرتے رہے ۔ ۲۵ - کو سکھر میں وید پرچار کی ضرورت پر بحاضری ۸۰ اشخاص لکچر دیا ۔ اور وید پرچار فنڈ کے واسطے اپیل - چندہ للعہ روپیہ لکھا گیا ۔ ۲۶ - کو روڑی سماج میں اپاسنا کرائی اور اپدیش دیا ۔ ۲۷ - کو سکھر سماج میں بحاضری پچاس شروتا اپاسنا کرائی اور اپدیش دیا ۲۸ - کو غریب آباد کے ڈبیٹنگ کلب میں گئے ۔ ۲۹ - کو سکھر میں " جیو کیا ہے " اس وشے پر ویاکھیان دیا ۔ شروتا ۶۰ تھے ۔ ۳۰ - کو غریب آباد سماج میں ۲۰ اشخاص کی حاضری میں اپاسنا کرائی ۔ ۳۱ - کو سکھر میں آرام کیا ۔ یکم فروری کو " جیو کیا ہے " اس وشے پر ویاکھیان دیا ۔ ۲ فروری کو میانی (سکھر) میں سندہ وساد ہوؤں نوین ویدانتیوں اور دیگر اشخاص کو اپدیش دیا ۔ ۳ - فروری کو روڑی میں ۴ سے ۶ بجے تک موثر لکچر دیا ۔ دو اشخاص یعنے لالہ میگھہ راج بی اے اور لالہ کندن لعل صاحبان آریہ سماج کے سبھا سد بنے ۔ اور سکھر میں اپاسنا کرائی اور اپدیش دیا ۔ حاضری دونوں جگھوں میں اچھی ۔ ۴ - فروری کو لوانہ (سکھر) میں برہمچریہ پر لکچر دیا ۔ شروتا ۲۵۰ تھے ۔ ۵ - کو سکھر میں آریہ سماج کے اصولوں پر بحاضری ۳۰ اشخاص لکچر دیا ۔

۲۰ - کو غریب آباد میں سبھا ضری ۲۲ - اشخاص
اوپاسنا کرائی - اور اوپدیش دیا - ۷ - کو سکھر
میں آرام کیا - ۸ - کو سکھر میں دھرم کے وشے پر
لکچر دیا - ۹ - کو آرام کیا -
(نوٹ) اس ہفتہ میں ان ۷ ممبروں
کے علاوہ لالہ موہن لال اور ایک صاحب غریب آباد
آریہ سماج کے سبھاسد بنے - لالہ سگھراج بی آے
اور لالہ کندن لعل صاحب روڑھی آریہ سماج کے
سہایک بنے - غریب آباد سماج نے پرتی ندھی
سبھا پنجاب سے ملحق ہونے کا وچار کر لیا - اور
۴ اشخاص سکھر آریہ سماج کے سہایک بنے -
پنڈت رام بھجن اوپدیشک آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب نے ۴ - فروری کو رائے کوٹ میں
لالہ پربھو رام پاسی کے دو پتروں کے منڈن
سنسکار کرائے - لالہ صاحب نے جو کہ آریہ
سماج کے ممبر بھی نہیں ہیں - ایک روپیہ وید پرچار فنڈ
اور ۸ - کنیا مہاودیالہ جالندھر کی سہایتا میں
دان کیئے - یدی آریہ لوگ اپنے کرموں
میں آریتو دکھاویں - تو دوسرے لوگ
شیگھر ہی انکا انوکرن کرنے لگینگے - ۴ -
فروری کو لبیاں میں لالہ گنیش داس ہکار
کے نوتن مندر کا پرویش تھا - پنڈت جی
نے ہون یگیہ کرایا - لالہ جی نے دو روپیہ
تو وید پرچار فنڈ کی امداد میں دیئے اور
ایک روپیہ پنڈت جی کو نذرانہ دیا -
۹ - فروری کو موضع ہوما (علاقہ پٹیالہ)
میں لالہ شبدت رام کے گرہ پرہون کرایا
انھوں نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں
دان دیا - اسی گانو میں ایک شخص مسمی
راجہ رام زرگر نے دیوی کے کسی پوجاری
کو دینے کے واسطے ایک روپیہ سنکلپ کیا ہوا تھا
اسنے وہ ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں دیدیا -

ساماجک خبریں

سیالکوٹ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بحال ملتوی ہو گیا -
شاہ آباد آریہ سماج (ضلع انبالہ) کی
کوششوں سے ایک ہندو لڑکا مسلمان ہونے
ہونے بچگیا -
آریہ سماج کوئٹہ نے اپنی طرف سے کالج
کمیٹی میں مفصلہ ذیل اصحاب
پرتی ندھی مقرر کیئے ہیں - رائے بہادر
لبھا رام صاحب اکزیکٹو انجنیر - رائے بہادر
ہیرا رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر -
ڈیرہ اسمعیلخاں آریہ سماج کا سالیانہ
جلسہ ۱۰ - اور ۱۱ - مارچ سنہ ۹۵ء کو قرار پایا ہے
سیجے گڑھ - ضلع علی گڈھ میں نیا آریہ سماج
قائم ہوا - ۱۷ - ممبر درج رجسٹر ہیں -
بیان پور علاقہ دینا نگر میں لالہ بخشیش رام
پردھان آریہ سماج کی پتری کا دیہانت ہو گیا
مرتک سنسکار خالص ویدوکت ہوا - لڑکی مرحوم
نے زندگی میں ایک مادہ گاؤ دان کرائی
جو فروخت ہو کر روپیہ وید پرچار فنڈ میں
دان دیا جاویگا - اس سنسکار میں جند بھائی
دینا نگر سے بھی شامل تھے - لالہ کشمیرا لال نے
پرارتھنا کرائی - پرماتما لالہ صاحب کو شانتی
پردان کریں -
لالہ ادھو رام سب پوسٹماسٹر خانکی کے
پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا - دو
روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیئے - اور حاضرین
کو کڑاہ پرشاد تقسیم کیا - اور نیز لالہ صاحب کے
بڑے لڑکے کا چوڑا کرم سنسکار ۷ ماہ آج میں
ویدوکت ہوا تھا - جسپر لالہ صاحب نے دو روپیہ
وید پرچار فنڈ اور ۸ یتیم خانہ فیروزپور کو دان
دیئے -
راولپنڈی میں پنڈت بھگوان دین اور
انکی استری ہر دو سنسکرت ودیا سے واقف
ہیں - اگر کسی آریہ سماج کو پنڈت کی ضرورت
ہووے - یا گرل سکول کے لیئے ادھیاپکہ کی ضرورت
ہووے تو لالہ رتی رام ہیڈ منشی صدر بازار
راولپنڈی کی معرفت خط و کتابت کریں -
لطیفہ ساماجک خبریں انتخاب آریہ سماج
سیالکوٹ کے متعلق غلطی سے لالہ برج لعل اپ
منتری شایع ہو گیا - جنھیں خزانچی ہیں -

تازہ خبریں اور رائیں

پروفیسر ڈیوس صاحب نئی وارشک
تصنیف میں فرماتے ہیں - کہ اوپنشد اور
ویدانت کی فلاسفی سچائی کی تلاش میں نسبتہ کرت
بے نظیر درشن ہے -
جالندھر اور ہوشیار کے درمیان ریل کی
سڑک بننے والی ہے - سنا ہے کہ تخمینا وغیرہ
لگ رہا ہے -
امرت سر سے ایک نیا ہفتہ وار اخبار نکلنا
شروع ہوا ہے - جسکا نام فیروز ہے - قیمت
سالانہ صرف ۱۲ سال مقرر ہے -
کاشی پور سے بھی ایک نیا ہندی کا سپتاہک
پتر نکلنا شروع ہوا ہے - جسکی قیمت سالانہ
۱۲ ہے - دوسرا نمبر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے

کہ پورانک مت کی خبریں بھی اسمیں درج ہوا کرینگی۔ آریہ میں تو دلیش بھگتی کا اظہار ہے۔ اگر ایسا ہی بنا رہے تو مفید ہوگا۔ اس پتر کا نام بھارت بھوشن رکھا گیا ہے۔

مسٹر محمد ویب صاحب امریکہ نو اسی جو اسلام کے سنبھے سمجھے جاتے ہیں شراب پی کر دھوکا کرتے گئے۔ اسلئے پبلک کا خیال اُنکے برخلاف ہو گیا۔ اور وہ اپنی اونچی پدوی سے گرائے گئے۔

حسن علی مصرانی سولہ سالو نکی عمر میں سات فیٹ اور ۹ انچ لمبا ہے۔ اور ابھی بڑھ رہا ہے۔ اسکے والدین معمولی قد کے انسان تھے۔ اگر اسی طرح بڑھتا رہا۔ تو کسی زمانے میں دُنیا کے کل جنوں سے بڑھ جائیگا۔

ہمعصر برہمون معلوم کرتا ہے۔ کہ جو خبر اس پرچے میں ایک مسلمان کے ممتحن مضمون سنسکرت مقرر ہونیکی درج تھی وہ غلط ہے۔

لاہور کی کھتری برادری میں یہہ سوال پیش ہو رہا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایک بیوی کی زندگی میں دوسرا بیواہ کرے تو اُسپر برادری کی ناراضگی کا اظہار ہونا چاہیئے۔ اگر کھتری برادری اسمیں کامیاب ہوئی تو اصلاح میں ایک بڑا زبردست قدم آگے رکھیگی۔

سُنا گیا ہے۔ کہ امرت سر کا سرکاری سکول و کالج مشن کے حوالے ہوگا یعنی مشن سکول کالج میں شامل ہو جائیگا۔

رائے بہادر پیارے لال انسپکٹر مدارس کے پنشن لینے پر اُنکی جگہہ بابو ہری سنگھ انسپکٹر حلقہ جالندھر مقرر ہونگے۔

انبالہ میں مسمات گوپابی قوم کلال نے بلاگت ۲۵ ہزار ایک سرائے تیار کرائی۔ جو ایک عمدہ کار خیر ہے۔ مگر ساتھ ہی اسکے بلاگت سات ہزار لڑکی کی بہتر سے شادی کی بینکو (؟) ... مسٹنڈوں کو بھوجن کھلایا۔

اشتہارات

تصحیح

اشتہار صفحہ ۲ کالم ۲ ڈاکٹر گوپال لال بہن اسے مین امرتی کی دوائی کی ڈبیہ میں بجائے ۵۰ گولی کے ۸۰ گولی غلطی سے چھپ گیا ہے۔ ناظرین ۵۰ ہی تصور کریں۔ مینجر۔

اشتہار

جس صاحب کو ستیہ گرنتھ کی ال کیمی کا منگوانا ہو تو ہمارے ہاں مفت منگوا سکتے ہیں۔ ہاں کھائیت سے خرید کرانا ہوگا۔ اور آڑت کم لگیگی روپیہ بذریعہ ویلیو پے ایبل منگوایا جاویگا۔

المشتہر پنڈت رام سالگرام آڑھتیاں
دروازہ ہی بازار کمیٹی

اشتہار

(۱۴) (۱۳)

فیروز پور آریہ یتیم خانہ میں ایک کنیا قوم اہیر کے واسطے ایک بر کی ضرورت ہے۔ جو صاحب اُس سے شادی کرنا چاہیں۔ اپنی درخواست بپابندی ذیل ایکماہ کے اندر سکرٹری یتیم خانہ کے پاس بھیجدیں۔ لڑکی مذکورہ نے اپر پرائمری کا امتحان ناگری میں پاس کر لیا ہے۔ عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ خواندہ ہو۔ معاش اچھی رکھتا ہو۔ نیک چلن ہو۔ تندرست ہو۔ خارج از برادری نہ ہو۔ دوسری عورت نہ رکھتا ہو۔

المشتہر دیوی سہائے
منتری یتیم خانہ

اشتہار

(۳) (۳)

ایک کھتری صاحب جنکی عمر ۲۶ اور ۲۷ سال کے درمیان ہے۔ اور جو ذات کے چار گھر موترہ ہیں ذریعہ معاش معقول رکھتے ہیں۔ تعلیم یافتہ و نیک چلن ہیں۔ اور صحت بدنی بھی اچھی ہے۔ ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جسکی ذات کھتری ہو۔ اور عمر سترہ سال کے اندر ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ زیادہ حالات بذریعہ خط و کتابت ہیرانند سکھنند انگلش ٹیچر ڈی اے وی کالج لاہور سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

آپکا داس
ہیرانند سکھنند انگلش ٹیچر ڈی اے وی کالج لاہور

دو بروں کی ضرورت

مخفی نہ رہے کہ میرا نوٹس جناب اڈیٹر صاحب نے درج کر کے ممنون فرمایا۔ اُسکی ریفرنس سے مکرر عرض ہے۔ کہ لڑکا مہتہ۔ دگل۔ اندر تکیار نہ ہو پنجابی ہو یا اُن کو نسبت ناطہ دیتا لیتا ہو۔ چار انگ بچا ہو۔ سب خطوط جمع ہونے پر سبکے پاس چھپے فارم خانہ پوری کرنے کے لیئے بھیجے جائینگے اسلیئے دیری جواب کے لیئے شکستہ دل نہ ہوں آخری اطلاع بھی سب صاحبان کو بذریعہ نوٹس ملیگی۔

المشتہر رام دتال کلرک انجارچ کرانچی چھاونی سٹیشن

ضرورت

ہمارے ایک دوست کے ہاں ایک لڑکی بعمرہ ۱۱ سالہ ہے اور ذات کا زرگر گوت دہنی ہے۔ وہ اپنی دختر کیواسطے اُس بر کے متلاشی ہیں۔ جسکی عمر ۲۵ اور ۳۰ کے سال کے اندر ہو۔ روزگار کا پیشہ عمدہ رکھتا ہو۔ زرگری پیشہ نہ کرتا ہو۔ تعلیم یافتہ ہو۔ آریہ خیالات ہو۔

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

قریب قریب اسی دو ہزار ان اشتہارات کثیر خدمت میں حاضر کیا جاتا ہے۔ اس میں عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹیکل شوشل ہر دل مضامین صنعت تعلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور باذوق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں تحقیقیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو مہاچند ایڈیٹر مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے معہ محصول للعہ اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا دیں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرماکر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرماوینگے ان کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جاویگا۔ نمونہ کا پرچہ مفت آنی چاہیے۔ المشتہر

کشن سروپ درما مہتمم و ادیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہوگیا ہے جس میں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ نقشہ ہر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور روش وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و تراکیب مجربہ وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے اس میں ہر درخت کا نام دہقانی انگریزی نام بلندی جڑ کی تفصیل پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اسکے زمانہ کے مشہور و معتبر نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور رسالہ معہ نقشہ جات ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانے درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانے درخت (۶) پھل کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت (۹) خوشنما جھاڑیدار درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) سایہ دار درخت (۱۲) گھیرودار درخت (۱۳) درختان نامعلوم الاصل جنگلی درخت (۱۴) متفرقات درخت سدابہار وغیرہ (۱۵) انتظام و تراکیب باغبانی (۱۶) فہرست اصطلاحات۔

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار مہیا کرکے پورے سال کی قیمت مبلغ ۔۔ روپیہ پیشگی بھجوا دینگے۔ انکو ایک جیبی گھڑی نام سیلکس ایجنٹ چھ روپیہ جو بہت خوبصورت نفیس وال ہے۔ مفت انعام دیجاویگی۔

المشتہر مہتمم اخبار انیس ہند میرٹھ شہر

کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے۔ چھاپہ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے۔ کہ سنگ ساز پتھر بنانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے پتھر گھسواتے ہیں۔ جسکے سبب بہت ہرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لیے ہمنے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں ثانی ہے۔ اور چھاپہ کی یہ کیفیت ہے کہ جتنے پتھر پر ایک نکیر کھنچے۔ وہ نقش کا نقش ہو جائے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کردیا استعمال میں نہایت قابل قدر ہے۔ جنہوں نے خریدی اسنے تعریف کی۔ منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ درما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

کرسچین مت درپن

(اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو عیسائی صاحبان کے ہندوستانی سچا نامنظور تو ضرور ملاحظہ فرمایا) اس کتاب میں نہایت عمدہ ذیل مضامین درج ہیں۔ جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ دلیلوں سے کی گئی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بے گناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی۔ سرقہ مولیشی۔ حضرت مسیح کی بے علمی۔ بہشت کے وارثان کیا حضرت مسیح آخری پر مصلوب ہوئے۔ توریت کے دستور کو ترک کرنے پر عذر۔ حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزوں کے اقسام۔ بائبل کا خدا رحیم نہ عادل۔ عیسائی دین و دنیا میں کامیاب۔ پہلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی تکلیف عملیات عیسائی صاحبوں کے علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ ایلبنس۔ ابیونی۔ ایانی۔ کنیز۔ رومن کیتھلک۔ یونانی شہرین۔ ملکانیہ۔ پروٹسٹنٹ۔ انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ انتحال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب۔ شعیا کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ عیسوی انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عربی میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار لب سب قوم کی خدمت میں اپیل پیش پر نا خیر الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ کتاب اٹھارہ صفحہ یعنی ۸ جزو کی کتاب عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور بغرض فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی عمدہ اور مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک ارزاں ۔۔ کی ہے۔ اپیل اس شرح پر ہے۔ بیس جلد سے زیادہ خریدنے پر بیس فیصدی کمیشن پیشگی صاحبوں کو خریداری منظور ہو خرید فرمادیں۔ ورنہ پھر یہ کتاب پیرا ملنہ ہوسکے گا۔ المشتہر کشن سروپ درما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود تاج یاد و روپیہ سیر تک

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو ملک اندرون گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے - امراض چشم کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دہند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑہ سکتی ہے - آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو - بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں - جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے - بچے سے لیکر بوڑہے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت فی تولہ جو سال بہر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپئے (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ - (۲۰) خالص مصری سرمہ فی تولہ ۱؎ خرچ ڈاک ذمہ خریدار - جس پر یہہ ہماری مہر ہو وہ جعلی سمجہنی چاہیئے -

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلو والیہ - بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب زاد نوازشکم - تسلیم مزاج شریف - مینے کئی ایک لیمپوں کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا - حد درجہ کا مفید ہوا - بلکہ صحت کلی ہو گئی - آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی - سرخی چشم و پڑوال کے کنجکٹوائٹیس اور ٹریکوما - شروع کٹریکٹ یعنی ابتدائی موتیابند میں بہی مفید ہے - بصارت کو طاقت دیتا ہے مینے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا - بیحد فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکہتا ہے - ایک تولہ سرمہ سفید اور بہیج دیجئے - : ڈاکٹر ریاض الدین مقام نجرنگ ضلع چنیا - سرحد فاک چین مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۳ء

(۲) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب - عرض یہہ ہے کہ مینے پیشتر ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تہا جسقدر آنکہوں کے مریضوں پر استعمال کیا - اس سرمہ نے اکسیر کا حکم کیا - جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے - اب آپکو دوبارہ تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرما دیں -

ڈاکٹر سید ابراہیم ہاسپٹل اسسٹنٹ صورت گڈہ بیچوانہ مورخہ ۲ - اگست ۱۹۱۳ء

(۳) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب - مینے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تہوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سے بڑہکر کوئی دوائی آنکہوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجہتا اسلیئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بہائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں - کہ وہ بہی اسکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں - کیونکہ اس سرمے سے بڑہکر کوئی اور دوائی آنکہوں کی امراض کے لیئے فائدہ بخش نہیں ہے - میں پروفیسر صاحب کا تہ دلسے شکریہ ادا کرتا ہوں - کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو ایجاد کر کے عام لوگوں پر بلکہ خلق خدا پر احسان کیا ہے - اور انکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے -

ڈاکٹر خیر الدین شال ڈوڈ نر میڈیکل آفیسر شفاخانہ بورڈ لیو بام منگارا سام مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۳ء

(۴) جناب سردار صاحب - بندگی - آج ۲۴ دسمبر کو آپکا اشتہار ملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گذرا - ہز ہائی نس بیگم صاحبہ نے مجہہ کو حکم دیا - کہ دو تولہ سرمہ ممیرہ جلد طلب کرو - اسلیئے یہہ خط لکہا جاتا ہے کہ بمجرد خط ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جو فی تولہ دو روپیہ ہے روانہ کریں - بذریعہ ویلیو پے ایبل - اگر یہہ سرمہ مفید ہوا - تو پہر دس بیس تولے واسطے حکم ہے - الراقم نواب علی شاہ پرائیویٹ سکرٹری بیگم صاحبہ بہاولپور - مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۲ء

(۵) جناب سردار صاحب - بندگی - پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۲ء کو پہونچ گیا - استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا - اسلیئے پہر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ دو تولہ اور بذریعہ پارسل روانہ فرما دیں - نواب علی شاہ پرائیویٹ سکرٹری حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱ - اکتوبر ۱۹۱۳ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بہی فرضی ثابت کر دے - اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے جمع کیا گیا ہے - : میاں سنگھ آہلو والیہ

ओ३म्

सत्य धर्म प्रकाश

الشوریہ نیم کا پالن — سب انسانوں میں بھاؤ سے برتنا — الشوریہ نیم کا پالن

اوم

ست دھرم پرچارک

جلد — نمبر

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید کتابیں

درن ویوستھا اردو	مصنفہ بابو بستی رام صاحب ۔ اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے ہر ان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر ۔ قیمت ۴ر
استری سدھار اردو	استری سدھار کے لیے زبردست دلائل قیمت ۱ر مصنفہ
پرداریں آنند اردو	مصنفہ بھگتی گوپال داس ۔ اسمیں کہانی کے طور پر دکھایا ہے کہ پرداریں آنند کس طرح ہو سکتا ہے قیمت
شاستر ارتھ جگ ننگا	مصنفہ لالہ سودا یا رام مختار عدالت ۔ یہہ شاستر ارتھ ہابیں پوراجی اور پور نا نند اور پور ا ک پنڈتوں کے بمقام گھیانہ ہوا تھا قیمت مجلد ۲ر
جیون پر لو پرن بھگت	اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں ۔ مصنفہ لالہ دیو راج قیمت مجلد ۱ر
ودیارتھنا پستک اردو	مصنفہ لالہ دیو راج صاحب ۔ الشور کی پرارتھنا اور اپاسنا قیمت مجلد ۲ر
ایک دردناک نظارہ	ایک یاترا کے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اچھی استری سکشا کا ہونا ضروری ہے ۔ مصنفہ لالہ دیو راج

استری کی پرارتھنا	
النس نشیدہ اردو	
ایضاً حصہ دوم ار قیمت	
ستانوگ اردو	
رامچندر جی کا بیچا درشن	
امرت پرشا اردو	
ویراگ بھجنا ولی	
حصہ دوم	
بھجن آنند اردو	
سپاح کو اچ نہیں	

مصنفہ لالہ ہرچند صاحب ۔ ایک بڑا عجیب رقت آمیز قصہ کون ہرداس کہ بڑے بڑے آنسو پات بکرے قیمت ۱ر

مصنفہ لالہ آتما رام صاحب ۔ نالس پرچارک کے اعتراضات بحجتی اور برہان سے توڑے ہیں قیمت ۱ر

پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کا جواب قیمت ۱ر جوابات فاضلانہ ہیں ۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام

مصنفہ پنڈت لیکھرام ۔ اسمیں پنڈت جی نے ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج گوشت خوار نہ تھے ۔ قیمت ۱ر

ان بھجنوں میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں ۔ قیمت ۱ر

بھجن درج ہیں سالانہ جلسوں پر قیمت ۱ر پڑھنے کے قابل ہیں ۔

مصنف نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن سنگیت ر و تار کے لکھے ہیں ۔ مصنفہ امر سنگھ گو یہ نو اسی قیمت ۱ر

اسمیں ایک گیانی صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب قیمت ۱ر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی جنا کی مجرب ادویات

[illegible]	بہیر یع الاثیر صلبی طاقت کیلئے جو کثرت خواہشات وسکریٹ ولغولیت کی بیماریوں وغیرہ کو دور کرتا ہی فی شیشی عہ
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا سنت کے آ کے فائدہ ہوتا ہے پہولتا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ
[illegible]	ہر گھنٹہ پیس ورم جلن بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۳
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خلیبائی دانت کمزور ہوتے ہیں قیمت ۴ تولہ عہ
[illegible]	ضعیفی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی جالا۔ روشنی کی پرشت دا ہنو نکو دور کرتا ہے ۴ تولہ
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری بیچینی۔ درد کمر خرابی جگر۔ ہیضہ آتش لشکرہ دو۔ کا ذیل کو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	نفخ شکم۔ ڈاقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دہڑکنا خرابی گردہ۔ درد بائیں کو دور کرتا ہے ۲۰ درجن عہ
[illegible]	سوزش کا درد۔ جوان ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	جانور کو بلا تکلیف ہر ج دشہ چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بہگندر۔ زخم میں کیڑے پڑ جانے۔ ایام حمل خسرہ چیچک سبکو دور کرتا ہے تولہ عہ
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ بار بار لگانے کی ضرورت نہیں قیمت عہ
[illegible]	بادی بخار۔ درد سر قبض بیچینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی گنوا چکے ہیں۔ دیسکر کے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ عہ

کثیر الوقوع امراض کی بابت واپسی سرٹیفکیٹ دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ کا بہیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے رسالہ دافع آتشک وسوزاک عہ معالجات بواسیر و رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۱۲ المحذرات مانع ۱۲ رسالہ قیافہ ارسطو ۲

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اوڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر بین کی نامرد کی اکسیر دوا

مجھے بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ کرتا تھا لیکن مجھے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا ملی ہے۔ جس سے یعنی دہات گرنے سے یا اسمیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کہانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے طلاء فی شیشی ۱۰ عدد گولی عہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت فیصدی مریض ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ر **المشتہر** گوپال لال بین بی دھرم پرچارک لنجا ہر ڈاکٹر بین کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہمنے بھی ہیضہ کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات مدہی گرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی قیمت صرف محصولڈاک۔ روپیہ ملنے سے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** کندن لعل کھتری منیجر کمپنی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر ہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں

کشتہ نقرہ ایکے کہانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ مثانہ کو۔ ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بافیصت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے ہار چکے ہو چکے ہیں۔ انکو ضرور ایک آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کیلئے یہ آب حیات ہے۔ یہ روغن مسیحا جنٹلمینوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ عہ

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد اس سے صحتیاب ہوتے ہیں۔ سست آدمیوں کیلئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ بچپن کی بے اعتدالیوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر منہ آئے دست آئے بیشک دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ عہ

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو ایکے استعمال سے یہ دو امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

اشتہار

بیاولی کا مشہور معروف ناول مصنفہ سوامی گیہارام قیمت ۱۰ ار فی کاپی فروخت کیلئے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو مجھ سے طلب فرماوے

نمبر ۴۷ مطبوعہ ۱۹ پھاگن سمت ۱۹۵۱ مطابق یکم مارچ سنہ ۹۵ء بروز جمعہ جلد ۶

یجروید ادھیائے ۳۱ نمبر ۱۶

यज्ञेन यज्ञमयजन्त देवास्तानि धर्माणि प्रथमान्यासन्। ते ह नाकं महिमानः सचन्त यत्र पूर्वे साध्याः सन्ति देवाः॥१६॥

ارتھ - جس پہلے کہے ہوئے مانس گیان روپی یگیہ کے ذریعے - ودوان لوگ - یگیہ سوروپ پرماتما کی پوجا (اوپاسنا) کرتے ہیں۔ وے (ودوان) مہتو سے یکت ہو کر پہلے کئے ہوئے سادھنوں کے ذریعہ سے جہاں (سکھ اوستھا) پرکاشمان ہوتے ہیں۔ اسی مکت اوستھا کو پراپت ہوتے ہیں "نادی کال سے پرماتما کی پراپتی کا ذریعہ ہوتا آیا ہے۔ سب کرنیہ اور گیان کا پرکاش پرماتما سے ہی ہوتا ہے - اور آخر کار ہر ایک سے کا میں لین ہو جاتا ہے - پس چونکہ جاگرت یا ... ہی رچنا کل جگت ہے - اور جگت کے نانا ... سب پرماتما کی مہان کا بیرونی اظہار ہیں ... جب تک کہ اسکی تلاش جاگرت میں شروع نہ کی جاوے - تب تک انسانی روح ... جگر کھاتی رہتی ہے - لیکن جو سُشپت ... جاگرت یعنی بیرونی جگت کی چنتا ہیں ... لپت ہو جاتا ہے ... مادی ... کے پسپر

سمبندھ کے اندر ہی مگن ہو کر خاموش ہو رہتا ہے اُسے شانتی ہرگز نہیں ملتی۔ اُسکا دل ڈانوانڈول اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے۔ کیونکہ جب تک کہ جاگرت کے حاصل کیئے ہوئے پدارتھ گیان پرسوپن اوستھا میں وچار نہیں جاتا تب تک سنسار میں مختلف طاقتیں کام کرتی ہوئی پرتیت ہوتی ہیں۔ لیکن جیوں ہی کہ سوپن اوستھا میں مانس یگیہ کا ودھان کیا جاتا ہے تیوں ہی ان کُل ظاہرا مختلف طاقتوں میں صرف ایک ہی عالمگیر اصول کام کرتا ہوا دکھلائی دیتا ہے - اسوقت پرمیشور کی حضوری میں پہونچانے والے راستہ پر سُشپت قدم رکھتا ہے - اوپاسنا یعنی پرماتما کے سمیپ پہونچنے کا ادھکاری بنتا ہے یہ سادھن انادی ہے - ایسی سادھن کے دوارا کام کرتے ہوئے ودوان دھرماتماؤں نے مکتی دھام کو لابھ کیا۔ کیونکہ جاگرت کے سادھن سُشپت کو سوپن میں پہونچاتے ہیں اور اُس اوستھا میں سمیٹے ہوئے کرم پرماتما کے سمیپ آسن دلا کر مکتی دھام میں داخل کراتے ہیں +

بھجن نمبر ۱۰

(ہولی)

شیو میں کیسو بھاگ مچو ری

شیو ہتی کا دھیان بھلا کر	وشئین میں من پھنسیو ری
دیا کلنا کا کھنڈن کرو کیا	جال اودیا گر سیو ری

برانی اگھ کو پ دھنسیو ری

پریتم پیارے کی ادبھت چھبا	نینوں میں آن لسیو ری
پشپا دلی ہریا دل شوبھا	پرانن میں آن لسیو ری

ہر مے اتی سے ھلسیو ری

پرمیشور کی مہان گاوت	ردھی سدھی آدی وسیو ری
کویل کوک رہی لو لگائے	چمپا چمبیلی کیسو ری

مگن ہی پریم لسیو ری

جگد سبا کی گود بیٹھ کر	جگ جیتن سب بچیو ری
ایک تمہی پاپی من ملکھت	پربھو چرنن سو گریو ری

کا ہے امرت دھام تجیو ری

ستیہ دھرم پرچارک کی قیمت میں کمی کیونکر ہو سکتی ہے

ناظرین کو جیسا پریم اس پتر سے ہے - وہ چھپا ہوا نہیں ہے - ہمارے پاس روز اس پرچہ کی قیمت کم کرنے کے لیئے درخواستیں آتی ہیں - اکثر سجن قیمت کی زیادتی کی شکایت کرتے ہوئے نمونہ کا پرچہ منگا کر ہی افسوس کیساتھ آئندہ خریداری کی جرأت نہیں کرتے - ہمیں ایسے پریمی سجنوں کی پرچارک سے علیحدگی کا بڑا افسوس ہوتا ہے - لیکن کریں تو کیا کریں - ہر سال کچھ نہ کچھ گھاٹا برداشت کر کے ہم اب تک اس پرچہ کو چلایا ہے - اور باوجود سخت مخالفت کے اسکو جیوت رکھا ہے - اسوقت بھی ایسے پرجوش موجود ہیں - جو کہ اپنے ذمہ کا لگایا ایسا خیال پرواہ نہیں کرتے - کہ اُسکے خیالات ہم سے نہیں ملتے - دیانتداری کا خون کرنا گوارا کرتے ہیں - لیکن بعض کو واجب قرضہ سے بھی جواب دینا داخل ثواب سمجھتے ہیں - لیکن ہم نے اب مصمم ارادہ کر لیا ہے - کہ ہم خریداروں کی سہولیت کے لیئے کوشش کریں - اور

ایڈیٹوریل نوٹس

انت متا سوہی گتا۔ ان شبدوں کا اوپدیش ہمیشہ بزرگوں سے سُنتے رہے۔ لیکن چونکہ انکے ساتھ ایک اور پد ہمیشہ ہی جوڑا جاتا تھا۔ اسلیئے اس اوپدیش پر شردھا نہ ہوئی بھارت نواسی آجکل ان دونوں مصرعوں کو یوں ملایا کرتے ہیں۔ پتا اکا ہے کو کھپا؟ انت متا سوہی گتا۔ پرچین بزرگوں کے سنتوبہ گو اسوقت ضعیف الاعتقادی سے ملکر بڑے بھدے معلوم ہوتے ہیں۔ تاہم اگر ہم اسپر سے اودیا سے پیدا ہوئے خیالوں کا خول اتار ڈالیں۔ تو نیچے سے زندہ ستیہ نکل آتا ہے۔ اوپر ذکر کی ہوئی کہاوت کے اقتباس پر ہی ذرا غور سے وچار کیجیئے۔ ہمارے بزرگ رشیوں نے گھمبیر چار کرتے کرتے جنم جنمانتروں کے تجربہ سے معلوم کیا تھا۔ کہ چونکہ موت کے وقت تجس ویان والو من کو ساتھ لیکر کھنچتی ہوئی جیوآتما کے ساتھ شریر سے علیحدہ ہوتی ہے۔ اسلیئے جو سنکلپ یا وکلپ۔ اسوقت من کے اندر اٹھتے ہیں۔ انہیں کے انوسار منشیہ کو یونی پراپت ہوتی ہے۔ چنانچہ پرشن اُپنکھد میں لکھا ہے۔

यच्चित्तस्तेनैष प्राणमा
याति प्राणस्तेजसा युक्तः।
सहात्मना यथासंकल्पितं
लोकं नयति

پس یہہ توسیدہ ہوگیا۔ کہ انت متا سوہی گتا کیجو جب آریہ ورت کے سروپ نے پلٹا کھایا۔ ویدوں کی جگہہ کلپت پرانوں نے چھین لی پورشارتھ کی جگہہ آلسیہ نے بستر جمایا۔ اسوقت بھارت نواسی یہہ بھول گئے۔ کہ انت کال کے سنکلپ درست کرنے کے لیئے ایک جنم تو کیا کئی جنموں کے سادھن کی ضرورت ہے۔ ویدک انترسونکی بیوستھا کو بھلا کر تپ آدی ستیہ انوشٹھانوں کی نندا شروع کر دی۔ بھارت پتر دا اپنے آچرنوں کا بیچ ویدک سادہنوں سے سنسکار کرو۔ تاکہ جسوقت جیو آتما من سمیت شریر سے علیحدہ ہونے لگے۔ اسوقت ایسے اُتم سنکلپ تمہارے من میں اٹھیں۔ کہ تم آتمک اُنتی کرتے ہوئے دیو یونی کے حاصل کرنے کے ادھکاری بن سکو۔

غلام ہمیشہ آزادی سے دور بھاگتے ہیں اور یہی نہیں کہ دور بھاگتے ہیں۔ بلکہ آزادی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بھارت ورش میں صدیوں کی غلامی کا یہہ اثر ہے کہ سب سے بڑھکر عزت کا باعث سرکاری ملازمت سمجھی جاتی ہے۔ کسی گرام میں چلے جایئے۔ نوکری (یعنی غلامی) پیشہ قومیں معزز بتلائی جائینگی۔ یہاں تک کہ آزاد پیشہ کسان اور دوکاندار خود اپنے آپ کو ذلیل پیشہ بیان کرینگے۔ اسمیں شک یہہ نہیں کہ انگریزی تعلیم نے بھارت نواسیوں کی آنکھیں بہت کچھہ کھولدیں۔ اور انہیں اپنے حاکموں کے آچرنوں سے سکھا لینے کا بہت کچھہ موقع ملا۔ ہمارے انگریز حاکموں نے ہمیں اپنے آچرنوں سے بتلایا کہ محنت کرنا اور ہنر کے ذریعہ سے سوتنتر آجیوکا کرنا سب سے سریشٹ ہے۔ لیکن ہم پورانی زنجیروں میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں کہ اب تک پرتنتر تا ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی خالصہ حکومت کے زمانہ تک کے بزرگ بتلاتے ہیں۔ کہ اُس عہد میں ایک پانچ روپیہ ماہوار کا محصولیہ (گھاٹ منشی) لکھہ پتی ساہوکار اور سینکڑوں گھماؤں کے سوامی زمیندار کی نسبت زیادہ معزز خیال کیا جاتا تھا ہمیں اپنے ایک بزرگ کی نسبت معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے دو گاؤں سالم کی ملکیت اپنے نام سے اسلیئے کٹوا دی۔ کہ زمیندار نہ کہلائیں۔ آج انہیں دو گاؤں کے مختلف مالکان زمین آنند کر رہے ہیں۔ اسوقت گو ایسے سخت خیالات پیشوں اور ہنروں کے برخلاف نہیں ہیں۔ تاہم اب تک اُن خیالات کی بیخکنی نہیں ہوئی۔ سرکاری ملازمت اور پیشہ وکالت کے پیچھے جو گھوڑ دوڑ اسوقت ہو رہی ہے۔ وہ اُس بھیانک نفرت کا نتیجہ ہے۔ جو اپنے سودیشی بھائیوں کو صنعت اور حرفت کے پیشوں سے اسوقت تک ہو رہی ہے۔ ایک ۲۰ روپیہ ماہوار کا بابو اپنی دختر کو اُس شخص کے لڑکے سے منسوب کرنا بے عزتی سمجھتا ہے۔ جو زرگری کی بدولت ۲۰۰ روپیہ ماہوار پیدا کر رہا ہے۔ ایک وکیل صاحب اپنے بیٹے کے بواہ کے لیئے لالہ ڈھیرا مل جی سے ایک ہزار روپیہ قرض لینے میں کوئی شرم معلوم نہیں کرتے۔ لیکن یدی اسکو کہ لکھہ پتی لالہ جی آپکی نسبت زیادہ معزز ہیں۔ تو وکیل صاحب کبھی بھی اتفاق نہ کرینگے۔ اسوقت ہمارے دیش کے لیئے یہہ سوال بڑا ہی ضروری حل طلب ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں کی معرفت سوال

جو جھنڈ کے جھنڈ تعلیم پاکر نکلتے ہیں۔ وہ کس کام میں لگائے جاوینگے سرکاری ملازمت محدود ہے۔ وکالت میں بھی وہی ٹکڑا ہے۔ جسے بانٹ کر کھانیوالے بقدر زیادہ بھوکھے مرینگے۔ پھر آخر کیا تعلیم ہی بند کرنی چاہیئے۔؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ بغیر تعلیم بغیر انسان نہیں بن سکتا۔

آریہ سماج کے سبھاسدوں کے لئے یہہ سوال بڑا ہی وچار کے قابل ہے۔ وید مقدس ہمیں سوتنترتا کی سکشا دیتے ہیں۔ پھر کیا ہمیں سوتنترتا سے آچرن کرنے کے متعلق نہیں سوچنے چاہئیے۔ کیا ہمیں جھوٹھے مان اپمان کے خیال میں محنت کی بزرگی بھلا دینا چاہیئے۔؟

ہمعصر ٹربیون لاہور سے معلوم ہوا۔ کہ ضلع سنبھلپور (ممالک متوسط) میں بجائے اوڑیا بھاشا کے عدالتوں اور سرکاری محکموں کی زبان دیوناگری بھاشا مقرر کی گئی ہے۔ ہم ان کالموں میں کئی بار بڑے زور سے ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ اگر ساری بھارت ورش کی کوئی ایک ساہتیہ (لٹریچر) کی بھاشا ہو سکتی ہے۔ تو وہ دیوناگری بھاشا ہے۔ یہہ بات ظاہر ہے کہ دیوناگری بھاشا سنسکرت کے اتھاہ کوش پر نربھر ہے اور اسلیئے یہی ایک بھاشا ہے۔ جسمیں ہر ایک ملک اور ہر ایک علم کے خیالات صحیح اور مناسب الفاظ میں ترجمہ کئے جا سکتے ہیں۔ جس طرح بھارت ورش کے دیگر پرانتوں کے لوگ اپنی اپنی بولی کو اُنتی دے رہے ہیں۔ اسی طرح پنجاب میں خاص خاص لوگ گورمکھی کو ایک علیحدہ بھاشا بنانا چاہتے ہیں۔ ہم یہہ مانتے ہیں کہ ایک صوبے کی بولی ایک سے دوسری علیحدہ ہے اور رہیگی۔ لیکن کُل دیش کی زبان جب تک ایک نہیں ہوتی۔ تب تک ایک پرانت سے دوسرے پرانت کی ٹھیک ہمدردی ہونا بالکل ممکن نہیں ہے۔ اور نہ ہی قومی لٹریچر اور قومی خیالات کی بنیاد ایکتا پر رکھی جا سکتی ہے۔ سوائے اسکے گورمکھی آدی بولیوں میں اتنی وسعت نہیں۔ کہ ہر ایک طرح کا خیال انمیں ظاہر ہو سکے۔ اسمیں شک نہیں کہ ان دیگر بھاشاؤں کو بھی سنسکرت سے مدد لیکر وسیع بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن جو مقامی خصوصیت کہ ان بھاشاؤں میں داخل ہو چکی ہیں۔ اُسکے باعث انمیں سے کوئی بھاشا بھی کُل بھارت ورش کے لوگوں کی بھاشا نہیں بن سکتی۔ یہہ امر مسلمہ ہے کہ بنگ بھاشا (بنگالی زبان) سے بڑھکر کسی دیش بھاشا نے ان دنوں میں اُنتی نہیں کی۔ لیکن کیا کوئی شخص یہہ دعوی کر سکتا ہے کہ بنگ بھاشا کُل بھارت ورش کی زبان بن سکتی ہے۔ دیش اور دھرم کی بھگتی تو ہمیں اس خواہش پر مجبور کرتی ہے کہ سنسکرت کُل دیش میں خیالات کی تبدیلی کا ذریعہ بنجاوے۔ لیکن جس طرح انگلش بھاشا بدیشی ہونے کے کارن ہمارے دیش کی بولی نہیں بن سکتی۔ گو محدودے چند انگریزی تعلیم یافتہ اسکے ذریعہ سے ایک دوسرے کے ساتھ خیالات تبدیل کرتے ہوں۔ اسی طرح سنسکرت بھی فی زمانہ ہمارے ملک کی بولی نہیں بن سکتی۔ گو ہزاروں صاحب ہمت اس بھاشا کو بخوبی پڑھکر بزرگوں کے چھوڑے ہوئے خزانوں میں سے بیش قیمت رتن نکالکر دنیا کے روبرو پیش کر سکیں۔ جب یہ حالت ہے تو ہمارا فرض ہے۔ کہ مختلف چھوٹی چھوٹی کوششوں سے کنارہ کشی کرکے اپنی طاقتوں کو جُدی جُدی بھاشاؤں کے پرچار میں ضائع نہ کرکے۔ ایک مہان اور متفق کوشش دیوناگری بھاشا کو سارے ملک کی زبان بنانے میں کریں۔ پھر زمانہ آویگا جبکہ بجائے ناکمل اردو کے سرو گن آگری دیوناگری ہی دفتروں عدالتوں اور تجارتی کارخانوں کے رجسٹروں کا سنگار بننے کے علاوہ۔ علمی کتب خانوں اور دارالکتب کی الماریوں میں شوبہا یمان دکھائی دیگی۔

اسموقع پر ہم اُس تقت کو ظاہر کیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو کہ لڑکوں کے سکولوں میں زبان اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دینے کے باعث ہو رہی ہے۔ ایکطرف ہمارے پُتر اپنی پاٹھشالاؤں میں جاکر قواعد اردو اور فارسی اور لشکر کی بول چال سیکھتے ہیں۔ دوسری طرف ہماری کنیائیں دیوناگری بھاشا میں شکشا پاتی ہیں۔ جسکا کہ دیاکرن علیحدہ جسکا لٹریچر اردو سے نرالا۔ اور جسکے خیالات کا اردو کے خیالات سے زمین و آسمان کا فرق۔ کیا پھر ہم امید کر سکتے ہیں۔ کہ اس قسم کی ایک دوسرے سے متناقض تعلیم اپنے پُتر اور پُتریوں کو دیکر ہم اُتم گرہستھ کی بنیاد کبھی بھی ڈال سکیں گے۔ یہہ قابل افسوس حالت بھی اُسوقت دور ہو گی۔ جبکہ ہم دیوناگری بھاشا کو اپنی دیش بھاشا بنانے میں کامیاب ہونگے۔

اکالگڈھ کے مشہور دیوان خاندان کے رکن دیوان سنت رام جی کے پورشارتھ اور اُدیوگ سے

اکالگڈھ میں ایک عالیشان جلسہ کھتری صاحبان کی بارہی اور بوجاہی شاخوں کا ہوا۔ اِس جلسہ کا مفصل حال ہماری گزشتہ اشاعت میں شایع ہو چکا ہے۔ لیکن ایسے ایسے جلسوں کی کامیابیاں ہمیں ورن بیوستھا کے سُدھرنے کی مضبوط امید دلا رہی ہیں۔ کُل برادری نے یک زبان ہو کر ہر دو شاخوں کو ایک قرار دے کر آپس میں باہمی رشتوں ناطوں کا ہونا جائیز قرار دیا۔ کوئی زمانہ تھا۔ کہ بھارت ورش میں چاروں ورنوں کی بنیاد گن کرم پر تھی۔ اسوقت وید مقدس اور دھرم شاستر کی پوری پوری تعمیل ہوتی تھی۔ اسکے بعد ایک زمانہ آیا جبکہ گو گن کرموں کا بھی زبانی لحاظ رکھا جاتا تھا۔ تاہم چاروں ورن مستقل چار ذاتیں بنائی گئیں۔ اور انکی بنیاد جنم پر رکھی گئی لیکن ایک نیم مردہ کا سودا کی ہوئیکے سبب نیم ٹوٹ گئے۔ اور یا گرست دیش نے چار ذاتوں کو اکتفا نہ کر کے آگے اور شاخیں قائم کرنی شروع کر دیں۔ ایک کھتریوں کی قوم کو لیجیے۔ بونجاہی سرین۔ بارہی۔ ڈھائی گھر۔ چار گھر۔ پانچ گھر غرضیکہ بیسیوں شاخیں قائم ہو گئیں۔ جنمیں سے ایک شاخ کے متعلق سینکڑوں شاخیں پھوٹ پڑیں۔ پھر کھتری بھی کشتری قوم کی ایک شاخ ہیں۔ اور اگر زیادہ تحقیقات کی جاوے تو معلوم ہو گا۔ کہ راجپوت۔ بھوبنہار۔ جاٹ۔ اور دیگر بہت سی قومیں ایک کشتری بنس ہیں سے نکلی ہوئی ہیں۔ ان سب مختلف فرقوں کو اکٹھا کر کے اِن میں سے پھوٹ دور کرنا کوئی چھوٹا کام نہیں ہے۔

دو ایک نسبت جالندھر [illegible] کے مشہور مہاتما جب سنشودھک (سوشیل ریفارمر) بسا کھی رام نے بارہی۔ بونجاہی۔ اور پانچ گھروں کو اکٹھا کر کے اتفاق کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس بہادر بوڑھے کے بعد بزرگ دیوان رام جس کیور صاحب نے بیدی کھتریوں کے ساتھ سمبندھ کے معاملہ میں زور دیا تھا۔ لیکن ہوتے اُنکے اور کسی نے بھی آج تک پیر آگے نہیں بڑھایا تھا۔ راوی سے اُس پار یہہ پہلا بڑا بھاری کام سوشیل اصلاح کا ہوا ہے اور اگر اسی طرح ہر ایک قوم کے بزرگ قدم آگے بڑھاتے جاویں۔ تو وہ دن بہت جلد آ جاوے گا جبکہ از سر نو صرف چار ہی ورنوں کی بیوستھا قائم ہو جاوے۔ اور گو اسوقت بھی دیش کو ایک منزل طے کرنی باقی رہیگی۔ یعنے جنم کا خیال ہٹا کر گن کرم انوسار ورن قائم کرنے کا کام باقی رہ جاویگا۔ لیکن اسوقت وہ کام بہت ہی آسان ہو جاویگا۔

خاص کھتریوں کے متعلق ہم اپنا ایک خیال ظاہر کرتے ہیں۔ جس پر عمل کرنے سے بڑا بھاری فائدہ ہو سکتا ہے۔ بہت عرصہ گزرا کہ ہمارا چند سرگرم دوستوں کے مشورہ سے ارادہ تھا کہ بوجاہی اور سرین کھتریوں کے باہمی رشتے ناطے جاری کرانے میں کوشش کیجاوے۔ اور اسکے لئیے ہم نے مصالحہ بھی اکٹھا کرنا شروع کیا تھا۔ لیکن ہمیں اُسی وقت سے آریہ سماج کے مشن کے کام میں ایسی مصروفیت ہوئی۔ کہ ہم اِس اصلاح کے لئیے اپنا کچھہ بھی وقت دینے کے قابل نہ رہے۔ اگر چار مستعد قوم کے سچے بھگت بوجاہی برادری کی طرف سے اور چار سرین برادری کی طرف سے مضبوطی کے ساتھہ کام کرنا شروع کریں۔ تو انہیں معلوم ہو جاویگا۔ کہ شاید اب تک پچاس ساٹھہ رشتے صرف دریائے بیاس اور ستلج کے درمیان بونجاہی اور سرینوں کے آپس میں ہو چکے ہیں۔ اور ستلج اور بیاس کے پار اگر تحقیقات کیجاوے۔ تو صدہا ایسے باہمی رشتے دریافت ہو سکیں گے۔ اِس قسم کا مصالحہ اکٹھا کر کے اگر دونوں برادریوں کے روبرو رکھا جاویگا۔ تو ہمیں امید کامل ہے۔ کہ تھوڑے ہی عرصے میں بوجاہی اور سرین ایک ہو جاوینگے اور ایسی صورت میں پھر چھوٹی اور بڑی سرین کی تمیز بھی قدرتاً دور ہو جائیگی اور پھر باقی مختصر مختصر کھتریوں کی باقی برادریوں کا اس بڑے مجمع میں شامل ہونا آسان ہو جاویگا۔ یہہ کام ہے۔ جو کرنے کے لائق ہے۔ اور جو شخص ایسے بڑے کام کے لئیے ہمت شروع کرینگے گو انہیں اپنی زندگی میں کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہو۔ تاہم آتے وقت یہہ خیال ضرور تسلی دیگا۔ کہ انہوں نے اپنا جیون اپنے بھائیوں کے اودھار کے لئیے ارپن کیا۔

اخبار ہار بنجر لاہور میں۔ ہمارے پورنیلہ بھائی لالہ درگا پرشاد جی نے رگوید کے منتروں کا ترجمہ شروع کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مہرشی دیانند کے وید بھاشیہ کا ترجمہ انگریزی میں نکلنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ ویدوں کے دشہ میں اسوقت تک یورپ دیش میں سائین کا بھاش پرمانک مانا جاتا ہے۔ ویدک گرنتھوں کی چھپائی کا کُل کام چونکہ پروفیسر میکس مولر کے ہاتھہ میں تھا۔ اور انہوں نے کلکتے میں جمع ہوئے پنڈتوں کی سمتی دریافت کر کے پورن نشچہ کئے دیانند کے بھاشیہ کو کھینچ تان بیان کیا۔ اِسلئیے یورپ کے ودوانوں میں مہرشی دیانند کے بھاشیہ کی پڑتال کا موقعہ ہی نہ آیا۔ لیکن افسوس کہ یہہ پروفیسر میکس مولر نے بھی نہ سمجھا۔ کہ جن ۳۰۰ پنڈتوں نے مہرشی

دیانند کیا تھا۔ آپکے بھاشیہ کے وشے میں شاستراتھ کرنے سے گریز کیا۔ اور آپکی غیر حاضری میں آپکے برخلاف فتوے دیا۔ اُنکی رائے کیا وقعت رکھ سکتی ہے۔ ہم اسلیئے نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مہرشی دیانند کے بھاشیہ کا ترجمہ یورپ اور امریکا میں پہونچایا جاوے تاکہ وہاں سنسکرت کے ودوان پروفیسر میکسمولر کے ترجمے سے مقابلہ کرکے اپنے لیئے خود فیصلہ کریں۔ کہ وید منتروں کا بھاو ٹھیک ٹھیک کسنے ظاہر کیا ہے۔

ریویو

بابو سہارام چیرجی پردہان آریہ سماج سکھر نے مندرجہ ذیل کتب نئی انگریزی میں تالیف کرکے شایع کی ہیں۔ جنکی ایک ایک کاپی ہمارے مطبع میں بھی بغرض ریویو آئی ہے ہم بابو صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(۱) عورتوں کے حقوق اور انکا درجہ۔ قیمت فیجلد ۴ر (۲) روح کی ازلیت قیمت ۲ر (۳) تناسخ ارواح قیمت ۴ر (۴) زندگی اور اسکا مقصد اور طریقہ ۱ر (۵) ہمارا فرض اور کام قیمت ۱ر (۶) سچی دوستی قیمت ۱ر (۷) روح قیمت ۱ر (۸) آچار قیمت
ان سب کتب میں رشیوں کے خدا پرستوں اور ریفارمروں کے قول درج ہیں۔

سبیل روحانی (۱) ایشوپنشد اور (۲) کین اوپنشد بزبان اردو قیمت فیجلد ۱ر اور فی جلد ۲ر - لالہ دلپت رائے ودیارتھی ایم اے نے سبیل روحانی کا اردو زبان میں شایع کرنے کا خیال بہت عمدہ اٹھایا تھا۔ چنانچہ پہلے دو اوپنشدوں کا ترجمہ سلیس اردو میں ۱ اور ۲ میں وہ پبلک کی پیشکش کر چکے ہیں۔ چاہئے تھا کہ یہہ چھوٹے چھوٹے رسالے ہاتھوں ہاتھ بک جاتے لیکن افسوس کہ اب تک ان میں سے بہت ہی کم کاپیاں فروخت ہوئی ہیں۔ اوپنشد ہمارے رشیوں کی میراث ہیں۔ انکے گوڑھ سدھانتوں سے واقفیت حاصل کرنے کا حق ہر ایک انسان رکھتا ہے۔ لیکن ہمارا فرض ہے۔ کہ ہر ایک انسان کے پاس اسی کی زبان میں اوپنشدوں کا اوپدیش پہونچایا جاوے۔

نیتی شرومنی۔ بھرتری ہری کے نیتی شتک کے شلوکوں کا سلیس دیوناگری بھاشا میں ترجمہ جسکو منشی چمن لعل ویش مہر نویسی نے تیار کیا۔ قیمت فیجلد ۳ر بھرتری ہری کی پرشنسا کرنیکی آج کوئی نئی آوشیکتا نہیں ہے۔ بھارت ورش کے علاوہ کل مہذب دنیا اسوقت ان منی کے اوپدیشوں کی پرشنسا کو مان چکی ہے۔ منشی چمن لعل جی ہمیشہ کسی نہ کسی نیک کام میں مشغول رہتے ہیں۔ اور دیوناگری بھاشا کو اُنت کرنا انہوں نے اپنا کرتویہ اودیش بنا چھوڑا ہے۔ درخواست خریداری حسب ذیل پتہ سے بھیجئے۔ منشی چمن لعل ویشیہ کوٹھی بھائی رام چرن منی لال ساہوکار ان مہر ضلع شاہجہانپور۔

طبی جنتری ۱۸۹۵ع۔ مرتبہ ڈاکٹر غلام حسین صاحب قیمت فیجلد ۳ر - یہہ نادر جنتری ہر سال سید محفوظ حسین برادران کے طبی کارخانہ واقعہ شہر جالندھر سے شایع ہوتی ہے۔ علاوہ اور ضروری معلومات کا خزانہ ہونے کے اسمیں نصف طبعیت ڈاکٹر غلام حسین صاحب کے بے نظیر طبی تجربے کے نتایج درج ہوتے ہیں۔ حفظان صحت کے متعلق بڑی عجیب اور مفید نصیحتیں درج ہیں۔ ہر ایک اردو دان خاندان میں یہہ جنتری ہونی چاہیئے۔

دہرم کا عملی پہلو۔ یعنی ست دہرم پرچارک میں نکلے ہوئے آٹھ دہرم وشیک اوپدیش مصنفہ لالہ منشی رام اڈیٹر ست دہرم پرچارک جالندھر شہر۔ قیمت فیجلد ۱ر

اس رسالہ کے اغراض حسب ذیل نوٹ سے ظاہر ہونگے۔ جوکہ اسکے آرمبھ میں لگایا گیا ہے۔ پاٹھک گن! دہرم کا ہنن کرنیوالے سدا دکھیا ہوتے ہیں۔ لیکن جو سچے دہرم کی رکھشا کرتے ہیں اُنکی دہرم خود رکھشا کرتا ہے۔ گیان بے مطلب ہے۔ جب تک کہ اُسکو عمل میں نہ لایا جاوے۔ آریہ سماج کا مشن شُشک گیان پھیلانے کا نہیں ہے۔ بلکہ گیان اور کرم کے میلان کا پرچار کرنا ہے۔ اسلیئے نشچے جانیئے۔ کہ جب تک ہم دہرم کو اپنے آچرنوں میں نہیں لاتے۔ تب تک سچی اُنتی دُستر ہے۔ بس برت پرتی پرماتما کا سہارا لے کر آؤ ہم سب ملکر اپنے آچرن شدھ کریں۔ تاکہ سنسار کا اُپکار ہو اور ہمارا کلیان!

مراسلات

سبی آریہ سماج کا تیسرا سالانہ جلسہ

سب سے پرتھم اُس پرماتما کا دہنیاواد کرتا ہوں۔ کہ

اس سماج کا تیسرا اورتسک اُتسب شانتی پوریک
سماپت ہوا۔ چنانچہ مختصر کیفیت اُتسب کا سماچار
اخبار میں درج ہونیکے واسطے ارسال خدمت کرتا
ہوں۔ اس تیسرے سالانہ جلسہ کی تاریخ ۱۶ و ۱۷
نومبر ۱۹۰۸ء مقرر تھی۔ جسکی بابت پرتھم
سے ہی اخباروں میں وگیاپن دیا گیا تھا۔ پنڈت
پورنانند جی اوپدیشک بلوچستان پہلے سے
ہی موجود تھے۔ علاوہ انکے برہمچاری برہمانند
پنڈت رامرتن جی و مسٹر ڈیول اوپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شامل
جلسہ ہوئے۔ کوئٹہ سے لالہ گنیش داس جی سکرٹری
آریہ سماج معہ پنڈت نانک ناتھ و سردار لشن سنگھ
صاحب رونق افروز ہوئے۔ شاہرگ سماج
سے مہتہ گیان چند و پنڈت لشن داس صاحبان
وغیرہ وغیرہ شریک جلسہ ہوئے۔ ۱۶ تاریخ
کی صبح کو نگر کیرتن سماج سے شروع ہوا جگہ
جگہ اوپدیش بھی دیے گئے۔ اوپدیش دینے میں
بابو گنیش داس و دلوان جمعیت رائے نے
بھی پارٹ لیا۔ لوگ بڑے آنند سے بھجن
سنتے رہے بلوچیات واپس ہوکر اوپدیشک صاحبان
نے وید منتروں سے ہون کرایا۔ سماج مندر میں گھنٹہ
ہوا۔ تت پشچات پنڈت پورنانند جی نے ایشور
پرارتھنا کرا کر ایک سرمن دیا۔ جو نہایت پرجوش
الفاظ میں آنند ایک تھا۔ بھجن و آرتی ہوکر
۱۱ بجے تک صبح کی کارروائی سماپت ہوئی
پھر ۲ بجے شام کی کارروائی شروع ہوئی
۲ و گھنٹہ تک بھجن ہوئے۔ ۴ سے ۵ بجے
تک دھرم چرچا کا سمے تھا۔ ڈاکٹر کیشو داس
لکھشمن داس نے رگوید وغیرہ پر پرشن کیے
جنکے اتر پنڈت پورنانند جی آدی نے دیے
اور پرشنی لوگ تر ہوتے رہے۔ پھر ۵ بجے بھجن
ہوکر پنڈت رامرتن جی کا لکچر ایک گھنٹہ تک
دھرم پر ہوا۔ پنڈت جی نے مختلف مذاہب پر تھوڑا
ذکر کرتے ہوئے درشایا کہ اصلی دھرم وہی ہے
کہ جسے منش ماتر کو سکھ پراپت ہو۔ اور پھیلے پرکار
منو جی مہاراج کے بیان کیے ہوئے دھرم کے
دش لکھشنوں کا ورنن کیا۔ اور انہیں عملدرآمد کے
واسطے تاکید کی۔ اسی اثنا میں موجودہ برہمنوں
کی اودیا کو درشٹانت دوارا پرگٹ کیا۔ جس سے
ہنسی آتی تھی۔ اور جا بجا چیرز دیئے جاتے
تھے۔ واقعی لکچر پُر تاثیر تھا۔ پھر اوپاسنا وشے پر
برہمچاری برہمانند جی کا لکچر ۷ سے ۸ بجے
تک تھا۔ لکچر بڑا گمبھیر گوڑھ تھا۔ لوگ بڑی
پریتی سے سنتے رہے۔ بھجن و آرتی ہوکر شام
کی کارروائی ختم ہوئی۔

۱۷ تاریخ صبح کو پھر سنور نگر کیرتن ہوا۔
واپس آکر بابو گنیش داس جی نے پرارتھنا کی اور
گائتری منتر پر ایک گھنٹہ تک مذہبی کے اوپر
ایک گمبھیر اوپدیش دیا۔ لائق لکچرار نے اچھی
طرح ثابت کیا۔ کہ خیالات بھلے یا برے کا اثر اپنے
اوپر ہی کیول نہیں پڑتا۔ بلکہ سوسائٹی اور دیش
پر پڑتا ہے۔ اسلیئے اپنے خیالات کو پوتر کرنا
چاہیئے۔ اوپدیش وشے فلاسفی سے بھرا تھا۔ اس
اوپدیش کے ختم ہونے پر برہمچاری جی نے
من کے [illegible] پر لکچر دیا۔ لکچر بڑا اُتم تھا۔ مگر
شوک ہے۔ کہ ان کو وقت بہت کم ملا۔ اسلیئے وہ
اپنے ویاکھیان کو جیسا کہ انکی اچھا تھی سماپت
نہ کر سکے۔ تاہم بڑا موثر تھا۔ بعد بھجن و آرتی کے
صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ پھر ۲ سے ۴ بجے
تک آریہ بھائیوں کی کانفرنس تھی۔ جسمیں تین سوال
آریہ سماج سبھی کی جانب پیش ہوئے۔ جنکی نقل
علیحدہ پرچہ پر واسطے اندراج اخبار ارسال خدمت ہے
پھر بھجن ہوکر مہتہ گیان چند جی پردھان نے
وید پرچار پر ویاکھیان دیکر فنڈ کے واسطے
اپیل کیا۔ جسپر آن کی آن میں ۳۴ روپیہ نقد
وید پرچار فنڈ کے لیئے اور [illegible] روپیہ دیانند
ہائی سکول کے لیئے اکٹھے ہوئے۔ اور [illegible] روپیہ
کا وعدہ ہوا۔ یعنی کل مبلغ [illegible] روپیہ اس
جلسہ پر ہوئے۔ بعد ازاں مسٹر ڈیول کا انگریزی
لکچر یوگ ابھیاس پر ہوا۔ پھر چند منٹ تک
پردھان کی طرف سے سپیچ ہوئی۔ بھجن و آرتی ہوکر
جلسہ بڑے آنند کے ساتھ نردوگھنتا سے سماپت
ہوا۔ پنڈت رامرتن جی وقتاً فوقتاً لاونی
گاتے رہے۔ اوپدیشک بھائیوں خاصکر پنڈت
پورنانند جی کا دھنیواد ہے۔ کہ جنہوں نے پیشتر
سے تشریف لاکر اس اتسو کے کام میں بڑی مدد
دی اور پیشتر سے ہی اپنے شبھ ویاکھیانوں سے
کرتارتھ کرتے رہے۔ نیز دیگر بھائیوں کا سماج
نہائت ہی شکر گذار ہے۔ کہ جنہوں نے ہمارے
جلسہ کو آنند پوریک ختم کیا۔

پنڈت نریندر ناتھ و سردار لشن سنگھ جی کا یہہ
سماج دھنیواد کرتی ہے۔ باوجودیکہ وہ سماج
کے ممبر نہیں ہیں۔ پھر بھی ہر موسم وطلبہ دوارا
بھجن منڈلی کی رونق کو بڑھایا۔ پنڈت [illegible]
کی یہہ سماج نہائت ہی شکر گذار ہے۔ کہ
جنہوں نے تن تنہا مکان کی آرائش و خوراک
وغیرہ کا کام بڑی خوبی سے سرانجام دیا۔
نیز یہہ بھی لائق اندراج اخبار سمجھتا ہوں۔ کہ جب
۱۷ تاریخ کی شام کو مسٹر ڈیول کا لکچر اختتام پر
تھا۔ تو ہِز ایکسلنسی گورنر جنرل صاحب بہادر
بلوچستان سماج مندر کے پاس سے گزرے جب
سب احوال جلسہ کا دریافت کیا۔ اور اپنی
خوشنودی مزاج ظاہر کی۔ آریہ سماج کے [illegible]

دو دھرمی کتابیں متعلقہ آریہ دھرم جو انگریزی میں ہیں۔ دیکھنے کا شوق ظاہر کیا۔ اسلئے فوراً آریہ سماج کے نیم والیش ٹپ لشد کا ... ترجمہ انکی خدمت میں ارسال کیا گیا۔ اگر ... حکام والا شان ایسے سچے دھرم کی مدد کرتے رہے۔ اور سب بھائی اسپر چلنے کی کوشش کرتے رہے۔ تو امید ہو سکتی ہے۔ کہ ایک وقت چار دانگ میں اسکا ڈنکا بجیگا۔

اوم شم

آپکا کرپا ابھلاشی

راقم

راجہ رام سکرٹری آریہ سماج سبی

نقل کارروائی کانفرنس

جو بموقعہ جلسہ سالانہ سبی بتاریخ ۱۱ فروری ۱۸۹۵ء منعقد ہوئی

۱۱۔ فروری ۱۸۹۵ء کو بر موقعہ سالانہ جلسہ آریہ سماج سبی۔ جلسہ کانفرنس کا منعقد ہوا۔ صاحبان ذیل شریک جلسہ تھے۔

بابو سکھ راج۔ بابو گلاب رائے۔ ماسٹر چند وعل۔

لالہ راجہ رام ممبران آریہ سماج سبی۔

کوئیٹہ سماج سے بابو گنیداس۔ پنڈت لعل چند

ہرک سماج سے۔ لالہ گیان چند لورالائی سماج سے۔ بابو سوجیت سنگھ۔ ڈیرہ غازیخاں سماج سے۔ لالہ خوشی رام۔ جالندھر سماج سے برہمچاری برہانند۔ رائے کوٹ سماج سے پنڈت رام رتن۔ کھوسٹ سماج سے منشی رام شاہرگ سماج سے۔ منشی گیانچند۔ مضمون ذیل سبی سماج کی طرف سے کانفرنس میں پیش ہوئے

(۱) جو روپیہ سرستی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا لالہ انشور داس نے بنک میں روکا ہوا ہے۔ وہ لالہ انشور داس سے چٹھی لکھوا کر بنک سے دلوایا جاوے۔ مضمون ہذا اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ کہ ایک چٹھی لالہ انشور داس جی کو تحریر کیجاوے۔ نیز سکرٹری پرتی ندہی سبھا پنجاب کو اور ایک منیجر بنک لاہور کو۔

(۲) بلوچستان ایک بڑا ملک ہے۔ آبادی ہمیشہ زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اسلئے ایک اپدیشک ہمیشہ کے لیئے رکھا جاوے۔ جو روپیہ سماجیں دیتی ہیں۔ اگر اسے زیادہ روپیہ نہ دیسکیں۔ تو پرتی ندہی سبھا پنجاب سے نویدن کرکے کمی پوری کرانی چاہیئے۔ چونکہ اب سندھ کے لیئے ایک اپدیشک رکھا گیا ہے۔ اسلئے جبتک ہم سے مدد ہو سکے۔ کوشش کرکے بلوچستان کے واسطے بھی اپدیشک علیحدہ ہمیشہ کے واسطے رکھا جاوے کوئیٹہ سماج کے جلسہ سے پہلے سب بلوچستان کی سماجوں سے بذریعہ دورا پوچھا جاوے۔ کہ آیا وہ اس کام میں مدد دینگے۔ اور کوئیٹہ سماج کے جلسہ تک یہہ کارروائی پوری ہو جاوے سوال ہذا اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ کہ اس بارہ میں سماجوں سے خط و کتابت کیجاوے۔ اور کاغذات مکمل ہو کر سالانہ جلسہ کوئیٹہ میں پیش ہوں۔

(۳) آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور آٹا فنڈ کا روپیہ اور سماجوں کے سالانہ جلسوں پر ڈیل ویدپرچار فنڈ پر ہونی چاہیئے۔ اسلئے سب سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ اس رزولیوشن کو کام میں لاویں۔ کیونکہ جس قدر ضرورت اس فنڈ کے واسطے ہے۔ اور سبکے لیئے ہیں۔ جبکہ ہر ایک پر بعض باتیں سے ہمارا اختلاف ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ ویدپرچار کیلئے ایک ایک گانوں میں ورنہ ایک ایک ضلع میں ایک ایک اپدیشک ہونا چاہیئے جس سے اس مہا رشی کے وصیت نامہ کے نمبر ۳ کا لکھا ہوا ادویش پورا ہو۔ اسکے بعد الہول معمل ممبر آریہ سماج کوئیٹہ حاضر ہوئے۔ سوال ہذا کثرت رائے سے پاس ہوا۔ صرف ایک صاحب نے رائے نہیں دی۔

کارروائی کانفرنس ہذا کی نقل اخبارات ست دھرم پرچارک۔ آریہ پتر کا۔ آریہ گزٹ کو بھیجی جاوے۔ اور جملہ سماج بلوچستان میں۔

راجہ رام

قیصم سکرٹری آریہ سماج سبی

لاہور

دوا ڈہائی ماہ ہوئے۔ کہ لاہور کے کالجوں کے ان طلبا نے جو کہ جالندھر دوابہ کے ہیں ایک سبھا بنام جالندھر دواب ایسوسی ایشن قایم کی ہے۔ اسکے اغراض یہہ ہیں۔

(۱) دوابہ کے طالب علموں کا آپسمیں پریتی اور پریم بڑہانا۔

(۲) جب نئے طالب علم دوابہ کے لاہور میں تعلیم پانے آویں۔ اُن کو صلاح دینا۔

(۳) خوشی رنج اور تکلیف میں حتی الوسع ساتھ اور مدد دینا۔

جلسے ماہواری ہوتے ہیں۔ پریم سے بارتالاپ کرنے کے علاوہ پریتی بھوجن بھی کیا جاتا ہے۔ ممبروں کی تعداد پچاس تک پہونچ چکی ہے۔ اسکے آخری جلسہ میں ذیل کا رزولیوشن پاس ہوا۔

انٹرنس اور ایف۔ اے میں

مشتہرہ مضمون میں جو طالب علم دوا یہ سے سب سے بڑھ کر نمبر لینگے۔ اُن کو انعام دئیے جاینگے زیر کس دوائیں کو میں کے روپیہ اور الیف ا ے کے آگے کوئیس روپئے۔

اسسٹنٹ سکریٹری

(نوٹ) اگر کوئی صاحب اور بھی انعام فنڈ میں کچھ روپیہ دینا چاہیں۔ بڑے شکریہ کے ساتھ قبول کیجا دیگی۔

رانچی عاقبت چھوٹا ناگ پور بنگال

ہمنستے

پنڈت آریہ منیجی جی بغرض کرنے بہاشن وید اشاستروں پر حسب منشوہ بابو بالکرشن سہائے صاحب کے اس شہر رانچی میں تشریف لائے ہیں۔ بابو صاحب کے مکان میں فروکش ہیں۔ پنڈت جی کا تالیف تصنیف کس درجہ کی مفید کارآمد ہوگی۔ بتانے کی کچھہ ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ جیسا کچھہ آپ نے محنت تحصیل علم و خاصکر وید میں کیا ہے۔ ابھی تک اپنے کو اسٹوڈنٹ کلاس سے علیحدہ نہیں کیا۔ برابر کتب بینی و مطالعہ کیا کرتے ہیں۔ قابل اطمینان بہت کچھہ امید آپکی ذات سے آریہ سماج و آریہ بھائیوں کو ہے۔ قریب چار پانچ ماہ میں یہہ کام اختتام کو پہنچیگا۔ پنڈت جی کا ارادہ ہے۔ کہ تا اختتام کے یہاں سے کہیں دوسری جگہہ نہ جائیں۔ یہہ سرزمین ریلوے لائن سے دوری پر ہے۔ یہاں کی آب و ہوا پنڈت جی کو جبکہ پہلے مرتبہ یہاں تشریف لائے تھے۔ راس آئی تھی۔ اسلیئے دوسری جگہوں کی نسبت اس کام کے لیئے ایسی جگہہ کو منتخب کرکے یہاں تشریف لائے ہیں۔

ددار کا ناتھہ

راقم

از رانچی

بھاونگر میں استری سکھشا

ہندوستان میں ویدک استری سکھشا کی حالت جیسی کہ ہونی چاہیئے۔ اس سے کہیں بہت نیچے ہے۔ تو بھی کئی ایک استھانوں میں کنیاؤں کو سکھشا دینے کے لیئے بیحد ادت بر بنیدہ ہو گیا ہے اور آشا ہے۔ کہ ان مقامات کا اثر دور دور پہیلے گا۔

احاطہ بمبئی ہندوستان کے سب احاطوں سے استری سکھشا کے سمبندہ میں اول نمبر پر ہے۔ اور بہتری رائے ہیں۔ اگر عمدہ ادھیاپکائیں مل سکتی ہیں تو احاطہ بمبئی سے ملینگی۔ خاص بمبئی کی کنیا پاٹھشالاؤں کو چھوڑ کر پونا وغیرہ میں ایسے عمدہ اسکول ہیں جنہیں ہم پنجاب کے لیئے نمونہ بنا سکتے ہیں۔ خوش قسمتی سے اُس طرف کے راجہ بھی ایسے نہیں ہیں۔ جیسا کہ ہمارے پنجاب کے نواب اور راجہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ جنہیں پرجا کی تعلیم پر کچھہ بھی دھیان نہیں۔ شرم سے ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے راجاؤں کو تعلیم دینے کا کچھہ بھی شوق نہیں۔ اور اگر راجدھانیوں میں سکول اور کالج کی عمارتیں دکھائی دیتی ہیں تو صرف دکھلاوے کے لیئے ہیں۔ تاکہ گورنمنٹ کی رپورٹوں میں ذکر نہ آ جائے۔ کہ راجگان تعلیم کے لیئے کچھہ روپیہ نہیں خرچ کرتے۔

کاش اگر ہمارے پنجاب کے راجے سال میں ایک لاکھ روپیہ کا خرچ استری سکھشا کے لیئے ارپن کر دیں۔ یا میرٹھ ٹریجر انیڈ کو سے جہاڑ فانوس منگوانے کی جگہہ استری سکھشا پر دھیان دیں تو کتنے مہا ودیالہ قایم ہو جائیں۔ اور دیش کی اسوقت کی اور آنیوالی سنتان پر انکا کیسا اپکار ہوگا۔

کاٹھیا وار دیش میں بھاونگر کی ایک چھوٹی سی راجدھانی ہے۔ مگر راج کے پربندہ میں میسور اور بڑودہ کے ہم پلہ ہے۔ اور شاید استری سکھشا میں سب سے اول نمبر پر ہے۔ یہہ ولی ریاست کی آمدنی حیدرآباد وغیرہ بڑی بڑی ریاستوں کی نسبت کم ہے۔ مگر پبلک کی بھلائی کے لیئے جتنا روپیہ یہہ ریاست خرچ کرتی ہے۔ ایسا اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ اسلیئے وہاں کی پرجا بھی اور آنند سے بجسیتی ہے۔ سب لوگ سفید پوش اور تندرست دکھائی دیتے ہیں۔ انکے مکھہ پر وہ چنہ جو دہنا ڈھیہ پرجا کے مکھہ پر ہوتے ہیں پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں پرجا کی بہبودی کا ایک لکھشن ہے۔ اور وہ برتن ہیں۔

یدی کسی نگر یا دیش کی پرجا مٹی کے پاتر استعمال میں لاتی ہے تو وہ جان لو کہ پرجا ہوکی ہے۔ اور یدی وہاں کے لوگ پیتل۔ تانبا یا کاسی کے برتن استعمال کرتے ہیں۔ تو جان لو کہ پرجا دہن شونیہ نہیں۔

بھاونگر میں کوئی عورت پیتل کے برتنوں کے سوائے پانی بھرتی ہوئی دکھائی نہیں دیتی۔ بھاونگر میں یہی بات نہیں۔ مگر جس بات کا کہ بھاونگر کو بڑا فخر کرنا چاہیے۔ وہ استری سکھشا ہے

ریاست میں ۱۶ کنیا پاٹھ شالائیں ہیں جنمیں ۶۰۰ سو کنیائیں سکھشا پاتی ہیں - ہندوستان میں اگر عورتوں کی آبادی کے حساب گنا جائے تو ۳۴۳ عورتوں کے پیچھے صرف ایک پڑھی ہوئی عورت ملیگی - مگر بھاؤ نگر میں یہہ نسبت ۱۰۰ عورتوں میں ایک پڑھی ہوئی عورت کی ہو جاتی ہے۔

استری سکھشا کا محکمہ علیحدہ ہے - اور اس محکمہ کی ڈائیرکٹر ایک عورت ہے۔

بھاؤ نگر کا مہاراج کنیا اسکول ہندوستان میں سب سے عمدہ سکول ہے - اسمیں ۴۰۳ خاندانی کنیائیں سکھشا پا رہی ہیں - مہاراجہ صاحب بہادر اُن رفتار مردوں اور کام کرنیوالوں میں سے ہیں جو عملی زندگی سے کام کرکے دکھلاتے ہیں - تاکہ یہہ پاٹھ شالا کامیابی سے کام کرے - اور یہہ پاٹھ شالا پر سب لوگوں کا وشواس ہو جائے - مہاراجہ صاحب نے اپنی راجکماری کو بھی سکول میں داخل کیا ہوا ہے -

شریمتی کاسیاجی (راجکماری کا نام ہے) ۸ سال کی ہیں - اور اپنی شرینی میں سمہ بھاگ انوسار تعلیم پاتی ہیں - انہیں اپنی بڑائی کا خیال تک نہیں - اور وہ سروسادھارن کنیاؤں کے ساتھ جو برتاؤ ہوتا ہے - اسی برتاؤ میں رہتی ہیں - اسکول کی ترقی کے لیئے شاہی خاندان کی اور استریں بھی سمہ دیتی ہیں - اور تقسیم انعام کے جلسہ کے پردھان مہاراجہ صاحب کی بڑی کنیا جنہوں نے اسی اسکول میں تعلیم پائی تھی اپنے ہاتھ سے کنیاؤں کو انعام بانٹتی ہیں - مجھسے یدی کوئی پوچھے - کہ بھاؤ نگر کا راج کیوں اُنتی کر رہا ہے - تو میں اسکا اُتر یہہ دونگا - کہ راج میں استریں کے حقوق سمان ہیں - وہاں کی استریں ودوشی ہیں

اسی لیئے وہاں مٹی کا برتن دکھائی نہیں دیتا اسی لیئے وہاں کی پرجا دنیاوی ہے - اور ایسا ہی جب پنجاب میں استری سکھشا کا پرچار ہوگا پیتل تو کیا سورن کے برتن دکھلائی دینگے ایشور وہ دن کب لائیگا۔

دیوراج

پربہ ور مہاشے - کرپا کرکے مضمون ذیل اپنے اخبار میں درج فرمادیں - چونکہ میں تلک سکول لاہور سے استعفا دیکر چلا آیا ہوں - لہٰذا میں اس قابل نہیں - کہ اس یتیم لڑکے کو جسکی بابت لالہ رام سرن صاحب پرورش کی درخواست کرتے ہیں [illegible] وہاں میرے پاس ۴ لڑکے یتیم پرورش پاتے تھے - اب چونکہ میں امتحان بی اے کے لیئے طیاری کر رہا ہوں - لہٰذا بعد امتحان کے اختتام کے دیانند ہائی سکول میں کام کرونگا - لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں - کہ اگر یتیم طالب علم مندرجہ ست دھرم پرچارک کا اگر ایکماہ کے لیئے کسی طرح انتظام ہو جاوے - یا ایکماہ کے لیئے جہاں رہتا ہے وہاں ہی بالفعل رہے - تو میں ماہ مارچ کے اخیر میں اسکو بلا لونگا - اور اس کی ہر طرح سے پرورش کرونگا - اور فیس اور داخلہ اسکول بھی اسکا معاف کرادونگا - اسکی رہائش و خوراک کے لیئے ہر طرح سے کافی انتظام کرادونگا

(نوٹ) ماسٹر درگا پرشاد جی غریب طلباء کے لیئے ہمیشہ فیس معاف کرنے کے لیئے تیار ہیں"

آپکا داس

راقم جسا داس سابق ہیڈماسٹر سکول شاہدرہ ازلاہور

تصحیح - اشتہار صفحہ ۲ کالم ۲ ڈاکٹر گوپال لال برمن کی میں نامردی کی دوائی کی ڈبیہ میں بجائے ۵ گولی کے ۵۰ گولی غلطی سے چھپ گیا ہے - ۵۰ سمجھنا چاہیئے - منیجر

کارسپانڈنٹس

شرق پور

لالہ سوہنا مل منتری آریہ سماج شرقپور لکھتے ہیں

"برہمچاری کرپانند کو شرقپور آریہ سماج سے پرانا تعلق اور قدیمی تعارف ہے - کہ عرصہ دو تین سال کا گذرا اُن کو سماج ہذا کی طرف سے وید بھاش خریدنے کے واسطے دس کی تھیلی ملی تھی - مگر کرپانند جی نکہ داس اوپدیشک ہیں ایک روز رات کے وقت جب ستیارتھ پرکاش کی کتھا آریہ مندر میں ہو رہی تھی تو آپنے لالہ منسا راج جی کے حق میں حقارت بھرے الزام لگائے - اور ایسا موقعہ ایک دو دفعہ پہلے بھی آچکا تھا - جس سے سماج کے اکثر ممبروں کو رنج اور کلیش پہنچا تھا - بحد یکہ احتمال اشتعال طبع تھا - کہ پردھان اور منتری جی نے برہمچاری جی کو آریہ مندر سے چلے جانے کو کہا - اور وہ اپنا گٹھڑی بقچہ اُٹھا کر لاہور کو چلے گئے -

اب ۲۴ جنوری ۱۹۱۵ء کو جو شام کیوقت کرپانند جی میری دوکان پر آئے - تو میں نے اپنا پرانا اوپدیشک سمجھ کر آدر ستکار کیا اور اپنے مکان پر اوتارا - بھوجن وغیرہ سے خاطر داری کی - مگر کرپانند جی کا تو بادا آدم ہی بدلگیا تھا - جب رات کیوقت چند آریہ لوگ اُن سے ملنے آئے تو پوچھا گیا - کہ آپ کس طرح

تشریف لائے ہیں۔ تو فرمایا کہ ہم تو پرتی ندہبی سبھا پنجاب کی طرف سے اوپدیش کو آئے ہیں۔ صبح جب دن ہوا برہمچاری جی لگے ہاتھ پاؤں مارنے۔ اسکو بلوایا اسکو ملے۔ غرض آریہ سماج کے ممبروں میں توڑ پھوڑ کرنے کی کوشش کی اور اکثروں کو یہہ کہا کہ جدید پرتی ندہبی سبھا سے تعلق پیدا کرو۔ اور اپکیال کے اندر دیکھو۔ ایڈیس کس قسم کا ہوتا ہے۔ اور کیسی سبھا بنایا ہی ہے۔ پرانی اصلی پرتی ندہبی سبھا کو ادہکار ہی نہیں یہہ نقص ہے۔ وہ الزام ہے۔ میں نے کہا آپ نے برہم چریہ سے یہی پایا ہے۔ کہ پچھلے دنوں لالہ ہنسراج جی کو گالیاں نکالتے تھے اور اب ہنسراز ادہکاریاں پرتی ندہبی سبھا پنجاب کو کوستے ہو۔ اور فریق ثانی کی تعریف کرتے ہو۔ جوش میں آکر فرمایا کہ ہم تو اصلی پرتی ندہبی سبھا (ہانس پرچارک منڈلی) کے اپدیشک ہیں۔ اور پرچار اور کالج کے ادہکار کو بھرتے ہیں۔ اگر موجودہ سماجوں سے ہمارا کاریہ سدھ نہیں ہوگا۔ تو نئے سماج سنتھاپت کرینگے۔ ہر چند انہوں نے کوشش کی۔ کہ آریہ مندر میں ویاکھیان دینے کی اجازت ملے۔ مگر نہیں دیگئی۔ شام کے وقت بازار میں جہاں آریہ لوگوں کی دکانیں ہیں (ادہکار) کا لفظ لیکر کہیں خاص بھاشہ کا کیرتن شروع کیا۔ اور بہت بڑا ہاتھہ پاؤں مارے کہ ادہکاری لوگوں کو اپنا ہمراہ بنانا چاہتے۔ کوئی ہانس پرچارک ممبر ہمارے ساتھ شامل ہو۔ مگر پنشو کی دال نہیں گلی۔ ایک ایک نے صاف جواب دیا۔ اور انکی حماقت بھری تقریر کو نظر حقارت سے دیکھا۔ جب جادو منتر کا کامیابی ہوئی۔ تو سویرے آپنے اپنا راستہ لیا۔ جودہ پور کو روانہ ہوئے۔ افسوس کہ جاکے ہول بجان کیہ پھول برہمچاری جی اپنے ہانس پرچارک سبھا کے پردہان کو کیا کارروائیں سنائیں گے۔ بیچارے یہاں آکر بہت گھبرائے۔ اور شرمسار ہوئے۔ لاہور سے کامیابی کا بیڑا اٹھا کر آئے تھے۔ اب کیا منہ دکھائینگے۔ ہانس پرچارک سبھا کے سرغنہ بھائیوں نے آریہ سماج کو گڑیاں کا کھیل سمجھہ لیا ہے۔ انکے گیرو پوش آتم گھاتی پرچارک اور گندم نما جو فروش تسکہ داس اوپدیشک جابجا نفاق ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آریہ سماجوں کو انکی دہوکہ بازی سے بچنا چاہیئے۔ آخر ستیہ کی جے ہوگی۔ اور یہہ کاٹھہ کی ہنڈیا اپدیشن کے ساتھہ ہی جلکر خاکستر کا ڈھیر ہو جاویگی۔

آریہ سماج منٹگمری

لالہ گوردہن داس سکرٹری آریہ سماج منٹگمری لکھتے ہیں۔ دیوان نورتن داس صاحب اس سماج کے سرگرم ممبر تھے۔ اور بسبب ملازمت کے اب وہ ضلع ملتان میں چلے گئے ہیں۔ چونکہ وہ اور انکی ماتا صاحبہ سماج میں بہت کام کرتے تھے۔ یعنی دیوان صاحب پرش سماج میں اور انکی ماتا صاحبہ استری سماج میں اسلیئے انترنگ سبھا آریہ سماج منٹگمری نے مناسب سمجھا کہ انکا الوداعی جلسہ کیا جاوے۔ اور انکو ایڈریس دیا جاوے۔ چنانچہ اس کام کے واسطے ۱۳ دسمبر ۱۹۰۹ء مقرر ہوئی۔ اور آریہ مندر میں بعد کارروائی ستیانک جلسہ دیوان صاحب کو ایڈریس دیا گیا۔ اور انکی ماتا صاحبہ کو سماج کی طرف سے ایک کتاب بطور یادگار کے دینی تجویز ہوئی تھی۔ تاکہ آئندہ بھی ماتا صاحبہ پرتسار تہہ سے کام لیں۔ مگر بسبب جلسہ جالندھر امرتسر سماج کے لاہور سے کتاب دستیاب نہ ہوئی کیونکہ کتب فروش وہاں گئے ہوئے تھے اسلیئے انکو صرف بارچہ اور ایک سارٹیفکٹ دیا گیا۔ بعد ازاں سب بھائیوں کا پرتی بھوجن ہوا۔ جسمیں ۶۰ کے قریب آدمی شامل ہوئے ایڈریس ہمارے منتخب پردہان پنڈت لشمبر ناتھہ صاحب نے دیا تھا۔ جو نہایت ہی موثر اور زوردار الفاظ میں بیان کیا گیا تھا غرضیکہ کل کارروائی بڑی آنند پورک ختم ہوئی۔ ہم آشا رکھتے ہیں کہ دیوان صاحب ملتان میں یا جہاں کہیں رہیں اپنے پورشارتھ سے آریہ بھائیوں کو آنند رکھیں گے۔ پرماتما ان کو آنند اپنے برن میں درڑ رکھیں۔ انکے تشریف لیجانے سے اس سماج کو اور خصوصاً بھجن منڈلی اور استری سماج کو از حد نقصان پہونچا ہے۔ اب ہفتہ واری حاضری ۲۵ ہے۔ اوپدیشک کی از حد ضرورت ہے۔ مہاشئے پردہان آریہ پرتی ندہبی سبھا پنجاب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ براہ مہربانی کسی لائق اوپدیشک کو اس طرف بھیجیں۔ کیونکہ اس سال میں شاید سوائے برہمچاری برہمانند جی کے اور کوئی اوپدیشک نہیں آیا۔ اور وہ بھی بسبب اسکے کہ انکو سندہ دیش میں جانا تھا۔ علاقہ میں پرچار کے لیئے نہیں جاسکے آریہ سماج کمالیہ کا جو اس ضلع میں ایک ہی سماج ہے کیا کہنا ہے جہاں دو سال سے کوئی اوپدیشک نہیں پہونچا۔ اس قصبہ میں

اوپدیشک کا جانا از حد ضروری و لازمی ہے کیونکہ وہ نیا سماج ہے اور جب تک وقتاً فوقتاً وہاں اوپدیشک نہ پہونچینگے ممبران کا ٹہرنا ذرا مشکل ہے - ہم یہہ نہیں کہتے کہ ہمارے لئیے ضرور آپ کوئی اوپدیشک بہیجیں. مگر اتنی عرض تو قبول فرما دیں - کہ جو اوپدیشک لاہور اور ملتان کے بیچ میں سفر کرتے ہیں - انکو منٹگمری قیام کرنے کا حکم دیں مثلاً پنڈت پورنانند جی حال میں سندہ کیطرف تشریف لے گئے ہیں - اگر ایک روز کیلیئے منٹگمری یا کمالیہ سماج میں ٹھہر جاتے تو کچہہ ہرج نہ تھا - پنڈت صاحب کو ہمارے سماج کا پتے نہ تھا - مگر وہ اوتار نے کی تحریرات بہیجی کریکے - اگر کوئی ممبر سماج کا ہوتا - تو شاید ضرور اوتار لیتا - اگر ہمیں کم سے کم انکی تشریف آوری سے اتنا پتہ ہی ملجاوے کہ آج فلاں اوپدیشک ملتان کی طرف جاتا ہے - تو ہم خود سٹیشن پر جاکر انہیں ٹھہرا سکتے ہیں - آیندہ امید ہے کہ پردہان صاحب ہماری بنتی کو ضرور منظور کرینگے اس علاقہ میں اگر متواتر ایک ماہ جیسا کہ اور ضلعوں میں ہوتا رہتا ہے - اوپدیش ہوو تو بہت کچہہ امید کامیابی کی ہے - اگر کوئی اوپدیشک آپ بہت جلد بہیجیں تو ایسا ہو کہ ہندو مسلمان دونوں مذہب سے بخوبی واقف ہو وسے -

(۲۳) رسالہ وید آدرش پر یہ کہ جو گوجرانوالہ سے نکلتا ہے - اور رسالہ وید پرچارک جو علیگڑھ سے نکلتا ہے - بہت سے اس سماج میں باقاعدہ نہیں پہونچتے - بلکہ وید پرچارک تو شاید پانچ چہہ ماہ سے نہیں آیا - حالانکہ دونو رسالوں کی قیمت بہیجی جاچکی ہے - کرپا کرکے اڈیٹر صاحبان اس طرف دہیان دیویں -

ساماجک خبریں

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ بروز سنیچر وار آیت وار تاریخ ۳۰ اور ۳۱ - مارچ ۹۵ء کو مقرر ہوا ہے - نگر کیرتن ۲۹ - مارچ کی شام کو ہوگا - اوپدیشک مہاشہ اور آریہ سجن اپنی تشریف آوری کی تاریخ سے منتری کو مطلع کریں -

بابو سندر سنگہ جی کپل پشاور نے اپنی کنیا کے بیواہ پر بمقام امرتسر آریہ کنیا پاٹ شالا پشاور کو ... روپیہ دان دیئے - اسی موقعہ پر سردار گوپال سنگہ نے ... - بہائی پرتاپ سنگہ نے ... اور سردار ہرنام سنگہ نے ... اسی پاٹ شالا کو دان دیئے اور سردار گوپال سنگہ جی نے ... روپیہ کنیا مہاودیالہ جالندہر کو دان دیا -

لالہ کشمیری لال اور لالہ جیجیٹو مل کے پتروں کے نام کرن سنسکار بمقام دینا نگر ویدک ریتی سے ہوئے - اس موقعہ پر حسب ذیل دان ہوا - لالہ کشمیری لال کی طرف سے وید پرچار فنڈ ... کنیا مہاودیالہ ... - یتیم خانہ فیروز پور ... - پنڈوری پاٹ شالا ... - لوکل سماج ... - لالہ جیجیٹو مل کی جانب سے وید پرچار فنڈ کو ... - بہائی ارجن سنگہ جی نے ... وید پرچار فنڈ کو اور لالہ ... داس دیارتھی نے ایک روپیہ - دیانند ہائی سکول کو دان دیا -

آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے اوپدیشک پنڈت کی امداد میں شریمان کنار سنگہ جی راؤ جی ساکنے ... روپیہ اور ٹہاکر گینی سنگہ جی پردہان آریہ سماج ...

بڑودہ نے ... روپیہ دان دیا -

بابو بیچا رام چٹر جی نے کلکتہ سے واپس ہونے ہوئے بریلی میں دہرم اور تعلیم پر ایک لکچر زبان انگریزی میں دیا -

موضع سرکڑا پوسٹ آفس سوٹھا (ضلع مراد آباد) میں لکھنؤ کے اوپدیشک پنڈت سورج پرشاد جی کے اودیوگ سے ایک نیا آریہ سماج قائم ہوگیا ہے -

بابو جگدیش سہائے سبہاسد آریہ سماج رانچی نے تماکو چہوڑنے کی خوشی میں ایک روپیہ سماج کو دان دیا -

بابو دوارکا ناتھ سکرٹری آریہ سماج رانچی نے عہدہ سکرٹری سے بباعث کثرت کار کے استعفا دیدیا - بجائے انکے بابو نراین سہائے سکرٹری مقرر ہوئے -

عام خبریں اور رائیں

پہگواڑہ (ریاست کپورتھلہ) کے زنانہ مدرسہ کا کرنل سیبی صاحب کمشنر قسمت جالندہر نے بہمراہی اپنی میم صاحبہ کے ملاحظہ کیا - بدرجہ غائیت خوش ہوئے - اور چار روپیہ شیرینی کے لیئے اور ... روپیہ بامداد مدرسہ عطا فرمائے -

سنا گیا ہے - کہ موضع مہندی پور علاقہ مکیریاں (ضلع ہوشیار پور) کے بوچڑوں نے بوچڑ خانہ کہولنے کی درخواست دی ہے حکام ضلع کو احتیاط سے کام لینا چاہیئے - نئی بنیاد فسا کی کہڑی کرنا دانائی سے بعید ہے -

ایک بنگالی لیڈی ریاست ٹونک کے زنانہ ...

کی مصنفہ ڈاکٹر مقرر ہوئی ہیں -

امرتسر میں پنڈتہ کرپادیوی نے تعلیم نسوان پر بڑا موثر دیاکھیان دیا - نامہ نگار لکھتے ہیں کہ انکی فصاحت پنڈتہ سرسندر بالا سے بھی بڑھکر ہے -

افسوس کہ منشی نولکشور صاحب مالک مطبع نولکشور لکھنؤ اس جہان سے اُٹھ گئے آپ اعلٰے درجہ کے بیرسٹر تھے اور اپنی کُل جائیداد جسکا اندازہ قریبًا بیس لاکھ روپیہ تک لگایا جاتا ہے - خود پیدا کی تھی - زبان اردو کی اشاعت میں جسقدر آپنے حصہ لیا - وہ ترکستان اور فارس تک مشہور ہے - مرحوم کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی - بہتر ہو کہ کارخانہ مطبع کا کام بدستور چلتا رہے -

ایک برہمنی دکھنی لیڈی نے (ڈرائینگ) فن نقشہ کشی میں اول درجہ کا سارٹیفکیٹ حاصل کیا -

بھاٹ پارا (بنگال) کے پنڈت چندے سے ایک سنسکرت کالج کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں -

ایک فوجی تنخواہدار اپنے لڑکے کے بیاہ کے لیئے کوئی ہندوستانی عورت تلاش کر رہے ہیں - مغربی عورتوں کی فضولخرچی سے یورپین قومیں تنگ آگئی ہیں - ایسے موقعہ پر یہ سنکر نہایت حیرانی ہوئی - کہ ایک ہندو کھتری پنجاب میں ایک بیوی اور بچے چھوڑکر ایک انگلش جورو کی تلاش میں بھاگ گئے ہیں -

اخباروں سے معلوم ہوا - کہ شریمتی برمیدیوی جی لالہ بینی پرشاد جی کی لائق بیٹی نے جنہوں نے کہ دیو دھرم مشن کے متعلق کام کرنا اختیار کیا ہوا تھا - بعارضہ تپ دق بمقام منٹگمری انتقال کیا - مرحومہ کی عمر صرف ۲۵ سال کی تھی - اور اچھی تعلیم یافتہ ہونیکے علاوہ ڈاکٹری بھی جانتی تھیں جسکی وجہ انہوں نے اپنی اکثر بہنوں کو فائدہ پہونچایا -

لوکل

آتیوار کو آریہ سماج کے ساپتاہک جلسہ میں بابو منشی رام نے ہون اور پرارتھنا کے بعد بھجن وغیرہ سے کتھا کی اور لالہ دیوراج جی نے لکچر دیا - تت پشچات لالہ ٹیلوہل نے خبریں سنائیں -

آپ تہواروں کی کتھا روزمرہ رات کو بابو منشی رام جی بازار میں کرتے ہیں - شروتاگن کی حاضری قریبًا ۵۰ تک پہونچگئی ہے -

آریہ کنیا پاٹ شالا کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۸۹۵ء بروز پنجم بیساکھ سمبت ۱۹۵۲ بمقام جالندھر شہر ہوگا

چونکہ تعداد طلبا بھی بڑھگئی ہے - اسلیئے اس سال ایکسو روپیہ کی ضرورت ہے - سہری شکشا کے سہایک مدد کریں -

اشتہارات

ضرورت سب آریہ بھائیوں کو مدد ہو کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ایک مہاں پستکالہ کھولنے کا ارادہ کیا ہے - اور اس سال دو سو روپیہ اسکا ریہ کے لیئے منظور فرمایا ہے - پر تو دو سو روپیہ سے بہت تھوڑی پستکیں خریدی جاسکتی ہیں - کیا کریں - دھن کمی کا ابھاؤ سے ہی لاچار ہیں - پرانے ستیارتھ پرکاش سنسکار ودہی سبھا کی پستکالہ کے لیئے بڑی ضرورت ہے اگر کوئی بھائی دان کریں - تو بڑی کرپا ہوگی - اور سبھا بڑا دھنیاد کریگی - اگر کوئی صاحب اور کوئی پستک دان کریں - تو بڑی خوشی اور دھنیاد سے سویکار ہوگا جس کسی بھائی کو کوئی پستک (قلمی) لبتک ہے - جواب تک نہ چھپی ہو - تو اوشیہ مجھکو اطلاع دیں - اور پستکالہ کے لیئے دان کرانے کا بندوبست کریں -

المشتہر

جے چندر پستکادھیکش آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

اشتہار

ہمکو تعلیم نسوان کے واسطے ایک لائق ادھیاپکا کی ضرورت ہے - جو دیوناگری اور حساب اور سینے پرونے کے کام سے واقف ہو - تنخواہ حسب لیاقت دس روپیہ ماہوار تک دیجاویگی -

درخواستیں بنام شب لال سکرٹری آریہ سماج پلول ضلع گورگانواں آنی چاہیئے

المشتہر شب لال سکرٹری آریہ سماج پلول ضلع گورگانواں

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے ۱۶ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

قریب ایک سال کے تجربہ ملکی و غیر ملکی شائقان اخبار کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاقی حسن و تجارت پولیٹیکل و سوشل مضامین صفت تعلیم کی تازہ خبریں تاربرقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت **بابو رامچند رائے دیش** مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے معہ محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائیں گے ان کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں بہ پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر
کرشن سروپ درما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

(اگر آپ ایسے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو یہ ضرور ملاحظہ فرمائیے)
اس کتاب میں منجملہ دیگر مضامین کے درج ہیں جن میں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی گئی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی۔ بیرقہ مویشی۔ حضرت مسیح کی بے علمی۔ سبت کے روز کام کیا۔ حضرت مسیح آخری پر مصلوب ہوئے۔ توریت کے احکام ترک کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزوں کے اقسام۔ بائیبل کا خدا رحیم نہ عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حالت۔ عیسائی صاحبوں کے علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز۔ عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائیبل کی تحقیقات۔ فرقہ ایبونیہ ماریونی۔ ایلی۔ کنیزر رومن کیتھولک یونانی چرچ۔ ملکانیہ۔ پروٹسٹنٹ۔ انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب۔ یسعیاہ کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ یونانی کتاب۔ عیسوی انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار بعد میں قوم کی خدمت میں اپیل بہت پرتاثیر الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ انجیل ۸ جزو کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک اس پر نصف... زیادہ خریدنے پر... جلد سے خرید فرمادیں۔ ورنہ یہ جوہر بےبہا پھر ہاتھ نہ آئے گا۔

المشتہر کرشن سروپ درما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود تجھا ہوا رہنے پر بھی

کی فروخت ہوتی ہے۔ رنگ اچھا نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے۔ چھاپہ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے۔ کہ سنگساز پتھر بنا نے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے پتھر سکوا دیتے ہیں۔ جس سبب بہت ہرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لیے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں تیل ہے۔ اور چھاپہ کی یہ کیفیت ہے کہ جتنا پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجیے۔ تو نقش کا نقش ہو جاتا ہے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا۔ استعمال میں نہایت قابل قدر ہے۔ جنہوں نے خریدی اسکی تعریف کی۔ منشی ... صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کرشن سروپ درما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جسکو تیار ہو گیا ہے جس میں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور روش وغیرہ تیار کرکے قواعد و ترکیب عجیب و غریب درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کی گئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام طبعی پیدائش ملک موسم نہایت استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اسکے زمانہ کے مشہور اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانے درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانے درخت (۶) پھل کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) جابیدار درخت (۱۲) کھجور اور دوسرے درختان نادر (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت سدابہار وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی۔ (۱۷) نوٹ شبخات۔

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کرکے پورے سال کی قیمت مبلغ ... روپیہ پیشگی بھجوا دینگے۔ انکو ایک جیب گھڑی جس کا نام ... جس کی قیمت چھ روپیہ ہے۔ مفت عنایت ہوگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو اکسیر اور کنگھی کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف البصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ ککرے۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ آنکھوں کا پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکا استعمال کرنے سے امید ہے کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر نہ ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا اچھا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ... ہر کسی کے لئے کافی ہے۔ پہلے دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ ... خالص مصری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک ذمہ خریدار جس کو یہہ چیزیں منگانی ہوں وہ جلدی منگا لینی چاہیئے۔

المشتہر ... متو سنگھ ... آہلو والیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب زاد لطفکم۔ تسلیم مزاج شریف۔ میں نے کئی ایک مریضوں کے واسطے آپ کے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ درجہ کا مفید ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم و پڑبال کے کنگھوٹ ... اور ... بھی آرام۔ شروع کے ... یعنی ابتدائی موتیا بند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے۔ بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجئے۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام ... ضلع جہلم۔ سرحد ... مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۱۲ء

(۲) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب۔ عرض یہہ ہے کہ دو مہینے پیشتر آپ سے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماویں۔

ڈاکٹر سیدرام اسسٹنٹ سرجن ... مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۱۲ء

(۳) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور خوشی ہے کہ اسکے استعمال سے ان کو کلی صحت ہوئی۔ جہانتک میرا خیال ہے میں اس سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا۔ اسلیئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اپنے مریض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ مجھکو یقین ہے کہ اس سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لئے فائدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ایسے اکسیر سرمہ کو ایجاد کر کے ہم لوگوں پر خصوصاً اہل خدا پر احسان کیا ہے۔ اور انکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

ڈاکٹر خیر الدین شاہ ... میڈیکل آفیسر ... بوریوالہ ... مورخہ ... جولائی ۱۹۱۲ء

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ہم اکتوبر کو آپکا اشتہار بلاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گزرا۔ پس حضور بیگم صاحبہ نے مجھکو حکم دیا کہ وہ دو تولہ سرمہ ممیرہ طلب کرو۔ دیکھیئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ جس وقت یہہ خط آپکو ملے سرمہ ممیرہ دو تولہ دو روپیہ کے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید ہوا۔ تو پھر دس بیس تولہ کے واسطے لکھا جاوے گا۔ الراقم نواب علی شاہ پرائیویٹ کلرک بیگم صاحبہ بہاولپور مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۱۲ء

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ بذریعہ پوسٹ آفس تاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۲ء کو پہنچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلیئے پھر منگوایا جاتا ہے۔ ... تولہ اور بذریعہ پارسل روانہ فرماویں۔ نواب علی شاہ پرائیویٹ کلرک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے جمع کیا گیا ہے۔ :- میاں سنگھ آہلو والیہ

ॐ

الیشوریہ نیم کا پالن — ہم سب الیشماین متر بھاؤ سے برتیں — الیشوریہ نیم کا پالن

ओ३म् — ओ३म्

ست دھرم پرچارک

جلد — جالندھر

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید بکاؤ کتابیں

کتاب	تفصیل
درن ببوستھا اردو	مصنفہ بابو بستی رام صاحب - اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر قیمت ۴
استری سدھار اردو	استری سدھار کے لیئے [illegible] قیمت ۱ مصنفہ
پرداریں آنند	مصنفہ بخشی گوپال داس - اسمیں کہانی کے طور پر دکھایا ہے کہ پرداریں آنند کس طرح ہو سکتا ہے قیمت
شاستر رتھ جھنگ مگھیانا	مصنفہ لالہ سوایا رام مختار عدالت - یہہ شاستر ارتھ با بینجناتھ جی لوہریا نند اور پوپ ہاٹ پنڈتوں کے بمقام مگھیانہ ہوا تھا قیمت فی جلد ۱
جیون پرپورن بھگت	اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں - مصنفہ لالہ دیوراج قیمت فی جلد ۱
پرارتھنا پستک اردو	مصنفہ لالہ دیوراج صاحب - ایشور کی پرارتھنا اوپاسنا قیمت فی جلد
ایک دردناک نظارہ	ایک ناٹک کے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اعلیٰ استری شکشا کا ہونا ضروری ہے - مصنفہ لالہ دیوراج

کتاب	تفصیل
ہسٹری کی پرارتھنا	مصنفہ لالہ ہرچند صاحب - ایک بڑا عجیب امیر بگت کون ہرداہے کہ پڑھ کر آنسو پات بکری قیمت ۱
مانس شدھی اردو	مصنفہ لالہ آتما رام صاحب - مانس پرچارک کے اعتراضات بیکھی اور پرچن پاسے توڑے ہیں قیمت
ایضاً حصہ دوم اردو قیمت	پادری لی ٹی میں کے اعتراضات کا جواب قیمت
ستیارتھ پرکاش اردو	ارجوابات فاضلانہ ہیں - مصنفہ پنڈت لیکھرام
رامچندر جی کا سچا درشن	مصنفہ پنڈت لیکھرام - اسمیں ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج پھلاہاری تھے قیمت
امرت پرشا اردو	ان بھجن [illegible] میں چیدہ چیدہ
ویراگ بھجناولی حصہ اول	بھجن درج کر سالانہ جلسوں پر
ایضاً حصہ دوم	قیمت ۔ پڑھنے کے قابل ہیں
بھجن آنند اردو	مصنف نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن [illegible] کے لکھے ہیں - مصنفہ امر سنگھ کو نیہ ذرا سی قیمت
سانچ کو آنچ نہیں	اسمیں ایک [illegible] صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے - مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب قیمت ۱

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

دوا	کیفیت
[illegible]	یہ سریع الاثر نسخہ بعلت ضعف ... کیلئے جو کثرت ... بسبب بلوغت کی کاروائی ... دور کرتا ...
[illegible]	بیحد کمال ہے یا ... تیسرے روز ... ہوتا ہے ... ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible]	... بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	... کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر ... بال سفید ہونے کو روکتا ہے۔ فی شیشی ...
[illegible]	دانتوں کو ہلنے ... بدبو گوشت خورہ ... کی شکایت ... قیمت ...
[illegible]	... حافظہ بینائی۔ ... دماغی کمزوری ... دور کرتی ہے ...
[illegible]	... قلنج ... ہچکی ... کو پیدا ہونے ... فی شیشی ... روپیہ
[illegible]	... درد جگر ... دل کا دھڑکنا ... درد ... کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	... درد ... جوان ... بادی ... میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ
[illegible]	... جلد ... چھٹکارا ... فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	زخم کہنہ ناسور۔ خنازیر ... زخم میں ... خرد ... دور کرتا ہے ...
[illegible]	چار پانچ منٹ میں ... رنگ ... لطف ... کی ضرورت نہیں ...
[illegible]	... بخار۔ درد سر ... اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ...
[illegible]	... اپنے ... قدرتی ... ہیں۔ ... لطف دکھاتا ہے فی تولہ ...

کثیر الوقوع امراض کی بابت ... سرٹیفکیٹ دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیج کر ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت لیجیے ... آزمائش میں ... رسالہ ... جواہر ... رسالہ قیافہ ... و ...

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور ... دروازہ

ڈاکٹر ... کی اصلی آمری کی اکسیر دوا

مجھے بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا ... سینکڑوں مریض ... آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ کرتا تھا لیکن مجھے تجربہ اور کوشش سے ... فائدہ ... ہے۔ ... یا ان کی خرابی آنے سے ... کسی طرح کا نقص ... تو دس ... لگانے سے ... اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے ... کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ ... فی شیشی ... عدد گولی ...

عرق کافور ... کی حکمی دوا مجرب

ثابت ہوگیا ہے کہ ... فوراً ہی آرام ہو جاتا ہے ... ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ علاوہ ... درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ...

المشتہر ... ڈاکٹر ... کا بنایا ہوا عرق ... اور ... کی ...

شائقین فوٹوگرافی

کتاب ... ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی قیمت صرف ... محصول ڈاک ... دس ...

... زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاوے گا ... المشتہر ...

اشتہار مجرب دوائیں

... مرض کے دور کرنے میں ... ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ... **کشتہ نقرہ** ... دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف ... بار بار ... ہر قسم کی کمزوری کو ... سستی دور ہو جاتی ہے ... طاقت ... ہو چکے ہیں ... ضرور آزمائی کرنی چاہیے ... جوانی میں کثرت عیاشی سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں ... ان کے لیے ... ہے۔

روغن مسیحا ... درست ہو جاتے ہیں ... کی ... مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ

دوائی آتشک ... اگر ... داغ بھی ہو گیا ہو ... دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ...

دوائی سوزاک ... کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو ... یہ دوا امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ...

المشتہر حکیم ... گجرات پنجاب

اشتہار

... کا مشہور و معروف ناول مصنفہ ... قیمت ... کاپی فروخت کے لیے میرے پاس ... جس کسی کو ضرورت ہو مجھ سے طلب فرماوے

نمبر ۱۰ | مطبوعہ ۲۶ پھاگن سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۸ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء روز جمعہ | جلد ۶

سناتن دھرم پرچارک

استریوں کی یوگتا

یدی ہم دچار درشٹی سے دیکھیں کہ ورتمان سمے کے سب دکھوں کا کارن استریوں میں اودیا کا ہو گیا اور گنوں کا ابھاو ہی جان پڑتا ہے پرچین کال میں جو سکھ ہم لوگوں کو ملتا تھا وہ استریوں کو دیوی بنانے والے گنوں کے پربھاو سے ہی ہم لوگوں کو نصیب ہوتا تھا - انہیں گنوں کے بل ہماری بھومی - دیو بھومی - ہماری مائیں بہنیں - استریاں آدی دیوی سمان آدی شبدوں سے پکاری جاتی ہیں - اب انہیں گنوں کے ابھاو سے استریاں نانا پرکار کے دوشوں کی کھان ہماری ورتمان ابستھا کی انیتی ([illegible]) اسکا کارن کہی جاتی ہیں - اسی کارن ہم آجکل سیاہے انکی پوجا کرنے کے لاتوں و جوتوں اتیادی سے انکو مارتے ہیں - اور انکا نرادر اور ترسکار کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے -

یہ سب لوگ سنجو بی جانتے ہیں کہ جیسے ماتا پتا ہوتے ہیں ویسے ہی سنتان ہوتی ہے ماتا پتا ان پڑھ ہوں - سوائے کھانے پینے کے اور کچھ نہ سمجھتے ہوں - تو کیا انکے سنتان ان سے اچھا ہو سکتا ہے - کارن میں جو گن ہوتے ہیں وہی کاریہ میں بھی پرگٹ ہو کر دکھائی دیتے ہیں - اسلیئے ہمارے یا کہو کہ نوین سنتان کے ودوان اور بدھیمان کرنے کے لیئے ماتاؤں اور پتاؤں کو بدھیمان اور ودوان بنانے کی سب سے پرتھم اور مکھیہ آوشیکتا ہے -

میں کہہ سکتا ہوں کہ یدی ماتا پتا اپنا اپنا کرتبیہ (فرض) ادا کر کے اپنی سنتان کا پالن اور پوشن کریں تو بہت کچھ انتی ہو - کیا ماتا پتا کا فرض یہی ہے کہ کھانا پانی دیکر اپنی سنتان کو بڑا کردیں ؟ کیا چھ سات برس کی عمر میں انکا بواہ ہوا - دیکھ لینا ہی انکا کام ہے ؟ کیا انکو دنیا میں چلنے کی ریت نہ سمجھا کر اپنے آچرنوں کو مثال کے طور پر انکے سامنے رکھکر بھی انکو سمجھانا اچت ہے - کہ دنیا میں کھانا پینا او زیور - وستر ادی پہن کر آنند سے رہنا ہی استری دھرم ہے ؟ استریوں میں کیسی یوگتا ہونی چاہیئے ؟ اس پرشن کو ہم یوں ہی کہہ سکتے ہیں - کہ استری کس کو کہتے ہیں ؟ جسقدر پرشوں کو سچا منش بنانے میں پریتن کیا جاتا ہے - اتنے ہی پریتن کی اوشیکتا استریوں کو بھی استریاں بنانے میں کرنا ضروری ہے استری کو دھرم شاستروں میں پرش کی اردھانگنی کہا ہے کوئی ایسا پرش نہ ملیگا - جو اپنا آدھا شریر سیلا اور آدھا اوجلا رکھنا چاہتا ہو - یدی ہمارا آدھا انگ کسی روگ وشیش سے ناکام ہو جاوے تو ہم اپنے سب کام اچھی طرح نہ کر سکینگے - پرتیک منش کے دو ہاتھ ہوتے ہیں - یدی ایک ہاتھ ٹوٹ جاوے - اتھوا دوسرے ہاتھ کی طرح اچھی طرح کام نہ کرے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے - ایک پیر کے آدمی کو لنگڑا کہتے ہیں اور اسکو کسی کام کے کرنے کے یوگیہ نہیں سمجھتے ہیں - پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ یدی پرش لائق ہو گیا ہو اور استری یوگیہ نہ ہو - تو وہ پرش اس پرکار شوبھا دیگا ؟ یدی اس اوستھا میں ہم سب لوگوں کو لنگڑے کہیں تو کچھ انوچت نہ ہوگا - جسقدر ودیائیں پرشوں کو دیجاتی ہیں - وے سب ودیائیں استریوں کو دیجاویں - تب بھی استریاں نہیں - اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں - کہ بی اے اور ایم اے تک جو جو ودیائیں پرشوں کو سکھائی جاتی ہیں - وے سب استریوں کو سکھانا انیت اوشیک ہے - آجکل یدی ہم کنیا پاٹھ شالاؤں کے پراسپکٹس دیکھیں تو ہمکو معلوم ہوگا - کہ ان کنیاؤں کو جو جو کام آئندہ کرنا پڑینگے - انکے مقابلہ میں یہ شکشا بالکل ہیچ ہے - تھوڑا سا گنت - اتہاس - بھوگول آدی کا گیان - گرہ سنسار کی سد رشٹی مہان کاریہ کے پورن ریتی سے چلانے میں بہت کم سہایتا دے سکتا ہے - استری میں راجہ کے جیسے گن ہونے چاہیئے جیسے راجہ کو اپنے راجیہ کا پربندھ کرنا ہوتا ہے - اپنے سمپورن راجیہ کے سنتیوں کی جان - مال ایمان کا انتظام رکھنا - لوگوں میں شانتی قائم رکھنا - راجہ کا مکھیہ کرتبیہ کرم ہے - ویسے ہی اپنے گرہ سمبندھی چھوٹے راجیہ میں اچت دستھار رکھنا - سب وستوں کی رکھشا کرنا استری کا پرم کرتبیہ ہے - سب سے پرتھم استری کو سنسار میں لوگوں کے ساتھ لوٹنے - ووہار رکھنے آدمی کی حیثیت جاننے کی بڑی آوشیکتا ہے جب کنیا کا بواہ ہوتا ہے - پرنتو ہی پرتھم اسکو پتی ساس سسر - نند آدی لوگوں سے زیادہ کام پڑتا ہے - اسلیئے اسکو بولنے چالنے میں بڑی بدھیمانی سے رہنا چاہیئے - سوشیلتا دکھانے کا کام یہیں پڑتا ہے - یدی ایسی باتیں سکھائی

جاویں۔ تو جیسے آجکل ہواہ ہوتے ہی پہلی ہی پہل استریاں بیٹی کو اپنے ماتا پتا آدی کٹمبیوں سے الگ کرا دیتی ہیں وہ نوبت نہ آوے۔ انہیں ماتا پتا کی جیسی پوجیہ بھگتی رکھنے کی بدھی ہونا چاہیئے۔ جب تک ماتا پتا کے گرہ میں رہے تب تک اُسکے وے ماتا پتا ہوتے ہیں پرنتو سسرال میں جانے کے پشچات ساس اور سسر ہی اُسکے ماتا پتا ہو جاتے ہیں۔ نہ آدی استریوں سے ویر نہ رکھکر اُنکے ساتھ پریتی سے ورتنا سوائے اُتم بدھی کے نہیں ہو سکتا ہے اُد بنا اُتم اور اُچ ودیا کے بدھی اور خاصکر اُدیوکت کام کرنے کی بدھی کا آنا ممکن نہیں ہے۔ ایک دوسری تیسری کتاب پڑھا کر چپ رہنا ہی ودوان بنا دیا نہیں کہا جا سکتا۔ یدی سچ پوچھو تو سچ گنت۔ بڑھیا ارتھمیٹک ٹرگنومیٹری۔ ریکھا گنت آدی پرشوں کے لیئے اتنے اُپیوگی نہیں ہوتے ہیں۔ جتنے کہ وے استریوں کے لیئے اُنکے گھر کے کاموں میں سفید ہوتے ہیں۔ گھر کا آمدنی خرچ کا حساب رکھنا۔ مہینہ بھر کے خرچ کا تخمینہ لگا کر سال بھر کا بجٹ بنا کر تیار کرنا اور اُسی کے حساب میں سال بھر میں کتنا کتنا روپیہ کس کس کام میں خرچ کرنا کونسی چیز کس بھاؤ سے ملتی ہے۔ کتنے روپئے کی کتنی آویگی۔ گھر بنوانے میں کیا کیا چیزیں چاہیئے۔ اُنمیں کتنا کتنا روپیہ لگے گا۔ بواہ شادی کا پہلے سے پربندھ کرنا۔ یہ سب کام استری کے ہی ہیں۔ اور ان کاموں کے اُتم ریتی سے کرنے کے لیئے بی اے وا ایم اے تک کی ودیا کی ضرورت ہے۔ جو جو کام میں نے اوپر گنائے ہیں۔ وے پرشوں کو بہت کم کرنے ہیں۔ اسلیئے پرشوں کا وہ علم گھر کے کاموں میں بہت کم سفید ہوتا ہے۔ بالکوں کو سکھا دینا کوئی ہنسی کی بات نہیں ہے۔ جن لوگوں نے اپنے بچوں کی اُتم ریتی سے پرورش کی ہے اُنہیں کو دے مشکلیں بھی اچھی طرح معلوم ہیں سادھارن ریتی سے بالکوں کو بڑا کر دینا اچھی پرورش کرنا نہیں کہا جاتا۔ کیونکہ یوں تو گاؤں کے رہنے والے نرکھشر گنوار لوگ بھی اپنے لڑکوں کو بڑا کرتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے تتلی بولی بولنے والے۔ یا۔ ماں کہکر بھاتی سے چپٹ جانے والے بھولے مکھ والے بچوں کی باتوں کو سمجھ کر اُنکو سمجھا دینا پھر ہم سے ہی اُنکو ماننک سکھا دینا ماتا کا ہی کام ہے۔ جب بچہ اُتپن ہوتا ہے۔ تب سے وہ سنسار کے پدارتھوں کو دیکھنا اور پہچاننا شروع کرتا ہے۔ جیسے جیسے وچار ماتا درشاتی ہے۔ ویسے ہی وہ اپنے اندر آکرش کرتا جاتا ہے اور تو کیا بالک ایک مٹی کے لوندے کے سمان ہوتا ہے۔ جیسے جیسے دکار کمہار کے سدرش ماتا بناتی ہے۔ ویسے ہی بنتے ہیں اُتم وچار والا پرش بنانا۔ ودوان بنانا۔ سدا چاری بنانا ماتا کا ہی کام ہے۔ ان سب کاموں کو کرنے کے لیئے کنیاؤں کو چیتن شاستر (Psychology) (Ethics) نیتی شاستر Moral Philosophy

اتیادی ودیاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ گھر میں اروگیہ تا رکھنا۔ بچوں کو آروگیہ تا کے نیموں کا پابند بنانا۔ ہانی کارک پدارتھوں کے کھانے سے بچوں کو روکنا تھا اپنے پدارتھ گھر میں آنے بھی نہ دینا۔ کنیاؤں کو اروگیہ ودیا اور سب پدارتھوں کے گُن اوگن سکھانا۔ ڈاکٹری ودیا سکھانا۔ اور بکھیہ کر پال پوشن شاستر سکھانا دائی کا کام کرنا سکھانا ماتاؤں کا بڑا بھاری کام ہے اسلیئے استریوں کو اندری وگیان شاستر Physiology جیون شاستر Biology اسہتی شاستر Anatomy تولنا ورشک سنجر شاستر Comparative Anatomy سرجری۔ میڈیسن۔ اتیادی شاستروں کا یدی پورن گیان نہ ہو۔ تو تھوڑا تھوڑا تو اوشیہ ہونا ہی چاہیئے۔

پاک شاستر کا کام کرنے اور اپنی کنیاؤں کو سکھانے کے لیئے سب پدارتھوں کے گُن دوش جاننا اوشیک ہے۔ انکو فلاں چیز میں فلاں چیز ملانے سے کیا ہوگا۔ اتیادی باتیں جاننے کے لیئے رسائن ودیا۔ پدارتھ وگیان آدی ودیاؤں کی ضرورت ہے۔ دیش میں کہاں کہاں پرشوں کے جنم جیرز بڑہ کر ان سے اُتم شکشا گرہن کرنا تھا کس دیش میں کیا۔ وستو پدارتھ اُتپن ہوتے ہیں۔ ان سب باتوں کو جان کر سنتان کو سکھانے کے لیئے Physiography اور بھوگول ودیا جیون چرتر آدی جاننے کی اتینت اوشکتا ہے۔

باقی آئندہ
(رنجم سنگھ)

ایڈیٹوریل نوٹس

جیوآتما ہی شریر روپی نگر کا راجہ ہے یہ اوہنکار آتما کا ہے۔ کہ اندریوں من اور پرانوں کو اپنے اپنے کاموں میں لگاوے لیکن جب آتما ہی من کے بس میں ہو جاوے اور اسکی چنچلتا کے ساتھ ڈانواڈول ہونے والا بن جاوے۔ تب انتظام کہاں قایم رہسکتا ہے۔ ہماری دشا اسلیئے بری شوچنیہ ہے۔ اندریاں ہمیں اودھر اودھر لیئے پھرتی ہیں من قابو میں نہیں رہتا۔ یہی کارن ہے۔ کہ ہمارے نام راجہ بنے ہوئے بھی ہم غلام بنے رہیں۔ شریر کی غلامی ہی بڑی خطرناک ہے سنسار میں اس غلامی کی بدولت کس قدر کہرام مچ رہا ہے۔ پھر و چارئیے تو سہی کہ یدی آتما من اور اندریوں کا غلام بن جاوے تو کیسا بھینک نظارا ہے۔ آریہ سنتان! اندریوں کی غلامی سے آزاد ہونے کی کوشش کرو۔ تب تمہارے لیئے سچی اُنتی کا دروازہ برابر کھلا رہے گا۔

وہ راجا کیا پربندھ کرسکتا ہے جو کہ اپنے انتظام کی پڑتال نیت سمہ پر نہیں کرتا۔ اُس راج کے پربندھ میں اُنتی کہاں ہوسکتی ہے جہاں راجا اپنے پربندھ کی نسبت سچی نکتہ چینی سننے کی تاب نہیں لاسکتا۔ اسلیئے سجن پاٹھک گنو! ہر دن کے خاتمہ پر اپنے راجیہ کے انتظام کی پڑتال کرو۔ ارتھات دن بھر کے کیئے ہوئے کاموں پر وچار کرو۔ اور یدی تمہارا ہیبک تمہارے کاموں پر ٹھیک نکتہ چینی کرے۔ تو اُس سے مت گھبراؤ۔ بلکہ اُسے مبارک سمجھو۔ کیونکہ ہیبک کی نکتہ چینی پر توجہ دینا آتمک جیون کی موجودگی کا ثبوت ہے۔

ایک ہندو بیرسٹر کی نسبت یہہ خبر کچھ عرصے سے گرم ہو رہی تھی۔ کہ وہ ایک انگلش بیوی بیاہنے کے شوق میں لنڈن تشریف لے گیئے ہوئے ہیں۔ ۲۷۔ فروری سنہ ۹۵ء کے ٹریبیون لاہور سے معلوم ہوا۔ کہ وہ بیرسٹر صاحب مسٹر بلاقی رام شاستری ہیں۔ ہمعصر موصوف کے ایک نامہ نگار نے لنڈن سے خبر دی ہے۔ کہ شاستری جی کی عجوبہ بی بی مس نیلسن ہیں۔ اور نیز یہہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ مس صاحبہ کو پہلے امرت چھکا کر سکھنی بنایا جاویگا۔ اور اسکے بعد ہون کنڈ کے گرد لانواں ہونگی۔
ہمیں آج معلوم ہوا۔ کہ مسٹر بلاقی رام سکھی میں بھی قدم مارتے ہیں۔ اور یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ آنند کیوں نہ پڑھایا جاویگا۔ شاید یہہ نیا سنسکار کی سوجھ ہو۔ ورنہ مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ نے تو آنند اور لانواں دونوں کی رسم پہلے سے ہی جاری کردی ہے۔
ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بلاقی رام کی پہلی دیسی بیوی موجود ہے۔ اور اُسکے بطن سے بال بچے بھی ہیں۔ اگر یہہ خبر صحیح ہے۔ تو ہم حیران ہیں کہ بیرسٹر صاحب کو کس قسم کے ریفارمروں کے زمرے میں شامل کریں۔ ایک طرف تو اُنکا ذات پات کے بندھنوں کو توڑکر ایک ولایتی شریف زادی (کیونکہ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ مس نیلسن شریف زادی ہونگی) بیاہنے کی ہمت کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ اعلیٰ خیالات کی پیروی کرنے کے لیئے مستعد ہیں لیکن دوسری طرف پہلی بیوی کے بال بچوں سمیت موجود ہونے پر بھی دوسرا بیاہ کرنا جبکہ زمانہ موجودہ کے اخلاقی اُستاد وحشی پن کا نشان بتلاتے ہیں۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ شاستری جی نے یہہ بیاہ کسی اعلیٰ اصول کے لحاظ سے نہیں کیا۔ بلکہ کیول اپنی زبردست خواہش کے پورا کرنے کے لیئے کیا ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ شاستری جی کے اس عمل سے اصلاح کے کام کو بڑا بھاری دھکا لگیگا۔ اور شاید ہمارے نوجوانوں کے آئیندہ سفر ولایت کے راستے میں پبلک رائے کا ایک زبردست چٹان حایل ہو جاوے۔

اسموقعہ پر اِس امر پر بحث کرنا خالی از لطف نہ ہوگا۔ کہ ہندیوں اور یوروپ کی قوموں کے باہمی رابطہ بیاہ کے ترقی پانے پر فی زمانہ کس قسم کے نتایج پیدا ہونگے۔ اسمیں شبہ نہیں کہ یوروپین نگروں کے بیچ ہوئے ڈرائینگ روم (بیٹھک کے کمروں) میں بیٹھی ہوئی بعض نوجوان لیڈیاں۔ بیاہ کا بازار اپنے لیئے سرد دیکھ کر۔ پورب کی عجیب بھومی کی طرف ٹکٹکی باندھتی ہیں۔ اور شاعروں کے کلام سے اس بھومی کو پریوں کا استھان سمجھ کر اسی طرف رُخ کرتی ہیں۔ لیکن سوال یہہ ہے۔ کہ جب وے بھارت ورش میں پہونچکر اپنی گزشتہ سوسائیٹی سے بالکل قطع تعلق کرینگی اور اپنے خاوند کو (جسے کہ لنڈن کے ڈرائینگ روم میں

interesting سمجھا جاتا تھا) معمولی سے معمولی یوروپین کی نظروں میں حقیر ملاحظہ کرینگی۔ تو کہاں تک اُس شاعرانہ خواب میں مبتلا رہ سکیں گی۔ جسکی بدولت کہ انہوں نے اپنے دیش کو چھوڑا اور اسکے ساتھ ہی جب ہم بھارت ورش اور یوروپ کی طرز معاشرت کے اختلاف کیطرف نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں اَبھی بھی شک ہوتا ہے۔ کہ دیسی جنٹلمین بھی کب تک یوروپین بیوی سے تریپت ہوسکیگا۔ ہماری رائے میں جب تک کہ وہ تمیز جوکہ بدقسمتی سے اسوقت تک یوروپین اور دیسیوں کے درمیان ہے۔ موجود رہے گی تب تک بھارت ورش اور یوروپ کے باہمی بواہ سمبندھ نیک اثر پیدا کرنے والے نہیں ہوسکینگے۔

اسوقت جبکہ مسٹر بلاقی رام یوروپین بیوی کو بیاہ کر اپنی پہلی بیوی کی حیات میں شاید جہاز پر واپس چلے آتے ہونگے۔ یہہ خبر بھی ایک عجیب لطف رکھتی ہے۔ کہ لاہور کے کھتریوں نے ایک ہزار اہل برادری کے مجمع میں یہہ تجویز پاس کی ایک بیوی کی موجودگی میں دوسرا بواہ کرنے کی رسم ایک دم سے موقوف کرنی چاہیئے اور کہ ایسا کرنیوالے فریق معہ پروہت وغیرہ کے جو رسم بواہ میں شامل ہوں۔ خارج از برادری کیئے جایا کریں ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

ہمیں اس خبر کے سُننے سے بڑا ہی شوک ہوا ہے۔ کہ ہمارے پورشارتھی اور دھارمک بھائی پنچم سنگھ جی سکرٹری آریہ سماج (دریا) بڈدہ کی عمر ہی میں کا دیہانت ہوگیا۔ یہہ دلوی

بڑی ہوگئی تھی۔ اچھی تعلیم پائی تھی۔ علاوہ دیوناگری اور سنسکرت بھاشا میں نپن ہونے کے Drawing نقشہ کشی کا کام بھی بڑا عمدہ جانتی تھیں۔ اس دیوی کا وچار تھا کہ اپنے پتی کی سہایتا سے استری شکشا کے لیئے کام کریں۔ لیکن افسوس کہ ہماری امیدیں اس کے سُنتے ہی یاس سے تبدیل ہوگئیں۔ ایشور انکے پتی کو شانتی پردان کریں۔ اور اُنھیں اتساہ دیں کہ اس بھاری صدمے کو وہ ایشور کی منگل اچھیا پر بھروسہ رکھتے ہوئے ثابت قدمی سے برداشت کریں۔

ریویو

بانس پرچارک مہان پرشوں کی گپت لیلا کا پرکاش جسمیں جبٹ رشی کرت سوتر برلی بھی شامل ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲ اس مضمون کے رسالے میں اول لالہ وزیر چند ودیارتھی کے ۳ نمبر دیئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے مندرجہ بالا عنوان سے بانس پرچارک کی قلعی کھول دینے کے لیئے لکھی تھیں۔ انکے بعد لالہ ہنسراج جی کی جوابی چٹھی آریہ گزٹ فیروزپور سے سبجنہ لیکر چھپوائی گئی ہے۔ اور اُسکے بعد لالہ وزیر چند جی کا وہ مضمون دیا گیا ہے۔ جو کہ انہوں نے بعنوان "جادو وہی جو سر پر چڑھکے بولے" آریہ پرچارک میں چھپوایا تھا۔ اسکے بعد جبٹ رشی کرت سوتر برلی سمیت دیئے گئے ہیں۔ جنسے برکاشانند جی کی بجبر لیلا پر گت

ہوتی ہے۔ یہہ نسخہ کئی جنٹوں کی فرمائش پر شائع ہوا ہے۔ تاکہ آریہ پبلک کو اسی ضروری وچار کا موقعہ ملے۔ کہ آریہ سماج کے ساتھ بعض پُرشوں نے کیسا وشواس گھات کیا ہے۔ اور اصلیت کو دریافت کرکے آریہ پتر مہرشی دیانند کے لگائے ہوئے پودے کی رکھشا کریں۔ ایکسو کاپی یا اس سے زیادہ کے خریدار کو ۸۰ کاپیوں کی قیمت دینی ہوگی۔ بشرطیکہ قیمت نقد بھیجی جاوے۔ درخواستیں بنام مینجر مطبع ستہ دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہئیں۔

دھرم پرچارک دیکھو ۔۔۔ (دیک خیالات) حصہ اول مرتبہ بابو بھیا رام جی برہان آریہ سماج سکھر زبان انگریزی قیمت فی جلد ۳ محصول علاوہ۔ یہہ کتاب بار دوم شائع ہوئی۔ اور اسمرتبہ اسکے حجم میں بڑی زیادتی کیگئی ہے۔ بابو بھیا رام جی کی تالیفات جنکا رسالہ ... سے ... بلونکا ریویو ہماری گزشتہ اشاعت میں بھی نکل چکا ہے۔ تالیف زیر ریویو میں برہم ودیا اور دھرم کے متعلق ... اور زمانے کے بزرگوں کے خیالات مختصر طور پر ایک جگہہ جمع کیئے گئے ہیں۔ انتخاب کرنے میں مولف نے بڑی محنت اور دانائی سے کام لیا ہے ہماری رائے میں اگر سچا ہے اُس سے مطالعہ کے جسکے کہ ہمارے نوجوان عادی ہوتے جاتے ہیں۔ اس قسم کی کتابوں کے مطالعہ کی عادت انہیں پڑجاوی۔ تو دیش کی اُنتی کے لیئے نہایت ہی مفید ہو۔ مولف نے ہر ایک قسم کے مذہبی خیالات کا اعلیٰ حصہ پیش کرکے نوجوان طبیعتوں کیلیئے نہایت ہی عمدہ مصالحہ بھی غور کے لیئے جمع کردیا ہے۔

مراسلات

اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

ملک وزیرستان کے دلچسپ حالات

گذشتہ اشاعت نمبر ۴۸ جلد ۱۵ سے آگے

اور ۳ - نومبر کا واقعہ بیشک اسکی تائید کرتا ہے سر پر بڑے بڑے بال رکھتے ہیں۔ دیکھنے میں بڑے جوان نظر آتے ہیں۔ چہرہ پر لالی نظر آتی ہے عورتوں کی انکے ہاں بھی بڑی درگت ہے۔ انہیں قیدخانہ میں ہی ڈال چھوڑتے ہیں۔ اور سخت درجہ کا پردہ ہے۔ بلکہ یہاں تک سنا گیا ہے کہ اگر عورت اتفاقیہ بھی کسی کیطرف دیکھ لیوے یا کوئی غیر مرد اُسے دیکھے تو جان سے مار دینا کچھ نہیں سمجھتے۔ [illegible] میں بہت سی جگہوں پر انکے مورچے سے بنے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ یہاں سے پھر ہمیں اپنی برگیڈ میں مقام کانی کرم جانیکا حکم ملا۔ اور ہم وہاں چلے گئے۔ وہاں پر دو یوم برف باری کے سبب سے ٹھہرے۔ تیسرے دن پھر خنڈولہ کی طرف اسی رستہ سے روانہ ہوئے۔ اور خنڈولہ پہونچے۔ خنڈولہ سے آگے جلکر ٹانک تک کوئی خطرہ معلوم نہیں ہوتا مگر ایک جگہہ کسی قدر رستہ ہونیکی وجہ جو وزیریوں کے علاقہ کی طرف سے آتا ہے۔ ذرا خطرہ ہے وہاں پہرہ کا انتظام ہے۔ وہاں سے جلکر قلعہ کھڑکی ہی پر پہونچے۔ یہہ قلعہ سرکاری ہے۔ اور خنڈولہ سے [illegible] میل ہے۔ یہہ قلعہ بھی سرکاری ہے۔ اور یہاں پر بھی پہرہ کا انتظام ہے۔ رات رہکر صبح کو چلے یہاں سے ایک سڑک ٹانک اور ایک جنڈہ کو جاتی ہے۔ ہمیں چنانچہ حکم تھا۔ کہ ہم جنڈہ کی طرف سے ہوکر پھر دالوں جاویں۔ چنانچہ ہم پھر جنڈہ کی طرف چلے۔ کھڑکی سے جنڈہ تک میدان ہے اور دیش سا پرتیت ہوتا ہے۔ انکے درمیان ایک قلعہ کھرنی نامی بڑا بھاری ہوا ہے۔ یہاں بھی سرکاری انتظام ہے۔ اور ایک پختہ تالاب بہت ہی صاف بھرا ہوا تھا۔ اور عمدہ پختہ ہے۔ اُس وقت عجیب طرحکا آنند پراپت ہوا۔ کہ مانو دیش ہی میں بھرمن کر رہے ہیں۔ مگر یہہ نامعلوم کب نصیب میں ہوگا۔ وہی جنڈہ کے رستہ ہوتے ہوئے پھر ۱۹ - جنوری سنہ ۶ کو اپنی پرانی جگہہ دالوں میں پہونچے۔ وزیریوں کے ملکوں میں اکثر کھتری لوگ دکانیں کرتے ہیں۔ مگر چہرہ مُہرہ سے معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہہ کھتری ہیں بلکہ وہ بھی پٹھان ہی پرتیت ہوتے ہیں۔ میں انھیں ملا۔ اور دریافت کیا تو معلوم ہوا۔ کہ وہ پشتوں سے یہاں آباد ہیں۔ بیاہ شادیاں بھی ادھر ہی کرتے ہیں۔ اکثر بابا نانک جیو کے پیرو معلوم ہوئے۔ انہیں حکم ہے۔ کہ سر پر سفید صافہ نہ باندھیں۔ وسکی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے۔ کہ ہم لوگوں کو ایسا ہی حکم فلاں لوگوں کا ہوا ہوا ہے۔ اگر ہم سفید باندھیں تو مارے جاویں۔ اور یہہ بھی کہنے لگے کہ یہاں چنداں فایدہ بھی نہیں۔ بعض وقت یہی لوگ ہمیں لوٹ بھی لیتے ہیں۔ انہیں کہا گیا۔ کہ پھر تم کیوں اس دیش میں رہتے ہو۔ چھوڑ دو اس خونخوار ملک کو۔ تو وہ کہنے لگے۔ کہ اب مشکل ہے وغیرہ۔ انکی بھی وہی مثل ہے۔ کہ جیسا دیش ویسا بھیس۔ یہ بھی غلیظ رہتے ہیں۔ نہ جانے ایشور کی اس بھومی پر کیا کرپا ہے اس دیش کا اگر لحاظ کیا جاوے۔ تو آریہ سماج نے ابھی تک جنم ہی نہیں لیا۔ معلوم ہوتا ہے جو گھر جلائے گئے۔ اُن میں سے اکثر قرآن شریف برآمد ہوئے۔ قریباً دو ہزار کے انکا مال مویشی بانجنیں لوٹ لائیں۔ کچھہ واپس دیا گیا۔ اور بکری وغیرہ مالش ہاریوں کو بانٹ رہے۔ مختصر حالات یہاں کے نوارن ہیں۔ اب جیسا ہوگا۔ پھر عرض کرونگا۔

اسملک میں آنیکے لیے جوتوں اور بوٹوں میں آہنی میخیں لگانی چاہیئے۔ ورنہ جوتہ کی چار دن میں صفائی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ تمام علاقہ پتھروں سے پُر ہے۔ سرکار کا ہزاروں روپیہ اسی میں خرچ ہوا۔ اکثر لوگ یہاں کے چپلیں پہنتے ہیں۔ مگر میری رائے میں بوٹ ادہر زیادہ مفید ہیں۔ سردی نہایت درجہ کی ہے۔ آجکل کے موسم کے لیے کپڑے افراط سے چاہییں۔ دودھ بالکل نہیں ملتا۔ روپیہ کا سیر بھر بھی نہیں۔ اعلےٰ اعلےٰ افسروں نے پنجاب سے ہی گائیں لائی ہوئی ہیں۔

راقم

از دالو

آریہ سماج دھرمسالہ اور اسکی نازک حالت

ہمارے اڈیٹر ست دھرم پرچارک جیو سے التماس ہے۔ کہ آپ ذیل کی چند سطور کو اوشیہ ہی اپنے پوتر اخبار میں جگہہ دیکر ممنون فرماویگے۔ اغلب ہے۔ کہ اس لیکھ کا کچھہ نہ کچھہ اثر ادھکاریان پر پڑے۔ اور وہ سماج کی ہین اوستھا پر درشٹی دیں۔

دھرمسالہ سماج کی اس ابتر حالت کو کون بھولا

ہے - جوکہ اُسے شروع میں ہی جبکہ سماج ستھاپت ہوا تھا - پراپت ہوئی تھی - ممبران کا انمیں پریم سے ملکر کام کرنا اور نیموں اور اُپ نیموں پر کٹّی بدھ رہنے کے یتن کرنا اور اُنپر دڑھ ہونا یہ سادھن تھے - کہ اِس پوتر دھرم کو سرو سادھارن کے ہردے میں ڈالدیں کچھ کال تک اِس سلسلہ نے لوگوں کو اِس سماج سے ایسی ہمدردی پیدا کرادی تھی - کہ جو اُسنے بھولی ہوئی نہیں - کہ جو سماج ہذا کے سالانہ اُتسبوں میں اکثر شریک ہوئے ہیں - یا جنہوں نے بذریعہ اخبار وغیرہ اسکے حالات پر غور کیا ہے سب سے بڑا کارن اسکی ترقی کا یہہ بھی تھا - کہ ادھکاریان اپنی ذمہ واری کو سمجھتے تھے - کہ جس سے پرتیت ہوتا تھا - کہ ہمارے دیش میں ویدک دھرم کے پرچار کا اگر کوئی ذریعہ ہوا تو یہی سماج ہوگی اور کہ اپنے پیارے بھائیوں کو از سر نو ویدک ہونی سنا کر رشیوں کی سنتان بنانا اسی کا کام ہوگا وغیرہ - مگر یہہ ساری کی ساری امیدیں خاک میں ملگئیں - یہاں سوال پیدا ہوتا ہے - کہ یہہ کیوں جبکہ ممبران بھی وہی ہیں - اور ادھکاریان بھی وہی پبلک بھی وہی - ایا دی - تو یہہ دشا سماج کی کیوں ہوئی - اور اب سماج کو سرو سادھارن ہی نہیں بلکہ ممبران سماج بھی بُری نظر سے دیکھتے ہی نہیں - بلکہ گھرنا کرتے ہیں - جہاں پچاسوں اور سینکڑوں کی سبھا سمت جلسوں میں حاضری ہوتی تھی - آج دو اور دو چار رہ گئی - آمدنی جہاں پہلے سینکڑوں کی ہوتی تھی - اب اسکے مقابلہ میں اگر آمدنی کی جگہہ سفر کی کھدی جاوے تو بیجا نہیں اسکول و سماج کے ملازمان کی مہینوں کی تنخواہیں باقی چلی آتی ہیں وغیرہ - یہہ سب کیوں ہوا - ادھکاریان نے اپنی ذمہ داری بھلادی

آریہ سماج کے پوتر کام پر محفلوں کو ترجیح دی گئی - صاحبان سماج کی اُتّم بیدھی پرمان کے برخلاف ویدانکول اُپدیش ہوتے تھے وہاں انکی جگہہ پالیسی باز برمصہ چاریوں - نے اسکے انکول سالانہ جلسوں جیسے پوتر موقعوں پر اپنی وکترتا شکتی سے دُر افشانی کی - اور بجائے انکو کہ انہیں ایسی کردہ حرکت سے روکا جاتا - اُلٹی اُنکی تعریف کے بھجن گائے گئے - سیلوں وغیرہ پر جاکر عام طور پر بلالحاظ محفلوں کا بازار گرم ہوا - شرومنی پنجاب پرتی ندہی سبھا کے ادھیکاریوں کی بیقدری شروع ہوکر - اور انتر نگ سبھا میں سوامی جی کے ویدانکول کتھنوں پر ہنسی اوڑائی جاکر بھائی جگت سنگھ جیسے دھرم ادھیکاریوں کو سماج کی بیدی پر جھٹلا کر اپنے منور تھہ سدھ کیئے گئے - اور محض اُنکی ترغیب پر شرومنی پنجاب پرتی ندہی سبھا سے نیموں اُپ نیموں کو طاق پر رکھ کر اور سبھاسدوں کی رائے کا خون کرکے من مانی کارروائی سے قطع تعلق کر لیا گیا - اور امارت کے گھمنڈ میں آکر غریبوں سے نفرت ہونے لگی - غرضیکہ کلچرڈ پارٹی کی قدم بقدم اور حرف بحرف پیروی ہونے لگی - کہاں تک رونے روئے جاویں - انہیں کارروائیوں نے سماج کو اِس اودستھا کا منہ دکھلاکر کل امیدوں پر پانی پھیر دیا - یہی کارن ہے کہ جنکی بدولت سرو سادھارن ہی نہیں ممبران بھی سماج سے گھرنا کرنے لگ گئے - چنانچہ پتر آمدہ لالہ گنگا رام صاحب ورما مورخہ ۱۹ - فروری ۱۹۰۵ء اوپانشری (جو کہ کلچرڈ پارٹی کے ہی مددو معاون ہیں - اور میرے متر ہیں) واسطے ملاحظہ پبلک درج کرتا ہوں - اور ساتھہ ہی بخشی سوہن لال صاحب پردھان سماج سے خصوصاً اور دیگر ادھکاریان سے بھی عموماً اپیل کرتا ہوں - کہ کیا شبوں کا کچھہ بھی

خون آپکے دلوں میں باقی نہیں رہا - اور کیا آپکا ایسا کٹھور ہردا ہو گیا ہے - کہ ویدک دھرم کے پرچار سے نفرت کرتے ہو - اور کیا آپ نہیں چاہتے - کہ آپکا سماج روپی پودا ہرا بھرا رہے کہ جس سے ویدک دھونی نکلتی ہوئی اور ہمالہ کی چوٹیوں سے گونجتی ہوئی پیارے دیش کا جوکہ دراصل رشی ستھان ہے سدھار کرے - کیا آپکو اور کاریوں کے لیئے تو وقت ملجاتا ہے - پر اس کے لیئے نہیں - جہاں آپ یہہ چاہتے ہیں - کہ میونسپل کمیٹی کے کل ادھکار آپکے سپرد ہوں اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے آپ ہی پردھان ہوں وغیرہ - غرضیکہ تمام انگریزی سوسائیٹیوں کی باگ اور دنیا کے بڑے بڑے کاموں کی عنان آپکے ہی ہاتھہ میں ہو - اور آپ انکے لیئے من تن دھن سے کام کرتے ہو - کہ جس سے آپکا نام عرش معلےٰ تک پہونچ جاوے - وہاں اس پوتر سماج کے لیئے کہ جسکے ذریعہ عارضی نام ہی نہیں بلکہ امر نام نکلتا ہے - اور تم ایسے پرم پِتا کی گود میں بیٹھ سکتے ہو - کہ جہاں سے وہ آنند اُپدیش ہوسکتا ہے - کہ جسکا اندازہ نہیں - اور اُسے پاکر کیول آپ ہی آنند نہیں ہوسکتے - بلکہ اپنے ساتھہ اسقدر جیوآتماؤں کو آنندت کرسکتے ہو - کہ جسکا حساب نہیں ہوسکتا کچھہ بھی پریتن نہ کروگے - اور پرمیشر سے نہ ڈروگے - اور اسے ایسی ہی حالت میں دیکھہ کر خوش ہوگے - یاد رکھو اگر آپکو سچے نام کی کامنا ہے اور دل سے چاہتے ہو - کہ پبلک اور ممبران آپکے قدم بقدم ساتھہ دینے کو تیار ہوں اور انکی تکمیل آپکے ہاتھہ میں ہو - تو اپنے کرتبّ اپنے منصبِ جلوب سے نیموں اور اُپ نیموں کا پالن کرتے ہوئے تمام انجیر ور سے کنارہ کشی کرکے پریم اور پوترتا سے

امارت کے خیال کو چھوڑ کر اپنے غریب بھائیوں سے ملکر اور انہیں گلے لگا کر ایک دم پھر از سر نو اس سماج کو اپنی اصلی حالت پر لانیکو کوشاں ہو جاؤ۔ ایشور آپکی مدد کریگے۔ نمستے

نقل چٹھی لالہ گنگا رام صاحب اوپدیشک آریہ سماج دھرم سالہ

۱۱۔ فروری ۱۹۱۶ء ام کوٹھ دھرم سالہ ضلع کانگڑہ

پیارے مترجی - نمستے۔ آپکے کارڈ کے جواب میں کارڈ پیشتر تحریر ہو کر ارسال ہو چکا ہے۔ الا تفصیل حکم مفصل عرض کرتا ہوں حالات سماج ناگفتہ بہ ہیں۔ سچ پوچھیے تو اس دھرم کاریہ کی طرف کسی ادھکاری کا دل سے خیال نہیں ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اپنے مفاد چھوڑ کر مفت کا کام کرنا کون پسند کرتا ہے۔ جسکے دلمیں جو کچھہ آتا ہے کرتا ہے اور جو دھن بہت تکالیف سے تہیا کیا جاتا ہو لاپرواہی سے خرچ کیا جاتا ہے۔ دس روپیہ بااسطوری انترنگ سبھا منشی رام کو (یہہ صاحب انترنگ سبھا کے ممبر بھی نہیں) بعوض خدمت بجانے باجہ بموقعہ سالانہ جلسہ دیے گئے۔ پنڈت سماجکی غیر حاضری جو متواتر ہوتی چلی آئی ہے۔ اور باوصف ہونے رپورٹوں کے کچھہ بھی لحاظ ہو کر اسکو حکمت عملی سے پوری تنخواہ بھی دیگئی۔ سرٹیفکٹ خوشنودی بھی دلائے گئے۔ اور پھر از سر نو ملازم بھی رکھا گیا۔ حالانکہ وہ مستوفی ہو چکا تھا۔ منتر جی اگر کسی ممبر نے کسی شخص کو فائدہ پہنچایا ہے۔ تو سماج کا نفع خاک میں پڑے اسکو اپنا فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے ضروری فائدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اگر کوئی رپورٹ یا تجویز پیش کیجاتی ہے۔ تو وہ ادھر ادھر خاک کر اڑائی ہوئی انترنگ سبھا میں پیش ہوتی ہو کہ جہاں سے باتکمیل پڑی رہتی ہے۔ گویا نتیجہ کچھہ نہیں نکلتا۔ آپکی غیر حاضری میں جس قدر کارروائی ہوئی ہے۔ اسکو آپ دیکھہ کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ برخلاف اسکے جمع خرچ مفصل ہے۔ رجسٹرات کے دیکھنے سے آپکی کلی تسلی ہو جاویگی۔ میں تو گھڑیاں گن رہا ہوں۔ کہ آپ جلد تشریف لاویں۔ میرا دل نہایت مترتر ہو رہا ہے۔ اور کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ذرا سی نساد کیواسطے ہزار کام چھوڑ کر بھی وقت نکال لیا جاتا ہے۔ الا انتی سماج کی طرف ہرگز خیال نہیں کیا جاتا۔ اور ہزار ہا باتیں آپ سے زبانی کرینگے قابل ہیں۔ حاضری ستیارتھ جلسوں میں ایک دو چار پانچ غائیت دس گیارہ نمبر خانہ . . . . .

داس گنگا رام ورما

اپدیشک بھائیوں کا سیوک

ٹھاکر داس چودھری ممبر آریہ سماج دھرم سالہ

حال وزیرستان فیلڈ فورس مقام وانو

جوب نیر

سری یت مانیہ ور لالہ منشی رام جی اڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک نمستے۔ کرپا کر کے سطور ذیل کو اپنے اخبار میں جگہہ دیکر ممنون فرما دینگے۔

یہاں پر عرصہ تین سال سے اینگلو سنسکرت ویدک پاٹھ شالا ہے۔ امسال مڈل کلاس کھول دیا گیا ہے اور استاد لوگ سبجیکٹ رکھے گئے ہیں۔ وزرش وغیرہ بھی سکھائی جاتی ہے۔ اسلیئے چاروں ورنوں سے التماس ہے۔ کہ وے اپنی ہونہار نسلوں کو اس چھوٹے گانوں کی پاٹھ شالا میں بھیجیں۔ تاکہ جنگل کی ہوا سے انکی تندرستی قائم رہکر تحصیل علوم میں زیادہ شفقت و محنت اٹھا سکیں اور برٹش راج اور پرجا کی سیوا کرنا سیکھیں۔ علاوہ الناکر کے فوائد کے لیئے فیس بورڈنگ ہوس کی چھہ روپیہ ماہواری اور بیس تک تنخواہ والوں سے چھہ روپیہ ماہواری اور دس تک تنخواہ پانیوالوں سے تین روپیہ ماہوار لیجاویگی۔ اسکول فیس معاف ہے۔ پتہ ذیل پر درخواست آنی چاہیئے۔

راقم آپکا کرپا ابھلاشی

ٹھاکر کرن سنگھہ ورما جوب نیر ڈاکخانہ اسل پور راجپوتانہ

کارسپانڈنس

بیان پور

لالہ ساد ہو رام بیان پور سے لکھتے ہیں۔ کہ مد مورخہ ۲۲ - ۲۳ - فروری سنہ حال کو میلہ شیوراتری پر آریہ سماج بیان پور کی طرف سے موضع کاٹھہ گڑھ میں (جو تحصیل نور پور ضلع کانگڑہ کا پہاڑی علاقہ ہے۔ جہاں تمام قرب و جوار کی کل آبادی اہل ہنود کی ہے۔ اور جہاں کے عموماً راجپوت اچھے متمول اور سمجھدار آدمی ہیں) آریہ دھرم کے پرچار کا بندوبست کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۲۲۔ فروری کو علے الصبح آریہ سماج بیان پور سے لالہ تخشن رام جی لالہ نند رام اور لالہ ساد ہو رام

انکو دیال لالہ سنت رام اور لالہ بھولا ناتھ ” ممبر آریہ سماج مکیریاں“ آریہ دھرم کا نشان لہراتے ہوئے موضع مذکور کو چل دیئے۔ چونکہ رستہ میں موضع میر پتھل ایک راجپوتوں کا بڑا بھاری قصبہ تھا۔ اسلیئے ہمارا مشن نگر کیرتن کرتا ہوا موضع سے چلا۔ بلکہ لالہ بھولا ناتھ جی نے ایک ویاکھیان بھی درمیان بازار کے دیا۔ میلہ میں آریہ دھرم نے جو کارروائی کی۔ اور جو نتیجہ اسکا نکلا۔ اس امر کا پورا وشواس دلانیوالا ہے۔ کہ آریہ دھرم کے پرچار میں فی زمانہ کوئی روک نہیں رہی۔ اگر سستی ہے تو ہماری ہے۔ ہمارے چند ویاکھیانوں کے لیکچرات جنہیں میلہ کی نصف رونق کے برابر حاضری رہتی تھی۔ چند راجپوت ہمارے ساتھ برابر ہجرہ پڑھنے میں انٹرسٹ لینے لگ گئے۔ ہماری اس رونق اور ہجے کو دیکھ کر ایک نام کے پنڈت کرپا رام برہمن باشندہ گڑھ ماہی بے آب کی طرح تڑپتے ہمارے مشن پر گرے۔ لیکن مشن کی طرف سے جیسی نام کے پنڈت نے منہ کی کھائی اسکا ذکر میلہ کا خاص ذکر کہلانے کے قابل ہے۔ ارتھات راجپوتوں نے آپکو مجبور کیا۔ کہ بجائے بیہودہ شور کے تم اپنے ساتھ شاستر ارتھ کرو۔ بیچارہ شاستر ارتھ میں کوئی منتر آپکے پکش کی اور نہ خود ہی پیش کر سکا۔ لیکن اسکے کھنڈن میں آریہ سماج سے منتر سننے کا ملتجی ہوا۔ منتر پیش کرنیکے بجائے مقابلہ اور بحث کے سر پھیر کر کہ یہ شدہ ہے۔ اور دو حرف اتنا کہہ کر پیچھے ہٹنی لگا مگر راجپوتوں کے تکرار سے اسکو صرف ٹال مٹولا سے کام نکالنا پڑا۔

اس شاستر ارتھ کا اثر میلہ کے قریب کے چار بڑے بھاری قصبوں میں اس درجہ تک مفید سمجھا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی اپدیشک ہمارے ساتھ وہاں تک جانے کی تکلیف گوارا کرے تو ضرور آج ہی ان قصبات میں آریہ سماج قایم ہو جاوے۔

لہذا یہ نوٹ علیحدہ بنام پرتی ندھی سبھا پنجاب ہے۔ کہ وہ ضرور کوئی لائق اپدیشک ان ایام میں آریہ سماج بیان کو دے۔“

فیروزپور

لالہ دیوی سہائے سکرٹری یتیم خانہ فیروزپور لکھتے ہیں۔ کہ ۲۱۔ فروری سنہ حال کو بی بی جیونی یتیمہ کی شادی منشی کالو رام ملازم چونگی شہر فیروزپور کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوئی۔ اور منشی صاحب نے اس موقعہ پر حسب ذیل دان دیا۔ یتیم خانہ ملازمان یتیم خانہ ہے۔ دیانند اینگلو ویدک کالج بوعدہ ادائیگی بر قعہ سالانہ اکتب۔ صدر

(۲) لالہ دیال چند صاحب نے ڈیرہ غازیخاں سے مبلغ کا لوہڑی گزشتہ کو مانگ کر یتیم خانہ کے واسطے بھیجے۔ آپکی اس ہمت کی کمیٹی یتیم خانہ ثنا خواں ہے۔

نواں شہر

ضلع جالندھر میں ہمارے چند بھائیوں کی کوششوں سے ایک سبھا بنام ست دھرم پرچارنی سبھا ۵۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء قایم ہے۔ ہر ایتوار کو ساپتاہک جلسہ ہوتا ہے۔ بھجن گائے جاتے اور اپدیش دیئے جاتے ہیں۔ ایک راگی بھی ملازم رکھا ہوا ہے۔ ادھکاریان بتفصیل ذیل مقرر ہیں۔ بابا داسمیر سنگھ صاحب پردھان۔ لالہ چرنداس صاحب سکرٹری۔ لالہ بیشیری داس صاحب خزانچی چندہ ماہواری ہے۔ جو سب کا سب وصول ہوتا ہے۔ ممبران درج رجسٹر ۲۲ ہیں۔ ۳۔ مارچ کو ساپتاہک جلسہ میں مجھ کو بھی شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ اول بھجن ہوئے۔ پھر پرارتھنا بعدازاں بابا داسمیر سنگھ جی نے ورن ویوستھا پر اور پھر ماس نشیدھ پر کچھ سوالوں سے سنایا۔ اسکے بعد ماس نشیدھ پر کچھ میں نے بھی مختصر سی تقریر کی۔ بعد گائے جانے بھجن کے آرتی جلسہ برخاست ہوا۔ حاضری ۵۰ کے قریب تھی۔ چونکہ جگہ تنگ تھی اگر فراخ ہوتی۔ تو زیادہ ہونیکی امید تھی۔

راقم

لبھی رام از جالندھر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پرچار کا کام ٹھیک طور پر کیونکر ہو سکتا ہے

سرشٹی کے راجیہ میں اسکھ پرانیوں اور پرتیک پرکار کے اسکھ پدارتھوں کو دیکھ کر کون وسمت اور چکت نہیں ہوتا۔ لیکن جس سنچت ریتی سے ان انگنت پرانیوں کے دیوہار کا پربندھ بھگوان نیم کر رہے ہیں۔ جس گیان کے ادھین سرب پدارتھ اپنے کاریہ کرنے میں اودت ہو رہے ہیں۔ وہ دانشوں میں اچنبھے کے ہے۔ سرشٹی میں کوئی کاریہ نیم اور مریادا

بن نہیں ہوتا۔ دیکھیے موسم مقرر وقت پر ہی
رُت لوٹ کراتے ہیں۔ چندرماں اپنے شوبھت
ٹکڑے کو نیم پوروک ہی درشاتا ہے۔
انگلیہ منش نے جہاں تک سرشٹی کے انشا
کو سمجھ کر کام کیا بہت ہی اونچا اٹھا ہے۔ بڑے
بڑے کارخانے منشوں نے رچے اور انکے
کاریہ پورن ریتی سے نبھانے کے لئے نیموں ہی
کی شرن لی۔ جہاں بڑے سے بڑے کاریہ کو
نیم کا آدھین کرنا ضروری ہے۔ وہاں تچھ
سے تچھ کاریہ کو نیم کے بن نہیں چھوڑ سکتے۔
ریل کا ہی کارخانہ دیکھ لیجیے۔ ٹکٹ بانٹنے ٹکٹ
لینے۔ گاڑی ٹھہرانے۔ چلانے آدمی کے نیم
مقرر ہیں۔ جب تک نیم دیوہار کے مقرر نہیں
ہوتے۔ تب تک دیوہار کرنے والے کسی امر کے
ذمہ دار یا جوابدہ نہیں ہو سکتے۔

ہمیں اب سوچنا یہ ہے۔ کہ پرچار کے کام کو
ٹھیک طور پر چلانے کے نیم اور اُپ نیم رچے گئے ہیں
اور مریادا کیا ہیں۔ اور کیا ہونی چاہیئے چند
سال ہوئے جبکہ دھرم اپدیش پھیلانے کے لئے
ودیاتین اپدیشک پنجاب میں پرتی ندھی
سبھا کی اور سے بھرمن کرتے تھے۔ لیکن پچھلے
دو یا اڑھائی سالوں سے جہاں پرتی ندھی سبھا کے
اپدیشک بڑھ گئے۔ وہاں انہوں نے لوگوں کو
ویدک اپدیشوں کا بھوکا اور بھی بنا دیا۔ اپدیشکوں
کے بڑھنے سے چاروں طرف اپدیشکوں کی مانگ
بھی دونے سے بڑھنے لگی۔ کیونکہ جہاں ایک
دفعہ ایک اپدیشک منگل دینی سنانے چلا
گیا۔ وہ وہاں پھر اپدیش سننے کی رچی لوگوں
کے ہردیوں میں چھوڑ آیا۔ یا یوں کہو کہ اُن کو
دھرم کا اور بھی بھوکا بنا آیا۔

ایک ریلوے لاین کھلنے سے دیش بھر میں
ریلیں بنانے کی ضرورت لوگ محسوس کر رہے
ہیں اور ہر ایک چاہتا ہے۔ کہ میرے گاؤں
اور قصبہ میں ریل ضرور ہی ہو جاوے۔ ایک سماج
کے دیکھنے سے ہر ایک سجن اپنے قصبے اور گاؤں
میں سماج کا وجود چاہتا ہے۔ آجکل باوجود
پرتی ندھی سبھا میں پہلے سے سہ چند اپدیشک
کام کرتے ہیں لیکن چاروں طرف سے
کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا جبکہ اپدیشک کی
زوردار مانگ نہیں آتی۔ اگر اپدیشک شمال کی
طرف جاتا ہے۔ تو فوراً جنوب سے خط آتا ہے
کہ اپدیشک ہمارے نگر میں بھیجدو۔ اگر اپدیشک
بھیجا جاتا ہے تو ڈیرہ غازی خاں کے علاقہ
میں اسی وقت اسکی ضرورت ہے۔ آٹھ یا نو
اپدیشک کتنے ہی مقاموں پر کام کر سکتے
ہیں۔

جبکہ ہمارے اپدیشک برابر لگاتار کام کر رہے
ہوں۔ تو بھی اپدیشک کی ضرورت رہتی
ہے۔ کسی بھائی کو دواہ آدی سنسکار یا لوکل میلہ
پر پرچار یا شانتی دھرمیوں سے شاستر ارتھ
کرنے کی ضرورت ہو۔ اور اپدیشک پہلے
سے مشغول ہونے کے باعث وہاں نہ پہونچ
سکے۔ یا دیر سے باعث دوری کے پہونچ جاوے
تو اکثر اوقات کئی بھائی ناراض ہو جاتے
ہیں اور شاید کئی خیال کرنے لگ جاتے ہوں
کہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک اور سیوک
یا ادھیکاری کیا سیوا کر رہے ہیں۔ جبکہ ہمیں
ایک اپدیشک بھی سال بھر میں نہیں دیکھیگی۔
جب تک سال بھر کے لئے اپدیشکوں کا کام
نیت نہیں ہو جاتا۔ جب تک اُن کو نہیں
بتلایا جاتا۔ کہ فلاں اضلاع میں بھرمن کرنا
آپکا فرض ہے۔ جب تک سماجیں اس کام کے
پورا کرنے میں خود ہی اپدیشکوں اور سبھا کے
سیوکوں کی کسی پرکار سے سہایتا نہیں کرینگیں
تب تک شکایت اس امر کی کہ پرتی ندھی سبھا
سماجوں کی دھرم بھوکھ کو ترپت نہیں
کر سکتی۔ برابر ہوتی رہیگی۔ اور ادھیکاری
بھی رات دن شش و پنج میں الجھے ہوئے
اپدیشکوں کو ادھر ادھر دوڑاتے گھماتے
پھرینگے۔

اسوقت پرتی ندھی سبھا کے اپدیشکوں
کے کام کرنے کے لئے منڈل اتھوا سرکل
مقرر کرنے کی اول ضرورت ہے۔

دوم جبکہ اپدیشک اپنے اپنے منڈلوں
میں سال بھر کے لئے وچر رہے ہوں۔ تو
دواہ سنسکاروں کے کرانے کے لئے مختلف
دور دراز کے مقاموں میں کون اپدیشک
جا سکتا ہے۔ اسکو وچارنا بھی کم ضروری
نہیں ہے۔ سوم سماجیں بھی اپنے اپنے جلسوں
کی تاریخیں مقرر کر کے ادھیکاریوں کو مطلع
کر چھوڑینگے۔ تاکہ خیال ہے کہ کس اپدیشک
کو کہاں جانا پڑے گا۔ اور جلسوں کی تاریخیں
مقرر کرنے میں صرف سرکاری تعطیلات کا ہی
لحاظ نہ کیا جائے۔ بلکہ لوکل حالات کو بھی
مدنظر رکھا جائے۔

مندرجہ ذیل منڈل پرچار کے کام کو ٹھیک طور پر
کرنے کرانے کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ ان
منڈلوں کے مطابق دورہ کرنے سے اپدیشک
ایک سماج میں تیسرے مہینے پہونچ سکتا ہے
جن سماجوں کے نام رہ گئے ہوں۔ انکے منتری مہاشے
کرپا کر کے لکھ بھیجیں۔ کہ فلاں منڈل میں ہماری
سماج کا نام درج کیا جاوے۔

(۱) لائلپور منڈل جس میں یہ سماجیں شامل

کیگئی ہیں۔
ترکی۔ گوجرخاں۔ راولپنڈی شہر چھاونی۔ کوہ مری۔ کیمبل پور۔ پشاور۔ ہوتی مردان۔ کوہاٹ۔ بنوں۔ ڈیرہ اسمعیل خان۔ خوشاب۔ پنڈدادنخاں۔ بھیرہ۔ میانی شاہپور شہر و چھاونی۔

(۲) سیالکوٹ منڈل

سیالکوٹ۔ ڈسکہ۔ پسرور۔ ظفروال۔ نارووال۔ گوجرانوالہ۔ امین آباد۔ رام نگر۔ جلالپور جٹاں۔ جلالپور کیکراں۔ حافظ آباد۔ ولاور۔ خانکی۔ وزیرآباد۔ گجرات۔ جلالپور جٹاں۔ سرائے اورنگ آباد۔ پھالیہ۔ دولت نگر۔

(۳) لاہور منڈل۔

لاہور۔ شرقپور۔ چونیاں۔ قصور۔ باغبانپورہ۔ امرتسر۔ کھیم کرن۔ ترنتارن۔ مجیٹھہ۔ سکھاں والہ۔ سری گوبندپورہ۔ بٹالہ۔ قادیاں۔ دینانگر۔ گورداسپور۔ بیان پور۔ ڈیرہ نانک۔ نورپور۔ پٹھانکوٹ۔

(۴) لودھیانہ منڈل

جالندھر شہر و چھاونی۔ نکودر۔ ٹانڈہ۔ دسوہہ۔ کھیریاں۔ لودھیانہ۔ رائے کوٹ۔ جگراؤں۔ پدہیانہ۔ انبالہ شہر۔ چھاونی۔ شاہ آباد۔ مالیرکوٹلہ۔ سنگرور۔ پٹیالہ۔ پانی پت۔ روپڑ۔ کیتھل۔ بوندری۔ دہلی۔ لوزح۔

(۵) ملتان منڈل

ملتان شہر و چھاونی۔ کبیروالہ۔ شجاع آباد۔ جھنگ۔ کمالیہ۔ چنیوٹ۔ مظفرگڈھ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ منٹگمری۔ کرور۔ لیہ۔ فیروزپور۔ ہانسی۔ حصار۔ بھیوانی۔ سرسہ۔ جیند۔ ریواڑی۔ دادری۔

(۶) سندھ بلوچستان منڈل۔

کوئٹہ۔ سبی۔ شاہرگ۔ بوستاں۔ ہرک لورالائی۔ کھوسٹے۔ فورٹ سنڈیمن۔ الیورچی۔ جیکب آباد۔ شکارپور۔ سکھر۔ روہڑی۔ حیدرآباد (سندھ) کراچی۔

(۷) پربت منڈل۔

شملہ۔ دہرمسالہ۔ سری نگر۔ کسولی۔ ناہن۔ سکالکا۔

جیسا کہ سماچار پتروں میں آریہ سجن عموماً آریہ سدہانتوں پر اپنے خیالات اور وچار کے انوسار لیکھ لکھنے سے ایک سدہانت کی پشٹی کرتے رہتے ہیں۔ ویسا ہی ان کو سماجوں کے انتظام اور دہرم پرچار کے متعلق ایسے نیموں کو لکھتے رہنا ضروری ہے۔ جن سے کہ دہرم پرچار کا انتظام تکمیل کو پہونچتا ہے۔

فرض کیجئے۔ کہ آواگون کے مسئلہ پر پچاس سجنوں کے لیکھ نکل چکے ہیں۔ لیکن اگر اور پچاس سجن اسی وشے پر اپنی اپنی یوگتا اور سمرتا انوسار لکھیں۔ تو اس سدہانت کی پشٹی ہوگی اور ممکن ہے۔ کہ کئی عقدے حل ہو جائیں۔

"پرتی ندہی سبھا اور اُسکے اپدیشک" یا پنجاب سندھ بلوچستان میں دہرم پرچار کے طریقے"

اسی پرکار کے انیک ضروری وشے ہیں جن پر کم سے کم بیس پچاس سجنوں کے لیکھ پرگھٹ ہونے چاہیئے۔

ہمارے بھائی لالہ تولا رام نے چند ہی سطور ایکدفعہ ہم رفنڈ پر لکھی تھیں۔ جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ سماجوں نے اُس تجویز کو منظور فرما کر ہم کے کام میں سہایتا دینی شروع کردی۔ جیسے بلوے کوڈ یا گائیڈ ریل کے متعلق ضروری نیم بتلاتی ہے۔ ویسے ہی پرتی ندہی نائک کوڈ یا گائیڈ نکر بنانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہمارے فرائض مقرر اور ہمارا مارگ نشچت ہو جائے۔ اور دہرم کی گاڑی نروگن سرب سٹیشنوں پر ٹھہرتی ہوئی دہرم کی سیٹی اور بجے دُھنی سناتی جائے۔

آریہ سجنوں کا ہتیشی
اتمارام ازامرتسر

اپدیشکاں کا اپدیش پرتا پدیشٹ

پنڈت امرتن شرما اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۷۔ فروری کو کلسیاں (ریاست نابھہ) میں سجاضری ۵۰ اشخاص سنوہر اپدیش دیا۔ اور سجن گائے۔ ۹۔ کو بھینی (ریاست لودھیانہ) میں سجاضری ۱۰۰ اشخاص لیکچر اور اپدیش دیئے۔ اور ۱۰ کو پھر اسی گانو میں سجاضری ۷۰ شردہا دیا کھیان اپدیش دیے اور یگیہ بھی کرائی۔ اور سردار سا وانگہ نمبردار کے پتر کا نام کرن سنسکار کرایا۔ جنھے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں اور عہ روپیہ پنڈت جی کو دان دیئے۔ ۱۲۔ کو شانکر (جالندھر) سجاضری ۳۰ اشخاص اپدیش دیا۔ ۱۳۔ کو سبھی سماج کے سالانہ اوتسو پر چلے گئے۔

پنڈت گنپتی جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کمالیہ میں سنوہر اپدیش کر رہے ہیں۔ یہاں سے جھنگ کو تشریف لیجائینگے۔

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے گزشتہ اتوار یعنی ۱۰۔ فروری کو آریہ سماج گوجرانوالہ میں "ہماری موجودہ تحقیقات" پر موثر لکچر دیا۔ ۲۰۰ کے قریب حاضری تھی۔ لوگ بڑے شوق سے سنتے رہے۔

آریہ سجنوں کو ودت ہو۔ کہ جو منڈل اوپدیشکوں کے بھرمن کے لیئے تجویز کیئے گئے ہیں۔ اُن منڈلوں کے منڈلا دہیش حسب ذیل صاحبان تجویز کیئے ہیں تاکہ اوپدیشکوں کو سہائتا اُنکے کام میں دیسکیں

(۱) پنڈی منڈل کے آدہیش لالہ کنج بہاری لال صاحب۔

(۲) سیالکوٹ منڈل کے رائے بھیم سین صاحب۔

(۳) لاہور منڈل کے لالہ جیونداس صاحب۔

(۴) لودہیانہ منڈل کے لالہ امراؤ سنگھ صاحب

(۵) ملتان منڈل کے سردار گوربخش سنگھ صاحب

(۶) سندہ بلوچستان منڈل کے بابو بیچارام صاحب۔

(۷) پربت منڈل کے لالہ خوشی رام صاحب پردھان آریہ سماج شملہ۔

الراقم
مستارام از امرتسر

آریہ ساماجک خبریں

لالہ جیون داس پردہان آریہ سماج لاہور کی پوتی کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ ور کی عمر ۲۵ سال اور وہو کی عمر ۱۶ سال کو بھی بتلائی جاتی ہے۔ بواہ سنسکار کی عظمت کو جب تک قائم نہیں کیا جاتا۔ دیش کا سُدہار کٹھن ہے۔

پنڈت کلیان دت اور پنڈت سوریندرا بالا نے ۲۷ سے ۳۱ جنوری تک شاہجہان پور میں ویاکھیان دیئے۔ ۱۰ روپیہ آریہ یتیم خانہ بریلی کے لیئے چندہ جمع ہوا۔

آریہ سماج جالندھر شہر اور دھرم سبھا کے درمیان ۹۔ مارچ سنہ ۱۹۵۱ع کو مورتی پوجن کے سوال پر شاستر ارتھ ہوگا۔ پنڈت دیوی چند جی کپل انتظام سبھا کے لیئے پردھان ہونگے۔

بجے گڑھ (ضلع مظفرگڈھ) میں ایک نیا آریہ سماج ستھاپت ہوا ہے۔

آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں کا سالانہ جلسہ جسکی تاریخ ۱۰ اور ۱۱۔ مارچ مقرر تھی۔ اُس آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے ملتوی کر دیا ہے۔ اب وہاں اوپدیشکوں اور آریہ پُرشوں کے جانے کی ضرورت نہیں ہے

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ ۳۰ اور ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۵۱ع کو ہوگا۔

آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ ۲۸ اور ۲۹۔ مارچ کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۷۔ کو آریہ پریمی اور اوپدیشک مہاشے بڑے آنند سے دونوں سالانے جلسوں میں شریک ہوکر آنند اٹھا سکتے ہیں۔

آریہ سماج سیالکوٹ کا دسواں سالانہ جلسہ ۳۰ اور ۳۱۔ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۹۔ مارچ کو ہوگا۔

لدھیانہ سالانہ امتحان ہونے کا نتیجہ جمنا پرشاد آریہ سکول بہت ہی اچھا رہا۔ یہہ سب کچھ بھائی نہال سنگھ صاحب ہیڈماسٹر کی محنت کا نتیجہ ہے۔ (۲) سالانہ جلسہ ورزش میں (جو لدھیانہ میں ہوا کرتا ہے) جمنا پرشاد آریہ سکول لودھیانہ کے طلباء نے ۹ مڈل سکول کی طلبا سے کرکٹ میچ میں جیتے اور مبلغ ۹ روپیہ انعام حاصل کیا۔ یہہ منشی سالگرام ورزش ماسٹر کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ ۲۔ مارچ سنہ ۱۹۵۱ع کے ہفتہ وار جلسہ آریہ سماج میں پنڈت بہاری لعل جی نے اوپاسنا کرائی۔ اور منوسمرتی کی کتھا کی۔ (جو ہر ہفتہ ہوتی ہے) اسکے بعد سیکرٹری صاحب سماج نے مختلف خبریں سنائیں حاضری خاصی تھی۔ پہلیتر کی نسبت ترقی پر ہے۔ یہاں پر بھجن منڈلی کا پربندھ ٹھیک نہیں آپ سبھے کہ ادھکاری اسکا پربندھ ضرور کریگے۔

(۳) **پھاگن** کے پرچہ میں جو لیجنہ ساماجک خبریں لالہ گنپت رام بیان پوری کا ویدپرچار فنڈ کے لیئے اپنی پتری سے گاؤ دان کرنیکا ذکر ہے۔ اسکے ہمراہ مبلغ پانچ روپیہ نقد بھی دان کرائے تھے۔

عام خبریں اور رائیں

روس کے دارالخلافہ میں ۱۴۲ میونسپل ڈاکٹر کام کرتے ہیں۔ جنمیں سے پندرہ عورتیں ہیں تعجب کی بات یہہ ہے۔ کہ لیڈی ڈاکٹروں کے کام سے عموماً رعایا خوش ہے۔

ممالک متحدہ (امریکہ) میں دو ہزار چارسو اڑتیس لیڈی ڈاکٹرز ہیں۔ اور اکیسو بتیس عورتیں قانون پیشہ ہیں۔

لالہ نہال چند رئیس مظفرگڈہ نواسی نے اپنے پتر کے بواہ سنسکار پر دیش برادری کے زنانہ مدرسوں کے لیئے چار ہزار روپیہ دان دیا۔ ستری شکشا پر اسیطرح سودیشی بھائیوں کی دریا دلی پر ترقی پا رہی ہے۔ بارہ برس بعد پر سنوگتا بھی سنتا ہے۔

لاہور میں چند بدمعاش ایک خوبصورت لڑکے کو بری نیت سے پکڑ کر ایک بیٹھک میں لیگئے لڑکے کے چلانے پر لوگ جمع ہوئے۔ آٹھ بدمعاش گرفتار ہوئے ہیں۔ بد خلاف نظرت گناہ ہیں تہذیب بھارت ورش کے اتہاس میں اسکا نام ونشان نہیں۔

مسز اینی بسینٹ کے لیکچروں نے لاہور کے ہندؤں میں بڑی زبردست حرکت پیدا

کر دی ہے۔ مسز بسنٹ نے دیانند اینگلو
ویدک کالج کا بھی ملاحظہ کیا۔ اور انٹرنس
کلاس کے لڑکوں سے وید منتر سنکر بڑی پرسن
ہوئیں۔

مسز بسنٹ ماہ نومبر آئندہ میں لاہور آنے
والی ہیں۔ ماہ تک پنجاب میں ویاکھیان دینے کا وعدہ
کر کے کلکتہ کو روانہ ہو گئی ہیں۔ گو مسز
بسنٹ پراچین رشیوں کی زندگیوں کو
آدرش بیان کر کے موجودہ ہندو سوسائٹی
کی حالت کو سدھارنے کے لیے اپیل کرتی ہیں
تاہم افسوس کہ بہت سے ہندو بھائی انکے
ویاکھیانوں کے الٹے ہی ارتھ لگاتے ہیں۔

عیسائیوں کا ایک پروٹسٹنٹ فرقہ یورپ
اور امریکہ سے باہر ہر سال ۳۰۰ لاکھ روپیہ
عیسائی مت کے پرچار میں جمع کرتا ہے
افسوس کہ پنجاب کے اپنے پرچار کے لیے
کافی روپیہ آریہ سماج جمع نہیں کر سکتا۔

لوکل

آتوار کو آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں ہون
کے بعد لالہ منشی رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور [illegible]
سے کتھا کی۔ پھر لالہ تیلو رام جی نے خبریں سنائیں
منگلوار کو استری سماج بھی بدستور ہوا۔

کسی پچھلے پرچہ میں جو ڈبیٹنگ کلب جاری شروع
ہونے کی بابت ذکر تھا۔ تا حال شروع نہیں ہوئی
لالہ گوجر مل جی نے کوشش بھی کی۔ مگر ناکامیاب
رہے۔

جالندھر شہر کی آب و ہوا کی تمام پنجاب میں تعریف مشہور ہے
مگر چند سالوں سے شہر کے گرد پانی جمع رہنے کے
باعث آب و ہوا خراب ہو گئی ہے۔ ہر موسم تبدیل پر
بیماری پھیل جاتی ہے۔ ہمارے محلہ کے مکان
کے پیچھے وائی دہن میں سرکہ کے کارخانہ والے
سرکہ کی لاہن ڈال دیتے ہیں۔ جسکی بدبو سے
اہل محلہ کو از حد تکلیف ہے۔
افسران صفائی توجہ کریں۔

اشتہارات

[illegible] جلسہ [illegible] ۱۹۰۵

بمقام جالندھر شہر

ہوگا

چونکہ [illegible] ہو گئی ہے اسلیے
دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔
ستری شکشا کے سہایک مدد کریں۔

لائبریری آریہ سماج لاہور

آریہ دھرم سمبندھی کل پستکیں زبان اردو
ہندی سنسکرت نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو
پے ایبل لائبریری آریہ سماج لاہور (وچھووالی)
سے مل سکتی ہیں۔ دس روپیہ یا اس سے زیادہ کے
خریدار کو کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔ فہرست کتب
کے لیے آدھ آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

المشتہر
منجانب [illegible] لائبریرین آریہ سماج لاہور

ایک بر کی ضرورت

قوم کھتری ڈھائی گھر۔ خواہ پوربیا خواہ
پنجابیاں۔ مہرہ۔ کھنہ۔ کپور۔ یا ٹنڈن ہو
عمر درمیان ۱۹ و ۲۰ سال لکھنؤ سکول میں پڑھتا
ہو۔ بعد پاس کرنے امتحان انٹرنس کے اگر
والدین لڑکے کے آئندہ تعلیم کا بار خود اٹھا
نہیں سکتے۔ تو ایک وظیفہ ۵۰ سے ۷۵ روپیہ
ماہوار کا چار برس تک بعد قرار پا جانے
نسبت کے دیا جاویگا۔ لڑکی درمیان ۱۱ و ۱۲
سال کے ہے۔ بھاشا بخوبی لکھ پڑھ سکتی ہے
سارسوت چندرکا پڑھ چکی ہے۔ لگھو کومدی
پڑھتی ہے۔ زیادہ حالات بذریعہ خط و کتابت
معلوم ہو سکتے ہیں۔

راقم برج بہاری سیٹھ (چار گھر کھتری)
ساکن لسواں ضلع سیتاپور اودھ حال ملازم
اکونٹنٹ اگزامینرس آفس بنگال نارتھ ویسٹرن
ریلوے۔ وائس پریسیڈنٹ آریہ سماج
گورکھپور

ضرورت

آریہ سماج راولپنڈی کو آریہ کنیا پاٹھ شالا
کے واسطے ایک پنڈت اور ایک ادھیاپکا کی
ضرورت ہے۔ پنڈت کنیاؤں کو ہندی بھاشا
سنسکرت۔ حساب۔ اور بھوگول وغیرہ سکھلانے
کے یوگیہ ہو نیز علاوہ ہر پرکار کی سماجک کاروائی
میں اچھی مہارت رکھتا ہو۔ ویاکھیان آدی
دے سکتا ہو۔ سبھاؤ سوشیل اور آریہ ہو۔ ادھیاپکا
اپر پرائمری تک ہندی بھاشا۔ حساب بھوگول
سکھلانے کے یوگیہ ہو نیز علاوہ دستکاری سلائی
وغیرہ کے کام میں اچھی مہارت رکھتی ہو۔ ہر دو کو
تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ درخواستیں
کسی آریہ سماج کے سکرٹری کی سفارش کے ساتھ
۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء تک حسب ذیل پتہ پر آنی چاہیے۔
کانشی رام چوپڑہ صدر بازار راولپنڈی

میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع دیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہفتہ وار مع ماہوار ضمیمہ کے عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر سولہ صفحہ پر شائع ہوتا ہے

اس اخبار میں ملکی و غیر ملکی خبریں [illegible] اور شہر ہائے ہندوستان کی خبریں درج کیا جاتا ہے [illegible] عام مضامین [illegible] عالمانہ اخلاقی [illegible] تعلیمی و [illegible] مضامین [illegible] احکام گورنمنٹ [illegible] ناول [illegible] وغیرہ وغیرہ اور [illegible] کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے مالک [illegible] ناظم مطبع اخبار نے قیمت [illegible] سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ [illegible] فائدہ اٹھا دیں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے اُن کو [illegible] مفت [illegible] پرچہ نمونہ کے لئے [illegible] آنا چاہیے۔

المشتہر — کرشن سروپ درما منیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچن [illegible]

[illegible] عیسائی [illegible] خیالات کی [illegible] انجیل [illegible] حضرت مسیح [illegible] حضرت مسیح [illegible] حضرت مسیح [illegible] عیسائی دین دنیا میں کس طرح [illegible] عیسائی صاحبان کی [illegible] عیسائی [illegible] انجیل کی تحقیقات [illegible] حضرت موسیٰ کی کتاب [illegible] انجیل [illegible] حضرت سلیمان کی کتاب [illegible] حضرت مسیح کا [illegible] حضرت مسیح کا [illegible] الفاظ میں ادا کی ہے [illegible] ۲۰×۲۶ [illegible] کتاب [illegible] دیا درپن [illegible] قیمت صرف [illegible] خریدنے پر بھی [illegible] خرید فرما دیں۔ [illegible]

المشتہر — کرشن سروپ درما شرم دیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

[illegible] کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود [illegible] روپیہ [illegible]

[illegible] وہ [illegible] جاتی ہے [illegible] سیاہی [illegible] جو [illegible] سیاہی [illegible] نقش [illegible] عجب [illegible] سیاہی [illegible] نقشوں [illegible] سیاہی کاپی [illegible] روپیہ [illegible] خریدار۔

المشتہر — کرشن سروپ درما شرم دیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و [illegible] باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات [illegible] تیار ہوا ہے [illegible] ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات [illegible] باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے [illegible] اور [illegible] کے قواعد [illegible] بات فروگذاشت نہیں کی گئی۔ [illegible] اس کتاب کی [illegible] خود تعریف کریں گے [illegible] درخت [illegible] پھول پھل [illegible] مضامین [illegible] نہایت [illegible] کتابوں سے [illegible] اس کتاب کو [illegible] اور معزز صاحبان نے پسند کیا ہے۔ [illegible] کاغذ عمدہ و دبیز [illegible] کتابت نہایت خوشخط اور [illegible] قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانے درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانے درخت (۶) پھل کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) بیلے کے درخت (۱۱) سایہ دار درخت (۱۲) میوہ دار درخت (۱۳) درختان [illegible] (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی (۱۷) [illegible]

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار مہیا کر کے ہر ایک سال کی قیمت مبلغ [illegible] روپیہ [illegible] بھجوائینگے۔ اُنکو ایک جیبی گھڑی [illegible] چھ روپیہ [illegible] والی ہے۔ مفت [illegible] دیگی۔

المشتہر — منیجر اخبار انیس ہند، شہر میرٹھ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو تاشقند اور گنگوتری کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بڈھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ (ع۳) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (للعہ) خالص مصری سرمہ فی تولہ ۲ھ۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس ڈبیہ پر میری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیئے۔

المشتہر

پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ۔ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب زاد نوازشکم۔ تسلیم مزاج شریف۔ میں نے کئی ایک لیفوں کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ بہت کا مفید ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا بنایا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم و پڑبال کے ککرے وغیرہ میں اور تجربہ تام۔ شروع کثرت یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے۔ بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ بہت بڑا فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجئے۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام خمر ضلع چنیا سرحد تبت چین مورخہ ۶ جولائی ۱۸۹۲ء

(۲) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب۔ عرض یہہ ہے کہ مینے پیشتر آپسے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپکو دو تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماویں۔

ڈاکٹر سید ابراہیم ایپل اسسٹنٹ صورت گڈہ جوناپانہ مورخہ ۲۔ اگست ۱۸۹۲ء

(۳) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلیئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لیئے فایدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا دلسے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو ارزاں قیمتے داموں پر بیچکر خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور انکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

ڈاکٹر خیر الدین شال ڈویزنل میڈیکل آفیسر تھانہ بورنیو ہلم ملک آسام مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۹۲ء

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ۲۴ دسمبر کو آپکا اشتہار ملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گزرا۔ سیر آں بیگم صاحبہ نے مجھکو حکم دیا۔ کہ دو تولہ سرمہ ممیرہ جلد طلب کرو۔ اسلیئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بمجرد ملاحظہ ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جو فی تولہ دو روپیہ ہے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید ہوا۔ تو پھر دس بیس تولہ کے واسطے حکم ہے۔ الراقم نواب علی شاہ پرائیوٹ کلارک بیگم صاحبہ بہاولپور۔ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۹۲ء

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس تبارہ ۲ نومبر ۱۸۹۲ء کو پہونچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلیئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ دو تولہ اور بذریعہ پارسل روانہ فرماویں۔ نواب علی شاہ پرائیوٹ کلارک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے بنائے سرمے کی ساخت میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی طلب کے لیئے جمع کیا گیا ہے۔ :- میاں سنگھ آہلووالیہ

نمبر ۴۹ مطابق بوہ۔ چیت سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۱۵ مارچ ۱۸۹۵ء بروز جمعہ جلد ۶

ست دھرم پرچارک

جلد ۶

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید کتابیں

کتاب	تفصیل
ودن سوستھار اردو	مصنفہ بابو بستی رام صاحب۔ اسمیں مصنف وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر۔ قیمت ۴؍
استری سُدھار اردو	استری سُدھار کے لیئے زور دار ... قیمت ۲؍ مصنفہ
پرمیشور آنند	مصنفہ بخشی گوپال داس۔ اسمیں کہانی کے طور پر دکھایا ہے کہ پرمیشور آنند کس طرح ہو سکتا ہے قیمت
شاستر ارتھ جھنگ گھیانہ	مصنفہ لالہ سوایا رام مختار عدالت۔ یہ شاستر ارتھ بابین سوامی پورنانند اور پورانک پنڈتوں کے بمقام گھیانہ ہوا تھا قیمت فی جلد ۱؍
جیون چرتر بھگت پورن	اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ایجال لکھے گئے ہیں۔ مصنفہ لالہ دیوراج قیمت فی جلد ۱؍
پر ارتھنا پستک اردو	مصنفہ لالہ دیوراج صاحب۔ ایشور کی پرارتھنا اور اپاسنا قیمت فی جلد
ایک دردناک نظارہ	ایک یاترا کے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ ...

پتری کی پرارتھنا

بائبل نقیدہ اردو

ایضاً حصہ دوم ارقیمت

سلیقہ یوگ اردو

رامچندر جی کا سچا درشن

امرت برشا اردو

ویراگ سبھا ولی

حصہ دوم

بھجن آنند اردو

سیاچ کو آنچ نہیں

مصنفہ لالہ ہرچند صاحب۔ ایک بڑا ... کون ہر داہے کہ ... قیمت

مصنفہ لالہ آتما رام صاحب۔ بائبل پر چارک کے اعتراضات یکجی اور ... قیمت

پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کا جواب قیمت

مصنفہ پنڈت لیکھرام۔ اسمیں ... ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی ...

قیمت ... ان بھجن ... میں ...

قیمت ... بھجن ...

قیمت ... پڑھنے کے قابل ہیں۔

مصنف نے نہایت عمدہ بھجن ... لکھے ہیں۔

اسمیں ایک ... صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

دوا	کیفیت
[illegible]	یہ سریع الاثیر صلی طاقت کیلئے جو کثرت جماع یا کثرت دماغی محنت کی وجہ سے کمزوری کو دور کرتا ہے بیحد مفید ہے
[illegible]	اسکے استعمال سے ہر قسم کا فائدہ ہوتا ہے پہلی ہی خوراک میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت للعہ
[illegible]	ہر قسم کے درد کو بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۱۲
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ دانتوں کی خرابیاں دانت مضبوط ہوتے ہیں قیمت ۸ تولہ ۱۲
[illegible]	مقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش سرخی جالا دھند کی شکایت کو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ لنگڑی۔ لاغری۔ بیچینی۔ خرابی جگر۔ بیماری مثانہ وغیرہ کو دور کرکے دل کو پیدا ہوتی ہے۔ فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	نفخ شکم قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان دل کا دہڑکنا خرابی گردہ۔ معدہ کو دور کرتا ہے ۲ درجن ۱۲
[illegible]	سر کا درد۔ چاہے ریحی ہو یا بادی دو منٹ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	جانوروں کو جلد گیلئے ہر قسم بند چھوڑ اسکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر زخم ہیں کیڑا پڑنے یا ایام حمل خسرہ چیچک مضر کو دور کرتا ہے قیمت ۸
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا تجربہ بنیا ڈھنگ ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے
[illegible]	داد کھجلی۔ درد ہر قسم کی پھنسی اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ ۸

کثرت اوقات وضع امراض کی بابت ہمارا آتشک و سائنٹیفک دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیجو ایک پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے مزید وانع آتشک وسوزاک معالجات لیبر ورسالہ ہیضہ طبع چہارم ۱۱ المخدرات رسالہ قیافہ اسطہ و

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر بین کی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں نسخوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ کرتا تھا لیکن لمبے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے جو سیرج یعنی مادہ گرنے سے یا انجیں کوئی خرابی آنے سے نسوں میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ۱۰ عدد گولی عہ

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت کم مریض ہیں ۱۰۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ر **المشتہر** کوبال لال سین ہی دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر بین کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان منگایا بمبئی کی کالونی میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات بدھی کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت باقی نہیں

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ المشتہر لسدن لعل خواجہ بیدہ کمپنی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر ہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں

کشتہ نقرہ ایک کھانے سے دل اور دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بانجا صیت مفید ہے۔ بچوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ جو بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے دور کرنے کیلئے یہ بہت آب حیات ہے۔ کیونکہ روغن مسیحا جتنے دن کے حق میں اکسیر ہے چہل باشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ للعہ

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ سستی آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں بچپن کی بدعادت کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر ہڈیوں میں بھی ہو گیا ہو۔ بغیر منہ آئے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ عہ

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو ایسے استعمال سے یہ دو امراض دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی تولہ للعہ

المشتہر حکیم تاراچند گجرات پنجاب

اشتہار

بیادنی کا مشہور و معروف ناول مصنفہ سوامی ... قیمت ... اردو کاپی فروخت کے لئے میرے پاس ...

نمبر ۹۴ مطبوعہ بو ۴ چیت سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۱۵ مارچ ۱۸۹۵ء بروز جمعہ جلد ۶

سنت دھرم پرچارک

جالندھر شہر
میں

ستیہ استیہ کا نرنے

جالندھر نو ہی خصوصاً اور ست دھرم پرچارک کے ناظرین عموماً واقف ہیں۔ کہ یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو ہندو دھرم سبھا اور آریہ سماج جالندھر کے درمیان جیو اور برہم کی ایکتا کے وشے میں شاستراتھ ہوا تھا۔ اور اسکے بعد پرتگیا ہوئی تھی۔ کہ فروری کے مہینے میں مورتی پوجن وشے میں پھر نرنے ہوگا۔ ہم نے تاریخ کا تقرر ہندو دھرم سبھا پر چھوڑ دیا تھا۔ اور اسکے قبول کرنے پر ۱۰ مارچ ۱۸۹۵ء شاستراتھ کی تاریخ مقرر کیگئی۔ پنڈت دیوی چند جی وکیل چونکہ فریقین نے انتظام کے واسطے پردھان پہلے سے ہی نیت کیے ہوئے تھے اسکے لکھنے پر ہم سب مانیہ ور پنڈت بھیم سین جی کو ساتھ لیکر دس بجے پنڈت جوندلال جی کے مکان پر پہونچے۔ ہم نے قریباً آٹھ دن پیشتر پنڈت دیوی چند جی کو اطلاع دیدی تھی کہ گزشتہ شاستراتھ بند مکان میں ہونے کے باعث سرو سادھارن عموماً شاکی تھے۔ اسلیئے مکان ایسا ہونا چاہیے جسمیں کہ ۸۰۰ یا ایک ہزار آدمی آرام سے جمع ہوسکیں۔ پنڈت جی نے ہمیں امید دلائی تھی۔ کہ پنڈت جوندلال جی کے مکان کے نچلے حصہ میں انتظام کیا جاویگا۔ اور کہ وہ جگہہ کافی کشادہ ہے۔ لیکن ہمیں کمال حیرانی ہوئی۔ جب معلوم ہوا کہ پنڈت جوندلال نے جو دھرم سبھا جالندھر کے رکن ہیں نچلی جگہہ دینے سے انکار کردیا۔ اور پنڈت دیوی چند جی نے خود بخود اوپر کی بیٹھک شاستراتھ کے لیئے مقرر کرکے فیصلہ کرلیا۔ اور ہمیں صبح کے دس بجے تک بطلاع نہیں۔ خیر پنڈت دیوی چند جی بھی ساڑھے دس بجے کے قریب پہونچگئے۔ اور باوجود بارہا کہنے کے دھرم سبھا نے کھلی جگہہ میں شاستراتھ کرنا سویکار نہ کیا پس لاچار اوپر کے کمرہ میں آریہ سماجکے سبھاسد بھی جا پہونچے۔ اور شاستراتھ شروع ہوا ہندو دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت رگھو بردیال اور آریہ سماج کی طرف سے مہرشی دیانند کے یوگیہ شِشیہ پنڈت بھیم سین جی بولنے والے تھے۔

قبل اسکے کہ ہم ہردو جانب کی تقریریں جو اسی وقت قلم بند کیگئی تھیں۔ ہدیہ ناظرین کریں۔ یہہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ گو شاستراتھ کے لیکھک بابو بنشی گوپال (جو کہ ایک پورنشاربھی شاستریٹ ہیں) مقرر ہوئے تھے۔ تاہم بہی چونکہ گزشتہ شاستراتھ کی طرح اب بھی پردھان جی سے نقل دیر بعد ملیگی ہم نے شاستراتھ کو حتی الوسع لفظ بلفظ لکھہ لیا تھا

ہم امید کرتے ہیں کہ اس کارروائی کو پڑھکر سب مہاشے سکشات بین ہو کر جانیگے۔ اور ستیہ کو بیخوف ہوکر گرہن کرینگے۔

منشی رام ایڈیٹر

پنڈت رگھو بردیال

ویدمیں پرتما پوجن نرد ہا یدہ آدمی دیکھ کر پرساد سیدہ کیا جاتا ہے۔ چونکہ نرکت نیرہ ادہیائے میں پرورشت ہے۔ اسلیئے وادی پرتی وادی کو کچھ سمجھاپن اربتھ ترد ہا بدھتا پر درشنیہ ہوگی۔ شستر کا نردچن پر کرنا نرود سے گرہنیم ہوگا۔ نرکت پربان ادہیائے ۱۲۔ پرکرنشا یو انیادی۔ کرم سموائے اربتھ کا پرکاشک شستر ہوتا ہے۔ نرکت ادہیائے برہم چرکرم کو رگ وید ابہودن کرتا ہے۔ وہ کرم سمردہ ہوتا ہے۔ پرماس پربان۔

دیوی دیا وا پرتھوی۔ اتیادی۔ یجر ادہیائے ۳۷ شستر ۲۔ شرو تی شات پتھی مہا کانڈ برہم ادہیائے۔

अथ मृत पिराडम प्रगृह्णा ति

کلپ کاتیاین ۲۶ ادہیائے برہم کنڈ کا

मृदमादित्ये देवीद्यावापृथि- विति =

ان سے مرت پنڈ کو لیا جاتا ہے۔ وہاں آتی آگے ۳۷ ادہیائے شستر پرتیو اتیادی سے کہاں تک شرتی ۱۴ - ۱

अथ मृत पिराड मुपादाय महावीरं करो ति

کلپ ۲۶ - ۱

मृत पिराड मुपादाय महावी

रम करीति मरवा धित्वा ति-
دہان سوتر ۱۶-

प्रादेशमात्रमुर्ध्वमासेचं
मन्तमभेरवलावन्तम
مدھیہ سنگرہیت

उर्ध्वमेखलायज्ञ
हम्
اس سے مہابیر مورتی کا پرمان سیدھ ہے
مشک عنبرسے دھوپ سنگھنا ادھیائے ۳۷
منتر ۹

अश्वस्य इति
شرد تی ۱۴-۱

अथैताजघूपयतिअश्वस्य
ला इत्यादि
کلپ ۲۶-۱

अश्वस्य क्रता धूपयति
अश्वस्यत्वी इति
اس سے مہابیر مورتی کو دھوپ دینا ہے۔
سنگھتا ۳۷-۱۳

अप्रावाआनूमधु मधुम धु
شرتی ۱۴-۱-۳

अथतविन्नइंसंधनोतिमधु
मधुः मधुः प्राणेवे मधु
प्राणो मावास्मित स्तद
आति
کلپ ۲۶-۴-۴- کرشنا جنا- درکرنتے- توڑ
آپ واجے تی تہ سپر ندد ہیر- مدھو
مدھو- مدھو
اس سے پرانا دہان سیدھ ہے- اس پرکار
سنسکرت سورتی کو پرجاپتی مورتی سے
مرتو گت بچاں پر کان پور یک او کھشن

سنگھ کہٹ منتروں سے اپستھان کرتے
ہیں-
سنگھتا ۳۷-۱۴

गर्भो देवान्त मइत्यादि
मामाहिं सिइत्यन्तव
شرتی شت پتھ ۱۴-۱

गर्भो देवानामित्यादि
کلپ ۲۶-۴

प्रक्रमोपितिचून्ते
अक्रमेचव गर्भतधैस्
اس سنسکار سے کہٹ شیرش پرانوں کا
ادہان ہے-

अन्यदपि-
سنگھتا ادھیائے ۱۲- منتر ۴

हिरिण्यगर्भाइति
شرتی ۱۴-۷-۱

अतपुरुषमुपवख्याति इ-
त्यादि
کلپ ۱۷-۱۴

उंत्तामनमप्राणाचं
रसपुरुषम तास्मिन हि
रिण्यगर्भ इति
اس سے سوران (سورتی) سیدھ تھا- کہو منتر
سرپے بھیا اتیادی
۱۱۴-۶-۷-۸ اس شام گان سے
اوکت ہر نیہ پرکھ میں ویریہ ادہان کیا
جاتا ہے- جیسیں شرتی ۷-۴-۱
अस्मिन पुरुषेर्वयर्थप
इति
کلپ ۱۷-۶-۶

उसिघृतयज्ञमातो

नयो स्त्रिति
انیتھ یہی سنسکار اسی پرکرن میں ہیں-
پنڈت بھیم سین
مورتی وشہ میں ہمارا پکش ہے کہ
وید کا پرمان دیا جاوے- اور اس کے
ارتھ کی پشٹی کے لیے براہمن نرکت
آدی کا پرمان دیا جاوے- پرنتو
ایسا نہیں ہوا ہے- کسی
منتر کے کسی پد کا ارتھ دیاکرن انوسار
یا کسی انیہ پرمانک گرنتھ کے انوسار
نہیں دکھایا گیا ہے- کیول منتر
کے ٹکڑے اور براہمن کے پتے
اور کاتیاین سوتر کے پتے بولدیے
گئے ہیں- اتنے سے کوئی بات
سیدھ نہیں ہوسکتی- یجروید ادھیائے
۳۷- منتر ۳- میں یگیہ کا وشیہ ہے
(دیوی) اُتم گنوں سے یُکت (دیاوا
پرتھوی) آکاش اور بھومی کے "یگیہ
برتمان ادھیا یجہ اور ادیہ ایکا (ادیہ)
اس سے (پرتھو یایہ) پرتھوی کے
بیچ (دیویجنے) ودوانوں کے یگیہ
منڈپ میں (دام) تم دونوں کے
(مکھسہ) یگیہ کے (شیرسیہ) اُتم اولیہ
کو میں (رادھیاسم) سیدھ کروں- (مکھسیہ)
یگیہ کے (شیرشنے) اُتم اولیوکی سدھی
کے لیے (توا) تجھ کو- اور (مکھایہ)
یگیہ کے لیے (توا) تجھ کو سمیک
سیدھ کروں- میرا پریوجن (مطلب)
یہ ہے- کہ اس منتر میں کوئی پد
ایسا نہیں- جس سے کسی مورتی یا کسی
کی بنانا یا اس مورتی کی پوجا کرنی

چاہئے۔ ایسا ارتھ نکلتا ہے۔ یہی ہے
تب پرتی وادی کو اُس پد کا ارتھ
دیاکرن و سار کرکے دکھلانا چاہیئے۔ اور
جب نہیں ہے۔ تب مورتی وشے میں
براہمن کی شاکشی دینا ویرتھ ہے۔
یجروید ۳۲ ادھیائے کے ساتویں منتر
کا بھی پرمان دیا گیا ہے۔ اسمیں
بھی یگیہ سمبندھی وشے ہے۔ تُھ
شبد کا ارتھ سنسکرت میں سب
کوشوں اور دیاکرن کے انوکول
بہت پرسدھ ہے۔ کھہ یگیہ کا نام
ہے (نگھنٹو ۳۔ ۷) اسی پرکار یدی
مورتی پرتما واچک کوئی پد اس
منتر میں ہو۔ تو پرتی وادی کو
دکھانا چاہیئے۔
یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۹۔ اس
منتر میں بھی کسی کی پرتما کے
پوجنے کا بیان نہیں ہے۔
مہا ویر شبد کے بھی کسی پد سے سوچنا
نہیں ہوتی۔ مہا ویر شبد براہمن میں
آیا ہے۔ وہاں ساناچار یہ نے یگیہ
کی سامگری ہونے کے لیئے مٹی کے کمہیر
ٹھیکرا بنانے کو لکھا ہے۔ براہمن میں
اسے مہا ویر شبد کا کھپّر ارتھ مانا ہے
پرنتو مول منتر سے اُس مہا ویر کا شبد
بھی کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ اور
شبد سے یہاں بھی یگیہ کا
मख
برن ہے۔
یجروید ادھیائے ۳۷ منتر ۱۳۔ اس
منتر میں کوئی ایسا پد نہیں ہے کہ جس سے
کسی جڑ وستو میں پران کا پرویش کرنا

پرتیت کرایا ہو۔ جب منتر میں پد ہو
تو انکی ساکشی براہمن دا انیہ گرنتھ
سے ہوسکتی ہے۔ اور اُس وشے میں
براہمن کے لیکھ کا بھی ادتر دیا جاسکتا
ہے۔ مول منتر میں مورتی سمبندھی کوئی
پد نہیں۔ اسلیئے ادھک ادتر دینا انیسیر یوجن
ہے۔
یجروید ادھیائے ۲۷ منتر ۱۴۔ اس
منتر میں ادپاسک ودوانوں کے انتہ کرن
میں پرمیشور کی شش کریا وا پرورتی کہائی
گئی ہے۔ کنتو مورتی پوجا وشے کوئی
بھی پد اُپیوگی نہیں ہے۔
یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴۔ اس منتر کا
ارتھ کوش دیاکرنا نوکول کیا جاتا کہ اس
پد سے مورتی سدھ ہے۔ تو اوسترو سے
پرنتو ہر ایک شبد کا ارتھ شت پتھ میں ہی

(ज्योति वै हिरण्यम्)
(यशो वै हिरण्यम्)

آدی لکھا ہے۔ تب جیوتی پرکاش اور
یش کیرتی جیسے بہتر ودیہ مان ہے۔ اِنکا
نام ہرنیہ گربھ ہے۔ اِس سے مورتی پوجا
سدھ نہیں ہوتی۔
وید کے انیک منتروں میں مورتی پوجا
کا نشیدھ موجود ہے۔ اُسکی کوئی پرمان
نہیں ہے۔ یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۳

न तस्य प्रतिमा अस्ति इति-

یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۹

सपर्य्यगात् इति

اسمیں شد یدھ پرمیشور کو مانا ہے
جس سے سدھ ہے۔ کہ کبھی کسی یونی
میں کسی پرکار شریر دھارن نہیں کرتا

اور اسی کے انوکول اپنشدوں میں
سینکڑوں پرمان ہیں۔

अपाणि पादः इत्यादि

یجروید ادھیائے ۴۰
تھا
منتر ۱۰

अश्वत्थम: इति

پنڈت گھودبدیال۔ پورب جب کے منتر میں انکا
نروکت شت پتھ آدی دوارا
ارتھ وادی نے سویکار کیا ہے۔
اسواسطے جب وہ استھان دیکھے جائیں
تو ہمارا ہی ارتھ سدھ ہوگا۔ اور
دیوی دیاہ اسمیں جو یگیہ کا وشے
کہا ہے۔ یگیہ نام پوجن کا ہی ہے
اور تُھ شبد سے بھی یہی ارتھ سدھ ہوتا
ہے اور نروکت پرمان
اتّ دیو پوجا اتیادی ارتھ میں دیا تو
ہی ہے۔ ادھیائے ۳۔ پاد ۴ کھنڈ ۲

यज्ञाकस्मात प्रख्या यदि-
ति कम्म य ज्ञम जायति

शतपथ

اور جو منتر کا پرتھم کا ارتھ اسمیں ۹
منتر کا ارتھ پنڈت مہاراج جی نے
کہا ہے۔ وہ ارتھ نرنایک براہمن بھاگ
سے برُدھ ہے۔ اور کلپ سے بھی برُدھ
ہے۔ اسی منتر میں سپشٹ ہے۔ پنڈت
جی سدھ کرچکے ہیں۔ کہ یگیہ کے منتر
اوتم ادیو کی سدھی ارتھ سمجھ کر میں سیک
سدھ کرتا ہوں۔ انماست ہے۔ کہ یہ
جو اپنا کیا ہے۔ کہ اکاش اور بھومی یہ
برُدھ ہے۔ منتر کا شرلی پادن کرتا ہے
مورتی نہیں تو اور کیا ہے۔ بدی کا تی

نہ ہوتی تو اُسکے انگ سُکھ آدی سکھلا
برہمن کلپ گت کیوں ہوتے - نیز ا
اُسکو پرادیش (بالشت) ماتر کیوں کہتی
کیونکہ ہر بالشت ماتر بھی ہوتا ہے
تو بس اسپرکرن میں یگیہ روپ وشنو
کی پرتما نہ کا نرمان شت پتھ انوسار
سدھ ہی ہے -
جو ہو سجنے کے لئے مرت پاتر پنڈت جی
نے کہا ہے - اُسی میں دیکھئے تین تو پا
ہوتے ہیں - ایک نروکت ہوتا ہے ایک
انروکت ہوتا ہے - کہ منتر سے کیا جاوے
یا توشنی (چپ چاپ) کیا جاوے -
اکھیم (ایتر پرجاپتی نروکتا سچہ امیاوی)
اور اُسی میں لکھا ہے (پرجاپتی وَے اکھیا
یگیہ بھولی) اور اسی میں لکھا ہے (انیم
برہم کرتستم پرجاپتی - کیونکہ سس کرنی)
تو کیا ہوا آئیں اسی مورتی کو پرجاپتی
روپ کرکے سنسکار کرتا ہے - اسکو
آگے جاکر کے (پرجاپتی سمبھویہ ماناً) آدی
منتر میں پرجاپتی تنگیا لکھا ہے - نہ کہ
کھیر لکھا ہے - سائنا چاریہ نے کھیر کا نام
روہنی کپال رکھا ہے - وہ دو جدا ہوتے
ہیں - یدی مورتی سدھ ہے - اُس کو
پرجاپتی سدھ ہے - شتر برہمن کلپ سے
تو پھر مورتی کیوں نہیں ہے -
آگے جو پنڈت جی نے کہا ہے - کہ منتر
بن پران کا شبد نہیں ہے - سو مد ہو وہ
بہی منتر ہے - اسی کا شت پتھ دیکھو جیسیں
لکھا ہے - پرالرو سے مہد انیادی یہ ہم
دکھا چکے ہیں - اور سمران نہیں رکھا - اور
اسکا ارتھ پران کو اُس پرجاپتی روپ

مہا بھیر میں ۳ پران ادھان کرتا ہے -
اور جو مشک غیر کا دھوپ جو ہم نے
لکھایا ہے - وہ دھوپ نراکار میں
ہوسکتا ہے ؟ نہیں ہوسکتا ہے - نو مورتی
میں ہونا نچت ہوگا - اسی کی شرتی
اسیت شبد سے پرلوگت کو بیدا مرش
کرتی ہے - اور پرنیم انیادی - آپیں جو
پنڈت جی نے شت پتھ پران سے جو
تر دے پرنیم لبشو دے پرنیم یہہ ادھ
کیا ہے - کہ پرکاش اور لیش کا نام پرتھ
ہے - نہ کہ سورن کا نام ہے - ~~شیخ~~
~~کی بات ہے کہ لیس پنڈت جی~~
(مترلونٹ) پریسیڈنٹ نے لکچرار کو مشورہ دیا
کہ الیانہ لکھا دیں - اسپر پریسیڈنٹ کے کہنے
سے یہہ الفاظ کاٹے گئے) لیشو دے پرنیم
شت پتھ میں نہیں ہے - جیو ترمے پرنیم
اسی کے آگے یہہ پڑھے کہ پرشتو ہوتی
پرشتوہ پرجاپتی - اور ایہہ پرکھہ سپہ ہالی
جب اوپ کرم میں پورکھ کا بدھان ہے
تو پرکھ مورتی سورن کی ہی ہوسکتی ہے
اور ہرنیہ نام سورن کا نروکت نے
کتھن کیا ہے - اور پرکرنا نوسار ہوسکتا
ہے - اسلئے پرتھوی نام کے انتر ہرنیہ
نام آتے ہیں - آگے جو پنڈت جی نے
नतस्य کا یہہ جو پرمان دیا ہے
اسمیں پرتمان نام اوپمان کا ہے - کیونکہ
اسکے اوتراردہ میں تین منتروں کی پرتیک
ہے - ہران گربھہ ماما ہی کو نکسی سیمان نہ
جاتہ - جب اوتراردہ میں تین جن منتروں
کی پرتیک ہے - تو اُن منتروں سے
مورتی سدھ ہے - تو پورباردہ مورتی کا

نشیدہ کیسے ہوسکتا ہے - دیکھو اودیش اور
بدھ ہے اسکے بردہ ہونے سے یہہ کے
انسار اودیش کا ارتھ ہوتا ہے -
پھر یہ گنانیادی شرتی کا جو بادھا ہے
یہہ پرکرن بردہ ہے - اور پورب میں
کہہ چکے ہیں - کہ پرکرن سے منتر کا ارتھ
ہوتا ہے - یہہ نروشیش پرتھم کو نرپیں
کرتا ہے - نہ کہ کرم اوپاسنا کا دشہ ہے
انیہ تھا - ادیم ادیم تکو الپو سپولیتی
انیادی منتر کا بردہ ہے - اب پرارتھنا
کی جاتی ہے - کہ جس منتر کے دشہ
سنشہ ہے اُسکا ارتھ تردھا بدہ جو ہم
اسکے انوسار دیکھہ لیں - یدی تکھ یک منتر
جو دیں اُنہیں تردھا بدھتا دکھلائیں کہ
اُس سے اترکت جو اور بہت کرکے
منتر کا ارتھ کرتا - انشوت نروکت کار
نے کہا ہے -
ग्रन्थ नाम:
انیادی منتر کا جو بادھا ہے - اُسکو ادیکرادی
کھٹ لنگوں سے نرنے کیا جاوے
تو مورتی کا بادھک نہیں ہوسکتا بلکہ
پرکرن کرنے سے -
یہہ بات بھی جاننی ہے کہ اوستھا
وشیشاپن کا انو ورتن اوستھا انوسار
ہوسکتا ہے - نہ کہ اوستھا وشیشاپن کی
برتمان اوستھا کے اترکت انو ورتن کرنا
کہیں بھی اچت ہوگا - اسی واسطے کانڈ
کے لحاظ سے انوسار بادھ دینا چاہیئے -
کوئی بادھا کانڈ کے لحاظ سے انوسار
دیا نہیں گیا - اور جو یہہ کہا تھا منتر
میں بد مورتی پوجن وشیک دکھلائے
تو یہہ منتر سمپانسا سے پنڈت جی کو گیا ہے

کہیں شترہ تک کا شر ہے - اور کرم کانڈ میں وہ سنسکار کی بدہی کا ادیش یہ دہیان کرنا چاہیئے

اپران یہ ورتن اور اگیات گیا تم تو اپران یدہ رتن کا دشٹہ کونسا ہوگا - بدہی مورتی پوجن وید بہت نہ ہوا - یہہ بھی دکھانا چاہیئے -

پنڈت بھیم سین

پہلے سے نیم یہہ ہے کہ مورتی پوجا وید کے منتروں سے سدہ کیجاوے - اور وید کے منتروں میں یدی کوئی بدہیں تو انکا ارتھ بھی کچھ ہوتا ہے - اور انکا ارتھ کرکے اپنے کیئے ارتھ کو پشٹ کرنے کے لیئے برہمن نرکت دیاکرن آدی کا پرمان مانا جاسکتا ہے پرنتو یہاں اس سے برعکس کاروائی ہوئی - کسی منتر کے کسی پد کا کچھہ بھی ارتھ نہیں کیا گیا بلکہ شبد کا ارتھ پوجن ہو یہہ ٹھیک ہے - پرنتو تہر آدی کی مورتی کو چندن آدی چڑہا کر پوجا کرنیکا نام یگیہ ہے ایسا ارتھ کسی پرمانک گرنتھ سے دکھانا چاہیئے - اور نرکت میں جہاں یگیہ شبد آیا وہاں کسی جڑ وستو کی پوجا کرنے کے لیئے کوئی سوچنا نہیں ہے - یگیہ پرجاپتی ہے یعنی پرجا کا پالک ہے - یہہ ہم بھی مانتے ہیں - پرنتو اس سے مورتی پوجا کی کوئی سدہی نہیں ہوئی اور پرتھوی شبد کا ارتھ اکاش اور بھومی ایسا پرسدہ ہے - کہ سبہی کوش اور دیاکرن کے انوکول سدہ ہے - سنبدہ کو پرتھوی کے ساتھ

हि

آدیش ہوجاتا ہے

वाचा

बौरासमपृथिवी लन्

اس منتر میں سوریہ اور پرتھوی کا ورنن دیا گیا ہے - براہ پرکرن میں مہابیر شبد کا ارتھ جو کچھ بتلایا گیا تھا - اسکو پنڈت جی نے سویکار کرلیا - کنتو آجکل جیسے مہابیر کی مورتی

بنائی جاتی ہیں انکا ٹیکاکاروں نے بھی کچھہ ذکر نہیں کیا -

प्राणो वै मध

اس برہمن واکیہ سے کسی جڑ پدارتھ میں پران پرویش کرنے کا سمادھان نہیں ہے - کنتو ہر رس پرانوں کا اپکارک دابرد ہے - جیسی برہمن میں لکھا ہے - کہ

अन्नमवै प्राणाः प्राणाः

اس کہنے سے سدہ ہوتا ہے کہ پران کی رکشا کا مکہیہ سادھن ہے - تب اس سے کسی جڑ وستو میں پران پرویش کردینا چاہیئے - ایسا سدہ نہیں ہوتا - اور پرتیکش بھی دیکھتا ہے کہ جنمیں پران پرویش ہوتا ہے - وہ چیتن ہوجاتا ہے - پرنتو مورتی کو ہی بھی آج تک چیتن ہوتے نہیں دیکھی

کنتو پران پرتشٹھا سے پہلے جیسی جڑ تھی ویسی ہی بنی رہتی ہے - پنڈت جی نے

पुरुषो वै प्रजापतिः

ایک برہمن کا پرمان دیا تھا - اس سے کوئی مورتی سدہ نہیں ہوتی - کنتو جسکا نام پرجاپتی وہ پرش ہے - یا

पुल्लिङ्ग

واچک ہے کنتو ستری نہیں - اس سے بہن اور کوئی ارتھ نہیں ہوسکتا -

ہرنیہ شبد کا ارتھ پنڈت جی نے جیوتی سوروپ کا کرلیا - کنتو سورن ارتھ اس منتر میں نہیں ہے اس منتر میں سب جگت کا دہارن کرنے والا پرمیشور لکھا ہے - جیوتی سوروپ پرمیشور سرشٹی سے پورب ورتمان تھا اور جب سنسار اتپن ہوا - تب وہی ایک سنسار کا سوامی تھا - اور اکاش آدی سب جگت کو اسی نے دہارن کیا - سب کا دہارن کرنا سورن کی مورتی کا کام نہیں ہے -

नतस्य प्रतिमा

پنڈت جی نے جو اس پرتما شبد کو اپمان شبد میں لکھا ہے اور جو مورتی آجکل بنائی جاتی ہیں - ان سے بھی یہی پریوجن ہوتا ہے - کہ وہ پرش ایسا تھا یہی اپمان کا ارتھ ہے - پرنتو اس منتر میں نشیدہ کیا - کہ اسکی کوئی پرتما نہیں اسکے لیئے کوئی ایسا پدارتھ نہیں ہے - جس سے جتلایا جاوے - کہ پرمیشور ایسا ہے - اور اپنشد کار نے بھی لکھا ہے کہ

नसन्दृशे तिष्ठति रूपमस्य नचक्षुषा पश्यति कश्चनैनम्

اس سے سدہ کیا ہے؟ منش کے سامنے پرمیشور کا کوئی روپ نہیں ہے - وا کوئی پرتما نہیں ہے، اسی کارن آنکھہ سے اسے کوئی نہیں دیکھہ سکتا اور نہ اسکی کوئی اپمان ہے - اور اپنشد میں یہہ بھی لکھا ہے -

नतस्य लिङ्गम

اسکا کوئی چنہ نہیں ہے - جگت میں کہ وہ ایسا ہے - اور اسی منتر کے اترادہ میں

यस्मान्न जातः

اس سے دکھایا ہے - کہ وہ کبھی اتپن نہیں ہوتا - اور جتنی مورتی آجکل پرچلت ہیں جیسے شیو جی کا لنگ - وا سالگرام یا بدہا دتار آدی پرانوں سے سمبندہ رکھتے ہیں - کنتو وید میں کسی کا نام نشان بھی نہیں ہے - اور پرانوں میں لکھی ریتی سے انکی پوجا کی جاتی ہے -

मख स्यशिरः।

اس سے پنڈت جی نے شیر شبد کو دیکھہ کرکے پرمیشور کی مورتی سدہ کرنی چاہی ہے - پرنتو سویں یہہ معلوم ہوتا ہے - کہ مکھہ نام یگیہ کا ہے - اور

اور ہر ایک وستو کے اوپر کے بھاگ کے مُنہہ
اور اُس کا ارتھات اونم انگ کا نام شر ہے
اور وہ نراکار میں بھی لگ سکتا ہے۔ اور
ساکار میں بھی ہوتا ہے۔ جیسے منش کا شر
ساکار میں اور

आकाशस्य शिर:

نراکار میں بھی آتا ہے۔ تو اس سے کسی
مورتی کی سدھی نہ ہوئی۔ جیسے

प्रज्ञा प्रासादमारुह्य

پراساد نام ہے محل کا پر منو بدھی کے ساتھ
محل کر کے کوئی مکان نہیں لیا جا سکتا۔ کنتو
بدھی کا اُتم درجہ لیا جاویگا۔
پنڈت رگھوبر دیال
سری مہاراج پنڈت ور نے کہا کہ مورتی
پوجا میں وید منتروں کے ارتھ نہیں دکھلائے
ہم نے برہمن نروکت کلپ دکھلایا۔ یہہ کب
ہو سکتا ہے۔ کہ منتر کا ارتھ براہمن نروکت سے
بنا لیا جاوے (نوٹ) ۱ لیکن کسی منتر کے
پدوں کے ارتھ پنڈت صاحب نے نہیں کیئے (؟)
تو اسی واسطے یگیہ ہے۔ منتر پد کے ارتھ
واسطے نروکت آدک پران پہلے ہی دکھلائے
جاویں۔ اور جو کہا یگیہ ارتھ پوجن کا ہے
پتھر آدی پوجن کا نہیں۔ تو بچارو نراکار
کا پوجن کیونکر ہو سکتا ہے۔ بنا انبن کے
جہاں عقل البن ہی نہیں کریگی۔ اُسکا پوجن
کیا ہوگا۔ اور کس طرح ہوگا۔ اگر مانا جاوے
تو ابھی کو سو کلپنا ارتھات وہم کہتے ہیں۔

یجتی کا ارتھ جیمنی جی نے پورب
میمانسا میں پوجن کیا ہے۔ ادھیاء ۲

यजतिचोदनाद्रव्यदेवता क्रियम –

تات پریہ اسکا یہہ ہے۔ کہ دیوتا کا کسی
دربیہ میں بہ نیک کر کے پوجن کرنا۔
(نوٹ دکھلانا یہہ چاہیئے کہ پتھر آدی
کی مورتی کے پوجن کا پرمان کہاں ہے۔ دیو
شبد کے ارتھ کس کوش میں پتھر آدی کی مورتی
کے کیئے ہیں۔ دیو شبد کے ارتھ ہیں۔ ودوان
اور ستیہ وادی کے۔ دیکھیئے شت پتھ براہمن
کانڈ اول ادھیائے اول براہمن اول

सत्यमेव देवा

نیز دیکھو شت پتھ کانڈ ۳۔ ادھیائے ۷۔
براہمن ۶

विद्वांसो हि देवा

پس جیمنی کی صاف مراد یہہ ہے کہ ودوانوں
کا ستکار کرنا بھی یگیہ ہے۔)

تو اس سے مورتی پوجن سدھ ہے اور
بھی یگیہ کا ارتھ ہے۔ اور جو پنڈت جی نے
مہا بیر کی مورتی بنائی جاتی ہے۔ یہہ نہیں
دکھلایا یہہ کہا ہے اسمیں ہم مکھ انگل ترا گی
وغیرہ بنانے کا اور اسکو پر جانبی ہونے کا
منتر براہمن کلپ دکھلاتے ہیں۔ دیکھو ہماری
دویہ کوٹی۔ جو پنڈت جی نے کہا۔ پران جڑ
پدارتھ میں کیسے پرویش کر سکتے ہیں۔ ہم اس کے
اتر میں برتہم کوٹی ہیں

अस्मिनपुरुषे वीर्यमदधामु
सतस्मिनदधाति

یہہ پرمان دیکھتے ہیں۔ اور

आग्नान तुमधु

تو مدھو اس منتر کے براہمن نے کہا ہے۔ جو
پنڈت جی نے مدھو کا ارتھ میٹھا کیا ہے
وہ شرتی ورودھ ہے۔

प्राणोवै मधु

ہم بھی شرتی دیکھتے ہیں۔ اسی واسطے منتر میں
تین دفعہ مدھو شبد ہے۔ وہ تین پران کا ادان
ہے۔ (نوٹ ۳۔ یدی پران پرتشٹھا کی
کلپنا کے مطابق ہوتی تو پانچ مرتبہ مدھو شبد
آنا چاہیئے تھا۔ کیا پران پانچ نہیں ہیں۔ دو یا تین
دھیننا ہونی چاہیئے۔ یہاں اُلٹے منتروں کی
نسبت وہ پران ہی کم کر دیئے۔)
پران ادان ویان۔ اسکو ویر یہ ادان کہتے
ہیں۔ جیسے

अन विद्य[illegible]

وستو کا پرگٹ ہونا ادتھا کی اپیکشا کرتا ہے جیسے
لکڑی میں پیدا کرنے کی شکتی وہ یہ ادان ہے۔ لیکن
اسکی پرگٹتا یوا اوستھا میں ہوگی۔
(نوٹ ۴۔ آپ کا درشٹانت بالکل اسنگت ہے
کیا ایشور پتھر کی مورتی میں آدمی کے پران
پرتشٹھا کرنے سے جوان ہوتا ہے۔ ارتھات پھل
پردان کرنے کی شکتی حاصل کرتا ہے؟ ایشور نراکار
آپکے کتھن انوسار بھلے اور برے دونوں ہی
کاموں کے پھل نہیں دے سکتا۔ اسمیں پران
پرتشٹھا کر کے منش کا اپنے لیئے ایک پھل دینے والا
گڑھ لینا کیا مورکھتا سے کم ہے۔ پھر بتلایئے
کہ پران پرتشٹھا اور پوجا بنا تو اچھے کرموں کے
پھل نہیں دیتا یا برے کرموں کا پھل کیسے دیتا
ہے۔ اور جن دیشوں میں مورتی پوجا نہیں ہوتی
وہاں منشوں کو انکے کرموں کا پھل پرداتا کوئی ہے
یا نہیں؟)
اسی پرکار پرماتما سرب ویاپک نراکار وہاں
ہے۔ پرنتو اسمیں پھل کے پردان کرنے کی شکتی
اوستھا وشیش روپ پرتمان میں ویر یہ ادان سے
ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہہ نیم ہے کہ جو نراکار رہتا
ہو اور کُل شکتیاں اسمیں ہوں۔ اُس شکتی کا
پرگٹ ہونا ضرور کسی دوسری وستو کی اپیکشا

کریگا - (نوٹ (۵) ہاں مہاشے سچ تو ہے پرماتماں کی مہان شکتی کا اظہار اسکے کاریوں میں دیکھیئے - پہاڑ اور سمندر برکش اور بنسپتی میں آنند لیجیئے - لیکن اس سے پتھر کی منش کرت مورتی کا پوجن سیدہ نہیں ہوتا - اگر آپ اسی کو مورتی پوجن کہتے ہیں تو موجودہ سلسلہ مورتی پوجن کا دور کر دیجیئے - پھر پرماتما کو کاریہ جگت کے انتظام میں ہم اپکے ساتھ ڈھونڈھنے کے لیئے چلنے کو تیار ہیں -)

جیسے ہر جگہ حرارت ودیمان ہے - لیکن ہماری روٹی پکانے کے واسطے کسی دوسرے وستو کی ولادت کو چاہے گا - اس پرکار نراکار پرماتماں پھل پردان کے ارتھ اپاسک کو وستہ پرتیک کی اپیکشا کرے گا - سوتر

ब्रह्मदृष्टिरुत्कर्षात

اُتکرش انسا اودھیائے ۴ پاد پرتھم سوتر ۶

اب جو پنڈت جی نے کہا کہ پرتیکش دیکھتا ہے کہ پران پرورش نہیں ہوتا - اسمیں وچار چاہیئے کہ بدھی کا اور اندریہ کا وشیہ بھن ہوتا ہے عقل سے کئی گنا پرتھوی اور اسکے نیچے سوریہ (نوٹ - ۶ - سوریہ اور تھالی کے درشٹانت سے بھی آپکی کہی ہوئی مورتی میں پران پرتشٹھا سیدہ نہیں ہوتی - یہہ درشٹانت بھی اسنگت ہے - اس سے بہتر مرزا غلام احمد قادیانی والا درشٹانت کیوں نہ دیدیا - مرزا قادیانی نے پیشینگوئی کی تھی - کہ پادری عبد اللہ آتھم فلاں تاریخ تک مرجائیگا - اگر دین اسلام پر ایمان نہ لایا - مقررہ دن گزر گیا اور عبد اللہ آتھم صحیح سالم نظر آتے رہے - قادیانی پیغمبر کی لوگوں نے قلعی کھولدی - کیا مجال کہ پیغمبر صاحب گھبرائیں - فرمانے لگے کہ عبد اللہ آتھم دل میں

مسلمان ہوگیا ہے - اسلیئے زندہ رہا - یہہ اسکی چالاکی ہے کہ ظاہر نہیں کرتا - اسی طرح مورتی میں پران تو ضرور پرویش کرتے ہیں لیکن آریوں اور دیگر سنسار کے مت وادیوں کو نہیں دکھائی دیتے - ہاں ہندو دھرم سبھا کے پنڈتوں کو اوشیہ دکھائی دیتے ہیں -) ہوئے بھی لیکن آنکھوں سے تھالی چھوٹا دکھیگا - اسواسطے پرگیا کا وشیہ یہاں ہے نہ کہ آنکھوں کا اور

हिरण्यया

اس منتر میں جو پنڈت جی نے سویکار کرلیا - سورن ارتھ نہیں مانا اسمیں ہم ہرنیہ پد کا ارتھ سورن لو رب نگھنٹو نروکت کے پرمان سے دکھلا چکے ہیں - اور آگے ہیں

पुरुषंउपदध्या ति

کہ جسکو وہاں بتلاتا ہے - تو جیو کا جسکو بن سکتا ہے - سونے کا بن سکتا ہے - اسواسطے ہرنیہ پد سے سورن کا ارتھ لے جائینگے اسمیں ہرنیہ گربھ پرماتما جیوتی روپ کی مدشتی ہے - کیونکہ اندریوں کا وشیہ تو مورتی ہوگی جو پرتیک ہے - من کا وشیہ جیوتی ہوگی - اسواسطے جیوتی اور ہرنیہ پد ہیں - جو پرتما شبد کا ارتھ اپمان ہم نے کیا تھا - وہ پنڈت جی نے سویکار کرلیا ہے - اور جو نکھید کیا کہ یہہ مورتی کا نکھیدھک ہے - اس نکھیدک میں کوئی برہمن کلپ نہیں دکھلایا - اس سے سویکار ہے - کہ اپمان پدرتت سدرش کا ہوتا ہے یعنی اسکے پوجن کا ستھان جسکو

आयतन

کہا جاتا ہے - اور جو اوپ کہد ہیں

नसन्दृशे

یہہ منتر اتیادی کہے ہیں - یہہ کا وشیہ پرکرن بھن ہے - پوجنیہ یہہ کا نہیں - یعنی پوجا اور دھیان کرنے کے لائق اور جگہ ہوتی ہے - اور جاننے کے یوگیہ اور ہوتی ہے - (نوٹ ۷ - ہم تو آج تک یہی جانتے تھے کہ دھیان اُسی چیز میں لگاتے ہیں جسکے جاننے کی ضرورت ہو - لیکن یہہ آج معلوم ہوا - کہ دھیان کرنے کے لائق اور جگہ ہوتی ہے - اور جاننے کے لائق اور ع ہیر شو بیا موز - اور پرکرن بھن ہونے کی ایک ہی نراکار ایشور کے پرتی یادن کرنے والے شلوکوں کو اپ گیان کا وشیہ بتلاتے ہیں - کیا اسی جگہ کرم کا بدھان نہیں ؟ پنڈت بھیمسین جی نے یجر وید کے چالیسویں ادھیائے کا پرمان دیا تھا - سو اسمیں تو صاف لکھا ہے کہ کرم اور گیان دونوں کی سمتا لازمی ہے اور ساتھ ہی ایشور کو نراکار بتلایا ہے - انیہ تھا نہیں تو

यता वा चो नि बा यन्म
न सा नमनते न ताख
का र्य क र्षीच अ शद्धम

اتیادی منتروں سے من مانے شبد کا ادشیہ اسکو کہتے ہیں - تو اوشیہ کا پوجن کیسے ہو سکتا ہے - اور یگیہ شبد سے پوجن پنڈت جی ان لیتے ہیں - تو اسواسطے یجن (پوجن) کے ارتھ اوشیہ مانسی وا واہیہ پرتیک کرنیہ ہوگی اسی کو مورتی کہتے ہیں - مانسی پوجن کے دکھے مانسی درپیہ ہونگے - واہیہ پوجن میں واہیہ درپیہ ہونگے - جو ہم واہیہ درپیہ دھوپ

آدک بیچیے

[illegible]

اتیادی منتر سے دکھلاچکے ہیں۔ جب وامیہ
دربیہ کرکے پوجن منتر میں ہے۔ تو وامیہ مورتی
کی پرتیک بنانے پر اشنگ ہے۔ اور اوپاسنیم
گما اتیادی منتر سے یہہ مراد ہے۔ کہ جس روپ
کو دیوتا اچھیا کرتا ہے وہی سوروپ دھارن
کرسکتا ہے۔ شرتی

यथायथो पासते

جو پنڈت جی نے ہر ایک وستو کے اوپر سے
بھاگ کا یعنی مکھیہ اوپو کا نام منتر ہے۔ تو
وہ اوپو کار نہیں ہوسکتے ہیں۔ اگر منتر دیو کا
بھی اوپو ہوسکے۔ تو اسکا منتر ماننے یوگیہ ہے
وہ تو ہو نہیں سکتا۔ اسواسطے ساکار کا ہی
منتر ماننا ہوگا۔ اور جو اکاش کا مہاراج
نے کہا ہو وہ بھی ساکار ہے۔ کیونکہ دیولوگ
مانا گیا ہے۔ جسکو شرتی نے مورد ہا کہا ہے
اور جو پنڈت جی نے کہا۔ بدہی کے ساتھ
پرساد ہونے سے کوئی محل نہیں لیا جاتا۔ تو
ضرور ہی یہہ لینا پڑیگا۔ کہ بدہی محدود جسکو
کریگے۔ وہ ضرور لینا ہوگا۔ جب محدود ہوگا
تو وہ مورتی ہوجاویگی۔ غیر محدود کو بدہی
وشے کرے۔ تو اسکو غیر محدود کیسے کہہ سکتے ہیں
تو مجہی کی اوپاسنا کرنے سے ضرور پرتیک
مورتی ماننی پڑیگی۔

اور جو بہی کا پرساد ہردے کا اور وہ پرشر
اوپر کی جگہہ ہے۔ وہ ساکار بھی ہے۔
یہ بھی پرتیک نہ ہولی۔ تو

न प्रती के नै साग्रपती का
ल म्ब न यति

اتیادی اترمیمانسا ادہیائے ۴-۱- اور
کہاں لکھا۔ اس سے بھی پرتیک سدہ ہے۔ کیونکہ

دیکھتا ہے۔ کہ مورتی کے پوجن والے ایک
(نوٹ ۸۔ افسوس پنڈت جی نے زیادہ
واضح طور پر یہہ نہ بتلایا۔ کہ کن کن لوگوں سے
مورتی کے پوجنے والے محروم رہتے ہیں کیا
یہہ مدہرم ہوا کہ پنڈت اتم لوگوں سے
اپنے پیروں کو محروم رکھنا چاہتے ہیں۔
برہمہ لوک یہہ تو مورتی پوجک اوشیہ
محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ وید ایسا کہتے ہیں)
دلیش سے محروم رہتے ہیں۔ اور ایک ایک
جگہہ انکو ایکے اوشیہ پراپتی ہوتی ہے۔ تو
اس سے بھی مورتی پوجن کی سدہی ہوتی ہے
اترمیمانسا۔ ادہیائے ۱۔ پاد ۲ سوتر ۲۹
ہیں ترسے تو رہن گنجن نیار ادگھ
سو کسی نیار اور ابھی دکتی نیائے ان نیادں
سے بھی مورتی پوجا سدہ ہے۔

اتم نویدن

ناظرین! یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ
مباحثے میں ہر ایک انسان اپنی سب سے
زبردست دلیلیں خاتمہ کے لیئے رکھا کرتا
ہے۔ ایسا ہی پنڈت رگھوبردیال جی نے بھی
کیا تھا۔ کیونکہ جب آخر میان والی
تقریروں میں بعض باتیں لکھانے کے لیئے
پنڈت سری کرشن اور بابا نگینہ سنگھ آدی نے
کہا۔ تو پنڈت جی نے سپشٹ شبدوں میں
کہا۔ کہ یہ دلیلیں خاتمے کے لیئے رکھی ہیں گے
آپنے وہ خاتمہ والی زبردست دلیلیں بھی
دیکھ لیں۔ انپر ہمارے نوٹ بھی دیکھ لیئے
اور اگر انپر کوئی نوٹ بھی ہوتا۔ تاہم دلیلیں
حق پسند آدمیوں کے لیئے اپنا کھنڈن خود

سجود ظاہر کر رہی ہیں۔ آپکو معلوم ہوگیا کہ شیو
پاربتی۔ رام۔ کرشن۔ ہنومان۔ دیوی گنیش
آدی کسی ورتمان مورتی کی پوجا کا بھی ویدوں
وغیرہ میں نہیں ہے۔ پنڈت رگھوبردیال
جی بار بار یہی کہتے سنائی دیتے۔ کہ دیکھو مورتی
نہیں تو یہہ کیونکر ہوا۔ وہ کیونکر ہوا۔ یہہ
کہاں لکھا ہے۔ گیسو گنیش۔ رام۔ کرشن آدی
کی مورتیوں کا پوجن سدہ ہوگیا۔ پر برہمہ
پرماتما کی مورتی بنانے کا نہ کوئی طریقہ ہی
ظاہر کیا۔ اور نہ ہی دعوی کیا۔ کہ وید سے
ایسا ثابت کرینگے۔

ایشور اوپاسنا کے لیئے یدی پرتیک کی ضرورت
ہے۔ تو ہمالہ کی اونچی چوٹیوں اور سمندر کی
نیلی لہروں کو پرتیک بناؤ۔ پتھروں تو آدمی
کی پوجا کو چھوڑو۔ جڑ کی اوپاسنا سے جڑ
مت بنجاؤ۔ نرکار اوپنشد میں سپشٹ لکھا
ملتی ہے۔ کہ آنکھ جسے دیکھ نہیں سکتی۔ کان
جسے سن نہیں سکتے۔ بانی جسے بول نہیں
سکتی۔ اس برہمہ کی اوپاسنا کرنی چاہیئے
نہ کہ اور کسی وستو کی۔

آریہ سنتان ہٹھ کو چھوڑو۔ جھوٹھی
لوک لاج سے کنارہ کرو۔ اور ستیہ سوروپ
پرماتما کا آشرے لیتے ہوئے استیہ کے شیش
محل کو چکنا چور کر ڈالو۔ کیونکہ

सत्यमेवजयते नान ।तेस
येन प न्था वित तो देवयानः

ارتھ۔ ستیہ کی ہی فتح ہوتی ہے۔ نہ کہ
جھوٹھ کی کیونکر دیو دانوں کے چلنے کا راستہ
ستیہ سے ہی بھرپور ہو رہا ہے۔''
اوم شانتی! شانتی! شانتی!

مراسلات

آریہ کنیا آشرم جالندھر

یہہ آشرم (بورڈنگ ہاؤس) ۱۲- اپریل ۱۹۱۵ء کو کھلیگا بالفعل زیادہ سے زیادہ ۲۰ کنیاؤں کے لیئے انتظام ہو سکتا ہے۔

(۱) آشرم کا منیجر لالہ دیوراج مقرر ہوا ہے

(۲) آنریری سپرنٹنڈنٹ لالہ دیوراج کی ماسی صاحبہ شریمتی کرپا دیوی جی نیت ہوئی ہیں

(۳) لالہ سنت رام جی کی دھرم پتنی - اور لالہ دیوراج کی ماتا - ودکاریہ واتسکا میں نیت ہوئی ہیں۔

(۴) آشرم کا استھان کوٹ کشن چند میں ہے۔

چونکہ تھوڑی کنیاؤں کے لیئے انتظام ہو سکا ہے - اسلیئے جن صاحبان کی درخواستیں پہلے سے آئی ہوئی ہیں - اور جو صاحب پہلے اپنی کنیاؤں کو بھیجینگے . انکا داخلہ کا حق زیادہ ہوگا۔ کنیائیں جو داخل ہونا چاہتی ہیں - آٹھ اپریل ۱۹۱۵ء کو جالندھر پہونچ جائیں - چارپائی صندوق - آشرم فنڈ سے دیا جاویگا - باقی اسباب لیفے پہرنے کے بستر اور بسترہ اپنے ساتھ لائیں - ماہواری خرچ غالباً صہ روپیہ سے نہ بڑھے گا - آشرم کے نیم منیجر کنیا آشرم جالندھر شہر سے مل سکتے ہیں۔

دیوراج

منیجر آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر

آریہ کنیا آشرم جالندھر کے نیم

۱- نام - موجودہ آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر کے متعلق کنیاؤں کی رہائش کے لیئے ایک بورڈنگ ہوس کھولا جاویگا - جسکا نام آریہ کنیا آشرم جالندھر ہوگا - اور جسکے متعلق نمن لکھت نیم ہونگے۔

۲- تعریف - ان نیموں میں لفظ کنیائیں استری بھی شامل ہے۔

۳- ... لفظ پاٹ شالا سے مراد آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر ہوگی

۴- ... اس آشرم میں پاٹ شالا میں شکشا پانے والی کنیائیں ہی داخل ہو سکینگی۔

۵- اس آشرم میں کوئی کنیا بلا رضامندی اپنے ولی یا سرپرست کے داخل نہ کیجاوے گی مگر جو کنیائیں کہ سوتنتر ہوں - اُن کو داخل کرنے کے لیئے اُپ سبھا بورڈنگ کی منظوری لازمی ہوگی۔

۶- ... روگ یا کسی اور وجہ پر جس سے کہ کنیاؤں کی صحت یا انتظام آشرم میں خلل آنیکا خوف ہو منیجر کنیا پاٹ شالا داخلہ کی درخواست کو نامنظور کر سکتا ہے - اور ایسے باعثوں کے پیدا ہونے پر داخل شدہ کنیا کو بہ منظوری بورڈنگ ہوس سب کمیٹی خارج کر سکتا ہے۔

۷- ... کنیاؤں اور انکے ولی (بشرطیکہ کوئی ہوں) پر ان قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

۸- رہنے کا استھان - ہر ایک کنیا کو تنہا استھان دیا جاویگا جسمیں ایک چارپائی ایک صندوق اور ایک ڈسک رکھا جاسکے - ایک چارپائی کا دوسری چارپائی سے کم سے کم دو فٹ کا راستہ چھوڑا جاویگا۔

۹- اوپاسنا لا - سندھیا آدی کرم کے لیئے آشرم میں ایک خاص کمرہ نیت ہوگا۔

۱۰- سونے اور جاگنے کا سمے - سوائے خاص ضرورت کے آٹھ بجے سے پہلے سونے کی اجازت نہ ہوگی - اور سورج اودے ہونے سے پہلے ہی جاگنا ہوگا۔

۱۱- زیورات - کنیاؤنکو کیول - اس پرکار کا زیور جسکی حفاظت زیادہ نہ کرنی پڑے اور جسکا دھارن کرنا لوگیہ نہ ہو - پہرنے یا اپنے پاس رکھنے کی آگیا ہے۔

۱۲- سامگری - علاوہ زیورات کے کنیاؤنکو اپنے پاس اتنا ہی اسباب رکھنا ہوگا - جو اُپ سبھا کنیا آشرم کے نیت کیئے ہوئے نیم انوسار ہوں۔

۱۳- کنیاؤنکے جیب خرچ کا روپیہ سپرنٹنڈنٹ کے سپرد رہے گا - جو اسکا حساب بھی رکھے گی اور یہہ روپیہ سپرنٹنڈنٹ کی آگیا بنا کوئی کنیا خرچ نہ کر سکیگی۔

۱۴- ... کنیائیں جو کوئی چیز خریدنا چاہیں - سپرنٹنڈنٹ کی معرفت ہی خرید کرینگی۔

۱۵- ... آشرم باسیوں کی کل خط و کتابت سوائے اُس خط و کتابت کے جو انکی طرف سے منیجر بورڈنگ ہوس سے ہو - یا سب کمیٹی بورڈنگ ہوس سپرنٹنڈنٹ کی معرفت ہوگی - جسکو کہ ہر ایک خط کے پڑھ لینے کا ادھکار ہوگا۔

۱۶- سپرنٹنڈنٹ کی آگیا بنا کوئی کنیا آشرم سے باہر نہ جاسکیگی - جس اجازت دینے کی صورت میں سپرنٹنڈنٹ کو مناسب انتظام کرنا ضروری ہوگا۔

(نوٹ) (سپرنٹنڈنٹ کو صرف دن کے وقت ہی آشرم سے باہر جانے کی آگیا دینے کا ادھکار ہے)

۱۷- اوپر کی صورتوں کے سوائے اور جالندھر شہر سے باہر جانے کے لیے مینیجر بورڈنگ ہوس سے آگیا لینی ہوگی - جو اس صورت میں کنیا کے باہر بھیجنے کا مناسب انتظام کرے گا -

۱۸- اپنے ولی یا سرپرست (اگر کوئی ہو) کی درخواست کے بغیر کوئی کنیا آشرم سے قطع تعلق نہ کر سکیگی -

مہمان

۱۹- ... سوائے استریوں کے (استریوں کے ساتھ چھ برس تک کے لڑکے کو رہنے کی اجازت ہے) کوئی پرش بورڈنگ میں مہمان نہ رہ سکیگا -

۲۰- ... مہمان - سپرنٹنڈنٹ کی آگیا سے صرف دس دن کے لیے بورڈنگ میں رہ سکتی ہے - اس سے زیادہ عرصہ کے لیے مینیجر کی خاص اجازت لینا ضروری ہوگا -

۲۱- ... کسی خاص حبہ پر سپرنٹنڈنٹ یا مینیجر کو اختیار ہے - کہ مہمان کو بورڈنگ میں رہنے کی اجازت نہ دے -

۲۲- ... مینیجر بورڈنگ ہوس اور پردھان آریہ سماج جالندھر کے سوائے اور کسی پرش یا استری کو مینیجر یا پردھان کی آگیا بنا بورڈنگ کے اندر جانے کے لیے آگیا نہیں - مگر استریوں کو بورڈنگ کے اندر جانے کے لیے سپرنٹنڈنٹ و ادھیکاریہ ورتسکائیں بھی اجازت دے سکتی ہیں -

۲۳- خاص صورت میں سب کمیٹی کی اجازت سے کوئی استری جسکا شالا سے سنبندھ ہو بورڈنگ میں باس کر سکتی ہے - اور جسکے لیے بورڈنگ ہوس سب کمیٹی خاص نیموں کو شتھل بھی کر سکتی ہے -

۲۴- ... کنیا ونکونت سندھیا اور ہون میں شامل ہونا لازمی ہوگا -

۲۵- ... ورزش کے لیے بورڈنگ میں خاص انتظام کیا جاویگا -

۲۶- ... سپتاہ میں ایک بار ستسنگ اور اپاسنا ہوگی - جسمیں اپدیش دیا جاویگا - یا کسی گرنتھ میں سے پاٹھ ہوگا -

۲۷- ... بورڈنگ میں حکیم یا ڈاکٹر کا خاص انتظام کیا جاویگا - جو اوشدھی دینے کے سوائے خوراک مقرر کرے گا اور حفظ صحت کی پابندی کے لیے بھی صلاح دیا کریگا -

۲۸- بورڈنگ میں حسب ذیل ملازم ہونگے - (۱) ایک سپرنٹنڈنٹ - (۲) ایک نائب سپرنٹنڈنٹ (۳) باورچی (۴) جھیوری (۵) نائن (۶) بھنگن (۷) ایک چوکیدار

۲۹- ... بورڈنگ ہوس کے انتظام کے لیے ایک سب کمیٹی ہوگی - جسکے زیادہ سے زیادہ ۹ ممبر ہونگے - جسمیں مینیجر بورڈنگ ہوس بحیثیت عہدہ شامل ہوگا -

۳۰- بورڈنگ ہوس کی نگرانی کے لیے انترنگ سبھا ادھیکاریہ ورتسکائیں نیت کریگی -

۳۱- بورڈنگ ہوس کے پربندھ کے لیے انترنگ سبھا ایک مینیجر مقرر کریگی -

۳۲- ... کنیاؤں کو آشرم کمیٹی کی طرف سے حسب ذیل چیزیں دیجاویںگی - بکس ایک ڈیسک ایک چارپائی ایک چٹائی ایک -

۳۳- ... ہر ایک کنیا کو بوقت داخلہ ۵ روپیہ بطور امانت مینیجر کے پاس داخل کرنے ہونگے جو روپیہ آشرم کے چھوڑنے کے وقت بعد بیباقی حساب کنیا کو واپس ہونگے -

۳۴- ماہواری خرچ خوراک فی کنیا فی الحال چھ روپیہ ہوگا - جو کنیا کے ولی کو مینیجر کے پاس کم سے کم ماہ بماہ بھیجنا پڑے گا -

۳۵- بورڈنگ ہوس سب کمیٹی مینیجر اور ادھیکاریہ ورتسکائیں کے ادھیکار اور کرتبیہ انترنگ سبھا آریہ سماج جالندھر نیت کریگی -

۳۶- حسب ضرورت اُن نیموں میں تبدیلی اور ایزادی کرنے کا ادھیکار انترنگ سبھا آریہ سماج جالندھر کو ہے -

دیوراج
مینیجر آریہ کنیا پاٹھشالا جالندھر

فیروزپور

ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ فیروزپور اپنے پرچہ مورخہ ۱۵- فروری ۱۹۰۶ء کے ایڈیٹوریل نوٹ کی ذیل میں ستیہ دھرم پرچارک کے ایڈیٹر صاحب کو مخاطب کر کے فضول خامہ فرسائی کرتے ہیں کہ "جب سے آپکے ناعاقبت اندیش اوپدیشک یہاں آئے - انہوں نے اُن دو چار آدمیوں کے سر پر جو پہلے کسی سماجک کام میں انٹرسٹ نہیں لیتے تھے - اور برائے نام ممبر تھے - ہاتھ پھیرا - اور خواہ مخواہ جھگڑا کے لیے تیار کر دیا اس سے جہاد نی آریہ سماج کو تو کچھ نقصان نہیں پہونچا - مگر آپکی ویدپرچار کی کیفیت کھل گئی - جو صرف ہر ایک جگہ پارٹیاں بنانیکا آلہ ہے -" انتہے - قولہ ع چہ خاک ست دزدے کہ بکف چراغ دارد - خود ذات مبارک پارٹیاں بنانے کا آلہ بلکہ مبداء اول ہوں اور الزام دوسروں پر لگا دیں - یہہ کس کا اعتقاد ہے - کہ سوامی دیانند سرستی صاحب بھی مانس بھکشن و شنیہ میں ریھرم نہ تھے - یہہ کس کا قیاس ہے - کہ پراوپکارنی سبھا اجمیر کے سوال کے جواب میں یہہ تحریر فرما دیں کہ مسئلہ گوشت خوری پر

سماج کو رائے دینے سے معذور تصور کرے یہ کسکی ناحق شناسی ہے۔ یا یوں کہا جاوے کہ وہ کون ناعاقبت اندیش ہے کہ یتیموں کے مال کو اپنے ذاتی فائدہ کے لیئے ضائع کرنے میں دریغ نہ کرے۔ آپ کو شرم نہیں آتی۔ کہ اصلی نامہ نگار کو چھوڑ کر ایڈیٹر ست دھرم پرچارک کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جو ذات آپکی ان پوچ الزاموں سے کلیتاً مبرا ہے۔ اور ان ممبروں کو جو خود راہ راست پر چلتے ہیں اور باقی ناعاقبت اندیشوں کو ہدایت صراط مستقیم کی کرتے ہیں۔ برائے نام ممبر بتلاتے ہیں۔ یہہ آپکی تحریر محض غلط اور عام کو دھوکا دینے والی ہے۔ ہاں اگر پنڈت لیکھرام صاحب کو جو کہ عرصہ ہوا سعہ ایک دیگر صاحب کے اس جگہہ تشریف لائے تھے۔ بانی مبانی تنازعہ کا سمجھیں۔ تو پنڈت لیکھراج سے آریہ پبلک اچھی طرح واقف ہیں کہ کیسے راست باز اور سچائی کے حامی ہیں۔ بلکہ ایڈیٹر آریہ گزٹ کا جب تک پارٹی فیلنگ کے جال میں نہیں پھنسا تھا۔ انہیں پنڈت جی مہاراج کی تعریف کرتے منہ سوکھتا تھا۔ مگر افسوس

ع بدور طمع دیدہ ہوشمند۔

ماس پرچار پارٹی کے ترجمان مہا پرشوں نے کچھہ ایسی اسکو چاٹ چٹائی ہے۔ کہ اسکی عقل و حواس بجا نہ رہی۔ جو حالت ہذیان میں آپ نہیں پنڈت لیکھراج جی کی نسبت لفظ ناعاقبت اندیشی کا اطلاق کرتے ہیں۔ حیف صد حیف۔ اس عقل پر۔ ابھی آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب اس نااتفاقی اور آریہ سماج کے ممبروں میں کشاکشی کا باعث اور بانی تو نہیں۔ مگر ایسی گندہ پالیسی آمیز کارروائیاں ہیں۔ جو آپ لالچ اور خود غرضی کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ باوجود اس امر کے کہ پنڈت لیکھراج کے آنے سے پیشتر بھی آپ کو ان گندہ اور خود غرضانہ کارروائیوں کی نسبت بارہا منع کیا گیا۔ کیا آپکو انہیں ممبروں نے جنکو آپ برائے نام ممبر بتلاتے ہیں۔ آپکی غلطیوں سے مطلع نہیں کیا۔ مگر آپنے کچھہ نہ سنا۔ آپ مانتے ہی کیوں۔ آپکا تو اسمیں انٹرسٹ تھا۔ بیشک جن ممبروں کی نسبت آپ برائے نام کا لفظ اطلاق کرتے ہیں۔ آپکی خود غرض آمیز کارروائیاں کی وجہ سے کچھہ عرصہ سے تو کشیدہ خاطر ہو گئے تھے۔ مگر برائے نام کسی طرح سے نہیں کہے جا سکتے۔ وے ممبر آپ سے زیادہ پرانے اور ہمدرد اور سماج کے کاموں میں مدد دینے والے ہیں۔ البتہ جیسا کہ آپ سماج کی کارروائی اور دھرم کے نام سے انٹرسٹ لیتے ہیں۔ ویسا وے نہیں کرتے اور نہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم سے کوئی اس انٹرسٹ کا مفصل حال پوچھے تو ابھی اسکا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ ہاں اسوقت جبکہ وہ اپنی گندہ پالیسیوں سے باز نہ رہینگے مجبوراً ہم کو مفصل لکھنا پڑے گا۔ اور پھر جو آگے چل کے اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ اپنی شجرۃ العقل کی دُم بیخ کنی کرکے ایڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک کو باعث اور معاون فساد خیال کر [illegible] ہیں لیکن اصلی عبارت کو غور سے نہیں پڑھتے کہ اسکا کیا مدعا ہے۔ اب جتنے اس درخواست کے فیصلہ کے بارے میں لیت و لعل کر چھوڑتے ہیں اور کبھی کسی کی عدم حاضری اور کبھی کوئی عذر پیش کرتے ہیں۔ باقی آیندہ

راقم

کرپارام صدر فیروزپور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

رسید زر

اُن روپیوں کی جو آریہ سماج ہی کے ممبر سے سالانہ جلسہ پر جو ۱۶ و ۱۷ فروری سنہ ۹۵ع کو ہوا وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں دیئے گئے۔

نام	رقم	نام	رقم
شارگ سماج	[illegible]	رجسٹرڈ سماج	[illegible]
مجیہ ،،	[illegible]	ممبر ،،	[illegible]
بابو نند لال	[illegible]	سیٹھ کرشن لال	[illegible]
سردار سوجبت سنگھ	[illegible]	پنڈت دھنی رام	[illegible]
دیوی چند	[illegible]	مہتہ گیان چند	[illegible]
دیو دیال	[illegible]	محمد یار	[illegible]
جگن ناتھ	[illegible]	پنڈت لال چند	[illegible]
لالہ گلاب رائے	[illegible]	لالہ ملکھی رام	[illegible]
چھبیل	[illegible]	دھنپت رام	[illegible]
سردار کرتار سنگھ	[illegible]	لالہ ٹھنو ناتھ	[illegible]
سوہن لال	[illegible]	ڈاکٹر نور حسین	[illegible]
بابو لیکھراج	[illegible]	نانک چند	[illegible]
سردار جوالا سنگھ	[illegible]	لالہ ملکھی داس	[illegible]
لالہ گوردتا مل دیانند ائی سکول لاہور			[illegible]
ماسٹر چند لال وید پرچار فنڈ			[illegible]
مسٹر شام داس	[illegible]	سردار نرائن سنگھ	[illegible]
بابو ٹہل مل	[illegible]	سیٹھ ٹیلو رام	[illegible]
سردار رشنا سنگھ	[illegible]	سیٹھ مگا مل	[illegible]
بابو ہری مل	[illegible]	ایچ جان محمد	[illegible]
گپت دان	[illegible]	سردار آیا سنگھ	[illegible]
سیٹھ ادو مل	[illegible]	سیٹھ خیال داس	[illegible]
لالہ بنسی لال	[illegible]	سیٹھ ساون مل	[illegible]
مسٹر ایسر چند	[illegible]	چیتا رام	[illegible]

ہمین مل ـ عصہ ـ میگھامل ـ عصہ ـ
میر انچل اماء

اوپدیشکوں کا اوپدیش پرتانت

پنڈت گنپتی شرما اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۸ - جنوری کو ملتان میں "ایشور سدہی" پر دیاکھیان دیا۔ شرو تا ۲۰۰ تھے ۲۹ کو پورانوں کے کھنڈن پر کتھا کی شرو تا ۵۰ تھے ۳۰ کو ملتان سے چلکر ۳۱ کی شام کو کبیر والہ میں پہنچے اور یکم فروری کو بھگتی کے وشئے میں دیاکھیان دیا۔ شرو تا ۱۵۰ تھے - ۲ کو پورانوں کے کھنڈن پر دیاکھیان دیا۔ شرو تا ۱۰۰ تھے - ۳ - کو برہم چریہ کے وشئے میں دیاکھیان دیا۔ شرو تا ۱۰۰ تھے - ۴ کو صبح کے وقت ایک ضلعدار صاحب کے مکان ہون کرایا۔ اور اوپاسنا کرائی - شام کو پھر ہون کرایا اور اسکے بعد مانس نشیدہ کے بارے میں دیاکھیان دیا۔ شرو تا ۱۰۰ تھے - ۵ - کو سماج مندر میں ہون کرایا۔ ۶ - کو سرشٹی وشئے پر دیاکھیان دیا۔ شرو تا پچاس تھے۔ ۷ کو ملتان سے شجاع آباد آئے - اور ۸ - کو لوگ اکٹھا ہوں - ویدانت مت کھنڈن پر دیاکھیان دیا۔ شرو تا ۲۰۰ کے قریب تھے۔ ۹ - کو ودیا کی اُنتی پر دیاکھیان دیا شرو تا ۲۰۰ سے زیادہ تھے ۔ ۱۰ - کو شجاع آباد سے لودھراں آئے - اور ۱۱ - کو بانیا میں ورن بوستھا پر دیاکھیان دیا شرو تا ۱۰۰ تھے ۱۲ کو "دھرم کیا پدارتھ ہے" کے وشئے پر دیاکھیان دیا۔ شرو تا قریباً ۱۰۰ تھے - ۱۳ - کو لودھراں سے ملتان آئے - ۱۴ - کو ایک شخص کا اینتشٹی سنسکار کرایا - ۱۵ - کو ملتان سے چیچا وطنی اور شام کو کمالیہ پہنچے۔ ۱۶ - کو ویراگ وشئے پر دیاکھیان دیا۔ شرو تا پچاس تھے ۱۷ - کو آشرم وشئے پر دیاکھیان دیا - شرو تا ۵۰ سے زیادہ تھے۔ ۱۸ - کو "آریہ سماج کیا ہے" پر دیاکھیان دیا - شرو تا پچاس تھے ۱۹ - کو ہون کے بارے میں دیاکھیان دیا شرو تا ۳۰ تھے - ۲۰ - کو کمالیہ سے چلکر ۲۲ کو جھنگ آئے -

پنڈت لال من جی اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۱۲ - فروری کو پنڈی بھٹیاں میں دھرم پرچار کیا - ۱۳ - کو آریہ دھرم پر دیاکھیان دیا۔ شرو تا ۲۰۰ تھے - ۱۴ - کو پورانک مت کھنڈن وشئے پر دیاکھیان دیا۔ شرو تا ۲۰۰ سے زیادہ تھے۔ ۱۵ - کو تالی دگو جرانوالہ میں گئے - اور تین دن متواتر دیاکھیان دیتے اور ایک کتھا کرتے رہے - حاضری شرو تا ہر روز ۳۰ سے زیادہ ہوتی رہی - ۱۸ - کو جلالپور بھٹیاں میں آئے - اور وہاں چار یوم ٹھہرے - ہر روز ایک دیاکھیان دیا اور ایک کتھا کی - حاضری شرو تا ہر روز دو سے اڑھائی سو تک ہوتی رہی ۲۲ - کو رام نگر میں آ گئے - وہاں ۳ یوم رہے اور ہر روز ایک دیاکھیان دیا اور کتھا کی - ۲۵ - کو حافظ آباد میں آ گئے -

لوکل

۹ - مارچ ۱۹۰۵ء بروز پنجشنبہ وار اول دھرم سبھا کے سنرشا شاستر ارتھ مورتی پوجا وشئے پر ہوا - پھر اُسی وقت شام پنڈت لیکھرام جی کا بازار میں مورتی پوجا کھنڈن پر لیکچر ہوا - لب ازاں پنڈت لمترن جی نے لاونی گائی -

۱۰ - مارچ کو آتوار کے ساپتاہک جلسہ آریہ سماج میں ہون اور پرارتھنا کے بعد اپدیشی ... جی نے یجروید سے کتھا کی اور لالہ دیوراج جی نے یجروید ... حاضری ۰۰ کے قریب تھی - ۱۳ - مارچ کو فرزند لالہ بھگت رام ہندی انسپکٹر ڈاکخانہ پنجاب کا نام کرن سنسکار - ویدوکت ہوا - ایک روپیہ آریہ کنیا پاٹھشالا اور ایک روپیہ آریہ سماج کو سطیو دان کے دیا -

اشتہارات

بمقام جالندھر شہر ہوگا

چونکہ تعداد وِدیارتھیوں کی بڑھ گئی ہے - ۱۲۱ روپیہ اس سال اکھٹو روپیہ کی ضرورت ہے - ستری بھگتا کے سہایک مدد کریں -

ضرورت

آریہ سماج راولپنڈی کو آریہ کنیا پاٹھشالا کے واسطے ایک پنڈت اور ایک اودھیاپکا کی ضرورت ہے - پنڈت کیسا ہو جو ہندی بھاشا سنسکرت حساب اور بھوگول وغیرہ سکھلانے کے یوگیہ ہو نیز اسکے علاوہ ہر پرکار کی ساہ کاری میں اچھی مہارت رکھتا ہو - دیاکھیان آدی دینا ہو سبھا و سشیل اور آریہ ہو - اودھیاپکا ایسی ہو جو ہندی بھاشا حساب و بھوگول سکھلانے کے یوگیہ ہو نیز اسکے علاوہ دستکاری و سلائی وغیرہ کے کام میں اچھی مہارت رکھتی ہو - ہر دو کو تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی - درخواستیں کسی آریہ سماج کے سکریٹری کی معرفت کے ساتھ ۲۰ - مارچ ۱۹۰۵ء تک حسب ذیل پتہ پر آنی چاہئیں - کانشی رام چوپڑہ صدر بازار راولپنڈی -

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ ولایتی کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

[illegible] اس میں عمدہ عمدہ مضامین علمی و اخلاقی [illegible] تازہ خبریں [illegible] احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور با مذاق لطائف [illegible] ناول [illegible] اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود [illegible] مطبع اخبار [illegible] قیمت [illegible] صرف پانچ روپیہ [illegible] سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ [illegible] قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے اُن کو [illegible]

ایک عمدہ ناول [illegible] تحفہ [illegible] پتہ ذیل پر آنی چاہیے۔ **المشتہر**

کشن سروپ درما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کی نزد خت ہوتی ہے [illegible] نہیں ہوتی۔ [illegible] اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور بہتر ہے جو کاپی نکالی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے۔ جا [illegible] طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک دقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ [illegible] بو جب سیاہی ناقص ہونے [illegible] سبب نہایت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں کے [illegible] کے لیے ہمنے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانی میں [illegible] ہے۔ اور جمانے کی یہ کیفیت ہے کہ [illegible] تو نقش کا اُجالا ہو جاتا ہے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا۔ استعمال میں نہایت قابل قدر ہے۔ چنانچہ خریدی اسکی تعریف کی۔ [illegible] صاحب شہر لاہور کے مطبع [illegible] کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کا پی [illegible] ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی سیر [illegible] روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ درما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جسکو [illegible] ہوا ہے۔ [illegible] ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ نقشہ و [illegible] و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے اور چمن اور [illegible] عزہ [illegible] کے قواعد و ترکیب [illegible] درج میں کوئی بات فروگذاشت نہیں کی گئی۔ ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے۔ [illegible] ہر درخت کا [illegible] انگریزی نام [illegible] پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین ایسے [illegible] نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو نہایت سے عالم اور حضرات صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز [illegible] اور کتاب نہایت خوشخط اور [illegible] ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے شہبے درخت (۲) پھول کے [illegible] درخت (۳) پھل کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے [illegible] درخت (۶) پھل کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) [illegible] کے درخت (۱۱) [illegible] درخت (۱۲) سمجھ دار درخت (۱۳) درختان نامدار (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی (۱۷) [illegible]

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کرکے پورے سال کی قیمت مبلغ [illegible] روپیہ [illegible] بھیج دینگے۔ انکو ایک جیب گھڑی [illegible] چھ روپیہ کی جیب خیرہ [illegible] والی ہے۔ مفت [illegible] دیگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

کرسچین سنت درپن

(اگر [illegible] عیسائی صاحبان کے پسند [illegible] تو ضرور ملاحظہ فرمائیں) [illegible] کتاب ہے [illegible] حضرت مسیح [illegible] حضرت مسیح کی [illegible] حضرت مسیح [illegible] عیسائی دین دنیا میں کس طرح [illegible] عیسائی صاحبان کی [illegible] آغاز عیسائی [illegible] انجیل [illegible] حضرت موسیٰ کی کتاب [illegible] حضرت سلیمان کی کتاب [illegible] حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار [illegible] حضرت مسیح کا عرب میں اوتار [illegible] الفاظ میں ادا کی ہے [illegible] نہایت آب و تاب [illegible] کاغذ ۲۰×۲۶ [illegible] فروخت موجود [illegible] مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے [illegible] قیمت صرف [illegible] محصول ڈاک [illegible] زیادہ خرید لے [illegible]

المشتہر کشن سروپ درما مہتمم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

[illegible] باوجود [illegible] روپیہ [illegible]

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں [illegible]

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو کہ اسنج اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ بچوں کو خاصکر برفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے۔ بطلغ دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (سے) خالص مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس پر یہہ میری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میاں گنگا والیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میاں گنگھ صاحب زاد نوازشکم۔ تسلیم مزاج شریف۔ میں نے کئی ایک بیضوں کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ بہت کا مفید ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم و پڑبال کے کھجلی کو اٹھیں اور ٹیڑھی آم۔ شروع کٹریکٹ یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجیے۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام تجرانگ ضلع جھنیا۔ سرحد ملک چین۔ مورخہ ۲۵۔ جولائی ۱۹۱۲ء

(۲) جناب پروفیسر میاں گنگھ صاحب۔ عرض یہہ ہے کہ میں نے پیشتر ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس سرمہ نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماویں۔

ڈاکٹر سید ادام ... اسسٹنٹ صورت گڑھ ... مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۱۲ء

(۳) جناب پروفیسر میاں گنگھ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے سے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی جہاں تک میرا خیال ہے۔ میں اس سرمے سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کے واسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلیئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی انکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ کیونکہ اس سرمے سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لیئے فائدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو ایسے سستے داموں پر دیکر خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور اسکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

ڈاکٹر خیر الدین شاہ ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر شفاخانہ بودھ گیا ... سام مورخہ ۱۴۔ جولائی ۱۹۱۲ء

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ۲۴ دسمبر کو آپکا ذکر تھا۔ اعلیٰحضرت حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گڑیا سہر ... آپ بیگم صاحبہ نے مجھ کو حکم دیا۔ کہ دو تولہ سرمہ ممیرہ جلد طلب کرو۔ اسلیئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بمجرد ملاحظہ خط ہذا جلد دو تولہ سرمہ ممیرہ سیاہ جو فی تولہ دو روپیہ ہے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید پڑا۔ تو پھر دس بیس تولے کے واسطے حکم ہے۔ الراقم نواب محمد ... پرائیویٹ کلرک بیگم صاحبہ بہاولپور مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۲ء

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس تاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۲ء کو پہونچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلیئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ دو تولے اور بذریعہ پارسل روانہ فرماویں۔ نواب علی شاہ پرائیویٹ کلرک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کچے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی غرض کے لیئے جمع کیا گیا ہے۔ میاں گنگھ آلو والیہ

ओ३म्

मित्रय चक्षुषा समीक्षामहे

اشوریہ نیم کا پالن — سب الیمان متر بھاؤ سے برتیں — اشوریہ نیم کا پالن

ओ३म्

ست دھرم پرچارک

جلد — نمبر

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید کتابیں

کتاب	کیفیت
ویدان ہی ستھار	مصنفہ بابو بستی رام صاحب۔ اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ دھرم یہ ہے کہ ... قیمت ۲
استری سنسکار اردو	استری سنسکار کے لئے زور دار اپیل قیمت ۱ مصنفہ
پروداریں آنند	مصنفہ ... اسمیں کہانی کے طور پر دکھایا ہے کہ پرداریں آنند کس طرح ہو سکتا ہو قیمت
شاستر رکشا جھگڑا	مصنفہ لالہ سوداگر رام ... عدالت۔ یہہ شاستر ... سوامی دیانند اور پوراک پنڈتوں کے مقام ... ہوا تھا قیمت فی جلد ۱
جیون چرتر پرچارک بھگت	اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے ہیں۔ مصنفہ لالہ دیوراج قیمت فی جلد
پرارتھنا پستک اردو	مصنفہ لالہ دیوراج صاحب۔ ایشور کی پرارتھنا ... قیمت فی جلد
ایک دردناک نظارہ	ایک ناول کے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ ... استری سکشا کا ہونا ضروری ہے۔ مصنفہ لالہ دیوراج

کتاب	کیفیت
پتری کی پرارتھنا	مصنفہ لالہ ہرچند صاحب۔ ایک بڑا عجیب ... کون ہردا ہے کہ ... آنسو ... قیمت
آئس نشیدہ اردو	مصنفہ لالہ آتما رام صاحب۔ آئس پرچارک کے اعتراضات یکتی اور ... تور ہے میں قیمت
ایضاً حصہ دوم ارقیمت	
مسلہ نیوگ اردو	پادری ای ویمس کے اعتراضات کا جواب قیمت
	ارجوابات فاضلانہ ہیں۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام
رامچندر جی کا سچا درشن	مصنفہ پنڈت لیکھرام۔ اسمیں پنڈت جی نے ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج بھاری ... قیمت
امرت پرشا اردو	قیمت ... ان بھجن ... میں جدید جدید ...
ویراگ بھجناولی	قیمت ... بھجن ...
حصہ دوم	قیمت ... پڑھنے کے قابل ہیں۔
بھجن آنند اردو	مصنف نے نہایت جدید جدید بھجن ... لکھے ہیں۔ مصنفہ ... قیمت
پانچ کو ترجیح نہیں	اسمیں ایک کا ... صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب قیمت ۱

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

نام دوا	کیفیت
[illegible]	یہ ہر ایک انسان کو ہر طرح کی طاقت دیتا ہے جو کہ [illegible] وغیرہ [illegible]
[illegible]	ایک مجرب علاج ہے [illegible] آرام ہوتا ہے - قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] درد [illegible] بار بار [illegible] کو دور کرتا ہے - قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دل و دماغ کو خوشبو کے علاوہ - نزلہ زکام - درد سر [illegible] بالوں سیاہ کو سفید ہونے نہیں دیتا - فی شیشی [illegible]
[illegible]	دانتوں کو [illegible] بدبو گوشت خورہ [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] حافظہ بینائی - غبار - خارش [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا [illegible] کو پیدا ہونے نہیں دیتا - قیمت فی شیشی [illegible]
[illegible]	[illegible] درد [illegible] دل [illegible]
[illegible]	[illegible] دور [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	زخم [illegible]
[illegible]	[illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	[illegible] فی تولہ [illegible]

کثیر الوقوع امراض کی بابت ڈاکٹر صاحب کی سرٹیفکیٹ دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ بھیج کر ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت طلب کرو [illegible] آتشک [illegible] رسالہ [illegible]

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ [illegible] لاہور [illegible] دروازہ

ڈاکٹر [illegible] کی بنائی ہوئی [illegible] کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے [illegible] کی دوا [illegible] سینکڑوں [illegible] آزمائی - کوئی نسخہ کسی کو فائدہ کرتا تھا لیکن [illegible] تجربہ اور کوشش سے [illegible] ہے [illegible] یا انہیں کوئی خرابی آنے سے [illegible] میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے - اس گولی سے عورتوں کی [illegible] کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے - طلاء فی شیشی [illegible] عدد گولی [illegible]

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ

ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ [illegible] کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے - اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے - ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے - علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی [illegible] المشتہر [illegible]

[illegible] ڈاکٹر [illegible] کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان [illegible] مفید پایا

شائقین فوٹوگرافی

کو تجربات [illegible] ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی - قیمت صرف [illegible] محصول ڈاک [illegible] روپیہ [illegible] سے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاوے گا - ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے - المشتہر [illegible] کمپنی [illegible]

اشتہار مجرب دوائیں

امراض [illegible] مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت [illegible] یا بذریعہ ویلیو پے ایبل [illegible] بھیجی جاتی ہیں

کشتہ نقرہ [illegible] دل اور دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے - ہر قسم کی کمزوری کو [illegible] دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے [illegible] ہو چکے ہیں - انکو ضرور آزمائش کرنی چاہئے - غرضیکہ بچپن [illegible] شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں - انکے لئے یہ آب حیات ہے [illegible] قیمت فی تولہ [illegible]

روغن مسیحا - مایوس العلاج مرد اس سے صحتیاب ہوتے ہیں - سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں - بچپن کی بے عنوانیوں کا مکمل علاج ہے - فی تولہ چار روپیہ -

دوائی آتشک - آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو - اگر بدن پر داغ بھی ہو گیا ہو - بغیر منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے - قیمت خوراک ہفتہ [illegible]

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو - اسکے استعمال سے یہ دو امراض دور ہو جاتی ہیں - قیمت فی تولہ [illegible]

المشتہر حکیم [illegible] گجرات پنجاب

اشتہار

[illegible] کا مشہور و معروف ناول مصنفہ سوامی [illegible] قیمت [illegible] کاپی فروخت کے لئے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو - مجھ سے طلب فرماوے

نمبر ۵ | مطبوعہ اجیت سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۹۵ء روز جمعہ | جلد ۶

ستری ادہکار

بھوجنگی چھند

مہا ایش جگدیش جہساں تمہاری
شتی اور ستی گائیں جگ سے پکاری
تمہاری دیا کا نہیں وار و پارو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

نہ ادہکار ان کو ہے کوئی نکشا
است کی نہ ست کی نہیں ہے پریکشا
نہیں گیان چھنو پڑا اندہکارو
دیا ساگرو ناری بپتا کو ٹارو

تمہاری دیا سے ملی وید بانی
سبھی کو سنا دیہہ تم نے بچھانی
پرچار دبتا آگیا نہی پرچارو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

انی پاپی ادہام ہیں ہم پرانی
پرہو آگیا تیری نہیں ہے مانی
دیا حق سے ہے ناری نشکا بارو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

ہمارے کرم اور سدہرم وید بردہ
ہماری گہر آشرم جنے گھنشتر بدہ

کرو دور اگیان من کو اجارو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

یہہ ست شاستر اور دینے گاتا گواہی
رہے نہ برکشتر کوئی بہن بہائی
اودھی تا اکنیائیں بھارت کی سارو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

بھلا کیسے سکھ پائینگے پرش جگ میں
پڑا روگ ہی ایسے جوارہ انگ میں
نوارو بپتا کشٹ کو تم نوارو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

ہماری جو کنیائیں ماتا ہیں ساری
او دیا ندی ہیں پڑی نیچہ ناری
لنگھاؤ انہیں پار ایشور لنگھاو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

نہ ناری کوئی جگ میں ہو ودیا رہت
چلائیں گہر آشرم وہ بل ودیا سہت
ہیم وید سے ہو دیں سب کار و بارو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

تم ہی سمبہ ہے تم ہی سے بنے
نوارو بپتا جو پڑا بگہن ہے
پربھو کنیا نشاسی بھارت سدہارو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

تمہارے پتا ودیا آتی بچاری
تم ہی سندرو ننبا متا ہماری
کرو ناش اودیا ودیا بڑہہ لیا رو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

اپالا ولیو لوپا مدرا ہے ناتہہ
بھارت کنیا گارگی اودسیتا ہو تات
انہیں دیو آہوتی مینتری بنا دو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

مندالساسی دو دہنی گہر آشرم میں جو
سکھنتاسی استری گہر آشرم میں ہوں
یہی دو باہے بھارت اسی اپنی نارو
دیا ساگرا ناری بپتا کو ٹارو

ایڈیٹوریل نوٹس

آلسی پرش کبھی کامیابی نہیں حاصل کر سکتے۔ اسکا کارن یہہ ہے۔ کہ اُن میں دریدہتا مستقل مزاجی نہیں ہوتی۔ جب تک کہ ایک کام میں کوئی رکاوٹ سامنے نہیں آتی۔ آلسی پرش بڑے زور سے کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ لیکن جیوں ہی پہلی رکاوٹ کا مقابلہ ہوا۔ ہتھیار چھوڑ کر الگ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر دوسرے کام کو آرمبھ کرتا ہے۔ وہاں بھی اسی وقت تک کام

کرتا ہے۔ جب تک کسی رکاوٹ سے نہ
ٹکرانا پڑے۔ اسی طرح اپنا جیون ایک
گردش میں برباد کرتا ہے۔ اور آخرکار
نتیجہ کچھہ بھی برآمد نہیں ہوتا۔

یہہ حالت آجکل اُن پرشوں کی ہورہی
ہے۔ جو کہ اپنے دیش کی استریوں کو جاہل
دیکھکر یورپ اور امریکہ سے گرہستہ کے
آنند کی سامگری لانے کا یتن کر رہے ہیں
ہم ایسے پرشوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا
انہوں نے تھوڑا سا پورشارتھ بھی اپنی
اردھانگیوں کی جہالت دور کرنے میں لگایا
ہے۔ جن سورکھا استریوں کی ہمارے بیرسٹر
بھائی شکایت کر رہے ہیں۔ کیا انہیں
کی بہنوں کو آریہ پرشوں نے ضعیف الاعتقادی
سے نکالکر معقول پسند نہیں بنالیا ہے۔؟
ہم حیران ہیں۔ کہ وے لوگ جو مستقل مزاجی
کے ساتھہ دیش کی استریوں کی جہالت
دور کرنے کے لیئے کام نہیں کر سکتے۔ وہ باہر
سے لیڈیاں لاکر بھی گرہستہ آشرم کو کیونکر
آنند دھام بنا سکیں گے۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں
یورپ سے بیوی بیاہ کر بھی انکی ماتاؤں
انکی بہنوں اور انکی بیٹیوں کی جہالت
کیا بلا پرشارتھ دور ہوسکیگی۔ اور جب کل
گھر کی اندر استریاں جاہل ہونگی تو وہ سے
تعلیم یافتہ انیہ دیشیہ بیوی رکھتے ہوئے
بھی کیونکر آرام سے بیٹھ سکیں گے۔ ہاں یہہ
بات دوسری ہے۔ کہ وے اپنی قوم سے ہی
کنارہ کشی کرنا چاہیں۔ لیکن قوم میں رہکر
اپنی برادری سے تعلق رکھتے ہوئے کبھی بھی
ممکن نہیں ہے۔ کہ اپنی برادری کی جاہل عورتوں
کی حالت انکو دکھہ میں نہ ڈالے۔

منشی نتھا ورسنگھ جی ایڈیٹر رسالہ آریہ بین
شاہجہانپور کی ایک انگریزی میں چھپی ہوئی چٹھی
ہمارے پاس پہونچی ہے۔ جسمیں منشی صاحب
نے استری شکشا کے حامیوں کے لیئے ایک
بھاری خوشخبری سنائی ہے۔ ہمارے ناظرین
کسی گزشتہ پرچہ میں پڑہ چکے ہونگے کہ
لالہ نہالچند صاحب رئیس مظفرنگر نے
اپنے پتر کے بواہ سنسکار پر چار ہزار روپیہ
ستری شکشا کے لیئے دان دیا۔ منشی نتھا ورسنگھ
اس دان کا مفصل حال تحریر فرماتے ہیں۔
لالہ نہالچند کے پتر کا بواہ۔ لالہ داسودر داس
بی اے۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی پتری سے
مقرر تھا۔ ۱۶۔ فروری سنہ ۹۵ء کو دہلی میں
برات گئی۔ لالہ نہالچند کو دریافت پر معلوم
ہوا۔ کہ دہلی جیسے شہر میں جسکی آبادی کہ
قریب دولاکھہ کے ہے۔ سوائے مشنری
زنانہ سکولوں کے گورنمنٹ یا رعایا کی
طرف سے کوئی بھی انتظام ستری شکشا کا
نہیں ہے۔ لالہ صاحب کو اسپر نہایت
افسوس ہوا۔ اور چونکہ آپ اپنے ملک کے
سچے ہتیشی ہیں۔ اسلیئے بواہ کے بعد چار ہزار
روپیہ دہلی میں کنیا پاٹھشالا میں کھولنے
کے لیئے عطا فرمایا۔ اسوقت لالہ داسودر داس
جی کو بھی جوش آیا۔ اور انہوں نے بھی
ایک ہزار روپیہ نقد اسی وقت اس کار خیر
میں شامل کیا۔ ان دونو ہمدردوں کی
مثال نے ایک اور طبیعت کو ہلایا اور لالہ
گردھاری لال صاحب وکیل اور میونسپل کمشنر
نے بھی ایک ہزار روپیہ نقد بخشش کیا۔
اس سے بڑھکر رفاہ مردوں کے لیئے حوصلہ

دلانیوالی اور کونسی خبر ہوسکتی ہے۔ جبتک
دیش کی ماتائیں نرا کشر ہیں۔ تب تک ودوان
اور دھارمک سنتان کی امید ایک وہم ہے۔

رسالہ انتخاب لاجواب۔ کا نمونے کا پرچہ
ہمارے پاس بھی پہونچا ہے۔ پیسہ اخبار کے لائق
ایڈیٹر کا ارادہ ہے۔ کہ اگر ۵۰۰ درخواستیں پہونچ
جاویں۔ تو اس رسالے کو جاری کردیویں۔ اخبار
نویسی کے میدان میں پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کی
بہت مشہور ہے۔ جسکی محنت اور لیاقت سے
ہمارے ہمعصر نے پیسہ اخبار کو ترقی دی وہ
انہیں کا حصہ ہے۔ رسالہ انتخاب لاجواب کا پہلا
نمبر ہمنے شروع سے اخیر تک پڑہا۔ اگر ایسی لیاقت
سے خبروں اور واقعات کا انتخاب ہوتا
رہا۔ تو شک نہیں کہ یہہ رسالہ ملک کے لیئے بہت ہی
مفید ٹھہریگا لیکن ہم اپنے لائق ہمعصر کو ایک
صلاح دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ پہلے نمبر
میں ہمارے ہمعصر نے صرف مسلمان صاحبوں کی
سوانح عمریوں پر ہی اکتفا کی ہے۔ اگر وہ اس
رسالہ کو مفید عام بنانا چاہتے ہیں۔ تو ضروری
ہوگا۔ کہ مشہور مشہور ہندو صاحبوں کی سوانح
عمریاں بھی درج رسالہ ہوں۔ اور واقعات
کی آلائش کرنے میں کسی قسم کی قید نہ لگائی
جاوے۔ ہم اپنے نئے ہمعصر کو مبارکباد
کہتے ہیں۔

ریویو

ٹمپرنس گزٹ ماہوار رسالہ۔ قیمت
سالانہ معہ محصولڈاک عہ۔ یہہ رسالہ
ماہ مارچ سنہ ۹۵ء سے شہر امرتسر سے جاری
ہوا ہے۔ ہم نے پہلا نمبر اسکا پڑہا۔ ایک

ہونے کے پڑھنے سے جہاں تک رائے قایم ہو سکتی ہے۔ اسکا نتیجہ ہم یہہ نکالا ہو گیا ہو۔ اگر اسی طرح اڈیٹر نے کوشش کی تو یہہ رسالہ ہمارے ملک والوں کے اخلاق کے لیئے بڑا مفید ثابت ہوگا۔ بھارت ورش میں اسوقت شراب خوری کا مرض بڑھتا جاتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں باوجود ٹمپرنس کے سیوکوں کی سخت کوشش کے بھی سابق کی نسبت لوگ زیادہ شراب کی طرف رجوع ہوتے جاتے ہیں۔ رسالہ زیر ریویو میں جہاں ایکطرف ٹمپرنس سوسائٹیوں کی خبریں درج ہوتی ہیں۔ وہاں دوسری طرف پرہیزگاری کا سبق دینے والے مضمون سلیس اردو میں نکلتے ہیں۔ ہم اپنے نئے ہمعصر کو مبارکباد کہتے ہیں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ اُسے اپنے فرائیض کے ادا کرنے کے لیئے مضبوطی عطا کرے۔

بھوانی آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ

بھوانی سماج کا سالانہ جلسہ بموجب ریزولیوشن مورخہ ۱۷ - دسمبر ۱۸۹۴ء بتاریخ ۲۳ و ۲۴ فروری ۱۸۹۵ء قرار پایا۔ چنانچہ پردھان صاحب پرتی ندہی سبھا پنجاب کو اطلاع دیگئی۔ پروگرام طیار ہوکر چھپوائے گئے جابجا آریہ بھائیوں کی سیوا میں بھیجے گئے۔ اخبارات دھرم پرچارک میں نوٹس دیا گیا۔ اوپدیشک صاحبان کی تشریف آوری کیواسطے لالہ منشی رام جی صاحب پردھان پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں پرارتھنا کیگیئی۔ نوہرہ لالہ گنگارام مہاجن بھوانی واقعہ بیچلا بازار متصل سبزی منڈی سرائے اس جلسہ کے واسطے تجویز ہوا۔ جو اچھی طور پر آراستہ پیراستہ کیا گیا۔ فرش فروش - غالیچہ قالین - جاجم - دری - شامیانہ اپنی اپنی موقعہ پر جلوے دے رہے تھے۔ دروازہ صدر پھولوں اور پتوں سے آراستہ ہوا جسپر ویدمنتر کا تختہ نورانی زیبائیش کو ظاہر کرکے ویدک مت کی ارتمائی کو جتلا رہا تھا اوم شبد کا جھنڈا ایشوری مہان مہان کو لوگوں کے دلوں پر ظاہر کرکے عمدہ اثر پیدا کرتا تھا اس مکان کے ایک گوشہ جانب راست پر ہون کنڈ تیار کیا گیا تھا۔ عمدہ چبوترہ بناکر چھوٹے چھوٹے دروازہ قایم کیئے گئے تھے پھولوں۔ گملوں - بندرباروں سے مزین کیا گیا تھا۔ اسکے مقابلہ میں جانب جنوب ایک مکان سامان کے واسطے تھا گویا وہ آریہ سماج کا بھنڈار تھا۔ سامنے ایک بہت بڑا میدان ناظرین اور سامعین کے بیٹھنے کے واسطے تیار تھا۔ لکچرار - اوپدیشک کے لکچر اوپدیش کے لیئے ایک تخت پر میز کرسی قایم کیگیئی تھی گلدستوں اور دھوپ کی مہک نے سارا مکان معطر کر رکھا تھا۔ اسکے قریب ہی ایک مکان موسومہ سیرام ہزاری لوانی والہ باہر سے تشریف لانیوالے اصحاب کیلیے مکمل کیا گیا تھا۔ جسکو اچھے طور پر صفا کرایا گیا تھا۔ فرش وغیرہ کھانے پینے نہانے دھونے کا سامان اسکے اندر مہیا تھا۔

۲۲ - فروری ۱۸۹۵ء کو پنڈت رامرتن جی صاحب اور چند ممبران دادری سے تشریف لائے رات کی گاڑی پر جالندھر - لاہور سیالکوٹ وغیرہ سے لالہ منشی رام جی - پنڈت لیکھرام جی ماسٹر آتمارام جی - پنڈت رام بھجدت جی بی آے وغیرہ وغیرہ کی تشریف آوری کی اسید تھی - وہ ممبران سماج باہر سے تشریف لانیوالے بھائیوں کو سٹیشن سے قیام گاہ تک لانے کے واسطے مقرر کیئے گئے تھے۔ شام کے وقت یکایک ایک تار بنام سکرٹری سماج پہونچا۔ کہ جسنے رونق جلسہ کی اسید کو دفعتہ بے رونق کر دیا تار مذکور لالہ منشی رام جی صاحب کی طرف سے تھا - جو آپنے لاہور سے دیا تھا مضمون یہہ تھا - کہ ریل گاڑی سے رہجانے کی وجہ سے ہم سب لاہور میں رہگئے - کل یعنی ۲۳ - فروری ۱۸۹۵ء کی شام کی ٹرین میں بھوانی پہونچینگے۔

چونکہ جلسہ ۲۳ - فروری ۱۸۹۵ء کا تھا اور جلسہ کی رونق دینے کا دارمدار جالندھر سیالکوٹ - لاہور نواسیوں پر منحصر تھا - اس تار نے سبھاسدوں کو واقعی بہت منتشر کیا۔ چنانچہ سکرٹری نے وہ تار اسیوقت ممبران سماج کے ملاحظہ کے واسطے پیش کیا - اور چند ممبران سماج بھی اسوقت پردھان صاحب کے مکان پر پہونچگیئے - اور پشش و پنج میں تھے - کہ کل کیا کارروائی کی جاوے حالت تشویش و انتشار کی رفع ادکے لیئے اگلے والی شب کی ٹرین پر اسید تھی - انتظار میں تھے - کہ اگلے والی ٹرین کس کس مہاتما کو اس جلسہ کی گئی ہوئی رونق کی دوبالا کرنے کے واسطے لاتی ہے - بعض بعض صاحبان کی یہہ رائے تھی - کہ اگر اس

ٹرین میں کوئی صاحب تشریف نہ لا دیا
تو کل کی کارروائی کا پروگرام ضرور بہ
تبدیل کر دیا جاوے۔ اسی اثنا میں ۱۱
بجے والی ٹرین اسٹیشن پر پہونچی ممبران
ہر ایک گاڑی میں تاک لگا کر ان مہاتماؤں
کی تشریف آوری کے منتظر تھے جنپر جلسہ
کی گئی ہوئی رونق کو ازسرنو تازہ کرنیکا
انحصار تھا۔ چنانچہ ایک گاڑی میں ہانسی
آریہ سماج کے تین ممبر۔ لالہ بہادل پرشاد
پنڈت دیندیال سبھاسد۔ لالہ رام کرشن
سبھاسد نظر آئے۔ آگے بڑھنے پر معلوم ہوا
کہ پنڈت لیکھرام جی۔ پنڈت کرپارام جی
لالہ لابھ چند جی۔ بھی تشریف فرما ہوئے
ہیں۔ ہر سہ صاحبان کی تشریف آوری
نے پچھلی تشویش و افسوس کو غلط کیا اور
ممبران سماج فرط خوشی سے سب صاحبان
کو گاڑی سے اتار کر فرودگاہ تشفیہ پر
لائے۔ پردہان صاحب سماج نے اسوقت
فرمایا۔ کہ کارروائی پروگرام ۲۲ فروری
۱۸۹۵ء بدستور قایم رہیگی۔

۲۲ فروری ۱۸۹۵ء کی صبح تھی۔ کہ سب
آریہ بھائی خوشی خوشی اپنے گھر سے
روانہ ہوکر جا بے مقام جلسہ پر پہونچے
۸ بجے سے نگر کیرتن کا وقت تھا۔ بنابر
انتظام کے سکرٹری سماج ہذا نے پولیس
میں پیشتر سے اطلاع دیدی تھی اور ایک
قطعہ پروگرام بھی بھیجدیا تھا۔ چنانچہ
سات بجے سے قبل تھانہ دار صاحب نے
ایک سارجنٹ اسپ سوار۔ اور چند کانسٹبل
بنابر انتظام مکان جلسہ پر بھیجدیے۔ انگریزی
باجہ موجود تھا۔ اب نگر کیرتن کی تیاری

ہونے لگی۔ آگے آگے انگریزی باجہ تھا
اسکے بعد دو اشخاص اوم شبد کے جھنڈوں
کو اوٹھائے ہوئے جارہے تھے۔ آخر
بعد آریہ بھائی بھجن الیشور بھگتی کے گاتے
ہوئے تھوڑی تھوڑی دور پر قیام کرتے
ہوئے جارہے تھے۔ اس تاریخ کو ہانسی
کا نگر کیرتن تھا۔ پندرہ بیس آریہ بھائی
ہمراہ تھے۔ تھوڑی دور آگے جاکر ایک
گروہ اور ہمراہ ہوگیا۔ ۱۰ بجے کے قریب
ہانسی بازار کا نگر کیرتن کرکے نوبجے لالہ
گنگارام پر پہونچے۔ اہل پولیس کا انتظام
معقول تھا۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف واقع
نہیں ہوئی۔

اسکے بعد ہون کیا گیا۔ وید منتروں کا
اوچارن اور ہون کی آہوتی پھر اپنے
رشیوں منیوں کے زمانہ کو یاد دلاتی تھیں۔ ہون
کے بعد پنڈت کرپارام جی نے اوپاسنا کرائی
پھر اوپاسنا کے بھجن پنڈت رامرتن جی اور
لالہ لابھ چند جی و دیگر آریہ بھائیوں نے
گائے۔ اسکے بعد پنڈت صاحب کا صرف
گاہی سرتن تھا۔ سرتن کے اختتام پر
بھجن آرتی نے کارروائی جلسہ کو بوقت
۱۲ بجے سماپت کیا۔

اب سب صاحبان دوپہر کا کھانا کھانے
کے واسطے اپنے اپنے گھر گئے۔ جو صاحبان
باہر سے تشریف لائے تھے۔ انکے کھانے
پینے کا انتظام معقول طور پر دو سبھاسدان
سماج کے سپرد تھا۔ جو سرگرمی سے اپنے
فرائض کی تکمیل کرتے تھے۔

پھر ۲ بجے سے کارروائی شروع ہوکر ڈھائی
بجے تک پنڈت رامرتن جی اور لالہ لابھ چند

کی بھی ہوتی رہے۔

اسکے بعد اڑہائی بجے سے پردہان صاحب
سماج ہذا کی آگیا انوسار ہمارے فاضل
پنڈت لیکھرام جی کا لکچر دہرم رکشا
پر شروع ہوا۔ جس اوپدیش میں لائق
فائق پنڈت نے اپنے عالی درجہ کے
معلومات سے اچھے طور پر یہہ ظاہر کر دیا
کہ ناواقفیت اور سور کھتائی نے بھارت
ورش میں اپنا جال ایسے مضبوطی سے بچھایا
ہے۔ کہ اب ناسا ویدک دہرم کے سمجھنے سے
بھارت ورش نواسی قاصر ہی نہیں رہے
ہیں۔ بلکہ اپنی اگیانتا اور جہالت سے
متنفر بھی ہیں۔

ابھی پنڈت صاحب موصوف اپنے
لکچر کو ختم نہیں کرچکے تھے۔ کہ ایک برہمن
صاحب کچھہ الفاظ بڑبڑاتے ہوئے جلسہ میں
پہونچے اور بیٹھہ گئے۔ آپنے بیٹھتے ہی اپنے
پاس والوں سے دریافت کیا۔ کہ سکرٹری
سماج کا کون ہے۔ پاس والوں نے نام
سکرٹری کا بتلایا۔ اور اشارہ سے سمجھا دیا
کہ فلان شخص ہے۔ جو اتفاق سے انکے
قریب ہی لکچر لگا رہا تھا۔ برہمن صاحب
جنکا نام نامی سنگت رائے ہے۔ ایک
ہندی کا تحریری پرچہ سکرٹری کو بدیں مضمون
دیا کہ مجھہ کو بھی کچھہ منٹ بلجادے سکو ویدک
دہرم پر کچھہ کہوں۔ سکرٹری نے وہ پرچہ
بجنسہ پردہان صاحب کے روبرو
پیش کیا۔ برہمن سنگت رائے کو جواب لاکر
دیا کہ بعد اختتام لکچر پنڈت لیکھرام جی آپکو
ضرور موقعہ دیا جاویگا۔ باقی آئندہ
الراقم شیو نراین ورما سکرٹری آریہ سماج ہوالی

مراسلات

ایڈیٹر
نامہ نگاروں کی آرا کا ذمہ وار نہیں ہے

سیالکوٹ

مہاشہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر
نمستے۔

یہاں دو سکھ بارہویں رسالہ کے اسلام کی
طرف آمادہ تھے۔ صرف آمادہ ہی نہ تھے
بلکہ اسلام کو قبول کر چکے تھے۔ اگر سماج کو
وقت پر اطلاع نہ ہوتی۔ بروز آیت مورخہ
۱۰ مارچ کو وہ ہر دو صاحبان سنگھ سبھا میں
برائے غرض تحقیق مذہب حقیقی آئے لیکچر
سنگھ سبھا معلوم نہیں کہ کیا وجہ انکو قائم نہ کر سکی
آخر کار جب سکھ افسروں نے کچھ نہیں کہا
تو ان میں سے ایک تو استعفا دیکر سو رضا ۹ مارچ
کو یہاں سے چلا گیا۔ اور دوسرا حق کی تلاش
میں مذہب اسلام کی طرف مائل تھا۔ اتنے
میں ہمیں بھی خبر پہنچی۔ چنانچہ ۸ مارچ کو
لالہ دیوی سہائے نے ہمیں کہا۔ کہ آپ پنڈت
لیکھرام جی آریہ مسافر کو ضرور بلا دیں۔ چنانچہ
بندہ نے باجازت پردھان صاحب لالہ منشی رام
جی پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ۸ مارچ
کی رات کے گیارہ بجے بغرض بھیجنے پنڈت
صاحب موصوف بذریعہ تار عرض کی۔
پنڈت صاحب یہاں ۱۰ مارچ کے دس بجے
دن کے رونق افروز ہوئے۔ شہر کے لوگ اور
ہم اول سے ہی پنڈت صاحب کی انتظار میں بیٹھے

چنانچہ اسوقت اشتہارات شہر اور چھاونی
میں جاری کیے گئے۔ اور لیکچر کا وقت ۵ ½
بجے رکھا گیا۔ جسکا مضمون "سچا دھرم" تھا
ایک بجے پنڈت صاحب کو بابو لعل سنگھ صاحب
لالہ بہل سیار سنتری کے ہاں سے جہاں
کہ وہ اترے ہوئے تھے۔ اپنے ساتھ رسالہ
میں لے گئے۔ اور وہاں سے بمعہ سندر سنگھ
(دوسرا مسلمان ہونیوالا یا یوں کہئے کہ حق کا
متلاشی) سماج مندر میں قریبا چار بجے واپس
آئے۔ سماج کا چبوترہ پانچ بجے سے پہلے
ہی کچاکچ بھر چکا تھا۔ اور خلقت ابھی
اور آرہی تھی۔ پہلے ساڑھے پانچ بجے تک
سندر سنگھ سے تناسخ اور مکتی پر بحث ہوتی رہی
پنڈت صاحب کی لیاقت اور واقفیت کو
ہر ایک بچہ اور بوڑھا جانتا ہے۔ پنڈت صاحب
نے نہایت خوبی اور شانتی سے تسلی بخش جواب
دیئے۔ اس کے بعد پنڈت صاحب کا لیکچر جبکہ
سامعین قریب ہزار کے تھے شروع ہوئے
پنڈت صاحب نے تواریخی حوالوں اور دلیلوں
سے اچھی طرح ثابت کر دکھلایا۔ کہ اصل
اور نجات دینے والا دھرم دنیا بھر میں صرف
ویدک دھرم ہی ہے۔ پنڈت صاحب کا لیکچر
ایسا پر اثر تھا۔ کہ تمام لوگ بغیر معلوم کرنے
کسی قسم کی تھکاوٹ یا گھبراہٹ سے بڑے
شوق اور خوشی سے برابر ۸ ½ بجے تک
چپ چاپ بیٹھے رہے۔ اسکے بعد جلسہ برخاست
ہوا۔ اور سامعین کو بآواز بلند سنا دیا گیا کہ
کل پھر ۵ ½ بجے پنڈت صاحب کا لیکچر ہوگا
اگلے روز ساڑھے پانچ بجے حسب معمول بھجنوں
کے بعد جبکہ پہلے روز کی طرح سماج کا چبوترہ
شہر کے معزز اور تعلیم یافتہ صاحبان سکھ وغیرہ کا مذاہن

اور افسران و سکھ سرداران رسالہ سے بھرپور
تھا۔ پنڈت صاحب کا لیکچر "سچے دھرم
کے مضبوط چٹان" پر شروع ہوا۔ پنڈت
صاحب نے حسب خوبی۔ اعلیٰ لیاقت اور فصاحت
سے ویدک دھرم کے مضبوط چٹان کا ہزار ہا طوفانوں
کے سامنے قائم رہنے کا بیان کیا۔ جسکی داد
تمام حاضرین دیتے تھے۔ پہلے روز کے
لیکچر کا یہہ اثر ہوا تھا۔ کہ لیکچر کے پہلے ہی
سے ہمیں تین درخواستیں ممبری کی پہونچ چکی
تھیں۔ انہیں سے دو تو ڈاکٹر اور ایک
صاحب رسالہ کے افسر تھے۔ یہہ ہر سہ
درخواستیں بندہ نے بآواز بلند جلسہ کے
اختتام کے بعد سنا دیں۔ اگلے روز ۱۲
بجے سے چار بجے تک پھر سردار سندر سنگھ صاحب
سے پنڈت صاحب کی بحث ڈیڑھ بجے
سے چار بجے تک ہوتی رہی۔ جسکا آخر کار
فیصلہ یہہ ہوا۔ کہ سردار سندر سنگھ صاحب نے
پنڈت جی کو کہا۔ کہ اول مجھے سندھیا سیکھنے
بھاشا سیکھ کر اپنے دھرم کی کتب پڑھنے اور
کچھ سائنس کا علم سیکھنے کی اجازت دیویں
تاکہ میں اچھی طرح سے مقابلہ کر کے حق کو پہچان
سکوں۔ اسوقت پنڈت صاحب نے بموجب
خواہش سردار سندر سنگھ صاحب انکے اس عہدہ
پر بحث بند کر دی۔ اور چنانچہ ماسٹر گوکل چند
صاحب بی اے نے جو کہ یہاں امریکن مشن
میں استاد ہیں۔ انہوں نے سردار سندر سنگھ
صاحب سے اقرار کیا کہ میں تمہیں سائنس
جسوقت چاہو سکھاؤنگا۔ اور بابو رادھا کشن
جی آپ پردھان سماج نے انکو سندھیا سکھلانے
بھاشا پڑھانے اور کتب بھاشا تعلیمی اور
مذہبی اپنے پاس سے دینے کا وعدہ فرمایا۔

اسپر دوسرے مرزا صاحب کے چیلوں میں سے ایک مولوی عبدالکریم صاحب جو کہ مرزا صاحب کے ہاں ایک مشہور حامی ہیں کا لکچر ہوا سمجھو ہوا۔ پنڈت صاحب کا لکچر آج پھر حسب معمول ۔۔ بجے سماج مندر میں ہوا۔ لکچر کا مضمون "ستیا دھرم اور اسکا پھل" تھا اس لکچر میں یہہ ظاہر کرنیکے بعد کہ ویدک دھرم کا کیا عمدہ پھل ہندوستان پر ہوا اور مہابھارت کے زمانے سے پہلے اور درمیان میں مقابلہ اور مذہبی اسلام اور دیگر مذہب کا کیا برا پھل ہوا۔ مولوی صاحب کے لکچر کا مسکت جواب دیا۔ حاضرین پنڈت صاحب کی اعلیٰ واقفیت اور لیاقت کے ثنا خواں تھے۔ پنڈت صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کے خاتمہ کے بعد جو قریباً ساڑھے آٹھ بجے ہوا۔ گھروں کو چلے گئے اسکا بڑا چرچا شہر میں ہو رہا ہے۔ اور عام لوگ سماج کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ اور خصوصاً پنڈت صاحب کی علمیت کا گھر گھر چرچا ہے سماج مذکور پرتی ندھی سبھا کا نہایت مشکور ہے۔ اور باادب شرمتی پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں درخواست کرتا ہے۔ کہ چونکہ یہاں پنڈت صاحب کی ابھی بہت ضرورت ہے۔ لہذا سبھا از کور مہربانی کر کے پنڈت صاحب کو ضرور بالضرور اس سماج کے سالانہ جلسہ پر بھیجنے اور جلسہ کو رونق افروز کرنے کی آگیا دیوے۔ اس سماج کا سالانہ جلسہ ۲۰ اور ۲۱ ماہ حال کو قرار پایا ہوا ہے جیسا کہ پہلے ہی سے مشتہر کر دیا گیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ضرور ہی سماج کی طرف سے اپنا اسی پرچہ میں کہ وہ یہہ چند سطور شایع کریں اور اطلاع جو کہ ۱۹ ماہ حال کو شایع کریں۔ معزز پردھان پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں بطور نویدن تیز از جانب سماج ہذا اسلئے عرض ہے سماج کو مشکور فرما دیں۔

راقم
سماج کا سیوک اور کرپا ابھلاشی
متھراداس سرپال اور پنسری آریہ سماج
سیالکوٹ

اعتراض

ایڈیٹر صاحب ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

سری واہگورو جی کا خالصہ سری واہگورو جی کی فتح ۔ واضح ہو۔ کہ میرا کچھہ اعتراض آپکے سوامی صاحب کی تصنیف پر ہے جسکو میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے اخبار میں شایع کر کے مشکور فرما دیجئے۔ تاکہ کوئی صاحب یا آپ خود بذریعہ اخبار ہذا جواب دیکر بندہ کو مشکور کریں۔ اعتراض یہہ ہے۔

"سوامی صاحب اپنے ستیارتھ پرکاش میں جہاں وہ سری گورو نانک صاحب جی کے پنتھ پر اپنی رائے ظاہر فرماتے ہیں۔ لکھتے لکھتے آخر میں یہہ تحریر فرماتے ہیں کہ گورو صاحب موصوف وید کی نندیا کرتے تھے۔ اور جسکے ثبوت میں انہوں نے یہ مثال دی ہے۔ نہ وید پڑھ پڑھ برہما ہارا ۔۔۔ وید کہانی" حالانکہ یہہ بات سری گرنتھ صاحب یا انکے دیگر شبدوں سے ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتی۔

دوم یہہ کہ انہوں نے ظاہر کیا ہے۔ کہ پانچ ککے یعنی ککار جو سری گورو گوبند سنگھ جی نے سکھوں کے لئے لازمی قرار دیئے ہوئے ہیں۔ وہ آجکل بے فایدہ ہیں۔ کیا آپ یا آپکے ناظرین میں سے کوئی صاحب یہہ بتا سکتے ہیں۔ کہ انکی اب کیوں ضرورت نہیں اور کیا نقصان ہے۔ اور ایسے ہی اگر ہم لوگ اسکے جواب میں یہہ کہیں کہ آپکی قوم کو شکھا اور یگیوپویت کی کچھہ ضرورت نہیں اور بے فایدہ ہیں تو کیا حرج ہے۔ اور کیوں درست نہیں ہے۔ جسقدر جلدی ہو سکے۔ اپنے اخبار میں جواب کے واسطے شایع کر کے مشکور فرما دیں۔

الراقم
وڈہی چند اسنگھ معرفت
ریس بنجے ایس سرپال اینڈ کو

جواب اعتراضہ مندرجہ بالا

المختصر۔ اول سوامی دیانند جی گورمکھی نہیں جانتے تھے۔ اور اسلئے جو کچھہ انہوں نے لکھا سنا یا تھا۔ اگر آپکے گرنتھ صاحب میں وید کی نندیا نہیں ہے۔ تو سوامی جی کی غلطی ہے۔ دوم یہہ تو تاریخی واقعہ ہے کہ پانچ ککے گورو گوبند صاحب نے ایسے سمے میں جاری کیئے۔ جبکہ انکی اشد ضرورت تھی۔ اسوقت انکی ضرورت ہے یا نہیں اسکو ثابت کرنا خالصہ کا فرض ہے۔ جن اصحاب کو ضروری معلوم دیتے ہیں۔ وہ انکا سیون کریں۔ مطلب خلاصہ یہہ ہے۔ کہ انکے بارے میں ہر ایک آدمی کو آزادی ہے۔

اور دینے کا ادہکار ہے۔ اور رجواباً آپ کا لکھا اور جنیئو کی نسبت کہنا کوئی دلیل نہیں اور سکھا اور جنیئو کوئی شخص ضروری نہ بھی ثابت کرسکے۔ تاہم ککوں کو غیر ضروری ثابت کرنیکا حق رکھتا ہے۔ ایڈیٹر

اکال گڈھ میں کھتریوں کا جلسہ

آپکے اخبار میں لالہ حاکمرائے صاحب چوپڑہ کی تحریر دربارہ جلسہ بونجاہیاں پڑھکر بڑی خوشی ہوئی۔ ایشور کرے کہ ہمارے نوجوان کھتری بھائی اس باہمی اتفاق کی طرف اپنے پورشارتھ کو بڑے زور سے خرچ کرکے سب بھائیوں کو ایک پلیٹ فارم پر لادیں۔ دریائے راوی سے اس طرف تو کھتریوں کے بہت سے فرقے ہیں۔ چارگھر ڈہائی گھر۔ کھوکھران۔ سرین کے علاوہ بونجاہیوں میں ہی کئی حصے ہیں۔ اول حصہ عام بونجاہی دوسرا دہڑاں بونجاہی تیسرا باہری بونجاہی جسمیں چوپڑہ صاحبان معہ دیگر گیارہ ذاتوں کے شامل ہیں۔ چوتھے وہ حصہ جسمیں کو جھڑ پوری ہانڈے وغیرہ آٹھہ ذاتیں شامل ہیں۔ عرصہ بیس پچیس برس کا ہوا ہوگا۔ کہ یہہ چوتھا باہری بونجاہیوں سے اس بنا پر علیحدہ ہوا تھا۔ کہ چوپڑہ ہم کو اپنی دخترہ کا ناطہ کیوں نہیں دیتے۔ اب یہ جلسہ صرف انہیں بیس ذاتوں کے متعلق ہوا ہے۔ اگرچہ اسمیں بھی ابھی یہہ کل ذاتیں متفق نہیں ہوئیں۔ مگر چونکہ چوپڑہ صاحبان نے اپنی دختروں کے ناطے دینے منظور کرلیے ہیں اسلیئے ممکن ہے کہ عنقریب یہہ ہر دو حصے یعنی باہری بونجاہی اور چوتھا حصہ مثل پہلے کے ایک حصہ کہلاویں۔ اسمیں اتنا فائدہ تو ضرور ہوا کہ جو ذات پہلے اپنی دختروں کے ناطے نہیں دیتی تھیں وہ دینگی۔ لاکن میدان پھر بھی تنگ کا تنگ ہی رہا۔ اگر ہمارے لائق اور پورشارتھی بھائی حقیقتاً کھتریوں کی فرقہ بندی مٹانا چاہتے تھے۔ تو ذرا اور قدم بڑہاتے دہڑاں بونجاہی کا وسیع حصہ جو پہلے ہی ایک عمدہ اصول پر (جو دریائے راوی سے لیکر دریائے جہلم اس پار تک بڑی ترقی سے تسلیم ہوچکا ہے) موجود ہے۔ اسی میں شمولیت کرتے جاتے تو کیا کسر شان تھا۔ بجائے اسکے کہ ایک علحدہ کمیٹی بناکر اوروں کو اپنی طرف درخواستیں بھیجنے پر مائل کیا جاوے۔ اگر یہہ جلسے دہڑاں بونجاہی کے ہی ساتھہ شامل ہوجاتا تو بیخ کنی فرقہ بندی کا توڑنا صاف ثابت ہوجاتا۔ واضح ہے۔ کہ جن دنوں ہمارے فخر قوم لالہ لبھاکھی رام وہ ابھی کمرلستہ ہوئے تھے۔ اسی عرصہ کے لگ بھگ قصبہ گجرات میں مہتہ نندگوپن وغیرہ بزرگان قوم کی نیک کوششوں سے دہڑاں بونجاہی کی موومنٹ شروع ہوئی تھی۔ مختصر کیفیت جسکی یہہ ہے۔ کہ گجرات کے کسی چوپڑہ صاحب کے گھر وہاں کے ایک بونجاہی کی دختر بیاہی ہوئی تھی۔ کچھہ عرصہ بعد وہ لڑکی مرگئی۔ حسب دستور اہل برادری سنسکار کے لیئے شمشان بھومی پر جمع تھے۔ کسی رشتہ دار نے اس چوپڑہ صاحب سے ماتم پرسی کرکے اظہار افسوس کیا۔ مگر چوپڑہ صاحب نے بجائے غم کے جواب دیا کہ کچھہ پرواہ نہیں ایشور کی دیا سے لڑکا ہمارا سلامت رہے تو عورت کا کوئی گھاٹا نہیں۔ عورت تو پتی پورانی جوتی کی طرح سمجھو۔ ایک پھٹ گئی۔ تو دوسری تیار ہے۔ بونجاہی صاحبان اور اس لڑکی کے والدین کو اس تحقیر آمیز گفتگو نے سخت صدمہ پہونچایا۔ اور بعضے پورشارتھی اور مستقل مزاجوں نے اسی وقت پرن کرلیا کہ اپنے گھر واپس جانے سے پہلے ایکا تدارک کرینگے۔ چنانچہ آتے ہی بازار میں کمیٹی کردی گئی۔ اور قرار پایا۔ کہ آئندہ جو کوئی چوپڑہ ذات کو ناطہ دیگا۔ خارج از برادری ہوگا۔ آج سے ہماری پنچایت یعنی مجموعہ کا نام دہڑاں (یعنے دہرم کی آن رکھنے والا) بونجاہی سمجھا جاوے۔ اسمیں سب کھتری بھائی یکساں ہیں۔ خواہ چوپڑہ ہو یا کپور یا اور کوئی۔ جو اسمیں شامل ہوگا۔ اونچ نیچ کا خیال چھوڑکر اپنی دختروں کے ناطے باہم دینے لینے ہونگے۔ سردست اس نیک خیال میں اگرچہ تھوڑے سے اشخاص شامل ہوئے لاکن آہستہ آہستہ اس موومنٹ نے اسقدر زور پکڑا کہ آج لاہور سے اس طرف جہلم کے علاقہ تک عموماً ہر ایک قصبہ گاؤں شہر میں دہڑاں بونجاہی کے کھتری نظر آرہے ہیں۔

جناب دیوان سنت رام صاحب اور عزیز لالہ حاکمرائے صاحب براہ مہربانی اس ریمارک پر اگر کچھہ نظر الطاف فرماکر غور فرمائینگے تو امید کہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ جب پہلے سے ہی ایک پائیدار اور عمدہ آرگنزیشن موجود ہے۔ تو ایک اور نئے آرگنزیشن کھڑے

کرنے سے کیا فایدہ۔ کیونکہ جتنا وقت اِس
نئے میدان کے ہموار کرنے یا برقرار رکھنے
میں لگایا جاوے گا سو ہی کسی اور مناسب
کام میں لگ سکتا ہے۔

زاتفاق جگ میں شہد سے ستو دمیدا
خدا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

راقم
گنگا رام ہیڈ ماسٹر
ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ

اڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر۔

میں لالہ جمنا داس صاحب کا بہت ہی
دھنیاواد کرتا ہوں۔ کیونکہ انہوں نے
میری پرارتھنا کو سویکار کیا ہے۔ اور اسی
درجہ تک ماسٹر درگا پرشاد جی کا مشکور
ہوں۔ اور جواب میں عرض کرتا ہوں کہ
اُس یتیم نے اخیر فروری میں سکول چھوڑ دیا
ہے۔ اور اپنے ماموں کے ہاں دینا نگر میں
ہے۔ اور اُس دن تک وہ وہاں ہی رہیگا
جب تک کہ اُسکو نہ بلالیں گے۔ اور جب
آپنے اُسکو بلانا ہو مجھے دینا نگر میں خط بھیجیں۔

(نوٹ) دینا نگر آریہ سماج کی انترنگ
سبھا بہت سست ہو رہی ہے۔ باوجود ڈسٹرکٹ
دینے کے کورم پورا نہیں ہوتا۔ شوک شوک
شوک۔ آریہ پرشوں کو نیم نمبر ۱۰ کی
پابندی کرنی چاہیئے۔

آپکا شبھ چنتک
رام نرائن آریہ سبھاسد از دینا نگر

جیند

۲۲-۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۵ کو بھوانی آریہ سماج

کے جلسہ سے میں اور لالہ منشی رام ممبر سماج ہذا
فارغ ہو کر معہ پنڈت رام رتن جی ۲۵ فروری
کی شام کو اسجگہ پہونچے۔ ۲۶ فروری کو تمام
نگر باسیوں کو پنڈت جی کی تشریف آوری کا
مژدہ سنایا گیا۔ اور اسی روز رات کو پنڈت
جی نے لالہ نرائن داس گردھاری لال دکھنی ساہوکار
وَیش کے مکان پر مضمون سچے دھرم کے
لکھشن ویاکھیان دیا۔ اور سنو ہر سجن گائے
چونکہ یہہ مکان زیادہ وسیع نہ تھا اسلیئے
بموجب خواہش سامعین جنکی تعداد قریب
پچاس کے تھی آئیندہ روزوں کی کاروائی
کے لیئے مکان پنچایتی جو نہایت فراخ جگہہ
ہے تجویز ہوا۔ چنانچہ ۲۷ اور ۲۸ تاریخ
کو پنڈت جی کا اوپدیش پنچایتی مکان میں
اول روز آریہ سماج کے سدہانت اور
دوسرے روز چار آشرموں پر ہوا جن کو
شروتا گن نے بہت پریتی سے سنا یکم مارچ
کو دن میں پنڈت جی نے لالہ بھگوانداس
گگڑ ویش ساہوکار کے مکان پر بھجن لالاونی
سنائی۔ جسکے بعد ورن آشرم اور ویدانت
وشے پر بار بار ہوئی۔ ۲ مارچ کو
صبح کے وقت لالہ منشی رام گگڑ ویش ممبر سماج
ہذا کے مکان پر یگیوپویت سنسکار ہوا جسمیں
سینے لالہ منشی رام گگڑ ویش اور لالہ دینا دیال پنساری
نے یگیوپویت دھارن کیا۔ اور پنڈت جی کو
سات روپیہ بطور دکھشنا دیئے۔ رات کو
پھر پنچایتی مکان میں پنڈت جی نے اوپدیش
کی کتھا سنائی۔ جسکی سماپتی پر چند خود غرض
نام کے برہمنوں نے جنکے سینہ پر کینہ میں حسد
کی آگ بھڑک رہی تھی۔ اور جو پیشتر سے فساد
کرنے کی غرض سے صلاح کر کر آئے تھے

بہت کچھ شور مچایا۔ اور سوامی جی اور ممبران
آریہ سماج کو نہایت پرجوش الفاظ میں
ہتک آمیز کلمات سے یاد کیا۔ سماج کی طرف
سے لالہ بھگوانداس نے نہایت شانتی سے
جواب دیا۔ جسکا اثر حاضرین پر بہت اچھا
پڑا۔ ۳ مارچ کو پنڈت صاحب کا ویاکھیان
لالہ نرائن داس بردالیہ بزاز کے مکان میں
ورن ویوستھا پر ہوا۔ اور بعد سماپتی پرشن اتر
ہوتے رہے۔ اُسوقت برہمن صاحبان نے
بھی ایک مجمع اکٹھا کر کر بہت کچھ واہی تباہی
بکا۔ مگر ہمارے جلسہ کی کامیابی میں کچھ
بھی فرق نہ ڈال سکے۔ پنڈت جی کے
ویاکھیان سننے کے لیئے دھرم کے متلاشی
روزمرہ کثرت سے جمع ہوتے رہے چنانچہ
حاضری قریب ۲۵۰ یا ۳۰۰ روزمرہ
ہو جاتی تھی۔ ان اوپدیشوں نے نگر باسیوں
کے دل ہلا دیئے۔ اور امید ہے کہ اگر اسی
طرح دوسرے تیسرے مہینے اوپدیشک
صاحبان رونق افروز ہوتے رہے تو
آریہ دھرم کی بہت کچھ اُنتی ہو جاویگی
اور ایک زبردست سماج قایم ہو جائیگا
چونکہ ریاست جیند میں یہہ جگہہ نہایت
ضروری مقام ہے۔ اور آبادی بھی خفیف
بالکل ہندو ہے۔ اسلیئے اس علاقہ میں ویدوں
کے سچے دھرم کا پرچار پرم اوشیک ہے۔
آخر میں ہم شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب کو اتینت دھنیاواد دیتے ہیں جنہوں
نے کرپا کر کے پنڈت جی کو جیند نگر باسیوں
کو ستیہ دھرم کی خوشخبری سنانے کے لیئے
یہاں بھیجا اور پرارتھنا کرتے ہیں کہ سبھا
مذکور کے معزز منتری اس علاقہ کو ضرور

پرچار کے پروگرام میں شامل فرماوینگے۔ ہے پرمیشور ہمارے بھائیوں کو شکتی دے۔ کہ وہ اودیا اندھکار سے نکلکر تیرے شرن آویں اور وید مقدس کے مبارک دھرم کو انگیکار کریں۔ اوم شانتی

آپکا شبھ چنتک
منشی رام منتری آریہ سماج
جنیند

کار گذاری

انبالہ

لالہ گورانند تال دت سکرٹری بھجن منڈلی انبالہ لکھتے ہیں۔ کہ "یوں تو پچھلے دنوں کی بیاہ شادیوں کی دھوم دھام کے ناچ انبالہ کے باسیوں کے ہر دلوں سے فراموش ہوئے ہونگے مگر آجکل جو بہار ہولیوں کے سبب دکھائی دے رہی ہے۔ وہ کسی حالت میں بھول نہیں سکتی ہر جگہہ ناچ تماشہ دکھائی دے رہا ہے اور ہر آدمی اپنے حال میں مست ہو رہا ہے کہیں تعلیم یافتہ اصحاب میرٹھ اور سہارنپور سے رنڈیاں منگا رہے ہیں۔ اور کہیں ہر ایک مذہبی جگہہ میں تماشہ ہو رہا ہے۔ تماشہ گاہیں ہزاروں آدمیوں سے بھرپور ہوتی ہیں اور تمام رات تک ایک عجیب جگمگٹا لگا رہتا ہے کہیں ناچ اور شراب سے کالی مائی کی پوجا کی جا رہی ہے۔ اور کہیں ہری چند اور پورن بھگت جیسے مہاتماؤں کا جیون پرگٹ کیا جا رہا ہے۔ جہاں عجب عجیب کیفیت نظر آتی ہے۔ اور دل چاہتا ہے۔ کہ تمام رات پھرتے رہیں۔ اور ان کا لطف اوٹھائیں۔ جہاں دھنا ڈھ پرشوں نے سینکڑوں روپیہ خرچ کرکے ہولی منائی وہاں پر ہی ممبران بھجن منڈلی کمیٹی انبالہ نے اس شبھ کاریہ میں حصہ لیا۔ مہتہ گورانند تال دت کے مکان پر ہون ہوا بھجن ہوئے۔ اور چھوٹا سا مختصر اپدیش جسمیں ہمیں جو آنند پراپت ہوا۔ بیان نہیں کر سکتے۔ ممبران کا ارادہ ایک گرنیڈ شکیل پر جلسہ کرنے کا تھا جسمیں انکا ارادہ تھا۔ کہ ان فحش گیتوں کو جسکو تعلیم یافتہ پارٹی جاری کر رہی ہے دور کریں۔ اور اپنی بہنوں کو ان بیہودہ ناچوں کے منع کرنے میں لگائیں۔ مگر افسوس کہ چند ایسے ضروری سبب درپیش آگئے جنکی وجہ سے ہمیں صرف ہون اور بھجن پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اسکے دوسرے دن آریہ مندر میں بھی ہون ہوا۔ باہر سے لوگ بھی آئے۔ ہمارے معزز اور پُرشار بھی سکرٹری لالہ گوردتال صاحب نے ہولی کی اصلیت پر لکچر دیا۔ لکچر بڑا ہی بے نظیر اور عالمانہ تھا۔ اسکا ایک ایک شبد لکھنے کے لائق ہے۔ سامعین دیواروں کی طرح اس فصاحت بھری تقریر سے چپ چاپ کھڑے تھے۔ کوئی پہلو الیا نہ تھا۔ جسپر آپنے بحث نہ کی ہو۔ ہمیں امید ہے۔ کہ سامعین کے دلوں پر جیسا آج اچھا اثر پڑا ہے کبھی کسی لئیق لکچرار کے لکچر سے نہ پڑا ہوگا۔ آرتی ہوکر سماج کا جلسہ بھی برخاست ہوا"

چندوسی

سکرٹری آریہ سماج چندوسی لکھتے ہیں "چندوسی آریہ سماج کا دوسرا وارشک اتسو بروز سنیچروار آیت بتاریخ ۶ و ۷ ماہ اپریل ۱۹۰۵ء ہونا قرار پایا ہے۔ پرارتھنا ہے کہ اسموقعہ پر آریہ دھرم اپدیشک ممبران سبھا اور آریہ سماج بیرونجات سے تشریف لاکر مشکور فرماویں۔ استریوں کے دھرم اپدیش سننے کے لیئے خاص انتظام کیا گیا ہے۔ اسواسطے اگر کوئی صاحب اپنی دھرم پتنی وغیرہ ہمراہ لانا چاہیں تو لا سکتے ہیں۔ آنکی رہائش وغیرہ کے واسطے خاص انتظام کیا جاویگا۔"

ملتان شہر

مہاشہ گوربخش سنگھ جی منتری آریہ سماج ملتان شہر بمن نقل رزولیوشن پاس شدہ انترنگ سبھا منعقدہ ۷۔ مارچ ۱۹۰۵ء لکھتے ہیں۔

(۱) اتفاق رائے سے قرار پایا کہ مندرجہ ذیل صاحبان انترنگ سبھا آریہ سماج ملتان شہر کے پرتی ندہی مقرر کیئے جاویں۔ واسطے سال ۹۶-۱۹۰۵ء۔ لالہ گردہاری لال۔ چودھری پردیال۔ لالہ پرمانند۔ پنڈت گنگا بشن۔ لالہ موتی رام۔

(۲) سرو سمتی سے نشچت ہوا۔ کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں نویدن کیا جاوے کہ پنڈت آریہ منی جی و پنڈت پورنانند جی کو تاکید پرینا کیجاوے۔ کہ وہ آرش گرنتھوں کی بھاشا ٹیکائیں بنانی شروع کریں۔

لالہ نورتن داس اُپ منتری آریہ سماج ملتان شہر لکھتے ہیں۔ کہ (۱) انتخاب عہدہ داران و پرتنشٹت ممبران انترنگ سبھا آریہ سماج ملتان شہر سال ۹۵-۱۸۹۶ء ۱ مارچ ۱۸۹۵ء بوقت ۱ بجے بمقام آریہ مندر میں ہوا۔ لالہ کانشی رام پردہان۔ لالہ شیو داس بی اے لالہ جیون آنند بی اے اُپ پردہان۔ سردار گوربخش سنگھ منتری۔ نورتن داس۔ بابو دیویدیال اُپ منتری۔ لالہ سیوا رام خزانچی۔ لالہ رامچند پستکادہیکش۔ گوسوامی گوردہن دت۔ لالہ سری کرشن۔ لالہ پرمانند وکیل۔ پنڈت کالی دت پرتنشٹت ممبران۔ پرتی ندہیوں کے لئے درخواستیں آرہی ہیں۔ عنقریب بنجاوینگے۔

(۲) ملتان شہر میں استری سماج بھی ہے اور آجکل پوری رونق پر ہے۔ ہر ہفتہ ۱۵ کے قریب حاضری ہوتی ہے۔ اور اُسمیں نہ صرف بھجن اور اپاسنا ہوتی ہے۔ بلکہ گیتہا ستیارتھ پرکاش سے اور اپدیش زبانی بھی ہوتا ہے گویا یہاں کا استری سماج آجکل مردونکی سماج سے تعداد حاضری اور اپدیش وغیرہ میں بڑھا ہوا ہے۔ اُمید ہے کہ استری جاتی پرانیائے کرنے والے اس خبر کو غور سے پڑہینگے اور دیکھینگے کہ عورتوں میں دہرم بھاؤ مردوں کی نسبت کسقدر بڑہا ہوا ہے۔

پرشنا ادہناد کے یوگیہ پنڈت تانی جی اودیا کہ پاٹ شالا سنسیل کمیٹی ہیں۔

(۳) پہلے درج ہو چکا ہے۔ کہ کبیروالہ میں آریہ سماج بنگیا ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ ایک اپدیشک مدت ماہ کے بعد اُنکے پاس اپدیشک پہونچا کرے۔ اب مشہور و معروف میلہ کبیروالہ کا ۲۴ مارچ ۱۸۹۵ء کو ہوگا۔ اسموقعہ پر آریہ سماج ملتان شہر کو کام کرنا پڑیگا۔ کیونکہ وہاں کے لوگ اور شہروں کی نسبت زیادہ عیاش ہیں اسی واسطے منتری صاحب آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں بذریعہ اخبار ہذا التماس ہے۔ کہ ضرور بالضرور اسموقعہ پر ایک لائق وودان اپدیشک ۲۴ مارچ ۱۸۹۵ء کو ملتان میں بھیجدیں۔ اگر پنڈت گنپتی جی شرما آسکیں تو بہت مفید ہونگے۔ اور بعد فراغت میلہ کبیروالہ میں پہنچ جاوینگے۔

آریہ سماج راولپنڈی

۱۷۔ فروری کے ہفتہ وار جلسہ میں ہون ہوکر ۲۰۰ آدمی کے بعد اپاسنا بخشی نانک چند جی نے کرائی اور وید بہاشیہ بھومکا میں سے کتہا پنڈت بھگوان دین نے کرائی۔ تت پشچات لیکچر لالہ ہردیال سنگھ نے دہرم یعنی ڈیوٹی اور اُسکے نیم انوسار پالن کے وشے میں بڑی اُدمتا سے دیا۔ آج آٹا اودگراہی فنڈ میں سات آٹھ روپیہ کی رقم سنائی گئی۔ ۲۴۔ فروری کے سپتاہک جلسہ میں ہون آدمی ہو چکنے پر ماسٹر تارا چند جی نے اپاسنا پرارتہنا کرائی۔ اور اپنشدوں کی کتہا لالہ منشی رام جی نے کی۔ اور لالہ رامانند چوپڑہ نے آریہ ورت کی گزشتہ اور موجودہ حالت پر دیاکھیان دیا۔ حاضری حسب معمول معقول تھی ۲۴ آٹا فنڈ میں پانچ روپیہ سنائے گئے ویدک کالج کمیٹی کے کرتا دہرتا اگرچہ دہرہ داری کے تعصب سے ابھی تک نا واجب سلوک روا رکھنے اور بے انصافی سے باز نہیں آئے۔ لیکن حسب دستور اور قاعدہ راولپنڈی سماج نے تین پرتی ندہی۔ لالہ حاکم رائے بی اے اور لالہ بھگوان داس بی اے اور لالہ پرمانند تحصیلدار صاحب کو اپنی طرف سے میونسپل کمیٹی مذکور کے واسطے مقرر کیا ہے۔

۳۔ مارچ ۱۸۹۵ء کے سپتاہک جلسہ میں ہون ۲۰۰ آدمی کے بعد لالہ گنج بہاری لعل جی نے اپاسنا پرارتہنا کرائی۔ اور وید بہاشیہ بھومکا سے کتہا پنڈت بھگوان دین جی نے کرائی۔ اور لیکچر سنسکرت کی فضیلت پر لالہ کانشی رام چوپڑہ نے بڑی عمدگی سے دیا۔ حاضری ۴۰۰ کے قریب ہوگی۔

مونشہرہ بازار پر پیچنگ میں کسی نہ کسی دن آریہ بھائی ضرور کام کرتے ہیں۔ مگر اس ہفتہ خاصکر ۲ تاریخ سے ۸ تاریخ تک بازار پیچنگ ہوتا رہا۔ کیونکہ ایک نووارد مولوی صاحب بہت زیل ناٹک کر ہلک کو مغالطہ میں ڈال رہے تھے۔ اہل اسلام کے واسطے پہلے ہی دو جگہ پر بازار میں وعظ کیا کرتے ہیں۔ مگر اب اس تیسرے دیدہ دہن کے علاج کے واسطے ویدک دہرم کی طرف سے بھی زور سے بازار پیچنگ ہونا مناسب سمجھا گیا۔ دہرم سبھا کے بعض ممبر صاحبان بھی آریہ لوگوں کے ساتھ ملکر بازار پیچنگ میں ویدک دہرم کی سہائتا میں حصہ لیتے ہیں۔ ایسا ہی گورو سنگھ سبھا کے ممبروں سے بھی زیادہ اُمید ہے۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

رسید رقم بابت ۱۰ فروری ۱۸۹۵ء

بقایا ماہ جنوری ۱۸۹۵ء ۴ پہ

۸۔ فروری ۱۸۹۵ء کو لالہ کندن لعل پردہان آریہ سماج سہارنپور نے دس روپیہ جو پنڈت لکھرام جی اسے پردہان آریہ سماج کروڑ (ڈیرہ اسمٰعیل خاں) نے اپنے پسر کے بواہ پر وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں دان کئے بھیجے ۱۰

۱۷۔ فروری ۱۸۹۵ء منشی بختاور سنگھ صاحب شاہجہانپور وید پرچار فنڈ میں ۵

لالہ جھنڈا لال اسٹیشن ماسٹر میرپور خاص ۲

۲۴۔ فروری ۱۸۹۵ء کو پنڈت رامرتن صاحب اپدیشک منجانب آریہ سماج بمبئی ۱۰۰ ۱۰۱

میزان ۱۱۸

اخراجات ماہ فروری ۱۸۹۵ء

بقایا ماہ فروری

اپدیشکوں کا اپدیش برتانت

پنڈت رامرتن جی اپدیشک نے ۱۶۔ فروری کو بمبئی آریہ سماج کے سالانہ اتسو پر آریہ سماج میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۱۰۰ تھے۔ ۱۷۔ کو بھجن ولادی گائی۔ اور شروتا اتی پرسن ہوئے۔ بمبئی سے فیروزپور آئے۔ اور وہاں بھجن گائے۔ فیروزپور سے بھوانی آریہ سماج کے سالانہ اتسب میں شامل ہوئے۔ اور وہاں تین یوم تک برابر بھجن گاتے رہے۔ بھوانی سے ۲۵۔ فروری کو شام کے وقت جیند پہونچے۔ اور ۲۶۔ فروری کو بحاضری ۴۰ اشخاص ویاکھیان دیا۔ ۲۷۔ کو اپاسنا کرائی۔ اور بحاضری ۵۰ شروتا ویاکھیان دیا۔ ۲۸۔ کو پھر ایک ویاکھیان دیا۔ اپاسنا کرائی۔ شروتا ۱۵۰ تھے۔

پنڈت پورنانند جی اپدیشک نے یکم فروری کو جیکب آباد میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۸۰ تھے۔ ۲۔ فروری کو وہاں سے چلکر سبی ہوتے ہوئے شکارپور آئے۔ اور ۳۔ کو شکارپور میں پرشنوتر اور دھرم چرچا ہوتا رہا۔ ۴۔ کو چترزئی میں آ کر اپدیش دیا ۵۔ ۶ کو پرشنوتر ہوتے رہے۔ ۷ کو پھر بھاگ پہنچے۔

برہمچاری برہمانند جی اپدیشک نے ۱۰۔ فروری کو صبح کے وقت روڑی سماج میں اپاسنا کرائی اور بھجن گائے۔ ۱۱۔ کو رک میں اپاسنا کرائی اور کتھا کی۔ ۱۲۔ کو رک میں اپاسنا کرائی اور ویاکھیان دیا۔ جس پر وہاں کی بھجن منڈلی نے وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں دو روپیہ دان دیئے۔ ۱۳۔ کو رک سے جیکب آباد آئے۔ ۱۴۔ کو صبح کے وقت بازار میں لکچر دیا اور شام کو ایک صاحب کے مکان پر سندھیا وشے پر لکچر دیا ۱۵۔ کو جیکب آباد سے چلکر سبی سماج کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ ۱۶۔ کو جلسہ میں ایشور بھگتی پر ویاکھیان دیا۔ ۱۷۔ کو پھر ویاکھیان دیا۔ ۱۸۔ کو سبی سے چلکر ۲۲ کی شام کو کراچی پہنچے۔ ۲۳۔ کو جلسہ آریہ سماج کراچی میں اپاسنا کرائی اور اپدیش دیا۔ ۲۴۔ کو سماج کے اصول نمبر ۹ پر ویاکھیان دیا۔ ۲۷۔ کو ایشور وشے پر۔ ۲۸ کو برہمچریہ پر۔ یکم مارچ کو ویدوں پر لکچر دیا۔

ماسٹر ڈیول اپدیشک نے ۶۔ جنوری کو حیدرآباد میں اپاسنا کرائی اور اپدیش دیا۔ مسٹر حکومت رائے سماج کے سبھاسد بنے۔ ۸ و ۹ و ۱۰۔ کو ایک ہندو مہاشے سے مورتی پوجا پر بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ ۱۱۔ کو سماج مندر میں آریہ دھرم پر ویاکھیان دیا۔ ۱۲۔ کو دیوان گلاب سنگھ کے بنگلے پر پرشنوتر ہوئے۔ ۱۳۔ کو سماج مندر میں اپاسنا کرائی اور اپدیش دیا ۱۴۔ کو پرشنوتر ہوئے۔ ۱۵۔ کو ایک شخص کی دوکان پر دھرم چرچا کرتے رہے۔ ۱۶۔ کو لالہ کوڑومل کی دوکان پر پرشنوتر ہوئے۔ ۱۷ و ۱۸۔ کو لوکل سماج کے واسطے بازار میں اپیل کی۔ مبلغ سات روپیہ اکٹھے کئے۔ ۱۹۔ کو اپدیش دیا۔ ۲۰۔ کو اپاسنا کرائی۔ ۲۱۔ کو اپدیش دیا۔ ۲۲۔ کو رامچندر کی دوکان پر دھرم چرچا ہوا۔ ۲۳۔ کو دیوان گلاب سنگھ کے مکان پر اپدیش دیا۔ ۲۴ و ۲۵ کو شرادھ وشے پر پرشنوتر ہوئے۔ ۲۶۔ کو اپدیش دیا ۲۷۔ کو سماج مندر میں اپاسنا کرائی اور بھجن گائے۔ ۳۱۔ کو لالہ رامچندر کی دوکان پر آپ نے سکھ مذہب کی کتھا کی۔ یکم فروری کو اپدیش دیا۔ ۲۔ کو سماج مندر میں اپاسنا کرائی اور کتھا کی۔ ۸ و ۹۔ کو اپدیش دیا۔ ۱۰۔ کو اپاسنا کرائی۔ ۱۱۔ کو اپدیش دیا۔ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴۔ کو دیوان گلاب سنگھ کے بنگلے پر اپدیش دیتے رہے۔ ۱۵۔ کو حیدرآباد سے چلکر ۱۶۔ کو بمبئی پہونچے۔ اسی روز بازار میں دھرم اپدیش دیا۔ ویدمنتر گا کے سماج میں ہون کر دیا۔ اور ۵۰ اشخاص کی حاضری میں ایک ڈاکٹر صاحب سے انگریزی میں پرشنوتر ہوئے۔ ۱۷۔ کو بحاضری ۸۰ اشخاص لوگ وشے پر انگریزی میں لکچر دیا۔ اور اسی ڈاکٹر سے انگریزی میں جیو آتما پر پرشنوتر ہوئے۔ ۱۸۔ کو بمبئی سے چلکر ۲۳۔ کو کراچی سماج کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ اور بحاضری ۵۰ اشخاص انگریزی میں لکچر دیا کہ بائبل ایشوری پستک نہیں ہے۔ ۲۴۔ کو "مورتی پوجا کا پرچار کس طرح ہوا" کے وشے پر لکچر دیا۔ شروتا پچاس تھے۔ ۲۵۔ کو کراچی سے حیدرآباد کو سدھارے۔

ساماجک خبریں

— پریاگ آریہ سماج نے ماگھ کے ادا دن کے میلے پر ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ ہزاروں ادمی دیاکھیان آدی ہوئے۔ جنکا نہایت عمدہ اثر پڑا۔

— لالہ خوشحالی رام سٹیشن ماسٹر بھل (ضلع ڈیرہ غازی خاں) نے اپنے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ کرور آریہ سماج کے دس سبھاسد شامل جلسہ ہوئے۔ اور نگر کیرتن بھی کیا گیا۔ اور ویاکھیان اور بھجن بھی ہوئے۔ لالہ خوشحالی رام جی نے حسب ذیل دان دیا۔ کرور آریہ سماج عہ۔ وید پرچار فنڈ عہ۔ کنیا مہاودیالہ جالندھر ۲؎۔

— کرنال آریہ سماج کی انترنگ سبھا کا انتخاب سال حال کے لئے حسب ذیل ہوا۔ بابو چھجو رام پردھان۔ لالہ پیارا لعل اپ پردھان۔ لالہ کرتا رام منتری کوشادھیکش۔ لالہ گوکل چند پستکادھیکش۔ لالہ سکھدیاس اپ منتری۔ بابو بنواری لال۔ لالہ منشی رام۔ لالہ شنکر داس۔ لالہ جوگدھیان۔ بابو کرشن دیو ممبران۔

— آریہ سماج فیروزپور شہر کا سالانہ جلسہ ۳۰ اور ۳۱ مارچ کو ہوگا۔

— لالہ شیو رام داس ساکن شیخوپور نے اپنے فرزند کی شادی کے موقعہ پر مبلغ عہ روپیہ بہ تفصیل ذیل دان دیئے۔ یتیم فنڈ [illegible] دیانند کالج عہ۔ کنیا مہاودیالہ جالندھر ۲؎ یتیم خانہ فیروزپور عہ۔

— گھنانولہ (ضلع امرتسر) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲ جون ۱۹۰۶ء کو ہوگا۔

— آریہ سماج جے پور کا سالانہ جلسہ ۳۰ اور ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء کو ہوگا۔

— فیروزپور شہر آریہ سماج کا انتخاب بہ تفصیل ذیل ہوا ہے۔ لالہ کانشی رام پلیڈر پردھان۔ پنڈت رام چند اپ پردھان۔ لالہ ہرچرن داس پلیڈر سکرٹری۔ لالہ ٹھاکر داس اپ سکرٹری۔ پنڈت الشیور داس خزانچی۔ لالہ اچھرو رام پستکادھیکش۔ لالہ نہال چند۔ لالہ منشی رام۔ لالہ بھگوان داس۔ منشی نرائن سنگھ۔ ممبران انترنگ سبھا۔

عام خبریں اور رائیں

— ڈاکٹر ہمبرگ ہنولڈٹ ایک جرمن سیاح نے امریکہ کے ایک رسالہ میں تبت کے گدی نشین لاما کے ہمراہ اپنی ملاقات کا حال چھپوایا ہے جسمیں انہوں نے ظاہر کیا ہے۔ کہ گو لاما کی عمر ہنوز آٹھ سال کی ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے ساتھ فصیح اور بامحاورہ جرمن زبان میں گفتگو کی جسنے ڈاکٹر کو حیرانی میں ڈالدیا۔ لاما نے کہا کہ ریاضی کا علم کیول بھرم ہے اور گذشتہ کا خیال بھی وہی ہے۔ ڈاکٹر کا قول ہے۔ کہ لاما نے دوسرے کے من کا مطالعہ کرنے والی مقناطیسی طاقت سے ایسا کیا۔

— ممبر ٹریبون لکھتا ہے۔ کہ مسٹر بالی رام شاستری کے بواہ کا یہ بدیہی اثر ہے۔ کہ بہت سے لوگ جو اپنے لڑکوں کو تعلیم کے لئے انگلینڈ بھیجنے والے تھے۔ ڈر کر اب اپنا ارادہ بدل بیٹھے ہیں۔

— مسٹر رابرٹ بلیچفورڈ سوشلزم کے مشہور سوئیڈ اپنی نئی کتاب نئی انگلینڈ میں لکھتے ہیں کہ [illegible] ہے۔ اور کہ منشی اشیاء بالکل غیر ضروری ہیں۔

— سری مہتہ سوامی اکبر مرحوم جج ہائی کورٹ مدراس نے وقت انتقال بیس ہزار روپیہ دان کیا۔

— سکما پاتی جنہوں نے کہ ولایت کا اعلیٰ امتحان ڈاکٹری کا پاس کیا تھا۔ اب سکاٹ ہسپتال بمبئی کی ہوس سرجن مقرر ہوئی ہیں۔

لوکل

۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء کو ایک برقعہ پوش چالاک عورت نے بہت سی عورتوں کے پاس جھوٹا زیور گروی رکھکر روپیہ لیا۔ آخرش انگوٹھی پکڑی گئی۔ مقدمہ ہو رہا ہے۔ ۱۸ مارچ کو بوقت صبح لالہ دیوراج جی بستی رام اور لالہ بدری ناتھ نے بستی غزاں و بستی شیخ سے کنیا آشرم کے لئے برتنوں کی بھکشا کی۔ قریباً ۵۰ برتن اور نقد وصول ہوئے۔ شام کو سماج مندر کے متصل ایک جلسہ میں لالہ دیوراج جی نے عورتوں کے پراستھنا کرائی۔ دو بار بھگتی آتما رام نے سچے وید کے کتھا کی۔ لالہ دیوراج جی نے ودیا پر لیکچر دیا۔ اور لالہ گلاب رائے ممبر سماج ہذا نے مبلغ دو روپیہ ماہوار آشرم فنڈ دان دیئے۔ ۱۹-۲۰ مارچ کو لالہ منشی رام جی نے جو کہ سودان میں منشی دیندیال کے جواب میں تردیدی لیکچر دیئے۔ حاضری بکثرت ہوتی رہی اور عمدہ اثر ہوا۔ بازار میں لالہ منشی رام جی اپدیشک کی کتھا روزمرہ برابر کرتے ہیں۔ حاضری معقول ہوتی ہے۔ اب تک باج سین [illegible] اور [illegible] فنڈ ختم ہو چکے ہیں۔ ۱۹ مارچ سے [illegible] ہے۔

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع دیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے آٹھ صفحوں پر شائع ہوتا ہے

[illegible] مضامین [illegible] تعلیم کی تازہ خبریں [illegible] احکام گورنمنٹ [illegible] ناول سوانح عمری وغیرہ [illegible] مفصل [illegible] باوجود [illegible] مالک مطبع [illegible] باہر والوں سے معہ محصول ڈاک [illegible] اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھاویں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائیں گے۔ اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جاویگا۔ درخواستیں بپتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر
کشن سروپ [illegible] ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگر آپ [illegible] عیسائی [illegible] ہند [illegible] خط [illegible] حضرت مسیح [illegible] حضرت مسیح کی [illegible] عیسائی [illegible] عیسائی صاحبان کی [illegible] انجیل متی - انجیل یوحنا - رسالہ اعمال - حضرت موسیٰ کی کتاب [illegible] حضرت سلیمان کی کتاب - لوقا کی کتاب [illegible] اختلاف - دوسرے حضرت مسیح کا [illegible] اوتار - تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار [illegible] عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع دیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود [illegible] کتاب ہونے کے قیمت صرف [illegible] محصولڈاک [illegible] خریدنے پر [illegible]

المشتہر کشن سروپ [illegible] دیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود قیمت بارہ روپیہ [illegible]

کی ضرورت ہوتی ہے۔ [illegible] نہیں ہوتی [illegible] کاپی [illegible] جاتی ہے [illegible] جاڑہ اچھی طرح نہیں [illegible] سیاہی [illegible] سیاہی تیار کی ہے [illegible] کاپی [illegible] صاحب [illegible] خریدار۔

المشتہر کشن سروپ [illegible] دیا درپن [illegible] شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات [illegible] مطبع [illegible] رسالہ جوہر نباتات [illegible] درختوں کے مفصل حالات [illegible] درخت [illegible] قیمت [illegible]

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) [illegible] (۳) پھل کے [illegible]
(۴) پھل کے بڑے درخت (۵) [illegible] (۶) پھول کے [illegible]
(۷) [illegible] درخت (۸) [illegible]
(۹) [illegible] درخت (۱۰) [illegible] (۱۱) [illegible]
(۱۲) [illegible] (۱۳) جنگلی درخت [illegible]
انتظام ترکیب باغبانی [illegible]

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند [illegible] مبلغ [illegible] روپیہ [illegible] چھ روپیہ [illegible]

المشتہر [illegible] اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو اتالیق اور رنگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پربال۔ غبار۔ بہر لاسبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور رئیسوں ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرینگے مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ چھ ماہ بھر کے لیے کافی ہے بلغ دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ تین روپیہ (عہ) خالص ممیرہ فی ماشہ سات روپیہ (عہ) خالص مصری سرمہ فی تولہ ۸/ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس پر یہہ میری مہر ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ۔ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب زاد لطفکم۔ تسلیم مزاج شریف میں نے کئی ایک لیفون کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگوا کر استعمال کیا۔ جس کا مفید ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم و پربال کے نجکو اٹھیں اور سرخی آم شروع کر سکیں یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ بیحد فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجیئے:۔ ڈاکٹر ریاض الدین بمقام ... ضلع جہلم۔ سرحد تاک جین مورخہ ۲۵۔ جولائی ۱۹۱۲ء

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ عرض یہہ ہے کہ میں نے پیشتر آپکے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس سرمہ نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپکو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرما دیں۔

ڈاکٹر سردار اعظم ہاسپٹل اسسٹنٹ سب ڈویژن گوجرانوالہ مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۱۲ء

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے آنکھوں کی صحت ہوئی جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلیئے میں مریضان چشم اور چشمہ پہننے والوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ میری رائے میں اس سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لیئے فائدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمہ کو ایجاد کرکے ہماروں پر بلکہ خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور انکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ ڈاکٹر خیر الدین شال ہوم ... میڈیکل آفیسر ... بورڈ ... مورخہ ۱۔ جولائی ۱۹۱۲ء

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ۲۴ دسمبر کو آپکا اشتہار ملاحظہ حضور بیگم صاحب بہادر ... ریاست ... آن بیگم صاحب نے مجھہ کو حکم دیا۔ کہ دو تولہ سرمہ ممیرے جلد طلب کرو۔ اسلیئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بمجرد ملاحظہ خط ہذا جلد دو تولہ سرمہ ممیرہ سیاہ جو چھ روپیہ ہے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید ثابت ہوا۔ تو پھر دس بیس تولہ کے واسطے لکھا جاویگا۔ الراقم نواب ... پرائیویٹ سیکرٹری بیگم صاحب بہاولپور مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس تاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء کو پہنچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلیئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ دو تولے اور بذریعہ پارسل روانہ فرمادیں۔ نواب علی شاہ پرائیویٹ کلرک حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو ہمارے بنک میں اسی مطلب کے لیئے جمع کیا گیا ہے:۔ میا سنگھ آہلووالیہ

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

اینشوریہ نیم کا پالن — ہم سب انسان متر بھاؤ سے برتیں — اینشوریہ نیم کا پالن

ओ३म् [illegible] ओ३म्

ست دھرم پرچارک

جلد ۹

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے	[illegible]	[illegible]	بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید کتابیں

کتاب	تفصیل
درن ہیوستھا ار دو	مصنفہ بابو بستی رام صاحب - اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر - قیمت ۴ر
استری سُدھار اردو	استری سدھار کے لیئے زوردار اپیل قیمت ۱ر مصنفہ
پروار میں آنند اردو	مصنفہ بھگتی گوپال داس - اسمیں کہانی کے طور پر دکھایا ہے کہ پروار میں آنند کس طرح ہو سکتا ہے قیمت
شاستراتھ جھنگ مگھیانہ	مصنفہ لالہ بسوا یا رام مختار عدالت - یہ شاستراتھ ما بین سوامی پورنا نند اور پوراناک پنڈتوں کے بمقام جھنگ مگھیانہ ہوا تھا قیمت فی جلد ۲ر
جیون پر لوپن بھگت	اسمیں لوپن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں - مصنفہ لالہ دیوراج قیمت فی جلد ۱ر
پرارتھنا پستک اردو	مصنفہ لالہ دیوراج صاحب - ایشور کی پرارتھنا اوپاسنا - قیمت فی جلد ۲ر
ایک دردناک نظارہ	ایک ناٹک کے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اِستری سکشا کا ہونا ضروری ہے - مصنفہ لالہ دیوراج

کتاب	تفصیل
سچی پرارتھنا	مصنفہ لالہ ہر بخش صاحب - ایک بڑا عجیب رسالہ ہے [illegible] کون ہردا ہے کہ پڑھ کر آنسو بہانے لگے - قیمت ۱ر
نالش نہیدہ اردو ایضاً حصہ دوم اردو قیمت	مصنفہ لالہ آتما رام صاحب - نالش پرچارک کے اعتراضات کیتھی اور پران کا جواب ہے - نور کے میں قیمت
مسلہ نیوگ اردو	پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کا جواب قیمت - جوابات فاضلانہ ہیں - مصنفہ پنڈت لیکھرام
رامچندر جی کا سچا درشن	مصنفہ پنڈت لیکھرام - اسمیں پنڈت جی نے ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج بھلا ہاری بھو لے
امرت پرشا اردو	قیمت ۱ر - ان بھجن لکھوں میں چیدہ چیدہ
ویراگ بھجناولی اول	قیمت ۱ر - بھجن درج ہیں سالانہ جلسوں پر
حصہ دوم	قیمت ۱ر - پڑھنے کے قابل ہیں
بھجن آنند اردو	مصنف نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن معہ تلکی سرتار کے لکھے ہیں - مصنفہ امر سنگھ کو ٹھ نواسی قیمت ۳ر
سیاح کو پاج نہیں	اسمیں ایک کاتب صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے - مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب قیمت ۱ر

خط و کتابت مینجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہیئے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

دوا	کیفیت
[illegible]	اکسیر ہے اور تاثیر صلبی طاقت کیلئے جو کثرت تو جہانی وسکرٹ وطفولیت کی بیماریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی [illegible]
[illegible]	اسکے استعمال سے بامنہ شے آنے والا بند ہوتا ہے بھولتا نہیں دو منٹ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible]	ہر کھٹے طبیں ورم جگر بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۳
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خلیان و دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	مقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش سرخی جالا۔ رتوندی کی شکایت دور ہونیکو دور کرتا ہے فی شیشہ [illegible]
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری بےچینی درد کمر۔ خرابی جگر۔ پیدائش لکھر و د کانسل کو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا۔ خرابی گردہ۔ درد سر کو دور کرتا ہے ۲ درجن [illegible]
[illegible]	سوزاک کا درد۔ جریان خواہ پرانا ہی ہو دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف برج ولشہ چہرہ نکلتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑ جانے۔ ایام حمل غیرہ چیچک بھی دور کرتا ہے تولہ [illegible]
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ۲
[illegible]	باری کا بخار۔ درد سر۔ قبض۔ بےچینی۔ اختلاج قلب سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی کھو چکے ہیں۔ درست کر کے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ [illegible]

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب علامات و سرٹیفکیٹ دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیج کر ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے رسالہ دافع آتشک و سوزاک ۲ معالجات نیا سیر ۳ رسالہ سفیہ طبع چہارم ۴ المحذرات ۵ رسالہ تیار نہ اسطو و

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر سین کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہہ دوا نکالی ہے۔ جیرج یعنی منی کا گرنے سے یا اسمیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ۸ عدد گولی ۸

عرق کافور مصفیہ کی حکمی دوا تجربہ سے

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ کیسا بہت درجہ کا ہو مریض ۱۰۰ سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸

المشتہر گوپال لال سین بی ٹھیکیدار جالندھر ڈاکٹر سین کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات ہدی کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۸ محصولڈاک۔ روپیہ دس سے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ المشتہر کشن لعل خزانچی میڈیکل کمپنی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قیمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیے یہہ آب حیات ہے۔ یہہ روغن مسیحا حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ [illegible]

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ سست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔ رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ بچپن کی بے عنوانیوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر تکلیف و دشمنی کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ عہ

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے یہہ دو امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ [illegible]

المشتہر حکیم تاراچند گجرات پنجاب

اشتہار

پٹیالی کا مشہور و معروف ناول مصنفہ سوامی کرپارام قیمت [illegible] کاپی فروخت کے لیے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو۔ مجھہ سے طلب فرماوے

نمبر ۵۱ | مطبوعہ ۱۸ چیت سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۲۹ مارچ ۱۸۹۵ء | جلد ۶

ست دھرم پرچارک

اصلاح اخراجات شادی اور غمی کی کمیٹی جالندھر میں

ہمارے ناظرین میں سے اکثر صاحبان جنھیں ہر قسم کے اخباروں کے دیکھنے کا شوق ہے۔ شاید اس امر سے واقف ہو چکے ہونگے کہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۴ء کو گورنمنٹ پنجاب کیطرف سے ایک خفیہ سرکلر کمشنران قسمت کے نام جاری ہوا تھا جسمیں زمینداروں کو قرض کے خطرناک نتائج سے بچانے کے لیے انکی شادی اور غمی میں اخراجات کی کمی کے لیے مزید کوشش کرنیکی ہدایت تھی۔ یہہ سرکلر جو مدت تک پوشیدہ رہا۔ اب ظاہر ہوا ہے۔ اور بقول ہمعصر ٹریبیون ہماری سمجھ میں بھی نہیں آتا۔ کہ ایسی کونسی بات تھی جسکی وجہ سے ایسے عمدہ فرمان کو پوشیدہ رکھا گیا۔ خیر یہہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس سرکلر کی ہدایت کی تعمیل میں کمشنران قسمت نے ڈپٹی کمشنران ضلع کی معرفت مختلف برادریوں کے جلسے کرانے شروع کیئے۔ اور جہاں تک کہ اخبارات کی تحریرات سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ ان کوششوں کے نتائج بہت اچھے برآمد ہوئے لیکن حکام ضلع کی معرفت کارروائی کرنیسے چند خاص نقصانوں کا احتمال ہو سکتا ہے۔ انکی طرف کسی ہمعصر نے بھی توجہ نہ کی ہے۔ ہمیں بذات خود چونکہ ہر ایک برادری کی فرداً فرداً علیحدہ علیحدہ کوششوں سے کامیابی کی کوئی امید نہیں تھی۔ اسلیئے اسبارے میں ہم نے کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ لیکن ہمعصر پنجاب سماچار نے اپنے ۲۴ مارچ کے پرچہ میں پہلی مرتبہ اس نقص کو ظاہر کیا ہے۔ جو ایسی تحریکوں سے وقوع میں آسکتے ہیں۔ جو زیر سرپرستی حکام ضلع شروع ہوں۔ اسمیں شک نہیں کہ ہمارے موجودہ بیدار مغز اور منصف مزاج لفٹنٹ گورنر نے صاف ہدایت کر دی ہے کہ حکام ضلع زمینداروں کو صرف صلاح اور مشورہ ہی دیویں کسی قسم کی حکومت کی مداخلت سے کام نہ لیویں۔ لیکن انسان پھر انسان ہی ہیں۔ رشی نہیں ہیں عام طور پر اس معاملے میں بحث کرنے سے کچھ فایدہ نہ دیکھکر ہم جالندھر کے ضلع کی تحریک کی ہی پڑتال کرتے ہیں۔

یہاں اخراجات کی کمی کی نسبت تحریک مسٹر سی ای گلیڈسٹن صاحب ڈپٹی کمشنر کے عہد میں شروع ہوئی پہلی ہی جنرل کمیٹی میں صاحب بہادر کی خوشنودی مزاج حاصل کرنے کے لیئے انہیں پریسیڈنٹ قرار دیا گیا۔ رسوم میں جو اصلاح ہوئیں انکی نسبت کسی قسم کی عام بحث نہیں ہوئی۔ چند ایک صاحب بہادر یا تحصیلدار صاحبان کے یہاں رسوخ رکھنے والوں نے رسوم کی اصلاح وغیرہ کر کے فردیں تیار کیں جو پڑھ کر سنائی گئیں۔ جنھوں نے ست بچن کہا انکی عزت ہوئی۔ جس کسی نے کسی مجوزہ اصلاح کی مخالفت کرنے کا دم مارا۔ اسپر ناراضگی کا اظہار ہوا۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے ایک حب منشی کے ایک خاص امر پر مخالفت کرنے پر انسے مع انکی تائید کرنیوالوں کے کمیٹی سے باہر کر دیا گیا تھا۔ اور یہیں تک خاتمہ نہیں ہوا۔ بلکہ ہمکو اشارے ملتے رہے۔ کہ ہم اپنے ملازم کو برخاست کر دیں لیکن جب ہم نے ایسی سفارش کرنیوالوں سے کہا۔ کہ اگر صاحب بہادر ہمیں لکھ بھیجیں تو ہم اپنے ملازم کی موقوفی کا سوال سوچینگے تب ایسے حضرات کی زبان بند ہوئی ہمارا یہہ مطلب نہیں ہے۔ کہ مسٹر گلیڈسٹون نے اس قسم کی تحریک کے لیئے کسی کو کہا۔ کیونکہ ہمارے پاس بھی اس قسم کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ اور ہم مسٹر گلیڈسٹون کو صدق و انصاف کا دوست سمجھتے رہے ہیں۔ گو انکی دوستی ایک انوکھی صورت میں ظہور پذیر ہوا کرتی تھی تاہم اسمیں شبہہ نہیں کہ صاحب بہادر کو خوش کرنے کی نیت سے ہی ان بھلے اصحاب نے ہمیں اپنے ملازم کو موقوف کرنے کی تحریک کی ہوگی۔

جہاں تک ہمارا علم ہے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کا برادری میں کچھہ رسوخ ہے۔ اور جو لوگ صرف اصلاح کے لیئے کام کر سکتے ہیں۔ وے اس کمیٹی میں بہت کم شامل ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ اس کمیٹی کے ممبران حکام تحصیل و ضلع کا خوف

والا اکثر اوقات بھولے لوگوں کو خراب کرنے کی
کوشش کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں جو کام جاؤ
سے ہوتے ہیں۔ اور جن اصلاحوں میں
کہ تعمیل کرنیوالوں کی آزادی اسے نہیں بچاتی
وہ ہرگز دیرپا نہیں ہوتے تمثیل کے لئے
ہم اس عالیشان جلسے کی طرف اپنے ناظرین
کی توجہ دلاتے ہیں۔ جو کہ دیوان رادھس
سی آئی ای نے کپورتھلہ میں بوجنا ہی
کھتریوں کی رسوم میں اصلاح کے لئے
کیا تھا۔ بڑا بھاری مقصد جلسہ کا یہ تھا
کہ بیدی کھتری صاحبان کو برادری انجانیاں
میں شامل کیا جاوے۔ دیوان صاحب کو
خوش کرنے کے لئے سب نے آنکھ دستخط کر دئے
لیکن بیدی صاحبان کے ہمراہ رشتوں
ناطوں کے کھلنے کا ہنوز روز اول ہے۔
ہر انسان اپنی طبیعت آزادی کا مادہ رکھتا
ہے۔ اور گورنمنٹ کی غلامی اس مادے کو
دبا دیتی ہے۔ تاہم جب موقعہ ملتا ہے
یہہ مادہ اپنا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہمیں ایس
شک نہیں۔ کہ اگر حکام ضلع قوموں کے
ریفارمروں کی قدر و منزلت کریں۔ تو اس
عمل کا بڑا صحت بخش اثر عوام پر پڑتا ہے
اور اصلاح کو اس سے بڑی مدد ملتی ہے
لیکن جبکہ برادری کے احکام کی خلاف
ورزی کے لئے سزا بھی معرفت تحصیلدار
پرگنہ ملتی ہے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد اسکا اثر
رعایا کی اپنی کوششوں پر بہت برا پڑتا ہے۔
ہمارے حکام جو کوشش کہ ہماری بہتری کے
لئے کرتے ہیں۔ اسکا شکریہ ادا کرتے ہوئے
بھی ہمیں اس عالمگیر سچائی کو نہیں بھولنا
چاہئے۔ کہ اپنے دکھ اپنے ہی پر شمار تھے

سے دور ہو سکتے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

دھرم کے لکشن پر بیدی دیر تک وشیہ ہو کر
وچار لگا جائیگا۔ لیکن آجکل جو کرم کہ دھرم کے نام سے
پکارے جاتے ہیں۔ انہیں دھرم کا ذرا بھی
لگاؤ دکھائی نہیں دیتا۔ ایک طرف ہمارے
ہندو بھائی صرف کھان پان تک ہی
دھرم کا خاتمہ کئے بیٹھے ہیں۔ اور بڑے سے
بڑے پاپ کے لئے چشم پوشی کرتے ہوئے
بھی چوکا النگھن کرنے والے پر برادری
خارج کا فتویٰ لگانے کے لئے طیار ہیں
محمدی بھائیوں کی موجودہ حالت پر
بھی غور کی نظر ڈالی جاوے۔ تو انہیں
زیادہ تر حصہ صرف ڈاڑھی مونچھ کی
کتر۔ یا پاجامے کی بونت اور کرتے کی گھنڈی
پر ہی دھرم (مذہب) کا حصر رکھتے ہیں۔ دوسری
طرف ہمارے عیسائی بھائی ہیں جنہیں گو
عام لوگ ہندؤں اور مسلمانوں کی طرح
بہت کچھ بپتسمہ وغیرہ کی ظاہری رسومات
کو دھرم کا چنہ سمجھتے ہیں۔ تاہم ان میں زیادہ تر
حصہ ایسا ہے۔ جو دھرم صرف خاص مسئلوں
کے زبانی اقرار کو ہی سمجھتے ہیں اور عمل کو
اسمیں ذرا بھی دخل نہیں دیتے۔ لیکن
رشیوں نے کیسی سرل تعریف دھرم کی کی
ہے۔ انہوں نے دھرم کا ایک ہی لکشن بتلایا
ہے۔ یعنی ستیہ اور پھر دھرم کو پھیلا ہین
بتلایا ہے۔ جب تک کہ من بچن اور کرم تینوں

میں اسے نہ لایا جاوے سمسار میں شانتی
اور سکھ کا راجیہ تب ہی آویگا۔ جبکہ رشیوں
کے بتلائے ہوئے دھرم کے لکشن کو ہر ایک
آدمی گرہن کریگا۔

سنیاس آشرم کی جو مٹی پلید آجکل

کے بھگویں پوشوں نے کر رکھی ہے۔ اس سے
ہر ایک بھارت نواسی واقف ہے جس
پوتر آشرم کا ادھکار ادتیہ پدوی حاصل
کرکے ہوا کرتا تھا۔ اسے آج لڑکوں کا کھیل
بنایا جاتا ہے۔ جو ادھکار پورن ویراگوان
کو حاصل تھا۔ وہ پنتھائیوں کی بدولت آج
ہر ایک سوڑہ کو ہو رہا ہے۔ اور پھر جب
پنتھائی کسی بھولے بھالے لڑکے کو ایک مرتبہ
پھانس کر سر مونڈ لیں تو اسکا گرہستی بننا
غیر ممکن سمجھا جاتا ہے۔ جس شخص کو مجبوراً
ایسے وقت میں ایک بھیکھ دھارن کرایا جاوے
جبکہ وہ اسکی ذمہ واریوں سے ناواقف
ہو۔ تو دھرم یہی آگیا دیتا ہے کہ ذمہ واریوں
کے معلوم ہونے پر اگر ایسا شخص اپنے
تئیں ایسی ذمہ واریوں کے ادا کرنے کے قابل
نہ سمجھے۔ تو فوراً بھیکھ کو دھوکھہ دیا
چھوڑ دیوے۔ بھارت ورش میں ہزاروں
تو کیا بلکہ لاکھوں ایسے شخص موجود ہیں
جنہیں لڑکپن کی حالت میں بھگویں کپڑے
زبردستی پہنائے گئے۔ لیکن چونکہ ایسے
لوگ پنتھائیوں کی گندی آب و ہوا میں
پلتے ہیں۔ اسلئے قبل اسکے کہ انہیں اپنی
ذمہ واریوں کا علم ہو۔ وے اپنے آتما
کو مردہ کر چھوڑتے ہیں۔ اور اسلئے اودیا
اور سنسکار ہی کے اس زنجیر کو توڑنے کے

کو قائل ہوتے ہیں۔ جنہیں کہ خاص حالات نے انہیں جکڑا ہوتا ہے۔

شکر کا مقام ہے کہ ان زبردست اور خطرناک زنجیروں کو توڑنے کی ایک مثال ابھی حال ہی میں قایم ہوئی ہے۔ پنڈت پورنانند جو سندھ کے باشندے تھے چھوٹی عمر میں گھر سے لڑکر ودیا کی تلاش میں نکلے۔ قریباً گیارہ سال کی عمر میں انہیں ہردوار میں ایک سنیاسی نے مونڈ لیا۔ تب انکا نام ...انند رکھا گیا۔ کاشی میں انکی بھینٹ سوامی رامانند جی سے ہوئی آریہ سماجکی سچی تعلیم نے انکے دل میں اثر پیدا کیا۔ اور وے آریہ سماج کے ممبر بنکر جالندھر تشریف لائے۔ انہوں نے بھگوبن بانٹے میں دوآبہ اور گورداسپور کے علاقہ میں جیسا ادھم پرچار کیا۔ اس سے ہمارے ناظرین عموماً واقف ہیں۔ بات چیت کرنے پر سوامی پورنانند جی نے اپنی غلطی کو تسلیم کیا۔ اور اپنے والدین کی خدمت کو۔ جبکہ ابھی تک زندہ ہیں اپنا فرض سمجھ لیا لیکن سب سے زیادہ بہادری کا کام جو انہوں نے کیا یہہ ہے۔ کہ انہوں نے ۲۳ مارچ کو ایک یوگیہ دیوی سے حیدرآباد سندھ میں بواہ کر لیا۔ سوامی سے پنڈت بنے ہوئے تو انہیں قریباً ۳ سالوں کا عرصہ گذر چکا ہے۔ پنڈت پورنانند جی نے واقعی طرح سے جو ضعفی سے ایک بڑی ضروری اصلاح کے لئے نمونہ قایم کیا ہے۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ انکی ہمت کا بہت اچھا پھل نکلیگا۔

ممالک مغربی شمالی میں قیدیان رہا شدہ کی امداد کے لئے ایک کمیٹی قایم کیگئی ہے جسکا مدعا یہہ ہوگا۔ کہ جب کوئی سزا یافتہ آدمی جیل سے میعاد بھگتنے پر چھوڑا جاوے تو اسکو صلاح اور روپیہ سے کسی جایز پیشہ میں مشغول ہونے کے لئے مدد کرے۔ ملک کے اخلاق کرنے میں ایسی کوششیں ایک جزو اعظم ہوا کرتی ہیں۔ اور اسلیئے ہم پنجاب کی جنرل پبلک سے سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا کوئی ایسی کمیٹی قایم کرنے کی اس صوبے میں بھی ضرورت ہے یا نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر پنجاب کے آریہ سماج برہمو سماج سنگھ اور ہندو دھرم سبھائیں سب ملکر اس ضروری کام کے لئے تحریک کریں تو اس قسم کی کمیٹی قایم ہوکر کافی سرمایہ جمع ہو جانا کوئی مشکل بات نہیں ہے سزا یافتہ آدمیوں اور عورتوں کے لئے آخر ... اور کوئی نازک موقعہ نہیں ہوتا۔ جبکہ وے جیل سے رہائی پاتے ہیں۔ اگر ایسے وقت میں انکے ساتھ محبت اور انسانی ہمدردی کا برتاؤ کیا جاوے۔ تو ممکن ہے کہ پچاس فیصدی مجرم آیندہ اپنے چلن کو بالکل درست کر لیویں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے پنجابی ہمعصر اس ضروری سوال پر خاص طور پر بحث کرکے پبلک کو اپنے فرض سے خبردار کرینگے۔

میرٹھ کا ستری سماج ہمیشہ سے بڑے پورشارتھ کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ اور ہر سال اسکا وارشک اتسو ہوا کرتا ہے۔ ابکی مرتبہ یہہ سالانہ جلسہ ۲۴ - اور ۲۵ - فروری ۹۵ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ باہر سے بہت دیویاں سوشوبھت ہوئی تھیں۔ ویدپاٹھ ہون - ہری کیرتن اور ویاکھیان دور دور تک برابر ہوتے رہے۔ اسی موقع پر کنیا پاٹھشالا کی مدد میں ۱۲۸ روپیہ چندہ جمع ہوا۔ اور اسکے علاوہ ستری سماج کے لئے بھی کچھ دان ملا۔ اس ستری سماج کی جان ڈاکٹر راجیندر جی کی پتنی ہیں۔ اس قسم کے جلسے اور کامیابیاں ظاہر کر رہی ہیں کہ بھارت ورش کی استریاں اب ودیا کی قدر کرنے لگ گئی ہیں۔ اور وہ زمانہ دور نہیں ہے۔ جبکہ مسٹر بلاقی رام کی سی انوکھی طبیعت رکھنے والے اصحاب کو بھی بواہ کے لئے بھارت ورش سے باہر جانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

بھارت ورش کی ستریاں پتی برت دھرم کے لئے سارے زمانے میں مشہور ہیں ایسے ثبوت میں صرف ایک ہی واقعہ ایسا پیش کیا جاسکتا ہے۔ جو تمام دنیا کی زبان بند کر دے۔ جہاں دوسرے ملکوں کی ستریاں ادھر ادھر جانے میں ہر وقت بھڑکیلی کپڑوں اور زیور کی نمائش کرتی پھرتی ہیں وہاں بھارت استریاں اپنے پتی کی غیر حاضری میں ہمیشہ میلے بستر دھارن کئے رہتی ہیں۔ اس واقعہ کو ہمارے ہندو بھائی بھی بڑے فخر سے پیش کیا کرتے ہیں۔ لیکن سوال یہہ ہے کہ کیا باوجود اپنی وفاداری اور جانثاری کے ایسے زندہ ثبوت کے بھی انکے ساتھ انصاف ہوتا ہے؟ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ستری پر اگر کسی بدچلنی کا شبہہ بھی ہو جاوے - تو ہر ایک

بھلا انسان اُس سے اپنے پُتر کا بواہ کرنے میں کترائے گا۔ اور خواہ کیسا ہی زبردست ثبوت موجود ہو۔ کہ ستری کا کوئی قصور نہیں ہے۔ تاہم اُس ابھاگن کو معاف کیا جائیگا لیکن کیا مردوں کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ ہوتا ہے۔ مردوں کو ان نہاتے گھوڑے کا خطاب دیا جاتا ہے۔ کیا یہہ انصاف ہے عورت کی پاکدامنی پر کیوں زور دیا جاتا ہے؟ بلاشبہ اسلیئے کہ گرہستہ آشرم کا پوتر دھام گندہ نہو۔ پھر کیا مردوں کا دامن پاک ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور کیا ناپاک مرد گرہستہ آشرم کو گندہ نہیں کر رہے ہے۔ ہماری رائے میں پوترتا کے پرچار کا بڑا عمدہ ذریعہ یہہ ہے۔ کہ ہر ایک لڑکی کے والدین اُسکا بواہ ایسی آدمی کے ساتھ کریں۔ جسپر بدچلنی کا کوئی بھی شبہ نہ ہو۔ انصاف یہہ چاہتا ہے۔ کہ جن شخصوں کی بدولت ستری بواہ کے قابل نہیں رہتی۔ اُنکی موجودگی آدمی کے بواہ میں بھی رکاوٹ ہو۔

ریویو

رپورٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

بابت سنہ ١٨٩٣ع آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جب سے قایم ہوئی تبسے ہی پبلک اُسکی سالانہ رپورٹوں کی منتظر رہی۔ لیکن اب تک اُنکا انتظار بے سود رہا۔ یہہ پہلی ہی رپورٹ ہے جو سبھا کی طرف سے شایع ہوئی ہے۔ مولف رپورٹ کے نوٹس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہہ رپورٹ نومبر سنہ ١٨٩٣ع کے جلسے میں شائع کیے جانے کے لیئے طیار تھی۔ لیکن چونکہ جلسے میں بعض ممبروں کی طرف سے بڑی بھاری رکاوٹ سبھا کے کام میں ڈالی گئی تھی۔ اسلیئے باوجود اجلاس مذکور صبح تک بیٹھے رہنے کے بھی رپورٹ کے پڑھنے تک کی نوبت نہ آئی۔

رپورٹ زیر ریویو سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سبھا کے دفتر میں چونکہ گزشتہ ادھکاریوں نے کوئی مصالحہ نہیں چھوڑا تھا۔ اسلیئے گزشتہ سالونکی رپورٹ تیار نہ ہو سکی۔ الا باوجود رکاوٹوں کے سال زیر ریویو کی رپورٹ کسی قدر غیر مکمل طیار کرکے پیش کیگئی۔ یونتو رپورٹ سے انترنگ سبھا کے اجلاسوں۔ پتر ویوہار۔ آریہ سماجوں کی ریوٹیں۔ لیپتکالے۔ تشکا گومیں ٹریکٹوں کا تقسیم۔ آمدنی خرچ سب ہی قسم کے کاموں کی نسبت واقفیت ہوتی ہے۔ لیکن ویدک دھرم کے پرچار کا کام رپورٹ کی روح ہے۔ ضمیمے کے طور پر (١) آریہ پرتی ندھی سبھا کے قواعد (٢) آریہ پرتی ندھی سبھا کے کل گزشتہ جنرل اور انترنگ سبھا کے جلسوں کے مضروضی نتیجے (٣) آریہ سماجکے اُپ نیم - (۴) وصیت نامہ مہرشی دیانند سرستی - (٥) قواعد اپدیشکان (٦) اپدیشکوں کا بر تانت بطور نقشہ بھی چھپے گئے ہیں۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ سال زیر ریویو میں اکتوبر سنہ ١٨٩٣ع تک سبھا کے اپدیشکوں نے قریباً آٹھسو ویاکھیان دیئے۔ قریباً ایک لاکھ پرشوں تک ویدک دھرم کی دھونی پہونچائی۔ اور بارہ سومیل کے قریب سفر طے کیا۔ ضخامت ١٢۴ صفحہ دھمی قیمت فی جلد ۴ر۔ درخواست خریداری بنام لالہ آتمارام سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا بمقام امرتسر آنی چاہیئے۔

بال بواہ ناٹک

مصنفہ لالہ ٹھاکر داس وکیل ہوشیارپور قیمت فی جلد ٢ر۔ ناٹک کے ذریعہ سے رسوم کی اصلاح میں کوشش کرنا بڑا مبارک کام ہے۔ ہم نے یہہ ناٹک غور سے پڑھا۔ ناٹک اور ناول کبھی بھی اپنا اثر نہیں ڈال سکتے۔ جبتک کہ اصلی زندگی سے مطابق نلیا جاوے۔ بول چال مناسب حال ہونی چاہیئے۔ اس ناٹک میں پنجابی اور اردو دونوں کو ایک ہی شخص کے کلام میں داخل کر دینے بعض سین خلاف قدرت بنگئے ہیں۔ جو تین واقعہ ناجایز محبت کے درج کیئے گئے ہیں۔ وہ بھی خلاف قدرت ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ مصنف ناٹک اگر آئندہ کوئی ناٹک لکھنے کے لیئے قلم اٹھاینگے۔ تو ان نقصوں کو علاوہ ترتیب کہانی میں بھی جہاں نقص ہیں اُنکو دور کر دینگے۔ صفحہ ١٣ پر جو ڈاکٹر کے منہ سے انگریزی کہلوائی گئی ہے۔ اُسمیں ایک ایسی فاش غلطی ہے۔ جسکا کہ ایک اسسٹنٹ سرجن کبھی بھی مرتکب نہیں ہو سکتا۔ ہم نے یہہ مختصر نقص محض اصلاح کی غرض سے لکھے ہیں اور امید کرتے ہیں۔ کہ معزز مصنف اسے رنجیدہ خاطر نہ ہونگے۔ بلکہ آئندہ انگریزی اور سنسکرت ڈراموں کے مطالعہ سے سبق لیکر عمدہ ڈراموں کے ذریعہ برابر پبلک کی خدمت کرتے رہینگے۔

اشتہار

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

ہوانی آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ

پنڈت لیکھرام جی کے لکچر ختم ہونے پر برہمن منگت رائے کو اجازت دیگئی - کہ پندرہ منٹ بولنے پائے جاتے ہیں - اگرچہ پروگرام میں یہہ وقت پرشن اوتر کا نہیں - مگر چونکہ یہاں کے نواسیوں کی نظروں میں سماجک کارروائی زیادہ تر کھٹکتی رہتی ہے - اور سماجک کارروائیوں سے بوجہ ناواقفیت متنفر بھی رہتے ہیں - اسواسطے انکی نفرت اور ناواقفیت کے دور کرنے کے واسطے خلاف پروگرام برہمن صاحب کو وقت دیا گیا - تاکہ ہوانی نواسیوں کو یہہ معلوم ہو جاوے کہ سماج میں کیسے بڑے بڑے ودوان ویدک دھرم کے ساتھ بتلانیوالے - انکے لایق لائق پنڈت کے مقابلہ میں بزبان سنسکرت بحث کرنے معقول جواب دینے والے ہیں - چنانچہ برہمن صاحب نے پرشنوں کے اوتر -

برہمن صاحب موصوف کے سوالات کے جواب دینے کیواسطے پنڈت کرپارام جی صاحب کھڑے ہوئے چنانچہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک برابر سوال جواب ہوتے رہے - گو برہمن منگت رائے اپنی بحث کو تکرار کر کر دوہراتے رہے - لیکن یہہ امر لاشبہ ظاہر کیئے بغیر نہیں رہ سکتا - کہ حاضرین کو یہہ ضرور معلوم ہو گیا - کہ واقعی صداقت کس طرف تھی -

ابھی برہمن صاحب کے ساتھ بحث مباحثہ ختم نہیں ہوا تھا - ایک فقیر ولارام عرف دلیر گرہ بھی کھڑے ہوئے - اور کہا کہ مجھکو بھی کچھہ دریافت کرنا ہے - انکو سمجھا کر بٹھلایا گیا - کہ برہمن صاحب سے اختتام مباحثہ پر تمکو بھی موقع ضرور دیا جاویگا -

آخر کار جب برہمن صاحب سے مباحثہ ختم ہوا - اُسوقت فقیر صاحب مذکورہ بالا کو موقع دیا گیا - اور انکے جواب دینے کیواسطے پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کھڑے ہوئے اسکے بعد ایک اور پنڈت مسمی رکھی رام پسر جوتشی نے پرشن کرنیکے واسطے اجازت مانگی ان دونوں صاحبان کے سوالات کا جواب پنڈت لیکھرام جی نے نہایت ہی تشفی بخش دیا - جو صاف طور پر آریہ سماج کی سچی ویدوکت دھرم کی صداقت کو ظاہر کیئے بغیر نہیں سکتا تھا -

اور یہہ مباحثہ یہانتک طویل ہوا - کہ دن چڑھ گیا یعنی ساڑھے تین بجے دوپہر سے لیکر ۷ بجے شام تک کارروائی بحث مباحثہ ہوتی رہی - گو اس کارروائی نے ہم کو باہر سے تشریف لانیوالے اوپدیشکوں کے منوہر اوپدیش کے سننے سے محروم رکھا - لیکن اس خیال نے کہ یہاں پر برہمن لوگوں کو جنکا بہت بڑا زور یہاں کے باشندگان پر ہے - جن کو وہ ہمیشہ سماج کے برخلاف ورغلاتے رہتے ہیں - یہہ خیال پیدا نہ ہو جاوے - کہ آریہ سماج کے اصول قدیمی نہیں ہیں - اور ان میں کوئی ایسا ودوان پرش نہیں ہے - کہ وہ برہمنان کو (جو اپنے آپکو بڑے عالم و فاضل ظاہر کرتے ہیں) انکے پرشن کا اوتر دے سکے

چنانچہ اُسوقت حاضرین کی تعداد ایک بڑی بھاری تھی - اور یہہ تعداد اُسوقت سے برابر قایم رہی - جبتک بحث مباحثہ فریقین میں ہوتا رہا - اور معلوم ہوتا تھا - کہ حاضرین جلسہ اس بات کو محسوس کرتے ہیں - کہ جو کچھہ آریہ سماج کہتا ہے - وہ درحقیقت درست ہے اور یہہ برہمن لوگ الپسوارتھی ہیں - پھر بھجن و آرتی نے ۲۳ - فروری ۱۸۹۵ء جلسہ کو ساڑھے ۱۰ بجے کے بجے سماپت کیا -

سب ممبران اور مہاشہ اوپدیشکان اپنے اپنے گھر اور قیامگاہ میں تشریف لے گئے چونکہ بموجب تار خبر کے آج شب کو جالندھر اور لاہور نواسیوں کی تشریف آوری کی خبر تھی - بنابراں چند ممبران ۱۱ بجے والی شب کی ٹرین پر اصحاب مندرجہ صدر کے لانے کے واسطے گئے - چنانچہ اُسی ٹرین سے ماسٹر آتمارام جی - پنڈت رام بھجدت جی - لالہ لبھورام جی بی اے تشریف لائے - لالہ منشی رام جی صاحب کہ جنکی تشریف آوری کی از بس امید تھی بھی - کسی وجہ خاص کے سبب سے تشریف نہیں لاسکے -

۲۴ - فروری ۱۸۹۵ء ۷ بجے صبح سے نگرکیرتن کو ہر بازار کا ہوا - بموجب کارروائی نگرکیرتن ۲۴ فروری ۱۸۹۵ء ریل پولیس کا انتظام معقول تھا - اور اُسی قدر جلوس و ساز و سامان تھا - ۸ بجے نگرکیرتن سے واپس آئے - اس سے قبل کارروائی ہون کی پنڈت لیکھرام جی اور پنڈت کرپارام جی شروع کرنیوالے تھے - کہ ماسٹر آتمارام جی وغیرہ بھی نگرکیرتن سے تشریف لے آئے ماسٹر آتمارام - پنڈت لیکھہ رام - پنڈت کرپارام پنڈت رام بھجدت - اور لالہ لبھورام جی صاحبان نے وید منتروں سے ہون کیا -

جلن کے ختم ہونے پر ایشور اوپاسنا کے بھجن لالہ لہنہ چند اور پنڈت رام رتن اور دیگر سبھاسدوں نے گائے۔ اور پنڈت رام بھجدت جی بی اے نے اوپاسنا کرائی۔ لایق پنڈت کی اوپاسنا نے سارے غل غپاڑے کو خاموش کر دیا۔ اور عالم سنسان میں اوپاسنا کے شبد سامعین حاضرین کے دلوں پر عمدہ اثر پیدا کر رہے تھے۔ پھر اوپاسنا کے بھجن ہوئے۔

اب پنڈت رام بھجدت جی صاحب بی اے کا ہی سرمن تھا جسکو ودوان پنڈت جی نے اپنے عالمانہ اور فاضلانہ تقریر سے نہایت ہی عمدہ طور پر دنیوی اور ایشوری تعلقات کا سمبندھ کرکے سمجھا دیا۔ جو آریہ بھائیوں کے لیئے خصوصاً اور دیگر بھائیوں کے لیئے عموماً ایک بڑا عمدہ اوپدیش ست دھرم پر وچار کرنے اور اسپر عملدرآمد کرنے کے واسطے تھا۔ پنڈت صاحب موصوف کے اوپدیش کا بڑا زور اس دفعہ پر تھا۔ کہ آریہ سماجی جب تک اپنے آچرنوں اور زندگی کی کارروائیوں کو ویدوکت دھرم انوسار نمونہ بناکر نہیں دکھلا دینگے۔ تب تک ہمارے طول طویل لیکچر اور اوپدیش اور سنکیرتن وغیرہ کارروائی کوئی کام نہیں کر سکتی۔ آریہ سماج کوئی ایسی سوسائیٹی ہرگز نہیں ہے۔ کہ جہاں ہم دنیوی ناموری کے حاصل کرنے کے واسطے آویں۔ بلکہ اسمیں داخل ہوکر اپنی انتہ کرن کو شدھ کرکے اصلی پرم آنند کو پراپت کریں اور یہہ آنند تب ہی حاصل ہوسکتا ہے کہ جب ہم کام کریں۔ نہ کہ زبانی لفاظی کا حساب کتاب رکھیں۔

واقعی اسمیں کچھ بھی شک نہیں ہے کہ پنڈت صاحب کا ایک ایک لفظ بیش قیمت صرف زبانی ہی یاد رکھنے کے لائق نہیں ہے۔ بلکہ اسکی یاد ہماری عملی زندگی ہونی چاہیئے اور پھر دیکھیں کہ کیسی جلدی آریہ سماج کے عالمگیر اصول منش ماتر کے دلوں پر اپنا پورا پورا اثر پہونچاتے ہیں۔ اور یہہ ہی ایک بڑا بھاری دشوار گذار امر ہے کہ جسکی طرف بیشک بہت کم توجہ ہوئی ہے۔

یہہ سرمن تخمیناً ایک گھنٹہ رہا۔ مگر پنڈت صاحب کی عالمانہ دلچسپ تقریر سامعین کے دلوں پر ضرور یہہ خواہش پیدا کر رہی تھی کہ یہہ عمدہ موثر سرمن کاش ابھی ختم نہ ہو۔ لیکن چونکہ ہر ابتدا کی انتہا ضرور ہے۔ لہذا وہ سرمن ختم ہونا ہی تھا۔ وقت بھی ۱۱ بجے کا ہو گیا تھا۔ اسوقت حصار آریہ سماج سے بابو چوڑامنی صاحب بھی تشریف لائے وہ بھی شامل جلسہ تھے۔ بھجن و آرتی نے کارروائی جلسہ کو ختم کیا۔ اور کارروائی جلسہ کے اختتام پر جلسہ عام میں باواز بلند یہہ کہا گیا۔ کہ آج کارروائی جلسہ بعد دوپہر کے بجائے ۲ بجے کے ایک بجے شروع ہوگی۔

ایک بجے سے پھر کارروائی شروع ہوئی اول بھجن ایشور بھگتی کے لالہ لہنہ چند پنڈت رام رتن۔ اور پنڈت دینا دیال ممبر آریہ سماج ہانسی و دیگر سبھاسدوں نے گائے۔

اب ماسٹر آتمارام جی کے لیکچر کا سمہ تھا جسکے انتظار میں بہت سے سامعین شایق بیٹھے ہوئے تھے۔ ماسٹر صاحب کا لیکچر شروع ہوا۔ ماسٹر صاحب نے اپنے لیکچر میں نہایت سنجیدگی سے عبارت درستی کی تیز آواز کی پراچین زمانہ کی دردشا اور زمانہ حال کی دردشا اور بے علمی کی حالت کا مقابلہ ظاہر کرکے دکھلایا۔ اور سامعین کو اپنے عمدہ معلومات کے بھرے ہوئے موثر لیکچر سے بہت کچھ محظوظ کرکے لابھ پہنچایا۔

اسکے بعد لالہ لبھو رام صاحب بی اے کا لیکچر شروع ہوا۔ لالہ لبھو رام صاحب نے اپنے لیکچر میں یہہ ظاہر کیا۔ کہ آریہ سماج کیا چیز ہے۔ اور اسکی کیا ضرورت ہے۔ اور اسنے اب تک کیا کچھ کیا۔ چونکہ ماسٹر آتمارام لالہ لبھو رام۔ اور پنڈت رام بھجدت صاحبان کو جانیوالی ٹرین سے واپس جانا تھا۔ اسواسطے لالہ لبھو رام جی صاحب کا لیکچر مختصر ہی تھا گو لیکچر مختصر تھا۔ لیکن لایق لیکچرار نے اپنے مضمون کو بہت عمدہ طور سے ادا کیا۔ اور مضمون عام فہم تھا۔

بعد اختتام لیکچر۔ لالہ لبھو رام بی اے۔ ماسٹر آتمارام۔ پنڈت رام بھجدت بی اے اور بابو چوڑامنی جلسہ سے روانہ ہوکر سٹیشن ریلوے پر چلے گئے۔ وقت بھی ساڑھے تین بجے کا تھا۔ اب جو حسب پروگرام آدھ گھنٹہ پرشن اتر کا وقت تھا۔ اگرچہ کل کا دن کے بعد کا بہت سا عرصہ پرشن اتر میں دیا گیا تھا۔ لیکن یہہ وقت بھی دیا گیا۔ صرف کل والے دلیر گر فقیر صاحب نے دو چار سوال کیئے جنکا جواب معقول پانے پر وہ بیٹھ گئے پھر پردھان صاحب نے باواز بلند جلسہ عام میں یہہ نوٹس دیدیا۔ کہ جس کسی بھائی کو کوئی پرشن ویدک دھرم پر کرنا ہو۔ وہ ضرور پرشن کرکے اپنے شکوک کو جو ویدک دھرم پر ہوں۔ الٹی پریم دیر شانتا سے رفع کرے کیونکہ

بھوانی نواسیوں سے پہلا امید تھی کہ کل
ضرور یہہ کہدینگے کہ آریہ سماج والوں
نے ہمکو موقعہ پرشن کرنے کا نہیں دیا۔ پندرہ
منٹ سوال کسی شخص کے پرشن کا انتظار ہوا
کئی مرتبہ اس اثنا میں باواز بلند کہا گیا
جب کسی نے کوئی پرشن نہیں کیا۔ تو یہی
خیال کہ کل کے معقول جواب نے بھوانی نواسیوں
پر ضرور یہہ اثر پہونچایا ہے۔ کہ سناتن
دھرم ہی صداقت پر ہے - اور اب بھوانی
نواسی کوئی سوال کرنا نہیں چاہتے۔ اب کرپارام
جی صاحب کا لکچر شروع ہوا۔ پنڈت صاحب
نے اس وشے پر اپنے مضمون کو نہایت
معقولیت اور متانت سے ثابت کر دیا
کہ سرشٹی کے آد سے صرف ایک ویدک ہی
مت تھا۔ اور پھر زمانہ مہابھارت کے
بعد یہہ ان گنت مت متانتر دنیا میں پھیلگئے
اور انکے بانی مبانیوں اور دھرم پستکوں
کا پورا فوٹو کھینچکر دکھلایا۔ جسنے سامعین
کے دل پر عمدہ اثر پیدا کیا۔ اس لکچر کے بعد
بھجن ہوتے رہے اور آرتی ہو کر جلسہ
سماپت ہوا۔

چونکہ بھوانی نگر میں چندہ ہونے کی
زیادہ امید نہیں تھی - اور یہہ سمجھا گیا تھا کہ
شاید اپیل کے کرنے سے وہ لوگ کہ جن کو
اب تک دھرم سے پیار نہیں ہے۔ اوپدیش
کے سننے سے بھی محروم رہینگے۔ اسواسطے
انترنگ سبھا نے پاس کر دیا تھا۔ کہ کسی
قسم کے چندہ کیواسطے اپیل نہ کیا جاوے
چنانچہ کوئی اپیل نہیں کیا گیا لیکن ست
دھرم کے حامیوں نے بہت سے وید پرچار
فنڈ کے لئے دان کر دئیے منجملہ انکے لوجہ

اسوقت حوالہ پنڈت لیکھرام ہوئے اور
دور دیہ سماج فنڈ میں موجود ہیں وہ بھی
بھیجے جاوینگے۔

آخر کار ہم اس رپورٹ کو اسقدر کے
کو تمام کرتے دھنیواد پر کہ بھوانی نگر میں
آریہ سماج کا دوسرا سالانہ اتسو عمدہ طور
پر ہو گیا۔ سماپت کرتے ہیں۔ اور اپنی
عادل گورنمنٹ اور اہل پولیس بھوانی کا
شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اہل پولیس نے
انتظام معقول سے ہمکو آرام پہونچایا۔

اوم شانتی - شانتی - شانتی

الراقم

شب نرائن ورما سکرٹری آریہ سماج بھوانی

آریہ سماج اجمیر کا چودھواں وارشکوتسب

۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - فروری سنہ حال کو بڑے
سمارودہ کیساتھ آنند پورو ک سماپت ہوا۔
لاہور سے سری یت ماسٹر درگا پرشاد جی
جے پور سے سوامی نگن چند جی اور پنڈت
رامناتھ جی - ادیہ پور دلیپ - باندی کوی
نصیر آباد آدی استھانوں سے قریباً ۲۰ آریہ
بھائی اس مہوتسو پر پدھارے تھے۔
۲۳ تاریخ کی پراتہ کال کے ۸½ بجے شری مد
دیانند آشرم و دیسکول کے قریباً ۳۰۰
ودیارتھی بسنتی پگڑیاں دھارن کئے پرسدہ
چیت اپنی اپنی جماعت کی رنگ برنگی
جھنڈیاں اور بورڈ جنپر وید منتر اور
ست شاستروں کے وچن لکھے ہوئے تھے
ہاتھوں میں لئے سماج بھون سے نکلکر سڑک پر
جماعتوار کھڑے ہو گئے۔ پربندہ کرتاؤں
نے اپنے استھان سنبھالے۔ اور سب
بھجن منڈلیوں کو ترتیب وار کھڑا کیا۔
سب سے آگے انگریزی باجا۔ اس کے
آگے ایک بھاری بورڈ جسپر موٹے سنہری
اکشروں میں لکھا ہوا تھا "آریہ سماج
اجمیر کا وارشکوتسب۔ اسکے پیچھے چار
بڑے بڑے اوم کے جھنڈے اسکے پیچھے
وید گاین کرنیوالے پنڈتوں کی منڈلی
اس سے پیچھے آٹھ جماعتوں میں دھگت
آشرم سکول کے ودیارتھی۔ اور بورڈر -
اسکے پیچھے اجمیر سماج کی بھجن منڈلی۔ اسکے
پیچھے باہر سے پدھارے ہوئے آریہ بھائیوں
کی بھجن منڈلی۔ پھر چاند باوڑی آریہ سماج
کی بھجن منڈلی باجے آدی بہت اسکے
پیچھے مارواڑی ڈھنگ کے بھجن گانے والے
ہیٹھمل سود اکی بھجن منڈلی۔ یہہ جلوس
آریہ سماج بھون سے نگر کی طرف روانہ
ہوا۔ اس پرکار کا اتنا بڑا جلوس اجمیر تو کیا
سارے راجپوتانہ میں شاید ہی کبھی نکلا
ہوگا۔ اس سمہ کا نظارہ دیکھنے سے ہی
سمبندھ رکھتا تھا۔ یہہ جلوس نگر کے
سمست بڑے بڑے بازاروں اور کوچوں
سے ہوتا ہوا ۱۱ بجے سماج بھون میں
واپس پہونچا۔ مارگ میں جا بجا آریہ پرشوں
نے اپنے مکانوں اور دکانوں پر سے
پشپوں کی برشا کر کے اپنا ہرش پرگٹ کیا
اور جل اور پان الائچی دوارا پریم پوروک
ستکار کیا۔ بڑے بڑے چوراہوں پر اسی

نیانند جی بھارت سیوک اور سوامی دیانند جی نے اوپدیش بھی دیئے - ۲ بجے دوپہر تک وستوں کو مٹھائی بانٹنے جانے کے پشچات سری راج راجیشوری دکٹوریہ ماتی کے دھنیاد پورک سبھا وسرجن ہوئی -

سائینگ کال کے ۵۱/۲ بجے سے پھر کارروائی آرمبھ ہوئی - پرتھم آدہ گھنٹہ تک بھجن ہوتے رہے - تت پشچات سری یُت سوامی وشیشورانند جی مہاراج نے اوپاسنا کرائی - تبپشچات سری یُت ماسٹر درگا پرشاد جی چیرز کے سمبدہ میں دیاکھیان دینے کے لئے بیدی پر کھڑے ہوئے - فاضل لکچرار نے دو گھنٹوں تک لیبی مہرتا اور سرلتا کے ساتھ دھرم و شئے پر تقریر کی - کہ شروتا گن تصویر کے سدرش جمے بیٹھے رہے - اور نہایت متاثر ہوئے اسکے بعد شری سوامی شگن چند جی دیاکھیان دینے کے لیئے کھڑے ہوئے - اور دھرم و شئے پر ایک اتی اُتم اوپدیش دیا - جسکا پربھاو شروتا گنوں پر بہت اُتم ہوا - تت پشچات راگ ودیا میں پروین بابو گنگا پرشاد جی سبھاسد کل سماج نے ہارمونیم کے ساتھ بھجن گا کر سبکو آنندت کیا: ۱۰۱/۲ بجے دھنیاد پورک سبھا وسرجن ہوئی -

۲۴ - تاریخ کی کارروائی پراتہ کال کے ۷ بجے سے شروع ہوئی - پرتھم ہون یگیہ ہوا - اور کئی ایک مہاشیوں نے یگیوپویت دھارن کیئے - ہون کی سماپتی پر بھجن ہوتے رہے تبپشچات سری یُت ماسٹر جی کا سرمن جیون اوپدیش پر ہوا - یہہ اوپدیش ایسا پُر اثر اور فاضلانہ تھا کہ شروتا گنوں کے چہرے پر اسکا جادو کا سا اثر ہوا - اس کے پشچات دھرم چرچا کا سمے تھا - پرنتو کسی نے بھی کوئی شنکا نہ کی - اسلیئے بھجن ہوکر سبھا وسرجن ہوئی - سائینگ کال کے ۲ بجے سے پھر کارروائی آرمبھ ہوئی - ۳ بجے تک بھجن ہوتے رہے - تت پشچات بابو دولت رام جی سبھاسد آریہ سماج نیچ کے پُتر نے جسکی اوستھا کیول آٹھ ورش کی رہی ہے پرارتھنا کرائی اور ماسٹر درگا پرشاد جی کی بنائی ہوئی پرتھم ویدک ریڈر کے منتر ارتھ سہت پڑھکر سنائے - جنکو سنکر سب لوگ نہایت پرسن ہوئے - تت پشچات سوامی شگن چند جی کا دیاکھیان لوگ وشئے پر ہوا - اس کٹھن وشئے کو سوامی جی نے ایسی سرل ریتی سے بیان فرمایا - کہ سب لوگوں کی سمجھ میں آگیا تت پشچات شری یُت ماسٹر درگا پرشاد جی کا دیاکھیان آریہ سماج کی سکھشا پر ہوا یہہ دیاکھیان بھی نہایت موثر اور فاضلانہ تھا - جسکا اثر شروتا گنوں پر بہت اُتم ہوا دیاکھیان کی سماپتی پر پروفیسر نگن لعل جی آریہ کھلاڑی نے میجک ٹرکس دکھلا کر جادو ٹونہ آدی کا کھنڈن کیا - تت پشچات قریبا ۱۰۱/۲ بجے رات کے سبھا وسرجن ہوئی -

۲۵ - تاریخ کو دفتروں میں تعطیل نہونے کے کارن سائینگ کال کے ساڑھے ۶ بجے سے کارروائی آرمبھ ہوئی - پرتھم بابو متھرا پرشاد جی نے پرارتھنا کرائی - تت پشچات بابو دیا شنکر جی نے ایک نظم پڑھکر سنائی - بعد ازاں رائے جے سنگھ جی نے جو کہ چھاونی ڈلہیہ سے پدھارے تھے ۱۱/۲ گھنٹہ تک دھرم و شئے پر وکتر تا کی - بعد ازاں ماسٹر درگا پرشاد جی کا دیاکھیان ویدک دھرم پر ہوا - آج کا دیاکھیان نہایت ہی پُر اثر تھا - لائق لکچرار نے اپنے خیالات ایسے سرل اور ہنسانے والے پیرایہ میں بیان فرمائے - کہ ہنستے ہنستے لوگوں کے پیٹ میں بل پڑ گئے - ۹۱/۲ بجے یہہ دیاکھیان سماپت ہوا - دیاکھیان کی سماپتی پر دھرم سبھا کے ایک پنڈت نے کچھ پرشن کیئے - جنکا اوتر نامہ نگار نے اور ماسٹر درگا پرشاد جی نے دیا - پنڈت جی بالکل نراوتر ہو گئے - تت پشچات پروفیسر نگن لعل جی آریہ کھلاڑی نے میجک ٹرکس دکھلا کر لوگوں کو پرسن کیا - اسکے بعد قریبا ۱۲ بجے رات کے سبھا وسرجن ہوئی - تینوں دن شروتا گنوں کی سنکھیا الوسان چار سو اور آٹھ سو کے درمیان ہوتی رہی - ۲۶ - کی شام کو ستاخا سماج واقعہ نیا بازار میں ماسٹر درگا پرشاد جی کا دیاکھیان آریہ ورت کی ضرورتوں پر ہوا جسکا اثر شروتا گنوں پر بہت اُتم ہوا - انت میں میں درگا پرشاد جی کا تہ دل سے دھنیاد ادا کرتا ہوں - کہ جنہوں نے تکلیف اُٹھا کر اور اپنے کام میں ہرج کر کے درشن دیئے اور اُتسو کی شوبھا کو بڑھایا -

ویدک دھرم کا سیوک
فقیر چند ودیارتھی اجمیر

ڈیر اڈیٹر ست دھرم پرچارک - مہربانی کرکے مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب اڈیٹر آریہ گزٹ سے لے دیں -

آریہ گزٹ صفحہ ۶ مطبوعہ ۱۵ - مارچ سنہ ۱۸۹۵ء انجمن اسلامیہ وغیرہ کا جلسہ وغیرہ - اتفاقاً ایک خبر ہے - "آریہ سماج فیروز پور کا سالانہ جلسہ ۳۰

(۲۱ مارچ ۱۹۵ء کو بروز سنیچروار ایک مرتبہ شہر میں ہوگا"۔

سوال نمبر ۱ - پہلا جناب آپنے یہہ نوٹس کہاں سے چھاپا؟ کیا اس نوٹس کی عبارت یہی تھی جو شہر سماج سے آپکے پاس پہنچا۔

(۲) لفظ شہر فیروزپور کے بجائے فیروزپور کیوں لکھا۔

(۳) ایک مرتبہ شہر میں ہوگا۔ اس سے کیا مطلب ہے۔ (۴) آپ اپنی غلطی کو مان چکے ہیں۔ جو کارڈ چھاپنے میں آپنے جان بوجھ کر کی غلطی مگر بھی آپنے اصل نوٹس کو اخبار میں بدل دیا بتلایئے کہ آپنے دوبارہ کیوں پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ (۵) شہر سماج کی بیدار مغز اسٹرنگ سبھا نے کب فیصلہ کیا تھا کہ کالج کے نیچے پل ہوگی۔ ؟ مہربانی کر کے اس بات سے مطلع فرماویں کہ وہ اسٹرنگ سبھا کب منعقد ہوئی تھی۔ میرا مطلب اس سوال سے یہہ نہیں ہے۔ کہ اصل کالج کے لئے نہیں ہوگی۔ بلکہ یہہ ہی کہ آپ نے جھوٹھ کھول چھاپا۔ کہ اسٹرنگ سبھا نے پاس کر دیا ہے اسمیں شک نہیں ہے کہ ہمارے اتساہی بھائی چندہ جمع کر رہے ہیں اور دھنباد کے یوگیہ ہیں۔ مگر آپ نے کیا کیا۔ خود بھی تو کریں۔ گستاخی معاف۔ آپ اسّت پرکاش نہ کیا کریں۔ دوسری باتیں اسّت چھاپ سکتے ہو مگر گھر کی باتیں کوئی اسّت چھاپنے نہیں دیگا۔ ناظرین حلیہ کا نوٹس سّت دھرم پرچارک میں پڑھیں اور مقابلہ کریں۔

راقم

ٹھاکرداس جائنٹ سکریٹری آریہ سماج

فیروزپور شہر

مہاشہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر

نمستے - اخبار بھارت سدھار مطبوعہ ۱۰ مارچ ۱۹۵ء کے ایڈیٹوریل اور مراسلات میں میری پتری کی شادی کے متعلق جو جھوٹھے الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں۔ اسکا سوائے اسکے کوئی مدعا پایا نہیں جاتا کہ کالج پارٹی کے چند گھیا لوگوں کی بعض ناجائز کارروائیوں اور بیجا جبر کنوں پر جو ہمارے لوگوں کی طرف سے وقت بوقت کچھ نہ کچھ نکتہ چینی ہوتی رہی ہے۔ اسکا کوئی معقول جواب نہ ہونے کی وجہ سے ایک الزامی جواب دیکر اپنے حامیوں کے آنسو پونچھے جائیں۔ مگر یاد رہے۔ کہ ایسی باتوں سے کچھ بن نہیں پڑتا یعنی کسی چور کی چوری دیگر شخصوں پر چوری کا الزام لگانے سے کسی قابل سزا کے سمجھی نہیں جا سکتی چہ جائیکہ الزام بالکل بے بنیاد ہو۔

دوم - لائق اڈیٹر نے جو چند سوال مجھ پر کئے مع جواب نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

سوال (۱) کیا آپنے کبھی بسم چیپہ پرچارنی سبھا کی مخالفت اس اصول پر کی کہ وہ سولہ اور پچیس برس کی شرائط پورا نہ کرنے کے سبب ویدوردھ ہے۔

جواب - میں نے اس سبھا کی یہہ مخالفت کی تھی کہ چونکہ یہہ سبھا اپنے اصولوں میں آریہ سماج کے سدھانت کے برخلاف سولہ اور پچیس برس سے کم عمر کی شادی جائز قرار دیتی ہے۔ اسلئے آریہ سماج کا کوئی ممبر اس سبھا کا ممبر نہیں ہو سکتا۔

اب اڈیٹر صاحب فرمائیں کہ اس سے آپ کیا سدہ کر سکتے ہیں۔ کیا میں نے اپنی پتری کی شادی میں کوئی ایسی بات کی ہے جو آریہ سماج کے سدھانت کے برخلاف ہو۔ دوم میں نے اسکو اصولاً جائز قرار دیا ہو۔ ہاں یہہ ممکن ہے کہ میں نے کوئی غلطی کی ہو جو میری کمزوری کا نتیجہ ہو۔

سوال (۲) آپکی کنیا کی عمر شادی کی تاریخ کے دن کتنی تھی۔

جواب - میں تسلیم کرتا ہوں کہ شادی کے وقت میری کنیا کی عمر سولہ برس کی نہ تھی بلکہ کچھ کم پندرہ سال کی تھی۔ اور یہہ میرا قصور ہے۔ کہ بعض خانگی حالات کے سبب سولہ برس کی عمر تک انتظار نہ کر سکا۔ اور یہہ چند مہینوں کا فرق بلحاظ موجودہ حالات سوسائیٹی کے چنداں قابل اعتراض کے نہیں ہے کیونکہ اگر سولہ برس کی عمر پوری بھی ہو جاتی تو بھی پورا ویدک ریتی کے موافق شادی کا ہونا متصور نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ وید ودیا کا نہ ہونا ایک ایسا امر لاحق حال تھا۔ جو زمانہ کے حالات اور ویدک دھرم کا رواج اُٹھ جانے کے سبب دور نہیں ہو سکتا تھا۔ گن کرم سبھاؤ کا سمتا کا لحاظ رکھنا ایک دوسری دقت تھی۔ جسکا دور ہونا بھی آجکل بہت ہی مشکل ہو رہا ہے۔

سوال (۳) بر کی عمر شادی کی تاریخ پر کتنی تھی

جواب پچیس سال سے کم نہ تھی۔ اور اگر کہا جائے کہ بر کی عمر بدہو کی عمر کے لحاظ سے زیادہ تھی تو اسکا جواب یہی ہے۔ جو اوپر دیا گیا یعنی ہماری قوم اور ہمارے ملک کے خراب رواجوں نے ہم کو بہت خراب اور تنگ کر رکھا ہے۔ کہ مناسب عمر کا بر ملنا دشوار ہو گیا ہے۔ چہ جائیکہ دیگر اوصاف کا پورا لحاظ رکھا جا سکے۔

سوال (۴) کیا آپکو معلوم ہے۔ یا نہیں کہ سوامی جی کی آگیا کے انوسار کنواری کی شادی کنوارے

کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اگر معلوم ہے تو کیا اصول کو اپنے واسطے ویدوکت سمجھتے ہو یا نہیں۔

جواب۔ ہاں معلوم ہے مگر اس اصول سے بوجہ آ[illegible] مندرجہ بالا تجاوز کرنا پڑا۔

سوال (۵) کیا آپ اس مسئلہ کو مانتے ہیں۔ کہ ماس کھانے والے سے سپرش کرنا پاپ ہے۔

جواب۔ اس سوال کا [illegible] الضمیر سائل کی شرافت کا مقتضا ہے۔ سو اس سے درگزر کر کے سیدھا سا جواب یہہ دیا جاتا ہے۔ کہ ماس کھانیوالوں کے سپرش سے جو کچھہ پاپ یا نقصان ہوتا ہے وہ بہرحال اس سے بہت کم ہے جو انس پر چار کوں مکاروں۔ کمینہ پالیسی بازوں۔ دغابازوں دھوکھہ بازوں۔ ناجائز طور پر دوسروں کا روپیہ دبا رکھنے والوں۔ جھوٹی تہمت لگانیوالوں قماربازوں۔ رشوت خوروں۔ بیچارہ غریب اور ناواقف اور ظلم رسیدہ مقدمہ والوں کی جیب کو خالی کرنے یا کرا لینے والوں۔ شراب خواروں۔ اور دام مارگیوں۔ یا دام مارگیوں کے پیروؤں کی صحبت سے ہوتا ہے۔

کیا یہہ مکاری یا پالیسی بازی نہیں ہے۔ کہ بڑی سماجوں یا کالجوں کے پریذیڈنٹ ہو کر بھی باپ یا نند جو کی ذات پر [illegible] برادری کے خوف یا لحاظ سے یا کسی خاص غرض کو مدنظر رکھکر ویدک سنسکار کے برخلاف کریا کرم کی جاوے۔

سوال (۶) کیا آپ مانتے ہیں۔ کہ وہ شادی بے نقص ہے جسمیں ایک جاہل مطلق پنڈت منتروں کو الٹا پلٹا پڑھا دے۔

جواب۔ کسی کو جاہل مطلق پنڈت کہنا یا لکھنا ان الفاظ کے معنوں کی نافہمی پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ جاہل مطلق اور پنڈت دو ضدیں

کلام میں۔ اگر کہا جاوے۔ کہ جاہل مطلق کسی اور شخص کے مقابلہ میں لکھا گیا ہے تو بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس دلیل سے تو ہر کوئی اپنے سے اعلٰے ودوان کے مقابلہ میں جاہل مطلق ٹھہرتا ہے۔ اور اس سے کچھہ سود نہیں ہوتا۔ پس یہہ سوال بے معنی ہے۔

سوم۔ اسی اخبار کے ساتویں صفحہ کے پہلے کالم میں جو ایک گمنام بلکہ غالباً فرضی نامہ نگار کی تحریر چھپی ہے۔ وہ سراسر جھوٹی اور بے بنیاد ہے۔ یعنی نہ میں نے اپنے عزیز کو ماس کھانا چھوڑنے کے لیئے کبھی لکھا۔ اور نہ اس نے کبھی مجھہ کو یہہ لکھا کہ میں ماس کھانا نہیں چھوڑتا ہوں۔ یا ماس جائز سمجھہ کر کھاتا ہوں۔ نامہ نگار نے اپنی چٹھی میں صاف لکھا ہے۔ کہ لالہ لال چند ایم اے نے اپنی دھرم پتنی کے سرگباش ہو جانے پر کچھہ پرانک [illegible] کی تھی۔ نیز انکی مجوزہ شادی کا کچھہ ذکر کیا ہے۔ کیا ان دونوں باتوں کا جو الزام لالہ صاحب پر آتا ہے۔ اس سے نامہ نگار نے اپنی تحریر سے کچھہ بریت کر دی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ کیا نامہ نگار صاحب میرے مندرجہ بالا جوابات کو دیکھکر کہہ سکتے ہیں کہ لالہ صاحب نے ویدوردھ کریا کرم کسی اور لاچاری کے سبب کیا تھا؟ کیا لالہ صاحب کے لیئے ایسی [illegible] سوسائٹی کا پریذیڈنٹ بنکر اس بزرگ عمر میں ایک کمسن کنواری لڑکی کے ساتھ اپنی تیسری شادی کی تجویز کا قبول کرنا کوئی ایسی مجبوری تھی۔ جیسی کہ انکے ایک معزز ہم پیشہ دوست کی نسبت بیان کیجاتی ہے جنہوں نے انکو اپنی بیوی اور بال بچوں کے موجود ہوتے ہوئے ایک ولایتی نوجوان لیڈی کے ساتھ ولایت جا کر شادی کرنے پر آمادہ کیا۔

آپکا شبھہ چنتک
جیونداس از لاہور

کارسپانڈنس

اجمیر

لالہ وزیر چند جی اجمیر سے لکھتے ہیں۔

"لالہ چاندمل جی اور بابو رام [illegible] آدمی محلہ گنیش پورہ نواسی آریہ بھائیوں کے [illegible] سے بتاریخ ۱۰ مارچ ہولی کے دن سانگ کے [illegible] محلہ میں ایک بھاری [illegible] ہوا [illegible] آشرم کے دو [illegible] نے [illegible] لگا کے [illegible] ہے

اور [illegible] کا [illegible] کیا [illegible] ہوئے۔ [illegible] میں [illegible] بابو [illegible] پرشاد جی [illegible] آریہ سماج نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کر رونق کو اور بھی دوبالا کیا۔ پنڈت [illegible] جی نے ہولی [illegible] پر ایک [illegible] دیا۔ ہولی کے [illegible] نے [illegible] ڈالنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ [illegible] کا سودائی [illegible] ہوئی۔ ۴۰۰ سے اوپر [illegible] محلہ [illegible] اور [illegible] پر [illegible] کی [illegible]

سماپت ہونے پر قریباً انجو آریہ سبھا کی
نگر کیرتن کرتے ہوئے ۱½ بجے لالہ
جیٹھمل سوڈھا کے مکان پر پہنچے وہاں
بھی ہون ہوا۔ اور بھجن گائے گئے۔ قریباً
دس بجے کارروائی سماپت ہوئی اور سب بھائی
اپنے اپنے گھروں کو پدھارے۔ دوسرے
دن برہم مہورت پراتہ کال کے ۵ بجے
منشی پریم چند جی پردھان لوکل سماج کے
مکان کے سمیپ پربیہ شرک ہون ہوا۔
آشرم سکول کے ودیارتھیوں نے بھجن گائے
اور پنڈت بھوجدت جی نے ویاکھیان دیا
۹ بجے کارروائی کی سماپتی پر قریباً ایک سو
آریہ بھائی اوم کا جھنڈا ہاتھ میں لئے نگر کیرتن
کرتے ہوئے پنڈت کنول نین جی اپ پردھان
لوکل سماج کے مکان پر پہنچے۔ وہاں بھی
ہون ہوا۔ اور بھجن گائے گئے۔ پنڈت جی
نے [illegible] دیانند اناتھ آلیہ جہلم کو
اور ایک روپیہ لوکل سماج کو دان دیا۔
۱۱½ بجے سب بھائی وہاں سے چل کر بابو
ہیرالال جی سکریٹری دیانند آشرم ویدک
سکول کے ستھان پر پہنچے۔ وہاں پر قریباً ایک
گھنٹہ تک پرسپر پریم پورک بات چیت
ہوتی رہی۔ اور کئی بابو صاحب نے ایک ایک پیڑا
کی شیرینی لڑکوں کو تقسیم کی اور بابو نہال سنگھ
جی نے ایک روپیہ دیانند اناتھ آلیہ کو دان
دیا۔ قریباً ۱½ بجے سب بھائی اپنے اپنے
گھروں کو پدھارے۔ شام کے چار بجے سے
پھر آریہ بھائی چاند پوری سماج میں اکٹھے
ہونے لگے۔ وہاں پر بھی ہون ہوا۔ بھجن
گائے گئے۔ اور پنڈت بھوجدت جی کا ویاکھیان
ہوا۔ چھ بجے کارروائی سماپت ہوئی۔ دونوں

دن خوب ہی آنند رہا۔ (۲) بابو شیو پرشاد
جی اور بابو بھگوت پرشاد کے پتروں اور
بابو ہیرالال جی اور بابو آسانند جی کی
پتریوں کے کرن بیدھ سنسکار ویدک ریتی
انوسار ہوئے۔ جن میں ان سنسکاروں
پر دیانند آشرم سکول اور دیانند اناتھ آلیہ
آدی کو دان ملا۔ (۳) ۲۹ اپریل کی شام
کے ۴½ بجے شناخا سماج واقعہ بنیا بازار میں
شرمان ماسٹر درگا پرشاد جی کا ایک اتی اتم
اور مشرح ویاکھیان آریہ ورت کی ضرورتوں پر
ہوا۔ جس کا اثر شروتا گنوں پر بہت اتم ہوا۔
(۴) بتاریخ ۵ مارچ بخشی کھوہال سنگھ جی سی
ایس آئی ایٹ منسٹر ریاست اندر نے شری مد
دیانند آشرم ویدک سکول کا اولوکن کیا۔
ودیارتھیوں سے وید منتروں اور بھجنوں کا گاین
سنکر بہت پرسن ہوئے۔ اور تیس روپئے سکول
کی سہایتا میں پردان کئے۔ بخشی جی سوتنتر
پرکرتی کے پرش ہیں۔ آپکو ودیا سے بہت
پریم ہے۔ آشا ہے کہ آپ اس سکول کی
ہمیشہ سہایتا کرتے رہینگے۔
(۵) دیانند آشرم ویدک سکول کے متعلق ایک
سنسکرت کلاس بھی کھولدی گئی ہے۔
جس میں پراچین ریتی پر سکشا دی جاتی ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

اپدیشکوں کا اوپدیش برتانت

پنڈت لال من شرما اپدیشک آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب نے ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۶ع کو
قلعہ دیدار سنگھ میں پدھار کر آپنے منوہر ویاکھیانوں
سے برابر تین یوم تک شروتاؤں کو جنکی تعداد
یومیہ پچاس سے زیادہ ہوتی رہی۔ آنند پرپت
کیا۔ تین شخصوں کو جو کہ اسی دن آریہ بنے سندھیا
پڑھائی۔ یکم مارچ کو موضع یاہل میں ایک ویاکھیان
دیا۔ اور ایک کتھا کی۔ ۲ مارچ کو قلعہ میاں سنگھ
میں ایک مؤثر ویاکھیان دیا اور کتھا کی۔ جسکا
بہت ہی اثر حاضرین کے دلوں پر ہوا۔ اور
اسی وقت پانچ چھ شروتا آریہ بنے۔
۳ مارچ کو گوجرانوالہ میں ایک پرتاثیر ویاکھیان دیا
تعداد سامعین ۷۰۰ سے زیادہ تھی۔ گوجرانوالہ
سے ۴ مارچ کو چل کر امرتسر اور گورداسپور میں
ہوتے ہوئے پٹھانکوٹ کو تشریف لے گئے
جہاں کہ پنڈت جی نے ۷ و ۸ مارچ کو منوہر ویاکھیان
دیئے۔ حاضری شروتا پہلے دن پچاس اور
دوسرے دن ۷۰ تھی۔ ۹ مارچ کو گورداسپور
تشریف لائے۔ گورداسپور کے علاقہ موضع
کوٹلی میں ایک منڈن سنسکار کرایا۔ اور دو
ویاکھیان دیئے۔ شروتا ۳۰۰ کے قریب قریب
تھے۔ بھاگووال میں دو ویاکھیان دیئے
شروتاؤں میں سے جنکی تعداد ۲۰۰ کے قریب
تھی۔ تین شخص جنکے نام گھسیٹا رام۔ گنڈا رام
دیالا رام ہیں۔ آریہ بنے۔

پنڈت رام رتن اپدیشک آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب نے یکم مارچ کو ریاست جیند
میں ایک ویاکھیان دیا۔ بھجن گائے۔ شروتا
۷۰ تھے۔ ۲ مارچ کو دو اوپاسنا کرائیں۔ ایک
اپدیش دیا۔ اور اپنشد کی کتھا کی شروتا
۱۶۰ تھے۔ ۳ مارچ کو پھر دو ویاکھیان
دیئے۔ دو اوپاسنا کرائیں شروتا ۲۰۰ تھے
۵ کو کرانسی (جھاسا) میں ایک ویاکھیان دیا

شردہا پچاس تھے - ہانسی سے جالندھر آئے جہاں پنڈت جی نے ایک عمدہ لاڈلی اور بھجن تین سو سے زیادہ سجنوں کے سامنے گائے - شردہا تانی ہر کسنت ہوئے - جالندھر سے لدھیانہ پدھارے - اور وہاں ایک اپدیش دیا - اور منوہر بھجنوں سے لوگوں کو مگن کیا چار سو کے قریب ہوگی - اتی پرسن کیا لدھیانہ سے مالیر کوٹلہ میں تشریف لیگئے -

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۱۳ اور ۱۴ - اپریل کو ہوگا -

ضلع ڈھوڈہ تحصیل لیبر دیں لالہ گوردیال شری آریہ سماج منگل نے پانچ مدہ تک ویدک دھرم کا پرچار کیا - پانچ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیئے جمع ہوئے - اسکے سوائے اور گراموں میں بھی پرچار کر کے وید پرچار فنڈ کے لیئے بھکشا مانگی -

سردار جگت سنگھ نے خوشاب آریہ سماج میں پرچار کیا -

سلطان پور لودھی میں ہولی کے تہوار پر بڑی رونق ہوئی سوامی برہمانند جی وہاں مدت سے کام کر رہے ہیں - بہت پرشوں کو اب ویدک دھرم سے پریم ہو چلا ہے - لالہ سندر رام ممبر آریہ سماج جالندھر بڑے جوش سے دھرم رنگ میں کام کرتے ہیں -

دیانند اینگلو ویدک کالج کے بچے جو سب سے ہوئے مڈل کے ودیارتھیوں میں سے تیرہ کامیاب ہوئے -

دیانند ہائی سکول لاہور کے گیارہ طالب علم امتحان مڈل میں کامیاب ہوئے بلحاظ اس کے کہ یہ سکول صرف پانچ چھ ماہ سے جاری ہوا تھا - یہ نتیجہ اچھا ہے -

بھیٹی آریہ سماج کا اکیسواں سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ اور ۳۰ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء کو ہوگا -

آریہ ودیارتھی آشرم لاہور کے ودیارتھیوں نے ہولی کے روز ایک ہون کیا - پنڈت کرپا رام جی نے ایک اپدیش دیا - شام کو ودیارتھیوں اور دیگر سجنوں نے نگر سنکیرتن کیا - اور بھید ودیارتھیوں کی طرف سے پریتی بھوجن ہوا -

دیوان گلاب سنگھ جی (رئیس آف ...) کے پتر کا یگیوپویت سنسکار ۴ - مارچ کی صبح کو ویدک ریتی کے انوسار ہوا - پنڈت پورنانند برہمچاری برہمانند - مسٹر دیول - پنڈت سریال اور پنڈت منی رام نے سنسکار کرایا - دیوان جی نے حسب ذیل دان کیا - وید پرچار کے لیئے ... کنیا مہا ودیالہ ... - لوکل سماج ... ویدک کالج - دیانند انسٹیٹیوٹ ... اور حیدر آباد وید پرچار اکاڈمی ... روپیہ یتیم خانہ آریہ بریلی و فیروز پور ... روپیہ -

پنڈت پورنانند جی کا بیاہ سنسکار شریمتی دیوی کے ہمراہ ۳ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء بمقام حیدر آباد سندھ پوراں ویدک ریتی سے ہوا - پانی گرہن آدی کے منتر سندھی میں حاضرین کو سمجھائے گئے - شہر میں اس بیاہ کا بڑا چرچا ہوا سارے لوگ بڑے شوق سے سنسکار دیکھنے کے لیئے جمع ہوئے - پنڈت جی نے ایک سو روپیہ کی گائے جو دہیج میں ملی تھی وید پرچار فنڈ کو دان دی اور ... روپیہ کنیا مہاودیالہ جالندھر کو دان دیا - پنڈت جی کے پتا نے بھی یتھا شکتی دان دیا - اور مدہو نے بھی دان کیا -

اشتہارات

نوٹس نہایت ضروری

چونکہ مجھے ایک نہایت ضروری کتاب ترجمہ کی ہے جسکو واسطے کل ہندو اقوام کی ان فضول رسومات کا جنکا کہ وید اور شاستر سے کچھ تعلق نہیں ہے دریافت کرنا ضروری ہے - اسلیئے ست دھرم پرچارک کے ناظرین سے لودھیانہ سے کرپا کر کے جس جس قوم کی رسومات کی بابت انہیں واقفیت ہو - ان قوموں کے جو کہ ایسی سوم کیا کہ بیان کیئے جاتے ہوں سادے الفاظ میں لکھ کر عرصہ پندرہ یوم کے اندر میرے پاس بمقام جالندھر شہر بھیجیں - جو صاحب مجھکو اس کام میں مدد دینگے - میں انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرونگا -

منشی رام ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ضرورت

دیانند اینگلو ویدک کالج کے لیئے ایک تجربہ کار ہیڈ اسسٹنٹ کی جو گریجویٹ ہو اور پارمنٹ کی جا ... ضرورت ہے - تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار سپرنٹنڈنٹ کالج امیدوار معقول سندات درخواست کر سکتا ہے - نیچے لکھے پتہ پر درخواستیں آنی چاہیئے -

المشتہر

لال چند سیکرٹری دیانند اینگلو ویدک کالج کمیٹی لاہور

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر ہفتہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۹ کے سولہ صفحوں پر شائع ہوتا ہے

زیر تیب ایسی درمضمون بالشان کے خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اشتہارات مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پر شامل اس مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تار۔ برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور باذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو مہابچند صاحب رئیس مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب کے لحاظ سے۔ باہر والوں سے معہ محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا ویں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرماوینگے اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جاویگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہیئے۔

المشتہر
کشن سروپ درما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگر آپ عیسائی صاحبان کے ہتھکنڈوں سے بچنا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمایئے اس میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے۔ مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بے گناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی بے رحمی۔ سرقہ مویشی۔ حضرت مسیح کی بے علمی۔ سبت کے روز کام کیا۔ مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت کے وصیت پورا نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزوں کے اقسام۔ بائیبل کا خدا رحیم نہ عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حالت۔ عیسائی صاحبوں کی علمی کتابوں سے ملوک تثلیث اور انکا آغاز عیسائی مذہب اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ ایبونیہ۔ ایبونی۔ مانی۔ کنیسہ روم کا انقلاب۔ تثلیث۔ انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ عیسوی انجیلوں کے چند تاریخی۔ دوسرے حضرت مسیح کا عربی کا اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ قوم کی خدمت۔ اصل بحث نہایت مختصر الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ ایک سو ۸ جزو کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب سے مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے باوجود عمدہ کاغذ اور عمدہ چھپائی کتاب ہونے کے قیمت صرف ۸ معہ محصول ڈاک ... وی پی اصل خرچ ہونگے۔ پس جلد سے زیادہ خرید نے پر ... جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو۔ خرید فرماویں۔ ورنہ پھر ہاتھ نہ آئے گا۔

المشتہر کشن سروپ درما سفرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

... گیا ہے۔ کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود قیمت بارہ روپیہ سیر تک

کی ضرورت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکثر جاتی ہے۔ چھاپی اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہی پیش آتی ہے۔ کہ نشانات پتھر پر نہیں لگتے بوجہ سیاہی ناقص ہونے پتھر سکھوانے ہیں۔ جس کے سبب بہت ہرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے یہ سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں لاثانی ہے۔ اور جاذبی کی یہ کیفیت ہے کہ چاہے پتھر پر ایک لکیر کھینچئے۔ تو نقش کا نقش ہو جاتے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کردیا استعمال میں نہایت قابل قدر ہے۔ جیسے خوبی اسکے تعریف کی منشی حکیم ... صاحب ... لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جسکو تیار ہو گیا ہے جس میں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ نقشہ اور باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور رمنا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد درج ہیں اور ترکیب تخمینہ وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ لہذا ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام مع ہندی ... مختلف ... اوقات موسم شناخت استعمال پھل پھول رنگ اقسام وغیرہ وغیرہ ... یہ مضامین اسکے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف ستھرا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانہ درخت (۳) پھل کے بڑے درخت (۴) پھل کے چھوٹے درخت۔ (۵) پھل کے میانہ درخت (۶) پھول کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت۔ (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) باڑ کے درخت۔ (۱۲) کھجوردار درخت (۱۳) درختان نامدار (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی۔ (۱۷) نسخہ جات۔

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کرکے پورے سال کی قیمت مبلغ ... روپیہ پیشگی بھجوائینگے۔ ان کو ایک جیبی گھڑی نام ... سی ایچ قیمتی چھ روپیہ جو بہت عمدہ ... وقت دینے والی ہے۔ مفت نذر کی جاویگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو تبت لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے (عہ) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (عہ) خالص مصری سرمہ فی تولہ ۱ء محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ جس پر پتہ پر میری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میانسنگھ آنکھ والے۔ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ اسناد

(۱) جناب پروفیسر میانسنگھ صاحب زاد نوازشکم۔ تسلیم مزاج شریف۔ میں نے کئی ایک مریضوں کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ خدا کا شکر ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم و پڑبال کے کنجکٹوائٹس اور ٹریکوما شروع کٹر یکٹ یعنی ابتدائی موتیا بند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ تیسرے دن فایدہ معلوم ہوا ہوا تھی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجیئے۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام جھنگ ضلع چنیا۔ سرحد ملک چین۔ مورخہ ۲۔ جولائی ۱۹۱۴ء

(۲) جناب پروفیسر میانسنگھ صاحب۔ عرض یہہ ہے کہ میں نے پیشتر آپسے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس سرمہ نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماویں۔

ڈاکٹر سید اوام ہاسپٹل اسسٹنٹ صورت گڑھ بیکانیر مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۱۴ء

(۳) جناب پروفیسر میانسنگھ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلیئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ کیونکہ اس سرمے سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لئے فایدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو ایسے سستے داموں پر دیکر خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور ایسی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

ڈاکٹر خیر الدین شال ڈویژنل میڈیکل آفیسر حاجی پور دکھو۔ ام سنگھ آسام۔ مورخہ ۱۴۔ جولائی ۱۹۱۴ء

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ۲۳ دسمبر کو آپکا اشتہار ملاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گزرا۔ سرکار عالیہ بیگم صاحبہ نے مجھہ کو حکم دیا۔ کہ دو تولہ سرمہ ممیرہ جلد طلب کرو۔ اسلیئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بدیدن خط ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جو بیس روپیہ تولہ والا ہے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید رہا۔ تو پھر دس بیس تولے کے واسطے حکم ہے۔ الراقم نواب علی شاہ پرائیویٹ سکرٹری بیگم صاحبہ بہاولپور۔ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس تاریخ ۹ جنوری ۱۹۱۵ء کو پہونچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلیئے پھر آپکو تکلیف دیا جاتا ہے کہ دو تولہ اور بذریعہ پارسل روانہ فرما دیں۔ نواب علی شاہ پرائیویٹ سکرٹری حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱۔ جنوری

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سند میں سے ایک بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور رکھہ بنک میں اسی مطلب کیلئے جمع کرایا گیا ہے۔ میانسنگھ آنکھ والے

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

اپنشور یہ نیم کا پالن   سم سب الپسمیں متی بھاؤ   سے برتیں   اپشور یہ نیم کا پالن

ओ३म् सत्यधर्म प्रचारक ओ३म्

ست دہرم پرچارک

جلد   نمبر

بروز جمعہ جالندہر شہر سے شایع ہوتا ہے	[illegible]	قیمت	[illegible]	بروز جمعہ جالندہر شہر سے شایع ہوتا ہے

مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر کی قابل دید بکاؤ کتابیں

کتاب	کیفیت
پُران جو ستہاردو	مصنفہ بابو بنشی رام صاحب - اسمیں مصنف وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے - کہ پُران کرم پر ہے نہ کہ جنم پر - قیمت ۴
استری سُدہار اردو	استری سُدہار کے لیے زور دار اپیل - قیمت ا - مصنفہ
سُدہار میں آنند	مصنفہ بخشی گوپال داس - اسمیں کہانی کے طور پر درشایا ہے - کہ سُدہار میں آنند کس طرح ہو سکتا ہے - قیمت
استر جھنگ مہانتا	مصنفہ لالہ سوایا رام مختار عدالت - یہہ شاستر ارتھ سوامی پورنا نند اور پوراک پنڈتوں کے بیچ جہنگ میں ہوا تھا - قیمت مجلد ۲
پُران پرپوسن بھگت	اسمیں پوسن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں - مصنفہ لالہ دیوراج قیمت مجلد
سترہ کتھا پستک اردو	مصنفہ لالہ دیوراج صاحب - ایشور کی پراتہنا اوپاسنا - قیمت مجلد
وردناک نظارہ	ایک یاترا کے طور پر ثابت کیا گیا ہے - کہ آجکل استری شکشا کا ہونا ضروری ہے - مصنفہ لالہ دیوراج
سپتری کی پراتہنا	
ہانس شدہ اردو	ایضاً حصہ دوم - قیمت
سلسلہ یوگ اردو	
رامچندر جی کا سچا درشن	
امرت برشا اردو	
ویراگ سبھا والی	
حصہ دوم بھجن آنند اردو	
سیاج کو آریہ ہیں	
	مصنفہ لالہ ہرچند صاحب - ایک بڑا عجیب اور دلچسپ کون ہر دیا ہے کہ جو پڑھ کر آنسو پات نکلتی - قیمت
	مصنفہ لالہ آتما رام صاحب - پادریوں کے اعتراضات پکتی اور پرانے طور سے ہیں - قیمت
	پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کا جواب - قیمت - اور جوابات فاضلانہ ہیں - مصنفہ پنڈت لیکھرام
	مصنفہ پنڈت لیکھرام - اسمیں پنڈت جی نے ثابت کیا ہے - کہ رامچندر جی مہاراج پکے آریہ تھے - قیمت
	ان بھجن لیکچروں میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں - سالانہ جلسوں پر پڑھنے کے قابل ہیں - قیمت
	مصنفہ نے نہایت چیدہ چیدہ بھجن مختلف سرتار کے لکھے ہیں - مصنفہ امر سنگھ کو پیہ ثوا سی - قیمت
	اسمیں ایک کا تیرتھ صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے - مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب - قیمت ۱

درخواستیں منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر کے نام آنی چاہیے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

دوا	تفصیل
[illegible]	ہیر بیع التاثیر صلبی طاقت کیلئے جو کشتہ ... سرعت و لغوغلیت کی بیماریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی ...
[illegible]	اسکے استعمال سے ... آتے فائدہ ہے ... ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ...
[illegible]	ہر گھنٹے میں ... بار بار حاجت ... کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام ... بال سیاہ کو سفید ہونے نہیں دیتا ... فی شیشی ...
[illegible]	دانتوں کا ہلنا ... بدبو گوشت خورہ ... کی خلیاں دانت ... ہوتے ہیں قیمت ... تولہ
[illegible]	تقویت بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش سرخی جالا ... کی ... دور کرتا ہے ...
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری بےچینی دور کر ... خرابی جگر ... پیدا ہونے نہیں رکھتا ہے۔ فی شیشی ... روپیہ۔
[illegible]	نفخ بلغم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ دردریاح کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	سوزش کا درد۔ جریان ... دور ... میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	چاند کو ... کلیف ... ہے فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر ... زخم میں کیڑے پڑنے۔ ایام حمل ... کو دور کرتا ہے ... تولہ
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ...
[illegible]	باری بخار۔ درد سر قبض بےچینی ... دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ...
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی ... ہیں۔ درست کرکے لطف دکھاتا ہے فی تولہ ...

کثیر الوقوع امراض کی بابت ... و سائنٹفک دیکھنا چاہو تو ... ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب ... آتشک و سوزاک ... معالجات ... چہارم ... المجربات ... رسالہ ...

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ ... حافظ صحت لاہور ... دروازہ

ڈاکٹر ... کی اصلی امری کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا ... سینکڑوں ... پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ ... منی ... گرنے سے یا اس میں کوئی خرابی آنے سے نسل میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو ... طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی ... کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے ... فی شیشی ... عدد گولی ...

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ... ہیضہ ... سے ... کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے ... ساتھ کا خدشہ نہیں ... ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ... **المشتہر** ... شدھ ... ڈاکٹر ... کا بنایا ہوا ... برائے امتحان ...

شائقین فوٹو گرافی

... ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں ہے۔ قیمت صرف ... محصول ڈاک ... دس ...

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** ...

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر ہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ... بھیجی جاتی ہیں

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کیلئے نہایت مفید ہے۔ ہر ... کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ انکو ضرور آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے ... یا جوانی میں کثرت عیاشی سے ... نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسکے ... یہ ... مسیحا ... کے حق میں اکسیر ... سے کم دوائی بھیجی جاویگی قیمت ...

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد اس ... ہوتے ہیں۔ سست آدمیوں کیلئے نہایت ... رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں بچپن کی ... مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی الشفا ... آتشک خواہ کتنا ہی ... کیوں نہ ہو۔ اگر ... داغ بھی پڑ گیا ہو ... دستوں کے ... دور ہو جاتا ہے ... قیمت ... خوراک ...

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے ... یہ دوا امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ...

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

اشتہار ...

... کا مشہور و معروف ناول ... قیمت ... فی کاپی فروخت کے لئے میرے پاس ... ہے جس کسی کو ضرورت ہو مجھ سے طلب ...

نمبر ۵۲ | مطبوعہ ۲۵ چیت سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۵ اپریل ۱۸۹۵ء جالندھر | جلد ۶

بھجن

مصنفہ لالہ گنگا رام صاحب دھم

ہم سیتری گن کو ودیا کا دان دیجئے
سُدھ شاہماری اپنا لیش دھیان کیجئے
پشو دست ہماری آجکل جو ہو رہی گتی
اچھا نہیں پری نام اسکا جان لیجئے
شکشا میں اپنے لڑکوں کے ہوں سُقد رتین
کیا ہم نہیں سنتان کچھ تو دھیان دیجئے
ست شاستروں ویدوں میں دیکھو یہہ ہے لکھا
کرپا درشٹی سرب پرسمان (سامان) کیجئے
سونا نہ روپا موتی مونگا مانگتی ہیں ہم
بھوشن ہمیں اک ودیا کا پردان کیجئے
لیلاوتی اور میتری بنا ہے کیا کٹھن
سبھجو ہے سب یہہ ودیا ہے الوان کیجئے
کنیا کی ودی پاٹھ شالا ٹھور ٹھور ہوں
ادیکار ہو سدھار ہو پرمان کیجئے
پھیر دیا جگ میں نیا پرکاش ہووے گا
برباد نی بنا دہیں گیان دیجئے
سو بکار نربلوں کی گنگا رام ہو بکار
ودیا کی دو ہمیں اوشدھ ہی ٹوان کیجئے

لائبیریری آریہ سماج لاہور

آریہ دھرم سمبندھی کل پستکیں زبان اردو ہندی سنسکرت نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پاپل لائبیریری آریہ سماج لاہور (وچھووالی) سے مل سکتی ہیں۔ دس روپیہ یا اس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔ فہرست کتب کی (ٹکٹ آدہ آنہ) کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ المشتہر منیجر لائبیریری آریہ سماج لاہور

ست دھرم پرچارک

دہلی آریہ سماج

کا

سالانہ جلسہ

آخرکار آریہ ورت کی پراچین راجدہانی کے آریہ سماج نے بھی کروٹ بدلی۔ دہلی جیسے شہر میں جسکی آبادی تقریباً دو لاکھ کے ہوگی آریہ سماج کی تحریک کا سست پڑ جانا بڑی شوک کا باعث ہوگا۔ سنہ ۱۸۹۰ء کے جلسے کے بعد وہ آریہ سماج ہو گئے تھے۔ اور کام سب منتقل پڑ گیا تھا لیکن ایشور نے ہمارے دہلی نواسی بھائیوں کو بدھ شکتی دی۔ بھائی بھائی لگ گئے۔ دھرم کے کاموں میں کٹی بدہ ہونیکا برت دہارن کیا۔ لیکن سستی ویسی ہی چھائی رہی۔ ستمبر گزشتہ میں پروہان پرتی ندہی سبھا نے جاکر کچھ ہلایا۔ اکتوبر گزشتہ سے رائے ٹھاکر دت جی نے ہوشیار سماجک بھائیوں کو پریشان آرمبھ کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ ہمارے بھائیوں نے آریہ سماج تہوار اپدیشکوں اور دیگر سجنوں کو ۳۰ اور ۳۱ مارچ کے لئے نمنترن پتر بھیجے۔

۲۹- کی رات کو پنڈت لیکھرام آریہ مسافر لالہ منشی رام۔ پنڈت رام بھجدت بی اے۔ وغیرہ دیگر سماجک بھائیوں کے دہلی پہونچ گئے۔ انکے علاوہ پلول آریہ سماج کے لائق سکرٹری لالہ شب لال اور بلند شہر وغیرہ مقاموں کے آریہ بھائی موجود تھے۔ جلسے کی جگہ لالہ گردہاری لال جی وکیل پردہان آریہ سماج دہلی کا مکان نیت کیا گیا تھا۔ جس عالیشان جگہ کو لالہ صاحب نے خاص خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔ مکان جلسہ کے مقابل فوارے کا چھوٹنا ایک عجیب لطف دکھاتا تھا۔ صبح سب بھائیوں نے اکٹھے ہو کر بڑے پریم سے ہون کیا۔ جسکے بعد انگریزی باجے کے ساتھ قریباً پچاس ساٹھ بھائی نگر کیرتن کے لئے روانہ ہوئے۔ نبی بخش راگی جسکو آریہ سماج سے بڑا پریم ہے۔ خاص طور پر بلایا گیا تھا۔ جب کچھ راستہ ہری کیرتن کرتے ہوئے طے کر کے بازار میں پہونچے تو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ دہلی سے شہر میں جہاں ہر ایک جلسے اور پروسیشن کا تعلق صرف رنڈیوں کے ناچ اور ناٹک کے تماشوں سے سمجھا جاتا ہے۔ ہمارا مطلب کوئی نہ سمجھیگا جلسہ کا نام سنتے ہی پرشن ہوتا تھا۔ کہ کتنے طائفوں کا ناچ ہوگا۔ لیکن آریہ سماج کے اپدیشک اس غلط فہمی کو دور کئے بغیر کیونکر رہ سکتے تھے۔ فوراً ایک موڑھا منگایا گیا۔ اور ہر جگہہ بھجن کیرتن کے بعد کبھی پنڈت لیکھرام کبھی لالہ منشی رام اور کبھی پنڈت رام بھجدت آریہ سماج کا سارک اودیش اور ویدوں کی مشترک تعلیم موڑھے پر کھڑے ہو کر جتلاتے رہے یہہ اودیش ۵ منٹ سے لیکر پندرہ پندرہ منٹ تک کے ہوتے رہے۔ اور اس طرح قریباً ۱۴ جگہوں میں اپدیش دیئے گئے۔ لوگ آریہ سماج کے مطلب سمجھنے اور آنکے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے لگے۔ بعض بعض جگہوں پر چار چار پانچ پانچ سو آدمی جمع ہو جاتے تھے۔ غرضکہ اس طرح

قریباً چار پانچ ہزار آدمیوں تک ویدک دھرم کی خوشخبری اوپدیشوں کے ذریعہ پہونچائی گئی ۱ بجے گھنٹے کامل نگر کیرتن میں صرف ہوئے۔

سہ پہر کی کارروائی اول بھجنوں سے شروع ہوئی۔ جسکے بعد لالہ شب لال جی منتری آریہ سماج ملول نے ستری شکشا کی ضرورت پر لیکچر دیا۔ ہمارے بھائی کا طرز بیان ایسا عام فہم اور دلچسپ تھا کہ سننے والے سوائے قایل ہونے کے کوئی حرف زبان پر نہیں لا سکتے تھے۔ عورتوں کی جہالت اور اسکے بدنتایج کو لیکچرار نے بڑی خوبی سے بیان کیا۔ ان کے بعد پنڈت رام بھجدت کا ویاکھیان تھا۔ ہمارے نوجوان بھائی نے سائنس کے پرمانوں اور یکتیوں سے ایشور کی ہستی کو ثابت کرنے کا پریشرم کیا۔ انہوں نے بتلایا کہ ویدک دھرم کے بعد آنیوالے مذاہب نے ایشور کے گنوں کو بلاسمجھے ہوئے لکھدیا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ شرشٹی: ودیا صرف ویدوں میں ہی مل سکتی ہے ورنہ دوسرے مذاہب اور نیز فلاسفران صرف ہاتھ پیر ہی مار کر رہجاتے ہیں۔ لایق لیکچرار نے سائنس کی مانی ہوئی طاقتوں کی پڑتال کرکے انکا منطقی نتیجہ ایشور پرشواس کرنا بتلایا اور انکی دیا کا ایک ایک بھولی اور بچے میں ثابت کی اور آخرکار نوجوانوں کی خدمت میں اپیل کی کہ اگر وے ایشور کو سرب ویاپک سمجھتے ہیں تو اپنے شہر سے بازاری عورتوں کے ناچ کی بیخکنی کئے بغیر دم نہ لیں۔ آخری اپیل ایسی پرسوز اور جگر خراش تھی کہ سخت سے سخت دل آدمی کو بھی رقت آ دے۔

اس فاضلانہ لیکچر کے بعد مشہور آریہ محقق پنڈت لیکھرام جی اوٹھے۔ پنڈت جی کی معلومات کے خزانہ سے کون شخص ناواقف ہے۔ انہوں نے آریہ علمی تحقیقات کا طریقہ اور اسکی ضرورت بتلائی اور اسکے بعد عیسائی اور مسلمانی مذاہب کی پڑتال کرتے ہوئے انھوں نے ثابت کیا۔ کہ سچی روشنی کا آغاز آریہ ورت سے ہوا۔ پنڈت جی نے اپنے دو گھنٹوں کے لیکچر میں جو کچھ کہا اسکے لیے ایک پمفلٹ کی ضرورت ہے۔ انگریزی محققوں کی اکثر غلطیاں کو لاجواب دلایل سے اصلاح دی قوم موجودہ کی ضعیف الاعتقادی کا نقشہ ہو بہو کھینچا۔ اور ویدک دھرم کی بزرگی کا نقش حاضرین کی طبیعتوں پر جما دیا۔ بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا۔

۳۱ مارچ کو صبح ہون اور بھجنوں کے بعد لالہ منشی رام نے اونپشد واکیوں سے من کے نردوش اور ایشور کو ساکشات کرنے کے وشے میں ایک اوپدیش دیا جسکے بعد دھرم چرچا کا وقت تھا لیکن جب باوجود مکرر سہ کرر تاکید کے کسی صاحب نے پرشن نہ کیا۔ تب اچھند ویدانتی کے چھپے ہوئے پرشنوں کا جواب دینے کے لیے پنڈت لیکھرام جی نے خود تین ہی پرشنوں کا سمادھان کیا تھا کہ سمے سماپت ہو گیا لیکن اوٹھنے کے وقت ایک بھائی نے پرشن کرنا چاہا جسپر حاضرین بیٹھ گئے۔ پرشن یہہ تھا۔ کہ یہہ کیونکر یقین ہو کہ وید ہی ایشور کا اوپدیش ہے۔ اسکا اوتر لالہ منشی رام نے دیا تین چار بار کے پرشنوں تر ہونے پر پرشن کرتا نے بحث بند کی اور جلسہ برخاست ہوا۔

سہ پہر کی کارروائی بھجنوں سے شروع ہوئی پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے کے نہ آنے کی وجہ پروگرام میں کسی قدر تبدیلی کرنی پڑی۔ کل موجودہ بھائیوں کو افسوس تھا کہ ہمارے فاضل بھائی بوجہ بیماری میرٹھ سے نہیں آسکے تھے۔ اول کنور ہرسی کرشن جی اپپردھان آریہ سماج دہلی نے قوم کی حالت پر ایک مسدس پڑھا۔ جسکے بعد بابو سہیاشیوسی داس بی اے نے اپنا ویاکھیان ویدوں کی فضیلت پر شروع کیا۔ بابو صاحب سنسکرت دان اور پراچین گرنتھوں کے بڑے معلوم ہوتے ہیں۔ آپنے پرمان اور دلیل سے ثابت کیا۔ کہ جب ہر ایک رشی ویدوں کو ہی کل ودیا کا مخزن بتلاتے ہیں۔ تو ہم کیوں نہ آغاز کیطرف چلیں۔ انہوں نے براہمن گرنتھوں میں جو غلط فہمی پڑی ہے۔ اسے بھی یکتی اور پرمان دوارا ثابت کرنے کی کوشش کی۔ چونکہ ایک گھنٹے میں بابو صاحب اپنا پورا آشے بیان نہیں کر سکتے تھے۔ اسلیئے انہوں نے اپنی لمبی تمہید کو مجبوراً ختم کیا۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر بابو صاحب اپنی تحقیقات کا نتیجہ وقتاً فوقتاً شایع ہونیکے لیئے اخباروں میں بھیجا کریں۔ تو بہت اچھا ہو۔ انکے بعد لالہ منشی رام پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سارو بھومک دھرم پر اپنا ویاکھیان شروع کیا۔ وید اگیہ سے ایشور کی آگیا ہے دھرم کے سروساد ھارن میں پھیلانے کے وشے میں بیان کرکے لیکچرار نے پرشن اوٹھایا۔ کہ بانی یعنی ایشور اوپدیش کیا ہے۔ اور جواب دیا۔ کہ بانی وہ ہے جو دھرم کا اوپدیش کرے۔ دھرم کا اثر دہارنا لوگیہ کرکے لیکچرار نے اسکا مذہب یعنی وغیرہ الفاظ سے مقابلہ کیا اور بتلایا کہ آخر الذکر کل الفاظ مطلب ادا کرنے میں قاصر ہیں۔ تب پرشن یہہ اوٹھایا کہ اوپدیش کہاں سے چلا۔ پھر دو چار بھید ادھکاری آگیان سے ہوا وگیہ۔ یا نیتک لیکچرار نے بیان کیا۔ کہ جس طرح کریہ اور چیز ہے اور حقیقت جسمیں کہ کریا ہوتی ہے۔ اور چیز ہے اسیطرح گیان اور چیز ہے۔ اور گیان کی سادھن کوئی اور چیز ہے۔ اور جس طرح کہ ہستی کریشا ہوتی ہے۔ اور نہ کہ کریا۔ اسیطرح سادھن کی

کرشٹ اونتی کرتی ہے۔ نہ کہ گیان لیکچرار نے
یہہ بیان کرکے کہ کل گیان اور کریا کا بھنڈار
پرماتما ہے۔ اور وید منتر سے اس دعوی کو ثابت
کرکے بہت سے زمانہ گزشتہ اور حال کے ودوانوں
سے ثابت کیا۔ کہ گیان سوبھاوک گن جیو آتما
کا نہیں ہے۔ پس نتیجہ یہہ نکلا۔ کہ اسکا آغاز
ایشور سے ہی ہو سکتا ہے۔ پھر محمدی۔ عیسائی
بودھ۔ جین۔ اور پارسی مذہب کی مفصل
پڑتال کرتے ہوئے لیکچرار نے دکھایا۔ کہ کل
گیان کا آغاز ویدوں سے ہوا۔ بلکہ یورپ میں
محققوں کے پرمانوں سے یہہ ثابت کر گئے ۔ کہ
کہ موجودہ اعلی سے اعلے یورپین فلاسفی کا
مخرج سانکھیہ شاستر کا کچھہ حصہ ہے۔ لیکچرار نے
سانکھیہ کے پرمان سے ثابت کیا۔ کہ کل گیان کا
مخرج وید مقدس ہیں۔ سمیہ بہت گزر جانے کے
باعث لیکچرار نے ویدوں کی فضیلت کی نسبت باقی
بیان مندرجہ ذیل کیا۔ کہ جس طرح سوریہ کے کھینچے ہوئے
جل الگ بادل بنتے اور کچھہ عرصہ کیلئے سوریہ کو
ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور پھر اُسی سورج کی کرنوں سے
چھن بھن ہو کر زمین پر بکھر جاتے ہیں۔ اسی
طرح مت متانتروں کا سیاہ بادل ویدروپی سورج
کے مقابل کھڑا ہو گیا تھا۔ اُسکے ہٹنے کے نشان
دیکھہ کر سوامی دیانند نے ہمیں بتلایا۔ بادل گر چکے
ہیں۔ زمین پر پانی کی صورت میں بکھر گئے ہیں
اور وہ زمانہ آویگا جبکہ کل کے کل جل اکٹھے
ہو کر ایک طرف ندی کی صورت میں بہہ نکلینگے
اور اسوقت وید کے دھرم ہی ایک سارو بھومک
دھرم ہو گا۔ لیکچرار نے خاتمہ پر اپیل کی۔ آتما
وید کے دھرم کے پرچار کیلئے تن من دھن اربن
کر دینا چاہئیے۔ اپیل کے بعد حسب ذیل دان
ملا۔ ویدپرچار فنڈ ... روپیہ کیا دیا ... خاص ...

عہ ۵ - لوکل سندر فنڈ ۵ - دیانند کالج ممالک
مغربی وشمالی ۵ - یتیم خانہ بریلی عہ - دیانند
کالج لاہور عہ - اس کے بعد پنڈت لیکھہ رام جی
کا ویاکھیان تھا۔ پنڈت جی نے عیسائی محمدی
اور پورانک مت کی خوب پول کھولی تثلیث
کے مسئلہ کا بیہودہ پن ظاہر کیا۔ گویا کہ ضعیف الاعتقاد
کا جیان ہلا دیا۔ پنڈت جی کی تقریر کیلئے لوگ
بدستور مشتاق رہے۔ کہ آخر کار انہیں سمیہ بہت
گزر جانے کے باعث بیٹھنا پڑا۔ خاتمہ پر پنڈت
رام بھجدت جی بی اے کا انگریزی لیکچر
مضمون ذیل پر ہوا۔ "ہمارا قومی تنزل اُسکے
اسباب اور علاج" لیکن چونکہ یہہ لیکچر چھپوا کر
شایع کرنیکا ارادہ پردہان آریہ سماج دہلی نے
ظاہر کیا ہے۔ اسلئے اسکا خلاصہ پیش کرنا ابھی
قبل از وقت ہے۔ دس بجے رات کے لیکچر ختم ہوا اور
بھجن آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ لالہ گردہاری لعل
جی پرجان نے جو مہمان نوازی کی اُسکا شکریہ
ادا ہونا مشکل ہے۔ ہر روز پانچ سو کے قریب
حاضری ہوتی رہی۔ اور اسلئے کہ جگہہ کی تنگی
کے باعث بہت سے لوگوں کو واپس جانا پڑتا
تھا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے دہلی نواسی
بھائی آئیندہ سال کوئی فراخ مکان تجویز کرینگے
اور اگر وہ جوش جو ان دنوں دہلی کے آریہ
بھائیوں میں ہو خبرن تھا سرد نہ ہوا۔ تو ہمیں
تعجب نہ ہو گا۔ اگر آئیندہ سال سماج کا جلسہ
اپنے بنائے ہوئے مکان میں ہو۔
ایشور ہمارے بھائیوں کی رُچی دھرم میں
دن بدن بڑھا دے۔ اوم شم

ضرورت ... ایک نوجوان ... عمر ۲۰ سال ... [illegible]
... [illegible]
... صاحب کو ضرورت ہو تو ...
... [illegible]
...

ایڈیٹوریل نوٹس

سنسار روپی وسیع جنگل میں دو راستے دکھائی
دیتے ہیں۔ ایک دیکھنے میں بڑا پیارا معلوم دیتا ہے
دلکو ایک نگاہ کے ساتھہ ہی بس میں کر لیتا ہے۔ دور سے
آنند کا کوش نظر آتا ہے لیکن جیوں جیوں اُسمیں
آگے قدم دہرو۔ کلیشوں اور دکھوں کا مجموعہ نظر
آتا ہے۔ لیکن تعجب یہہ ہے کہ باوجود دکھہ اور کلیش
سہنے کے بھی اس مارگ کا یاتری جیتے لوٹنے کی
ہمت نہیں کر سکتا۔ اس پر یہ مارگ کئے ہوشیار تا
سانسارک وشئیوں میں ایک ایسی مقناطیسی ہے۔ کہ
اُسکے اثر سے بچکر نکلنا کسی بڑے بہادر کا ہی کام ہے
دوسرا مارگ دیکھنے میں بڑا کٹھن اور خشک معلوم ہوتا
ہے۔ ناتجربہ کار کے لئے بعض وقت اسکی صورت بری
ہی بھیانک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جو سپرت دہاری
کہ اس مارگ میں ایکبار قدم رکھتے ہیں۔ اُنکی شردہا
دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ خواہشیں پل پل بدلکر
شانتی سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ جسکے آنند کو وہ پرش
ہی انوبھو کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے ایکبار اس
مارگ میں قدم رکھا ہے۔
پریہ پاٹھک گن! کیا تم آخر الذکر شریہ مارگ کو
گرہن نہ کرو گے!

بھارت ورش کی تنزلی اور خصوصاً ہندو ...
... کی ایک ... لوگ قسم کھاتے ...
اس بات کو ... سادہ ... پرستی ... نہیں سمجھتے۔ ہمارے
ہندو بھائی کہتے ہیں۔ کہ بھارت ... اسلئے
بات کہ ... ہیں۔ کہ انہیں مذہب کے ... کا رواج

سہنیں ہے۔ ورنہ اگر یہہ رواج ہوگیا تو ہمیں پاکدامنی کا
لیش اثر باقی نہ رہیگا۔ دوسری طرف ہمارے حاکموں
اور انکی طرز پر تعلیم پائے ہوئے ہندوستانی بھائیوں کا
یہہ خیال ہے۔ کہ یہہ پاکدامنی صرف اسلئے ہی کہ بھارت
پتریوں کو بوجہ سخت پردے میں رہنے کے بدچلن ہونیکا
موقعہ ہی نہیں ملتا۔ ایسے پرشوں کا قول ہے۔ کہ اگر بھارت
پتریوں کو یوروپین عورتوں کی سی ملنے جلنے کی آزادی
دی جاوے۔ تو یہہ اپنی یوروپین بہنوں سے پاکدامنی کے
میدان میں کہیں پیچھے رہ جاوینگی۔ لیکن ہم ان دونو قسموں
کی رائے لگانیوالوں کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتے۔ ہماری
رائے میں نہ تو بدہوا ہواہ کا رواج اور نہ ہی آزادی کا
ملنا جلنا بھارت پتریوں کی پاکدامنی میں کچھہ نمایاں
فرق پیدا کر سکتا ہے۔ بھارت پتریاں اسلئے پاکدامن
نہیں ہیں۔ کہ وے پردے میں رہتی ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا
تو کھتری عورتیں جو انسے بھی زیادہ سخت پردے میں
رہتی ہیں۔ انکی نسبت زیادہ پاکدامن ہونی چاہئیں
تھیں۔ اور نہ ہی بدہوا ہواہ کے رواج کا عدم وجود
اسکا کارن ہو سکتا ہے۔ اس پاکدامنی کا کارن
صرف یہہ ہے۔ کہ بھارت پتریاں رشیوں کی اولاد
ہیں۔ ایک مت کی سنسکار کی ہوئی زندگیوں کا اثر
لمبی مدت کے بعد دور ہوتا ہے۔ ابھی تک رشیوں
کے زمانہ کے سنسکاروں کا اثر باقی ہے۔ ہاں اس میں شک یہہ
نہیں کہ اگر کچھہ عرصہ تک اسی طرح سنسکار ودیا کی
ہانی ہوتی گئی۔ تو بھارت پتریاں بھی دوسری
قوموں کی حد تک پاکدامنی میں گر جاینگی۔ اسلئے
اگر بھارت پتریوں کی پاکدامنی کو نہ صرف
موجودہ حالت میں ہی قایم رکھنا ہے۔ بلکہ اسی
اوش (معراج) تک لیجانا ہے۔ تو سنسکار
ودیا کا پھر پرچار ہونا چاہئیے۔

دیسی پریس کی حالت اسوقت جیسی گری ہوئی ہے

اسکا اندازہ بیرونی پبلک پوری طور پر نہیں لگا سکتی
اکثر اخبارونکا گذارہ صرف خوشامد کی کمائی پر
چلتا ہے۔ بعض اوقات ہمنے تعجب سے دیکھا کہ جن
اخباروں کے خریدار پانچ سات سو کے قریب ہیں
وے تو پریس کا گذارہ تک نہیں کر سکتے۔ اور
جنکے خریداروں کی تعداد پچاس ساٹھہ سے زیادہ
نہیں وے ہزاروں روپیوں کی اشتہارات
خریدتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہی پریس
جو کہ یورپ اور امریکہ میں ایک زبردست طاقت
ہے اور انسانی زندگی کی چال ڈھال کا رہبر
ہیں ایک اعلے جزو ہے۔ ہمارے دیش میں
بدتہذیبی اور برائی پھیلانے کا بعض وقت
ذریعہ بن جاتی ہے۔ پس دیسی پریس کی حالت
کو درست کرنے کا کام ملک کی آئندہ ترقی
سے بہت کچھہ تعلق رکھتا ہے۔ اس ضرورت کو
مختلف اوقات میں سنجیدہ اور با اصول اخبار
نویسوں نے محسوس کیا ہے۔ لیکن آج تک
کوئی عملی کارروائی اسبارے میں نہیں ہوئی۔
ہم نے بڑی خوشی سے معلوم کیا ہے۔ کہ پیسہ اخبار
لاہور کے لایق اڈیٹر منشی محبوب عالم صاحب نے
اس کارخیر کے کام میں پہلا عملی قدم بڑھایا ہے۔ اور
دیسی اخباروں کے اڈیٹروں کا ایک کارکن ایسوسی ایشن
قایم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ منشی صاحب
کا چھپا ہوا خط ہمارے پاس بھی آیا ہے۔ جسکے
متعلق ہم انہیں جواب بھیج چکے ہیں۔ ہم امید کرتے
ہیں کہ منشی صاحب کی دعوت کو دیسی اخباروں کے
اڈیٹر یکزبان ہو کر منظور کرینگے اور اس نیک کام
میں ہمت کے ساتھ شریک ہونگے۔

دیسی پریس ملک کی آئندہ حالت پر کیا اثر ڈالیگا یہہ ایک سوال ہے جو بہت سنجیدہ ہے

غور کرنیکی ضرورت ہے۔ اسوقت جبکہ انگریزی تعلیم
یافتوں کا متعصب مجمع انگریزی زبان پر دلدادہ ہو رہا ہے
اس سوال کی طرف شاید توجہ دلانا ممکن نہ ہو لیکن
زمانہ آرہا ہے جبکہ اسبات کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ
پبلک رائے کا رہبر کونسا پریس ہو سکتا ہے۔ ہماری
رائے میں اینگلو انڈین پریس جسمیں کہ ہم خاص دیسی
اڈیٹروں کے انگریزی اخباروں کو بھی شامل کرتے
ہیں کبھی بھی ملک کی عام رائے کا آئینہ نہیں ہو سکتا
جو کہ ہوٹلوں بنگلوں اور ڈرائینگ روموں میں
بود و باش نہیں رکھتا بلکہ جھونپڑیوں اور ڈیوڑھی
والے گھروں کٹیوں اور عالیشان محلوں میں اسکا
نواس استھان ہے۔ بہرحال یہہ ہے کہ کیا دیش کے
نواس استھان میں انگریزی پریس کا گذر ہو سکتا ہے؟
ہم دعوی سے جواب دینگے کہ ہرگز نہیں۔ یہہ ممکن ہے
کہ کچھہ عرصہ کیلئے انگریزی پریس مغرب کی تقلید پر
پولیٹیکل تحریکوں کا رہبر بننے کا دعوی کرے لیکن
ہمیں بھولنا نہیں چاہئے کہ جس طرح روحانی اور مجلسی
تحریکوں کا رہبر اسوقت دیسی پریس ہی ہے اسیطرح
پولیٹیکل تحریکوں کا رہبر بھی آخرکار دیسی پریس کا ہی حصہ
ہوگا۔ کیونکہ تجربہ بتلائے گا۔ کہ جس طرح روحانی
اور مجلسی تحریکوں کے چلانے میں ہم اپنے گرد و نواح
کے حالات اور اپنے پراچین اثروں کو نظرانداز نہیں
کر سکتے اسیطرح پر ہم پولیٹیکل تحریکوں میں بھی ہمارے
درشن کرتے رشیوں کی تعلیم کو نہیں بھول سکتے۔ پس دیسی
پریس کا فرض ہے۔ کہ اپنی ذمہ داریوں کو بہت جلد
سمجھے اور اپنا ادھکار سنبھالنے کے لیئے سچیت
ہو جاوے۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رای کا ذمہ دار نہیں ہے

پربہ اڈیٹر ست دہرم پرچارک۔ نمستے

آپکے بے بہا پرچہ کے نمبرے پر "اہنسا پرمو دہرم یا نیم کا پالن" اسکو پڑہکر جی خوش ہوتا ہے۔ میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آپ کا اخبار بہت سے مردہ دلوں کو جگانے میں کامیاب ہوا ہے میں ایک ایسے مضمون کے لیئے قلم اوٹھاتا ہوں جسکو میں نے آج تک جتنی ست دہرم پرچارک کی جلدیں دیکھی ہیں انمیں مطالعہ نہیں کیا یدی اس سے پہلے اس مضمون پر کبھی بحث ہو چکی ہو تو آپ اس مضمون کو نہ لکھیں۔ اور ہاں اگر آپ مناسب خیال کریں۔ تو بہر حال لکھہ سکتے ہیں۔ میں آپکا ممنون ہونگا۔ جبتک منش اہنسا پرمو دہرم نیم کو معلوم کرکے اسکے مطابق اپنی زندگی کے رخ کو راہ نمائی کرتا ہے۔ آپ سکھوں سے بھرپور ہوتا ہے۔ اور دوسروں کے لیئے سکھوں کا موجب ہوتا ہے۔ جب چاروں طرف کو سوچ ساچ کر کام کرتا ہے۔ تو بڑے غور سے کام کرتا ہوا ایک کو قربان کرکے دوسرے کی تکمیل نہیں کرتا بلکہ جسم میں جیسے ہر ایک عضو کی بالنسبت ہی بڑہنا ہوتا ہے تو ہی harmony جسم کام کرسکتا ہے۔ ایسا ہی ہر چہار طرف سوچنے والا شخص اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں کی برتت کو بالنسبت ہی ہونے دیتا ہے۔ طالب علم جیسے بہت پڑھ لینے کے خیال سے اپنی رات کی پیاری صحت افزا نیند کو قربان کرنے لگتا ہے تو قدرت اسکے بہت پڑھنے کے خیال پر ہی دوسری طرف سے حملہ شروع کر دیتی ہے۔ اور مغز کی قوت کو گھٹانا شروع کر دیتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ قدرت کے قوانین عجب اکھنڈ نیم ہیں۔ کہ جسکا مقابلہ کرنا منش سماج کی قوت سے باہر ہے۔ اکثر اوقات منش اس نیم کو نہ سمجھہ کر اپنی اگیانتا اور اودیا کے کارن اپنے کرم سے بہ نسبت فائدہ کے زیادہ نقصان اوٹھاتا ہے۔ اگر قدرت انسان کی مرضی پر دنیا کو چھوڑ دیتی تو آج اس باقاعدہ انتظام میں دنیا نظر نہ آتی۔ ایک کسان چاہتا ہے۔ کہ سورج بالکل چھپے ہی نہیں کہ میری کھیتی جلدی ہی پک جاوے۔ ایک کو دہوپ لگتی ہے۔ تو وہ سورج کی نیستی کا خواستگار ہوتا ہے۔ غرض یہہ ہے کہ انسان اکثر دفعہ موجودہ حالت پر سوچتا ہوا اپنی آئندہ حالت کو بھول جاتا ہے اور موجودہ کام کا جو اثر اسکی آئندہ حالت پر پڑتا ہے۔ اسکو وہ موجودہ حالت میں محسوس نہیں کرتا۔ اہا انسان کی عجب حالت ہے۔

پیارے دوستو منش اور پشوؤں کا تعلق ایک ایسا تعلق ہے۔ کہ جسمیں اس بات کا امتحان ہوتا ہے۔ کہ کون شخص اپنے اندر ہی انصاف کا انکر رکھتا ہے۔ اور کونسا بیرونی قوتوں کی رکاوٹ سے دوسروں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرتا ہے۔ جاہل کی ... کہ مفید مطلب بنا کر جبکہ ہم انصاف کے قانون کو توڑ دیتے ہیں۔ اور دانا کی دانائی سے بالمقابلہ ایک ایسی ہی رکاوٹ والے فعل کے صادر ہونے سے ڈر کر جب ہم اسکے ساتھ محبت اور انصاف کرتے ہیں۔ تو ہم داناؤں کے نزدیک سچے منصف نہیں ہیں۔ سچ ہے جبکہ تنہائی میں ہم چیز جسکو اسلیئے کھا جاتے ہیں کہ وہ ہماری شکایت نہیں کرسکتا۔ اور بڑوں سے ڈر کے مارے بھاگتے ہیں۔ تو اصلی طور پر انصاف نے ہمارے اندر گھر نہیں کیا۔ انصاف ہمارے رگ و ریشہ میں نہیں سمایا۔ غرضیکہ انصاف ہمارا نہیں بلکہ ان بیرونی دالتوں کا ہے کہ جنہوں نے زبردستی ہم سے انصاف کروایا۔ تو میرا یہہ انجیرا ہے کہ اصلی منصف ڈھونڈنا چاہیے اصلی نیائے نیم کا پالن کرنیوالا دیکھنا چاہو تو بس دیکھہ لو کہ کسی جانور کے ساتھہ جو کسی کا تعلق ہے وہ اسکے ساتھہ کیا برتاؤ کرتا ہے بھلا یہہ کب ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کے اندر دیا کا بھاؤ پیدا ہوا ہے۔ انصاف کا بھاؤ جاگ ~~Sentient being~~ ہوا ہے۔ اور وہ ایک منش پر تو دیا اور انصاف کرے۔ اور دوسرے کے وقت وہی دیا اور انصاف کا بھاؤ سپت (خواب میں) ہو جاوے۔ آنکھہ والے کو جو شے ادی سامنے آویگی نظر آویگی یہہ ممکن ہے۔ کہ ایک شی تو اسکو نظر آوے اور دوسری ویسی ہی بجنسہ ویسی ہی اسکو دکھائی نہ دے۔ جو لوگ پشوؤں کے ساتھہ نیائے نیم کو نہیں پالتے۔ اور جو انہیں نردئے ہیں۔ ہم انہیں ڈھکا کی چوٹ کہتے ہیں کہ انکے اندر نہ تو اصلی پریم بھاؤ ہے۔ نہ انصاف کی اگنی انکے ہردے کے اندر پرجولت ہے۔ خواہ وہ اپنے ... اپنے فصیح لیکچروں سے ہمیں کتنا ہی قائل کرنے کی کوشش کریں میں گوشت خوری کے مسئلہ کو قطع کرکے اب صرف آریہ بھائیوں سے خصوصاً اور عام بنی نوع انسان سے عموماً اور بھارت ورش کے رئیسوں کی سنتان سے بالخصوص پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ جانوروں کی جسمانی حالت پر بچار کریں۔ اسوقت میں صرف گائے بیل آدی جانوروں کی اور دہیان دلانا چاہتا ہوں۔

کاشتکاری بھارت کی جان ہے۔ کہ گائے بیل آدی جانور کاشتکاری کی جان۔ مجھے بہت

گائیوں میں جو جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہیں سے اکثر جانوروں کی حالت کو (جو ہل چلانے یا کنواں چلانے کے کام آتے ہیں) عجیب دردناک پایا ہے۔ ایک دبلا آدمی یا جانور جس کام کو بہت عرصہ سے بھی ویسا خوبی سے سرانجام نہیں کر سکتا۔ ایک اسٹ ڈنٹ آدمی یا جانور تھوڑے عرصہ میں اسکو بڑی خوبی سے پورا کر سکتا ہے یہی باعث ہے کہ ہندوستان کی کاشتکاری میں عجیب تنزل کی صورت ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی گائیوں کا دودھ اتنا دوہ لیا جاتا ہے۔ کہ بچہ کے لیے اسکی رگوں نسوں اور ہڈیوں کے بننے کے لیے کافی نہیں چھوڑا جاتا۔ اول تو نسل کا ٹھیک خیال نہیں کیا جاتا۔ اور اگر بچہ ایک اچھی نسل کا بھی ہو تو کمی خوراک اسکو کمزور کر دیتی ہے۔

لیکن کسان یا عام گائے والے اس بات پر دھیان نہیں دیتے۔ کہ ہم تھوڑے سے دودھ کے بدلے ملک کا اور ساتھ ہی مالی لحاظ سے اپنا بھی کتنا نقصان کرتے ہیں۔ ایک کافی خوراک دودھ سے اوائل عمر میں پلا ہوا بچھڑا آخر میں اتنا کام یا روپیہ دلوا جاتا ہے کہ جو اس تمام نقصان کو جو پہلے پہلے دنوں میں کچھ زیادہ دودھ پلانے میں اٹھایا گیا تھا۔ بالکل پورا کر دیتا ہے۔ بلکہ آخر میں زیادہ فائدہ ہو جاتا ہے۔ اور سچ پوچھیے تو حضرت انسان کا کتنا ظلم ہے۔ کہ جس پیاری ماں کا دودھ قدرت نے ایک بچہ کے پینے کے لیے بنایا تھا۔ اس سے چھینکر دانتوں والے جوان کو قوت والے بوڑھے بچے انسان کے پی جاتے ہیں۔ اس معصوم بچے کی طرف تو دھیان دو

کہ جسکو ابھی دانت نہیں ہوئے۔ اور قدرت نے ابھی اسکو اور خوراک چبانے کی قوت اور سامان ہی نہیں دیئے۔ غرض یہہ ہے کہ خود برہم چریہ کو تسلیم کی ہوئی استریاں بھی اپنی تمام عمر کو جانوروں کی چبائی ہوئی اور مستعمل خوراک میں سے پورا کرنا چاہتے ہیں۔ مانا کہ معترض کی یہہ دلیل درست ہو کہ وہ جو خوراک جانوروں کو کھلاتے ہیں۔ اسکے باعث جو قدرتی حالت سے زیادہ دودھ ملتا ہو۔ وہ ہم لے لیتے ہیں۔ تاہم کیا انصاف اس بات کا تقاضا نہیں کرتا۔ کہ بچے کے لیے کافی دودھ کی خوراک چھوڑی جاوے۔ اور یہہ صرف چند روز ہی کی بات تو چاہتا ہے۔ جیوں جیوں بچہ اور چیزیں کھانا سیکھتا جاوے۔ تیوں تیوں اسکے دودھ کی خوراک کی مقدار کم کی جا سکتی ہے۔ اس سے دودھ زیادہ چاہنے والوں کے لیے ہی جانوروں کی ایک نسل کے بعد ایسی گائیں وغیرہ پیدا ہونگی۔ کہ جنہیں دودھ کا حلقہ بڑھ جاوے گا۔ آجکل اگر اوسطی گائے کے دودھ کی لگائی جاوے۔ تو ایسی حالت میں جیسا کہ میں چاہتا ہوں۔ اوسط دودھ فی گائے بہت زیادہ ہوگی۔ بیل قوت والے ہونگے۔ بھارت نواسیوں نے بے سمجھی کو کمین کر کے اپنی نسل کو خراب کر لیا ہے۔ حرص و طمع سے اپنے متعلقہ جانوروں کا ستیاناس کر دیا ہے ہمیں جو انگلینڈ اور امریکہ میں ایسے کار کن جانوروں کے ساتھ منشیوں کے سلوک کے سننے کا موقعہ پڑا ہے۔ تو وہاں انکا سلوک یہاں کی نسبت بہت ہی اچھا پایا گیا ہے۔ بیلوں وغیرہ کے طاقتور ہونے پر کھیتی میں بہت بڑھتی

ہوگی۔ اور کھیتی کی بڑھتی ہونے پر خود بخود بھلا اور متعلقہ جانوروں کا بھلا ہو گا۔

منش کا جانوروں کے دودھ پر قطعی طور پر کچھ بھی حق ہے یا نہیں۔ اسپر بھی اس مضمون میں اپنی رائے پیش کروں گا۔ لیکن اس بات کے کہنے میں کچھ بھی شبہ نہیں کہ منش کو جانوروں کے اسقدر دودھ لینے کا ہرگز ہرگز ادھکار نہیں کہ جس سے اصلی بچہ کی جسمانی بناوٹ میں کچھ کمزوری یا نقص پیدا ہو جاوے۔ اس دلیل کے راستے میں کیا اعتراض پیش ہو سکتا ہے وہ یہہ ہے کہ بعض گائیں وغیرہ اتنی مقدار دودھ کی دیتی ہیں کہ جو بمشکل سے انکے بچہ کا گزارہ ہو سکتا ہے تو انکی حالت میں کیا کیا جاوے۔ ایسے جواب میں یہی بے دھڑک کہہ دونگا۔ کہ اس میں بچہ کا قصور نہیں اسکی ماں کا قصور نہیں قصور انسان کا ہے کہ جسنے کسی قسم کی کمی پرورش وغیرہ کے بارے میں کی ہے۔ وہ نقص رفع ہونا چاہیے بھارت ورش کے بہت سے منش جب اپنے لیے ہی صفائی کے قواعد کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے۔ تو انپر جانوروں کے قواعد صحت و صفائی پر کیا زور دیا جاوے۔ لیکن آریہ سماج جیسی تعلیم یافتہ لوگوں کی سماج اور ہندوؤں جیسی رحمدل سماج بھی اگر جانوروں کی دشا پر دھیان نہیں دیں۔ تو اور کس کے پاس جائیں۔ میں اپنے ہندو بھائیوں اور آریہ مترو سے خصوصاً اور دیگر نیک دل مسلمانوں اور عیسائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور اس پاک اصول پر دھیان دیں۔ گھروں میں دودھ کا انتظام ناخواندہ عورتوں پر نہ چھوڑیں۔ جو ہر وقت دودھ

دوسرے والیکو بھی تاکید کرتی رہیں۔ کہ سنتوں میں دودھ کا نشان نہ چھوڑیں۔ مہربانو اگر انہیں کے ہاتھ میں یہہ انتظام رکھتے ہو تو انکو یہہ اصول ذہن نشین کرالو۔ ورنہ آپ روز ہی ایک حقدار معصوم کی آہ کے ذمہ وار ہیں لڑکے لڑکیوں سے بچ بچیہ کرادو۔ تاکہ زیادہ تردہ دودھ ملا کی خوراک بہ نسبت بہتر ہیں لیکن استریئیں کب آپکے ان اصولوں کو مان سکتی ہیں۔ کہ جب تک آپ ان کو ودیا کے زیور سے ودان نہیں کر سکتے۔ آریہ پرشو ہمارا ہر ایک کا کام نیا ریکٹ اور ذمہ وار ہوشیار ہونا چاہیئے۔ باقی آئندہ اوم شم

آپکا داس
سندر سنگھ از ڈیرہ دون فارسٹ سکول

پریہ ودر مہاشو جی

نمستے - ۲۴ - ماسیت سنہ ۱۹۸۵ ع بوقت ۵ بجے ڈاکٹر پرمانند صاحب کے مکان پر ایک جلسہ کنیا مہاودیالہ جالندھر سے متعلق منعقد ہوا۔ لالہ بیلا رام صاحب بی اے کی طرف سے اشتہار تھا۔ ذیل کے مہاشے اکٹھے اسدن میں تھے۔ لالہ شیلال جی بی اے۔ لالہ پیارے لعل جی بی اے۔ لالہ بھجو رام جی بی اے۔ لالہ کرمچند جی بی اے۔ اور لالہ شام لال جی بی اے سٹوڈنٹ۔

یوں تو سارا دن آسمان صاف نہیں ہوا تھا۔ مگر اسوقت بادل کچھہ اور بھی گھنیر ہو گئے۔ رعد بھی گرجنے لگے۔ آخرکار بجلی کی چمکار میں بوندیں پڑنی شروع ہوئیں۔ پہلے ہی ڈاکٹر صاحب کی مہربانی سے انتظام کر رکھا تھا۔ کچھہ دیر اندر بھجن استری سکھشا پر ہوتے رہے۔ باوجود بارش سخت کے معقول تعداد آدمیوں کی جو استری سکھشا سے پریم رکھتے ہیں جمع ہو گئی تھی۔ مگر کالج پارٹی سے چند نوجوان گنڈے جنکا سوائے شرارت پھیلانے کے اور کوئی کام نہیں۔ اپنی عادت سے مجبور ہو کر یہاں بھی آموجود ہوئے یا یوں کہئیے۔ کہ لالہ ہنسراج صاحب بی اے یا دیانند کنٹی ڈی اے وی کالج کے چند ڈولوملاح جو ہمیشہ نامعلوم ہی اپنی کشتی میں ہتھ پھرتے رہتے ہیں۔ اور جو اپنی پیدائش سے ہی یہ ارادہ کئیے بیٹھے ہیں۔ کہ ہم ہر ایک کام میں رخنہ ڈالینگے۔ یہاں بھی پیچھے نہ رہ سکے۔ جب اندر کچھہ دال نہ گلی۔ تو باہر جاکر "شرم شرم" کے نعرے بلند کیے۔ مگر تھوڑی دیر بعد اس اپنی بیشرم کارروائی سے خود شرمندہ ہو کر بھاگ گئے۔

کارروائی جلسہ

لالہ جیون داس صاحب پردھان آریہ سماج لاہور میر مجلس اور لالہ کرمچند صاحب بی اے سکرٹری جلسہ ہذا کے لئیے قرار پائے۔ پہلے لالہ بھجو رام صاحب بی اے نے ایک مدلل اور پر تاثیر لکچر دیا۔ انکے بعد لالہ پیارے لعل صاحب بی اے نے ایک بڑا عالمانہ اور مہاشوں کی مقدروں سے بھرا ہوا ویاکھیان دیا۔ چونکہ رات بہت ہو گئی تھی۔ اس لئیے لالہ شام لال جی و لالہ جمنا داس جی اور دیگر صاحبوں کے لکچر نہ ہو سکے۔ مختصر طور پر لکچروں کا مطلب آپکی سیوا میں بھیجتا ہوں۔ بھارت کی گری ہوئی حالت کا سوال حل نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہماری مائیں پڑھی لکھی نہ ہوں۔ کیونکہ قوم سدھر نہیں سکتی۔ جب تک ہر ایک اکیلا اکیلا آدمی سدھر نہ جاوے۔ اور یہہ ہو نہیں سکتا۔ جب تک ہر ایک ماتا اپنے پتر کو سدھا نہیں سکتی۔ اسلیئے نیک ماتائیں بنانے کے لیئے استری سکھشا کی ضرورت ہے۔ بیٹے اور بیٹیوں کو تعلیم ماؤں کی تعلیم پر منحصر ہے۔ دیکھو اگر ہندوستان میں نو کروڑ استری خیال کیجاوے اگر وہ کم سے کم ایک روپیہ سالانہ کی کفایت کرنی سیکھہ جاویں۔ تو نو کروڑ روپیہ سالانہ کی بچت ہو سکتی ہے۔ اور بہت سی غریبی ملک سے دور ہو سکتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہندوستان کی ہر ایک سوشل ریفارم کا سوال استری سکھشا کا سوال ہے۔ کیونکہ جب تک استریوں کو گھر ونمز نکھشا کے ددار سے ان اصلاح کی ضرورت محسوس نہیں کرائی جاتی۔ ہر ایک قسم کی اصلاح ناممکن ہے۔ جیسا کہ ہماری گزشتہ تاریخ ثابت کرتی ہے۔ اسلیئے چاروں آشرم میں استری سکھشا کی ضرورت ہے۔ پچھلے زمانہ کی مثالیں جیسا کہ گارگی - ولیلاوتی و میتری و سموار وغیرہ تعلیم کی ضرورت اور جائز ہونے کو اچھی طرح پایہ ثبوت کو پہونچاتی ہیں۔ ہر ایک لائق لکچرار نے ان عذرات کا جو عموماً استری سکھشا پر کیئے جاتے ہیں۔ بڑی متانت کے ساتھ جواب دیئے اسکے بعد لالہ کرمچند صاحب بی اے نے یاد دلایا کہ کنیا آشرم کے لیئے جو ۱۳ - اپریل کو کھلیگا۔ برتنوں کی ضرورت ہو گی۔ اسی وقت بہتوں نے بہت سے برتن آشرم کے لیئے دینے کا وعدہ فرمایا۔ جو معرفت لالہ بھجو رام صاحب و لالہ کرمچند صاحب مینیجر مہاشہ کی خدمت میں بھیجے جاوینگے۔ میر مجلس کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

بعد برتن امید ہے کہ جلد پہنچ جاوینگے۔ انکی

فہرست یہہ ہے۔

(۱) لالہ پیارے لال بی اے — دو گلاس
(۲) لالہ سیتارام جی — ایک پرات
(۳) کرم چند — چار کول
(۴) لالہ بھورام — ایک گڑوی
(۵) لالہ جمنا داس صاحب — دو کٹورے اور دو تھالیاں
(۶) لالہ جینداراما صاحب — دو تھالیاں
(۷) لالہ سندر لال صاحب — ایک تھالی اور ایک کول
(۸) لالہ راجچند صاحب — دو کول
(۹) لالہ کرپا شنکر بٹالوی — دو کول
(۱۰) پنڈت لیکھرام جی اوپدیشک — ایک برتن
(۱۱) لالہ سکھدیال دریارشی دی اے ایچ اسکول ۸ر۔

راقم
آپکا سیوک
از حاضرین جلسہ

نمستے

جو مضمون معرفت منتری آریہ سماج نارووال ضلع سیالکوٹ کے پرچہ ست دھرم پرچارک نمبر ۴۶ مورخہ ۱۲ ماہ پھاگن سنہ کو شائع ہو چکا ہے سب سینئے اپنی غلطی کا اقرار کیا ہے۔ اور منتری مہاشہ کی سیوا میں درخواست گزار کر معافی مانگتا ہوں۔ مضمون درخواست حسب ذیل ہے۔

پریہ ور مہاشہ منتری جیو۔ نمستے

میں اپنے کو کرم سے نہائت شرمسار ہو کر پشچاتاپ کرتا ہوں۔ اور سچے دل سے پرتگیا کرتا ہوں۔ کہ آئندہ کیواسطے الشرم را کا سیون نہ کرونگا۔ اور اب سر سمتی سے جو کچھہ لطور دنڈ کے آریہ سماج مناسب سمجھے میں دینے کو تیار ہوں۔ اتو یہہ پرتگیا پر سچے دل سے آریہ سماج کی سیوا میں پیش کرتا ہوں۔ کہ مجھہ کو اس الزام سے بری کیا جاوے۔ اور آئندہ کے واسطے سب ممبروں کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

آپکا سیوک
برکت رام شرما ساکن نارووال
ضلع سیالکوٹ

اڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر

نمستے۔ از منصوب بندہ بالکرام ٹھیکہ دار بعد از نمستے برادر تھا یہہ ہے۔ کہ ملاحظہ ست دھرم پرچارک سے معلوم ہوا۔ کہ شنکر سکول شاہدرہ کے نسبت یتیم جو ہرارام نابرد ینے امداد ہے۔ اس عزیز کے لیئے ایک سال کے واسطے مبلغ چھتیس ۳۶ روپیہ دونگا۔ اور بعد گزرنے ششماہی کے مبلغ ۱۸ روپیہ ارسال خدمت کر دونگا۔ اگر از کوئی صاحب بھی عنائت آیکحال پر کرے۔ تو عنایت سے بعید نہیں ہے۔ فی الحال اس سے بڑھکر امداد نہیں کرسکتا ہوں۔ کیونکہ اور کئی موقعہ پر بھی دینا ضرور لازمی ہے۔ اگر ایشور نے اپنا فضل کرم کیا۔ تو کچھہ زیادہ امداد دونگا۔ مگر فی الحال ایک سال میں مبلغات مندرجہ بالا دونگا۔ ۱۵ اپریل میں ایک ششماہی کے واسطے روپیہ واسطے یتیم کے روانہ خدمت کرونگا۔ قسط ۱۵ اپریل سے شمار کریں۔

استریوں کی یوگتا

سلسلہ کیلیئے دیکھو پرچارک نمبر ۴۹ تاریخ ۲ ... سنہ ۵۱ء

بقیہ خاص مضمون

سنتان کو کفائت شعار بنانے کے لیئے دہن کا یوگیہ خرچ کرنیکے لیئے ارتھہ نیتی اور ارتھہ شاستر بھی جاننا ضروری ہے۔ بالکوں کے مشکوں میں دہرم سمبندھی وچاروں کا بیج بونے کے لیئے دہرم شاستر جاننا چاہیئے۔ اور ایسے اتیادی یدی آپ اس طور کے پرشنوں پر ایکانت دیش میں بیٹھہ کر دھیان کریں۔ تو آپکو کچھہ استریوں میں جو جو اوشیک گن ہونے چاہیئے۔ انکی حقیقت معلوم ہو گی۔ آجکل جو آپ لوگ دیکھیں تو عموماً دیش کی استریوں میں ایسے ہی وچار کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یدی وچار استریاں اکٹھی ہوں۔ تو کوئی بھلائی کی بات تو الگ رہی۔ ایک دوسرے کی برائی انہوا اپنی بہنی کی گپت باتیں یا ساس سسروں کی برگوئی (برائی) کی باتیں کرتی ہیں۔ ان کو یہہ خبر نہیں ہوتی کہ ہماری کنیائیں اور بہتر آئندہ کو کنبہ بتی ہونگے۔ وے یہہ نہیں جانتے ہیں کہ ہماری کنیاؤں کو کسی سمے ہماری طرح سنتان کا پوشن کرنا پڑے گا۔ اس پرکار کی وچار تو وے جب کریں جبکہ انکو ایسی شکشا شروع سے ملی ہو۔ بالپن سے ہی انکے مشکوں میں برے وچار آکر بھر گئے۔ اور اتم وچاروں کے لیئے جگھہ ہی نہ رہی۔ وے برے وچار عمر کے بڑھنے کے ساتھہ زیادہ مضبوطی پکڑتے گئے اور اپنی سنتان کا پوشن کرنے میں بری وچار باہر نکلتے رہے۔ اسلیئے انکی سنتان بھی ویسی ہی ہوئی۔ ان سب کارنوں نے آج کل ان لوگوں کو جو کہ اصلی کارن نہیں جان سکتے۔ یہہ کہنے کا موقعہ دیدیا۔ کہ اصلیں استریوں کو اوتم شکشا پانے کے یوگیہ ایشور نے

نہیں بنایا ہے۔ کنتو انکو پرشوں کی پشو سمہا ون کی ترپتی اور پرشوں کی خدمت کرنے کے لئے بنایا ہے۔ اب یہہ سمے ایسا آیا ہے کہ استریاں اپنے میں سے ودگنوں کو باہر نکالکر اُتم گن اور ودیا پراپت کرنیکا اُپائے کریں۔ اور ان لوگوں کی بھرانتی کو دور کریں جس پرکار اپور سکال میں استریاں پرشوں کے وچاروں کو ٹھیک کرتی تھیں۔ اُنکے ساتھہ رہکر خدمتگار کا کام کرنیکے بجائے جیسے متر اور صلاحکار کا کام دیتی تھیں۔ ویسا ہی پھر کریں۔ جاننے کے لئے کچھہ سنسکرت ودیا بھی آوشیک ہے۔ منشیہ کی دشا سروا ایکسی نہیں رہتی ہے جیسی رہٹ کے بھاگ کبھی اوپر کبھی نیچے ہوا کرتے ہیں۔ ویسے ہی منشیہ کی دشا ہے۔ کبھی خوشی کبھی رنج۔ استری کو پرماتمانے منشیہ کی اردھانگی یا اُسکا متر بنایا ہے۔ متر کا کام ہے کہ اپنے ساتھی کے ہرش شوک میں شریک ہو۔ شوک کے سمے اُسکو دلاسا دے۔ ہمت ہار جانے پر اُسکو ہمت بندھا دے کبھی اُسکو نراش نہونے دے۔ جیو کے شوک اور چنتاؤں سے من ہٹاکر دوسری اور لگانے سے منش بہولجاتا ہے۔ گان ودیا میں ایشور یہ گرتشن رکھتا ہے۔ کہ چاہے کوئی گنوار ہو چاہے ودوان فلاسفر۔ جسوقت مدھر سُریلی آواز گاین کرنیوالے کے مُکھ سے نکلکر شرو تاگن کے دلوں کے پار ہوتی ہے۔ تو سب اُس جمبک سے سرہ سمان کھینچے چلے آتے ہیں۔ یہہ گن بعض اپدیو میں اُلیشور کی اور سے ایک پرکار کی کرپا سے ملی ہوئی سمتی ہوتی ہے۔ بعض کنٹھی (چڑیاں) اپنی سُریلی آواز کے لئے مشہور ہیں پشنش جاتی میں خاصکر استریوں کا بول مدہر اور دھیما ہوتا

ہے۔ اس سے ودت ہے کہ اُس پرماتمانے انکو ایسا سُروالیسی کومل بانی اسی لئے دی ہے۔ کہ شوک چنتا سے اپنے پتی کے من کو ہٹاکر وہ شوک بھلاکر اُسکو پرسن کریں۔ سُریلی آواز سے کوئی استری یدی گاین ودیا کے نیموں کے وردوہ گاوے تو اُتنا آنند ایک نہیں ہو سکتا اسلئے کنیاؤں کو گان ودیا ضرور سکھلانا چاہئے یدی اُنکو یہہ نہ سکھایا جاوے۔ تو وے اپنے پتی کے یوگیہ سہایتا نہیں کر سکیں گی۔ اُسکا شوک نہ بھلا سکینگی۔ اور اسلئے اُسکو وہ شوک سہن کرکے دیتی اُوٹھانا پڑیگی۔ بالک جب روتا ہے تو ماتا اُسکے سلانے کے لئے کوئی گیت گاتی ہے۔ پرنتو راگ نہ جاننے اور گاین ودیا کے اصولوں سے ناواقف ہونیکے کارن اُنکی آواز ایسی خراب نکلتی ہے۔ کہ سننے والے کو ایک پرکار کی نفرت پیدا ہوتی ہے۔ البتہ یدی مدہر کٹھور ہردے کو پانی کر دینے والا سُر ہو تو بیشک اُسکو سنکر بالک چپ ہو سکتے ہیں پرنتو آجکل تو بہت کرکے بالک اُس بھیانک آواز کو سنکر ڈر کر چپ ہو جاتے ہیں۔ گاین استری کے لئے ایک آوشیک گن ہے۔ اسکا اُداہرن یہہ ہے کہ آجکل وہ استریوں میں بگڑی ہی دشا میں موجود ہے۔ آجکل وے اسکی خوبی اور عمدہ طور سے گانے کی طرف دھیان نہیں دیتی ہیں۔ بلکہ جیسی بنے اپنے دل میں بھرے گیتوں کو باہر نکالکر اپنا من پرسن کر لیتی ہیں جب وے خود ہی اچھی طرح نہیں جانتی ہیں تو اپنی کنیاؤں کو کس پرکار سکھا دیں۔ اسلئے اُنکی کنیائیں بھی ویسے ہی چلانا سیکھ لیتی ہیں۔ اسیو ماتا پتا کا پرم کرتویہ ہے کہ اپنی کنیاؤں کو گاین ودیا اچھی طرح سکھاویں

وے راتدن پاگل جیسی رہتی ہیں۔ پرنتو وے اسکے لئے جتنے پرتن کرتی ہیں وے نشپھل ہوتے ہیں۔ اسی سے اُنکا کچھہ پھل نہیں ہوتا ہے دوا دینے والے اتھوا ڈاکٹر کا کام جبھی پھلدایک ہو سکتا ہے کہ جب وہ دوا دینے سے پرتھم مرض (روگ) کی پہچان کرے۔ یدی بیمار روگ کو جانے دوا دیگا۔ تو سوائے نقصان کے فائدے کی آشا نہیں ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس سمے پرتین میں استریاں اپنے پتی کو ہانی پہونچاتی ہیں اور اپنے لئے دُکھہ مول لیتی ہیں۔ اصل میں پتی کے ناراض ہونے کا کارن اور ہی ہوتا ہے یدی ودیا کھیان داتا اُتم یوگتا والا ہو۔ تو وہ شرونا گنوں کے منوں کو آکرشت کرکے اپنے مضمون کی اور کھینچ لیتا ہے۔ اسی طرح یدی استریوں میں اُدہم یوگتا ہو۔ تو پتی کیسا ہی ناخوش ہو گیا ہو۔ تو بھی وے اُسکو اپنی اور کھینچ سکتی ہیں دنیا میں تو ین وستو سب کو اشچریہ دلاتی ہے یدی اُنمیں اُتم اُدہم گن ہوں۔ یدی اُنمیں پتی کو پرسن کر دینے کی (اُسکی اچھیا کے انکول ورت کرن) یوگتا ہو۔ یدی وے اتنی بدہی رکھتی ہوں کہ اپنے پتی کے من کی ورتیاں سمجھکر اُسکے انکول انچار یدی اُنمیں اُسکے انکول رہنے کا دینے کرن منتر ہو۔ یدی وے سمے سمے پر اُسکی ضرورتوں کو سمجھتی ہوں۔ تو اُنکو کسی پرکار کا پرتن بھی نہ کرنا پڑے اور پتی اپنے آپ پرسن رہے۔ اسمیں کسی پرکار کے سنشہ کو جگہ نہیں ہے۔ یدی اسمیں بہت سی باتیں جو استریوں میں ہونی چاہئے گنا نہ گئیں۔ کیونکہ اگر سب کو وستار پورک لکھیں تو ایک بڑا بھاری گرنتھ بنے۔ تھاپی اتنے لیکھ سے آپ لوگوں نے جان لیا ہوگا۔ کہ استری میں کتنی یوگتا ہونی چاہیئے۔ جب اتنے گن

اُنمیں ہوں تو ہم اپنی سنتان کی بھلائی کی کچھ آشا کر سکتے ہیں۔ بدی اتنی یوگتا کی استریاں ہزاروں کو میں تو جو جو تکلیفیں آجکل ہم لوگوں کو بھوگنا پڑتی ہیں۔ اُن کو سوپن میں دیکھنے کا بھی پرسنگ نہ آوے۔ ایک کوی نے بھاریا کے گن اور یوگتا یوں کہے ہیں۔

कार्येषु मन्त्री करणेषु दासी।
भोज्येषु माता मनोनुकूला
क्षमया धरित्री। [illegible]
कुलमुद्धरन्ती॥

بھاریا۔ استری۔ کون؟ کوئی کام کرتا ہو تو اُس سمے انوراجہ کا منتری! جو کسی کام میں وہ کام آجاتا ہو تو داسی! بھوجن سمے جیسی ... گھر ایک ایسی شالا ہے کہ جسمیں دنیا بھر کے علم سکھائے جا سکتے ہیں۔ پرنتو شرط یہہ ہے کہ اُس شالا کا پرنسپل (ماتا) اُتم یوگتا رکھتی ہو یہاں پر یہہ کہدینا اوشیک ہے کہ شکشا۔ وچار گت اور کرم گت دو پرکار کی ہوتی ہے۔ اِس شالا میں دونوں پرکار کی شکشا دی جا سکتی ہے۔ کالجوں اور سکولوں میں کیول وچار گت Theoretical ودیا سکھائی جاتی ہے۔ پرنتو یدی اِس شالا کا پرنسپل سوئم دونوں پرکار کی ودیا جانتا ہو۔ تو اُسکی شالا سے نکلے ہوئے ودیارتھی بھی بھوشیہ میں اُتم اور مہان یوگیہ اتیادی گن والے ہوں۔ ودیا پڑھانے کے لیئے بہت لوگوں کی رائے میں صرف کتابی علم کی ہی اوشکتا ہے۔ پرنتو یدی انکو اُس علم سے فائدہ لینا نہ سکھایا جاوے۔ تو وہ علم بے فائدہ ہے۔ تری راشک آدی گنت ودیا کے نیموں کا ہمارے روزمرہ کے کاموں میں کہاں کام پڑتا ہے۔ ریکھا گنت کی شکلوں کی کس استھان پر ضرورت

پڑتی ہے۔ اور اُن کو کیسے کام میں لاتے ہیں یدی یہہ نہ سکھایا جاوے تو صرف پستکیں پڑھنے اور محنت کرنے کی تکلیف ہی اوٹھانا پڑی یعنی ودیا کے اُتم اُتم اشلوک کنٹھ کرا دیئے۔ اُتم باتیں سنکر اُن کو کنٹھ کرا دیں۔ پرنتو یدی ماتا۔ پتا گرو۔ بھائی بہن۔ پتی آدی سمبندھی لوگوں سے بولنے اور ووہار کرنے کا ڈھنگ نہ آیا۔ اُنکے سامنے اوٹھنے بیٹھنے کا قاعدہ نہ آیا تو سب بیفائدہ ہی ہوا۔ اِس سب شکشا کا پھل جب ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جب ودیارتھی اُس کے انوسار کر کے دکھا دیں۔ جب وے اپنے آچار وچار۔ نت پرتی کے ووہار میں درشا دیں ماتا کی پرشنسا تو جب ہی ہے۔ کہ جب اُسکی کنیائیں اپنے سسرال سے پرکشا دیکر سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔

استریاں اپنے پتی کو وش کرنے کی بہت کامنا رکھتی ہیں۔ اور اِسکے لیئے ماتا پرونتی اور مٹی کالی ہے۔ من کی درتی جان کر اپنے آپ اُس کے انوکول ہو جانیوالی پرتھوی سمان کشما والی اپنے گنوں سے بھار اوٹھانیوالی۔ اور کل کا اودھار کرنیوالی! بے شک بھاریا تو بوجھ اوٹھانیوالی کا ہی نام ہے۔ پرنتو۔ پاٹھک گن! آپ کہیں بوجھ اوٹھانیوالی سے مٹی کی ٹوکری دار کوئی بوجھ اوٹھانیوالی نہ سمجھ لینا۔ یہاں پر مطلب کٹنب بھار سے ہے۔ جو لوگ کٹنب میں رہتے ہیں۔ وے ہی جانتے ہیں کہ کٹنب چلانا اور اُسکا بوجھ اوٹھا کر چلنا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ ایک لیکھک نے وہ یوگتا یوں بیان کی ہے۔

"بھاریا ارتھات بھار اوٹھانیوالی کٹنب کو ہاتھوں میں لینے والی۔ چھاتی سے چپکا کر رکھنے والی۔ تو ہی گرہنی! دگن وان استری تو ہی! تیرے ہی کارن یہہ کٹنب کٹنب کا سکھی اور سُسمبدھ (اکٹھا) سے رہتا ہے۔ جانبرے وہ سکانوں کی سیج سمان ہوتا۔ آہا کیسی پوتر اور گوڑھ وچار! استری تیری ہی جیسی دیویوں کی پوجا کرنا دھرم شاستروں میں لکھا ہے۔ جس گھر میں تیرا داس ہوتا ہے۔ اُس گھر میں کلیان سمپتی۔ ایکتا پریم آدی سجن دیکر رہتے ہیں۔ کرودھ۔ جھگڑا ویدودھ۔ ایرشا۔ دوئیش آدی جان بچا کر بھاگ جاتے ہیں۔ تیری ہی سنتان فلاسفر ودیاوان پنڈت آدی اوپادھیوں کی ادھکاری ہوتی ہے۔ دھن ہے وہ پرش۔ جس کو ایسی یوگیہ استری۔ ساتھی۔ بہتر صلاح بتانیوالی سیوا کرنیوالی سنتوش دینے والی سمرسان۔ گن گرہت "بھاریا" شبد دھارن کرنے یوگیہ یوگتا رکھنے والی استری ملے!!! اور وہ سنتان دھن ہے کہ جسکی ماتا ایسی گن یکت ہو۔

استری کی جیسی بھاری ذمہ داری اور کسی کی نہیں ہے۔ تمام کٹنب کو سکھی کرنا سب وستوؤں کو سنبھال کر رکھنا۔ گھر کا سب پربندھ رکھنا آدی کام کرنے کے علاوہ نا سمجھہ توتلی بولی سے اپنی ماتا سے بولنے والے۔ ادھورے شبدوں میں بات کہکر ماتا کے ہردے سے چپٹ جانے والے بچوں کی سنبھال اور انکا پوشن تتھا شکشا بھی اُسی کے سر پر۔ کمہار کو برتن بنانے سمے بڑا بھاری ڈر رہتا ہے کہ کہیں کوئی برتن کچا نہ رہ جاوے۔ ماتا کو اُس سے بھی ادھک بھے رہتا ہے۔ باقی آئندہ

رتنم ہیچم سنگھ ورما از بڑودہ

کاماسپانڈنس

قصبہ شر قپور میں ہولی کی پوترتا

ہر سال اس قصبہ میں ہولی کی تقریب سے پوپ لیلا کا زور شور ہوتا ہے۔ سوانگ بھرے جاتے ہیں۔ بزرگوں اور رشیوں کی نقلیں کیجاتی ہیں۔ آریہ سماج نے ہولی کی اصلیت دکھلانے کے واسطے چار روز تک بازار میں اپدیش اور ویاکھیان دیے۔ اور ست اپدیشوں سے ویدک دہرم کی پوترتا کا پورا اظہار کیا۔ ۱۰ مارچ سنہ ۹۵ء اتوار کے روز جبکہ پورانک مت والوں نے قصبہ میں ہولی کی دہوم مچا رکھی تھی آریہ سماج کے استاہی اور پریمی پرشوں نے اپنے سالانہ جلسہ سے فراغت پاکر بازاروں میں نگر کیرتن شروع کیا۔ اور مختلف مقامات پر جہاں چوک اور کھلا بازار تھا۔ پنڈت بھگت رام بھیرہ نواسی نے جو مہاشہ منتری لاہور چھوونی آریہ سماج کی سہایتا سے یہاں محض ہولی کے لیئے تشریف لائے تھے۔ ویدک دہرم پر ویاکھیان دیے۔ شرداگنوں کا مجمع دو اور تین سو کے درمیان ہوتا تھا۔ ۷ بجے نگر کیرتن ختم ہوا۔ رات کے آٹھ بجے پنڈت صاحب نے لالہ ہنا چند صلباقی نویس تحصیل کے مکان پر اونیشدوں سے کتھا سنائی۔ اور بھجن منڈلی کے پریمی سجنوں نے رسیلی گائن سے لوگوں کو آنند کیا۔ شرداگنوں کی تعداد ۲۵ تھی۔ دوسرے روز ۱۱ مارچ سنہ ۹۵ء آریہ پرشوں نے ملکر آریہ مندر میں ہون کیا اور چار ورجاپرشن ممبری کی پیش ہوئیں۔ جنہوں نے آریہ نیم سویکار کیئے۔ اس کارروائی کے بعد بسنو بھجن منڈلی کے پریمی پرش ۲ بجے کے وقت گلے میں پہولوںکے ہار ڈالے ہوئے نگر کیرتن کیواسطے قصبہ میں گئے اور اپنے پوتر بھجنوں سے ایسا دلوں کو تسخیر کیا کہ لوگ ناچ تماشہ چھوڑ چھوڑ کر بھجن اور اپدیش سننے کے لیئے آشامل ہوئے۔ تین مختلف مقامات پر پنڈت بھگت رام نے اپدیش بھی دیا۔ سوا پانچ بجے کے وقت واپس سماج مندر میں آئے۔ جہاں پتری پاٹھ شالا کی لڑکیاں اور ساماجک استریاں موجود تھیں۔ پہلے ویدک دہرم پر اپدیش ہوا۔ اسکے پشچات لڑکیوں نے بھجن گائے اور اوپاسنا کے بعد کل استریوں اور کنیاؤں نے پتری پاٹھ شالا کی لڑکیوں اور ادھیاپکا سمیت پریتی بھوجن کھایا اور جلسہ برخاست ہوا۔

ساماجک خبریں

سکھر۔ ۱۷ مارچ سنہ ۹۵ء کو بابو بیجارام چٹرجی نے ہمراہی چند ممبران آریہ سماج غریب آباد پرانے سکھر میں جہاں نوین ویدانتیوں کا بڑا زور ہے سبھا ضری ۳۰ کس ایک موثر لیکچر دیا اور ایک مکان بغرض قایمی سماج لیا گیا جسمیں فی الحال اتر پرشن وکسنا ہوا کریگی۔ رائے لیکھ رام صاحب اکزیکٹو انجنیر نے اس سماج کو اپنی گرہ سے چھ ماہ کے لیئے ایک اوپدیشک دیا ہے۔ سماج ہذا لوکل اپدیشک کے واسطے پرتی ندہی امداد کی خواہاں ہے۔ اور رائے لیکھرام صاحب کا دھنباد دیتی ہے۔

روڑکی علاقہ سکھر۔ یہاں بھی نیا آریہ سماج قایم ہو چکا ہے۔

رانچی یکم مارچ کے پرچہ میں لعینہ ساماجک خبروں میں سجانپے کلدیپ سہائے کے جگدیش سہائے اور سجانپے نراین سہائے کے نراین سہائے چھپ گیا ہے۔

رانچی بابو بالکرشن جی نے اپنے چھوٹے بھائی کا بواہ سنسکار آنند پورک سمایت ہونے پر ۱۱ مارچ سنہ ۹۵ء کو سماج مندر میں ہون کرایا۔ اور ۱۷ مارچ کو اسی خوشی پر روپیہ بتفصیل ذیل دان دیئے۔ لوکل سماج مندر فنڈ ۲۰ ر ویدپرچار فنڈ پنجاب صدر جالندھر ۲ ر پتری پاٹھ شالا ۲ ر۔ لوکل سماج ۱ ر کمیشن منی آرڈر ۴ ر۔ بابو بالکرشن جی بڑے پورشارتھی ہیں اور ساماجک کاموں کی امداد تن من دہن سے کرتے ہیں۔ چودہری ٹھاکر چند مہاجن نے سماج کو مندر فنڈ کے لیئے ایک روپیہ دان دیا یہ صاحب سماج مندر کے ممبر بھی نہیں ہیں سماج انکا دہنباد دیتی ہے۔

آریہ سماج امرتسر کٹڑہ گھنیاں کا حسب ذیل انتخاب ہوا۔ پنڈت دہرم چند پردہان۔ بابو کرم چند صاحب بی اے اپ پردہان۔ بابو دلی چند صاحب منتری۔ بابو دربار سنگھ خزانچی۔ بابو موہن لال صاحب لیپتکادہیکش۔ ماسٹر آتما رام صاحب۔ بابو شیدیال صاحب۔ لالہ لعل چند صاحب پرسہ پرتشٹہت ممبران۔ موہن لال شرما پرتی ندہی۔ دیگر پرتی ندہی آنے پر آیندہ نام مشتہر کیئے جاوینگے۔ چونکہ شہر ہذا میں ایک مانس پرچارک پارٹی کا سماج بھی ہے اسلیئے منتری صاحب لکھتے ہیں کہ جو صاحب اس سماج سے خط وکتابت کریں۔ عہدہ اور نام کے

لحاظ سے کیا کریں۔ تاکہ ایک سماج کا خط دوسرے میں نہ چلا جاوے۔

لودہانہ میں جو کہ گرہ اپاسنا کے جلسہ ہر شنبہ کو آریہ پرشوں کے گھروں میں ہوا کرتے تھے ۔۱ مارچ سے پھر شروع ہو گئے۔ چنانچہ ۹ مارچ کو بابو درگا دت صاحب وکیل کے ستھان پر اور ۱۳ کو لالہ امرادسنگھ جی کے ستھان پر ہوم و پراتھنا کتھا اور بھجن ہو کر جلسے آنند پورب برخاست ہوتے رہے۔ ۱۰ مارچ اور ۱۷ مارچ کے آریہ سماج کے ساپتاہک جلسوں میں پنڈت بہاری لال اوپدیشک نے پراتھنا کی بعدہ جلسہ منو سمرتی کی کتھا کی۔ اور سیکرٹری صاحب اخباروں سے خبریں سناتے رہے اور ۱۰ مارچ کو لالہ درگا دت وکیل نے اپنے ستھان پر ساپتاہک ممبروں کو پریتی بھوجن کرایا۔ ۱۲ مارچ کو ممبروں نے انہیں بھی پریتی بھوجن کیا۔ ۱۷ مارچ کو لالہ گوبرل فرانسیس ایڈیٹر بھارت سیوک جالندھر نے جو کہ خاص لکچر کے لیئے بلوائے گئے تھے سماج مندر میں "زندگی کی کامیابی" پر ایک موثر لکچر دیا۔ حاضری کثرت سے تھی۔ مگر مکان تنگ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ کے لیئے لودہانہ کے ساماجک بھائی اپنے زر خرید مکان کو درست کرا کر آئندہ وہاں سماج لگایا کرینگے۔ جناب پرشاد آریہ سکول کا حسب ذیل انتخاب ہوا۔ پردہان لالہ پورنچند۔ لالہ تلسی رام وکیل اپ پردہان۔ لالہ مادہو رام سرب سکرٹری لالہ امرادسنگھ۔ لالہ درگا دت۔ لالہ رامجی داس ہر سہ صاحبان ممبران

آریہ پرتی ندہی سبھا جھنگ کا انتخاب سال رواں کے لیئے حسب ذیل ہوا۔ بابو ہرداس

ساماجک بی اے پردہان سیٹھ ماگھی لال جی اپ پردہان بابو رام داس جی منتری۔ وزیر چند ودیارتھی اپ منتری۔ بابو ہربخش جی کوشادہیکش۔

لوکل

۲۲ مارچ ۱۸۹۵ء کو نکودر کی سڑک پر سرکاری ڈاک لوٹی گئی۔

۳۰ مارچ کو جناب انسپکٹر جنرل صاحب پولیس ہوشیارپور سے گاڑی میں رات کے وقت سوار ہو کر جالندھر کو تشریف لا رہے تھے۔ راستہ میں جالندھر سے تھوڑی دور پر چوروں نے صاحب بہادر کا بیگ ایسی صفائی سے اتار لیا کہ کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔ بعد ازاں معلوم ہونے پر پولیس تحقیقات کے لیئے گئی۔ سنا ہے کہ بیگ تو معہ پارچات کسی جھاڑی میں سے پڑا ہوا مل گیا۔ مگر روپیہ جو اسمیں تھا وہ نہیں ملے۔ علاوہ ازیں اس سے تین چار روز پیشتر بھی اسی سڑک پر ڈاک گاڑی پر ڈاکو چڑھے تھے۔ مگر کوچوان گھوڑوں کو بھگا کر لے آیا۔

——— ۳۰ مارچ کی شام کو ہمارے پاس لالہ بوٹا رام ساماجک ممبر کا کپورتھلہ سے آدمی اسکے دادا کا مرتک سنسکار ودیدوکت کرانے کے لیئے پہونچا۔ ہم آٹھ ۹ آدمی معہ پنڈت سرمی دت صبح کے وقت وہاں پر پہونچے تو معلوم ہوا۔ کہ ریاست کے ایک بھاری رکن نے پوپ صاحبان کے واویلہ پر مرتک شریر کو بلا لحاظ رات یا دن سنیچر کی شام کو ہی زبردستی سے حکومت کے زور بس آکر جلا دیا۔ لالہ بوٹا رام جی وارث مرتک شریر بالکل اسمیں شامل نہیں ہوئے مفصل حالات پھر کبھی علیحدہ لکھینگے۔

۳۱ مارچ آتوار کو سماج مندر کے ساپتاہک جلسہ میں

ہون کے بعد پنڈت سرمی دت جی نے پراتھنا کرائی۔ اور ودیارتھی آتما رام نے یجروید سے کتھا کی۔ لالہ لچھمن داس نے سنگت کے وشے پر لکچر دیا۔

نوٹس نہایت ضروری

چونکہ میں نے ایک نہایت ضروری کتاب آرمبھ کی ہے۔ جسکے واسطے کل ہندو اقوام کی ان فضول رسومات کا جنکا کہ وید اور شاستر سے کچھ تعلق نہیں ہے دریافت کرنا ضروری ہے۔ اسلیئے ست دھرم پرچارک کے ناظرین سے نویدن ہے کہ کرپا کر کے جس جس قوم کی رسومات کی بابت انہیں واقفیت مل سکے۔ معہ ان تفصیل کے جو کہ ایسی رسوم کیساتھ بیان کیئے جاتے ہوں سادے الفاظ میں لکھ کر عرصہ ایک ہفتہ کے اندر میرے پاس بمقام جالندھر شہر بھیجدیں۔ جو صاحب مجھکو اس کام میں مدد دینگے۔ میں انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرونگا۔ منشی رام جگیاسو ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر

اشتہارات

ضروری نویدن

آریہ سجنوں کو ودت ہو کہ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی رپورٹ بابت ۹۴-۱۸۹۳ء مرتبہ شریمان لالہ منشی رام جی پردہان سبھا مذکور جسمیں سبھا کے عہدہ داروں اور اوپدیشکوں کی کارگذاری ضروری رزولیوشن جو سبھا نے وقتاً فوقتاً پاس کیئے۔ وہ دکھن جنکو بنا پر نرکے سبھا نے دینا اور دیش پورن کیا ہے اور دیگر ساماجک دنیا کے ضروری حالات کا خلاصہ نہایت عمدگی سے درج کیا گیا ہے۔ اردو میں چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ معہ محصولڈاک

ابھی بھی چند مقامات ہیں جہاں کہ ایسے لوگوں
کی قلعی کھل گئی - اور وہ ... پیش انکے مقصد سے
واقف ہو گئے ہیں - مگر دنیاوی دباؤ در غیب سے
کام دب رہا ہے - ہمیں آشا ہے کہ آئندہ آریہ
پُرش صرف دھرم بھاؤ و ستیہ آچار و ودیا کی
بنیاد پر عہدہ داری کا دینا منحصر رکھیں گے اور
جہاں تک ہو جلد عہدہ داران کو موقعہ بموقعہ عہدہ
دار بنایا جا رہی - تاکہ بہت دیر تک عہدہ داری
کے آرام سے ہمارے بھائی ایسے نہ چمٹیں - کہ
چھوڑنا ہی مشکل ہو جاوے - یہی اصول ہر سبھا
سوسائٹی میں برتا جانا چاہیئے -

ایک احتیاط تو جب آریہ پُرش کرینگے ہی مگر

ایک اور عمل ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کو جہاں
تک ہو سکے - سماج سے الگ کر دیا جاوے جو دل
کو نہیں ... کا پرچار کرنا جائز سمجھتے ہیں
ان نقصان دینے والے آدمیوں کی بڑی پہچان
... کا پرچار ہے - پھر جب ایک دفعہ آریہ سماج
اس کلنک سے دور ہو جاویگی - دل کی صفائی
و دھرم بھاؤ سے قائم ہوگا - ورنہ جس جگہ یہ
مادہ رہیگا - وہاں کبھی خرابی ہوگی - آریہ سماج
کے برخلاف کئی مت ہیں - اگر یہ لوگ بھی
ایک مت الگ بنائیں گے - تو چنداں حرج
نہیں ہے - لیکن ایکے بیچ میں رہنے سے سراسر
بربادی و نقصان بدنامی ہے - آریہ پُرش غور
فرمائیں -"

دیانند اینگلو ویدک کالج بورڈنگ ہاؤس کے
مقابلہ پر آخر بہت سی گذارشوں کے بعد کالج
کمیٹی نے عہدہ داران ... [illegible]
[illegible]

طرف سے مفصل ذکر پبلک کے سامنے رکھنے کی
کوشش کیگئی ہے - عام طور پر یہ سمجھا گیا کہ یہ تحریر
شایع کیگئی ہے - اور حتی الامکان یہ ثابت کرنے
کی سعی کیگئی ہے - کہ مخالف پارٹی کے اکسانے سے
ایسا ہوا - موجودہ دولتی ہیں یہ کہدینا ایک
عام بات ہے - مگر جب کالج کے ادھکاریوں
کو معلوم تھا تو پرنسپل صاحب ہی ذرا سوچ کر
کام کرتے - مگر وہاں مدت سے ایکا ہو رہا تھا
کہ پیچھے تیرین طلبا کو ہٹا جاوے - معاملہ کی
اصل تصویر کو پبلک سے حسب عادت ہماری
سے پوشیدہ رکھا گیا ہے - اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
کے اظہار میں سے وہ فقرات جنسے کل معاملہ کی
اصلیت معلوم ہوتی ہے - شایع نہیں کیگئی -
اب ہم اصل اظہار اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کا
شایع کرتے ہیں - اور قابل غور فقرات پر لکیر
کھینچتے ہیں - ان فقرات کو پڑھکر ہمارے ناظرین
کو معلوم ہوگا کہ کل جھگڑا اسلیئے ہوا کہ لڑکوں
کو اندر کے سماج میں جانے سے دھپا دیا گیا ہے
چندہ دینے سے روکا جاتا تھا - غرضکہ ان سے
ویسے تیرین خیالات ہونیکے بدلے میں ناراضگی
تھی اور کوشش کیجاتی تھی کہ باہر کے سماج
میں شامل ہوں - اور کلچرڈ پارٹی کے ممبر
ہیں - پرنسپل صاحب نے معہ دیگر ساتھیوں کے
یہہ کام لالہ پرمانند اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سے
لیا - مگر وہ کامیاب نہ ہوئے -
پرنسپل صاحب کی کاروائی کو دلی مان
بے ضابطہ کمیٹی نے مان لیا ہے - اور سفارش
کیگئی - کہ وہ سزا کو تبدیل کریں - کمیٹی سفارش
کرتی ہے - اور پرنسپل صاحب حکم دیتے ہیں
کہ معافی مانگ لیں - تو جرمانہ معاف ہو جاویگا
ان جرمانہ تو معاف ہو جاویگا - ہیڈ ... کیا

بدل ہوگا - سب کمیٹی نے جو بدی کی سزا کو تبدیل
کرنے کی کوئی تجویز نہیں کی - سب کمیٹی پرنسپل
کے ماتحت ہے - جو سفارش کرتی ہے - اور
پرنسپل صاحب افسر ہیں - جو حکم دیتے ہیں - ہاں
یاد آیا - انہوں نے لائف دی ہوئی ہے - اور بہت
زیادہ لائف دی ہوئی ہے - کیا کریں اس طرح
سے ... amuse تو کر دیا - کیا ہمارے
ججوں کے ایڈوکیٹ چیف کورٹ کے وکیل منصف
مزاج ممبروں کا یہی انصاف ہے - ہم اسسٹنٹ
سپرنٹنڈنٹ کے اصل اظہارات شایع کرتے ہیں جن پر
پبلک خود نتیجہ نکالنے کی کیسے قصور کرسکتا ہے -
بھارت متر بار میں عہدہ داران کا شایع کردہ
بیانات میں لکھا ہے - کہ لالہ پرمانند نے یہہ اظہار
دیا - کہ میرے پاس منشی رام دگو بندرام بیٹھے تھے
دھرم کشن داس بھی چلا آیا - اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
صاحب الگ کمرہ میں بورڈنگ کا حال لڑکوں
سے پوچھتے ہیں - کیا خود ان کو حال معلوم نہ
تھا - سو آتے ایکے کہ لڑکوں کے متعلق آپس میں
جھگڑے سنکر فساد کو ترقی دیں - اور کیا مطلب
ہوسکتا ہے - اگر کل فساد کے بانی کو صرف تبدیلی
کی سزا ملتی ہے - مگر اسکا قصور کیا - وہ تو ذریعہ بنایا
گیا تھا - اور اسی نے استعفا تبدیلی نامنظوری اور
نوکری چھوڑ گیا - گرمکھ سنگھ کے برخلاف تو پرنسپل
صاحب مدت سے تھے - وہ بیچارہ پجی تیرین ہے
یا کم از کم وہ انکی پارٹی کے برخلاف ہے - کئی دفعہ
پرنسپل صاحب نے کہدیا کہ گرمکھ کو لڑکوں کے ساتھ
نہ بیٹھنے دو - سندھیا نہ کرانے دو - وغیرہ وغیرہ
یہہ لڑکوں کو سکھاتا ہے - جس سے یہی مطلب
ہے - کہ وہ باہر کی سماج کو جانے سے منع کرتا
ہے - گرگرداس سنگھ کو جو ہدایت اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
نے کی - وہ قابل غور ہے -

اب اگر یہہ کل کا خدمت کسی ایسے شخص
کے پاس رکھے جاویں - جو آریہ سماج سے
تعلق نہ رکھتا ہو - تو کیا لالہ لاجپت رائے
جی فرماسکتے ہیں کہ وہ انکے حق میں فیصلہ دیگا
اگر ایک طرف ایک سررشتہ تعلیم کے تجربہ کار
ولائق عہدہ دار کو بٹھا دیں اور دوسری طرف
کسی پلیڈر کو جو قانون سے واقف ہو بٹھایا
جاوے تو لالہ لاجپت رائے جی فرماسکتے ہیں
کہ وہ کوئی سخت فیصلہ نہ دینگے -

جائے غور ہے - کہ اگر پرنسپل صاحب محکمہ تعلیم کے
ملازم ہوتے - تو لائق تجربہ کار عہدہ دار کی بجے
نصیحت کی رائے ہوتی - کم ازکم پرنسپل کی علیحدگی
کا Chastisement ہے یا اس سے بھی بڑھکر
سلوک ہوتا - اور کوئی لڑکا سختی سے سخت
مقابلہ بھی کرتا - تو برا معلوم نہ ہوتا - ۲۰ برس
کے جوان لڑکے کو پرنسپل صاحب بید مارنے
کو کو دیتے ہیں - اگر لڑکا کوئی حرکت جوش میں
کر بیٹھے تو کیا انکو لائق و تجربہ کار لوگ جواب دینگے
کیا کالج یا ہائی سکول کے لڑکوں کے ساتھ
یہہ سلوک ہونا چاہیئے - کہ جو پندرہ برس سے
بورڈنگ میں تھا - کبھی اسکی شکایت ہوئی
جو ایک لڑکا جواب تک نیک چلن تھا
ایک دم میں نکالنے کے لائق ہوگیا - کالج کے
ادھکاریو ایک جان کی قربانی کے بدلے
سینکڑوں کی قربانی کیوں کرواتے ہو - ذرا
انصاف کرو - اب ناظرین انصاف کریں -
پرنسپل نہی بہانے لڑکوں اور انکے والدین کی
آشا پوری کردی - کہ آریہ ودیارتھی آشرم
کھلنا منظور ہوگیا - لڑکوں کی فریاد سنی گئی -

(شمبھو داس)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی تحریروں کا ذمہ وار نہیں ہے

مہاشہ سپرنٹنڈنٹ صاحب

میں نے آج نہایت افسوس سے سنا ہے
کہ جب میں اپنے کمرہ میں بیٹھا تھا اور منشی رام
اور گوبند رام جو کہ میرے علاقہ کے رہنے والے
ہیں - میرے پاس بیٹھے تھے اور باتیں کر رہے
تھے - کرمچند اور بلونت سنگھ باہر کھڑے ہوکر
باتیں سنتے رہے - میں نے اور انہوں نے
اس بارہ میں آپ سے کچھہ شکایت بھی کی ہے -
آپ ان سے اسکا جواب طلب کریں - میں کمیٹی
میں رپورٹ کرونگا -

مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء | آپکا داس
پرم آنند

"ایڈیٹر - کیا یہہ دھمکی نہیں ہے - اور ظاہر نہیں ہوتا کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو کتنا غرور تھا -"

مہاشہ سپرنٹنڈنٹ صاحب

مگر جسوقت میں نے یہہ سنا تھا کہ کرمچند و
بلونت سنگھ میرے کمرہ کے باہر کھڑے ہوکر باتیں
سنتے رہے - اور انہوں نے اس بات کی شکایت
آپ سے بھی کی - کہ میں انکے برخلاف باتیں کرتا
تھا - میں نے دونوں کو اپنے پاس بلایا - اور
ان سے دریافت کیا - کہ آیا انہوں نے ایسا
کیا ہے یا نہیں - انہوں نے مان لیا تھا - کہ ہم نے
باہر پوشیدہ ہوکر باتیں سنی - اسی سے ان کو یہہ ڈر

تھا کہ میں انکی رپورٹ کردونگا - ویسے انہوں نے
یہہ سب کارروائی کی - جو کہ اب آپکے سامنے
ہے - اور جسوقت میری شکایت پر ان سے جواب
طلب کیا - وہ اسوقت یہہ سارے عرضی لئے پھرتے
اسمیں مجھہ پر یہہ باتیں الزام لگائی گئی ہیں -
(۱) میں نے لڑکوں کو ترغیب دی کہ وہ فتور برپا
کریں - میں انکا ہمدرد موجود تھا - اگر فساد کرینگے
برا نتیجہ نکلیگا - تو وہ مجھے آگے پیش کر سکتے ہیں -
(۲) کل ۲۲ ایجر میں نے میٹنگ کی - اسمیں میں نے
کہا کہ میں کرمچند اور بلونت سنگھ اور گجندر سنگھ کو
نکلوادونگا - اور ایک دوسرے کو برخلاف ورغلایا -
(۳) آپکی غیر حاضری میں میں نے بہت سے
لڑکوں کو اپنی سماج کی ترغیب دی - اور یہہ کہا
کہ ہم تو سب کو سمجھانا ہمارا فرض ہے - اور انہیں سے
نام صرف گجندر سنگھ کا لکھا ہے - پہلے الزام کے
بارے میں آپ خود ہی سوچ سکتے ہیں - کہ یہہ
کہاں تک درست ہے - اور تحقیقات کر سکتے ہیں
کہ میں نے یہہ الفاظ کسکو کہے ہیں - اور کس مطلب کے
لئے کہے - دوسرے الزام کی بابت اصل حال میں عرض
کرتا ہوں - آپکو معلوم ہے - کہ میں کل ہی اس کمرہ
میں اسباب وغیرہ لے گیا تھا - چونکہ یہہ پہلا دن
تھا - اسلئے میں نے منشی رام اور گوبند رام جو کہ
ساتھ کے کمرے میں رہتے ہیں - اور میرے پورے
واقف ہیں - میرے پاس آ بیٹھے - تھوڑی دیر بعد
ہرکشن داس بھی آئے اور دیکھکر اندر چلا آیا - میں نے
معمولی طور سے دریافت کیا کہ سناؤ بورڈنگ
کا کیا حال ہے - انہوں نے مجھے دو تین شکایتی
باتیں سنائیں - جو کہ کرمچند اور بلونت سنگھ اور
گجندر سنگھ کے بارے میں ہیں - وہ یہہ ہیں -
(۱) کرمچند نے سنیچر کی رات کیوقت کئی لڑکوں
کو جاکر کہا کہ کل مندر سماج میں جانا - اور صبح کو

جبوقت جانے لگے تھے - اُسنے باہر جاتے ہوئے لڑکوں کو روکا سماج میں جاکر وہ کئی لڑکوں کو بازار جانیکی رخصت دیدیتا ہے - اور واپس آتے ہوئے ساتھ لے آتا ہے - میں نے جواب میں شاید یہہ کہا تھا - کہ اگر وہ لڑکوں کو ترغیب دیتا ہے - تو تم بھی دے سکتے ہو - اور باقی باتوں میں ثبوت پیش کرو - اور اسکی شکایت کرو

(۲) اُنہوں نے کہا کہ کل وہ سہتری پاٹ شالا کے لیئے چندہ اکٹھا کرنے لگے تھے - (ساتھ ہی یہہ بھی تھا - کہ شسدیال بچوں کو بالکل خرچ دیتا ہے وہ جبھو - لڑکوں سے چندہ لکھا لیگا یا لیا ہے اور جلد ہی وصول کریگا - یہہ بُری بات ہے - لڑکے ہم نے بھی ویدک کالج کے لیئے چندہ جمع کرنا شروع کیا ہے - اوبلونت سنگھ صاحب نے صرف مخول کے لیئے ۱/۲ پائی چندہ لکھا - مگر ہم نے آنی وہ بھی لے لیا - اور اُنکو شرمندہ کیا - میں نے کہا کہ اس سے وہ انکار نہیں تھا - انہوں نے کہا کہ وہ خود دینے کے لیئے آیا تھا -

پھر گجندر سنگھ کے بارے میں یہہ ذکر تھا - کہ پراگرس بچوں میں سے لڑکوں کے پاس تین آنہ بچ گئے تھے - اُنہوں نے یہہ صلاح کی کہ وہ کالج کو دیدیئے جاویں مگر وہ پیسے گجندر سنگھ کے پاس موجود تھے - اسنے بغیر کسی کی مرضی کے سہتری پاٹ شالا کو دیدیئے - پھر اُنہوں نے کہا کہ ہمنے ماسٹر سندر داس جی سے اسکی شکایت بھی کی تھی - تھوڑی دیر کے بعد وہ اوٹھ کر چلے گئے -

یہہ باتیں ہیں - جنکو باہر کھڑے ہو کر سُننے سے یہہ لکھا گیا ہے - کہ میں نے کہا کہ کرمچند بلونت سنگھ گجندر سنگھ کو نکلوا دیگا - اور جنکو میٹنگ نکالا گیا ہے - سوم الزام یہہ تھا کہ میں نے لڑکوں کو ترغیب دی کہ وہ باہر سماج میں جایا کریں آپ کچھہ شک نہیں کہ میں نے گجندر سنگھ سے یہہ دریافت کیا تھا - کہ وہ ایک ہی سماج میں جاتا ہے اُسنے جواب دیا کہ کرمچند میرا دوست ہے - اور وہ مجھے اندر لیجاتا ہے - میں نے کہا کہ تم میں یہہ بڑی غلطی ہے - کہ صرف ایک دوست کے کہنے پر اندر جاتے ہو - مناسب ہے کہ تم دونوں سماجوں میں جایا کرو - ایک طرف کی باتیں سننے سے غلط نتیجہ پر پہونچو گے - آپ گجندر سنگھ سے دریافت کریں - کہ میں نے اور اسکو کیا ترغیب دی ہے - یوں ایک دو لڑکوں سے اگر کسی مسئلہ پر میرے ساتھہ بات چیت ہوئی ہوگی - سو بھی میں نے کسی کو نہیں کہا - کہ تم ضرور باہر سماج میں جاؤ وغیرہ -

ان سب باتوں کو پڑھکر آپ ایسے نتیجہ پر پہونچینگے کہ ساری عرضی کرم چند اور بلونت سنگھ کی ہمت ہے - جو کہ پہلے باہر کھڑے ہو کر باتیں سنتے رہے ہیں خواہ غلط فہمی سے یا جان بوجھکر لڑکوں کو کہا کہ میں نے ایسا ایسا کہا ہے - ورنہ آپ اُن سب لڑکوں سے جنکی عرضی پر دستخط ہیں - دریافت کریں - کہ کس نے میٹنگ کو دیکھا ہے - اور کتنے لڑکے اس کوٹھڑی میں آسکتے ہیں اور کس کس لڑکے نے میرے الفاظ کو سُنا - ساتھہ ہی میں یہہ بھی عرض کرتا ہوں - کہ ان سب لڑکوں کے دستخط کس طرح کرائے گئے - آیا کوئی میٹنگ کر کے یا سب لڑکوں کو میرے برخلاف سکھاکر اور انپر زور دیکے اگر میٹنگ کر کے کرائے گئے ہیں - تو کیا انکو اسکی اطلاع دی گئی ہے - اور اجازت حاصل کی گئی ہے - اگر نہیں تو آپ سمجھہ سکتے ہیں - کہ یہہ عرضی ان سب لڑکوں کی رائے نہیں ہے - جنکے اسپر دستخط ہیں - بلکہ عرضی پہلے کرم چند بلونت سنگھ نے لکھی ہے اور پھر جنکو اپنا دوست سمجھا ہے جاکر دستخط کرا لیئے ہیں - اگر لڑکوں کو اتنی ضرورت ہو کہ وہ اُستادوں کے برخلاف عرضی لکھیں اور اپنے بھائیوں یا دوستوں سے دستخط کراکے افسر کے سامنے پیش کریں - اسکا انتظام اگر آج ہے تو کل نہیں - میں اس سے بڑھکر اور کوئی قصور نہیں سمجھتا - آپ اسکی بابت بیشک تحقیقات کر کے کمیٹی میں ارسال کر دیں -

آپکا داس پرم آنند

لالہ کرم چند

مفصلہ ذیل سوالوں کا جواب دیں اور کوئی طول طویل قصہ نہ لکھا - صرف جواب ہی جواب ہو

(۱) اس عرضی پر کس نے اور کس طرح لڑکوں کے دستخط کرائے ہیں - اور کس کس نے لڑکوں کو ترغیب دی - (۲) کس کس نے میٹنگ کو دیکھا - (۳) کس کس کو فتور برپا کرنے کے لیئے کہا (۴) جبکہ میں اظہار لے رہا تھا - ایسی سخت کلامی سے کیوں آئے جس سے اظہار بند کرنے پڑے -

۱۱ - جولائی سنہ ۱۹۰۶

جناب عالی

(۱) اس عرضی پر کسی خاص لڑکے سے دستخط نہیں کرائے - بلکہ خود لڑکوں نے درخواست پر دستخط کیئے - اور جہاں تک میرا خیال ہے - کسی نے لڑکوں کو بالکل ترغیب نہیں دی - (۲) ہمنے بلونت سنگھ کی اطلاع پر میٹنگ کو دیکھا اور وہ لفظ سُنے بلونت سنگھ الیشری پرشاد اور کئی لڑکوں نے (۳) منشی رام گوبند رام - بودا رام - ارجن سنگھ ہرکشن داس - موہن لال - ہردیال سنگھ - رام بھایا

کئی دیگر بھائیوں کو کیونکہ باہر کی اچھی طرح
پتہ نہیں لگ سکتا ہے۔ (۴) براہ مہربانی
سخت کلامی کی تشریح فرما دیں ہم آپ جناب نے
اسبات کو سخت کلامی تصور فرمایا ہے کہ بندہ
نے آپ سے یہہ عرض کی کہ اظہار لالہ پرمانند
کی غیر حاضری میں لئے جاویں۔ کیونکہ آپنے
خود ملاحظہ فرمایا ہے۔ کہ وہ لڑکوں پر
سب سے سوال ... ڈالتا ہے۔ اور لفظ کو
ایر پھیر کر دیتے تھے۔

آپکا داس کرمچند دویارتھی

سخت کلامی یہہ ہے کہ تم نے لالہ پرمانند کو
یہہ کہا تھا کہ دباؤ مت ڈالیں۔ اور ایسی اونچی
آواز سے اس لفظ کو کہا تھا کہ وہ آواز درجہ سے
باہر تھی۔

جناب عالی

یہہ آپ ہر ایک سکول ماسٹر سے دریافت فرمالیں
کہ میں ہمیشہ اونچا بولتا ہوں۔ چنانچہ اس سبب سے
ماسٹر دیوی دیال جی نے میرا ایک خاص نام رکھا ہوا
ہے اور اسی طرح لالہ سندر داس بھی مجھ کو اکثر پڑھنے
سے روکدیا کرتے تھے۔ کہ میری ...
ایسی ہی ہے۔ اسلئے امید ہے کہ سخت کلامی
نہیں کہی جاویگی۔

داس کرمچند دویارتھی

لالہ بلونت سنگھ۔ جو جواب بنے لالہ کرمچند
سے دریافت کئے ہیں۔ تم پہلے ...
(۱) کیونکہ پہلے سے لڑکوں کو یہہ بات معلوم تھی
کہ ماسٹر پرمانند ایسے ایپریشن کرنے میں ایسے
کہ لڑکوں نے مجھ کو کہا کہ ... جاوے او
میں نے کہا کہ ...

(۳) پہلے میں نے خود بھی کرمچند ... البشری
پرشاد نے (۴) سنی رام ... اس اور ایک ...
لڑکے اور ماسٹر جی ایک دو روز پہلے کرمچند ...
سے کہا تھا۔

آپکا داس بلونت سنگھ

بھاشا نمستے

لالہ لعل چند جی میری چٹھی کے جواب میں
یہہ لکھتے ہیں۔ کہ وہ آتما رام دویارتھی میرے
مکان پر نہیں آیا۔ کنتو دفتر میں آکر کہا کہ مجھے
مکان دکھا دیں۔ چونکہ روٹی تیشی ہے اور
اس کا ذکر نہیں ہوا۔ اور نہ پھر روٹی ...
اس سے سب سمجھ جاتے ہونگے۔ کہ کیا ایک
سادھارن دویارتھی کی چٹھی لالہ لعل چند کے
جواب میں کبھی مانی ہو سکتی ہے۔ کہ ...
نہیں ... کیونکہ اسکی دو دیا گمبھیرتا اور
سوبھاگتا کی اور دھیان دیکر ... یہہ ایسا
وشواس ہوتا ہے۔ کہ کیا لالہ لعل چند جی
تچھ باتوں میں کبھی سچیا ہائی نکال سکتے ہیں۔ میرا
خیال ہے کہ ... کا گیان ... نہیں ہے
کنتو پھر اتنی ... ماسٹر بھی ...
بھی نہیں ہے۔ وہ پرکار کی ... کے بہتر
بڑے ... کام کر رہی ہیں۔ جیسے بندہ
... - ... - ... - ...
دیش ... - ... ...
... ...
... ...
... ...
... ...
... ...

جیسا راون کی دشا کو نسبہ اسمیں کوئی بھی انکار نہیں
کر سکتا۔ کہ راون بڑا بلوان لنکا کا راجہ نہیں
ہو چکا۔ اسمیں کبھی ... اسقدر پھر اتنی چھا گئی تھی
کہ پہتری ہرن ... اپنی کل نشٹ کر سونگ ...
اسکا امریتیہ سکے موکھ کا کارن ہوا۔ اور یہی ...
دیش پر انشٹ کی تب ہی اسقدر ... ہوئی
دولت آگئی تھا جہاں سے یہاں تک گھر کر لیا
تھا کہ ... پانڈوں اور ... سہتر ... کا
جینا ... سنتاپ کاری تھا۔ اسکا انت ...
یہہ ہوا۔ کہ ... نشٹ ہو گیا۔ اور ...
... کے ... سپوتر بھرت کو
راج ... سہاتا کرنے کی ... کرنا
اسکو ... آگئی سے ...
... ہونا ... کرنا پڑا ... لکھنے
کی آوشکتا نہیں ہے۔ ان ہی دو ... اور ...
سے ... ہو گیا۔ کہ بڑے بڑے ... ودوان
... جنکی ... اور ...
میں ... تھی۔ وہ بھی ... آگئی ہیں آکر
کہاں تک اپنی ہانی کر چکے ہیں۔ اسی پرکار سے
... اور وشواس ... ہو کر ہی ... ا
دویش میں آکر وشواس گھات کر بیٹھتا ہے۔ نہ
صرف یہی بلکہ اپنی ... کے ... کرنے کو
... ہو جاتا ہے۔

اب میں لالہ لال چند جی سے سوالے پوچھتا ہوں
کیا ۱۴ اگست ۱۹۰۵ء کو جب میں آپکے پاس مدد مجھے
آیا تو آپ نے کیا میرے لئے ماش ہوجن منگوا کر
کھانے کی آگیہ نہیں دی تھی؟ نہ صرف آگیا
ہی دی بلکہ ... کی ... بھی دیتے رہے۔
... آیا تو میں
... کے ...
...

طرف سے کس بات کی معافی مانگی تھی اور سا تھہ ہی یہہ بھی کہا کہ صبح ہی میرے مکان پر آ دیں
میں لالہ لعل چند جی سے پوچھتا ہوں کہ جو تیر لالہ لاجپت رائے نے آپکو لکھا تھا۔ اس تیر کو دیکھتے ہی کہا نوکر کو آپ نے اِس بات کی دھمکیں نہیں دی ہیں۔ کہ اسکو گھر لیجا کر بھوجن کروا دیا کرو اور اس پر کار کا کھانا بیٹھک پر نہ لایا کرو اور مجھے بھی بڑی دھیمی ہیمی آواز سے یہی پدیش دیا کہ گھر میں بھوجن کر لیا کرو۔ ہاں اتنی میری بھول ضرور ہے۔ کہ اس مکان کو دفتر کے نام سے نہیں پکارا۔ اور ایک لکھنا اوچت نہیں تہار میں اپنا ہر دیہہ جانتا ہے۔ کیونکہ کوئی بھی کسی کے اِنتشکرن کا واقف نہیں ہے۔

नास्ति सत्यात्परो धर्मः

ست سے پرے کوئی دہرم نہیں ہے

راقم آتمارام ودیارتھی لاہور

نسبتی

میں عرصہ دو سال سے برابر اپنی ہستی کو آریہ سماج کے ایک ایسے گروہ کیساتھ ظاہر کرتا رہا جس میں بعض ممبروں کے خیالات کو اب ایسا دیکھتا ہوں۔ کہ جو آریہ دہرم کے بالکل مضر ہیں۔ میں آپکے اندرونی حالات کو نہ سمجھتا ہوا۔ آج تک اسی بڑی بھاری غلطی میں پہنسا رہا۔ اب میں آریہ پبلک کے دل سے اپنی نسبت خیالات دور کرنیکی بابت اِس سے زیادہ اور کچھہ نہیں لکھنا چاہتا۔ کہ میں نے اس گروہ سے کنارہ کشی کر کر ایشور سے پرارتہنا کرتا ہوں کہ وہ مجھے آئندہ کے لیئے ایسے گروہ سے بچاوے جو کہ انکی کہنا نا شر لب سمجھتا۔ جا بیز خیال کرتا ہے
راقم [illegible] پریزیڈنٹ آریہ سماج

نقل رزولیوشن آریہ سماج کسولی

(رزولیوشن نمبر ۱) آج بتاریخ ۲۶ ماہ اگست ۱۸۹۶ء کو سپتاہک جلسہ میں سکریٹری سماج نے یہہ تجویز پیش کی کہ لالہ ایشور داس ایم اے سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے جو روپیہ پرتی ندہی اور پنڈت گورو دت میموریل فنڈ کا تھا بند کیا ہے۔ یہہ کارروائی انکی ٹہیک نہیں ہے بالکل بیجا ہے۔ سروسمتی سے یہہ پاس ہوا کہ آریہ پرتی ندہی سبہا کو لکھا جاوے۔ چونکہ یہہ روپیہ سب سماجوں کا ہے۔ اور پنڈت گورو دت مرحوم کے یتیموں کے لیئے اکٹہا کیا گیا تھا۔ اسمیں لالہ ایشر داس کا کچھہ ذاتی حق نہیں ہے۔ جس طرح سے ہو روپیہ بینک سے لینا چاہیئے۔

(۲) لالہ ایشر داس کو چاہیئے کہ وہ اپنی اِس بات کو ووڈرا کریں۔ اور روپیہ پرتی ندہی سبہا کو دیا جاوے۔ کہ جسکے پریسیڈنٹ لالہ منشی رام ہیں۔

(۳) سب سماجوں کو چاہیئے۔ کہ رزولیوشن کو جلد پاس کریں۔ ایسا نہو کہیں ان بیچارے یتیموں کی پرورش رک جاوے۔ یہہ اسی پنڈت مرحوم کے معصوم بچے ہیں۔ جنہوں نے آریہ دہرم کے لیئے جان دی۔

(۴) اس رزولیوشن کی کاپی ست دہرم پرچارک و آریہ پتر کا و آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کو بہیجی جاوے۔

راقم سری رام سکریٹری آریہ سماج کسولی

بابو کالی پرسن چیٹرجی کے دیاکہیان
ایک سرسری نظر

جو انہوں نے امرتسر میں دیا

۲۶ اگست ۱۸۹۶ء کو آریہ مندر واقعہ توپ ہجانی کٹرہ امرتسر میں دیا گیا۔ بابو صاحب ایک بڑے مسخرے ہیں۔ چنانچہ انکا دیاکہیان بھی بڑا مسخرا پن سے ہوا۔ مضمون دیاکہیان کا یہہ تھا۔ "آریہ سماج کیا ہے اور سناتن سماج یعنی سناتن دہرم سبہا کیا ہے" بابو صاحب نے بڑی بھاری کوشش یہہ جتلانے کی کی۔ کہ ان میں کوئی بھید نہیں ہے۔ اور جو ہے وہ صرف ایسا ہے جیسا کہ دو شخص امرتسر آنے والے ہوں۔ اور ایک انمیں سے ہال دروازے سے داخل ہو اور دوسرا کسی اور دروازے سے مگر آنا دونوں نے امرتسر ہے۔ خیر پہلے آپنے دیاکہیا کے دیباچہ میں یہہ ظاہر کیا کہ آریہ ورت میں دہرم کے لیئے کبھی کوئی نہیں لڑتا تھا اور دہرم کے لیئے کبھی کٹ بات نہیں ہوا۔ اور اب جو لڑتے ہیں انہیں جھوٹھ بھرا ہوا ہوتا ہے چنانچہ کوئی رنڈیوں کے بیاہ کرنے میں لگا ہوا ہے جس سے یہہ اب نقصان ہوا ہے۔ کہ رنڈیاں گھروں سے بیاہ کرنے کے لیئے نکل آتی ہیں۔ اور کوئی گرہیوں کا (لڑکیوں کا) کالج بنانے میں لگا ہوا ہے۔ تاکہ انکی کہیں ناک نہ کٹ جائے۔ اگر ہکو بھی (مردوں کو) تعلیم ہو جاتا ہو تو بھی پڑہانا عورتوں کا ٹہیکہ ہوا۔

یہہ ایک بابو صاحب نے مسخری کی جسکا لطف صرف سننے سے ہی تعلق رکہتا تھا۔ اسکے بعد اپنا حق جتلایا۔ کہ میں سناتن دہرم سبہا پر کس لیئے بول سکتا ہوں۔ اور آریہ سماج پر کیا حق ہے۔ اور اس جتلانے میں بھی بڑی عجیب بات کر گئے۔ وہ یہہ ہے کہ وہ شخص جو شیو جی کے پاس جا کر بکرے کی آواز کی طرح

ادا کرتے ہیں - اور اپنی ٹانگوں پر چٹیر مار کر جتایا کہ کس طرح کرتے ہیں - وہ بھی ایک یوگ کا سادھن ہے میں نے آج تک یہہ بات نہیں سنی تھی نہ ہی کہیں دیکھی تھی - اگر کسی صاحب کو معلوم ہو کہ یہہ ایک یوگ شاستر کا سوتر ہے - جسمیں لکھا ہوا ہے - وہ صاحب چھپوا کر مجھکو کرتارتھ کرینگے اور یاد رکھیں آنکی پارٹی والے یوگ کرتے ہوئے گویا گلا گھونٹتے ہیں - اور نہ صرف یہی بلکہ کالی دیوی جسکی آدھ گز زبان منہ سے باہر نکلی ہوئی ہو اور گلے میں منڈیوں کی مالا ہو - وہ بھی ایک ایشور کی مورتی ہے - کیونکہ ایشور دشٹوں کو اسیطرح سزا دیتا ہے - اور اسی طرح سے کہا کہ ایکسٹی کی ہولی ہے وغیرہ وغیرہ - آگے چلکر آریہ سماج اور سناتن سماج کو ملاتے ہوئے اسیطرح سے پوچھتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر آریہ سماج پرمیشر کو سرب ویاپک مانتا ہے - اور سناتن سماج بھی یہہ فرق ہی کیا ہے مگر آریہ سماج ودیا پھیلاتی ہے - اور سناتن سماج بھی کیا یہہ فرق ہے - اور اگر ہم ویدوں کو مانتے ہیں اور سناتن سماج بھی کیا یہہ فرق ہے نہیں نہیں اصل میں کوئی فرق نہیں - میں بھی پنڈت شردت رام کی طرف رجوع ہو کر انکو بگڑی بندھوانا ہوں - اور آپ بھی کیا انکو بسہیں کرنا چاہیئے - خیر اسی طرح سے بہت کوشش کی کہ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا میں کچھہ فرق نہیں ہے - میں بڑا ہی خوش ہوتا نہ صرف مجھہ کو ہی بلکہ ہر ایک آریہ سبھاسد اور ممبر ودیا کو خوش ہونا چاہیئے - اگر دھرم سبھا اور آریہ سماج کے نیموں میں کچھہ فرق نہ رہے اگر سناتن دھرم سبھا آریہ سماج کے نیموں کو پالن شروع کرے تو اس سے زیادہ رتبہ تھوڑے عرصہ میں آریہ سماج کو اور ترقی کی امید کیا ہو سکتی ہے - برخلاف

ہونگے اسوقت بھارت ورش کا کیا حال ہو جائے گا فرق جاتا رہیگا - مگر یہہ ظاہر کارروائی اور یہہ بھی حکمت عملی سبب کہلاتی تھی - جب لالہ راج رکسیل سکرٹری سناتن دھرم سبھا امرت سر انکی تعریف کرنے کیلئے اوٹھے - اور صاحب لکچرار اور لکچر کی تعریف کی اور یہہ کہا - کہ مجھکو یہہ پہلا موقعہ ہے کہ مجھہ کو آریہ سماج میں باوجود سکریٹری سناتن دھرم سبھا کے ہونیکے کھڑا ہونا پڑا ہے - تعریف کے کہنے لگے - کہ یہہ سچ ہے - اگر سادھا جنکی ال سے سندھیا نہ کرے - اور یونہی آنکھیں بند کرکے بیٹھ جائے - اور وہ یہی تو ٹھیک نہیں ہے - اور اگر سناتن دھرم مورتی پوجا دیانتداری سے نہ کرے - وہ بھی ٹھیک نہیں - ہاں بیشک یہہ پہلا ہی موقعہ ہوا ہے - کہ آریہ مندر میں بھی مورتی پوجا مانی گئی - کیونکہ اگر دیانتداری سے مورتی پوجی جائے تو ٹھیک ہے یعنی ایشور کو پہنچ سکتا ہے - اور میرا یہہ کہنا - کہ آریہ مندر میں مورتی پوجا مانی گئی - اسلئے ہے کہ انکو کسی سبھاسد و ممبر نے اس بات کا کھنڈن نہیں کیا بلکہ برخلاف اسکے پنڈت شردت رام بڑی خوشی سے بولتے ہوئے کہنے لگے کہ سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج کا کچھہ فرق نہیں ہے اب سماج کو فروعات کا جھگڑا نہ کرنا چاہیئے - وید کا مقصد وید پرچار اور ودیا اُنتی ہے - ہاں اگر ایک ایشور اجنما مانتا ہے - اور دوسرا اس کو گربھہ میں مانتا ہے - اگر یہہ کچھہ فرق نہیں آپ سمجھا تھا کو نراکار مانتا ہے اور دوسرا ساکار اگر یہہ کچھہ فرق نہیں - اور اگر ایک ایشور کو امر مانتا ہے - اور دوسرا اسکی مورتی بناتا ہے - اگر یہہ کچھہ فرق نہیں ہے - تو اسمیں کیا فرق ہو سکتا ہے - ایک ایشور کو گربھہ میں لاتا ہے اور دوسرا

اسکو پھانسی دلواتا ہے - نہیں نہیں یہہ تو سناتن دھرم اور وہ عیسائی ست کہاں ایک ہو سکتا ہے -

اب میں اس لکچر کا ساج میں کرواسنے کا اصلی مطلب لکھتا ہوں - وہ یہہ کہ جب لالہ ونمیند ایم اے وکیل نے آریہ سماج امرت سر کیطرف سے پنڈت دینیال صاحب جنرل سکرٹری بھارت دھرم مہامنڈل کو شاستر ارتھہ کیلئے چیلنج دیا تھا - اگرچہ پنڈت صاحب نے کوئی جواب لکھکر خود نہیں بھیجا - مگر سناتن دھرم سبھا نے تاامتولا اپنا کر لی ہے - جسکی بابت ہر ایک سمجھدار کو معلوم ہے - اب اخیر میں یہہ کہتے ہیں کہ یہ نئی ساج ہے - کیونکہ پنڈت شردت رام نے تمام جلسہ میں ظاہر کر دیا تھا کہ یہہ چیلنج آریہ سماج امرتسر کی طرف سے نہیں ہے - کیونکہ میں اسکا سکرٹری ہوں - اور میں دونوں میں کچھہ فرق نہیں سمجھتا اور نہ ہی کوئی ونمیند ایم اے وکیل اسکا سکرٹری ہے - اسلئے یہہ آریہ سماج کی طرف سے نہیں - یہہ بھی یاد رہے آپ پنڈت صاحب سناتن دھرم سبھا کے ممبر ہو گئے ہوئے ہیں - اب اس بات کو (آریہ سماج اور سناتن سماج میں کچھہ فرق نہیں) ثابت کرنے کیلئے بالو کالی پرشن سے لکچر دلوایا گیا - اور جیسے کہ پنڈت شردت رام جنٹلمین سکرٹری آریہ سماج کے انکی سبھا میں بولے تھے اور کہا تھا کہ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا میں کچھہ بھی فرق نہیں - ویسے ہی مولراج وکیل جنٹلمین سکرٹری سناتن دھرم سبھا امرت سر کے آریہ سماج میں بولے - اور کہا کہ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا میں کچھہ فرق نہیں ہے جلسہ برخاست ہونے پر اس سماج کے ممبر کہتے

ممبر یا لیوس ہوئے معلوم ہوتے تھے - اور بہت ناراضگی سے باتیں کرتے تھے - اور اسکے دوسرے دن مجھہ کو ان کے سماج کا ایک ممبر ملا - وہ بھی مایوس تھا - پوچھنے پر بول اٹھا - کہ اب تو انہوں نے آریہ سماج کا ناس کر دیا - اور اب امید نہیں کرنی چاہیے - کیونکہ انکو یہاں تک نفرت ہوتی جاتی ہے - کہ جب ریفارمروں کا نام لیتے ہیں تو سوامی جی کا نام لینے سے نفرت کرتے ہیں - کیونکہ بابو کالی نے بھی جب ریفارمروں کا نام لیا - تو بابا نانک وغیرہ کا نام لیا - لیکن سوامی جی کا نام نہیں لیا اب اسمیں کچھہ بھی شک نہیں رہا - کہ وہ قوم ایک بنانا چاہتے ہیں - اور دھرم کرم کی کچھہ پرواہ نہیں کرتے - لیکن ہم جب وہ الفاظ جو لالہ منشی رام جالندھری نے لاہور میں اپنی ایک سپیچ میں کہے تھے "کیا مکاری سے قوم ابھر سکتی ہے" یاد آتے ہیں مجھے وہ الفاظ اب ٹھیک ہو گئے ہیں اور مجھہ کو بھی کہنا پڑتا ہے - کہ اے قوم کے خیر خواہو اگر تمکو قوم کی خیر خواہی سب سے زیادہ منظور ہو - تو ست کے ساتھہ کام کرو - جھوٹھہ سے یاد رکھو کہ ہمیشہ نقصان ہوتا رہا اور ہوگا - دھرم کی آڑ میں آکر ایسی باتیں کرنی مناسب نہیں - پوشیدہ کار رکھنا ہمکو کرنی اچھی نہیں - قوم میں ایسے شخص بھی ہیں جو ویدوں کو نہیں مانتے - اور ایسے بھی ہیں جو خدا کو بھی نہیں مانتے - اگر سناتن دھرم سبھا سے تم مورتی پوجا پر مل گئے - تو انسے جو وید نہیں مانتے کے لیے وید بھی چھوڑنے پڑینگے اور ان سے جو خدا کو ہی نہیں مانتے - آپکو بھی خدا کو استعفا دینا پڑیگا - ہاں اگر قوم بنانا ہے - تو میدان میں آؤ - اور کھلے دل ہو کر کام کرو - ہر شہر میں ہر بستی میں ہندو سبھائیں بناؤ - جیسا کہ ایک

اب امرتسر میں بھی موجود ہے - مگر یہہ ایک ناجائز ہے - اسلیئے کہ عام ہندؤں کا کوئی جلسہ نہیں کیا جاتا - اور جائز طریقہ سے آدمی کام کرنے کے لیئے نہیں چنے جاتے - جو ہندو سبھائیں کام کریں - سوشیل اور پولیٹیکل دونوں باتوں کو نظر رکھیں - اور ایک ایک ہندو کو یعنی قاعدہ میں لاویں - مگر یہاں برخلاف اسکے چند وکیل چند بڑے آدمی گھر میں ہی بیٹھہ ایک سبھا بنا لیتے - اور کبھی کبھی حکم نامے جاری ہوتے ہیں - اگرچہ یہہ حکم ہندؤں کے سوشیل ریفارم کے لیئے بہت اچھے ہوتے ہیں - مگر انکو کوئی نہیں مانتا اور اگر کوئی مانتا ہے - تو بہت تھوڑی عرصہ کے لیئے اسکے بعد پھر وہی کام ہونے لگ پڑتا ہے وجہ اسکی یہہ کہ کوئی باقاعدہ سوسائٹی نہیں بنائی گئی ہے - اسلیئے ایسی سوسائٹیاں بناؤ جسکا پہلے اوپر ذکر کیا ہے - مگر ان کے کام جو کہ ویدوں کو نہ صرف پنجاب میں اور بھارت ورت میں بلکہ تمام دنیا کے کونوں تک پہونچانے کے لیئے کمر ہمت باندھ لی ہے - کیوں رخنہ ڈالنا چاہتے ہو اور لوگوں کو دہوکھہ دیکر انکو کیوں شک میں ڈالتے ہو - کیا اسلیئے کہ وہ تمہاری بات نہیں مانتے کہ ویدوں میں ماس کھانا لکھا ہوا ہے یا یہ کہ دیانند اینگلو ویدک کالج میں سنسکرت اور دھرم سکھلانے کے لیئے کہتے ہیں - ہاں اگر اسلیئے نہیں تو پھر آریہ سماج ہو کر کیوں انکے دشمن ہوتے جاتے ہو - شاید اسلیئے کہ پنڈت دینا دیال سکریٹری جہاں منڈل نے بھی عام جلسہ میں یہہ کہدیا - کوئی ماس کھاوے کوئی کچھہ دے اور مادہو سودن کی دات لگ جائے تو بیڑا پار ہے - ہاں اگر اس شخص پر تمام قربان کرنا چاہتے ہو - جو یہہ کہدے کہ ماس کھانے میں

کوئی پاپ نہیں - اگر یہہ تو پھر مسلمانوں سے کیوں نہیں ملجاتے - مجھہ کو تو یہی بات معلوم ہوئی جو تمکو مورتی پوجا منظور کرنے کو مجبور کر رہی ہے - اب وہ صاحب جو ویدک دھرم کی فضیلت پر لکچر دیا کرتے ہیں - کبھی مورتی پوجا کی بھی بھاں گا دیں گے - اگرچہ میں انکی عزت کرتا ہوں - کیونکہ وہ میرے استاد رہ چکے ہیں - مگر میں سچ کہنے سے کسی کی بے ادبی نہیں مانتا -

اب ان سے مخاطب ہو کر جنہوں نے ویدک دھرم کو تمام آریہ ورت میں بلکہ کل دنیا میں پھیلانے کی کمر باندھ لی ہے - التماس کرتا ہوں - اے ویدوں کو پھیلانے کی کوشش کرنیوالو اور سوامی جی کے اصلی منتو کو نہ صرف بھارت ہی میں بلکہ تمام دنیا میں پھیلانے والو - کیا آپکو اتنا ہی کام کرنا چاہیئے جتنا کہ پہلے کرتے تھے - نہیں دو گنا بلکہ چوگنا کام کرو - جب کہ تمہارے گھر کے دشمن تم سے الگ ہو کر تمہارے کاموں کے برابر برخلاف کام کرتے ہیں - اگرچہ سچ تمہارے دھرم میں بھی خرابیاں جو ہوئیں - جیسی کہ اور مذہبوں میں پائی جاتی ہیں تو وہ سچ مچ تمہیں برباد کر چکے تھے - مگر سچ کو جھوٹھ سے کون چھپا سکتا ہے - اور چاند کے منہ پر کون خاک ڈال سکتا ہے - ہوشیار ہو جیئے اور کمر ہمت باندھو جب تک کہ چوگنا کام نہیں کروگے - تو آریہ سماج کے اصول پھیلنے مشکل ہو جائینگے - اگر اب یہاں ایک اردو اپدیشک ہے وہاں پنج چار موجود نہیں ہو جائیں تو آریہ سماج ایک خطرے میں اور اگر اب ایک شہر میں تمہارے ہاتھہ سکول ہے - تو جب تک ایک ایک شہر میں تمہارے سکول ہو جائیں - لڑکوں اور لڑکیوں کے لیئے بھی - کیونکہ تم اسکی انتظار نہیں کر رہے ہو کہ کب آدمی کو حل ہوتا ہے - اور ہم دلوں میں ڈھونڈ نا شروع کریں - یہہ انتظار کرنا مبارک انکے لیئے

جو اسکے انتظار کر رہے ہیں۔
آؤ اب ہم اس پرماتما سے مدد مانگیں جسنے پہلے وید ودیا دی ہے۔ کہ اے پرم پتا تو ہمارے کاریوں میں مدد دے۔ ہم آپکی مدد کے خواہاں ہیں ہم آپکے شرن پڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے اُتساہ کو بڑھا دیجیئے

اوم شانتی شانتی شانتی

الراقم | آپکا داس نانک چند آریہ سبھاسد امرتسر

کارسپانڈنس

ڈاکٹر سندر داس جی کیمبل پور سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ لالہ پیارے لال جی بی اے آنریری اپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۱۵۰ آدمیوں کے مجمع میں ۲۹ اگست گذشتہ آچرن پر لکچر دیا۔ اثر نہایت عمدہ پڑا۔
آرمی ٹمپرنس ایسوسی ایشن کے سکرٹری صاحب کی دعوت پر لالہ پیارے لال جی نے ٹمپرنس ہال میں ۳۰ اگست کو زور دشور سے ٹمپرنس کے مضمون پر انگریزی میں لیکچر دیا۔ ۳۷ یوروپین سولجر رونق افروز تھے۔ سب حاضرین لیکچر سنکر نہایت محظوظ ہوئے۔ اور لیکچرار صاحب کا شکریہ ادا کیا

لالہ منشی رام جی پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دورہ

یکم ستمبر کو لاہور میں رہکر پرتی ندھی سبھا کا کام کیا۔ ۲۔ کو سیالکوٹ پہونچا۔ اپدیشن آپ سبھا کا کام دیکھکر ۴ ستمبر کی شام کو لودھیانہ واپس آیا۔ ۵ ستمبر کی شام کو لودھیانہ آریہ جیون کے آدرش پر ویاکھیان لالہ امر ناتھ کے مکان پر

دیا جسمیں حاضری ۲۰۰ کے قریب تھی۔ ۶ ستمبر کی رات کو انبالہ چھاؤنی پہونچا۔ ۷ کو سماج مندر میں شام کے وقت ۱۰۰ کی حاضری میں گنتی دشیہ میں ویاکھیان دیا۔ ۸ ستمبر شام کو ۲۰۰ کی حاضری میں مدن موہن دیا کہیان دیا۔ ۹ ستمبر کی صبح کو سماج مندر میں تقریباً ۱۰۰ آدمیوں کی حاضری میں برہمچریہ وشے پر ویاکھیان دیا۔ اور اسی دن دوپہر کی ریل میں کرنال روانہ ہوا۔ اسجگہ ۲ بجے پہنچا اور شام کو بازار میں ۳۰۰ سے زیادہ کی حاضری میں دھرم وشے پر ویاکھیان دیا۔ آج ۱۰ ستمبر کو یہاں رہکر سماج کے حالات قلمبند کیئے اور شام کی ریل میں چلکر رات کے دس بجے دہلی پہونچ جاونگا۔
کرنال میں سوامی آتمانند جی بھی سے ایک دن پہلے ویاکھیان دیچکے تھے۔

آپکا
منشی رام

منشی دین دیال امرت سر میں

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۹۔ اگست ۱۹۱۳ء
لالہ سوہن لال شرما امرتسر سے لکھتے ہیں۔ کہ "سچ کہا ہے کہ انسان کو بابو ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک سانس تب تک آس" ہم نے تو یہہ سمجھا تھا کہ سناتن دھرم والے کچھ جواب نہ دینگے۔ وہ خاموشی سے ہی اپنا پیچھا چھوڑا غنیمت سمجھیں گے۔ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ میدان میں وہ سپاہی آتا ہے اور اپنے فن سپاہگری کے جوہر دکھلاتا ہے جسنے قواعد بھی اور طرح سپہگری کو بخوبی پورا کیا ہو لیکن خیال میں بھی یہہ بات نہ آئی تھی۔ کہ منشی دینیال صاحب جنکو سناتن دھرم والے پنڈت کہتے ہوئے جانتے نہیں بھولے سماتے۔ حالانکہ وہ تو منشی ہونے کی قابلیت بھی نہیں رکھتے بلکہ پنڈت ہونا تو نہایت دور ہے۔ پنڈتان آریہ سماج کا کوئی مقابلہ کرینگے اور براہوں کو مکر دیکر کیسے براہوں کو کیونکر رد کرینگے۔ ہمارا خیال باطل نکلا۔ جسکی تصدیق سناتن دھرم سبھا امرتسر کے اشتہار

مورخہ ۹ اگست ۱۹۱۳ء سے بخوبی ہوتی ہے۔ جسکو ہم ذیل میں واسطے آگاہی ناظرین اخبار ہذا کے بجنسہ درج کرتے ہیں اور التماس کرتے ہیں کہ وہ اس اخبار کو بغور پڑہیں۔ پھر ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ منشی صاحب نے شاسترارتھ سے کس طرح پہلو تہی کی ہے۔ اور کس حکمت سے پنڈتان کو شاستراتھ کے لیئے پیش کیا ہے۔ ملاحظہ ہو جلد ۲ آریہ سماج امرتسر مطبوعہ ستیہ دھرم پرچارک بحوالہ عنوان مضمون ہذا۔ باقی آیندہ

خوشخبری

سب آریہ بھائیوں کو واضح ہو کہ جسقدر زمانہ میں آریہ بالکوں کو سندھار جی کی ٹیکل اور دھرم میں پورن کرنے کی کوشش کیلئے جو گورو کل ارتھات بورڈنگ ہوس کا ابھاؤ داس پرانت میں بہت کال سے تھا اسکے نوارن کیلئے آریہ سماج جہلم نے بہت آتر رہتی ہے پر جس سختی سے دھی پرتالی کے انوسار کھولنے کا دچار نشچیہ کیا ہے جسمیں کم سے کم دس وید یارتھیوں کے بورڈنگ ہوس میں پرویش ہونے کے انتظام آئیگے۔ کار آغاز کر دیا جاویگا۔ لہذا سرساد ہارن دیش ہتیشیوں سے نویدن ہے کہ جن مہاشیوں کو اپنے بالکوں کو سخت نمت بھیجنا سویکار ہو وہ بورڈنگ ہاؤس میں بھوجن۔ مکان۔ کپڑا۔ نائی۔ دھوبی۔ روشنی وغیرہ کیلئے ماہواری بالک کا ہوا دینا ہوگا۔ یہہ یاد رہے کہ اسمیں اسکول کی فیس کتابوں اور پوشاک کا خرچ شامل نہیں ہے۔ اگر یہہ فیس بہت جلد بھیجنا ہونے پر کم کر دیجاویگی۔ اُن مہاشیوں کو جو اپنے بالکوں کو بھیجنا چاہیں۔ نوین ہرکے ساتھ مندرجہ ذیل امور سے سوچیت کرنا ضروری ہے۔ (۱) بالک کا نام (۲) رکھشک کا نام معہ پتہ (۳) بالک کی عمر (۴) ذات (۵) رکھشک کی ماہواری آمدنی (نوٹ) اگر ممکن ہو تو بالک کی موجودہ جسمانی حالت، چال چلن سے بھی مطلع فرما دیں۔

راقم
کنہیالال بی اے سکرٹری دیانند بورڈنگ ہوس
کمیٹی جہلم

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر ہفتہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

اور ہا

... بھی رد و شہروں باشندگان کے بندوبست میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کی عالمانہ اخلاقی خصوصاً معاشرتی پولیٹکل سوشیل ناول مضامین ہفت اقلیم کی خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بازاری لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہیں۔ باوجودان خوبیوں کے عالی ہمت مالک صاحب و منیجر مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے معہ محصول ڈاک ... تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر کی ہے تاکہ ہر عام و خاص لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے۔ اُن کو ... ناول مفت نذر کیا جاوے گا۔ درخواستیں بپتہ ذیل آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ ورما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

گوسپل مینٹ درپن

... چھوٹے رسالے سے جو عیسائی صاحبان کی ... بھی دیکھنا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ کیجئے ... کتاب میں چند ذیل مضامین درج ہیں۔ جنہیں گوسپلین ... کی تردید عمدہ پیرائیہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کیسے تھے ... بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے ... کی چوری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی۔ سر فروشی۔ حضرت ... کی بھلائی سبت کے روز کام کیا۔ حضرت مسیح لنگر کھولیا ... توریت کے پڑھنے بیوگی کرنے پر منتر۔ حضرت مسیح کے معجزے ... کی اقسام۔ بائیبل کا خدا رحیم و عادل۔ عیسائی دین دنیا ... کی طرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں ... صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ ... عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا ... عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائیبل کی تحقیقات۔ فرقہ ... بیلی۔ ... کیتھولک۔ یونانی شہر بیلا ... انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب ... کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ وقایع ... انجیل کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا ... اوتار۔ ... سے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ ... میں بائیبل بہت سے غیر الفاظ میں ادا کی ہے ... ۱۰ جزو کی کتاب۔ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ ... کتاب کمیاب ہے مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں چھپی ہوئی ... اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود بیحد نادر اور عمدہ ... کتاب ہونیکے قیمت صرف ... معہ محصول ڈاک ... ہوجائیگی جو صاحب زیادہ خریدنے پر ... فیصدی کمیشن ... صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرمائیں۔ ورنہ ... کتاب نایاب ہو جانے پر ہاتھ نہ آئے گا۔ المشتہر کشن سروپ

ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کالی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کالی ہیں باوجودیکہ بارہا رہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ مگر تاہم جیسی ہونی چاہئے ایک ... کر چلتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جو کالی لگائی جاتی ہے وہ اکثر کالی ہے۔ جماؤ جیسی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ رنگ از بہتر بنانے کے بعد جو سیاہی ناقص رہ جانے کے بہتر ہے سوا نہیں۔ جسکے سبب بہت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لیے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں اوّل ہے اور جماؤ کی یہ کیفیت ہے کہ چلتے ہیں سیاہ لکیر کھنچتی ہے تو نقش کا نمونہ ہوجاتا ہے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو دور کر دیا ہے میں نہایت ہی قابل قدر ہے جسکی خریدی آپ تعریف کی منشی حجت نرائن صاحب شہر لاہور کے مشہور مطبع کوہ نور کے مالک ... تم سیاہی کالی واقعی بہت ہی عمدہ ہے۔ جیسی کہ تعریف کی گئی ... قیمت فی شیشی ... روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات وفن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر کے باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور روشنا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و ترکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے۔ ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام جنبکی پیدائش ملک موسم شباہت استعمال پھل پھول رنگ اقسام وشناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اسکے نشانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اس

کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت	(۵) پھول کے میانے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) کھجور دار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) اوٹ منتخبات

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم مطبع ودیا درپن میرٹھ

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کر کے پورے سال کی قیمت مبلغ ... روپیہ پیشگی بھجوائینگے۔ انکو ایک جیب گھڑی بنام سیلکس واچ قیمتی چھ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے مفت نذر کیجائیگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام

جو شخص ثابت کر دے کہ اسکو ہمارے میمیرے کے سرمہ سے بجائے فایدہ کے کسی قدر بھی نقصان پہنچا ہے۔ اسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا جو بنک میں داخل کر دیا ہے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن سرمہ خالص ممیرے سے جو آب لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ ببل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ انکھوں کی تندرستی جانچیں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکٹ تحریر فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ حال میں گورنمنٹ کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر کو جبکہ ہم نے امتحان کیمیاوی کے لیے یہہ سرمہ دیا تھا۔ بعد امتحان کیمیاوی اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ ممیرے کا سرمہ تیار کیا ہے آلودہ الیہ کا تیار کیا ہوا مضر اجزا سے بالکل پاک اور خالص اعلیٰ قسم کے سرمے اور ایک سفید جڑی بوٹی (ممیرے) سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا۔ کیا تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے بچوں سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے۔ مبلغ دو روپے ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ درخواست پتہ خوشخط تحریر ہو۔

المشتہر پروفیسر ...سنگھ اہلووالیہ بمقام ... ضلع گورداسپور پنجاب

چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ تازہ سندات میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کو مفید پایا۔ اگر ... ثابت ہوا

جناب ڈاکٹر ... صاحب سول سرجن شفاخانہ ... حیدرآباد دکن

جناب ڈاکٹر ... صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ ... ضلع جہانسی تاریخ ... جولائی ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر ... صاحب انچارج شفاخانہ ... تاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر ... صاحب انچارج شفاخانہ ریاست پٹیالہ۔ تاریخ ۲۲ جون ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ ... تاریخ ... جون ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر محمد ... صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور تاریخ ... جولائی ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر ... صاحب ... میڈیکل آفیسر ... تاریخ ... جنوری ۱۹۱۰ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر تاریخ ۱۶ جولائی ۱۹۱۰ء

کچھہ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پڑھنے والے ممیرے کے سرمہ کا اشتہار اخبار صفحہ ۸ میں ملاحظہ فرماتے ہونگے۔ اور اسکے عمدہ ہونیکی صداقت میں بہت سے ڈاکٹروں اور رئیسوں اور شریفوں کی اسناد خصوصاً ڈاکٹر صاحب ممتحن کیمیاوی ممالک پنجاب کا سارٹیفکٹ بھی دیکھا جاتا ہوگا۔ ہر چند آجکل اخبار کی دنیا میں بیشمار اشتہارات شائع ہونے لگے جنکی تعداد برساتی مینڈکوں سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ اور انمیں شاذ و نادر ہی ایسے نکلیں گے جنکا اشتہار حرف بحرف سچا ہو۔ مگر برخلاف انکے ممیرے کے سرمہ والا اشتہار سرتاپا سچا

ثابت ہوا۔ کیونکہ ہم نے پروفیسر ... سنگھ جی صاحب بالقابہ کارخانہ مذکور سے دو شیشیاں (سیاہ و سفید) سرمہ کی منگوا کر انکا استعمال کیا۔ تو بہت ہی مفید پایا۔ ہمارے بعض دوستوں نے کہا کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر قسم سے اس سرمہ میں ڈالی گئی ہے۔ غرض کچھہ ہی ہو۔ آنکھہ کیلئے تمام سرمہ لاثانی اور نایاب چیز ہے۔ عالیجناب افلاطون زمان مسیح دوران حکیم میر امام علی صاحب عرف پیر جی پیر و خواجہ غریب نواز اجمیری جنکی شہرت ... ہے۔ اور جو اپنی حکمت اور وسیع تجربہ کے مقابلہ میں ... اس سرمہ کا استعمال کیا۔ اور فایدہ پاکر بہت کچھہ تعریف اسکی فرمائی۔ خوبی یہہ کہ گوروں کی ہماری رائے میں اس نادر الوجود سرمہ کے مقابل ہیں دنیا بھر کی نعمتیں صدقے کیجائیں تو زیبا ہے ۔ ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ ۔ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔ آنکھوں کے بیمار کیا ... اور تندرست اوڑھائیں ... اپنی آنکھوں کو بیماری سے بچائیں۔ کیونکہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کیلئے مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۱۰ء کو جمع کیا گیا ہے۔

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں مِتر بھاو سے برتیں" "اپشوریہ نیم کا پالن"

اُدیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ست اَست کا بے تعصب نرنے کرنا۔
(۲) دھارمک آتمک ساماجک نیتی سے متعلق مضامین خاص شائع کرنا۔
(۳) کبھی کبھی ہاد کے جیون چرتر پرکٹ کرنا۔ (۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا۔

اخبار

ست دھرم پرچارک

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ... حالتیں بدھنیگی مع محصول ڈاک بیعہ ... مع محصول ہے۔ طالب علموں سے سالانہ مع محصول ہے۔ مع محصول ... دھرم اپکارک ... کو مفت (۲) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ایک بار، مزید زیادہ مدت کیلئے خاص انتظام ہو سکتا ہے

آریہ اوشدھالہ بٹالہ

خاکسار نے چھٹے نیم کو مدنظر رکھ کر جسمانی صحت کیلئے آریہ اوشدھالہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں دگیا ہن دیا ہے۔ جو صاحبان اپنا علاج معالجہ ازروئے بیدک و یونانی بیدیں جات سے کرانا چاہیں۔ بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہمارے دادا صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں اُنکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ جیا نہ مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں۔ مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈالکر منہ نہ پھیریئے۔

بھاسکر سیسی انجن۔ یہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ رتوندہ۔ جلن۔ خارش۔ پڑوال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید ... سیاہ ...

کوشٹ بل دائینی رس۔ یہ معجون قوت باہ و عوارض ذیل کیلئے بس مفید ہے۔ جریان منی۔ احتلام۔ نامردی۔ نسیان کمزوری

واغ سنی بیٹوں کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے بیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضایع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پکیٹ ...

ضعف جگر یہ شربلیہ دوائی ضعف جگر کو جسکی دل کا دھڑکنا۔ سانس کا چڑھنا۔ ٹانگوں کا ہو لنا وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں۔ ... روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پکیٹ ...

سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کتنا ہی پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی ...

نارو اکی دوا ... روز میں کلیۃً آرام ہو جاتا ہے۔ نارو خواہ کسی قدر پھیل گیا ہو قیمت فی بکس ...

آتشک کی دوا۔ جو ابھی ہو اُس کے لئے فائدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے فی بی ...

آتشک کی گولیاں انکے کھانے سے نہیں زمانہ آتشک بہت جلدی ختم ہو جاتے ہیں۔ فی بی ...

بھسما سرس جریان۔ ضعف معدہ۔ ... دھی ... ضعف معدہ ... ہیضہ۔ درد شکم۔ نفخ شکم۔ خوراک تھوڑی کتنی مدت کیلئے ڈبی کافی ہے۔ فی ڈبی ...

رلیف کی گولیاں اکیلاہ میں کافی آرام دینے والی فی بکس ...

قو بائی دوا ... یکیں ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس ... درخواستیں پتہ ذیل پر

آریہ ... الشتہر شیو دیال آریہ اوشدھالہ بٹالہ ضلع گورداسپور

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں

درن ... قیمت ... شاستری ... قیمت ... شاستر ... جیون چرتر ... قیمت ... جیون چرتر ... حقیقت ... قیمت ... ناگری ... ایک دردناک نظارہ قیمت ... پرتشٹھا ... قیمت ... بار اول بجواب ... قیمت ... بار دوم قیمت ... رسالہ نیوگ بجواب اعتراضات ... قیمت ... آریہ سماج ... پہلا ... اصلی ... قیمت ... ویراگ ... قیمت ... حصہ دوم ... آنند قیمت ... راہ نجات بجواب ... آریہ قیمت ... کتھ کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت فی جلد ... آریہ سماج قیمت ... تکذیب براہین احمدیہ ... قیمت ... دھرم ... قیمت ... ناگری ... سوامی ... کا جیون چرتر ... ست اَست پرکاش بجواب اعتراضات ستیارتھ پرکاش ... قیمت ...

الشتہر مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر



جوہر عشبہ جو لوگ اپنی نا تجربہ کاری یا یوں کہو کہ اپنی غلطی کے باعث ایک گھناؤنا مرض خرید لیتے ہیں جو بچا جی کے پیچھے پھوڑا کر بزم عیش کے قدر کی تمیز مزہ یاد دلاتا انشاء دکھ دیتا ہے بلکہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ خارش پھوڑا پھنسی رنگت کی سیاہی کمزوری جوڑوں کی گٹھیا وغیرہ کے دردوں خون آتشک کے باعث ان کے دفیہ کے لئے جوہر عشبہ بے مثل ہے۔ ذائقہ خوش مزہ اور مزاج معتدل کو موافق ہے۔ قیمت فی شیشی خورد عہ کلاں عہ

عرق سوزاک کیسا ہی نیا یا پرانا سوزاک ہو ہم دن میں کلی صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بوتل عہ

حبوب حیات یعنی جوانی کا لوٹانے والا۔ یہ بے نظیر گولیاں ضعف باہ ضعف دماغ ضعف معدہ بچپن کی بد پرہیزی کی پیدا کردہ خرابیوں کے لئے اکسیر ہیں جا بجا ان کے فوائد کا شہرہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولی عہ

عرق دافع امراض اکسیر ہے۔ بدن کی زردی کو فوراً دور کر کے ہفتہ میں فائدہ بلکہ صحت دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل صرف عہ

پچوں طم نزلہ زکام کھانسی کو فوراً دور کرتی ہے۔ ... فائدہ دینے والا۔ ابتدائی سل کے مریض کو از حد مفید۔ شیشی خورد عہ کلاں عہ

سپرماٹوریا پوڈر یعنی سفوف دافع مرض جریان۔ یہ ایک بے نظیر نسخہ ہے۔ کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو ... قیمت ۱۲ پوڑیہ عہ

تندرستی سیرپ ... چھاتی اور پھیپھڑوں کی بیماریوں ضعف معدہ و دماغ کیلئے ... فی بوتل عہ

حبوب بواسیر اکسیر ہے ... خونی و بادی۔ فی ڈبیہ ... عہ

الکو وائین شراب کی بری عادت سے بچانے والا۔ فی بوتل عہ

اینٹی اوپیم افیونیوں کو افیون کی عادت سے نجات دلانے والی دوا۔ فی شیشی ...

المشتہر نند لعل مالک ... میڈیکل ہال ... امرتسر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء کی مجرب ادویات

دوا	تفصیل
...	یہ ہر قسم کی اعصابی طاقت کے لئے ... سکرات بلغمیت کی بد ... کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ
حب ...	اس کے استعمال سے بلا ضرورت ... فائدہ ہوتا ہے ... نہیں دو ہفتہ میں آرام ہوتا ہے۔ قیمت چار روپیہ
...	ہر گھنٹے میں درد ... بار بار حاجت ... کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
...	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ہے
...	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں۔ دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت ... تولہ
...	سقوط بصر۔ ضعف بینائی۔ دھند۔ خارش۔ سرخی جالا۔ روشنی کی ... کو دور کرتا ہے۔ ...
...	بار بار پیشاب کا آنا تشنگی۔ لاغری بےچینی۔ درد کمر خرابی جگر ... دور کرتا ہے تولہ ...
...	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ ... گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے۔ ...
...	... جریان خون ... بادی ... قیمت ...
...	چاند ... قیمت فی تولہ ...
...	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے ... قیمت ... تولہ
...	چار پانچ منٹ میں ... لطف ... قیمت ...
...	دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض بےچینی۔ اعضا شکنی سب ... ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ...
...	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ بیٹھے ہوں۔ درست کر کے لطف دکھلاتا ہے ...
...	... امراض کی ماہیت ... اسباب ...

دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک و سوزاک ... بواسیر ... رسالہ حفظ صحت ... اور رسالہ قیافہ ارسطو

المشتہر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور ...

ڈاکٹر ... کی سناٹی ہوئی ... کی اکسیر دوا

... بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا۔ سینکڑوں نسخوں پر آزمائی مگر کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے ... دباؤ گرنے سے انہیں کوئی خرابی آنے سے نسل میں کسی طرح نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ... گولی فی شیشی ... علاوہ ...

عرق کافور حیض کی حکمی دوا

... بہت ... سو نسخوں میں ... ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے ... ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے ... ہے۔ قیمت فی شیشی ... **المشتہر** ڈاکٹر ... ستہرم پرچارک جالندھر ... کافور برائے امتحان ہم نے بھی ... کی حالتوں میں ...

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ قیمت صرف ... محصول ڈاک ... دس یا دس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاوے گا۔ ذیل کے پتے سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

کندن لعل خزانچی بدری کمپنی دہلی

نمبر ۳۴ | مطبوعہ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۲۷ اسوج ۱۹۷۹ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

پنجاب کی آریہ سماجوں کی قابل توجہ نویدن

پنجاب کی آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں کی سیوا میں نویدن کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کرپا کرکے پانچ اکتوبر سے پہلے پہلے اپنی اپنی سماجوں کی سالانہ رپورٹ لکھ کر میرے پاس امرتسر کے پتہ سے ارسال فرما دیں۔ چونکہ پرتی ندھی سبھا کی وارشک رپورٹ تیار کرنے کا موقعہ آگیا ہے اسلیئے آشا ہے کہ اوکت سجن منتری مہاشے گن بہت ہی جلدی رپورٹ کے مکمل کر دینے میں اپنا فرض جا لکھ ندہ دیں گے۔ علاوہ اور تمام ضروری کے مندرجہ ذیل باتوں کا رپورٹ میں ضرور ذکر کیا جانا ہے۔

(۱) شہر یا گرام ریلوے لائن پر ہے یا اس سے دور۔ دوری کی حالت میں سواری کا کیا پربندھ ہے۔ کتنا سمے لگتا ہے۔ (۲) سماج کا مندر کس بازار یا کوچہ میں واقعہ ہے۔ سماج کا اپنا ہے یا کرایہ پر لیا ہوا۔ (۳) دشانش (دس فیصدی) ارسال پرتی ندھی کو بھیجا گیا یا نہیں۔ (ب) کیا چارہ آنہ فنڈ کا پربندھ کیا گیا ہے۔

(۴) اس سال میں کون کون سے اپدیشک آئے۔

(۵) وارشک اتسب سماج کا پہلے کس تاریخ کو ہوا کرتا ہے۔ اور آئندہ کس تاریخ پر کرنے کا وچار ہے۔

الراقم آتمارام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کوچہ باغ والا امرتسر۔

ست دھرم پرچارک

سری ہرگوبندپور آریہ سماج کا دوسرا وارشک اتسب

۱۲ و ۱۴ ستمبر ۲۲ء دونوں دن اتسب کے تھے آریہ سماج کی کل طاقت کا ایک بڑا حصہ سری ہرگوبندپور جیسے چھوٹے سے نگر میں براجمان تھا جلسہ کی پر رونق کو دیکھ کر آریہ سجن اپنے آپ میں پھولے نہ سماتے تھے۔ سری ہرگوبندپور سماج کے پریمی اور اتساہی ممبروں کے بشاش اور باغ باغ چہرے بتلا رہے تھے۔ کہ وہ بہت سے لگ بھگ آریہ پرشوں کو اپنے گھر میں دیکھ کر کیسے مگن ہو رہے تھے۔

۱۴ ستمبر کی سہ پہر کے نگر کی ایک ایک گلی میں بھجن کیرتن ہوا۔ گلیوں کا بچہ بچہ جان گیا کہ آریہ لوگ اپنا اتسب منانے آئے ہیں۔

۱۳ تاریخ کی صبح کو سب بھائی نگر کیرتن کرتے ہوئے سماج مندر میں داخل ہوئے۔ پہلے ہون ہوا پھر اسی وقت ایک بھائی کی کنیا کا مونڈن سنسکار ویدوکت ہوا۔ اسکے بعد بھجنوں کے بعد لالہ دیوراج جی منتری آریہ سماج جالندھر نے پرارتھنا کرائی۔ اور ایک

اور ایک الٹی میٹم اپدیش دیا۔ اسکے پشچات ماسٹر درگا پرشاد جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ جسکا لب لباب یہ تھا۔ کہ دھرم مارگ پر چلنا بڑا آسان ہے۔ اسکے بعد لالہ لبھورام بی اے نے "دیش بھگتی و دھرم" کے مضمون پر لکچر دیا جسمیں ظاہر کیا گیا کہ دیش بھگتی کے زعم میں ہمیں دھرم کو جواب نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ کیول دھرم ہی ہمارے جیون کا ادیش ہونا چاہیئے۔ اور کہ دھرم شونیہ دلیلوں کو دیش بھگتی کی خاطر کام میں نہ لانا چاہیئے۔ جلسہ کی کارروائی کو پنڈت پورنانند جی کے لکچر نے سماپت کیا۔

۲ بجے بعد دوپہر لوگ سماج مندر میں آنے شروع ہوئے۔ بھجن ہو کر دھرم چرچا کے لیئے آگیا دی گئی۔ چند ہندوؤں نے پرشن کئے۔ جنکا اتر دلیلوں اور پرمانوں دوارا پنڈت لیکھرام جی نے دیا۔ اور پرشن کرتاؤں کی تسلی ہو گئی۔

دھرم چرچا کے بعد لالہ دیوراج جی کا لکچر استری سکشا پر اچھی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ اسکے بعد پنڈت لیکھرام جی کا لکچر "سچائی کے مضبوط چٹان" کے وشے پر شام تک زور وشور سے ہوتا رہا۔ لکچر کیا تھا۔ تواریخی واقعات اور تحقیقات کا خزانہ تھا کل سامعین بُت بنے بیٹھے تھے۔ ارتی ہوئی اور جلسہ ختم۔

رات کو کانفرنس ہوئی۔ جسمیں دو رزولیوشن پاس ہوئے۔ ایک میں تو لالہ لبھو داس ایم اے سے درخواست کیگئی تھی کہ وہ اپنی چٹھی کو جسکے ذریعہ انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا قریباً گیارہ ہزار روپیہ بنک سے لینا بند کروا دیا تھا واپس لیویں۔ دوسرے

یہہ مطلب تھا۔ کہ مانس پرچارک آریہ سماج کا
ممبر نہیں رہ سکتا۔ اور نہ ہی کوئی سماج مانس پرچارک
کو اپنا ممبر سمجھنے والا آریہ سماج کہلانے کا مستحق ہے۔ آخر
لگے دن برہمچاری برہمانند جی نے پرارتھنا کرائی
اور اشر دیو گا پرشاد جی نے میٹھی اور مدھر بانی
میں اپدیش دیا۔ اُنکا ایک ایک واکیہ سچ مچ ایک
رشی کے منہ سے نکلتا ہوا پرتیت ہوتا تھا۔ آج پنڈت
کرپارام و برہمچاری برہمانند و پنڈت پورنانند
کے بھی منوہر ویاکھیان ہوئے۔ لالہ آتمارام جی
منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے وید پرچار فنڈ
کے لیئے اپیل کی اور مبلغ ... نقد آئے و ... وعدے
جمع ہو گئے۔ اسکے سوا ذیل کی ... اور بھی
وصول ہوئیں۔ منتری پاٹ شالا سری گوبند
پور ... دیانند اینگلو ویدک کالج ...
مہاودیالہ جالندھر ... سپتم خانہ فیروزپور ...
دیانند ہائی سکول ... اپنی موتھر پر دیانند
ہائی سکول کے لیئے ... ماہوار کی چندہ بھی لکھا گیا
جسکی تفصیل اسطرح ہے۔ لالہ دیوراج ... ماہوار ...
لالہ رام کرشن پلیڈر ... ماہوار ... لالہ دونی چند ایم اے
پلیڈر ... (بقیہ ایم فرنسیس ...)

سکرٹری صاحب نے جو سالانہ رپورٹ سنائی
وہ ہر طرح سے تسلی بخش تھی۔ یہہ سماچار کیسا آنند
دایک تھا۔ کہ سری ہرگوبندپور کے آریہ جن اپنے
نگر میں ہی ایک پتری پاٹ شالا کھولنے کے لیئے
یتن کر رہے ہیں کچھہ روپیہ جمع بھی ہو چکا ہے۔
اودھیاپکہ ... اودھیاپکہ ... یہہ پکار وہاں
بھی مچی ہوئی تھی۔

دوسرے دن کی کارروائی کو سماپت کر کے
سب آریہ بھائی پھر نگر کیرتن کو نکلے جس دھوم
دھڑکے کے ساتھ اس وقت کا نگر کیرتن ہوا اور
اسکے بعد جسقدر جوش پھیلا اسکا اندازہ وہی
صاحب لگا سکتے ہیں۔ جو کہ وہاں حاضر تھے
پردھان مہاشہ نے جوش میں آکر باموقعہ اور
مناسب تقریریں بھی کیں۔ آریہ سماج کی طاقت
اپنے نگر باسیوں کو اچھی طرح درشادی۔
سچ تو یہہ ہے کہ یہہ اتسب دیکھ کر جسقدر ہم
کرتارتھ ہوئے ہیں اور جو پرسنتا ہمیں پراپت
ہوئی ہے۔ وہ ہمیں آیو پرینت نہ بھولیگی۔
سری گوبندپور کے آریہ مہاشیوں کی بڑھیا قسم کی خاطر
تواضع اُن کے نشچے آچاروں اور اُن کے پاس
کے دریا نے ہی ہمیں موہت نہیں کیا۔ بلکہ اُن کے
پریم بھاؤ اور دھرم بھاؤ نے ہمیں اُن کا شیدا
بنا دیا ہے۔ اگر سچ پوچھو تو آریہ دھرم نے اپنے
پورے پھل ایسے ایسے چھوٹے نگروں میں ہی دیئے
ہیں۔ لاہور جیسے دیپ نگروں میں جا کر ہم کیسے
اشانت چیت ہو کر آتے ہیں۔ لیکن سری گوبندپور
کا وجود سارک ہے کہ جہاں سے ہم لوگ شانتی
لیکر آئے ہیں۔ پریم لیکر آئے۔ اور دھرم لیکر آئے
(دھمی ایم فرنسیس)

ایڈیٹوریل نوٹ

ایشوری نیموں سے اگیانتا۔ راگ۔ دویش
کپٹ۔ ابھیمان اور ترشنا بھاری کانٹے ہیں
جو کہ منش کو اُس پوتر مارگ کی یاترا سے باز
رکھتی ہیں۔ جس پر چلکر کہ جیو۔ جیون کی مہاں سے
مہاں اوستھا کو پراپت ہو سکتا ہے۔ اس لیئے
جگیاسو کو اپنے تائیں اودیا۔ راگ۔ دویش آدی
زنجیروں سے مکت کرنا چاہیئے۔ اسکے لیئے
آوشیک ہے۔ کہ وہ نیشچل اور دڑھ ہو کر ستیہ کو
گرہن کرنے اور اسست کو چھوڑنے میں سدا
ادیت رہے۔ شردھا۔ بھگتی۔ پریم اور
اودارتا سے اپنے من کو پورن رکھے۔ سنسارک
مان ہانی کا لیش ماتر بھی خیال نہ کرے۔ تب
وہ اس ادبھت مارگ پر پاؤں رکھنے کا ادھیکاری
ٹھہر سکتا ہے۔ سچائی کی تلوار کو بخوبی اپیوگ
میں لاتے ہوئے لوگیہ ہونے سے پورو اُسکو اپنے
جیون روپ دھرم کی مضبوط چٹان پر اپنا ڈیرہ
جما لینا چاہیئے۔

دھیان کے امولیہ بھنڈاروں کی پراپتی کی
وہی پرش سامرتھ رکھتا ہے۔ جو کہ سرشٹی کے
پورن شاستر و ویدوں کا مطالعہ پوری سرگرمی
کے ساتھ کرتا ہے۔ اور دڑھتا سے ایشور ہی اگیا
کا سیون کرتا ہوا دھرم کے تلوار کی مانند دشوار
گذار مارگ پر نڈر ہو کر چلتا ہے۔ اس کٹھن مارگ
کی یاترا کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اس
یاترا کو شردھا کے ساتھ وہی پرش سماپت کر سکتا
ہے۔ جو کہ ویدوں کے نمن لکھت سادھنوں اور
نیموں کا پورن روپ سے پالن کرے

(۱) ایشور وید اور دھرم میں پورن نشچے رکھنا۔
(۲) سرودا سروپکار کے دوشنوں سے رہت
ستت سے پوتر کرکے پریہ اور مدھر وچن بولنا۔
(۳) ہنسا۔ چوری۔ زنا اور مادک درویوں
کا پرتیاگ کرنا۔
(۴) مانس بیچنا۔ مد بیچنا۔ بردہ فروشی آدی
درجنت پیشوں سے پرہیز کرنا۔
(۵) نرابھیمان ہو کر نمرتا اور داس بھاؤ کو
گرہن کیئے ہوئے پرانی ماتر کو متر درشٹی سے
دیکھنا۔
(۶) وید ودیا ... دھرم ... سنگ کرنا اور پوتر اور اعلیٰ خیالات کا

دہارن کرنا۔

(۷) من کی پوترتا اور بدھی کی سوکھشمتا اور سیرتا کے لیئے ایشور اُستتی پرارتھنا اوپاسنا او پرانایام کرنا۔ (۸) سنسارک اسار پدارتھوں سے چیت ہٹا کر ایشور جیو اور پرکرتی کے سروپ تتھا انکے پرسپر سنبندہ کا وچار کرنا۔ یہہ گیان سے پرکاشت بدھی کا سبھاوک کرم ہے۔

(۹) من۔ کرم۔ اور بچن میں پرسپر انکولتا رکھنا۔ (۱۰) اوتم وچاروں اور شبھ کرموں کو دہارن کرنا اور انکی اُنتی اور بردھی میں نت پریتن کرنا اور برے وچاروں سے گھرنا کرنا اور اتینت ہو دینا۔

اس مارگ پر چلکر منش پوتر ہو سکتا ہے۔ نہ کہ دھن۔ مان اور پدویوں سے۔ جو منش کہ گرمی کی سپرٹ سے اس پورن پوتر مارگ کا یاتری بنتا ہے۔ نسندیہہ وہ اسی زندگی میں جیون مکت ہو جاتا ہے۔ جبکہ سچی کہ کوئی منش اس برت کو دہارن کرے اسے نراش نہیں ہونا چاہیئے۔ کنتو سب سنسار کا بھلا کرتے ہوئے اندریوں کو اپنے وش میں رکھتے ہوئے ویدوکت کرموں کا پالن کرتے ہوئے ویدادی ست شاستروں کا پٹھن پاٹھن کرتے ہوئے ایشور اور اسکی بیوستھا میں درڑھ وشواس رکھتے ہوئے اپنا پاؤں اُنتی کے میدان میں بڑھاتے جانا چاہیئے۔ پورن پرشارتھ کیا جانے سے پالن اور اسرت کے پرتیاگ سے وہ اوشیہ موکھش دھام تک پہونچ جاوے گا۔ ست دھرم کا مارگ کیول یہی ہے۔ اس سے بھی انیہ کوئی نہیں اس مارگ کو پراچین آریہ مہرشیوں نے ویدمارگ ورنن کیا ہے۔ یہی دیو مارگ ہے۔ اس پوتر مارگ پر پراچین آریہ رشی منی چلتے آئے ہیں۔ ویاس۔ پاتنجلی۔ وششٹ۔ یاگوولک۔ میتری۔ گارگی ابھی مارگ کے راہی تھے۔ سوامی دیانند اور پنڈت گورودت بھی اسی پوتر مارگ کے یاتری تھے۔ اسلیئے پیارے آریہ بندہو! آؤ ہم سب ملکر اسی مارگ پر چل کر آرتھوں کو پراپت ہوں۔ نسچیہ پورک ست جاننا کہ آپکا کلیان اسی میں ہے۔ اسی مارگ پر چلکر ہم اُنتی کی مہان سے مہان اوستھا تک پہونچ سکتے ہو۔ السیہ تیاگو اور پورن سرگرمی کے ساتھ اس مارگ میں قدم آگے بڑھاؤ۔ (وزیر چند ودیارتھی)

کنیا مہا ودیالہ جالندھر۔ (۱) وے سب سجن پرش اتی دھنیا دیوگیہ ہیں۔ جو مہا ودیالہ کے لیئے چندہ جمع کرنے میں پورشارتھ کر رہے ہیں۔ لالہ گنگا بشن ڈیرہ اسمعیلخاں میں۔ لالہ تولا رام ایبٹ آباد میں۔ لالہ ٹھاکرداس دہرم سالہ میں۔ مہاشہ سندر سنگھ نارووال میں مہا ودیالہ کے لیئے بھکشا مانگ رہے ہیں۔ ایسا ہی اور سجن جن۔ پریم اور اتساہ سے بھارت کنیاؤں کے لیئے بھکھیاری بنے ہوئے ہیں۔ مہا ودیالہ کے بھکشوو! تمہارا جیون دھن ہے۔

(۲) شری قسور سماج کی پرارتھنا پر شریمتی گنیش دیوی جی مانکی کنیا پاٹھ شالا کی ادھیاپکا کی بدوی کے لیئے کنیا پاٹھ شالا جالندھر سے بھیجی گئی ہیں۔ یہہ کنیا امرتسر سے پڑھنے کے لیئے آئی ہوئی تھیں۔ اور شریمتی گوردیوی جی ادھیاپکا کنیا پاٹھ شالا جالندھر کے پاس پاس کرتی تھیں۔ آشا ہے کہ گنیش دیوی جی پڑھے پڑھائے کو سپھل کرینگی۔ اور انکے پورشارتھ سے شری قسور کنیا پاٹھ شالا اُنتی کو پراپت ہوگی۔

(۳) جسدن گنیش دیوی جی نے وداع ہونا تھا پاٹھ شالا کی سب کنیائیں اکتر ہوئیں بھجن گائے گئے۔ اور پربندہ کرتا نے گنیش دیوی کو اپدیش دیا۔ کہ تمکو ہم نے سکشا اور ودیا دی ہے ہم ہی ماتا پتا وت ہت اور سنیہ کرتے رہے ہیں تمنے ہم سے انیک لابھ اوٹھائے ہیں۔ اس سمہ کو سمرن کرو۔ جب تمہیں کچھ بھی نہ آتا تھا۔ اور اب آپکو کہ تمہارا آتما کتنا ابنت اور من میں کتنا گیان ہے۔ جو کچھ کہ ہم تمہیں دیتے تھے۔ تمہیں دیا۔ اب تم سے یہہ بھیٹ مانگتے ہیں۔ کہ تم بھی ایسی پرکار شری قسور پاٹھ شالا میں ان کنیاؤں کو جو تمہاری ادھین ہونگی۔ جنکے ماتا پتا تمہارے پاس سکشا دلانے کے لیئے کنیاؤں کو بھیجیں گے۔ دہرم پرچار کرو۔ گیان بردھی کرو۔ سکشا دو۔ اور ودیا کا بھنڈار کھولدو۔ جبکہ کال تک تم ہماری ودیارتھی گود میں کھیلی ہو۔ اور سکشا روپی دُگدھ سے تمہارا پالن ہوا ہے۔ اب ایو۔ آیو۔ پرنیت۔ تمہارا کو ہمارا پتا ماتا اور پتری کا سنبندہ رہے گا اور ہماری سدیو یہی پرارتھنا ہوگی۔ کہ ایشور تمہاری ودیا پھلدایک کریں۔ تمہاری شکشا اوپکارک ہو۔ لیش تمہارے بھاگ میں ہو۔ اور سمبندہی تم سے۔ تم سمبندہیوں سے پرسن رہو۔ ہم اشیرباد دیتے ہیں۔ کہ تم پھلو پہولو۔ اور پھلو اسکے پشچات۔ ادھیاپک اور ادھیاپکاؤں نے اشیرباد دیا۔ اور گنیش دیوی سے سب کنیائیں ملیں۔ جیسے کہ سگی بہن کو بچھڑنے کے وقت کنیائیں ملتی ہیں۔ گنیش دیوی کو کچھ پستک بھی پہنچا دیئے گئے۔ شام کو استری سماج میں بہت سی استریوں کے سامنے شریمتی ماتا کاہن دیوی جی نے گنیش دیوی کو بستر دیئے۔ اور وداع کیا۔ جیسے کہ اپنی کنیا کو بچھڑنے کے وقت مائیں وداع کرتی ہیں۔

(۴) کنیا کے پورشارتھ سے پالے ہوئے پشپ لتائیں اور پودے اتینت پرپھلت ہو رہے ہیں۔ بنفشہ۔ لونریاں۔ گنیے۔ لال چین۔ گلہ اور انیک پشپ پاٹھ شالا کی شوبہا کو بڑھا رہے ہیں۔

(۵) کسبرہ بازار کے پرہی بھائی کنیا کی ... لیئے

سب پرکار سے ادیوگ کرتے رہتے ہیں۔ فروخت اسباب پر۔ پہلے ہی سے کچھ شالش مقرر ہے اب ایک دان پاترھی بازار میں لگایا گیا ہے۔ مہاشہ ٹھاکر داس اور لالہ مادھو رام۔ کنیا سکشا کو پرچم ہکا رہی ہیں۔

(٦) کنیا آشرم (بورڈنگ) کھولنے کے لیے باہر سے بہت تاکید آرہی ہے۔ ایشور ہماری منو کامنا سیدہ کریں۔

(۷) کچھ سمہ گذرا ہے کہ ایک کنیا کے جو کنیا کہ عیسائی پاٹ شالا میں پڑھتی تھی عیسائی ہونے کے سماچار سننے پر۔ ہندو اور مسلمان صاحبان کی برادری جمع ہوئی اور سب نے ایک نردیش پاس کیا۔ "کہ شہر کی کوئی کنیا عیسائیوں کے مدرسہ میں پڑھنے نہ جاوے" اور اس نردیش کی تعمیل میں جن جن لوگوں کے مکان مدرسہ کے لیے کرایہ پر دیے ہوئے تھے۔ ان کو مکان لے لینے کے لیے کہا گیا ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ کئی مکان خالی بھی کرا لیے۔ اور بہت سی کنیائیں مدرسہ چھوڑ گئی ہیں۔

عیسائی مدرسوں کی بہت سی کنیائیں آریہ کنیا پاٹ شالا میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور دن بدن آتی جاتی ہیں۔ ہم نگر باسیوں کا خصوصاً ان صاحبان کا دھنیاواد دیتے ہیں۔ جو اپنی کنیاؤں کو آریہ کنیا پاٹ شالا میں بھیجنے کا ادیوگ کر رہے ہیں۔ شریمتی گورو دیوی اور پنڈت سری پت سے ادھیاپک۔ ادھیاپکا کے ادیوگ اور دھرم بھاؤ کا ہی پھل ہے۔ کہ جالندھر نگر باسی کیسے وشواس کے ساتھ اپنی کنیاؤں کو پاٹ شالا میں بھیج دیتے ہیں جن کنیاؤں میں بوا کنیائیں بھی ہیں۔ بڑی عمر کی بھی ہیں۔ اور چھوٹی کنیائیں بھی ہیں۔

پاٹ شالا میں کنیاؤں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے

جس سے ہمکو عنقریب یا کسی اور بڑے مکان کا بندوبست کرنا پڑیگا۔ (رپورٹ)

کاریہ پاٹھ

راولپنڈی

لالہ کانشی رام جی چوپڑہ مفصلہ ذیل پروگرام تیرھواں سالانہ جلسہ آریہ سماج راولپنڈی کا بھیجتے ہیں۔

شکروار شام ۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ع

نگر کیرتن شہر ۴½ بجے شام سے ۷ بجے شام تک
لکچر شریمان پنڈت آریہ منی جی کا۔ ۷ بجے شام سے ۹ بجے شام تک

شنیچروار قبل دوپہر ۲۹ ستمبر

نگر کیرتن صدر بازار ۶ سے ۷½ بجے تک
ہون سماج مندر میں ۷½ سے ۸½ بجے تک
بھجن ۸½ سے ۹ بجے تک
اپاسنا ۹ سے ۹½ بجے تک
اپدیش (سرمن) ۹½ سے ۱۰ بجے تک
لکچر ۱۰ سے ۱۱ بجے تک۔

بعد دوپہر

بھجن ۱½ سے ۲ بجے تک
دھرم چرچا یا ویاکھیان ۲ سے ۲½ بجے تک
رپورٹ سالانہ ۲½ سے ۳ بجے تک
لکچر ۳ سے ۵ بجے تک
لکچر آرتی ۵ سے ۶ بجے تک

آیتوار قبل دوپہر ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ع

نگر کیرتن شہر ۶ سے ۷ بجے تک
ہون سماج مندر میں ۷ سے ۸ بجے تک
بھجن اپاسنا پرارتھنا ۸ سے ۸½ بجے تک
ویدک کتھا ۸½ سے ۹½ بجے تک

لکچر ۱½ سے ۱۰½ بجے تک
لکچر ۱۰½ سے ۱۱½ بجے تک

بعد دوپہر

بھجن ۱½ سے ۲ بجے تک
لکچر ۲ سے ۳ بجے تک
لکچر ۳ سے ۴ بجے تک
ویدوں یا لکچر آرتی ۴ سے ۶ بجے تک
انگریزی لکچر ۸ سے ۹ بجے تک

(نوٹ) استریوں کے لیے پردہ کا خاص انتظام کیا جاویگا۔ چنانچہ اشا ہے کہ بہت سے پرسدھ ودوان اور اپدیشک جیسے شریمان پنڈت آریہ منی جی۔ لالہ منشی رام جی۔ ماسٹر درگا پرشاد جی۔ ماسٹر آتما رام جی۔ پنڈت لیکھرام جی۔ لالہ دیوراج جی۔ پنڈت پورنانند جی۔ پنڈت سری پت جی وغیرہ اس اتسو میں شامل ہونگے۔ اسلیے سب آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ ضرور ہی اس جلسہ میں شامل ہو کر ہمکو مشکور فرمادیں۔

اشتہار

دسوہہ ضلع ہوشیارپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ - ۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ع کو ہوگا اور نگر کیرتن ۲۵ ستمبر بوقت ۴ بجے شام ہوگا۔ چونکہ یہ کمزور سماج ہے۔ اسلیے اپدیشک مہاشہ اور سجن پرش اس جلسہ میں ضرور شامل ہو کر سماج کو کرتارتھ کریں۔

لوکل - آیتوار کو سماج مندر میں پنڈت سری پت جی نے پرانوں کی بیدکتھا کی تت پشچات لالہ دیوراج جی نے ویاکھیان دیا۔ شہر میں آجکل موسمی بخار (تپ) کی شکایت زیادہ ہے۔ مگر اور سب طرح خیریت ہے۔

مراسلات

(اڈیٹر نامہ نگار کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے)

شملہ آریہ سماج کا سالانہ اوتسب

گو اسکا مختصر بیان کسی پچھلے پرچہ میں چھپ چکا ہے۔ مگر صاحب سکرٹری آریہ سماج شملہ نے مفصل چھپنے کی ضرورت کو محسوس کر کے ہمارے پاس یہہ مضمون اندراج کے لیئے ارسال کیا ہے۔ جو خالی از فائدہ نہیں ہے۔ اڈیٹر

آریہ سماج شملہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶ اگست ۱۹۰۶ء کو بخوبی پورے طور سماپت ہوا۔ مفصلہ ذیل اشخاص بیرونجات سے شریک جلسہ ہوئے۔

جالندھر سے لالہ منشی رام جی۔ لالہ مہر راج جی لالہ امر سنگھ جی۔ پنڈت امرناتھ جی۔

لدھیانہ سے لالہ لبھو رام جی۔ منشی جی پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت کرپا رام

امرتسر سے ماسٹر آتما رام جی۔

سولن سے ڈاکٹر دیو دیال جی۔ کالکا سے لالہ بھگوان داس جی۔ لاہور سے ماسٹر ہنسراج جی سردار جگت سنگھ جی۔ سردار ... سنگھ جی۔ پنڈت راجا رام جی۔

ان میں سے اکثر صاحب جلسہ سے دو تین دن پہلے ہی یہاں پہنچ گئے تھے۔ پنڈت کرپا رام جی اور لالہ آتما رام۔ کا ایک ایک لکچر بھی جلسہ سے پہلے سماج مندر میں ہوا۔ ضروری عرض کرنے کے قابل بات یہہ ہے۔ کہ ہمارے ہاں جلسہ سے کچھ عرصہ پہلے تک لوگوں میں بظاہر کسی قسم کا دویش نہیں معلوم ہوتا تھا۔ سالانہ جلسہ باعث اختلاف کا ہوا۔ آپ جانتے ہیں۔ اکثر سالانہ جلسوں پر یہاں دیانند اینگلو ویدک کالج کے لیئے چندہ کی اپیل ہوتی رہی ہے چونکہ امسال مندر کے ذمہ ساڑھے چھ سو روپیہ کے قریب قرضہ تھا۔ اسلیئے انترنگ سبھا نے کثرت رائے سے یہہ پاس کیا کہ امسال سالانہ جلسہ پر کالج اور مندر دونوں کے لیئے اپیل ہو۔ مطلب اس سے یہہ تھا کہ لکچرار کالج کے لیئے اپیل کرے۔ اور اخیر میں یہہ بھی جتلا دے کہ امسال مندر کو بھی آپ کی امداد کی ضرورت ہے۔ اسکی امداد میں بھی ضرور پیش کریں تاکہ قرضہ سماج کے سر سے اتر جائے۔ ایک دور اندیش آدمی جہاں تک غور کی نظر سے دیکھتا ہے۔ یہہ رزولیوشن بہت ہی اچھا تھا۔ مگر جو لوگ جھگڑے کے بھوکے تھے۔ جنکی طبیعت میں فساد بھرا ہوا تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ شملہ سماج ان باہمی جھگڑوں سے بری ہے۔ یا یوں کہیئے کہ وہ لوگ جو لکچر دیکر کے اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کو خوش کرنا چاہتے تھے انہوں نے ایک طرفہ شوشہ چھوڑا۔

سماج کے بیسیوں سبھاسدوں کی ایک دستخطی عرضی انترنگ سبھا میں پیش کی۔ کہ یہہ معاملہ جنرل میٹنگ آریہ سبھاسدان میں پیش ہو۔ آخر ایسا ہی ہوا اسموقعہ پر ان لوگوں کی طرف سے کثرت رائے حاصل کرنے کے لیئے جو کوشش ہوئی وہ قابل تعریف ہے مگر جو ذریعہ اختیار کیا گیا۔ وہ بہت ہی قابل نفرت ہے۔ بڑی بات جو ایک مذہبی سوسائٹی کے لیئے بدنامی کا باعث ہوا ہے۔ یہہ ہے۔ کہ ان میں سے بعض صاحبان نے گورنمنٹ کو بھی دھوکا دیا یعنی اپنے دفتر میں بیماری کی عرضی بھیجی اور کام دو دنوں کے لیئے کیا۔ سب کچھ ہوا۔ مگر چونکہ مندر کی ضرورت بھی اظہر من الشمس تھی کثرت رائے سے وہاں بھی فیصلہ ہوا کہ اپیل صرف مندر کے لیئے ہو۔ اس جلسہ میں کئی ایک صاحبان نے لالہ خوشی رام صاحب پردھان کو بہت کچھ ناواجب سخت کہا۔ صرف مکان کے اندر نہیں۔ بلکہ باہر بازار میں کھڑے ہو کر۔ مگر خیر یہہ ان کے ذاتی جوہر تھے جو پبلک پر روشن ہوئے۔ پردھان نے انکو بہت ہی شانتی کے ساتھ جواب دیئے۔ جب یہہ فیصلہ ہو چکا۔ تو اسپر بھی شانتی نہ آئی۔ کئی ایک اور بھی کوششیں فساد ڈالنے کی کی گئیں۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ آخر انہوں نے کالج کے لیئے الگ چندہ کی فہرست کھولی۔ ٹون ہال میں لالہ ہنسراج کا لکچر علیحدہ کرایا۔ سماج کو کنسٹیٹیوشن کو جہاں تک ممکن ہوا۔ اور انکا بس چلا کمزور کیا ٹون ہال کے جلسے اور لکچر کی بابت ہم کچھ نہیں لکھہ سکتے۔ کیونکہ خود موجود نہ تھے۔ لالہ ہنسراج صاحب پر بہت افسوس ہے۔ کہ ایسے عقلمند اور دانا آدمی ہو کر سماج کے کنسٹیٹیوشن کو کمزور کیا اور وہ ایک باتیں ایسی کیں۔ جو انکی شان کے لائق نہ تھیں۔ اول یہہ کہ انہوں نے ادر ادر لوگوں کے پاس تو چٹھیاں بھیجیں۔ مگر سماج کو اپنے آنیکی اطلاع مطلق نہ دی۔ اور لالہ خوشی رام نے جب گلہ کیا۔ تو جواب دیا کہ چٹھی آپکے نام بھیجدی تھی۔ حالانکہ ایسا بھی نہیں ہوا۔ دوم کئی ایک آدمیوں کے سامنے ایسا بھی کہا کہ ہم سالانہ جلسہ پر نہیں آئے ہم جس مطلب کے لیئے آئے تھے پورا ہو گیا (الفاظ یاد نہیں مگر مطلب یہی تھا) کالج کے لیئے اس طرح لکچر دینے سے بیشک تقریباً تین سو روپیئے ہو گئے ہونگے۔ کیونکہ باقی انہیں جو رقمیں دکھائی گئی ہیں وہ بغیر لکچر کے بھی کالج کے لیئے موجود تھیں۔ مگر ساتھ ہی دو سو روپیہ کے قریب مندر کا نقصان بھی ہوا۔ اسمیں شک نہیں کہ انکی پارٹی کے لوگ

بہت خوش ہوئے ہونگے۔ لیکچر دیکر ماسٹر صاحب
ان کو خوش تو کر سکتے تھے۔ مگر ان کی اصلی اخلاقی
کمزوری کو کس طرح دور کر سکتے۔ جو آپکے لیکچر
کے لئے نوٹس چھاپنے میں ہوئی یعنی جس پریس
میں نوٹس چھپے اسکی انچارج آپ پہلے ہی سے
رامچندر جی آئے سے جھوٹ بولکر لاچکے تھے۔ ان
ایک دوست کی طرف سے جھوٹ موٹ جا کر کہہ
گیا۔ کہ نہیں دیجئے۔ ہم پہونچا دینگے کہ ان کی نیتی
ل ہیں سکتی تھی۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ
اسوقت پر سخت دھوکا دیا گیا۔ جس سے لالہ صاحب
نہایت ناراض ہے۔ اب سماج کے دونوں دن
کے جلسہ کا حال سنیئے۔

لالہ خوشی رام صاحب پردہان کا منشا تھا کہ
جو لوگ ہمارے سالانہ جلسہ کی غرض سے نہیں آتے
اور یہاں آکر انہوں نے آپسمیں فساد ڈالا
اور سماج کے کنسٹیٹیوشن کو کمزور کیا۔ ان کے لیکچر سماج
میں نہ ہوں تو بہتر ہے۔ مگر انترنگ سبھا نے یہ خیال
کر کے کہ ہماری طرف سے کوئی کارروائی ایسی نہ ہونی
چاہیئے جسمیں مخالفین کو کسی قسم کا شکوہ رہے
سب کے لیکچروں کا انتظام کیا۔

کیفیت ان کی یہ ہے کہ ۲۰۔ اگست کی صبح کو
ہون کے بعد پنڈت کرپا رام جی نے اپدیش کرائی
اور ایک سوتر سرمن دیا۔ دوپہر بعد سوامی آتمانند
سرسوتی جی نے ویدک الہام کے بارے میں لیکچر دیا
اور اسکے بعد لالہ منشی رام جی کا لیکچر ہوا۔ انہوں نے
ایک وید منتر بہت فضیلت سے اسکی ویاکھیا کی
لوگوں پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ ان دونوں لیکچروں
کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ دوسرے روز صبح کو
لالہ ہنسراج جی نے اپدیش کرائی اور ایک نفیس
سرمن دیا۔ لدھیانہ سردار جگت سنگھ جی کا لیکچر ہو کر
جلسہ برخاست ہوا۔ دوپہر کے بعد کی کارروائی
ٹون ہال میں ہوئی جو خاص اس مطلب کے لیئے
کرایہ پر لیا گیا تھا۔ وہاں اول لالہ منشی رام جی کا
لیکچر ہوا جس میں انہوں نے ویدک دھرم کے پھیلانے
کی ضرورت ظاہر کر کے مدد کے لئے اپیل کی۔
روپیہ جو اسوقت مختلف فنڈوں کے لئے جمع
ہوا تفصیل اسکی یہ ہے۔

	نقد	وعدہ
سنسکرت فنڈ	۱۰۵	[illegible]
دیانند اینگلو ویدک کالج	[illegible]	[illegible]
ویدپرچار فنڈ	[illegible]	[illegible]
کنیا مہاودیالہ جالندھر	[illegible]	[illegible]
فیروزپور یتیم خانہ	[illegible]	[illegible]
دیانند مالی سکول	[illegible]	[illegible]

اسکے بعد لالہ آتمارام جی کا لیکچر استری سکشا
پر ہوا اور سماج کی سالانہ رپورٹ سنانے کے بعد
ٹون ہال سے جلسہ برخاست ہوا۔ شام کی کارروائی
سماج مندر میں ہوئی۔ پہلے پنڈت راجہ رام اور
اسکے بعد ہنسراج جی کے لیکچر ہوئے۔ دونوں لیکچر نہایت
عمدہ تھے۔ آخیر میں پنڈت کرپا رام جی کا لیکچر
ہوا۔ یہہ لیکچر بھی سچائی اور صفائی کے لحاظ سے
بے نظیر تھا۔ مہاتما پر صریح جھوٹ الزام لگایا
جاتا ہے کہ انہوں نے کسی پر اتیاچار کیا
ان کے دونوں لیکچروں کا مضمون یہی تھا کہ آریہ
سماج کے ممبروں کو آچرن شدھ کرنے چاہیئے
اور آریہ سماج کے اغراض کو پورا کرنا چاہیئے
یہی بات لفظوں میں دکھلایا گیا تھا کہ بعض لوگوں
کے سبب ہندو مذہب کو چھوڑا ہے۔ اگر وہی یہاں
بھی ہیں۔ تو سماج بنانے کا فائدہ کیا۔ سماج کا مقصد
زیادہ دھیان منشوں کے آچرن پر ہونا چاہیئے
ظاہری باتوں پر سماجوں کے اندر عام قاعدہ
ہو گیا ہے کہ چال چلن پر دھیان نہیں دیتے جسکے
پاس روپیہ زیادہ دیکھتے ہیں۔ یا جو کسی عہدہ پر ہو
چندہ دیدیتا ہے۔ اسی کو پردہان وغیرہ بنا دیتے
ہیں۔ مہاتما کی پدوی دیدیتے ہیں۔ اگر پہلے زمانہ
میں برہمن بھوجن دکشنا آدی سے کہیں ملتی ہے
تو یہاں چندوں سے مہاتما کی پدوی ملتی ہے
آچار کے بارہ میں انہوں نے بہت سے منتروں
کے حوالے بھی دیئے۔ اس لیکچر میں ہمارے کالج پارٹی والوں
نے فساد ڈالا۔ فساد کے لیئے لوگ گھروں سے
لائے گئے تھے۔ کئی ایک ان میں سے شراب بھی پیئے
ہوئے تھے۔ ہمنے بچشم خود دیکھا کہ شراب کی بو
ان کے منہ سے آرہی تھی۔ شور مچایا۔ گالیاں
دیں۔ لیکچر بند کرایا۔ دھرم بھاو سے نہیں بلکہ اپنے
اپنے لاہوری کالج والے بھائیوں کے خوش کرنے کے
لیئے اسوقت پر پردہان صاحب کی شانتی اور
ان کے ہر دم تحمل جواب پبلک کے لیئے نمونہ تھے
کہ پردہان بھی ہو تو ایسا ہی ہو۔ ایسے ہی آدمی
سماج میں ہیں۔ کہ جن سے یہہ سماج کا ڈھانچا کھڑا ہوا
ہے۔ خیر انہوں نے جو کچھ کیا وہ انکو مبارک ہو
ہم بھی اپنے لاہوری کالج والے بھائیوں کو مبارکباد
دیتے ہیں۔ کہ آپکے ہاں سنہ ۹۴ء کے جلسہ میں ایک
صاحب نے گوشت کو جائز ٹھہرایا تھا۔ یہاں
آپکے چیلہ چانٹوں نے شراب کو اسکے ساتھ
عملی طور پر ایزاد کر دیا ہے۔ جلسہ کے موقعہ پر
انکے ایک شراب پیئے ہوئے چیلے کو ایک باہر
کے بھلے مانس نے کہا کہ آپ زبان سنبھالیے
دیکھئے آپ کے منہ سے کسی چیز کی بو آرہی ہے
انہوں نے جواب دیا۔ جناب یہہ بدبو نہیں یہہ
خوشبو ہے۔ کیوں نہ ہو۔ جہانگیر بادشاہ نے بھی
شراب کا نام رام رنگی رکھا تھا۔ پبلک منتظر
رہے۔ وہ دن قریب آنیوالا ہے۔ جب ہماری
کالج پارٹی سوم رس کو شراب سے تعبیر کر کے
ویدوں سے اسکی سدھی کریگی۔ اور بانی کے

اسکے لوازمے بھی امید ہے جلد حلال ہو جائینگے۔
مذکورہ بالا عبارت سے پبلک نتیجہ نکال سکتی ہے کہ سچ مچ پارٹی عملی طور پر کیا کارروائی کر رہی ہے کالج کی اور لیکر کس طرح آپس میں فساد ڈالا جاتا ہے۔ سماج اور انسٹیٹیوشنز کو کس طرح کمزور کیا جاتا ہے۔ مندر کا چندہ صرف اسی وجہ سے کم ہوا۔ پبلک کس طرح ہماری امداد کر سکتی ہے جب ممبر خود امداد نہ کریں۔

مندر کے لیئے کمی چندہ کے ذمہ دار بھی کالج پارٹی کے لوگ ہیں۔ وجہ یہہ ہے کہ جو صاحبان مندر کے لیئے چندہ دینا چاہتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ممبر خود نہیں دیتے ہیں تو انہوں نے بھی اپنا چندہ مندر سے روک لیا اور اگر کسی نے دیا تو اور انسٹیٹیوشن کو دیدیا۔

جو کچھ ہمنے لکھا ہے ذاتی بغض یا حسد کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ ٹھیک ٹھیک واقعات یہاں اسی طرح پر واقعہ ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص ہمیں بتلا دے کہ فلاں واقعہ غلط ہے تو ہم خود اسکی تردید کرنے کو تیار ہیں۔ اخبار میں بھیجنے سے صرف یہہ غرض ہے۔ کہ پبلک کو معلوم ہو کہ آجکل کی تعلیم کے رو اخلاق اور شدھ بھاؤ نہ ہونے کی وجہ سے کس طرف کو جا رہی ہے اور اسکا انتظام کرے ورنہ لفظ آریہ اور آریہ سماج کے وہی معنے ہونگے۔ جو انیسویں صدی میں لفظ بھلے مانس کے معنے ہیں۔

آپکا شبھ چنتک
رگناتھ داس سکریٹری آریہ سماج شملہ

دریائی مذہب

قوم ہنود میں جو پرستش دریاے کی کیجاتی ابتک میں بکثرت ہیں۔ اسکا حال اسموقعہ پر لکھا جاتا ہے۔ کہ یہہ مذہب زیادہ تر ضلع ملتان بہاولپور و مظفرگڈھ و ڈیرہ غازیخان جیکب آباد و سکھر و بھکر و شکارپور میں ہے۔ دیگر اضلاع پنجاب میں یہہ مذہب نہیں دیکھا گیا۔ اس مذہب کے لوگوں کا بیان ہے۔ کہ بروہ عرصہ تخمیناً پانچ چھہ سو برس شہر نگر ٹھٹھہ میں مسلمانان نے قوم ہنود کو بہت ستایا قوم ہنود نے لاچار کنارہ دریاے سندہ پر آکر حاضری کر کے دعا اپنی بہتری کی مانگی۔ فوراً دریا کے اندر سے ایک سوار سفید پوش سبز نیزہ ہاتھ میں لیئے نمودار ہوا۔ سوار نے ہنود کی تشفی کر کے حاکم مسلمانان کو فہمائش کری کہ ہنود کو تکلیف مت دو۔ لیکن وہ سوار یہہ کہکر کہ ہم رتن نامی کے گھر اوتار کر تمہاری رکھشا کرینگے۔ مفقود ہو گیا۔ اس سوار کا نام اودہیرالعل مشہور ہوا۔ تھوڑے عرصہ بعد رتن نامی کے گھر اودہیرالعل نے جنم لیا۔ اور اسکی پوجا ہونے لگی۔ دراصل قوم رتن اروڑا تھا۔ اسکی اولاد کا نام ٹھکر مشہور ہوا۔ یعنی ٹھاکر کی پوجا سے وہ ٹھکر کہلاتے ہیں۔ اصل مندر اودہیرالعل کا اندرون دریاے اوپر ایک پہاڑی کے متصل سکھر بکھر میں گرد اسکے دریاے جاری ہے۔ لوگ بسواری کشتی یا پایاب ہو کر وہاں درشن کو جاتے ہیں۔ اندر مندر کے جوت رات دن جلتی رہتی ہے۔ پجاری اس مندر کا مسلمان ہے۔ اور دور تک اسکی شہرت ہوئی اور قوم ٹھکر اولاد اودہیرالعل کے بہت لوگ مرید ہوتے گئے۔ گویا اس مذہب کے لوگوں کے قوم ٹھکر گورو ہیں۔ ملتان وغیرہ میں بھی مندر اودہیرالعل کے بنے ہوئے ہیں۔ قاعدہ انکی پرستش کا یہہ ہے۔ کہ اندھیرے مکان میں چراغ تیل کا رات دن جلا رکھتے ہیں۔ اور کٹورا پانی کا جو ترو پانی بولتے ہیں۔ اسکے پاس رکھا رہتا ہے گویا پانی و چراغ کی پوجا ہوتی ہے۔ بوقت صبح قبل از طلوع آفتاب دو دفعہ اور وقت شام ایک دفعہ بتی دھوپ دیپ پھول وغیرہ سے پوجا ہوتی ہے۔ سنکھ گھڑیال بجایا جاتا ہے دودھ شکل بکیش میں چوریاں۔ کہیں گھنگنیاں کہیں چاول بناکر تبرک تقسیم کرتے ہیں اور دوج شیو چتردشی کو برت رکھکر ملن کو نہیں کھاتے۔ رات کو روٹی یا چاول کھاتے ہیں بروز شیو چتردشی کے گھونگنیاں جوار کی بھوگ لگاکر تقسیم کرتے ہیں۔ نام اس اوتار کے حسب ذیل بولے جاتے ہیں۔ اودہیرالعل۔ دولہن لعل امرلعل۔ زندہ پیر۔ ورن دیوتا۔ دریا صاحب الہل پورکھ۔ خواجہ خضر۔ ایک پوتھی امر گیتا جسمیں مفصل حال اس اوتار کا لکھا ہے۔ اکثر یہہ لوگ بروز یکشنبہ دریا پر جاکر نہاتی اور پرستش کرتے ہیں۔ اگر دریا قریب ہو تو بعض بھگت روز مرہ دریا میں نہاتے ہیں۔ (صفحہ ۲۰۹ باب [illegible])

لیکھرام آریہ مسافر

پنڈدادنخاں

مورخہ ۲۶۔ اگست کو لالہ لاجپت رائے صاحب لیڈر یہاں آئے اور کالج کے چندہ کے واسطے تحریک کی۔ سماج کی طرف سے کوئی چندہ اور نہ ہی کچھ کا بندوبست کیا گیا۔
بازار میں شام کے وقت لالہ [illegible] وکیل پنڈت لعل سہائے۔ (جنہوں نے لالہ لاجپت رائے کے چلے جانے کے بعد کہا۔ اگر مجھکو یہہ معلوم ہوتا کہ صاحب موصوف چندہ مانگنے کے واسطے

آتے ہیں تو میں ہرگز ڈنڈوت سے یہاں نہ آتا۔) لالہ لاجپت رائے چندہ کے واسطے گئے لالہ لچھمنداس ہر ایک سے جن سے چندہ مانگتے تھے کہتے تھے۔ کہ لالہ لاجپت رائے یہاں تشریف لائے ہیں یہہ ایک دیوتا ہیں۔ لاہور میں ایک مدرسہ کھلا ہوا ہے جسمیں ہندوں کے بچوں کو ویدا اور آرش گرنتھ پڑہائے جاتے ہیں۔ آپ بھی مدد دیویں۔ خیر لوگوں نے [illegible] کے اندر آکر قریباً ۱۴۳ روپیہ چندہ دیا۔ خیر جس طرح سے چندہ زبردستی اور مکاری سے لیا گیا۔ اسکا خاکہ پیش کرنا میرا کام نہیں ہے۔

جب لالہ صاحب واپس تشریف لے گئے تو سماج کے ممبروں کو نہایت ہی شرمساری اوٹھانی پڑی۔ لوگوں نے (جنہوں نے چندہ دیا تھا) کہا کہ یہہ عجیب دیوتا اور مہاتما ہیں اور شاید آریہ سماج کے دیوتا اور مہاتما اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ جو نہ سندھیا کرتے ہیں اور نہ سر پر چوٹی رکھتے ہیں اور نہ یگیوپویت رکھتے ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ خوب ہندوں کے بچوں کو تو وید پڑھاتے ہیں اور آپ خود کیا ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عیسائی ہیں۔

راقم
ایک آریہ سبھاسد پنڈ دادنخاں سے

نمستے

کرپا کر کے ذیل کے چند سطور اپنے مبارک پتر میں درج کر کے ممنون فرما دیں۔

لودہانہ میں ایک پنڈت صاحب آئے ہیں آپ آریہ سماج میرٹھ کے ممبر ہیں اور ڈیپوٹیشن پارٹی کے دلدادہ ممبر ہیں۔ آپکے پاس ایک گرنتھ بھرگو سنگھتا ہے۔ جسمیں بہت سی جنم پتریوں کے پھل درج ہیں۔ میں بھی انکی تعریف سنکر درشن کے لیے گیا۔ اور اپنا ٹیوہ پنڈت جی دیکر اپنی زندگی کے حالات دریافت کیے۔ پنڈت جی نے ۲ اورق بھرگو سنگھتا کے نکالکر مجھے سنانے شروع کیے۔ میں بھی اُس عبارت کو اپنی آنکھ سے پڑھتا رہا۔ انہیں میری زندگی کے کل حالات درج تھے۔ اسوقت میری عمر ۲۷ سال کی ہے۔ اور اس گزشتہ عمر کے حصہ کا حال اُن اوراق میں درج تھے۔ حرف بحرف صحیح تھے یہاں تک کہ اُن میں یہہ بھی لکھا تھا۔ کہ فلانے وقت یہہ شخص اِس جنم پتری کو سنیگا۔ اور جو کچھ اُسوقت میرے دل میں تھا۔ وہ بھی اُس میں لکھا تھا۔ کیا کوئی صاحب مجھے بتلا سکینگے کہ سوامی جی کے کہنے کے برخلاف یہہ پھل کی لیلا صحیح کیوں نکلتی ہے۔ اگر کچھ زیادہ دریافت کرنا ضرور ہوا۔ تو میں مفصل حالات تحریر کر کے خدمت میں ارسال کر سکتا ہوں۔

نیز یہہ بھی یاد رہے کہ ورق پرانے ہیں اور قریب کے لکھے ہوئے نہیں۔ بعض بعض ورق انمیں پھٹے ہوئے بھی ہیں۔

ان حالات کو دیکھکر بہت سے آریہ ممبروں کا یہاں سوامی جی کے جیوتش شاستر پر ریمارکس پر بشواس کم ہو گیا۔ کیا کوئی صاحب اسے باطل کر سکتے ہیں۔

آپکا شبھ چنتک
کرپا رام مہتہ ساہنے وال

نمستے

راولپنڈی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جو ۲۹-۳۰ ستمبر ۱۹۲۶ء بروز سنیچروار و آتوار کو ہوگا۔ آریہ بہائیوں کی ایک کانفرنس ہوگی جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر بچار ہوگا۔ چونکہ مضمون نہایت ضروری ہیں۔ اسلیے سب آریہ بہائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس جلسہ کے موقعہ پر ضرور ہی تشریف لاکر کانفرنس میں بھی کرپا کر کے شریک ہوں۔

کانفرنس میں حسب ذیل مضامین پیش ہونگے۔

(۱) پتت ہوئے بہائیوں کے لیے کیا پرائشچت ہونے چاہیئے۔ (۲) ہندوں کی خیرات سے آریہ سماج کیسے فایدہ اوٹھا سکتی ہے۔ (۳) ایسے آریہ اویدیشک جو کہ اویدیشک ہونے کے ماسوائے حکیم وید یا ڈاکٹر بھی ہوں کیسے بہم پہونچ سکتے ہیں۔ (۴) راولپنڈی کمشنری میں آریہ دہرم کے سٹیشن پر پرچار کا اپاو۔ چونکہ مضمون نمبر ۴ کا تعلق راولپنڈی کمشنری کے سماجوں سے خصوصیت کے ساتھ ہے۔ اِس لیے راولپنڈی کمشنری کی سب سماجوں سے خصوصاً پرارتھنا ہے۔ کہ اپنے ہاں سے دو اپنے اپنے [illegible] ضرور جلسہ میں شامل ہونے کے لیے بہیجیں۔ تاکہ وہ اپنی اپنی جگہ کی مشکلات جو انکو آریہ دہرم پرچار میں واقعہ ہوتی ہیں۔ کانفرنس میں ظاہر کر سکیں۔ اور کانفرنس کے سب بہائی ملکر اسکے اوپاؤ کی بابت بچار کریں۔

آپکا
کانشی رام چوپڑہ

ساماجک خبریں

کمیریاں آریہ سماج میں ۵ ستمبر کو سپتاہک جلسہ

میں لالہ کنہیا لال نے اور چودہری لچھمنداس جی نے درسن دیا۔ حاضری ۲۵ کے قریب تھی۔

ہماری مترسندر سنگھ فارسٹر جنگلات سایرہ کنیا مہاودیالہ کے لیئے چندہ اکٹھا کرنے کا بڑا پریتن کرتے ہیں۔ چنانچہ چند اصحاب سے جنکے نام نامی ریورٹ میں علیحدہ شایع ہوں گے ۵ روپیہ وصول کر کے لالہ دیوراج جی کو ارسال کر دیئے۔ اور باقی کو آمادہ کر رہے ہیں۔ علاوہ اس کے اس طرف اُپدیشک نہ جانیکی شکایت کرتے ہیں۔

بنوں میں مہاشہ شانتی رام کلرک پوسٹ آفس نے اپنی ترقی تنخواہ کی خوشی پر ایک روپیہ یتیم خانہ فیروزپور اور ایک روپیہ لوکل آریہ سماج کو دان دیا۔ اور مہاشہ گوردیال کا چھوٹے لڑکے کا منڈن سنسکار کی خوشی میں جنکے گھر ہو گیا تھا۔ مبلغ ایک روپیہ لوکل سماج کو دان دیا۔

سوامی آتمانند سرستی جی نے ۲ ستمبر سے ۵ ستمبر تک انبالہ اور شاہ آباد میں اُپدیش کیا۔ ۶ کو گوکل تشریف لے گئے۔

بیان پور علاقہ دینانگر میں سردار گوردت سنگھ ممبر آریہ سماج کی پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔ اور دو روپیہ نقد اور ایک اور گاؤ دان ہوا۔ ایشور سردار صاحب کو شانتی پردان کریں۔

دینانگر آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ تاریخ ۹-۱۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء کے بجائے ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو قرار پایا ہے۔ منتری مہاشہ نویدن کرتے ہیں آریہ اُپدیشک سجن پنڈتوں کو ضرور اپنے درشنوں و ودیا کہیانوں سے شوبھایمان کرنا چاہیئے۔

کرنال سوامی آتمانند سرستی جی نے ۸ ستمبر کو کرنال میں ۷۰ کی حاضری میں درسن آشرم پر ویاکھیان دیا۔ ۱۰ ستمبر کو ہمراہ بابو منشی رام ...

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب بسمت دہلی روانہ ہوئے۔

حصار بابو دہنی رام پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر نے اپنے پتر کے نام کرن سنسکار کے موقعہ پر حسب تفصیل ذیل دان دیئے۔ ویدک کالج ۳ روپیہ۔ یتیم خانہ فیروزپور ۲ روپیہ۔ پنڈت تاراچند ۱ روپیہ۔ حاضری ۱۰۰ کے قریب تھی۔

لالہ دیوانچند سٹیشن ماسٹر ہڈالی لکھتے ہیں کہ ریلوے سٹیشن ہڈالی ضلع سرگودہا ریلوے کے گرد و نواح میں بہت سے قصبہ جات ہیں اور لوگ آریہ دہرم کے خواہشمند ہیں۔ اُپدیشک سبھا کو چاہیئے کہ جو اُپدیشک اس طرف جاوے وہاں پر بھی جاوے۔

ڈیرہ وون میں عرصہ ایک سال سے دو یا تین طلبا کی طرف سے ایک ستسنگ منڈلی جسکا پریم اور ویش اخلاقی حالت کا سدھار اور آریہ دہرم کی کشا قایم ہے۔ ہر اتوار اسکا جلسہ ہوتا ہے۔ بھجنوں و واد انتر کے بعد ستیارتھ پرکاش وغیرہ سے کتھا ہوتی ہے۔ بعدازاں دان پاتر میں یتیم خانہ فیروزپور کے لیئے چندہ جمع کرتے ہیں۔

ڈیرہ اسمعیلخاں (۱) سبھاسدوں کے عام جلسہ میں قرار پایا۔ کہ آیندہ آٹا فنڈ اور چیریٹی بکس کا روپیہ بجائے دیانند کالج کے وید پرچار فنڈ میں دیا جاوے۔ (۲) آریہ دہرم کی دہوپ کو سرد سادہ انسان تک پہنچانے کے لیئے اس سماج نے ایک لائبریری موسومہ "آریہ پبلک لائبریری" شہر میں کھولی ہے۔ (۳) لالہ تولا رام کی تجویز دربارہ مشن فنڈ کو اس سماج کے انگرنگ کمیٹی نے منظور کر لیا۔ اور چندہ اکٹھا کرنے کے لیئے ایک سب کمیٹی نیت کی گئی۔ چونکہ چندہ جمع کر رہی ہے ۴۰ پنڈت ہیں خیند دستار ولنے وید پاٹھ کے لیئے اپنی خدمات آریہ سماج کو دان کیں۔ سماج انکا اتی دہنیواد ادا کرتی ہے۔ (۵) یہ سماج اچھی ترقی پر ہے حاضری بہت ہی معقول ہوا کرتی۔ اب کل ممبر ۲۸ ہیں ایک ...

کام میں انٹرسیٹ لیتے ہیں۔ یہہ سب کچھ ہمارے لایق پردہان لالہ تو ہی رام جی بی اے کی کرپا سے ہے۔ جنکی عملی زندہ مثال بہت سے ہردیوں کو ہلانے کے لیئے کافی ہے۔

مرادآباد (۱) ۵ ستمبر کو ماسٹر آتمارام صاحب امرتسر نواسی نے ایک پُر اثر لکچر سماج مندر میں دیا۔ مضمون "رشیوں کا زمانہ" تھا۔ (۲) ایک ٹھاکر جو کہ عیسائی ہوا جاتا تھا۔ آریہ سماج کی کوشش سے بچ گیا۔ (۳) یہاں پر ایک سنسکرت پاٹھ شالا کھلی ہے۔ جسکا نام "جگدیو آریہ پاٹھ شالا" ہے۔ سنتے ہیں کہ اسمیں آرش گرنتھ پڑھائے جاوینگے۔ اور مذہبی تعلیم بھی ہوگی۔ انتظام قریب قریب آریہ بھائیوں کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھیے یہہ لوگ کہاں تک سنسکرت کے پرچار میں کوشش کرتے ہیں۔ ظاہرا بندوبست تو اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ سنسکرت کی ترقی کے واسطے پاٹھ شالا اور کارروائی (مثلاً چندہ کی کتاب اور قواعد وغیرہ) اردو میں۔ (۴) یہاں کی سماج نے اس ماہ میں پانچ یتیم انا تھالہ آریہ سماج بریلی کو بھیجے۔ (۵) ۶ ستمبر کو دو ہندو مسلمان ہو گئے سنتے ہیں کہ ایک سکھہ اور دوسرا ٹھاکر تھا۔

جودھ پور ریاست سے لالہ ایشور داس صاحب فقیر نے ایک روپیہ نقد اور دو عدد پار چات جو لی مرخ مل ستیری پاٹ شالا جالندھر کو مطبوعہ دان ارسال کیئے ہیں۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

رپورٹ لالہ بھیم سین منتری اُپدیشک سبھا جرجاری

برہمانند جی ۲۰ - اگست ۱۹۰۶ء جموں پہونچے ہیں اگرچہ وہاں سماج نہیں ہے - چند اشخاص ہی ممبروں نے درخواست کی تھی کہ انکو وہاں بھیجا جاوے ۲۰ - تاریخ اگست ۱۹۰۶ء کو سری مہاراجہ صاحب والی جموں و کشمیر کی سیوا میں نویدن کیا گیا - کہ برہمچاری جی کے دیاکھیان کے لئے حکم صادر فرمایا جاوے لیکن چونکہ ۸ بجے تک جواب نہ آیا - اسواسطے نوٹس دیا گیا - کہ ۶ بجے ٹھیرتن ازم اور ٹمپرنس پر دیاکھیان ہوگا - ۶ بجے تک ساٹھ ستر جمع ہو گئے تھے اور اسی وقت سری مہاراجہ صاحب کا حکم بنام گورنر جموں صادر ہوا - کہ برہمچاری جی کے دیاکھیان کا پربندھ کر دیا جاوے - اسوقت بھگتی پر برہمچاری جی نے دیاکھیان دیا - تب سے چار دیاکھیان برہمچاری جی کے ہو چکے ہیں اور جنکا اثر بہت ہوا ہے - اور بہت لوگ سننے کو آئے تھے - دیوان ۳۵ آدمیوں نے مانس مدرا کے تیاگ کی پرتگیا کری اور گورنر جموں نے ان سے استدعا کری - کہ برہمچاری جی ایک دو اور دیاکھیان دیویں - سری مہاراجہ صاحب بہادر نے بھی برہمچاری جی سے ملنے کا شوق ظاہر کیا ہے - کل ۲۹ اگست کو ایک بجے دن ملاقات کا سمے قرار پایا ہے -

(۲) وزیرآباد میں تین بھائیوں نے مبلغ ... روپیہ وید پرچار فنڈ کے واسطے دان کیا - جنمیں سے مبلغ ... روپیہ نقد سماج میں وصول ہو گئے ہے اور آشا ہے کہ وزیرآباد میں جلد مبلغ ... روپیہ اس فنڈ کے واسطے جمع ہو جاویگا - (۳) بتاریخ ۲۵ اگست ۱۹۰۶ء گجرات میں وید پرچار فنڈ کے لئے مبلغ ... روپیہ کا وعدہ ہو گیا -

پنڈت ... کا دورہ ۳ ستمبر موضع دہوری علاقہ ریاست پٹیالہ میں وید بھاش ہو سکا ہے کہتا کی -

۲ ستمبر کو موضع ہیرہ میں بھائی کشن سنگھ کے مکان پر - برہم وشٹھ پر دیاکھیان دیا - اور ۵ کو ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - ۶ - کو سنگرور پہونچے - ۷ کو وہاں مورتی پوجا کھنڈن پر دیاکھیان دیا - ۸ مخالفت ... ۱۰ - اکٹو بجے کچھ نہیں ہوا - ۱۱ کو دہوری میں ... پوجا اور بہوت پریت آدی کے کھنڈن پر دیاکھیان دیا - ۱۲ کو موضع ... میں ... وشٹھ پر دیاکھیان - ۱۳ - کو مالیرکوٹلہ کے بازار میں برہم وشٹھ پر - ۱۴ کو مریک شہزادہ پر ۱۵ - کو آریہ سماج کے لابھ اور اسکی ضرورت پر دیاکھیان ہوئے - ہر ایک دیاکھیان میں حاضری اوسطاً ایک سو کے قریب ہی -

سادھو ہو تیانند کی رپورٹ ۲۶ - کو ٹکیریاں میں بموقعہ صحت یابی لالہ منشی رام ہون کرایا اور نگرکیرتن میں شامل ہو کر موقعہ موقعہ پر اپدیش دیتے رہے - شام کو سماج میں اوپاسنا کرائی - اور پرتگیا پر دیاکھیان دیا - ۲۷ - کو ددیا اور ددیا وشٹھ پر - ۱۵۰ کی حاضری میں دیاکھیان ۲۸ - کو ... میں اشنن کے کرتب پر - ۱۵۰ کی حاضری میں ... چونکہ سادھو جی ٹکیریاں میں ہی بیمار ہو گئے تھے اسلئے زیادہ پرچار نہیں ہو سکا -

رپورٹ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر - آریہ مندر سکھر میں - ۲ - اگست ۱۹۰۶ء کو بحاضری ۲۰۰ سامعین کے دھرم وشٹھ پر دیاکھیان دیا - اور ۹ - اگست ۱۹۰۶ء کو ہندو سکول کے سامنے کھلے میدان میں بحاضری تخمیناً تین سو آدمیوں کے ویدانت وشٹھ پر اپدیش دیا - جسمیں ویدانت کے صحیح اصول اور زمانہ کے ہیر پھیر سے اسکا الٹا اور یہ دونو بتلا کر رشیوں منیوں اور اپنشدوں کا ویدانت دو ویدانت درشن اور بھگوت بودھ میں کا صد مانتے اور خود بیاس جی کے یوگ بھاشیہ میں ویدانت ہے آجکل نوین ویدانت کی کتابیں اور ویدوں کی نندا موجودہ نوین ویدانت کے اصول - اور اس کے سادھن - نوین ویدانتیوں کے چال چلن اور انکی توضیح الاخطرہ - بہت اور اکتساہ کا ستیاناش - بھنگ - چرس - گانجا - افیون اور شراب کی ترقی گناہ میں دلیری - آپ نشد کے ماننے والے پرانے زمانہ کے ویدانتیوں (آریوں) کا چال چلن اور آجکل کے زمانہ ساز خود پرست ویدانتیوں کی اخلاقی خرابیاں اور ان ہیرا پھیری کارروائیاں کا ذکر کر کے اس مخلوق پرستی سے بچنے کے واسطے آخری اپیل کیگئی - حاضرین ولی اکتساہ اور پریم سے دل لگا کر سنتے رہے -

۱۰ اگست کو سماج مندر سکھر میں بدھوا اوواہ پر دیاکھیان ہوا جسمیں اول شادی کی حقیقی غرض اور بیاہ کے لغوی معنے - ودھوا کے فرائض بتلا کر منو کے رو سے استری کے بالک - جوانی اور بڑھاپے کے محافظ بتلائے گئے - اور پھر شاستر کے وہ احکام سنائے گئے - جو ودھوا اواہ کے متعلق ہے - کہ اگر وہ ساری عمر برہم چریہ نہ رکھ سکے - ایشور کی عبادت میں تمت پر نہ ہو سکے اور اسکا دھرم بھرشٹ ہونے کے احتمال ہو - تو ضرور ہے کہ وہ گن کرم اور سکوت الوساد سپر واہ کرے - اور اخیر میں بتلایا گیا کہ یہہ بات کوئی نئی نہیں - پچھلے زمانہ میں بھی رشی منی حسب موقعہ و ضرورت ایسا ہی کرتے تھے دیر سے دیاکھیان کی سماپتی ہوا اسی مضمون پر بابو بیچا رام جی نے بھی ایک دلکش تقریر کی - سماج میں سندھی سبھاؤں کے زیادہ اکتساہ کی ضرورت ہے -

۱۱ - اگست کو سکھر سے روانہ ہو کر دلہار میں آیا

نوٹ - ... والی سالانہ ... ہو چکی ہے - گر یہہ رپورٹ اوّل سمجھ کر درج کیگئی - ایڈیٹر

مطبوعہ ۲۴ علیہ اخبار ست دھرم پرچارک لدھیانہ
مطبوعہ ۷ اسوج

اور ابو چوتھ رام جی کے ہاں ٹھہرا- اور تمام دن وہاں پر دھرم چرچا ہوتا رہا- اور اسی طرح دوسرے دن بھی یہاں کے اسٹیشن ماسٹر صاحب بڑے ست دھرم کے پریمی ہیں- چونکہ یہاں چاروں طرف پانی کا زور شور ہے- اسواسطے کا ئی لیکچر نہ ہوسکا-

دلہار سے چھ سات اسٹیشن آگے مبارک پور تک آرام آیا- آگے ریلوے لائن ٹوٹی ہوئی تھی بصد مشکل لیکن اوروں کی بہ نسبت آرام سے تین میل پاپیادہ آیا- اور پھر وہاں سے ریل پر سوار ہوکر ۱۳- اگست کے ۱۰ بجے بہاولپور پہنچا ڈاکٹر صاحب کی طرف سے دو صاحبان اسٹیشن پر موجود تھے- شہر میں جاکر بھوجن سے نپٹ کر ذرا آرام کیا- پھر ۳ بجے سے رات کے ۹ بجے تک دھرم چرچا ہوتا رہا- پروفیسر رام رتن جی بی اے اور ایک بنگالی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اور دیگر طلبا کالج کلاس و سکول سے خدا کی ہستی- اور اسکی ضرورت- اوپاسنا- اور سرشٹی اتپتی- ویدک الہام- گوشت خوری- آریوں کی پرانی فضیلت آریہ سماج کی ضرورت- ویدوں میں کوئی شبد درہی نہیں اور نہ کوئی قصہ کہانی ہے- وغیرہ مضمون پر معقولیت سے مباحثہ ہوتا رہا- اور اسی طرح ۱۴ اور ۱۵ کو بھی بہاولپوری صاحبوں کے بہت سے شکوک رفع ہوئے- اور تمام صاحبان بڑے شوق سے دھرم کارج میں حصہ لیتے ہیں- ست دھرم کا انکر بہت بہاولپوریوں کے دل میں ہے- اور مجھے امید ہے ست دھرم کے سہایک میں میرے برادر عزیز پنڈت لشا تھ جی بڑے ہونہار نوجوان ہیں- پرمیشور کرے کہ وہ تعلیم میں کامیاب ہوکر دھرم اور قوم کی خدمت کیلئے جلد لایق ہوں- یہاں کئی مقامات بھی دیکھے- اور ایک بن انس واجد علیشاہ مرحوم نواب اودھ کے چڑیا گھر کا بھی دیکھا- اسکے

پھولا لعل جی ڈاکٹر گنگا رام جی ست دھرم پر نہایت ہی دلدادہ ہیں- پرمیشور ڈاکٹر صاحب کی طبیعت کو اعتدال پر رکھے تاکہ وہ بیماری سے غسل صحت فرماویں- فی الحقیقت نہایت سجن پرش ہیں- ۱۶- کی رات کو بہاولپور سے چلکر شجاع آباد میں آیا- اور پنڈت رام لعل جی کے ہاں ٹھہرا- یہاں پانی چاروں طرف گھیرا ڈالے پڑا ہے- بڑی مشکل سے شجاع آباد پہونچکر ایک وسیع مکان میں ہیڈ ماسٹر صاحب کی سعی توجہ سے ویاکھیان ہوا- (آریہ مت کا پورانا دھرم) لوگ دو سو سے زیادہ تھے- میں زیادہ نہ ٹھہر سکا- ورنہ اگر کوئی ایک ہفتہ تک رہتا- اور پانی کا خطرہ دور ہو جاوے- تب ایک ہفتہ کے اوپدیش سے وہاں سماج قایم ہوسکتا ہے اسٹیشن کے تمام عہدہ دار سجن پرش اور ست دھرم کے پریمی ہیں- ۱۸- اگست ۱۸۹۴ء کو علی الصباح ملتان آیا- اور اب تک یہاں مقیم ہوں- یہاں آج تک میں نے تین لیکچر دیے- اول بروز اتوار ۱۹- اگست ۱۸۹۴ء کو پونے دو سو کی حاضری میں "علم کا استقبال" کے مضمون پر ویاکھیان ہوا- اور بتلایا گیا کہ صرف آریہ سماج ہی ہے جو علم کا پورا حامی اور اپنے ست ودیا کے الہامی پستک وید انوسار علم کی ساری صحیح باتوں اور سچی تحقیقاتوں سے اسکا استقبال کرنے کو تیار ہے- اور کسی علمی صحیح مسئلہ کے ماننے سے اُسے بالکل انکار نہیں- اور دہریہ پن کے تمام دلایل کے رد کرنے کا اور سائنس کے ناستک پن کی تاثیر سے بچنے کا سامان یا سپر صرف اُسی کے پاس ہے- جس کو لوگوں نے خوب دل دیکر سنا- دوسرا ویاکھیان ۲۳- اگست ۹۴ء کو سچائی کا مضبوط چٹان کے مضمون پر تھا- جو پہلے سے بھی زیادہ موثر تھا- حاضری تین سو کے قریب تھی- اس مضمون پر بشرط فرصت ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہے- یہ مضمون سراپا دل لبھانے والا اور ست دھرم کو مضبوط قایم کرنیوالا ہے- تیسرا ویاکھیان ۲۶- اگست ۱۸۹۴ء کو بروز اتوار اس مضمون پر کہ "آدمی کو کیا کرنا چاہیئے" ہوا- اس روز دونوں سے حاضری بہت زیادہ تھی

اور لوگ اخیر تک سنتے رہے-

میں نے سوامی جی کی لائیف کا کام ملتان سے پھر شروع کردیا- مگر ابھی پورا نہیں لکھ چکا تھا- کہ سماج کو خبر ملی کہ پنڈت امبکا دت بیاس آنیوالے ہیں- بنابراں سماج نے تجویز کی کہ اگر وہ آویں اور مباحثہ کے واسطے تیار ہوں تو پنڈت منی رام جی کو بلایا جاویگا- چنانچہ اسواسطے سماج نے مجھے بھی روک لیا- اور پنڈت منی رام جی کو تار دیدی اور پرمان پرتی ندھی سے بھی اجازت مانگی گئی ہے-

جوہر نباتات ۱؎ - جوہر زراعت ۲؎ - المشتہر
پیارے لعل زمیندار بڑھا ڈاک خانہ ہردواگنج ضلع علی گڑھ

ایک سنیاسی کی مجرب دوائیں

میرے پاس ایسی مجرب اور آزمودہ دوائیں آنکھوں کی ہیں کہ جنسے آنکھوں سے حسب ذیل روگ دور ہوتے ہیں۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ پڑوال۔ پرنیہ۔ پانی بہنا۔ اور ناسور۔ اسکے اور بھی چند ادویات مجرب اور آزمودہ پرچین وید گرنتھوں سے اپنے سودیشی بھائیوں کے فائدہ کے واسطے تیار کی ہیں مثلاً آتشک و سوزاک و جریان منی۔ نامردی۔ تپ تلی بواسیر خنازیر وغیرہ وغیرہ جنکی آمدنی دس روپیہ ماہوار سے کم ہوگی انکو سوائے آتشک و سوزاک اور نامردی اور جریان منی اور سب ادویات مفت ملینگی۔ جنکی آمدنی اس سے زیادہ ہوگی ان کو سب ادویات قیمتاً ملینگی۔ جو مہاتما ... کوئی دوائی طلب کرینگے انکو نصف قیمت محصولڈاک فی پارسل پیشگی روانہ کرنے ہونگے۔ ورنہ تعمیل حکم نہ ہوگی اور کوئی پارسل بیرنگ واپس لیا جاویگا۔ ہر ایک سجن بذریعہ خط وکتابت کے اپنی تسلی بوجہ احسن کرا سکتے ہیں۔ ہمراہ خط کے ٹکٹ ضرور جواب کے واسطے روانہ کریں۔ ورنہ جواب نہیں دیا جاویگا۔ ہمارے ہاں سے تمام خطوط و پارسل بیرنگ واپس ہونگے بیرنگ خط کوئی مہاشہ نہ لکھیں۔ ورنہ واپس ہونگے اور جو دوائی تیار نہ ہوگی۔ وہ درخواست کنندہ کی ڈاک ٹکٹ ... واپس دیجاویگی۔ المشتہر آپکا شبھ چنتک نتیانند بہار سیوک

استری سکشا کی سہائکوں اور رفیقوں کو مژدہ

استری سکشا پر میں نے بہت دنوں تک تلاش کیا مگر کوئی ایسا پستک نہ ملا۔ جو کہ شاریرک آتمک ... انتی ستہ ہار کرنے والا ہو۔ مجھکو اسکی بہت ... فکر تھی۔ اسی عرصہ میں میرا آنا گجرات کی جانب ہوا ... مجھکو میری خواہش کے موافق ایک اتم پستک جسکو کہ لوگ یہاں ... ریڈر بناتے ہیں۔ اور ... کے راج میں کنیا پاٹھشالا میں ... لگایا ہے یا چونکہ اسکی بھاشا ایسی تھی کہ جسکو مغربی شمالی و پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں۔ لہذا مجھ کو اسکا اُلتھا ہندی بھاشا میں کرنا پڑا۔ اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں۔ پہلے پرکرن میں ... استریات ... مکان کی بنیاد ... دوسرے پرکرن میں ... تیسرے میں ... پانچویں میں ... چھٹے میں گرو گرہستھ - استریات گھر کا کام کاج ساتویں میں بالکوں کا پالن اور سکشا ... آٹھویں ... کرتویہ۔ استریات ... کا ذکر ہے۔ اب یہ پستک بالکل تیار ہے۔ کیول چھپنا باقی ہے۔ ... گراہک ہو جانے پر چھپنا شروع ہو جائیگا۔ کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک مہاشیوں کے اُتشاہ پر موقوف ہے۔ اگر اس پستک کو خرید کر بھاشا ... کیا۔ تو ... بھی ایسے ہی اولیہ خزانہ نظر کرنے کی ہمت ... قیمت صرف ۱؎ ہے۔ مگر جو مہاشہ پیشگی قیمت ... کے اندر اندر ارسال فرما کر ... کریں گے۔ ان کو صرف ۱؎ روپیہ دینا ہوگا۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل پر ہونی چاہئیں۔ المشتہر ... سنگھ ورما ... آریہ ...

ایک کھتری کنیا کیلئے بر کی ضرورت

شرائط بتفصیل ذیل ہیں (۱) لڑکا از قوم کھتری ... ہو خواہ ڈھائی گھر میں سے خواہ چار گھر میں سے ہو (۲) لڑکے کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ (۳) آریہ خیالات کا ہو صحت بدنی اچھی ہو۔ (۴) خواندہ ہو۔ روزگار ... عمدہ ہو۔ اگر طالب علم ہو تو کس ... میں تعلیم پاتا ہے۔ والدین کی حالت اچھی ہو۔ اگر ناخواندہ ہو تو ذریعہ معاش عمدہ رکھتا ہو۔ (۵) درخواست کرنیوالا ... طلب کرے۔ درخواستیں منیجر ... کی معرفت آنی چاہئیں۔

وید پرچارک

اس نام کا ایک ... پرچہ جسمیں ویدوں کے مضامین پر بحث ہوتی ہے۔ وید پرچارک پریس جگراؤں سے نکلتا ہے۔ کل حال پرچہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا تعریف کرنی فضول ہے۔ قیمت پیشگی سالانہ ایک روپیہ لیا جاویگا۔ المشتہر منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لودھیانہ

وید پرچارک جگراؤں کی بکاؤ پستکیں

... ۔ سنسکرت ... ایک روپیہ۔ ... ۔ انگریزی میں چھپا ہوا قیمت ۱؎ مجلد ۱؎ ۔ سنسکرت پستکیں ... سام وید ... ۔ ... وید ... ۔ ... انگریزی ... ۔ ... سنسکرت ... ۔ ... بھاشیہ ... ۔ ... یوگ درشن ... ۔ ... شاستر ... ۔ ... بھاشیہ ... ۔ ... ۔ ... ۔ [illegible]

اس پریس میں شاستری انگریزی اردو گورمکھی ہر ایک زبان کی چھپوائی کتاب فارم وغیرہ عمدہ اور سستے نرخ سے ہوسکتی ہے۔ بلا توقف بھیجئے۔ جلد چھپکر پہونچیں گے۔ المشتہر منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لودھیانہ کے نام خط وکتابت کریں۔

ओं

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

الیشوریہ نیم کا پالن ہم سب الیسمانی متر بھاؤ سے برتیں الیشوریہ نیم کا پالن

ओं सत्य धर्म प्रचारक ओं

ست دہرم پرچارک

جلد

برو جمعہ جالندہر شہر سے شایع ہوتا ہے	[illegible]	قیمت	[illegible]	برو جمعہ جالندہر شہر سے شایع ہوتا ہے

مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر کی قابل دید کتابیں

کتاب	کیفیت
ورن بیوستھا اردو	مصنفہ بابو مستی رام صاحب - اسمیں مصنف وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے - کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر - قیمت
استری سدھار اردو	استری سدھار کے لیئے زبردست دلیل قیمت - مصنفہ
پرواریں آنند	مصنفہ بخشی گوپال داس - اسمیں کہانی کے طور پر دکھایا ہے - کہ پرواریں آنند کس طرح ہو سکتا ہے قیمت
شاستر ارتھ جھنگ نگینا	مصنفہ لالہ سوایا رام مختار عدالت - یہ شاستر ارتھ سوامی اوپرا نند اور پادریوں کے بیچ میں جھنگ میں ہوا تھا - قیمت مجلد
جیون پرچے بھگت	اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں - مصنفہ لالہ دیوراج قیمت مجلد
پرلوک پرتپال اردو	مصنفہ لالہ دیوراج صاحب - [illegible] قیمت مجلد
ایک دردناک نظارہ	ایک ناول کے طور پر ثابت کیا گیا ہے - کہ [illegible] استری شکشا کا ہونا ضروری ہے - مصنفہ لالہ دیوراج

کتاب	کیفیت
ہسٹری لی پرارتھنا	مصنفہ لالہ ہرچند صاحب - ایک بڑا عجیب امر [illegible] ہے کہ [illegible] قیمت
ناش شدہ اردو	مصنفہ لالہ [illegible] رام صاحب - ناش پرچارک کے اعتراضات [illegible] قیمت
ایضاً حصہ دوم	[illegible] قیمت
سنسکار [illegible] اردو	پادری [illegible] کے اعتراضات کا جواب - قیمت
	جوابات فاضلانہ ہیں - مصنفہ پنڈت لیکھرام
رانجیت جی کی سچائی	مصنفہ پنڈت لیکھرام - اسمیں پنڈت جی نے ثابت کیا ہے - کہ رانجیت جی مہاراج [illegible] قیمت
امرت پرچار اردو	ان بھجن [illegible] قیمت
ویراگ سنگیت	بھجن [illegible] قیمت
حصہ دوم	پڑھنے کے قابل ہیں - قیمت
بھجن آنند اردو	مصنف نے نہایت عمدہ بھجن [illegible] کے لکھے ہیں - مصنفہ امر سنگھ [illegible] قیمت
سماج [illegible] نہیں	اسمیں ایک [illegible] صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے - مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب قیمت

درخواستیں بنام منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر کے نام آنی چاہیئے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

نام دوا	کیفیت
[illegible]	سریع التاثیر جبلی طاقت کیلئے جو کثرت ... وسستی و کمزوری کی بیماریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی [illegible]
[illegible]	ایک ہی استعمال سے پاس نہ آنے دیتا ہے پہلا ہفتہ دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible]	ہر گھنٹے میں دو تین بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ درد سر۔ بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی [illegible]
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ ... کی خرابیاں ... دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت [illegible]
[illegible]	مقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی۔ جالا۔ رتوندی کی [illegible] دور کرتا ہے قیمت [illegible]
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری۔ چینی [illegible] خرابی جگر۔ ... کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا۔ خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	مسوڑھوں کا درد۔ جریان ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف ... چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بہگندر۔ زخم میں کیڑے پڑنے۔ ایام حمل ... کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت [illegible]
[illegible]	وائی بجاد۔ درد سر۔ ضعف۔ چھینک۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی گنوا چکے ہیں۔ ... لطف دکھلاتا ہے فی تولہ [illegible]

کثیر التعداد امراض کی بابت جو ... وسائیٹیفکیٹ دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے علاوہ ازیں آتشک سوزاک ... معالجات ... رسالہ ... چہارم ۱۶ المخدرات ... رسالہ ...

حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ

المشتہر حافظ ... لاہور [illegible] دروازہ

ڈاکٹر سین کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیہودہ عادات کرنے سے یا انہیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ۱۰ عدد گولی ۱۶۔

عرق کافور منضبہ کی حکمی دوا تجربہ

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ کیسا ہی سخت ہو ... ہے۔ وہ ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ **المشتہر** گوپال داس سین ہی سٹ مرچنٹ ... ڈاکٹر سین کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان منگوا کر ہیضہ کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹوگرافی

کتاب عجائبات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی قیمت صرف ۸ محصول ڈاک ۔ روشن دین سے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاوے ... پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** [illegible]

اشتہار مجرب دوائیں

امراض ... مرض کے دور کرنے کے ... ہیں لقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ...

کشتہ نقرہ ... اور ... مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا ... رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کا ... نہایت مفید ہے۔ ... جو لوگ طاقت ... ہو چکے ہیں۔ ... آزمائی کرنی چاہیئے۔ ... شادی کے خواہش ... یا جوانی میں کثرت ... نقص پیدا ہو گئے ہیں۔ ... ہے یہ دوا ... مسیحا ... کی خوبی ... چہرہ ... کم ... قیمت ...

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد ... ہوتے ہیں صحت ... کیلئے نہایت مفید ... رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں بچپن کی بے عنوانی ... مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی پرانا ... کیوں نہ ہو۔ اگر ناک میں سوراخ بھی ہو گیا ہو ... دنوں میں دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ... ہفتہ ...

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ... کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو ... یہ دوا امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ...

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

اشتہار

بنگالی کا مشہور و معروف ناول مصنفہ ... قیمت ... ہر کاپی فروخت کے لیے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو مجھ سے طلب فرماوے

نمبر ۴۴	مطبوعہ ۲۸ ماگھ سمت ۱۹۸۱ مطابق ۸ فروری ۱۹۲۵ء بروز جمعہ جالندھر شہر	جلد ۶

یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۳

नाभ्या आसीद् अन्तरिक्षं शीर्ष्णो द्यौः समवर्तत। पद्भ्यां भूमिर्दिशः श्रोत्रात्तथा लोकाँ ॥२॥ अकल्पयन ॥१४॥

ارتھ۔ اُسکے نابھی روپی سامرتھ سے انترکش ہوا سیر روپی سامرتھ سے پرکاش یکت لوک پد روپی سامرتھ سے پرتھوی سیکہ درشان (ظاہر) ہوئی۔ شرتر روپی سامرتھ سے دشاؤں کی کلپنا کرتے ہیں۔ اور اسی طرح اور لوکوں کا ظہور سمجھو۔ منش دیہہ کے اندر جتنے پدارتھ جاتے ہیں۔ وے سبنا بھی یہی جا کر سوکشم اور ستھول بنتے ہیں۔ اور پھر دیہہ کے بیدہ انگوں کے پالن میں سامرتھ ہوتے ہیں بھی پدارتھوں کو سوکشم اور ستھول کرنے کا کام انترکش کا ہے۔ چنانچہ اتھروید میں بھی انترکش کو اودر سے اپمان دی ہے۔ اندرونی اور بیرونی دونوں طریقے پرکاش کی جگہ سر ہے جس میں دماغ اور آنکھیں دونوں طرف کام کرتی ہیں۔ باقی اندریوں کی بھی یہی اسی طرح ہماری شریر میں پرکاش یکت لوک دیگر ہیں۔ آنکھ کان کو سر دشی دیکر چلانیوالے ہیں۔ جس طرح منش دیہہ میں پاؤں تحمل شریر کا بیرونی ادھار ہے۔ اسی طرح بھومی (ہماری) ہی پرتھوی نہیں بلکہ پرتھوی انکے پاؤں سے مراد ہے۔ سرشٹی کے ہر ایک پدارتھ کے بیرونی سامرتھ ہے۔ ہر ایک طرف کی خبر ادھر سے آتے ہوئے شبد بھی دیتے ہیں۔ اسلیئے شروتر شکتی سے دشاؤں کی کلپنا کی گئی ہے۔ گویہ رچنا کا ورنن کرکے بتلا دیا ہے۔ کہ باقی لوک بھی اُسی پرماتما کے سامرتھ سے نانا روپ دھارن کرتے ہیں۔

بھجن

بدر وڈن۔ پربھو پریم جسنے وسارا
پربھو ہی گرو ہو امرت بارہی
جس سے نپٹ ہردے میں سارہی

میں ہوں الپ دین بل ہینا (۱)
تو بہاں کو ہنیں جینا
لئو بچ کرونا سے اوبارہی
جس سے نپٹ ہردے میں سارہی

میں نے پریم کی سار نہ جانی (۲)
دولیش ابھمان میں آپو سانی
شانتی برشا کرو اتی بھاری
جس سے نپٹ ہردے شٹی ساری

تو نے جگت منوہر بنایا (۳)
میں نے مرم نہ اُسکا پایا
پہلے ہردے لیا سمجھ جاری
جس سے نپٹ ہردے شٹی ساری

میں تھا امرت پتر تمہارا (۴)
اندھ اگیان نے گھیرا ڈالا
دو گیان سے تم لواری

جس سے نپٹ ہردے میں ستیاری

من مندروں سے میرا ہٹاؤ
اُسے بھگتی میں اپنے درشاؤ
پھر میں دیکھوں جیوتی تمہاری
جس سے نپٹ ہردے سے ستیاری

—✻—

ستیہ دھرم پرچارک کی قیمت میں کمی کیونکر ہو سکتی ہے

ناظرین کو جیسا ہم اس نمبر سے ہی دہ چکا ہو ہنیں ہے۔ ہمارے پاس روزانہ اس پرچہ کی قیمت کم کرنے کے لیئے درخواستیں آتی ہیں۔ اکثر سجن قیمت کی زیادتی کی شکایت کرتے ہوئے نمونہ کا پرچہ منگا کر ہی افسوس کے ساتھ آئندہ خریداری کی جرأت نہیں کرتے۔ ہمیں ایسے پریمی سجنوں کی پرچارک سے علیحدگی کا بڑا افسوس ہوتا ہے۔ لیکن کریں تو کیا کریں ہر سال کچھ نہ کچھ گھاٹا برداشت کرکے ہم اب تک اس پرچہ کو چلایا ہے۔ اور باوجود سخت مخالفت کے اسکو جیوت رکھا ہے۔ اسوقت بھی ایسے پرچے موجود ہیں جو کہ اپنے دھرم کا لقا یا اس خیال پرواہ نہیں کرتے۔ کہ ہمیں خیالات بنہیں ہیں۔ دیانتداری کا خون کرنا گوارا کرتے ہیں۔ لیکن ہم ان کو واجب طور سے ہی جواب دینا داخل ثواب سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم نے اب مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اپنے خریداروں کی سہولت کیلیئے

ایڈیٹوریل نوٹس

جہاں دوڑنے کی ضرورت ہو وہاں رینگنے سے کب مطلب سدھ ہوتا ہے - جہاں طاقت کی ضرورت ہو - اُس بھومی میں نربل پرش کب چل سکتے ہیں - لہٰذا یہہ کرم کا راجیہ سارے برہمانڈ میں دکھائی دیتا ہے - کوئی زمانہ تھا کہ ہمارا دیش آریہ ورت کہلاتا تھا - اور سچ مچ اُس سمے یہہ دیش دیوتوں کا استھان تھا - کرم نے ہی اِس ابھاگی دیش کو وہ اونچی پدوی دی ہوئی تھی - کیا اب بھی ہم اِس دیش کو آریہ ورت کہہ سکتے ہیں ؟ کرم کا پربل نیم نگھنا دے جواب دیتا ہے - کہ ہرگز نہیں - بدیشیوں نے تو ہمیں دیش کو ہندوستان کی سنگیا دی - لیکن کرم اپنے اٹل نیم کے مطابق اِسے مُردستان کا خطاب دیتا ہے - لہٰذا یہہ پراچین آریہ ورت کی بھومی اِس سمے مُردوں کا مُردستان بنی ہوئی ہے - جہاں سے دھرم کی مریادا اُٹھ گئی وہ رہ ہی کیا گیا - خشک ہڈیوں کے پنجر کو بھی کسی نے جاندار مانا ہے -

دیش بھگتو ! پراچین آریہ ورت کے نام پر آنسو بہانے والو - اگر تم اِس سائل میں ہو اور پہنچے ہوئے بیجان دیش کو پھر سے آریہ ورت کی پدوی دلانا چاہتے ہو تو اُٹھو ! اور ویدک دھرم کے امرت کو اِس دیش کے بیجان پنجر کی رگ رگ میں پھونک دو - پھر دیکھو کہ کیسی حیرت انگیز تبدیلی آتی ہے !

ہوتی ہے - اور کرم کی گمبھیر آواز کیسی خوشی سے پکار اُٹھتی ہے - یہہ آریہ ورت ہی تھا - اب پھر آریہ ورت ہو گیا !!

ہمارے پاس مس اینی ایلز بیتھ پرچی صاحبہ کی چھپی ہوئی اپیل امریکہ سے پہنچی ہے - جس میں کہ وہ بھارت ورش کے مردوں کی اُس بدگمانی کے ساتھ ہمدردی اور اتفاق ظاہر کرتی ہیں - جو کہ انہیں بوجہ یک سخت ستری شکشا کے جاری ہونے پر پیدا ہوئی ہے - وہ فرماتی ہیں - کہ اگر کنڈرگارٹن سسٹم پر تعلیم دیجاوے - تو ہندو عورتوں کی طبیعتیں بھی نہ بگڑیں گی - اور تعلیم بھی اعلیٰ حاصل کر کے وے اپنے مردوں کی سچی رفیق بننے کے قابل ہو سکیں گی - راقمہ اپیل کا قول ہے کہ جب تک اعلیٰ تعلیم سے ہندو عورتیں ملبوس نہ ہو جاویں - تب تک اُن کو موجودہ غلامی سے آزاد کرنا (یعنی پردہ وغیرہ ہٹانا) خطرناک ہوگا - اسلئے ہندو آدمیوں کو جاپان سے سبق لینا چاہئے - ایسا نہ ہو کہ مشرقی دیش بھی آپ لوگوں سے ترقی میں زیادہ سبقت لیجاویں - آخر میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک ہندو سجن امریکہ میں موجود ہیں - جنہوں نے کہ اپنی زندگی ستری شکشا کے ارپن کر دی ہے - اور پرن کر لیا ہے - کہ جب تک ہندو عورتوں کی شکشا کی طرف امریکہ اور یورپ کی پوری توجہ نہ کھینچ لیں گے تب تک آرام نہ کرینگے - راقمہ اپیل اِس خیال پر ختم کرتی ہیں - کہ کنڈرگارٹن سسٹم پر اگر کام کیا جاوے - تو ہندو عورتیں تعلیم بھی اعلیٰ حاصل کر سکتی ہیں - اور اُن خرابیوں سے بھی بچ سکتی ہیں جنکی کہ اسوقت امریکن اور انگلش مرد شکایت کرتے ہیں -

ہمیں نجی طور پر معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں ہندو استریوں کے ساتھ ہمدردی پیدا کرنے کا اُدّم کام پنڈت جیندارام جی مظفر گڈھ نواسی نے لیا ہے اور اوپر کی اپیل میں جس ہندو سجن کا ذکر ہے وہ بھی غالباً وہی ہیں - چونکہ وہ مذہبی کانگریس کے وقت اور اُسکے بعد جو ہمت کر دکھائے ہیں اسکی نسبت امریکہ دیش نواسیوں کو واقفیت دلانے میں بھائی جینداراام جی نے کی تھی اُسکو ہمارے ناظرین ابھی بھولے نہ ہوں گے ہم ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ وہ بھائی جینداراام جی کو ایسی دڑھتا دیوے - کہ بھائی جی جب تک اپنے اُدّیش میں کامیاب نہ ہوں - برابر پرشارتھ کرتے جاویں -

---

لالہ وزیر چند ودیارتھی جی سے ہمیں اپنے ناظرین کو واقف کرانے کی ضرورت نہیں ہے - جس خطرناک پالیٹکل پالیسی کے دام میں کہ آریہ سماج قریباً پھنس چکا تھا - اُسے توڑنے اور پالیٹکل رنگ کے خطروں کی سچی تصویر پبلک کے روبرو کھینچنے میں جو دھرم کی سیوا انہوں نے کی ہے اُسے آریہ پبلک کبھی بھول نہیں سکتی - گو لالہ وزیر چند جی کی بعض تحریریں بہت ہی سخت ہوتی رہی ہیں - لیکن جبکہ ہم اُس دھارمک جوش کی طرف دھیان دیتے ہیں - جو کہ اُنکے اندر کام کر رہا ہے اور ساتھ ہی اُسکے اُسی پالیٹکل کے آئندہ نتیجوں پر غور کرتے ہیں - جس سے کہ

آریہ سماج نے قربان ہائی پالی ہے۔ تو
لالہ وزیر چند جی کی سخت کلامی پر
ہمیں تعجب نہیں آتا۔ لیکن سخت کلامی
کی قطع نظر اگر انکی تحریریں کو پڑھا جاوے
تو شک نہیں رہتا۔ کہ انہوں نے آریہ
پبلک کی آنکھیں کھولنے میں خاصہ
حصہ لیا ہے۔ اور کہ انکے پیش کئے ہوئے
واقعات کی تردید کرنا پالسی پرچارکوں
کے لئے بھی مشکل ہے۔ آج کے صیغہ
مراسلات میں لالہ وزیر چند جی کی بھیجی
ہوئی [illegible]
چھپے ہیں۔ اس کلپت گرنتھ نے ایک
ایک پاد کے سوتر وسے لوٹے ہیں۔ جو کہ
پرکاشانند جی اپنی یادداشت کے لئے
لکھہ کر مہاراجہ کرنل سر پرتاب سنگھہ
جی سے بات چیت کرنے کے لئے جایا کرتے
تھے۔ ناظرین اسکو غور سے پڑھیں اور
پھر بتلاویں کہ کیا ایشور کو دھنیواد
نہیں دینا چاہئے جسنے مکاری کے جال
توڑنے میں ستیہ کی سہایتا کی ہے۔

صیغہ مراسلات میں فیروزپور چھاؤنی
کے نامہ نگار کا خط غور سے پڑھنے کے
قابل ہے۔ یہہ خط صاف ظاہر کرتا ہے
کہ پالسی پرچارک دل کو اپنی من مانی پرلی(?)
زمین میں آنکھہ توساچ داخل کرنے کے
لئے بھی سام۔ دام۔ ڈنڈ۔ اور بھید
چاروں شکتیوں سے کام لینا پڑا ہے کہیں
رعب داب کہیں منت سماجت کہیں
غلط بیانی اور کہیں سکھا شاہی سے کام لیکر
انہوں نے [illegible] کرکے یہہ دکھلانا
چاہا ہے۔ کہ کچھہ آریہ پُرش بھی انکے ساتھہ
ہمدردی رکھنے والے ہیں۔ لیکن آریہ پبلک
کے سامنے انکے آچرنوں کا ہوبہو خاکہ اپنی
اصلی حالت میں آچکا ہے۔ پس اب اُن کا
ہاتھہ پاؤں مارنا فضول ہے۔ زیادہ آتما کے
خون کرنے سے فائدہ کیا ہوگا۔ ہم اپنے
پالسی پرچارک بھائیوں سے التجا کرتے
ہیں۔ کہ اب بھی سنبھل جاویں۔ ورنہ آریہ سماج
کا تو کچھہ نہ بگڑیگا۔ اور دہرم کا تو وے
بال بیکا نہیں کرسکینگے۔ ہاں اپنے پیروں کے
اتم گیان کا دوش انپر ضرور لگیگا۔

یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور کی دوسالہ
رپورٹ بابت ۱۸۹۲ء و ۱۸۹۳ء اب چھپی ہے
شکر ہے کہ آریہ پرشوں کی لگاتار نکتہ چینیوں کا
یہہ نتیجہ ہوا۔ کہ کاربرداران یتیم خانہ
کو آخرکار رپورٹ شایع کرنے کی طرف
توجہ ہوئی۔ رپورٹ زیر ریویو سے یہہ معلوم
نہیں ہوتا۔ کہ آیا حسب قاعدہ ممبروں انتخاب
عہدہ داران کا سال بسال ہوتا رہا ہے یا کہ
نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کمیٹی آئندہ رپورٹ
میں اسکا لحاظ رکھیگی۔ تاکہ کسی طرح کی بدظنی
پیدا نہ ہوسکے۔ ۱۸۹۲ء کے شروع میں ۲۲ یتیم
تھے۔ سالہاے زیر ریویو میں ۴۴ اور داخل
ہوئے۔ میزان کل ۶۶۔ انمیں سے دس بالغ
ہوکر یتیم خانہ سے علیحدہ ہوئے۔ ایک یتیمہ کی
شادی ہوگئی۔ یہہ یتیم انکے وارث پیدا ہونے
پر حوالہ وارثوں کے کئے گئے۔ اور پانچ یتیم
مرگئے۔ آریہ سماجوں نے اور آریہ ممبروں نے
یتیم بھیجنے میں اچھا حصہ لیا۔ پرکاشکا یتیمہ کا بیواہ
ویدک ریتی سے ہوا۔ جسمیں بہت سے معززین شریک
تھے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ یتیموں کی
صحت اور خوراک کا انتظام نہایت عمدہ
ہے۔ جسکی تصدیق ان سجن پرشوں کی رایوں
سے ہوتی ہے۔ جنہوں نے کہ وقتاً فوقتاً
یتیم خانہ کا ملاحظہ کیا۔ اور اپنی سمتی رائے بک
میں درج کی۔ زنانہ مدرسہ متعلقہ یتیم خانہ میں
۲۰ لڑکیاں ہیں۔ اگر زرلقایا اور آمدنی از
قرضہ کو منہا کیا جاوے۔ تو کل آمدنی ہر دو
سال میں [illegible] ہوئے اور خرچ [illegible] ہوا
جس سے اطمینان ہوتا ہے۔ کہ آریہ اور جنرل
پبلک اس یتیم خانہ کو حتی المقدور دیتی رہی
ہے۔ نقشہ جات آمدنی کے دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماجوں نے حسب دستور سابق
یتیم خانہ کو زیادہ مدد دی۔ یہہ یتیم خانہ پنجاب
میں بڑا مفید کام کر رہا ہے۔ اور اس لئے
پبلک کی مدد کا مستحق ہے۔

رپورٹ کے خاتمہ پر لالہ دلو(?) سہائے
جی سکرٹری یتیم خانہ اس مفید انسٹیٹیوشن کی مدد
کے لئے پبلک سے عموماً اور آریہ سماجوں سے
خصوصاً اپیل کرتے ہیں۔ لیکن اس آخری التماس میں
سماجوں کی نسبت حسب ذیل لکھتے ہیں کہ نہایت
افسوس کی بات ہے۔ کہ آریہ سماجوں میں جسکا
یہہ انسٹیٹیوشن ہے۔ کچھہ عرصے سے جھگڑے
شروع ہوگئے ہیں۔ جسکی وجہ سے بعض
مہربان اس یتیمخانہ کو بھی پارٹی سپرٹ میں
شامل کرتے ہیں۔ مگر یہہ فعل انکا غیر واجب
ہی نہیں۔ بلکہ جادہ راستی اور دہرم سے بعید
ہے۔ کیونکہ سوسائٹی یتیم خانہ نے اب تک
اپنی کوئی چال نہیں بدلی۔ اسکے قواعد پر دستور
تعلیم و تربیت وہی ہیں۔ جو پہلے سے چلے آتے

ہیں۔ یہہ کسی خاص سماج کا انسٹیٹیوشن نہیں ہے۔ بلکہ سب کا یکساں ہے۔ اسکو کسی لیت سے نہ طرفداری اور نہ کسی سے دوئیش ہے۔ یہہ اپنے جملہ معاونین کو بڑی عزت اور منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔۔۔

۔۔" ہم اس انسٹیٹیوشن کو اپنے ملک کے لئے بڑا مفید سمجھتے ہیں۔ اور اس لئے ہم نہیں چاہتے تھے۔ کہ اس یتیم خانہ کے موجودہ کارکنوں کے عمل کی نسبت بحث کریں۔ لیکن افسوس کہ نستری مہاشہ نے بڑی غلطی سے خود بحث اوٹھائی۔ اور صاف الفاظ میں آریہ سماج پر جادہ راستی اور دھرم سے بعید ہو جانے کا سخت الزام لگایا۔ ہمیں نہایت افسوس ہے۔ کہ باوجود آریہ سماجوں سے بدستور مدد حاصل کرنے کے نستری جی نے ایسے آریہ پرشوں کو ادھرمی اور اسمارگ گامی بنایا۔ کیا یہہ یتیم خانہ کسی خاص سماج کا انسٹیٹیوشن نہیں ہے۔ کیا فیروزپور شہر اور چھاونی کے سبھاسد ان کا مجموعہ اسکی جنرل کمیٹی نہیں ہے؟ کیا اس انسٹیٹیوشن کے انتظام کی باگ فیروزپور چھاونی کی انترنگ سبھا کے ہاتھہ میں نہیں ہے۔؟ کیا آریہ سماج فیروزپور چھاونی کی انترنگ سبھا اور اسکے ممبران کسی کے طرفدار نہیں ہیں۔ کیا فیروزپور آریہ سماج کے ارکن ہیں آریہ پرتی ندھی سبھا پر سخت اور بے بنیاد الزام نہیں لگائے گئے ہیں! ہم پوچھتے ہیں۔ کہ فیروزپور چھاونی سماج کے ممبران کا عمل جو آپکے مراسلہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیا بتلا رہا ہے۔ ہماری رائے میں بہتر ہوتا اگر نستری بجائے آریہ پرشوں پر دوش لگانے کے یتیم خانہ کی مالی حالت درست کرنے کی [illegible] اکتفا کرتے۔ لیکن سوال یہہ ہے کہ کیا نستری کی نامناسب تحریر اور فیروزپور چھاونی سماج کے چند ممبروں کی ناجائز کارروائیوں کے باعث ہمیں اناتھوں کو بھلا دینا چاہئیے۔ ہم پیشتر بھی لکھہ چکے ہیں اور اب پھر زیادہ زور سے دوہرانا چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں شخصی کارروائیوں کو بھلا یتیم خانہ فیروزپور کو بدستور مدد دینی چاہئیے۔ یتیم خانہ فیروزپور کے منتظم یاد رکھیں کہ اگر کوئی نقصان یتیم خانہ کو پہونچا ہے۔ تو اسکے لئے آریہ گزٹ کو ایڈیٹر اور فیروزپور چھاونی سماج کے ممبر ذمہ دار ہیں۔ جنہوں نے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر بیجا حملے کرکے لوگوں کو اپنے سے بدظن کر لیا۔ اور کسی قدر یتیم خانہ کی کمیٹی کا بھی جنے کہ نئے انتخاب میں توقف کرکے لوگوں کو حیرانی میں ڈالا۔ امید رکھیں گے۔ کہ یتیم خانہ فیروزپور چھاونی کے کارکن آئندہ کے لئے واقعی ہر طرح کے جھگڑوں سے علیحدہ رہینگے۔ ورنہ اگر خودستائی میں پڑکر انہوں نے یتیم خانہ کو نقصان پہونچایا تو یاد رکھیں۔ کہ بے زبان یتیموں کی آہ بھی کچھہ اثر پیدا کیا کرتی ہے ہو

لوکل

بسنت پنچمی کا اُتسب بھی لوکل آریہ سماج کے لئے آنند کا سماچار لانیوالا ہوا کرتا ہے۔ [illegible] کے ساتھہ یہہ اُتسب کیا گیا۔ بسنت پنچمی کی صبح کو لالہ منشی رام کے پتر ہرشچندر کا یگیوپویت [illegible]

سنسکار تھا۔ ہرشچندر کو [illegible] کا آرمبھ ہی سنسکار ٹھیک ویدک ریتی سے ہوا۔ پنڈت دولت رام جی نے گائتری منتر کا اپدیش دیا اور بتایا [illegible] برس کی عمر تک کے لئے برہمچریہ سیون کا برت دھارن کرایا [illegible] سے دیوناگری بھاشا اور حساب پڑھتا تھا۔ اب پنڈت دولت رام جی نے اسکی پڑھائی [illegible] شاستری کے سپرد کرائی ہے جنہوں نے ودیا کرن کا آرمبھ کرایا ہے۔ سنسکار کی سماپتی پر [illegible] دان دیا [illegible] سب بھائی [illegible] دھارن کئے ہوئے بار بار [illegible] گاتے ہوئے پیدل چل دیئے [illegible] اور وہاں سے سیدھے رائے بہادر دولت رام جی کے باغ میں پہنچے۔ [illegible] لالہ دیوراج جی [illegible] فٹ بال [illegible] اور دیگر [illegible] جنمیں سب بھائی [illegible] امیری غریبی کے شامل ہوئے [illegible] اپنی خوشی کے اظہار [illegible] سب کا آنند دوبالا کر دیا [illegible] سب بہترین [illegible] کا اظہار کر رہی ہیں۔ پھر سب بھائیوں [illegible] کیا [illegible] کے بعد بہی جارہے [illegible] ہوتی رہیں۔ پھر سب بھائی اپنے اپنے گھر کو چل دئے۔

آتوار ۲ - فروری ۱۹۲۸ء کو سماج مندر میں [illegible] لالہ منشی رام نے [illegible] پرارتھنا کے بعد [illegible] ایک منتر کی ویاکھیا [illegible] کے بعد میری [illegible] دولت رام جی نے جو [illegible]

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

ایک تندرستی ہزار نعمت

قضا تو کسی سے رک نہیں سکتی مگر اطبا و عقلا کا اسپر اتفاق ہے کہ صحت کی حفاظت کرنیکے جو قاعدے ہیں اُنکی پابندی کرنے سے بہت سی بیماریوں سے اللہ بچاتا ہے پھر طالبان صحت کیوں نہیں

اسکتاب ہدایت الموسم کا مطالعہ فرماتے ہیں اسمیں جاڑے۔ گرمی۔ برسات تینوں موسم میں کھانے۔ پینے۔ پہننے۔ رہنے۔ سونے۔ ورزش۔ غسل۔ نکاح۔ سفر کے قاعدے جنپر زندگی کا مدار ہے۔ ایسے آسان اُردو زبان میں لکھے گئے ہیں کہ تھوڑی اُردو پڑھنے والے بھی سمجھہ سکیں۔ اپ کی دفعہ کچھہ زیادہ مضمون ہوکر چھپی ہے۔

بیانات کے ضمن میں۔ اچار چاشنی دار۔ انبلی کا پنہ۔ انبہ کا اچار۔ چٹنی۔ اندرسے۔ بڑی۔ پیچ۔ پھلوڑی۔ چار۔ مہیری۔ رب انبہ۔ سکھرن۔ شیرینی خاگینہ۔ فالودہ۔ فرنی۔ گلگلے۔ مالیدہ۔ حلوا زردک۔ حلوا خوان احمدی۔ حلوا سوہن وغیرہ۔ شربت انار۔ شربت انبلی۔ شربت لیمو۔ شربت نارنج وغیرہ کے بنانے و پانی ٹھنڈا کرنیکی ترکیبیں اور انکے فوائد۔ پانی۔ دودھ۔ چھاچ۔ چاء۔ کافی۔ شراب وغیرہ کا حال ہر موسم کی سبز ترکاریوں و خشک و تر میووں کے خواص و فوائد درج ہیں۔

موسمی امراض مثلاً آشوب چشم۔ کئی قسم کے بخار۔ خناق۔ دردسر۔ درد پہلو۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ۔ کھانسی۔ سعفہ۔ گرمی دانہ۔ نکسیر۔ ہیضہ وغیرہ کا ترتیب وار بیان و علاج بھی لکھا گیا ہے۔

الغرض بلا مبالغہ یہہ ایسی کتاب ہے کہ ہر ایک اُردو پڑھنے والے کے پاس رہے اور اُسکا مطالعہ و عمل بھی کیا جائے تو بہت کچھہ فائدہ پہونچا سکتی ہے۔ عام پسند ہونیکے سبب تھوڑے عرصہ میں کئی دفعہ چھپی ہے۔ مجموعہ ورق ۹۶ قیمت نو آنہ۔ بذریعہ ڈاک منگائیں تو تین آنے قیمت کے علاوہ خرچ ہوں گے۔

(۲) رسالہ مردوں کو ایک سے زیادہ شادی کرنا۔ اسمیں از روئے عقلی و نقلی و مذہبی و طبی دلایل ایک سے زیادہ شادی کرنے پر بحث کی گئی ہے۔ ضخامت ۔ دو جز قیمت علاوہ محصول ۳ ۔

(۳) رسالہ جریان۔ قیمت علاوہ محصول ۳ ۔ (۴) رسالہ علاج آواز قیمت علاوہ محصول ۳ ۔

(۵) رسالہ انفلوانزا۔ قیمت علاوہ محصول ۳ ۔ (۶) تحفہ صحت زنان ایضاً ۱ ۔

(۷) تصویر کٹھڑی انسان ایضاً ۳ ۔ (۸) رسالہ امراض دندان ایضاً ۲ ۔

جالندھر شہر۔ دروازہ سیداں۔ جالندھر میڈیکل ہال۔ سید محمد تحسین و برادران

مطبوعہ پبلک پریس جالندھر شہر

ضمیمہ

طبّی جنتری اردو بابت ۱۸۹۵ء

مرتبہ ڈاکٹر سیّد غلام حسین صاحب

یہہ وہ جنتری نہیں ہے کہ سال کے بعد ردیوں میں پھینک دیجائے بلکہ ہمیشہ کارآمد ومفید ہے اسمیں بارہ ماہ کی تاریخ ہجری عیسوی فصلی بنگلہ پروشٹہ بکرمی گھڑی وپل ۔ نچھتر ۔ جوگ ۔ چندرمان ۔ دنمان ۔ بھدرا ۔ تہوار کا جو ذکر ہے خیر یہہ تو اور جنتریوں میں بھی ہوتے ہیں لیکن مضامین ذیل قابل دید ہیں ۔

ہر تاریخ کے خانوں میں ڈاکٹری و یونانی و بیدک سے مردوں و عورتوں وبچوں کے متعلق و متفرق ۳۶۵ نادر وبیش قیمت وکارآمد اقوال مندرج ہیں ۔ بعدہٗ یہہ بیان ہیں ۔

بخار کے عارضی عارضوں کے نام و علاج ۔ ہر فصل کے بموجب حفظ صحت کے قواعد ۔ حاجات بشری کے روکنے کے ضرر وعلامات وعلاج ۔ ذات و پیشہ کا تعلق امراض سے ۔ اطبّاء متقدمین و متاخرین کے مفید ودلچسپ مفصل پچاس اقوال ۔ یورپ وجاپان وہند کے ڈاکٹروں کی فیس ۔ تپ دق وباری کے بخار کا فرق ۔ طبّی قیافہ بقول اطباء متقدمین ۔ ڈاکٹروں کی عمر وحفظ صحت ۔ قرابت کے رشتہ کا اثر ۔ ہوا سے موثر ہونیوالی بیماریاں ۔ سیاروں کا فاصلہ آفتاب سے ۔ سیاروں کی چال آفتاب کے گرد ۔ ڈاکٹر مور کی سوانح عمری ۔ حکام وقت کی ملاقات کے قواعد ۔ جس کا جاننا آج کل نہائت ضرور ہے

قیمت چار آنے ۔ محصول وغیرہ تین آنے ۔

اس پتہ پر یہہ طبّی جنتری ملتی ہے

سیّد محفوظ حسین وبرادران میڈیکل ہال ۔ دروازہ سیّدان

جالندھر شہر

سری جٹ رشی کرت مانس

سوتر پر سمت

بھومکا

ویدک دھرم کے اوپاسیو ! رشیوں منیوں کے پریمیو ! آریہ سماج کے سچے ست پرچارکو ! اٹھو جاگو ! بہت سو لئے خواب غفلت سے بیدار ہو - اپنے گھر کی خبر لو - یہہ دیکھا سمے نہیں ہے لحاظ میں بیٹھ کر مون سادھنے کا سمے نہیں ہے کنتو ساودھان ہو لینے کا سمے ہے - پرتا یتن کرنیکا سمے ہے - مہرشی کے نام کی لاج رکھنے کا سمے ہے - آریہ سماجوں کے سنگٹھن میں قایم رکھنے کا سمے ہے - ویدک دھرم کی رکھشا کا سمے ہے - ذرا آنکھیں کھولکر دیکھو تو سہی کہ تمہارے مدہ میں کیسے کیسے دویا ساگر دھرم اوجاگر - پراچین رشیوں کا نام روشن کرنے والے مہان گرنتھ ورتمان ہیں - پراچین رشیوں کے رچے ہوئے درشن شاستروں اور اپنشدوں گرنتھوں کو تو آپنے پڑھا یا سنا ہوگا - پرنتو جٹ رشی کرت مہان سوتر شاید ابھی تک آپنے سُنے بھی نہیں ہونگے - اسلیئے ہم اوچت سمجھتے ہیں کہ ان نوین سوتروں کو بہتی سمت پر کاشت کریں - آپ ان سوتروں کو ساد ہارن خیال نہ فرماویں - یہہ بڑے بڑے مہرشی ساگر مہان پرشوں کے کا نچوڑ وچاروں کا نچوڑ ہے - ان سوتروں کو جٹ رشی جی وقتاً فوقتاً اپنے بیان کے سمکھ وپاکھیا سہت سناتے رہے ہیں جو مہاشے بکشپات رہت ہو کر ان سوتروں پر وچار

کریں گے - انکی کئی پرکار کی شنکائیں نورت ہو جائینگی -

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی

بہالاباد
پہلا پد

سوتر نمبر ۱

میں پرتگیا کرتا ہوں کہ آریہ سماج کے نیموں کے پرتی کول تتھا مانس کھانے کے نشیدہ کا اوپدیش کبھی نہ کرونگا - ایشور میرا ساکشی ہے -

برتی - اس سوتر میں جٹ رشی جی پرتھم اپنا نشچت سدھانت بتلاتے ہیں کہ مانس کھانے کے نشیدہ کا اوپدیش کرنا آریہ سماج کے نیموں کے پرتیکول ہے - ارتھات مانس کھانے کا اوپدیش کرنا آریہ سماج کے نیموں کے انوکول ہے - تتھہ بیان کرتے ہیں - کہ میں اپنے اس سدھانت کے انکول چلونگا " ایشور میرا ساکشی ہے " یہہ شبد پرتگیا کی درڑھتا کو جتلاتے ہیں -

سوتر نمبر ۲ - ایک مہان پینک بنانا چاہیئے اس وشے کا تب ہی پرچار ہوگا - مہاتما منشی رام جی سے اس وشے میں آپ سے باتیں ہونی چاہئیں -

برتی - پرتھم سوتر میں نشچت کیئے ہوئے سدھانت کا اس دوسرے سوتر میں وچار ہے - شریمانوں کو مخاطب کر کے جٹ رشی جی فرماتے ہیں کہ " اس وشے (مانس بھکشن) کا پرچار تب ہی ہوگا جبکہ مانس بھکشن پرتی پادک ایک بھاری پینک بنایا جاوے - پرنتو مانس پرچارک کے وشے میں مہاتما منشی رام جی کے ساتھ آپکی بات چیت ہو جانی چاہیئے " مہاتما منشی رام جی جٹ رشی کے گورو ہیں - جنہوں نے کہ پرتھم ہی انکو اس وشے کا اوپدیش کیا تھا - اور جنکی سمتی سے

اس وشے (مانس پرچار) کی چارپنکیں چھپ بھی چکی ہیں - یہہ سوتر پورن روپ سے نشچے دلاتا ہے - کہ مہاتما منشی رام جی مانس پرچار کے پکے حامی ہیں - کیونکہ یدی او کت مہاتما جی مانس پرچار کے پرتیکول ہوتے - تو جٹ رشی جی ہرگز ان سے مشورہ کرنیکی صلاح شریمانوں کو نہ دیتے -

سوتر نمبر ۳ - سارے راجپوتانہ میں چلاؤ نگا آپکی سہایتا رہی تو - اور آپکو میری سمتی سے

برتی - شریمانوں کو مخاطب کر کے السا چاریہ جی کہتے ہیں - کہ " یدی آپکی سہایتا رہی اور آپنے میری سمتی مانی تو سارے راجپوتانہ میں مانس بھکشن کی ریتی چلاؤنگا "

سوتر نمبر ۴ - تھوڑے دنوں کو لکھشوں آدمی بنینگے -

برتی - اس سوتر میں " مانس پرچارک اور مانس پرچار کے حامی " یہہ شبد محذوف ہیں -

سوتر نمبر ۵ - سیٹھ و ڈاکٹر لوگ نہ بھی بنینگے تو بھی ہزاروں آدمی آپ شیش بنینگے -

برتی - سوتر کار کا آشا اس سوتر سے یہہ ہے کہ سیٹھ لوگ دولتمند ہونے سے اور ڈاکٹر لوگ عالم فاضل اور ست گراہی ہونے سے یدی مانس پرچار کے مشن میں نہ بھی شریک ہونگے تو بھی مضائقہ نہیں - ساد ہارن منشوں میں سے تو ہزاروں آدمی آپ شیش بنینگے - آپ شبد کا پرلوگ مجبوری ظاہر کرنے کے لیئے کیا گیا ہے ارتھات ساد ہارن پرشوں کو تو دھن آدی کے لالچ اور جہالت اور راج کے بھے سے مجبوراً ہمارے پکش میں آنا پڑے گا -

سوتر نمبر ۶ - وجیٹر کھاوینگے - گو مانس بھی کھانیگے -

بہرتی - منوسمرتی میں اس سوتر کا یہ ہم شبد وجاہر لکھا ہے - جسکے ارتھ سمجھہ میں نہیں آتے گو مانس ہی کھاوینگے - یہہ تبد سپشٹ لکھتے ہیں - اس سوتر میں گئو مانس کا پرلوگ کرتے سوتر کار کا یہہ آشہ پرتیت پڑتا ہے کہ مرغی بکری آدمی سادھارن لیشوں کا مانس کیا گئو (جبکا مانس کھانا آریہ لوگوں میں بڑا بھاری پاپ سمجھا جاتا ہے - اور عام ہندو لوگ گئو مانس کھانیوالے کو بھنگی سے بھی برا سمجھتے ہیں -) کا مانس بھی سب لوگ کھاوینگے - ارتھات آریہ سناتنوں کے من پر کسی پرکار کے مانس کی بھی گھرنا نہیں رہیگی - سب سرو بھکشی ہو جاوینگے - یہہ سوتر ان مہان پرشوں کی تکلشا کا نچوڑ ہے - جو کہ آر - سی - دت کے چیلے ہونیکا فخر رکھتے ہیں - اور جنکی رائے میں آریہ ورت کے نواسی تبھی اونتی کی شکھر پر پہونچ سکینگے جبکہ انکے درمیان سے ہر پرکار کے مانس کی گھرنا سرو تھا اٹھہ جاویگی -

سوتر نمبر ۷ - سادھو براہمنوں کو سب کو ملاوں گا -

بہرتی - اس سوتر میں مانسا چاریہ جی کہتے ہیں - کہ میں مانس پرچار کے مشن میں سادھو برہمنوں کو سب کو ملاونگا -

سوتر نمبر ۸ - میں ہی لپتک بناؤں گا دیکھیے یہہ لوگ میری سہایتا نہیں کرتے -

بہرتی - جب رشی جی شرمانوں سے پنڈت ٹھاکر پرشاد - اچھانند - رامدیال سنگھ وغیرہ کی شکایت کرتے ہیں - کہ مانس سمبندھی پستک رچنے میں یہہ لوگ میری سہایتا نہیں کرتے - میں ہی پستک بناؤنگا -

دوسرا باب

سوتر نمبر ۱ - چار شکتیوں سے آدمی قابو میں آتا ہے -

بہرتی - سوتر کار لکھتے ہیں کہ چار شکتیوں سے آدمی قابو میں آسکتا ہے - وہ چار شکتیاں یہہ ہیں - سام - دام - دنڈ - بھید -

سوتر نمبر ۲ - دس بارہ آدمی ہیں - کہ ان کو بلا کر ہم

بہرتی - اس سوتر کا آشا یہہ ہے - کہ دس بارہ آدمی ہمارے مطلب کے ہیں - کہ ان کو یہاں بلا کر مانس پرچار کے لیئے نوکر رکھوایا جاوے -

سوتر نمبر ۳ - ان اپدیشکوں کے وشے میں کہنا -

بہرتی - اس سوتر کے دو آشے ہوسکتے ہیں ایک تو یہہ کہ جن اپدیشکوں کے بارے میں لالہ منشی راج جی نے اپنے پتر میں لکھا تھا انکی نوکری کے لیئے شرمانوں سے نویدن کرنا - دوسرا یہہ کہ پنڈت گنیش رامچندر آدی ایکے اپدیشکوں کے برخلاف شرمانوں سے کچھہ کہنا - تیسرا آشا کوئی ہو نہیں سکتا -

سوتر نمبر ۴ - میرے سمجھانے واسطے بہت آتے - ان کا کیا اپاؤ کیا جاوے - یہاں آکر وے بھی ایسے ہی ہو جاوینگے -

بہرتی یہاں آکر وے بھی ایسے ہی ہو جاوینگے اس سے جب رشی کا یہہ تات پریہ ہے کہ وے بھی میرے خیالات کے ہی ہو جاوینگے باقی سوتر سپشٹ ہے -

سوتر نمبر ۵ - آپ یاد کرکے کہیں اچ منتری کا چت بگاڑے گا - وہ کمل ہے -

بہرتی - سوتر کار شرمانوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ "آپ یاد کرکے پنڈت سکھدیو پرشاد جی سے کہدیں کہ وہ اچ (اچھانند) کے بہکانے میں نہ آوے - وہ کمل ہے -

سوتر نمبر ۶ - تیج سنگھہ جی کو ملاہوں -

بہرتی اس سوتر سے لالہ منشی راج جی کے اس حکم کی تعمیل ظاہر ہوتی ہے - جسمیں انہوں نے فرمایا تھا - کہ راجہ تیج سنگھہ کا کیا حال ہے

سوتر نمبر ۷ - باہر سے لاکر برہم کیا -

بہرتی نہ معلوم کسکو بلا کر برہم کیا -

سوتر نمبر ۸ - مجھہ کو کہ ڈرایا -

بہرتی - آشا گپت ہے -

سوتر نمبر ۹ - شرا ئیدہ ہوگا - شاہپورہ کا پتر آلیے -

بہرتی مہاراجہ صاحب نے سمجھانے کے لیئے شاہپورہ بلایا تھا - اس پتر کو پڑھکر جب رشی جی کہتے ہیں - کہ وہاں پر بڑا ئیدہ ہوگا - ارتھات مانس کے وشے میں شاستر ارتھہ ہوگا - اور کئی پرکار کی دقتیں پیش آوینگی -

سوتر نمبر ۱۰ - پرکاشانند کے اوپر سرکار اتینت پرسن ہے -

بہرتی - جب رشی جی کہتے ہیں کہ مجھہ پر سرکار بہت پرسن ہے - اس سے جو چاہو سو کرلوں -

سوتر نمبر ۱۱ - آج سے یہہ ہونا چاہیئے کہ منشی راج کا پتر آوے تبھی مانس کا کھنڈن کرنے والا یہاں اپدیشک نہ آوے -

بہرتی اس سوتر کے انوسار جودھ پور کے رزولیوشن پاس ہوئے -

سوتر نمبر ۱۲ - نیوں پکی ہوگئی تو ہمارا جے ہوگا -

برتی- جٹ رشی کا یہہ آشا ہے- کہ جب یہاں پر ہمارے قدم پورے پورے جم جاوینگے تبھی بھیلا ہاریوں کو ہم وجے کرسکینگے-

سوتر نمبر ۱۳- جیسے آپ راجیہ ودشے جانتے ہیں ویسے ہی سماج کا بل انکی کیتی جانتی ہے-

برتی- لالہ منہراج جی کی طرف اشارہ ہے-

سوتر نمبر ۱۴- یہاں ایشور کی کرپا سے دشٹوں کی درگتی ہوئی ہے اور ہوگی-

برتی- اِس سوتر میں دشٹ شبد بھیلا ہاریوں کے لئیے لایا گیا ہے-

سوتر نمبر ۱۵- اب دم تین ہیں-

پاد تیسرا

سوتر نمبر ۱- شہر میں سب شانتی ہوگئی گنیش شانت ہوگیا-

برتی- پنڈت گنیش رام چندر جی (جو کہ الٹر سپرچار کوں کی پوری پوری ٹھیکی کھودتے تھے) کے جودہ پور سے چلے جانے پر خوشی کا اظہار کیا گیا ہے-

سوتر نمبر ۲- بہیم سین کی عقل چکر کھا گئی ہے- گرتا ہے- تھوڑی دیر ہے-

برتی- مالناچاریہ جی خوشی مناتے ہیں- کہ پنڈت بہیم سین جی ہمارے بہکانے میں آگئے ہیں- تھوڑی ہی دیر میں گر جاوینگے- یہہ اُس سمے کا رچا ہوا سوتر ہے- جبکہ پنڈت بہیم سین جی کو دس ہزار روپیوں کا لالچ دیکر اپنے پکش میں لانے کی چالیں چلی جارہی تھیں-

سوتر نمبر ۳- یہہ ہاتھ کٹا بیٹھا ہے دہورت اس کے اِسکے ساتھ نہ ہوتے تو اچھا تھا- یہہ بھی ہوجاتا-

برتی- پنڈت بہیم سین جی کی طرف اشارہ کرکے مالناچاریہ جی کہتے ہیں- کہ بڑی دو دہورت (پنڈت لیکھرام جی اور پنڈت گنگا پرشاد ایم آے) اِسکے ساتھ نہ ہوتے- تو یہہ پنڈت ٹھاکر پرشاد کی طرح اسٹیج میں آکر ہمارے پکش میں ہو جاتا-

سوتر نمبر ۴- اِس مورت کا اپمان ہوا تو بڑی خرابی آوے گی- اِسکے ساتھ شاستر ارتھ-

برتی- پنڈت بہیم سین کی طرف اشارہ کرکے جٹ رشی جی کہتے ہیں- اگر اِس کا اپمان کیا گیا- تو بڑی خرابی ہوگی- اُدہاتت ساجوں میں شور مچے گا- اِنکے ساتھ شاستر ارتھ ہونا چاہیے- جیسا کہ منہراج جی نے اپنے سپتر میں لکھا تھا- کہ "پنڈت بہیم سین کو ٹھاکر پرشاد سے بھڑا دو" دیکھو سپتر نمبر ۲-

سوتر نمبر ۵- گٹو کو منتر ہم دیتے ہیں- مانس سیدہ کرے-

برتی- مہاراجہ صاحب کو مخاطب کرکے جٹ رشی جی کہتے ہیں- کہ "پنڈت گٹو لال پرگیہ چکشو مشہور و معروف گوسائیں (جو کہ بمبئی سے تار دوارا بلایا گیا تھا-) کو مانس ودشیک منتر ہم دیتے ہیں- وہ پنڈت بہیم سین کے ساتھ شاستر ارتھ کرے"-

سوتر نمبر ۶- پھر مورتی میں شاستر ارتھ کرادیں-

برتی- سوتر کار شرمیالوں سے کہتے ہیں کہ جب گٹو لال کا شاستر ارتھ مانس ودشیک بہیم سین سے ہو چکے- پھر مورتی پوجا پر شاستر ارتھ کرایا جاوے-

سوتر نمبر ۷- لچھمن، بڑا بدمعاش ہے-

برتی- لچھمن مہاراج صاحب

[illegible] کا نام ہے- یہہ مختصر پکا آریہ ہے-

سوتر نمبر ۸- بھوسے کھانیوالے اوپدیشک-

برتی- پھل آہاری اوپدیشکوں کو بھوسا کھانیوالے بتلایا گیا ہے-

سوتر نمبر ۹- لیکھو بڑا دہورت ہے- مہاتما منہراج سے پوچھ لینا- اپنے ٹی ہالی کری ہے-

برتی- مہاتما منہراج جی نے پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کو وہاں سے نکلوانے کے لئیے لکھا تھا اِسپر جٹ رشی نے یہہ سوتر گھڑا- اِس سوتر میں جٹ رشی جی شرمیالوں سے مخاطب ہوکر کہتے ہیں کہ "لیکھو (سری یُت پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر) بڑا دہورت ہے"- وغیرہ- سوتر دوارا شرمیالوں کو پنڈت جی کے برخلاف اِسقدر بہڑکا دیا- کہ وے پنڈت جی سے ٹک نہیں-

سوتر نمبر ۱۰- گنیش کل کو ناش کرتا ہے بدہی ہین ہے- بہت ہی گھمنڈ ہے- لا بہہ نہیں کرتا- ہانی کرتا ہے-

برتی- اِس سوتر میں سری یُت پنڈت گنیش رامچندر جی کی پرشنسا کی گئی تھی-

سوتر نمبر ۱۱- طوطے بدہی والے بھاشیہ کیا کرینگے- منہراج کرینگے-

برتی- اِس سوتر میں پنڈت ٹھاکر پرشاد آدی پنڈتوں کو طوطے بدہی والے ورنن کرکے سنسکرت ودیا کے اودیتہ پنڈت شرمیان پنڈت منہراج جی کے وشے میں کہا گیا ہے- کہ وے وید بھاشیہ کرینگے- دیکھیے کب اُکت مہاتما جی ویدوں کا بھاشیہ کرتے ہیں-

سوتر نمبر ۱۲- پونے کو جاتا ہے- اِسکا آنا اچھا نہ ہوگا-

برتی- یہہ سوتر اُسوقت گھڑا تھا- جبکہ جٹ

رشی جی لونا کو جانیوالے تھے کسی سچے آریہ پرش کے آنے پر گھبراہٹ ہے۔ جسکا بھید ہمکو معلوم نہیں۔

سوتر نمبر ۱۳۔ آپ انکی حیثیت پوچھیں تو کوئی لوگ یہ آدمی نہیں۔ برتی نہی ہے۔

برتی۔ جب رشی جی مہاراجہ صاحب کو مخاطب کرکے کہتے ہیں۔ کہ "اجمیر سماج میں کوئی بھی لوگ یہ پرش نہیں۔ وغیرہ۔

سوتر نمبر ۱۴۔ لپٹکاں بنا کر یہاں گنیش کے پاس بھیجیں گے۔

برتی۔ اس سوتر سے پنڈت گنیش رامچندر جی کو جلد موقوف کرنے کی تاکید پائی جاتی ہے۔ اور گھبراہٹ پرگٹ کی گئی ہے۔ کہ اجمیر والے پالسی کے کھنڈن میں کٹیکس اکر اپکے دوارا تقسیم کرینگے۔

سوتر نمبر ۱۵۔ وہاں بھیم سین بکا ہے۔ گنگا پرشاد تھا۔

برتی۔ جب رشی جی شیر مالوں کو مخاطب کرکے کہتے ہیں۔ کہ "پنڈت بھیم سین اور گنگا پرشاد دونوں اجمیر میں جا کر بکے ہیں۔ ارتھات پول کھولی ہے"۔

سوتر نمبر ۱۶۔ اُس لڑکے کو کہ وہاں سے لکھے کہ ہماری طرف کتنے آدمی ہیں۔

برتی۔ اسکا بھید گپت ہے۔

سوتر نمبر ۱۷۔ شاستر ارتھ کرنے واسطے اور پنڈتوں کو یہاں بھیجیں۔

برتی۔ جب رشی جی مہاتما نہرا ج جی کو مخاطب کرکے کہتے ہیں۔ کہ "شاستر ارتھ پالسی دشے میں کرنے واسطے اور پنڈت بھیجے" ایسا استاپرتیت پڑتا ہے۔

سوتر نمبر ۱۸۔ منتری اُن کے پاس آیا نہیں ہے ہمارے پکش کا ہے۔

سوتر نمبر ۱۹۔ سکھدیو کو کہدینا کہ تھوڑی سیری بات مان لیوے۔

برتی۔ مانسا چاریہ جی مہاراجہ صاحب کو کہتے ہیں کہ آپ پنڈت سکھدیو پرشاد جی منتری کو کہدیں کہ وہ میری بات مان لیوے۔ ارتھات میرے انکول چلے۔

پانچواں پاد

پرتھم سوتر۔ رھنا دیتا ہوں۔ سوتنتر راج یہی کھشتریوں کا دھرم ہے۔

سوتر نمبر ۲۔ کھشتریوں کو تلنا کوئی نہیں کرسکتا۔ پرنتو نیتی۔

برتی۔ کھشتریوں کی پرشنسا کی گئی ہے پرنتو نیتی کی آبہا تلاکر کالیجیے دھاسٹیوں سے نیتی سیکھنے کا اڈرایکٹ کمعصہ مادی مہیں اودیش ہے۔

سوتر نمبر ۳۔ راٹھور قوم کو آدھا آدھا تنگا تیاجی کر پاکریں گے۔

سوتر نمبر ۴۔ مجھ سے کام لیوے مترکر۔

سوتر نمبر ۵۔ سادھو ورگ سدبر سے تو سب سکتی ہے۔ مٹھ ہے۔ چوٹی پہاڑ کا کالا بھانا۔ بے تھا ملا ۳ میر ایسا اٹھ۔ کھبالا ایک البتہ پانچ ہزار۔ سوا ڑہی ۵ دہاڑیرا ۲

برتی۔ یہ اُن گراموں کے نام ہیں جس پر آریہ سماج کی آڑ میں سادھو جی خود قابض ہونا چاہتے تھے۔

سوتر نمبر ۶۔ ایک سبھا سبھاپت کریں اُن مٹھو کے آدمی وہ جنکو چاہے کیسی اسکا تصور ہو۔ نکالیں۔ کیا آمدنی ہے۔ کیا خرچ کس میں وہ ہے ہوتا ہے۔ مریئے تو اُس کا منت سبھا؟ آگنا انوسار ہتھابت کیا جاوے۔

برتی۔ یہہ سارا گدی کا رونا ہے۔ جسکے لالچ سے اچنا نند کو پرتھم جودھپور روانہ کیا گیا تھا۔

سوتر نمبر ۷۔ سکھدیو پرشاد کو ذرا سمجھا دو۔

برتی۔ پنڈت سکھدیو پرشاد جی کی تمیر سالوں سے شکایت۔

سوتر نمبر ۸۔ میرا کام بانٹ دلویں۔

برتی۔ یہ سوتر اُس سمے کا گھڑا ہوا ہے جبکہ گورو چیلا دونوں میں کام کے بارے میں جوتی چلا تھا۔

سوتر نمبر ۹۔ راجہ لوگ لڑکی دیتے۔

برتی۔ لاہور سے پرینا کیگئی تھی۔ کہ تم مہاراجہ صاحب کو یہہ کہکر بہکاؤ کہ بعض آریوں کے اخبار میں درج ہوا ہے۔ کہ راجپوتوں نے مسلمانوں کو لڑکیاں دیں۔ اسلئے یہہ سوتر رچکر مہاراجہ صاحب کو بھڑکایا گیا۔

سوتر نمبر ۱۰۔ گوپال سنگھ جی نکالے گئے وا نہ نکالے گئے۔

اِتی سماپت

پردھان آریہ سماج چھاونی فیروزپور کی کارروائی

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

آپکی کارروائی کا مصداق ہے۔ جو در خواست لالہ بھولاناتھ صاحب ممبر آریہ سماج چھاونی فیروزپور نے بعد ثبت دستخط چند ممبران بہ نظر اصلاح تفرقہ مابین بعض ممبران اور سماج کے جو عرصہ تکمیل سے دل لنگین ہوا ہوا تھا۔ باجاز

پرمہان صاحب پیش کرنی چاہیئے۔ باوجود اس امر کے کہ پرمہان صاحب موصوف نے زبانی اجازت دیدی مگر دل سے نہیں چاہتے تھے۔ وہ پرارتھنا پیش کیجاوے۔ خدا جانے اس امر سے انکا کیا منشا تھا۔ ہمارے نزدیک دو ہی امر پائے جاتے ہیں۔ یا تو ان ممبروں کی آپسمیں صفائی منظور نہیں ہے۔ یا یہ قیاس ممبران مخالف کا صحیح سمجھ کر انکا عقیدہ ہی اسبات پر مبنی ہو۔ جیسے کہ وہ دل سے ساعی بنے چاہتے ہیں۔ ہمکو اس سے کچھ غرض نہیں کہ پرمہان صاحب اکیلے بالشمولیت سماج مجموعی بیاہ میں اسپیر قائم رہیں۔ ہم صرف یہ امر ہدیہ ناظرین کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ممدوح عالیہ صاحب کہاں تک حسن اخلاق سے چونکہ ایک ایسی تعلیم یافتہ اور معزز پارٹی کے سرگروہ ہو کر معدود سو اخلاقی سکھا بنے۔ لالہ بھولاناتھ صاحب کا اس پرارتھنا یا درخواست کے پیش کرنے سے کوئی عذر بیجا نہ تھا۔ جس درخواست کو ذیل میں لفظ بلفظ درج کرتے ہیں۔ اس سے ہر ایک صاحب پر ظاہر و باہر ہو جائیگا۔ کہ درخواست کنندہ کا کیا منشا تھا۔ غرضیکہ جسوقت لالہ بھولاناتھ صاحب نے پیش کرنیکا ارادہ کیا۔ اول تو پرمہان صاحب نے کچھ چھین چھین کر کی قطعی مزاحمت کے الفاظ فرمائے۔ ان الفاظ سے گویا یہ ترشح ہوتا تھا۔ کہ یہ آخر حیثیت پر دلالی نہیں کرتے ہے۔ بلکہ جیسا کہ ایک آقا اپنے زرخرید غلام کی طرف غصہ کی حالت میں متوجہ ہو کر عتابانہ کارروائی کیا کرتا ہے فرمانے لگے۔ پھر تھوڑی قیل و قال کے بعد جوش میں آکر پرمہان صاحب نے لالہ صاحب موصوف کے

ہاتھ سے وہ درخواست چھین کر ٹکڑے ٹکڑے کر دی۔ کیا عہدہ پرمہانی کے لیئے ایسی بردباری چاہیئے۔ کیا اسی میں عظمت و کرامت پائی جاتی ہے۔ کہ اپنے ممبران میں تو تو میں میں کیجاوے۔ نہیں نہیں یہہ زعم پرمہانی کا نہیں ہے۔ بلکہ ذاتی معلوم ہوتا ہے۔ اگر موجب انکار غوث سے مجبوری ہے۔ کیونکہ یہہ مرض ہے۔ ہمکو بھی اسکا افسوس نہیں تاہم مقتضائے محبت اس امر کی طرف سے بھی توجہ سے باز نہیں رکھتا۔ اسکا علاج کرنا ضروری امر ہے۔

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

بالفعل یہہ کارروائی مجمل طور پر لکھی ہے۔ لیکن آئندہ عندالضرورت مفصل حال تفرقہ کا معرض تحریر میں لایا جاویگا۔

الراقم
کرپارام ممبر آریہ سماج چھاؤنی فیروزپور

پرارتھنا (التماس) انجانب لالہ

بھولاناتھ صاحب

جو درخواست گوپال سہائے ممبر آریہ سماج چھاؤنی فیروزپور نے ہماری صلاح سے بدریافت اس کے کہ سماج ہذا نے کیول پرانی پرتی ندھی سبھا سے قطع تعلق کیا اور نئی پرتی ندھی سے تعلق پیدا کیا دی تھی۔ اسکے جو جواب یہاں سے انکو دیئے تھے۔ انکی نقل بطلب جواب پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس لاہور بھیج دی گئی۔ تاکہ دونوں جانب کے اعتراضات جوابات سے اصل حال انکشاف ہو جاوے۔ جو جوابات پرتی ندھی سبھا کی جانب سے موصول ہوئے وہ اسوقت

سماج ہذا میں پیش کیئے جاتے ہیں۔ انکے مطالعہ سے اگرچہ تمام اعتراضات کی۔ جو پرتی ندھی مذکور پر لگائے گئے۔ بخوبی تردید ہے۔ تاہم ہماری نگاہ میں لاہور کی دونوں پارٹیاں باہمی فساد کے باعث اور معاون ہیں۔ اسواسطے انصاف اور دور اندیشی اسی کی مقتضائے ہے۔ کہ یہہ سماج دونوں فساد انگیز پارٹیوں سے الگ تعلق کر کے اپنے تئیں فساد و پھوٹ کی مضرت سے بچا لیوے۔ مگر ایسا کرنا ممکن و مناسب نہیں پھر جبکہ دونوں پارٹیاں اپنے افعال میں آزاد ہیں۔ تو ہم صرف ہر دو فریق کے نیک کاموں کے لحاظ سے انکی شمولیت مصلحتاً پسند کریں۔ کیونکہ دھرم اور انصاف کا یہہ تقاضا ہے۔ کہ دونوں پرتی ندھیوں سے یکساں تعلق رکھا جاوے۔ اور دونوں فریقوں کے نیک کاموں کی یکساں مدد کیجاوے اور دونوں کو ساوہی دہ بنا نش دیا جاوے اور ہر دو فریق کے اوپدیشکوں کا یکساں آدر کیا جاوے اور یکساں اوپدیش کرایا جاوے۔ مگر چونکہ نئی پرتی ندھی کیجانب عوام میں سخت بدگمانی پھیلی ہوئی ہے۔ کہ وہ گوشت خوری کی تائید و اشاعت کرتی ہے۔ اس لیئے اس خطرہ سے بچنے کے لیئے کہ مبادا کہ نئی پرتی ندھی کیسا تھ شمولیت کرنے سے عوام میں اس سماج پر ویسا ہی بدنما دھبہ لگ جاوے۔ علاوہ اس کے دونوں پرتی ندھیوں کی یکساں مدد کیجاوے سماج ہذا کسی طور پر ایسا رزولیوشن پاس کر کے اخبارات میں مشتہر کرا دے۔ کہ یہہ سماج گوشت خوری جاری کونسل دیگر عیوب کے ویدک دھرم برده اور ننده سمجھتی ہے۔ ایسی صورت میں ہم سب بدستور سابق شامل ہو کر کام کر سکتے ہیں۔ بصورت دیگر موجودہ عہدہ داران نئی پرتی ندھی جدید کے تحت شامل ہونا پسند نہیں کرتے

لہذا یہہ آخری درخواست ہے۔ کہ اب سب ممبر سماج اگر سماج ہذا کو فساد و تنازعہ کے شر و آفات سے بچانا چاہتے ہیں تو ہماری درخواست کے ہر ایک پہلو پر غور کریں انترنگ سبھا منعقدہ کی کارروائی جو بنسبت اعتراض گوپال سہائے اور ریٹ آف پنشن کے بارے میں کی گئی۔ ہم سب اسکو نفرت کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے یہہ درخواست جنرل سبھا میں پیش کیجاتی ہے۔

درخواست کنندگان کے دستخط

منشی گوپال سہائے۔ بابو لاہوری لعل بابو کرپا رام۔ منشی بھولا ناتھہ عرضی نویس منشی ہرگلال۔ سیتا رام۔ ہیڈ ماسٹر سوبھا رام۔ ماسٹر سکھن لال۔

پرتی ندھی سبھا پنجاب

ضلع گوجرانوالہ میں پنڈت لعل رن جی کا

اوپدیش بر تانت یکم جنوری سے ۲۸ جنوری تک

یکم جنوری کو امین آباد میں ایک شخص کو سندھیا سکھلائی۔ ۲ کو امین آباد میں دیاکھیان دیا ۱۰۰ شروتا تھے۔ ۳۔ کو کاموں کی میں ایک دیاکھیان دیا۔ قریباً ۵۰ آدمی حاضر تھے۔ ۴ کو گوجرانوالہ میں باعث بارش دسرا کچھہ کام نہ ہوسکا۔ ۵۔ جنوری کو تھرچاکہہ گانوں میں دیاکھیان دیا۔ جبکہ ۲۰۰ شروتا موجود تھے ۶۔ کو گوجرانوالہ میں ایک دیاکھیان دیا قریباً ۷۰ شروتا تھے۔ ۷ و ۸ کو باعث بارش کچھہ کام نہ ہوسکا۔ ۹ اور ۱۰ کو فیروز والہ گانوں میں دو دیاکھیان دیے۔ اور دو کتھا سنائیں۔ ۱۱۔ کو آرام کیا۔ ۱۲ اور ۱۳۔ کو وڈالہ میں ہون کرایا۔ دیاکھیان دیا کتھا سنائی۔ ہر موقعہ پر قریباً ۳۰ آدمی اور ۱۰ استریاں موجود تھیں ۱۴ کو شارد کی گانوں میں ایک دیاکھیان دیا۔ اور ایک کتھا سنائی۔

۱۵۔ جنوری کو احمد نگر (گجرات) میں ایک سوہر دیاکھیان سبھا صنری ۷۰ شروتا دیا اور کتھا سنائی۔ جس سے چار آدمیوں کو آریہ دہرم میں لائے۔ پھر دوسرے دن ایک اور لکچر دینے پر تین چار شخصوں نے آریہ دہرم سویکار کیا۔ ۱۷۔ کو شارد کی [illegible] ایک دیاکھیان دیا۔ اور دو کتھائیں سنائیں۔ ۱۸۔ کو دھاریوال (گوجرانوالہ) میں لکچر دیا ۱۹۔ کو رام نگر پدھارے اور ۲۶ تک وہاں ہی ٹھہرے رہے۔ اس اثنا میں مختلف مضامین یعنی دہرم چار دل آشرم۔ پورانک مت کھنڈن وغیرہ پر لکچر دیتے رہے۔ پنڈت جی کے ان لکچروں کا شروتاگنوں کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ انکی تعداد ۵۰ سے ۱۵۰ تک بڑھ گئی اور باوجود چند ہٹ دہرمی برہمنوں کے سخت مباحثہ کے دو شخصوں نے آریہ دہرم سویکار کرکے آریہ سماج کی ممبری قبول کی۔ ۲۵۔ جنوری کو پنڈت جی نے سکرٹری آریہ سماج اور ایک اور صاحب کو سندھیا سکھلائی۔ ۲۶۔ کو رام نگر سے روانہ ہو۔ اکالگڑھ میں رات بسر کرکے ۲۷ کی شام کو حافظ آباد پہونچے۔ اور ۲۸۔ کو وہاں سبھا صنری ۷۰ شروتاگن ایک دیاکھیان دیا ۔

شرجان اڈیٹر صاحب۔ یہہ ایک خط منجانب سکرٹری آریہ سماج سکھر آیا ہے۔ اسکو بھی درج اخبار فرماکر ممنون فرمائیے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ برہم چاری برہمانند جی نے سماج مندر میں ۲۵۔ جنوری یعنی شکروار کی شام کو سوہر دیاکھیان وید پرچار فنڈ کے وشے میں دیا۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ حاضرین جلسہ نے بڑی خوشی سے ذیل بتفصیل ذیل دینے کا وعدہ کیا۔ صرف وعدہ ہی نہیں۔ بلکہ بہت سے اسی وقت وصول ہوگئے۔ اور باقیماندہ رقم وصول کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

تفصیل

- بابو لال جی رام صاحب اوورسیر [illegible]
- لالہ گوکل چند سوپر وائیزر [illegible]
- لالہ ہیرالال جیالو حسب ذیل ہو کے سردہم کے جو انہوں نے اسوقت عطا فرمائے تھے۔ جبکہ سوامی پورنانند نے انکے مکان پر ۱۷۔ جنوری کو دیاکھیان دیا [illegible]
- لالہ بیربل لوکل ڈیپارٹمنٹ [illegible]
- لالہ کندرام سکرٹری [illegible]
- سیٹھ ہمنداس دوکاندار [illegible]
- " کیول کشن رام " [illegible]
- لالہ ہیرانند لوکو ڈیپارٹمنٹ [illegible]
- " کشور الال [illegible]
- پنڈت داسدیو " [illegible]
- مسٹر ٹوپن داس " [illegible]
- " چترداس [illegible]
- " تولارام [illegible]
- لالہ رلارام [illegible]
- " لکھمی داس [illegible]
- میزان کل [illegible]

پنڈت رام رتن صاحب اپدیشک

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اپدیش برتانت - ۱۶- جنوری کو موضع خورد (مالیر کوٹلہ) میں بحث مباحثہ کیا۔ ۱۷ کو اپدیش دیا۔ ۱۸ کو بحاضری سو اشخاص ایک سو ہر دیا کھیان دیا۔ ۱۹ کو موضع خورد سے چلکر جہانپیر علاقہ مالیر کوٹلہ میں آئے۔ اور وہاں ۲۱ جنوری تک ہر روز لکچر دیتے اور اپدیش کرتے رہے۔ ہر روز حاضری شہر نگن پچاس سے زیادہ تھی۔ ۲۲ کو وہاں سے چلکر رائے کوٹ آئے اور ۲۶ تک ٹھہر کر دیا کھیان دیتے اور اپدیش کرتے رہے۔ اسکے بعد ۲۷ اور ۲۸ کو بسی ضلع لدھیانہ میں دیا کھیان دیئے۔ ۲۹ کو بسیر ضلع لودھیانہ سے ہو کر جگراؤں گئے۔ اور وہاں سے موضع کھچوال گئے جہانکہ ایک عمدہ لکچر ہوا۔

برمھچاری برہمانند جی کا اپدیش برتانت

مورخہ یکم جنوری سے ۱۹- جنوری ۱۹۰۵ء تک ⁂ یکم جنوری کو سکھر میں اوم اکھشر پر بحاضری ۲۰ اشخاص لکچر دیا۔ ۲- جنوری کو غریب آباد کے سماج مندر میں اپدیش کیا۔ قریباً ۳۰ اشخاص موجود تھے۔ ۳- جنوری کو سکھر میں آرام کیا۔ ۴- جنوری کو سکھر سماج مندر میں بحاضری ۳۰ اشخاص لکچر دیا۔ ۵- جنوری کو روڑی سماج مندر اور بر سر بازار لکچر دیا۔ دونوں جگہوں پر ۱۰۰ اشخاص تا ... موجود تھے۔ ۶- جنوری کو سکھر میں اپدیش کیا۔ اور اپاسنا کروائی

۷- جنوری کو چونکہ طبیعت علیل تھی۔ اسلئے کچھ کام نہ کرسکے۔ ۸- جنوری کو سکھر سماج میں بحاضری ۱۲- اشخاص دھرم پرچار ہوتا رہا۔ ۹- جنوری کو غریب آباد میں اپاسنا اور سندھیا کرائی۔ اور اپدیش کیا۔ ۱۰- جنوری کو سکھر میں آرام کیا۔ ۱۱- جنوری کو سکھر میں برہم چرج پر دیا کھیان دیا۔ اور پھر سماج مندر میں بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ ۱۲- جنوری روڑی سماج مندر اور بازار میں دیا کھیان دیا اور اپاسنا کرائی۔ ۱۳- کو سکھر سماج میں پنڈت پورنانند جی کا دیا کھیان شروع کرتے رہے۔ ۱۴- جنوری کو بازار میں دیا کھیان دیا۔ ۱۵- جنوری کو سکھر سماج میں جاکر پنڈت پورنانند جی کا لکچر سنتے رہے۔ ۱۶- کو غریب آباد سماج میں پورنانند جی کا لکچر سنا۔ ۱۷- سکھر میں لالہ پرمانند کے مکان پر کچھ عرصہ تک وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل کی۔ ۱۸- کو سکھر میں آریہ سماج کی اُنتی کے بارے میں لکچر دیا۔ ۱۹- کو روڑی سماج کے مندر میں اپدیش کیا اور پراتھنا بھی کی۔

نوٹ۔ جب سے سوامی برہمانند جی اس جگہ تشریف لائے ہیں۔ مندرجہ ذیل آریہ سماج کے سبھاسد ہوئے ہیں۔

لالہ چندا لال سٹیشن ماسٹر میرپور خاص۔

سردار لکھا سنگھ (اسٹوڈنٹ) آریہ سماج روڑی کے ممبر بنے۔

لالہ حشمت رائے ہیڈ ماسٹر اینگلو ورنیکولر مڈل سکول ... روڑی آریہ سماج کے ممبر بنے۔

لالہ دویچند ماسٹر ورنیکولر سکول روڑی سماج کے ممبر بنے۔

لالہ ٹھاکر رام (جیون) آریہ سماج غریب آباد کے ممبر بنے۔

ایک صاحب جنکا نام یاد نہیں رہا آریہ سماج سکھر کے ممبر بنے۔

آتما رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب از امرتسر

سماجک خبریں

آریہ سماج بمبئی کا سالانہ جلسہ ۱۶ اور ۱۷- فروری ۱۹۰۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج بھوانی کا سالانہ جلسہ ۲۳ اور ۲۴- فروری کو ہوگا۔

آریہ سماج سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ کی تاریخ بھی یہی مقرر ہے۔

آریہ سماج شیخوپورہ نے لوہڑی کے دن نگر کیرتن کیا۔ اسی دن لالہ دیو دیال نے گرہ شدھی کا ہون کرا کے عمر رد پیہ پتری پاٹ شالا کو دان دیا۔ اسی روز پتری پاٹ شالا کی لڑکیوں کا امتحان ہوا۔ اور نقدی و مٹھائی تقسیم ہوئی۔ یہاں ادھیاپکہ جالندھر کی پاٹ شالا سے آئی ہوئی ہے۔

آریہ سماج سیالکوٹ کا انتخاب سال حال کے لئے حسب ذیل ہوا ہے۔ لالہ بھیم سین وکیل پردھان۔ بابو رادھا کشن اپ پردھان۔ لالہ لابھ مل وکیل منتری۔ لالہ ٹھاکر داس اپ منتری بابو برج لال اپ منتری۔ بابو الٹا (؟) پرشاد بابو کرتا کشن وکیل منشی کیول نشی - بابو خوشحال ...

لالہ نرسنگھ داس ممبران۔

بالو نراین سنگھ جی آہلو والیہ نے اپنے پتر کا سمبندھ ہمراہ کنیا لالہ رلا رام پریسیڈنٹ آریہ سماج پشاور ہونے پر حسب ذیل دان دیا۔ وید پرچار فنڈ ۱۰ صہ۔ پتری پاٹ شالا جالندھر ۵ عہ۔ دیانند اینگلو ویدک کالج ۵ عہ۔ اناتھ آلے فیروزپور ۵ عہ۔

آریہ سماج امبرسر کا چودھواں سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴- اور ۲۵ فروری کو ہوگا۔

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا ساتواں سالانہ جلسہ ۱۰ اور ۱۱ مارچ سنہ ۹۵ء کو ہوگا۔

لکھیمپور کے دونوں آریہ سماجوں میں پرسپر جو مخالفت سی ہوگئی تھی۔ وہ دور ہو گئی۔ بھائیوں کا ملکر رہنا ہی آنند دایک ہے۔

سادھو سدانند کچھ عرصہ سے [illegible] کے حامی ہے۔ اس عرصے میں اکثر پنڈتوں پر اخبار کے ذریعے حملے کرتے رہے۔ اب انکے لیکھ [illegible] بھیجتے ہیں۔ ساتھ ہی ویدک دھرم کی انتی کے وسائل ورن آشرموں کے آچار شدھی وغیرہ بتلاتے ہیں۔ ایشور کرے سادھو جی اب برابر ایکتا کے ساتھ پرچار شدھی میں لگی رہیں۔

سرہی ۱۰۰ مہاراجہ تاہر سنگھ جی [illegible] ادھیش نے اپنے سب سے بڑے راجکمار [illegible] جی کا سماورتن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا اسموقعہ پر دس ہزار روپیہ ایک بورڈنگ ہوس کے لئے دان ہوا۔ اور ۵ روپیہ آریہ اخبار کو مدد دی گئی ہے۔ ویدک دھرم کے سچے سیوکوں میں مہاراجہ صاحب کا دم غنیمت ہے۔ پرمیشر [illegible] بھلائے [illegible] کی بجائے [illegible] کردی۔
۲۶- **جنوری** سنہ ۹۵ء کو آریہ سماج پشاور میں گوکل چند ساکن ضلع جہلم جو چار پانچ روز پیشتر ایک مسلمان مولوی کے فریب میں آکر اپنے دھرم سے پتت ہوگیا تھا۔ پھر اصلی دھرم میں واپس لایا گیا۔ گائتری منتر اسکو سکھلایا۔ اور شیرینی خود اسنے اپنے ہاتھ سے تقسیم کی۔ اور ۱۴۔ جنوری سنہ ۹۵ء لالہ دیویدیال صاحب [illegible] فروش ممبر سماج نے اپنے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ اور حسب ذیل دان دیا۔ سماج ہذا ۵ عہ۔ یتیم خانہ فیروزپور ۵ عہ۔ گرلز سکول سماج ہذا ۵ عہ۔ [illegible] سکول سماج ۵ عہ۔ دیانند اینگلو ویدک کالج ۵ عہ۔ سماجکے ممبران کو اپنے گرہ پر بلا کر شیرینی تقسیم کی اور چاء پلائی۔

عام خبریں اور رائیں

امریکہ دیش میں ایک سوسائٹی قایم ہوئی جسکا ادیش سنسکرت کو پرچلت کرنیکا ہے اب تک بہارتے ۲۲ غیر مطبوعہ کتابیں حاصل کی ہیں جنکا ترجمہ عنقریب ہونیوالا ہے۔ سوسائٹی مذکور کا ارادہ یہ بھی ہے۔ کہ امریکہ میں سنسکرت کی تعلیم اور سنسکرت کتابوں کے ترجموں کے لئے پنڈت نوکر رکھے۔

لاہور سے ایک انگریزی زبان کا ہفتہ وار اخبار نکلا ہے۔ ہونہار پرچہ معلوم ہوتا ہے۔

بڑی خوشی کی خبر ہے کہ دیوان بہادر سوبرامنیا ایئر مدراس ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ آپ [illegible] کے پیچھے سنیئر ہیں۔

ایک مسلمان معزز لیڈی نے لنڈن جاکر وزیر ہند سے ملاقات کی۔ اسکا مفصل حال انہوں نے ایک انگریزی اخبار میں چھپوایا ہے۔ آخر کار بیچارے اہل اسلام بہائی بھی ناجائز پردے کی خرابیوں کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور [illegible] کوشش اپنے سمجھنا شروع کر دیا ہے۔

اشتہارات

ضرورت

میرا ایک کھتری دوست دو کنیاؤں بعمر دس اور بارہ سالہ کے لئے بروں کی تلاش میں ہے سجنوں کو چاہیے کہ اسی بارہ میں مجھ سے خط و کتابت کریں۔
الراقم رام دیتہ مل کلرک انچارج کراچی جیل [illegible]

نوٹس

(۱) (۲)

ایک کھتری صاحب جنکی عمر ۲۳ اور ۲۴ سال کے درمیان ہے۔ اور جو ذات کے چار گھر مرہوترہ ہیں۔ ذریعہ معاش معقول رکھتے ہیں۔ تعلیم یافتہ [illegible] ہیں۔ اور صنعت بدنی بھی اچھی ہے۔ ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں جنکی ذات کھتری ہو۔ اور عمر [illegible] سال کے اندر ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی زیادہ حالات بذریعہ خط و کتابت ہیرانند سکنڈ انگلش ٹیچر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

آپکا داس
ہیرانند سکنڈ انگلش ٹیچر ڈی اے وی کالج لاہور

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

قریب قریب ہندوستان کے نامور اخبارات کے ہمسر ہے۔ اس میں علاوہ قابل قدر مضامین اخلاقی و حسن معاشرت کے مختلف مضامین متعلقہ تعلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور پاکیزہ لطائف و ظرائف تجربہ کی باتیں بیش قیمت ناول سوانح عمری وغیرہ اور ملکی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو مہاشے ... ایڈیٹر مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب ... سے ... تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا دیں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائیں گے ان کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئے۔

المشتہر

کشن سروپ ورما منیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگر آپ حقیقی مذہب عیسائی کا حال ... دیکھنا منظور ہو تو یہ رسالہ ملاحظہ فرمائیے۔ اس میں مستند ... کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی گئی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے ... تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی ... حضرت مسیح کی ... تعلیم ... حضرت مسیح کے معجزے ... عیسائی دین دنیا میں کیونکر پھیلا ... عیسائی صاحبوں کی ... تثلیث اور ... عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور انجیل کی تحقیقات ... انجیل یوحنا ... رسالہ ... حضرت موسیٰ کی کتاب ... عیسوی ... حضرت مسیح ... اوتار ... حضرت مسیح ... الفاظ میں ادا کی ہے ... یہ کتاب عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب ... سے مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے ... باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف ... رکھی گئی ہے ... جلد سے زیادہ خرید لینے پر ... خرید فرمادیں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب ہاتھ نہ آئے گا۔

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود یکہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم میں اٹک کر چلتا ہے۔ اور بہتر یہ جو کاپی نکالی جاتی ہے وہ اکثر جاتی ہے۔ جاذب اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے۔ کہ نقصان بہتر ... بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے بہتر ... ہوتے ہیں۔ جسکے سبب بہت ہرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں اول ہے۔ اور جاذب کی یہ کیفیت ہے کہ جتنے ... ایک لکیر کھینچ دیجیے۔ تو نقش ... ہو جاتے ... غرض سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت قابل قدر ہے۔ جنہے خریدی ... صاحب شہر لاہور کے مطبع کو ... کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و ... باغبانی کو ... مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جسکو تیار ... ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر دیباچہ لکھنے اور ... کرنے چمن اور ... تیار کرکے قواعد و ترکیب ... بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے ... ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام ... پھل پھول رنگ اقسام شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین ... نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو ... اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع ... کاغذ عمدہ دبیز ... کتاب نہایت خوشخط اور ... قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانے درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانے درخت (۶) پھل کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) بیلدار درخت (۱۲) ... (۱۳) درختان نادر (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی (۱۷) لوث متفرقات

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار ... کے پورے سال کی قیمت مبلغ ... روپیہ پیشگی بھجوا دینگے۔ انکو ایک جیبی گھڑی ... چھ روپیہ جو ... دی جائیگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو ڈلہوزی اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پربال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید ہے کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا بعد تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے صرف دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ پانچ روپیہ (عہ) خالص ممیرہ فی ماشہ [illegible] (خالص مصری سرمہ فی تولہ [illegible]) ڈاک و محصول بذمہ خریدار۔ جس کو یہہ ممیری سرمہ خریدنا ہو وہ جلدی منگوا لے۔

المشتہر پروفیسر سیوا سنگھ اینڈ سنز مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر سیوا سنگھ صاحب زاد [illegible]۔ تسلیم مزاج شریف۔ میرے کنبہ کی ایک لڑکی کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ بہت مفید ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہوگئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم و ڈھلکے کے لئے مفید ہیں اور یہی آپ کا سرمہ کثرت ممیرے یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے۔ بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ بیحد فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید ارسال کیجئے۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام [illegible] ضلع جہلم۔ مرقومہ [illegible] جولائی ۱۹۲۳ع

(۲) جناب پروفیسر سیوا سنگھ صاحب۔ عرض یہہ ہے کہ میں نے پیشتر ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماویں۔

ڈاکٹر سعید احمد اسسٹنٹ سرجن [illegible] مرقومہ ۱۰۔ اگست ۱۹۲۳ع

(۳) جناب پروفیسر سیوا سنگھ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ اکثر مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے آنکھوں کو کلی صحت ہوگئی۔ جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا۔ اسلئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کیلئے فائدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو بیقدر سستے داموں پر بیچکر خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور اسکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

ڈاکٹر خیر الدین [illegible] [illegible]

(۴) جناب [illegible] صاحب [illegible] [illegible] [illegible]

اعلیٰ حضرت بیگم صاحبہ نے مجھ کو حکم دیا۔ کہ ایک تولہ سرمہ ممیری طلب کرو۔ اسلئے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بمجرد خط ہذا بذریعہ وی۔ پی سرمہ ممیرے سیاہ ایک تولہ و [illegible] روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید ثابت ہوا۔ تو پھر دوسری دفعہ کے واسطے لکھا جاویگا۔ الراقم نواب علیشاہ پرائیویٹ سیکرٹری بیگم صاحبہ بہاولپور مورخہ [illegible] ستمبر ۱۹۲۳ع

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس بتاریخ [illegible] ستمبر ۱۹۲۳ع کو پہنچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ ایک تولہ اور بذریعہ پارسل روانہ فرماویں۔ نواب علی شاہ پرائیویٹ سیکرٹری حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۳ع

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہمارے ممیرے سرمے کی مشابہت میں ایک سند [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] انعام [illegible] [illegible]

ओं

विश्वस्य चक्षुष समीक्षा

الیشوریہ نیم کا پالن ہم سب الیسمیں متر بھاؤ سے برتیں ہاں اور الیشوریہ نیم کا پالن

ओं ओं

ہفتہ وار

ست دھرم پرچارک

جلد [illegible]

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کی قابل دید کتابیں

کتاب	کیفیت
درن بیوستھا اردو	مصنفہ بابو منشی رام صاحب۔ اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے۔ کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر۔ قیمت ۴
استری سدھار اردو	استری سدھار کے لیئے زور دار اپیل قیمت ۱ مصنفہ
پرداریں آنند اردو	مصنفہ بخشی گوپال داس۔ اسمیں کہانی کے طور پر دکھایا ہے۔ کہ پرداریں آنند کس طرح ہو سکتا ہے قیمت
شاستراتھ جھنگ گھیانا	مصنفہ لالہ سوایا رام مختار عدالت۔ یہ شاستراتھ سوامی پورنا نند اور پوراک پنڈت لوگوں کے بیچ مقام گھیانا ہوا تھا۔ قیمت فی جلد ۱
جیون چرتر پورن بھگت	اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں۔ مصنفہ لالہ دیوراج قیمت فی جلد ۱
پرارتھنا پستک اردو	مصنفہ لالہ دیوراج صاحب۔ ایشور کی پرارتھنا اور اپاسنا قیمت فی جلد
ایک دردناک نظارہ	ایک یاترا کے طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اعلیٰ استری سکشا کا ہونا ضروری ہے۔ مصنفہ لالہ دیوراج

کتاب	کیفیت
پتری کی پرارتھنا	مصنفہ لالہ ہر بخش رفقاء۔ ایک بڑا عجیب امیر کا ذکر کون ہو رہا ہے کہ جو بچہ آنسو بہاتا ہے قیمت ۲
ناش نشیدھ اردو	مصنفہ لالہ آتما رام صاحب۔ ناش پرچارک کے
ایضاً حصہ دوم ارقیمت	اعتراضات پنڈت اور پرلیکھرام کے جواب میں قیمت ۲
مسلہ نیوگ اردو	پادری لی ایس کے اعتراضات کا جواب قیمت
رامچندر جی کا سچا درشن	اعتراضات کا فاضلانہ جواب ہے۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام
	مصنفہ پنڈت لیکھرام۔ اسمیں پنڈت جی نے ثابت کیا ہے۔ کہ رامچندر جی مہاراج بھلا ہری بھی تھے
امرت برشا اردو	قیمت ۔ ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ
ویراگ سمبندھی (حصہ اول)	قیمت ۔ بھجن بسنت رسالہ جلسوں پر
حصہ دوم	قیمت ۔ پڑھنے کے قابل ہیں
بھجن آنند اردو	مصنف نے بہایت چیدہ چیدہ بھجن جو اکثر سروتا رکے لکھے ہیں۔ مصنفہ امر سنگھ کو ٹھ نوا سی قیمت
سیالکوٹ کا برہم نہیں	اسمیں ایک کالج کے صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب قیمت ۱

درخواستیں مینجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر کے نام آنی چاہیے

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

دوا	تفصیل
[illegible]	سریع التاثیر جبلی طاقت کیلئے جو کثرت فو حیات دسکرت دلمعولیت کی بیماریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی عہ
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا سنہ فوراً فائدہ ہوتا ہے پہولنا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت للعہ
[illegible]	ہر گھنٹے میں دورہ جلن بار بار حاجت اول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی عہ۔
[illegible]	دانتوں کو ہلنے کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ سوڑہ کی خلیاں کی دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	ضعف بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش سرخی جالا دھند کی بیماری ہو بیکو دور کرتا ہے فی شیشی ہوتا ہے
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ لنگی۔ لاغری بہنی درد کمر خرابی جگر پیدائش لنکر دور کا نیل کو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ سدسداج کو دور کرتا ہے ۲ درجن عہ
[illegible]	سونے کا درد۔ جریان ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	جانور کو بلا تکلیف بیچ ونشہ چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑ جانے۔ ایام حمل خسرہ چیچک دانے کو دور کرتا ہے تولہ عہ
خضاب	چاہو پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت عہ
[illegible]	بالی بخار۔ درد سر قبض بہینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ۔
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی گنا چکے ہیں۔ درست کر کے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ عہ

کثیر الوقوع امراض کی بابت دواب سپیشل و سائٹیفکٹ دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ کا بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے رسالہ دافع آتشک وسوزاک عہ معالجات لو سیر ارسالہ ہیضہ طبع چہارم ۲ ار المحذرات ارسالہ قیافہ ارسطو و عہ

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر حسن کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ کرتا تھا لیکن لمبے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیہرج یعنی مشت زنی کرنے سے یا اسمیں کوئی خرابی آنے سے نسل میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کہانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ۰ عدد گولی عہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں ہے سو مریضوں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۰ر **المشتہر** گوپال لال حسن بی دھرم پرچارک لینڈ جالندھر ڈاکٹر حسن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہیضہ ہی بدہضمی کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات مدی کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک ۰ر دس روپے سے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** کندن لعل خزانچی ہیڈ کمپنی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں

کشتہ نقرہ اسکے کہانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ بچوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیے یہ آب حیات ہے۔ یہ دوا حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ عہ

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ سست آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں بچپن کی بے غور ائی کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر کسی دقت دو ہفتہ میں دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ عہ

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے یہ دو امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

اشتہار

بڈا دی کا مشہور معروف ناول مصنفہ سوامی گھنہ رام قیمت ۱۰ر فی کاپی فروخت کے لیے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو۔ مجھ سے طلب فرمادے

نمبر ۴ | مطبوعہ ۵ پھاگن سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۱۵ فروری ۱۸۹۵ء بروز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible] ॥१४॥

ارتھ - جو گرہن کرنیکے یوگیہ - پورن پرماتما کو ساتھ - ودوان لوگ جس (دانش گیان روپی) یگیہ کو پھیلاتے ہیں - اسکا کھی گسٹ رنو سمساگر شیم رنو اور ہونیہ پدارتھ شرت رنو ہیں - جاگرت اوستھا میں واہیہ جگت کے اندر

پرماتما کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے جب ایک شششو مار چکر (نظام شمسی) کے انتظام کا مشاہدہ کر لیتے ہیں تو باقی برہمانڈ کی نسبت اندازہ لگانا بھی کچھ مشکل نہیں رہتا - لیکن واہیہ برتی میں وے جگت سے پرماتما کو علیحدہ الوبھو کرنا کٹھن ہے - اسلئے ایسی اوستھا میں پھر پکر برہم کی کھوج میں ورڈہ پرش واہیہ یگیہ کی سمابتی کر دیتے ہیں - اور دانش ارتھات انترییہ (اندرونی) یگیہ کا انوشٹھان کرتے ہیں - لیکن کوئی بھی یگیہ بلا ضروری سامگری کے پورن نہیں ہوتا - اس دانش یگیہ میں تینوں رتو (جنکے انترگت باقی کی تین رتو بھی ہیں) گھرت سمدھا اور ہون کے لائق پدارتھوں کی جگہ ہیں - بسنت کے گھی کو لے کر جب آتم اگنی سے گریشم روپی سمدھا کو جلایا جاتا ہے - تب شرت رتو روپی سامگری اسمیں ڈالنے سے ہون کی پورتی ہوتی ہے - یعنے یہ

سال کے چکر میں ہمارے کل نظام شمسی کی بناوٹ اور انتظام کا گیان ہو جاتا ہے - اسوقت معلوم ہوتا ہے - کہ اس کل بناوٹ میں جسکے کہ کل مختلف حصے سرسری نظر پر ایک دوسرے کی مخالف معلوم دے رہے تھے - ایک ہی منیتا (نیم میں رکھنے والا) پرش کام کر رہا ہے -

سناتن دھرم پرچارک کی قیمت
میں
کمی کیونکر ہو سکتی ہے

ناظرین کو جیسا پریم اس پتر سے ہے وہ چھپا ہوا نہیں ہے - ہمارے پاس روز اس پرچہ کی قیمت کم کرنیکے لئے درخواستیں آتی ہیں - اکثر سجن قیمت کی زیادتی کی شکایت کرتے ہوئے نمونہ کا پرچہ منگا کر ہی افسوس کیساتھ آئندہ خریداری کی جرات نہیں کرتے - ہمیں ایسے پریمی سجنوں کی پرچارک سے علیحدگی کا بڑا افسوس ہوتا ہے - لیکن کریں تو کیا کریں ہر سال نقصان نہ کچھ گھاٹا برداشت کر کے ہم نے اب تک اس پرچہ کو چلایا ہے - اور باوجود سخت مخالفت کے اسکو جیوت رکھا ہے - اسوقت بھی ایسے پر جوش سوجن ہیں جو کہ اپنے دھرم کا بقا یا اس خیال پیدا نہیں کرتے - کہ انکے خیالات ہم سے نہیں ملتے دیانتداری کا خون کرنا گوارا کرتے ہیں لیکن دشمن کو واجب قرضہ سے بھی جواب دینا داخل ثواب سمجھتے ہیں - لیکن ہم نے اب مصمم ارادہ کر لیا ہے - کہ اپنے خریداروں کی سہولیت کے لئے کوشش کریں - اور کم قیمت پر بھی انکی سیوا میں اس پتر کو پہونچا دیں - یہہ کس طرح ہو سکتا ہے - یہہ بات مسلمہ ہے کہ جسقدر زیادہ اشاعت ہوگی - اسی قدر چھپائی وغیرہ پر خرچ کم آئیگا - پس اگر یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۲ تک ہمارے خریدار اپنی کوششوں سے چار سو خریدار نئے اس قسم کے پیدا کر دیں - جو کہ یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۲ کو پرچہ وی پی ایبل منگانے کی درخواستیں بھیجدیں - تو ہم یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۲ سے پرچارک کی قیمت تین روپیہ سالانہ بجائے محصول ڈاک کر دینگے - اور اس صورت میں کسی شخص کے ساتھ رعایت نہ کیجاویگی - ہم منتظر رہینگے - کہ ہمارے خریدار اس پرچہ سے اپنی محبت کا اظہار کہاں تک کرتے ہیں - اگر یکم بیساکھ ۱۹۵۲ تک اس قدر درخواستیں نہ آئیں تو پھر قیمت بدستور رہیگی -

المشتہر
مینیجر اخبار
سناتن دھرم پرچارک جالندھر شہر

کرو ویدوں کا پرچار اودیا جاوے
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

چوک نمبر ۱

جب بھارت جننی ات ہی گھت سی ہوئی
ہے ناتھ آپ بن درشٹی پڑتا نہیں کوئی
کرو کرپا آپ یہی کشٹ سکھ ملجاوے

تب زور ساتھ پربھو سنگھ ہو کر روئی
سوامی اناتھ کے کشٹ نوارین جوئی
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

چوک نمبر ۲

یہہ کرونا سے بھارت بانی سن لینی
اسکے سدھار کی اور درشٹی جب دینی
پا کر آدیش وہ یہاں منی یہاں آوے

اس دین ہین کی دشا یہ کرونا کینی
تب ہو پرسن اک رشی کو آ گیا دینی
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

چوک نمبر ۳

تب آ کر بھارت کو دھیرج دینا
ویدک پرکاش سے سبھی تمر ہر لینا
اودیش سے اسکے پرم بھاؤ پر ہو جاوے

پراچین دشا کا سب کو بودھن کینا
دھیرج کلیان سے استا کھنڈن کینا
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

چوک نمبر ۴

بھارت کے روگ کی ان سب پہچانا
جو بہت کال سے لگی بیادھی نانا
ہون سرشٹی کرم نو ایسا چکتسک آوے

اوشدھی کی ریکا پھر ورڈ نشچے ٹھانا
انکے انمول کے سادھن کو جانا
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

چوک نمبر ۵

کرکے پورشارتھ اودیا کا گڑھ توڑا
جو کام کیا ہے وہ بھی نہیں کچھ تھوڑا
کر دو یہہ اچھا در پرم دھام کو جاوے

اور پرلوپکار سے کبھی نہیں منہ موڑا
اودیش رہا جو آپکے اوپر چھوڑا
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

چوک نمبر ۶

بس اکٹھو متر اب شیگھر سوچیت ہو جاؤ
پھر دیش انتر میں وید پرچار کراؤ

سب گرام گرام میں وید دھونی پھیلاؤ
اور دوپ اپانتر میں وید پرکاش پہنچاؤ

اس رشی کا سب پاکھنڈ پورن ہو جاوے
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

چوک نمبر ۷

بھارت جننی کے تبھی کام سدھرینگے
اودھ باڑک کنیا ویدمنتر اچرین گے
کر دین سبھی یہہ دشا شیگھر پرہاؤ

جب ستیا اودیا کے نگر نگر بجینگے
سب پرش اور استری وید کنول چکھینگے
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

چوک نمبر ۸

تم سنو پیارا تھا ہے بھارت تمہاری
تھی ابھاگ دش ہے ترپا مگر گھیر رہی
یہاں ایک دن بنے سے سہھر گن ہو جاوے

اب بھی تم میں ہو دان شکتی اتنی بھاری
نشچے ہے آئی اب سدھار کی باری
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

چوک نمبر ۹

ہو کر اکتر اب کر دین میرے پیارو
اور سنسکاروں سے سنتتی اپنی سدھارو
ہے آریہ وہ ہی جو اسمیں وگھن نہ لاوے

ویدک بھوشن سے دیش کو پھر سنگارو
سن ست اودیش آچرن شدھ کر ڈارو
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

چوک نمبر ۱۰

ہے ناتھ اناتھوں پر درشٹی اب دیجے
ہیں پڑے آج منجدھار باہاں گہہ لیجے

سبھی وگھن دور کر نیکی شکتی دیجے
آئے ہیں شرن ہمری دنے سن لیجے

سب دیشوں میں یہہ رتن دیش بنجاوے
پنہ بھارت آرت شانتی دھام بناوے

ایڈیٹوریل نوٹس

آریہ پیش دھیان سے پڑھیں - مردم شماری کی رپورٹ میں مسٹر بلنٹ آریہ سماج کا ذکر کرتے ہوئے یہہ کتھن کرتے ہیں - کہ آریہ سماج کا مت ابھی تک پرواروں میں پرچارت نہیں ہوا اور نہ یہہ دھرم گھروں کا دھرم ہوا ہے - اسکی وجہ یہہ ہے کہ استریں

ان پڑھ ہیں۔

درحقیقت دھرم کی بڑی بھاری بہت کچھ استریوں پر نربھر ہے۔ اور جہاں استریاں سُوشکشتا نہیں۔ وہاں اُتّم نیموں کا پرچار ہونا بہت ہی کٹھن تو کیا۔ بلکہ اسمبھو ہے۔ اس بات کا پرتیکش ثبوت آریہ سماج ہے۔ کیا یہ بات شوبھا دائک نہیں۔ کہ شری سوامی دیانند سرسوتی جیسا مہارشی۔ وِدّیا کا سوریہ۔ ویدوں کا پرچارک سماج کی بنیاد قائم کرنے والا ہو۔ اور ایسے دھرماتما پورشارتھی پرش نے اپنی زندگی کو سماج کے اصولوں پر چار کرنے میں بھینٹ کی ہو۔ پھر مہارشی دیانند نے پرچار بھی من گھڑت نہیں کیا۔ بلکہ ویدوں کے مضبوط چٹان پر کھڑے ہو کر یہ پرچار کیا ہے۔ تب بھی جتنا کام کہ ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا۔ ہمیں اتنا تو یقیناً بھی کہ ہماری بہنیں ان پڑھ ہیں۔ ہمارا ستیارتھ پرکاش۔ ہماری فلاسفی کی بھری ہوئی رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا۔ ہمارے لیکچرار اپدیشک اور ہیرمن۔ ہماری اخباریں۔ ہمارے شاستر ارتھ۔ ہمارے الکتب اور ہمارے سکول اور کالج۔ اسوقت تک ہندوستان کو آریہ ورت بنا دیتے۔ آریہ دھرم کے پرچار ہونے کو قریباً ایک نسل گذر گئی ہے ہمارے پورشارتھ کا پھل اسوقت تک یہ ہونا چاہئے تھا۔ کہ کم سے کم ہندو قوم آریہ ہو جاتی۔ بال بیواہ ہونے بند ہو جاتے۔ مورتی پوجا کو چھوڑ کر ایک ایشور کی اپاسنا کرنے والے گھر گھر ہوتے۔ اُتّم ہوم کے کرنے والے پنچ یاگ کرتے ہوئے دکھائی دیتے جیسے پتر اور دیوتاؤں کا آدر ستکار ہوتا گھر گھر سے ہون کی سگندھی نکلتی۔ ورن آشرم ویدک نیموں پر ہوتا۔ ہر ایک گھر میں ودیا کا سوریہ چمکتا۔ اور ہر ایک گھر میں لٹکائے ہوتے۔ جنہیں رشی منی کرت گرنتھ اور چاروں وید براجمان دکھائی دیتے۔ استری اور پرشوں میں سمان بھاؤ سمان اگوانی ہوتی مگر سچ تو یہ ہے۔ کہ ہمارے پورشارتھ کا پھل جتنا کہ ہمیں ملنا چاہئے تھا۔ اتنا نہیں ملا۔ ہم پرنتو مانتے ہیں کہ اور سوسائٹیوں کی نسبت آریہ سماج کا پرچار بہت زیادہ ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ مگر جب ہم سوامی دیانند سرسوتی کے پورشارتھ ویدوں کی صدا اور آریہ پرش اور آریہ سماجوں کے اُتساہ کی طرف دھیان دیتے ہیں۔ تو ہمیں کہنا پڑتا ہے۔ کہ جتنا پھل ملنا چاہئے تھا اتنا نہیں ملا۔ قوم تک ہماری آواز ابھی نہیں پہنچی۔ ہمارے گھر ابھی تک آریہ گھر نہیں بنے۔ اور اگر سرکاری رپورٹ پر وشواس کیا جاوے۔ تو اب تک صرف چالیس ہزار استری پرش ہی ہیں جو آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ یا جو اپنے آپ کو آریہ کہلانا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کی انتیس ۲۹ کروڑ آبادی میں چالیس ہزار آریہ آبادی درحقیقت شرمناک ہے یا یوں کہو کہ اگر ایک نگر ہو۔ جسمیں ۲۹ ہزار آدمی بستے ہوں۔ تو اسمیں ایسے پرش جو اپنے آپکو آریہ کہتے ہیں صرف چار ہونگے ارتھات اگر (۷۲۵۰) سات ہزار دو سو پچاس پرش کھڑے کر دیئے جائیں تو انمیں صرف ایک آریہ ہوگا۔ کیا یہ تعداد گوارا کے لائق ہے؟ ہماری اس سست رفتار کا کارن کیا ہے؟ ایشور کے دیئے ہوئے ویدوں کی صداقت کا یہ کارن نہیں ہو سکتا۔ رشی منی جس مت کو گرہن کرتے آئے ہیں۔ اسکا یہ کارن نہیں ہو سکتا۔ اسکا پرتیکش کارن ہماری دیویاں استریاں ہیں۔ جو ہمیں آگے نہیں بڑھنے دیتیں۔ اور جب تک ودوشی ماتائیں نہ ہونگی ہماری ترقی بہت کم ہوگی۔ جتنا کام کہ ہم نے گذشتہ ۲۵ برس میں کیا ہے۔ اگر اگلے ۲۵ برس میں اس سے چوگنا بھی کر لیں۔ تو اس سے پھل صرف یہ نکلے گا۔ کہ ۷۲۵۰ میں بجائے ایک کے چار پرش آریہ مت کے گرہن کرنے والے دکھلائی دینگے۔ کیا اسی تعداد پر ہمیں سنتشٹ رہنا چاہئے؟ کداپی نہیں۔ کداپی نہیں۔ ہمنے تو سنسار بھر کو آریہ بنانا ہے سنسار بھر میں ویدک مت پرچار کرنا ہے۔ اس دھیمی رفتار پر ہم کب سنتشٹ ہو سکتے ہیں۔

آریہ دھرم کے پرچار میں جب تک استریاں سہائتا نہ دینگی۔ ہماری سنو کامنا سِدھ نہ ہوگی۔ جب تک استریاں اس مت کو گرہن کرنے والی نہ ہونگی۔ ہمارا پیارا اور سچا اپکارک مت اچھا کی ہوئی ترقی نہیں کرے گا۔ مگر کیا ان پڑھ استریاں آریہ دھرم کی فلاسفی کو سمجھ سکتی ہیں۔ کیا جس استری نے تعلیم نہیں پائی۔ ہماری موکش کی فلاسفی۔ نراکار ایشور کی پوجا کی فلاسفی سرشٹی اُتپتی کا ودھان۔ اتیادک اسکی سمجھ میں آسکتی ہے۔ آریہ مت فلاسفی کا مت ہے۔ اسکی ہر ایک بات میں فلاسفی ہے۔ اسلئے اس مت کے جاننے کے لئے ودیا کی اوشکتا ہے

فلاسفی کی اوڑھ سکتا ہے بھجن پاٹھن کی آوشیکتا
ہے۔ اور کون نہیں جانتا۔ کہ مورکھ ماتاؤں
کی سنتان کے لیئے ودیا پراپت کرنا کیسا کٹھن
ہے۔ کون پرش اس بات سے انکاری ہو سکتا
ہے کہ سوشکشت ماتائیں اپنی سنتان کو لوریوں
میں ہی جو اتم شکشا دے دیتی ہیں۔ اس
شکشا کو کالج میں بھی بڑی کٹھنتا سے
پراپت کرتے ہیں۔

ہماری یہہ یاچنا ہے۔ کہ بھارت کے
ادھار سنسار کے اپکار اور آریہ دھرم
پرچار کی شبھ اچھیا کو پورن کرنے کے
لیئے ہر ایک کا یہہ دھرم ہو۔ کہ کنیا پاٹھ
شالائیں اور مہاودیالے استھاپت
کرے۔ استھاپت ہوتی ہوئی پاٹھ شالاؤں
کو سہائتا دے اور دلائے۔ یدی وہ ایسی
جگہ رہتا ہے جہاں کوئی پاٹھ شالا نہیں
تو خود اپنی بہن یا۔ ماتا بہن اور بیٹی کو
شکشا دینے کا فرض ہے۔ اور کام بھی تو
کرتے ہو۔ ایسے بھی کرو۔ اور کاموں کے
لیئے بھی تو وقت نکال لیتے ہو۔ اس کے لیئے
بھی نکالو۔ ناٹم پڑھنی کے لیئے بھی تو وقت
نکل آتا ہے۔ اپنی ادھوگتی کو پراپت ہوئی
ہوئی بہنوں کے ادھار کے لیئے بھی سہکارتا
سب کنیائیں پڑھیں۔ اناتھ اور غریب
کنیاؤں کو وظیفہ دو۔ انہیں پستکیں لیکر
ان کے لیئے اچھی اچھی پستکیں رچو۔ انکے
لیئے لوگوں کو پریرو۔ ہر ایک گھر میں
جاکر کہو۔ کہ اپنی کنیاؤں کو پڑھاؤ۔ ورنہ
مار کر بیٹھ جاؤ۔ سو گھروں میں یدی جاکر کہوگے
آخر کوئی گھر تو اپنی کنیا کو پاٹھ شالا میں
داخل کرانے کے لیئے تمہارے ساتھ کر دیگا۔
سب تو نردئی نہیں ہیں۔ کسی کے من تو
پرمیشور بسے گا۔ کوئی تو کنیاؤں پر ترس
کھانے والا نکلے گا۔

یدی اس ہمت سے ہر ایک آریہ کام کریگا
تو آئندہ پچیس برس کے بعد لاکھوں کروڑوں
سے ہون کا سگندھت دھواں نکلتا ہوا دکھائی
دے گا۔ لاکھوں منش اوم کا جھنڈا
پکڑنے والے ہونگے۔ اور پھر دو تین پشتوں
کے بعد ہندوستان آریہ ورت ہو جاویگا
گارگی۔ جنک سبھا میں شاستر ارتھ
کرے گی۔ اور سنیاسیا مہنت بنے گی
ایشور وہ دن کب آئے گا۔

دیوراج

ضرورت (۳)

ایک کھتری صاحب جنکی عمر ۲۶ اور
۲۷ سال کے درمیان ہو۔ اور جو ذات
کے چار گھر ... ہیں۔ ذریعہ معاش
معقول رکھتے ہیں۔ تعلیم یافتہ و نیک چلن
ہیں۔ اور صحت بدنی بھی اچھی ہے۔ ایک
ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں
جنکی ذات کھتری ہو۔ اور عمر سترہ سال کے
اندر ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔
زیادہ حالات بذریعہ خط و کتابت ہیڈ اسسٹنٹ
سکنڈ انگلش ٹیچر۔ ڈی۔ اے وی کالج
لاہور سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

آپکا داس ہیڈ اسسٹنٹ سکنڈ انگلش ٹیچر ڈی اے وی کالج لاہور

ضرورت

ایک ور کی ضرورت ہے جو ذات کھتری
سرین عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اگر تعلیم
پاتا ہو تو کالج میں ہو۔ اگر نوکر ہو تو اپنی
آمدنی کم سے کم ۵۰ روپیہ ماہوار رکھتا ہو
دوسری عورت نہ رکھتا ہو۔ اگر رنڈوا ہو
تو پہلی عورت سے سنتان نہ ہو۔ اگر دوکاندار
ہو تو وہ بھی درخواست کرے

آپکا کشمیری لعل
سکریٹری آریہ سماج ونیانگر

ایک ور کی ہمکو ضرورت ہے جو ذات
سرین کے کھتری ہو۔ عمر ۲۰ برس سے زیادہ
نہ ہو۔

(نوٹ) جات کھتری اوری نہ ہو۔ بر دو
بر کی جات اوری کھتری نہ ہو۔

آپکا داس
کشمیری لعل ...

اشتہار

مندرجہ ذیل رسالے اور نیم ٹکٹ دکھش آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے مل سکتے ہیں

(۱) رسالہ کنجینہ سردار پر آریہ دھرم پرچار
اردو قیمت مجلد ۱۰ پائی۔ موری پوجا وچار
ہندی زبان میں قیمت مجلد ...
کیفیت شاستر ارتھ جموں اردو قیمت
مجلد ... نیم ہندی و تقطیع فلسکیپ مختلف
رنگوں کے ۲۰۰ فی روپیہ۔
نیم سنہری ۷۵ عدد فی روپیہ۔
نیم سنہری اردو ۵۰۰ عدد فی روپیہ

المشتہر
جے چند ... دکھش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

پی - ڈی شنرا (گجرات) پنڈت لیکھرام جی کی زندگی اور انکی مشہور لیاقت ہی انکا لقب ہے۔ ہم آپکی لمبی سلیٹ درج کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔ مانس پرچارکوں کی گندی اور شر انگیز تحریریں اب پبلک کو دھوکے میں نہیں ڈال سکتیں البتہ یہہ آپکا لکھنا ٹھیک ہے۔ کہ گجرات آریہ سماج کے ادھکاریوں کو جی پی ورما کی تحریر کی ضرور تردید کرنی چاہیئے۔ ورنہ پبلک انپر ضرور ناشکراپن کا دوش لگائیگی۔
ایڈیٹر

لاہور آریہ سماج

پریہ ور مہاشہ اڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک۔ نمستے
کرپا کرکے ذیل کی چھٹی کو آپ اپنے ستیہ دھرم پرچارک اخبار میں سماجوں کی اطلاع کے لیئے شایع کریں۔

لاہور آریہ سماج کی عدم جواب دہی خطوط کی شکایت اکثر سُننے میں آتی ہے۔ جو کسی حد تک صحیح ہے۔ شاید یہہ امر تو کسی سماج سے مخفی نہیں کہ اس شہر لاہور میں معدودے چند آدمیوں کی ایک جماعت مصداق " برعکس نہند نام زنگی کافور " پیدا ہو گئی تھی۔ اور مدت تک پتر بیوہار اور دیگر سماج سمبندھی کاریوں میں ہارج رہی۔ اسکا فرا واقعی انتظام کیا گیا تھا۔ مگر سماج ہذا کے عہدہ داروں کے انتخاب سالانہ کے بعد چونکہ کوئی خاص چھٹی اطلاعی مدرت نہیں ہوئی ہے۔ اور سماجیں غالباً لاہور آریہ سماج کے متعلق عہدوں کے نام سے خط و کتابت کرتی ہیں۔ جو پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب کے فیصلہ کے مطابق ڈیڈ آفس کو چلی جاتی ہے اور سماجیں عدم رسید جواب کی شاکی رہتی ہیں۔ اسلیئے سب سماجوں کی سیوا میں دست بستہ پرارتھنا ہے کہ وہ آئیندہ سے ہر دو نام اور عہدہ سے پتر بیوہار کیا کریں۔ تاکہ سلسلہ خط و کتابت ٹھیک طور پر جاری ہے۔ عہدہ اور نام ذیل میں درج ہیں۔

(۱) لالہ جیونداس پردھان (۲) ڈاکٹر پرمانند سکریٹری (۳) لالہ جگناتھ لائیبریرین (۴) لالہ وسوندھی مل خزانچی۔

(نوٹ) اڈیٹر آریہ پتر کا اور آریہ ورت کلکتہ کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بھی اپنے اپنے اخبار میں اسکو مدرت کریں۔

آپکا داس
منتری آریہ سماج لاہور

فیروزپور چھاؤنی سماج کا خط

خط گزشتہ کے سلسلہ میں نامہ نگار چھاؤنی فیروزپور حسب ذیل لکھتے ہیں۔ کارروائی جنرل سبھا منعقدہ ۲۴ - فروری

اول منتری صاحب نے بمشورہ پردھان صاحب و معاونان انکی یہہ تجویز پیش کی کہ اس جنرل سبھا میں کارروائی کے شروع ہونے سے پہلے وہ لوگ جو چندہ گزار نہیں ہیں۔ اُن کو نہ تو رائے دینے کا استحقاق ہے۔ نہ وہ بیٹھنے کے مجاز ہیں اسواسطے انکو اس سبھا سے مردود کیا جاوے افسوس جنرل سبھا اور یہہ شرائط جو برخلاف اُپنیموں اور تہذیب اخلاق کے ہو۔ ان صاحبان کو جو اس جلسہ سے محروم کیئے گئے۔ بلکہ جبرا اٹھائے گئے۔ کیسا شاق اور گراں گزرا ہوگا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ جنرل سبھا میں آج تک معمولی آریہ بھائی تو درکنار غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی منع نہیں کیا جاتا۔ بلکہ عزت کی نگاہ سے انٹروڈیوس کیا جاتا ہے۔ منتری صاحب کا یہ خیال کہ اس جلسہ کی اسوقت کی کارروائی کا حال لوگوں پر منکشف نہ ہو جاوے۔ بہلا جائے غور ہے کہ متروک لوگوں کی عدم موجودگی میں بھی کسی طرح سے بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ بقول شخصیکہ ع نہاں کے ماند آں رازے کہ از و سازند محفلہا ۔ دوسرا یہہ امر لالہ بہولاناتھ کی پرارتھنا جنرل سبھا میں پیش کرنے کی خاص منشا یہہ ہی تھی۔ کہ عوام الناس کو سماج ہذا کی بد انتظامیں واضح طور پر معلوم ہو جاویں۔ ورنہ اس معاملہ کو انترنگ سبھا میں پیش کرنے سے کیا ہرج تھا۔ لیکن انکی کثرت رائے نے ہمکو اسکے عمل کرنے پر مجبور کیا۔ یہہ کارروائی انکی پردھان صاحب کی منشی اس پرارتھنا یا درخواستکے جو لالہ بہولاناتھ نے پہلے روز پیش کرنی چاہیئے تھی بوجہ دیگر کی وجہ سے جوکہ بالکل اُپنیموں کی برودھ تھی کی گئی۔ پہلے منشی گوپال سہائے صاحب نے اُپنیم نمبر ۸ کو پیش کرکے کہا۔ کہ پردھان صاحب کو کوئی منصب اس قسم کا نہیں تھا کہ کسی ممبر کو جنرل سماج میں کسی امر کے پیش کرنے میں روکے۔ اور پھر اس کاغذ کو پھاڑ کر پھینکدیں۔ انکی طرف سے منتری صاحب نے اُپنیم نمبر ۱۹ و ۲۳ جو متعلق انترنگ سبھا کو تھا بہ نظر مغالطہ پیش کیا۔ تاہم رد و قدح کے بعد جنرل سبھا میں یہہ پاس ہوا۔ کہ پردھان صاحب نے بیشک اُپنیم نمبر ۸ کو اولنگھن کر کے بے ضابطہ کارروائی کی۔ جسکو پردھان صاحب

موصوف نے بدیں الفاظ منظور کیا کہ مجھہ سے بحالت غصہ جو کہ منشی گوپال سہائے کی اثنائے گفتگو میں طرز آواز سے میری طبیعت کو اشتعال پیدا ہوا۔ (جسکو کہ وہ اپنے نزدیک اپنا بہان سمجھتے تھے) درخواست پہاڑنے کا امر سرزد ہوا۔ حسب ایمائے فیصلہ ان کو معافی مانگنے میں سرنگون ہونا پڑا۔ اور ایسے ہی لالہ گوپال سہائے نا ملائم لفظون کی وجہ سے اس طرح سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ کہ اگر میرے الفاظ پرسان صاحب کو جو میں نے نیک نیتی سے پرسان صاحب کے ان الفاظوں کے جواب میں کہ جسمیں ناجائز اختیار جتلائے تھے کہے گئے اگر ناگوار اور گران خاطر گزرے ہوں اور فی الحقیقت ہتک آمیز بھی ہوں۔ تو میں معافی مانگتا ہوں۔ چونکہ رات بہت چلی گئی تھی اور طبایع ہر ایک ممبر کی تھک چکی تھی۔ اسواسطے جلسہ برخاست ہوکر اگلے روز پر رکھا گیا۔

کارروائی ۵۔ فروری ۹۵ء

۵۔ فروری ۹۵ء ۷ بجے شام سے شروع ہوکر ۱۲ بجے رات تک مندرجہ ذیل کارروائی ہوئی اول بابو کنہیا لال صاحب نے یہہ تجویز پیش کی کہ سب ممبر اس بات کی پرتگیا کریں۔ کہ جسقدر انکے ذمہ بقایا چندہ ہے ادا کریں۔ اور آئندہ برابر دیتے رہیں۔ اور حاضری میں بھی کوتاہی نہ کریں جبکی ترمیم منشی گوپال سہائے صاحب سخن طراز ہوئے کہ یہہ لکھا جاوے۔ کہ تمام ممبران اپنے نیموں پر عمل کریں۔ اور عہدہ دار بھی اپنے اپدیشوں کا پالن کرتے رہیں۔ پنڈت سری رام نے یہہ ترمیم پیش کی کہ بجائے اسکے سبھاسد کا لفظ اطلاق کیا جاوے۔ جسمیں ممبر اور عہدہ دار دونوں شامل ہیں۔ اگرچہ سوائے بابو کنہیا لال کے باقی دونوں سامیوں کے مثال واحد ہے۔ بکثرت رائے پنڈت سری رام کی رائے منظور ہوئی۔ اور لالہ بھولا ناتھ صاحب کو اس پر ایتنا کہ جسکو پرسان صاحب نے پہلے روز غصہ میں آکر چاک کردیا تھا پیش کرنیکی تحریک ہوئی۔ اور ساری سنائی گئی۔ اصلی درخواست ہم پہلے ہی ہدیہ ناظرین کر چکے ہیں۔ بار بار اسکے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ع حلوا چو یکبار خوردند و بس۔

قبل اسکے کہ ہم اصلی مدعا کی طرف رجوع لاویں یہہ امر بیان کردینا ضروری ہے کہ پرسان صاحب کی اس رائے کے پہلے ہی پیش کرنیکا کیا مدعا تھا۔ ہو نہ ہو انکا یہہ عین منشاء تھا۔ کہ ممبران مخالف الرائے جنہوں نے مدت سے انہیں تنازعات کے باعث چندہ ادا نہیں کیا تھا۔ اور غیر حاضر بھی رہتے تھے۔ اسلئے اگر یہہ امر پیش کردیا جائیگا تو ان ممبران کو مجبوری سکوت اختیار کرنا پڑیگا اور رائے دینے کے مستحق نہ رہینگے۔ جسکا نتیجہ ہے وہ خود ہی منتشر ہوکر سماج کی بہشت جیسی سے باہر رہیں گے۔ چونکہ ممبران مخالف الرائے صداقت پر تھے معاملہ برعکس ظہور پذیر ہوا۔ فی الجملہ آج کی کارروائی کا نتیجہ یہہ امر رہا۔ کہ گوشت خوری ایس سماج کے نزدیک وید بردوہ اور مذمت ہے یا نہیں۔ زبانی تو قایل ہیں۔ لیکن رزولیوشن میں لکھنے سے صریح حرفوں میں گریز کرتے ہیں۔ صرف اس طور پر لکھنا چاہیئے۔ کہ گوشت خواری کے بارے میں ہماری وہ رائے ہے جو سوامی جی کے سدہانت میں درج ہے۔ ہمارے ناظرین اس سے خود فیصلہ کرلینگے۔ کہ اس سماج کا کیا منشاء ہے۔ البتہ وہ امر جو ہر بار لوگوں کو جتلاتے ہیں۔ کہ اس امر کا جواب اگر صریح الفاظ میں دیا جاوے تو اینگلو ویدک کالج کو نقصان پہونچتا ہے۔ لیکن ہمکو معلوم نہیں کہ گوشت خوری کی مذمت ہونے سے کونسی وجہ نقصان کی ہے۔ چونکہ رات زیادہ ہوچکی تھی۔ جلسہ برخاست ہوا۔ آئندہ موقعہ پر کل اس سوال کا موقوف رکھا گیا ہے۔"

حیدرآباد دکن میں سیمان سوامی بھاشکرانند سوستی جی اودیشک آریہ سماج

سری مان سوامی بھاشکرانند سوستی جی اپدیشک آریہ سماج حیدرآباد میں تشریف لائے۔ کچھہ کم و بیش دو ہفتے ہوتے ہیں۔ کوئی رات خالی نہ ہوگی۔ کہ انکا ویاکھیان کسی نہ کسی ایک جگہہ نہ ہو۔ سوامی جی کے ویاکھیان سماج مندر میں اور "سنمارگ ورسک سبھا" اور "ینگ مینس اپروومنٹ سوسائیٹی" اور سکندرآباد اور ریذیڈنسی کے دیگر مقامات میں "آدمی کے کرتب" "مورتی پوجا" "اصول آریہ سماج" "دھرم" "صناعت و حرفت" "ہندوستان کی حالت گزشتہ و موجودہ" "آدمی کیا ہے" "پورانوں کے گرنتھہ کرتا ویدوں سے واقف تھے یا نہیں" "سدوپدیش" "علم سنسکرت کی ضرورت" وغیرہ پر ہوئے۔ جو نہایت دلچسپ فایدہ بخش تھے اسمیں نواب محی الدین خاں بہادر آنریری مجسٹریٹ راجہ راج بلی بہادر۔ رام چندر ام پلے وغیرہ پریزیڈنٹ تھے۔ اگرچہ سوامی جی کا ارادہ آجکل تشریف لیجانے کا ہے۔ لیکن ویاکھیانوں کے لئے دعوت پر دعوت ہوتی ہے۔ سوامی جی ایک نوجوان اور ایسے لایق اور

خوش طبع ہیں۔ کہ وے ہر ایک کے ساتھ
ہنستی لبو دکھا پیش آتے ہیں۔ اور ہر ایک کا
سمادہان کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے دیاکھیان
میں جس سبجیکٹ کو لیا بہت سنجیدہ طور سے ثابت
کر دکھایا۔ خواہ مخواہ سامعین کو قبول کرنے
پڑتی ہے۔ ایک رات میں اپنے لکچر کے سلسلے
میں حاضرین سے فرمایا۔ کہ اکثر لوگ آریہ سماج
کے خلاف ہیں۔ اور آریہ سماجیوں پر حملہ کرتے
ہیں۔ یہہ ایک ناواقفی کی حالت سے ہے
سوامی جی نے اس بات کے دور کرنے کے
لیئے سامعین سے اپنی خواہش ظاہر فرمائی۔ کہ
جسکو کسی بات کا شک ہو وہ ظاہر کرے۔ اُسکو
رفع کرنے کے لیئے میں موجود ہوں۔ چنانچہ چند
صاحبوں کے اظہار شک پر مدلل بیان کیا اور
رفع شک کیا۔ کہ وید پرمیشر کے بنائے ہوئے
ہیں۔ گیان کا مول پرمیشور ہے۔ پرکرتی جیو
پرمیشور سے علیحدہ ہیں۔ جب تک کہ ہمکو کسی کا
(پرمیشر کا) خوف نہ ہو۔ ہم دُنیا میں نیک
چال چلن نہیں چل سکتے۔ خلش مزاج خدا کی طرف سے
نہیں ہے۔ اسواسطے کہ جب ہم کوئی بُرا کام کرتے
ہیں۔ تو ہماری کانشنس قبول نہیں کرتی۔ اور ابتدأ
دنیا میں آدمی نہایت پاک اوصاف تھا۔ انمیں
کوئی خلش مزاج نہ تھی۔ اس سمادھان سے حاضرین
بہت خوش ہوئے۔ سوامی جی کے سیکڑوں دشمن سے
یہاں کے لوگوں میں جوش پھیل رہا ہے۔ چنانچہ
چند بھائیوں نے سوامی جی کے لکچر صناعت دیکھ
سنکر ایک فاکٹری کھولنے کا ارادہ کیا ہے۔ یہاں کی
حالت نظر کرتے۔ سوامی جی کے تشریف لیجانے
کے بعد سماج کا کام خاطر خواہ چلنا بہت دشوار
ہے۔ جب تک کہ لبرٹی حاصل نہ ہو جائے۔ تمام
لوگ واقف ہونگے۔ کہ تھوڑے عرصہ گئے پیشتر

سماج اور سادھوجنوں پر کیسے حملے ہوئے۔ یہاں کے
چند بھائیوں کی ہمت ہے۔ کہ ان کو برداشت
کیا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور سچے دھرم کام سے
اپنے کو نہیں ہٹایا۔ انہی کے کام کرنے میں
پہلے پہلے ایسی تکالیف و دشواریاں پیش آنا کوئی
غیر معمولی بات نہیں ہے۔ تاریخ کے دیکھنے سے
معلوم ہوگا۔ کہ رشی مہارشی کے کاموں میں
کیا کشش مخل ہوتے تھے۔ انتی اور سچائی کے کام میں
جرأت و مستعدی کامیاب بناتے ہیں۔ ہمارے
چند معزز سناتن دھرمیوں نے اپنی ڈیوٹی سمجھ
رکھی ہے۔ ضرور آریہ سماج سے مخالفت کریں۔
چنانچہ بتاریخ غرہ فروری جبکہ سوامی جی کا
لکچر "سدھ رنج" (تجارت) پر رزیڈنسی کے
ایک مقام پر ہوا تھا۔ تو ہمارے معزز سناتن
دھرمیوں نے بہت کوشش کی اور جان کنی کی
اور تمام لوگوں کو بطور خاص خلاف سمجھایا
تاکہ لکچر میں کوئی نہ آئے۔ لیکن پرمیشر کی کرپا
تھی کہ سوامی جی کے لکچر میں کامیابی ہوتی
انکی کوششیں بیکار ہو گئیں۔ یہہ غور طلب ہے
کہ جب ہم تمام ہم خون بھائی ہیں اور ہم قوم
ہیں۔ اور نیز وید مقدس کو مانتے ہیں تو انہیں
کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ خصوص آریہ سماج
کے ساتھ جو وید مقدس کا پرچار کرتا ہے اور
اسکے مطابق چلنے کے لیئے توجہ کو رجوع کرتا
ہے۔ ہمکو تاریخ سے سبق لینا چاہیے۔ کہ باہمی
مخالفت و مخاصمت کی وجہ سے ہم بھارت
بنشیوں کی آجکل روز کیا حالت ہے۔ اس کو
دور کرنے کے لیئے آریہ سماج چاہتی ہے کہ تمام
لوگ ایک پرمیشور کی اوپاسنا کریں۔ اور ایسیں
ہستی لیو سب ہیں۔ سب کی آتما میں اپنی آتما
سمجھیں۔ اور سچ کو ہمیشہ مانتے رہیں یہہ اصول

کسی خاص فرقہ یا ملت تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ
عموماً دُنیا کے تمام منشوں کے لیئے ہیں اسحالت
میں اگر کوئی آریہ سماج کا دشمن ہو جائے تو
اسکا چارہ نہیں۔ وہی لوگ غور فرماویں جو
مخالفت کرتے ہیں۔

راقم
کلیان رائے سکرٹری آریہ سماج

پشاور

(۱) پرچارک مطبوعہ ۱۲۔ ماگھ میں وید بھاشیہ کے
بارے میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ صرف سنسکرت
بھاشیہ چھاپا جاوے۔ سوال یہہ ہے۔ کہ جو لوگ
بسبب بھاشا نہ جاننے کے وید بھاشیہ کے اب تک
خریدار ہیں۔ اور قریباً نصف سے زیادہ رگ وید
خرید چکے ہیں۔ انکا کیا بندوبست ہوگا۔ وہ سنسکرت
بھاشیہ کو چاٹینگے یا دھوپ دیا کرینگے۔ اتنے
چھاپنے کی ہی ضرورت نہیں۔ کیونکہ سنسکرت
میں وید آگے ہی موجود ہیں۔ اگر آپ جیسے دو چار
آدمیوں نے سنسکرت بھاشیہ سے فائدہ بھی
اوٹھالیا۔ تو عام پبلک کو اس سے کیا فائدہ
اپنے کھانے سے پیٹ بھرتا ہے۔ نہ کہ دوسرے کے
کھانے سے۔ اس سے یہہ بہتر ہے۔ کہ ایک دو لائق
جو عمدہ سرل بھاشا بنا سکتے ہوں۔ پنڈتوں کے
ساتھ نوکر رکھے جاویں۔ اور بدستور وید بھاشیہ
چھپے۔

(۲) وید بھاش کی غلطیاں نکالنے کے لیئے
پنڈت لیکھ رام صاحب منجانب پرادیشک سبھا
مقرر ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں پنڈت صاحب
کی لیاقت سے یہہ کام مشکل ہے۔ انکے ساتھ
پنڈت منی رام بھی ہونے چاہیے۔ ورنہ لوگ
قسم قسم کے اعتراض کرینگے۔

۳- اگر پراوپکارنی سبھا انگریزی کیواسطے ایک ہزار روپیہ انعام دیتی ہے۔ تو اُردو۔ اُدہ گورمکھی وغیرہ کے واسطے بھی انعام مقرر کرے۔ جلد ہی ستیارتھ پرکاش کے ترجمہ کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ سوامی جی کا روپیہ پراوپکار کے لیئے ہے۔ نہ کہ کتابوں کے ڈہیر جمع کرنے کے لیئے۔

(۴) یجروید بھاشیہ کی قیمت بجائے عہ روپیہ کے عہ روپیہ ہونی چاہیئے۔

شیورام
ممبر آریہ سماج پشاور

کارسپانڈنٹس

آریہ سماج راولپنڈی

ہمارے نامہ نگار لکھتے ہیں۔ کہ ۶۔ جنوری کے ستسنگ کے جلسہ میں ہون آدی ہو کر لالہ کندن لعل جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور پنڈت سیتارام جی شاستری نے اوپدیش دیا۔ جسمیں پنڈت جی نے درشایا کہ اصلی بڑائی اور چھوٹائی عمر پر نہیں بلکہ ہماری پرکھا اُتم گنوں اور ودیا کی ادہکتا اور نیونتا پر زیادہ تر منحصر رکھا کرتے تھے۔ آخر میں لالہ کاشی رام چوپڑہ نے سالانہ جلسہ آریہ سماج جالندھر کا مفصل حال سُنایا۔

۱۳۔ تاریخ ہفتہ واری جلسہ میں لالہ سدانند چوپڑہ نے اوپاسنا پرارتھنا اور ایک مختصر اوپدیش دیا۔ ست اپدیش لالہ ہوپال سنگھ جی نے ویدمت ودیا کی اُپتیک ہیں۔ اور اُنکے پرچار کرنے اور سماجک انتی پر لیکچر دیا۔

لالہ سدانند چوپڑہ سنا ہے۔ کہ بڑے دن کی تعطیلوں میں بازار میں دہرم اوپدیش کرتے رہے اور سنکیرتن کو بھی برابر کرتے ہیں۔ ایسے کاموں میں بہت سے سجنوں کی اوشیکتا ہے۔ کیونکہ اکیلے شخص سے یہہ کام مشکل ہوا کرتا ہے۔ اسلیئے اگر اور آریہ سجن بھی ایسا ہی اُتساہ دکھلاویں۔ تو خوب ہو۔ اپنے نوجوان دوستوں کے اُتساہ کی جہاں ہم تعریف کرتے ہیں۔ ساتھہ ہی ضروری نصیحت کرنا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ وہ علم سنسکرت اور سوامی کرت گرنتھوں میں مہارت پیدا کرنا سب سے مقدم سمجھیں۔

پراچین سمے کا گورو کل اور اُنمیں ودیارتھی جس طرح بہیجے جاتے تھے۔ وہ آریہ بہدر پرشوں سے پوشیدہ نہیں۔ مگر جیسے کہ اور سنسکرت بیوہار اور آچار مختلف سامان موجود نہ رہنے کے سبب پہلے کی طرح ابھی ہم سے نہیں ہو سکتے۔ ویسے ہی اسبارے میں بھی مشکلات سدراہ ہیں تاہم یہہ کوئی کم خوشی کی بات نہیں کہ ہماری پرتی ندہی سبھا پنجاب گوروکل قیام کرنے کی فکر میں کچھہ نہ کچھہ کر رہی ہے۔ چنانچہ ایسے پریوجن کی سدہی کے لیئے لاہور میں آریہ ودیارتھی آشرم کھولا گیا ہے۔ آشا کیجاتی ہے۔ کہ اگر سبھا مذکور کے سرگرم کارکن اس آشرم کو عمدہ حالت میں لانے کے لیئے اسکے انتظام کو انگریزی فیشن کے بجائے رشیوں کے سمے کے برہمچاریوں کے طرز اطوار کے انکول بناتی ہے۔ اور نیز تجارتی حال (یعنی اسکی آمدنی سے ہی اسکے اخراجات پورے کیئے جاویں) بجائے Charitable

اصول کو مدنظر رکھینگے تو بہت جلدی یہہ آشرم گوروکل اسم بامسمے بنجاویگا۔ دیانند اینگلو ویدک بورڈنگ ہوس کی طرح ہمہ روپیہ فیس مقرر کرنا۔ اسکے واسطے موزون نہیں معلوم ہوتا کیونکہ پبلک اس سے ہرگز فایدہ نہیں اوٹھا سکتی عام لوگ عہ۔ سہ یا للعہ روپیہ کے ماہوار آمدنی والے گنے جاتے ہیں۔ سو وہ دس پندرہ روپیہ (یعنی معہ بورڈنگ فیس اور چھہ سات روپیہ دیگر اخراجات) اپنی تنخواہ سے کسی طرح بھی نہیں بچا سکتے۔ اس زمانہ میں تو اتنی آمدنی سے صرف کنبہ کی دال روٹی اور معمولی خرچ بھی پورے نہیں ہوتے۔ ہاں امیر لوگ ضرور یہہ فیس دیسکتے ہیں اور خرچ کے متحمل ہو سکتے۔ یاد رہے کہ امیر لوگ تہوڑے ہوا کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ بہ نسبت امیروں کے سادہ لوگ ہی کچھہ کر بھی دکھایا کرتے ہیں۔ اسلیئے مناسب ہے۔ کہ کوئی ایسی صورت نکلے کہ معمولی درجہ کے کلرک بھی یعنی مذکورہ بالا آمدنی والے لوگ بھی اپنی سنتان کو بہیجکر فایدہ اوٹھا سکیں۔ آجکل سخت قحط نہیں۔ اسلیئے اس فیس میں معقول تخفیف ہو سکتی ہوگی۔ نیز اور بھی اوپاے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً فیس وغیرہ کا لفظ اُڑا دیا جاوے اور یہہ اصول رکھا جاوے۔ کہ جو لوگ اپنے لڑکے کو اس آشرم میں بہیجیں۔ اُن کو اپنی آمدنی کے موافق ماہوار فی الحال آشرم فنڈ میں اسقدر امداد دینی ہوگی۔ جس طرح کہ والدین کی تنخواہ کے بموجب مدرسہ میں فیس مقرر ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر ایک لڑکے کے والد کی آمدنی پر حصہ امداد مقرر کیا جاوے۔ تو غالباً اس طریقہ سے آمدنی میں کمی نہ ہوگی۔ اور کسی بد موقعہ کا خیال بھی مٹجاویگا۔

انتخاب عہدہ داران کے بعد حسب ذیل

صاحبان گردیوں کی طرف سے انترنگ سبھا
میں بہ تی نرہی مقرر ہوئے -
لالہ خوشحالچند صاحب مہوک - بھائی نہال سنگھ
صاحب - لالہ کسن لعل صاحب - لالہ نند لال
صاحب - لالہ ہیرانند صاحب -
بکے انترنگ سبھا نے پتری پاٹ شالا
اور آریہ سکول کے واسطے بجائے دو کے ایک
ہی سب کمیٹی مقرر کر دی ہے جسکے پریزیڈنٹ
لالہ گنج بہاری لعل کے بجائے لالہ خوشی رام اور
سکرٹری لالہ ہنی رام چوپڑہ کے بجائے لالہ
کانشی رام چوپڑہ قرار پائے ہیں -
بازار پرچار ہر سنیچر وار کو ہوتا ہے جسمیں لالہ
کانشی رام بڑی سرگرمی سے کام کرتے ہیں
اور بڑا ہجوم ہو جایا کرتا ہے -
۲۰ - جنوری کے ستسنگ جلسہ میں معمولی ہون
آدی کے بعد لالہ مرلی دھر جی نے اپدیش کرایا
اور پنڈت بھگوان دین جی شرما نے ویدک بھاشن
یوہ سکار کتھا کرائی -
اسی دن صبح کے وقت لالہ دیا داس جی سیٹھی
نے اپنے فرزند کا نام کرن سنسکار کیا - والنٹیئری
سماج کے برہمچاری برہمانند اور پنڈت سیتارام
جی شاستری نے ہون آدی کرایا - لالہ صاحب
نے علاوہ دیگر خیرات کے ورد وید پرچار
فنڈ میں دان دیئے -
۲۷ - جنوری کے ستسنگ جلسہ میں بھجن ہون
ہو چکنے کے بعد لالہ خوشحال چند مہوک نے
اپدیش کرایا - اور لالہ ہردیال سنگھ جی نے ایک
منوہر اپدیش اس وشے میں دیا - کہ نشکام
ہو جانے سے منش کوئی کام کلسرا انجام پاتا ہے
آپنے منو جی کا ایک اشلوک پڑھکر بخوبی ثابت
کیا - کہ افراط تفریط کو چھوڑ کر حد اعتدال میں

جو خواہشیں دکھ نہ اتیں کیجاتی ہیں - وہ عین واجب
اور مفید ہیں -

دیانند بورڈنگ ہوس اجمیر راجپوتانہ

لالہ وزیر چند جی لکھتے ہیں - کہ " اوکت بورڈنگ
ہوس آریہ سماج اجمیر کی طرف سے ۱۸ نومبر
۱۹۰۵ء کو ایک خاص جلسہ کر کے جسمیں نگر کے
بڑے بڑے روسار اور تعلیم یافتہ جنٹلمین
شریک تھے - بڑی سمارہ کے ساتھ کھولا گیا
تھا - اس سمے چونکہ کیول چار ودیارتھی بھی
پروشٹ ہونے کو موجود تھے - اسلئے سرگباشی
بابو مٹھالعل جی کا آریہ سماج اجمیر کو دان دیا ہوا
مکان ہے جو کہ سماج بھون کے تہت نکٹ واقعہ
ہے - اس شبھ کاریہ کو آرمبھ کرنے کے لئے پسند
کیا گیا - اس سمے بورڈروں کی گنتی دس تک
ہو گئی ہے - اور روز بروز بڑھتی ہی جاتی
ہے - یہاں تک کہ سماج کو شیگھر ہی کوئی
وسیع مکان تلاش کرنا پڑے گا - اور اشچریہ
نہیں کہ یدی راجپوتانہ کے اودار چت نرمانوں
میں سے کسی کے من میں سوچ آجاوے - تو یہہ
شیگھر ہی جنتا ہمیشہ کے لئے دور ہو جاوے
یہ کوئی سادھارن بورڈنگ ہوس نہیں ہے
اسمیں جہاں ودیارتھیوں کی مانسک اور
شاریرک انتی کا ہر پرکار سے خیال رکھا
جاتا ہے وہاں ساتھ ہی دھارمک سکشا کا بھی
نہایت اتم پربندھ ہے - اور بورڈروں کے
آچرنوں کی طرف وشیش دھیان دیا جاتا ہے
جو بھاشے اپنے عزیزوں اور لخت جگروں
کے سچے شبھ چنتک ہیں - اور ان کو ورتمان سمے

کے زہریلے اثروں سے سورکھشت رکھ کر سچے
ودیارتھی بنانا چاہتے ہیں - ان کو اچت ہے
کہ جھوٹھی محبت کا خیال چھوڑ کر شیگھر اپنے
لڑکوں کو اس بورڈنگ ہوس میں پروشٹ
ہونے کے نمت روانہ فرمادیں - وید وکت
ریتی الونسار برہمچریہ کا سیون کرانے سے
تو رہے - اتنا تو سمجھئے - کیا اسمیں بھی کوئی ذات
برادری کا ڈر ہے - نہیں بھی کچھ زیادہ
نہیں ہے - کیول آٹھ روپیہ ماسک میں ہی سب
کچھ لیجئے - دودھ - بھوجن - حجام - چارپائی -
دھوبی - پڑھائی غرضیکہ سب مناسب ضروریات
اسی میں پوری کیجاتی ہیں - اسپر بھی ایک اور
بھاری لابھ یہہ ہے - کہ تعلیم کے لئے سماج
کا اپنا ورسسری مدد دیانند آشرم ویدک سکول
موجود ہے - جسمیں فی الحال مڈل تک پڑھائی
ہوتی ہے - مگر شیگھر ہی انٹرنس کلاس بھی کھل
جاویگی - اس سکول کی شہرت کا چرچا راجپوتانہ
بھر میں وستریت ہو رہا ہے - اور ہر مذہب و
ملت کے آدمی اس مہرشی کی یادگار سے خاص
انس رکھتے ہیں - شیگھر بابو گنیا لال جی بی اے
سیکرٹری بورڈنگ ہوس کمیٹی سے نیم آدی
منگوایئے اور اپنے لڑکوں کو روانہ کرنے کا حکم
کیجئے -

بھاگووالہ تحصیل بٹالہ

لالہ متھرا داس منتری آریہ سماج - لکھتے ہیں
کہ بھاگووالہ آریہ سماج کے قایم ہونے وقت
مفصلہ ذیل اصحاب ممبران سماج نے
آریہ سماج کو دان دیا ہے - اور بدھی سنگھ
صاحب پردھان نے میز - کرسی - میز کا کپڑا

درہی دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے -
ستیارتھ پرکاش - سنسکار - درپن لالہ شہرداس
پوری سکرٹری نے ... روپیہ نقد و کتابیں قیمتی
لکے وکانند سفید دلقتو پر سوامی جی و مصر فقیر چند
پستکا دیکش و کو شا دیکش نے ... روپیہ نقد
روپیہ ہاش بھومکا - اور مصر نرائنداس نے
... اور مصر ہاڑے شاہ نے ... و گلاب رائے
نے ... - دیالومل نے ... - و چودھری دولا سنگھ
نے ... دیے - اور مصر پیران ناتھ ساہوکار ...
مصر بیلی رام نے ...
سپتاہک جلسے بڑی رونق سے ہوتے ہیں -
استریاں سماج میں آنے کے لئے بڑا پریم ظاہر
کرتی ہیں - اسلئے پردہ پردہ وغیرہ کا کیا
گیا ہے - پردھان صاحب نے اس ماہ میں ...
سماج فنڈ میں اور دان دیا اور لالہ شہرداس
سکرٹری نے ... و مصر فقیر چند نے ...
یہ سماج چھوٹا سا ہے - مگر ہر ہفتہ حاضری
شردھالوؤں کی ترقی پر ہوتی جاتی ہے -
چنانچہ پچھلے ہفتہ قریباً پچاس آدمی تھے
امید ہے - کہ کم از کم سو آدمی سپتاہک جلسہ
کے وقت ہوا کریگے - اور پدیشک مہاشوں
کی سیوا میں نویدن کیا جاتا ہے - کہ اس سماج
کی طرف بھی دھیان دیا کریں -

رسید زر کنیا مہا ودیالہ جالندھر

ابتدائے یکم ستمبر ۹۴ء لغایت ۱۷ جنوری ۹۵ء

لالہ دیارام جلالپور جٹاں ...
ڈاکٹر سری رام کسولی ...
لالہ ملاوا رام قادیاں ...
لالہ شرن پت قادیاں ...

لالہ رادہا کشن پٹیالہ ...
دہرم پتنی لالہ رادہا کشن ...
مہاشہ سندر سنگھ سابرہ ...
آریہ سماج کوئٹہ ...
آریہ سماج چند وسی ...
آریہ سماج امرتسر براُکتب ...
آریہ سماج سری گوبندپور براُکتب ...
آریہ سماج دسوہہ براُکتب ...
آریہ سماج گورداسپور ...
لالہ کالی سرن میرٹھ ...
ممبران دہلی سماج ...
معرفت مہاشہ سندر سنگھ از ڈیرہ دون ...
آریہ سماج فورٹ سنڈیمن ...
اُلکتب آریہ سماج جالندھر ...
میزان الکل
الجملہ ...
دیوراج
سکرٹری آریہ سماج جالندھر

رسید زر کنیا پاٹھ شالا جالندھر

ابتدائے یکم ستمبر ۹۴ء لغایت ۱۷ جنوری ۹۵ء

سوائے چندہ ماہوار

بابو روم جالندھر ...
لالہ گنیشو رام جالندھر ...
لالہ رادہا کشن پٹیالہ ...
لالہ دیوراج جالندھر ...
مائی صاحبہ کاہن دیوی جی جالندھر ...
آٹا فنڈ ...
استری سماج ...
دان پاتر بازار کسیریاں ...

لالہ دیوراج جالندھر ...
لالہ رام تابل جالندھر ...
لالہ گوبر سرنداس بحیثیت کوورہ ...
لالہ دیوراج جالندھر ...
آٹا فنڈ ...
لالہ دیوراج جالندھر ...
آٹا فنڈ ...
لالہ دیوراج جالندھر ...
آٹا فنڈ ...
لالہ نہال چند دسوہہ ...
ماتا ودیا وتی ...
پنڈت پرمانند جالندھر ...
لالہ دُنی چند جالندھر ...
سردار نی سدا کور ...
ماتا صاحبہ لالہ چمن لال ...
براُکتب آریہ سماج جالندھر ...
فرش کرچھی ...
ڈاکٹر برج لال فیروزپور ...
میزان
دیوراج
سیکرٹری آریہ کنیا پاٹھ شالا جالندھر

گجرات پنجاب

لالہ ہردیال دت اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج
لکھتے ہیں - کہ "ایک نوجوان ہندو کھتری
کمپونڈر شفا خانہ واقعہ لالہ موسیٰ کی رغبت
بجانب اسلام اُمنڈی ہوئی معلوم ہونے پر
آریہ سماج گجرات نے خاص طور پر پنڈت
لیکھ رام جی کو موقعہ مذکور پر پہنچنے کے لئے

تحریر کیا۔ چنانچہ پنڈت صاحب تاریخ ۱۸۔ جنوری ۹۵ء مقام لالہ موسیٰ پہنچ گئے۔ اول قریب دو گھنٹہ اس نوجوان منتبہ کے ساتھ گفتگو کرکے پنڈت جی نے اسکے تمام خیالات محمدی دماغ سے نکالکر اسکے رگ و ریشہ میں پوتر و سچے خیالات ویدک دھرم بھر پور کیئے۔ بعد ازاں قریب ۴ بجے شام سے ۶ بجے شام تک ایک موثر لکچر دیا۔ تعداد حاضرین قریباً دو سو تھی۔ حاضرین و سامعین پر لکچر مذکور نے ایسا اثر کیا کہ وہ پنڈت جی کو چند دن اور وہاں ٹھہرنے کے لیئے مجبور کرنے لگے۔ لیکن بوجہ خاص پنڈت جی وہاں سے روانہ ہو کر گجرات تشریف لائے۔ اور ۱۹۔ جنوری ۹۵ء کو سماج مندر میں بحاضری ۳۰۰ صاحبان بمضمون الہام لکچر قریب ۱½ گھنٹہ دیا۔ اور بڑی بڑی غیر مغلوب قاطع دلائل سے ثابت کیا۔ کہ وید ہی الہامی پستک ہیں۔ پنڈت جی کا بحیثیت اپدیشک عین موقعہ پر پہونچنا آریہ سماج کو ازبس مشکور کرتا ہے۔ سچ مچ ایسے ہوشیار فاضل اپدیشک کا فخر آریہ سماج کو بالخصوص اور اہل ہنود کو بالعموم ہے۔

بتاریخ ۱۳۔ جنوری ۹۵ء اس سماج کا انتخاب ہوا۔ اور مندرجہ ذیل صاحبان عہدہ دار ان و ممبران انترنگ سبھا منتخب ہوئے۔

(۱) لالہ نرنجنداس صاحب پلیڈر پردہان (۲) لالہ بشمبر داس اوپ پردہان (۳) حکیم تارا چند منتری۔ (۴) ہردیال دت اوپ منتری (۵) لالہ نانک چند صاحب خزانچی۔ (۶) لالہ متھرا داس صاحب اکونٹنٹ۔ (۷) لالہ مولراج لیتکا دھیکشر (۸) لالہ چمبہ مل صاحب (۹) ڈاکٹر کشن چند صاحب ممبران۔

اپنے فرزند کی شادی پر منشی ساون سنگھ صاحب ساکن گجرات حال ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس حلقہ شاہ پور نے سماج ہذا کو مبلغ گیارہ روپیہ نقد دان کیا۔ یہہ سماج اپنے فیاض دل بھائی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

۲۶۔ جنوری ۹۵ء گجرات کے ینگمین کیرین ڈیبیٹنگ کلب کے ممبران نے بموقعہ سالانہ کرکٹ میچ پر باہر سے آئے ہوئے معلمان و طلبا ء جو ممبر یا سبھاسد آریہ سماج کی برتیت ہوئے تھا کلب کے نوجوان ممبران کی یہہ کارروائی واقعی قابل تعریف ہے۔ کلب مذکور مولوی فیروز الدین طالب علم مشن ہائی سکول کا بہت مشکور معلوم ہوتا ہے کیونکہ آپنے ضیافت فنڈ میں معقول چندہ دیا۔

انترنگ سبھا منعقدہ ۳۱۔ جنوری ۹۵ء نے لالہ بشمبر داس صاحب پلیڈر کو اپنے سماج کا ریپریزنٹیٹو دیانند اینگلو ویدک کالج مینجنگ کمیٹی میں بھیجنا منظور فرمایا۔

بتاریخ ۱۵۔ جنوری ۹۵ء لالہ رامچندر خلف الرشید لالہ نانک چند صراف خزانچی آریہ سماج گجرات کی دختر کی شادی بریتی سے ہوئی۔ ناچ اور آتشبازی کو بھی لایق خزانچی نے دخل نہ دینے دیا۔ قابل تعریف طبیعت والد دلہا ہے۔ جنہنے باوجود سندو ہونے کے سب رسوم ویدک منظور فرمائیں لالہ نانک چند نے ... روپیہ سماج کو دان کیا۔ پرماتما سے آرزو ہے۔ کہ شادی شدہ کو سدا شاد رکھے۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

سریمان اڈیٹر صاحب دھرم پرچارک جی۔ نمستے

آج یہہ خط کبیر والہ ضلع منٹگمری سے آیا ہے چونکہ یہہ حرف بحرف آپکے اخبار میں درج کیے جانے کے قابل ہے۔ اسواسطے اسکی نقل مطابق اصل آپکی سیوا میں بھیجکر آشا ہے۔ کہ آپ اسکو درج فرمائینگے۔

آپکا سیوک آتمارام

سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

نقل خط

"ماسٹر آتمارام صاحب منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب۔ نمستے پنڈت گنپتی جی مہاراج پانچ چھہ یوم سے تحصیل کبیر والہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ پنڈت صاحب بڑے لایق اپدیشک اور لکچرار ہیں۔ اور پرماتما کی کرپا سے اور پنڈت صاحب اور دیوان نور چند صاحب کے متواتر کوشش سے کبیر والہ میں سماج قایم ہوگئی ہے۔ اس عرصہ میں پنڈت جی نے پانچ ویاکھیان دیے ہیں۔ اور ودیا دھرم سون کرایا ہے۔ اور شب و روز سماجکے قایم ہونے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ آخر پرماتما کی دیا سے آج علے الصباح ہون ہوکر سماج قایم ہوگئی ہے۔ اور لایق آدمی اور تعلیم یافتہ ممبر بنے ہیں۔ یعنی نایب تحصیلدار صاحب اور قانون گو۔ اور ڈاک منشی وغیرہ۔ اسوقت قریباً ۲۰ ممبروں کی فہرست مرتب ہو چکی ہے اور آگے بڑھنے کی امید زیادہ ہے۔ آپکا نابم... دربار... عرضی نویس کبیر والا

پھر سن تارنت پنڈت پورنانند جی اپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۲ - جنوری کو سبھی سماج میں دھرم کی اکشا پر دیاکھیان دیا ۲۳ - جنوری کو دھرم جیون پر دیاکھیان دیا - دونوں ویاکھیانوں پر سو سے زیادہ شروتا تھے - ۲۴ - کو آرام کیا - ۲۵ - کو جیو اور ایشر کے سمبندھ پر دیاکھیان دیا - حاضری ۱۰۰ ایک تھی ۲۶ - کی رات کو جیکب آباد آکر ۲۷ - کو جیکب آباد میں نئے سرے سے سماج قائم کیا - مہتہ گیان چند صاحب ساتھ تھے ۲۸ - کو بیاہ کی رسوں پر دیاکھیان دیا - شروتا ۲۵ تھے - ۲۹ - کو سندھیوں کو دھرم وچار پر سبھا حاضری ۱۰۰ شروتا گن دیاکھیان دیا ۳۰ کو جیون سدھار پر لیکچر دیا -

ساماجک خبریں

بھاموں (اپر برھما) میں لالہ گوردواس اسسٹنٹ کونٹنٹ کی پتنی نے اپنی صحت یابی پر حسب ذیل دان دیا - کنیا مہاودیالہ ۱۰ یتیم خانہ فیروزپور ۵

آریہ سماج آگرہ کا تیرہواں سالانہ جلسہ ۲۳ و ۲۴ فروری ۱۹۱۲ء کو ہوگا -

آریہ سماج کراچی کا سالانہ جلسہ ۲۳ - اور ۲۴ فروری کو ہوگا - اسی موقعہ پر سماج مندر کی پرتشٹھا ہوگی -

بنوں آریہ سماج میں پنڈت لیکھرام جی نے چندہ میں ایزادی کی تحریک کی تھی - بڑی خوشی سے معلوم ہوا - کہ ۵ روپیہ ماہوار چندہ میں ایزادی ہوئی -

لالہ ٹیڈو سہائے کوشادھیکش آریہ سماج رانچی نے اپنے لڑکے کے ان پراسن سنسکار پر حسب ذیل دان دیا - لوکل آریہ سماج ۱۰ یتیم خانہ فیروزپور ۸ - کنیا مہاودیالہ ۸

لالہ دیوی چند اسٹیشن ماسٹر ملتان چھاؤنی نے ہڈالی سے تبدیل ہوتے ہوئے ایک مادہ گاؤ معہ دو بچہ اور ایک بکری پرتی ندھی سبھا کو دان کی جسکی قیمت سبھا کے دفتر میں بھیجی جائیگی -

انجمن ہمدردی ہوشیارپور - آریہ سماجوں کا سالانہ جلسہ ۲۳ - ۲۴ - فروری ۱۹۱۲ء کو ہوگا -

سبی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۶ و ۱۷ فروری کو ہوگا -

لوکل

شکروار سے آریہ ڈبیٹنگ کلب کا ساپتاہک جلسہ شروع ہوگیا - لالہ گوجرمل نے نہیں اپ منتری آریہ سماج کے متعلق یہہ کام ہوا ہے -

آتوار کو سماج مندر کے ساپتاہک جلسہ میں لالہ منشی رام جی نے پرارتھنا کے بعد یجروید سے کتھا کی - بعد لالہ گوجرمل جی نے ایک چھوٹا سا لکچر دیا - بعد ازاں لالہ دیوراج جی نے کنیا مہاودیالہ کی امداد پر باہر سے دان آنے ہوئے کی تفصیل سنائی -

اشتہارات

تصحیح

اشتہار صفحہ دوم کالم دوم ڈاکٹر گوپال لال برمن والے میں نامردی کی دوائی کی ڈبیہ میں بجائے ۵۰ گولی کے ۸۰ گولی غلطی سے چھپ گیا ہے - ناظرین ۵۰ ہی تصور کریں - المشتہر منیجر

اشتہار

جس صاحب کو بمبئی سے کوئی مال کسی قسم کا منگوانا ہو تو ہماری معرفت منگوا سکتے ہیں - مال کفائیت سے خرید کر ارسال ہوگا - اور آڑھت کم لگیگی - روپیہ بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنے پر مال منگوایا جاویگا -

المشتہر پنڈت رام سالگرام آڑھتیاں مارواڑی بازار بمبئی -

ستیارتھ پرکاش کی کم قیمت

پہلے ایڈیشن پہلے ۱۲ کو ملتا تھا - پھر ادیکاری سبھا نے اسکی قیمت صرف دو روپیہ کردی اور مجلد کی ۲۸ مجلد کے چارج ہو کر ۳ مقرر ہوئے - چونکہ محصول وغیرہ خریدار کو ۳ کو پڑتا تھا - اسوقت اسمیں ۸ کم کرکے ۲ قیمت ہوگئی ہے - مگر منیجر کے لیئے نہیں ان بھجوں کو چاہیے - جو کہ ویدک منترالہ کی کتب مہنگی ہونیکے باعث خرید نہیں سکتے تھے - اسوقت خرید کر منترالہ کو سہائتا دیں -

منیجر ویدک منترالہ اجمیر

اشتہار (۲)

فیروزپور آریہ یتیم خانہ میں ایک کنیا قوم اہیر کے واسطے بر کی ضرورت ہے - جو صاحب اس سے شادی کرنا چاہیں - اپنی درخواست بپابندی ذیل ایک ماہ کے عرصہ کے اندر سکرٹری یتیم خانہ کے پاس بھیجدیں - لڑکی مذکور نے اپر پرائمری کا امتحان انگریزی پاس کرلیا ہے - عمر ۱۲ سال سے زیادہ ہو خواندہ ہو - ہندی اچھی لکھتا ہو - نیک چلن ہو -

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

قریب سب اسکی ورز مشتریان عالیشان کی خدمت میں ارسال کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل سوشل اصلاحی مضامین سفیدہ تعلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور باذاق لطایف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رام چند صاحب رئیس مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے معہ محصول ڈاک ۳ اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فایدہ اٹھا دیں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہییں۔ **المشتہر**

کشن سروپ در ما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

(اگر اپنے بچوں کو اپنے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو ضرور ملاحظہ فرمائیے) اس کتاب میں منجملہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایوں میں کی ہے حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوریاں۔ حضرت مسیح کی بیرحمی۔ سرقہ مویشی۔ حضرت مسیح کی بے علمی۔ سبت کے روز کام کیا حضرت مسیح آخری بار مصلوب ہوئے۔ توریت کے رو سے خوش نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزوں کے اقسام۔ بائیبل کا خدا رحیم نہ عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حقیقت۔ غلطیاں۔ عیسائی صاحبوں کے علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائیبل کی تحقیقات۔ فرقہ یعقوبیہ نسطوری۔ بابی۔ کنیز۔ رومن کیتھولک یونی تیرین۔ ملکانیہ۔ پروٹسٹنٹ۔ انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب۔ شعیاہ کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ عیسوی انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار بعد میں قوم کی خدمت میں اپیل بہت پُر تاثیر الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ ایکسو اسی صفحہ یعنی ۸ جزو کی کتاب عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف ۸ محصول ڈاک اسقدر تعداد میں چھپی ہے کہ قریب قریب خرچ ہو چکی۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو۔ خرید فرمادیں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ **المشتہر** کشن سروپ ورما سفرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود تجربہ بابو و پہلے بہت سی کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے۔ جماؤ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے۔ کہ نشانات پتھر پر بخوبی بوجہ سیاہی ناقص ہونے پتھر سکوانے پڑتے ہیں۔ جسکے سبب بہت ہرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لیے ہمنے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں قابل ہے۔ اور جماؤ کی یہ کیفیت ہے کہ چلتے پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے۔ تو نقش کا نقش ہو جائے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا۔ استعمال میں نہایت قابل قدر ہے۔ جسنے خریدی اسنے تعریف کی۔ منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ جسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور رمنا وغیرہ تیار کرکے قواعد و ترکیب بخوبی وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام طبعی پیدایش ملک موسم نہایت استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اسکے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے حکام اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانے درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت۔ (۵) پھل کے میانے درخت (۶) پھل کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت۔ (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) بیلدار درخت۔ (۱۲) کھجوردار درخت (۱۳) درختان نامدار (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام ترکیب باغبانی۔ (۱۷) لوزم تشخات۔

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار مہیا کرکے پورے سال کی قیمت مبلغ عہ روپیہ پیشگی بھجوا دینگے۔ انکو ایک جیبی گھڑی نام سیلکس والچ قیمتی چھ روپیہ جو بہت صحیح وقت دینے والی ہے۔ مفت نذر کیجاویگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند۔ شہر میرٹھ۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو کہ ملک اخروٹ اور گنگوت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھ بھی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آیندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ بچے سے لیکر بڈھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپئے (عہ) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (للعہ) خالص مصری سرمہ فی تولہ ۸ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ جعلی سے بچیں پرچہ پر ممیری مہر ہو رہ جعلی سمجھنی چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب زاد لطفکم۔ تسلیم مزاج شریف۔ میں نے کئی ایک لوگوں کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا مفید ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ پڑبال کے بحکم ڈاکٹر میں اور دیگر بھی آدم سفروع کٹریکٹ یعنی ابتدائی موتیا بند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ تیسرے دن فایدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجئے۔: ڈاکٹر ریاض الدین مقام بحرنگ ضلع جہنگ۔ سرحد ٹانک چین۔ مورخہ ۲۔ جولائی ۱۸۹۳ع

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ عرض یہہ ہے کہ میں نے پیشتر آپکے ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس سرمے نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپکو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرمائیں۔

ڈاکٹر سید ابراہیم ہاسپٹل اسسٹنٹ صورت گڑھ بیکانیر مورخہ ۲۔ اگست ۱۸۹۳ع

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے انکو کلی صحت ہوئی جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کیواسطے بہتر نہیں سمجھتا اسلیئے میں مریضان چشم اور ہم پیشہ بھائیوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کیں۔ کیونکہ اس سرمے سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لیئے فایدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ایسے اکسیر سرمے کو ارزاں قیمت داموں پر دیکر خلق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور اسکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

ڈاکٹر خیر الدین شال ڈونرل میڈیکل آفیسر شفاخانہ بوبرولیہ ہام۔ ملک آسام مورخہ ۱۔ جولائی ۱۸۹۳ع

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ہم نے سرکو آپکا اشتہار بلاحظہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گزرا۔ سرکار بیگم صاحبہ نے مجھہ کو حکم دیا۔ کہ دو تولہ سرمہ ممیرہ جلد طلب کرو۔ ویسطے یہہ خط لکھا جاتا ہے کہ بیبین خط ہذا جلد دو تولے سرمہ ممیرہ سیاہ جو فی تولہ دو روپیہ ہے روانہ کریں۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید پڑا۔ تو پھر دس بیس تولہ کے واسطے حکم ہے۔ الراقم نواب علی شاہ پرائیویٹ سکتر بیگم صاحبہ بہاولپور۔ مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۳ع

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ ممیرہ سیاہ بذریعہ پوسٹ آفس تاریخ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۳ع کو پہنچ گیا۔ استعمال سے بہت ہی مفید معلوم ہوا۔ اسلیئے پھر آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ دو تولے اور بذریعہ پارسل روانہ فرما دیں۔ نواب علی شاہ پرائیویٹ سکتر حضور بیگم صاحبہ بہاولپور ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۹۳ع

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہمارے سرمے کی سندات میں ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لیئے جمع کیا گیا ہے۔: میا سنگھ آہلو والیہ

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا